أحاديث: 3776 — 4977

كتاب مناقب الأنصار — كتاب التفسير

صحیح بخاری (اُردو)

4

تالیف

امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و فوائد

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

دار السلام
DARUSSALAM

صحیح بخاری (اُردو)

4

تالیف

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و فوائد

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

www.KitaboSunnat.com

نظر ثانی اور تصحیح و تنقیح

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

مولانا ابوعبداللہ محمد عبدالجبار حفظہ اللہ

حافظ محمد آصف اقبال حفظہ اللہ

مولانا محمد عثمان منیب حفظہ اللہ

مولانا مختار احمد ضیار حفظہ اللہ

مولانا غلام مرتضیٰ حفظہ اللہ

DARUSSALAM دار السلام

دارُالسّلام
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پرنس عبدالعزیز بن جلاوی سٹریٹ پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب

فون: 4033962-4043432 1 00966 فیکس: 4021659 www.darussalamksa.com

Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الریاض ● التحلیہ فون: 00966 1 4614483 فیکس: 4644945 ● الملز فون: 00966 1 4735220 فیکس: 4735221
● سویدی فون: 00966 1 4286641 ● سویلم فون/فیکس: 00966 1 2860422

جدہ فون: 00966 2 6879254 فیکس: 6336270 مدینہ منورہ فون: 00966 4 8234446,8230038 فیکس: 04 8151121

الخبر فون: 00966 3 8692900 فیکس: 00966 3 8691551 خمیس مشیط فون/فیکس: 00966 7 2207055

ینبع البحر فون: 0500887341 فیکس: 8691551 قصیم (بریدہ) فون: 0503417156 فیکس: 00966 6 3696124

امریکہ ● نیویارک فون: 001 718 625 5925 ● ہیوسٹن: 001 713 722 0419 کینیڈا ● نسیم من ہدایۃ الرحمٰن فون: 001 416 4186619

لندن ● دارالسلام انٹرنیشنل لمیٹڈ فون: 0044 20 77252246-0044 20 85394885 ● برمنگھم: 0044 0121 7739309

متحدہ عرب امارات ● شارجہ فون: 00971 6 5632623 فیکس: 5632624 فرانس فون: 0033 01 480 52928 فیکس: 0033 01 480 52997

انڈیا ● دارالسلام مدراس فون: 0091 44 45566249 موبائل: 0091 98841 12041 ● ممبئی فون: 0091 22 2373 4180

● حیدرآباد فون: 0091 40 2451 4892 موبائل: 0091 98493 30850 ● چنئی فون: 0091 44 42157847

سری لنکا ● دارالکتاب فون: 0094 115 358712 ● دارالایمان فون: 0094 114 2669197

پاکستان ہیڈ آفس و مرکزی شوروم

لاہور 36-لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ لاہور فون: 00 4 32 372,24 400 372,34 240 373 42 0092 فیکس: 042 373 540 72

● غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 0092 42 371 200 54 فیکس: 042 373 207 03

● Y بلاک، گول کمرشل مارکیٹ، دکان: 2 (گراؤنڈ فلور) ڈیفنس، لاہور فون: 0092 42 356 926 10

کراچی مین طارق روڈ، ڈولمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی کراچی فون: 0092 21 343 939 36 فیکس: 0092 21 343 939 37

اسلام آباد F-8 مرکز، ایوب مارکیٹ، شاہ ویز سنٹر: 0092 51 22 815 13

info@darussalampk.com | www.darussalampk.com

صحیح بخاری (اُردو)

4

ح مكتبة دارالسلام، ١٤٣٤ هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

البخاري

صحيح البخاري - مجلد ٤ : اردو. / البخاري؛ عبدالستار الحماد - الرياض، ١٤٢٤هـ

ص: ٨٩٨ - ١٧×٢٤ سم

ردمك: ٨-٢٢٨-٥٠٠٠-٦٠٣-٩٧٨

١- الحديث الصحيح   ٢- الحديث - شرح   ١. الحماد، عبدالستار (محقق)   ب. العنوان

ديوي ٢٣٥،١   ١٤٣٤/٣٩٩٤

رقم الإيداع: ١٤٣٤/٣٩٩٤

ردمك: ٨-٢٢٨-٥٠٠٠-٦٠٣-٩٧٨

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔

فہرست مضامین (جلد چہارم)

٦٤ - كِتَابُ الْمَغَازِي | نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کا بیان | 163

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

63 - كِتَابُ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ

انصار رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب کا بیان

(١) بَابُ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَالَّذِينَ ءَاوَوا وَّنَصَرُوا﴾ [الأنفال: ٧٢، ٧٤] ﴿وَالَّذِينَ تَبَوَّءُو الدَّارَ وَالْإِيمَٰنَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا﴾ [الحشر: ٩].

باب:1- انصار رضی اللہ عنہم کے فضائل کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ: ''اور جنھوں نے (مہاجروں کو اپنے ہاں) جگہ دی اور (ان کی) مدد کی۔'' (نیز ارشاد الٰہی:) ''اور جو لوگ مہاجرین سے پہلے مدینہ میں مقیم تھے اور ایمان لا چکے تھے وہ (انصار) ہجرت کر کے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور جو چیز مہاجرین کو دی جائے وہ اس سے تنگ دل نہیں ہوتے'' کا بیان

٣٧٧٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ [بْنُ مَيْمُونٍ]: حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: أَرَأَيْتَ اسْمَ الْأَنْصَارِ كُنْتُمْ تُسَمَّوْنَ بِهِ؟ أَمْ سَمَّاكُمُ اللهُ؟ قَالَ: بَلْ سَمَّانَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، كُنَّا نَدْخُلُ عَلَى أَنَسٍ فَيُحَدِّثُنَا بِمَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ وَمَشَاهِدِهِمْ، وَيُقْبِلُ عَلَيَّ أَوْ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْأَزْدِ فَيَقُولُ: فَعَلَ قَوْمُكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، كَذَا وَكَذَا. [انظر: ٣٨٤٤]

[3776] غیلان بن جریر رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ مجھے انصار کے نام کے متعلق بتائیں کہ یہ نام تم نے از خود رکھا ہے یا اللہ تعالیٰ نے تمھارا یہ نام رکھا ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا یہ نام خود رکھا ہے۔ غیلان کہتے ہیں کہ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے تو وہ ہمیں انصار کے مناقب اور ان کے کارنامے سناتے۔ وہ میری طرف یا قبیلۂ ازد کے کسی شخص کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے کہ تمھاری قوم نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں کارنامہ سرانجام دیا۔

٣٧٧٧ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللهُ لِرَسُولِهِ ﷺ فَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَأُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِّحُوا، فَقَدَّمَهُ اللهُ لِرَسُولِهِ ﷺ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ. [انظر: ٣٨٤٦، ٣٩٣٠]

[3777] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ اللہ نے بعاث کی جنگ کو اپنے رسول ﷺ کے مفاد میں پہلے ہی مقرر کر رکھا تھا، چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہ قبائل آپس میں پھوٹ کا شکار تھے اور ان کے کچھ سردار قتل ہو چکے تھے اور کچھ زخموں سے چور تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس جنگ کو اپنے رسول ﷺ کے مفاد میں پہلے ہی مقرر کیا تھا تاکہ (آپ کے مدینہ تشریف لاتے ہی) یہ لوگ مسلمان ہو جائیں۔

فائدہ: بعاث، مدینہ طیبہ سے دو میل کے فاصلے پر ایک مقام ہے جہاں اوس اور خزرج کے درمیان گھمسان کی جنگ ہوئی تھی۔ قبیلۂ اوس کے رئیس حضرت اسید ؓ کے والد حضیر تھے جبکہ خزرج کے سردار عمرو بن نعمان فیاض تھے۔ یہ دونوں اس جنگ میں مارے گئے پہلے خزرج کو فتح ہوئی، پھر حضیر نے قبیلۂ اوس کو مضبوط کیا تو ان کا پلہ بھاری رہا۔ یہ لڑائی رسول اللہ ﷺ کی ہجرت سے پانچ سال قبل ہو چکی تھی۔ اس میں دونوں قبیلوں کے بڑے بڑے سردار مارے گئے تھے حتی کہ اسلام کا ظہور ہوا اور رسول اللہ ﷺ کی آمد کی برکت سے یہ لڑائی ہمیشہ کے لیے ختم ہو گئی گویا ان کا قتل ہو جانا اشاعتِ اسلام کا پیش خیمہ تھا اگر یہ زندہ رہتے تو ان کا اقدام اسلام کے سخت خلاف ہوتا۔ ان سرداروں میں سے ایک عبداللہ بن ابی تھا جس نے منافقت کا روپ دھارا۔

٣٧٧٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: وَأَعْطَى قُرَيْشًا وَّاللهِ إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعَجَبُ، إِنَّ سُيُوفَنَا لَتَقْطُرُ مِنْ دِمَاءِ قُرَيْشٍ، وَغَنَائِمُنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَدَعَا الْأَنْصَارَ، قَالَ: فَقَالَ: «مَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟» وَكَانُوا لَا يَكْذِبُونَ، فَقَالُوا: هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ، قَالَ: «أَوَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَائِمِ إِلٰى بُيُوتِهِمْ وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِلٰى بُيُوتِكُمْ؟ لَوْ سَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَّسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ». [راجع: ٣١٤٦]

[3778] ابو تیاح سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس ؓ سے سنا، وہ فرما رہے تھے: فتح مکہ کے دن رسول اللہ نے قریش کو غنیمت کا سارا مال دے دیا تو انصار نے کہا: اللہ کی قسم! یقیناً یہ عجیب بات ہے کہ ابھی ہماری تلواروں سے قریش کا خون ٹپک رہا ہے کہ ہمارا مال غنیمت انھی کو دیا جا رہا ہے۔ جب یہ خبر نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ نے انصار کو بلایا اور فرمایا: ''اس خبر کی کیا حقیقت ہے جو تمھاری طرف سے مجھے پہنچی ہے؟'' وہ (انصار) جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ انھوں نے کہا: آپ کو صحیح اطلاع ملی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ لوگ تو اپنے گھروں کو مالِ غنیمت لے کر جائیں اور تم لوگ رسول اللہ ﷺ کو ساتھ لیے اپنے گھروں کو جاؤ؟ اگر انصار کسی میدان یا نشیبی علاقے میں چلیں تو میں بھی انصار کے

ساتھ اس میدان یا گھاٹی میں چلوں گا۔''

فائدہ: میدان یا گھاٹی میں چلنے کا مطلب یہ ہے کہ میں سفر و حضر اور موت و حیات میں تمھارے ساتھ رہوں گا۔ کیا یہ اعزاز انصار کے لیے کافی نہیں ہے؟ چنانچہ انھوں نے اس پر رضامندی کا اظہار کیا۔ اس سے ان کی اطاعت کرنا مقصود نہیں کیونکہ آپ ہی واجب اطاعت ہیں۔ ہر مرد و عورت پر آپ کی اتباع اور پیروی کرنا فرض ہے۔

(٢) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءًا مِّنَ الْأَنْصَارِ»

قَالَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

٣٧٧٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ - أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ -: «لَوْ أَنَّ الْأَنْصَارَ سَلَكُوا وَادِيًا وَّ شِعْبًا لَّسَلَكْتُ فِي وَادِي الْأَنْصَارِ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءًا مِّنَ الْأَنْصَارِ». فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا ظَلَمَ بِأَبِي وَأُمِّي، آوَوْهُ وَنَصَرُوهُ، أَوْ كَلِمَةً أُخْرٰى. [انظر: ٧٢٤٤]

باب: 2- فرمان نبوی: ''اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا'' کا بیان

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ان الفاظ کو نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

[3779] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر انصار کسی میدان یا نشیب میں چلیں تو میں بھی انصار کے اختیار کردہ میدان اور نشیبی علاقے میں چلوں گا۔ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک فرد ہوتا۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ نے یہ بات خلاف واقعہ نہیں فرمائی کیونکہ انصار نے آپ کو رہنے کے لیے جگہ دی اور آپ کی مدد کی۔ یا اس طرح کی کوئی اور بات کہی۔

(٣) بَابُ إِخَاءِ النَّبِيِّ ﷺ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ

٣٧٨٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ آخَى رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّسَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ: إِنِّي أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالًا، فَأَقْسِمُ مَالِي نِصْفَيْنِ، وَلِيَ امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ

باب: 3- نبی ﷺ کا مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم کرنا

[3780] حضرت ابراہیم بن سعد اپنے باپ سے وہ اپنے دادا (ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف) سے بیان کرتے ہیں کہ جب مہاجرین مدینہ طیبہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا: میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار

أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَسَمِّهَا لِي أُطَلِّقْهَا، فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا، قَالَ: بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، أَيْنَ سُوقُكَ؟ فَدَلُّوهُ عَلَى سُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ، فَمَا انْقَلَبَ إِلَّا وَمَعَهُ فَضْلٌ مِّنْ أَقِطٍ وَّسَمْنٍ، ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا وَّبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَهْيَمْ؟» قَالَ: تَزَوَّجْتُ قَالَ: «كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا؟» قَالَ: نَوَاةً مِّنْ ذَهَبٍ - أَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ، شَكَّ إِبْرَاهِيمُ -

[راجع: ٢٠٤٨]

ہوں۔ میں اپنے مال کے دو حصے کرتا ہوں، اور میری دو بیویاں ہیں۔ ان میں سے جو تمھیں پسند ہے اسے دیکھ کر مجھے اس کا نام بتا دو، میں اسے طلاق دے دیتا ہوں۔ جب اس کی عدت ختم ہو جائے تو اس سے نکاح کر لو۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمھارے اہل و عیال اور مال و متاع میں برکت عطا فرمائے! آپ مجھے منڈی کا راستہ بتا دیں۔ انھوں نے بنوقینقاع کے بازار کی طرف رہنمائی فرمائی۔ جب وہ منڈی سے واپس آئے تو ان کے پاس کچھ پنیر اور گھی تھا۔ پھر متواتر ہر روز صبح منڈی جانے لگے، چنانچہ ایک دن آئے تو ان پر زردی کے نشانات تھے۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نکاح کر لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''مہر کتنا دیا ہے؟'' انھوں نے کہا: گٹھلی بھر یا اس کے وزن کے برابر سونا دیا ہے۔ (راویٔ حدیث) ابراہیم کو اس میں شک ہے۔

٣٧٨١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَّآخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَكَانَ كَثِيرَ الْمَالِ فَقَالَ سَعْدٌ: قَدْ عَلِمَتِ الْأَنْصَارُ أَنِّي مِنْ أَكْثَرِهَا مَالًا، سَأَقْسِمُ مَالِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ، وَلِيَ امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ، فَأُطَلِّقُهَا حَتّٰى إِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ، فَلَمْ يَرْجِعْ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى أَفْضَلَ شَيْئًا مِّنْ سَمْنٍ وَّأَقِطٍ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتّٰى جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِّنْ صُفْرَةٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

[3781] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمارے پاس حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آئے تو نبی ﷺ نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان سلسلۂ مؤاخات قائم کر دیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ صاحب ثروت انسان تھے۔ انھوں نے کہا: انصار جانتے ہیں کہ میں ان سب سے زیادہ مالدار ہوں۔ میں اپنا مال اپنے اور تمھارے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہوں اور میری دو بیویاں ہیں۔ ان میں سے جو تمھیں پسند ہو اسے دیکھ لو۔ میں اسے طلاق دے دیتا ہوں۔ جب اس کی عدت ختم ہو جائے تو اس سے نکاح کر لو۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و عیال میں برکت فرمائے! وہ اس دن واپس نہ آئے حتی کہ انھوں نے گھی اور پنیر سے

«مَهْيَمْ؟» قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: «مَا سُقْتَ إِلَيْهَا؟» قَالَ: وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ أَوْ نَوَاةً مِّن ذَهَبٍ، فَقَالَ: «أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ». [راجع: ٢٠٤٩]

کچھ نفع حاصل کیا۔ پھر وہ تھوڑی مدت ٹھہرے ہوں گے کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں حاضر ہوئے جبکہ ان پر زردی کے نشانات تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' انھوں نے کہا: میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کرلیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے مہر کتنا دیا ہے؟'' عرض کیا: گٹھلی کے وزن برابر یا گٹھلی بھر سونا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہو۔''

٣٧٨٢ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو هَمَّام قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ: اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ النَّخْلَ، قَالَ: «لَا»، قَالَ: «يَكْفُونَنَا الْمَؤُنَةَ وَيُشْرِكُونَنَا فِي التَّمْرِ»، قَالُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا. [راجع: ٢٣٢٥]

[3782] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ انصار نے عرض کیا: (اللہ کے رسول!) کھجور کے باغات ہمارے اور مہاجرین کے درمیان تقسیم کر دیں۔ آپ نے فرمایا: ''ایسا نہیں کروں گا۔'' اس پر انصار نے کہا: پھر آپ ایسا کریں کہ وہ باغات میں کام کاج اپنے ذمے لے لیں اور پیداوار میں ہمارے ساتھی ہو جائیں۔ مہاجرین نے کہا: ہمیں یہ بات تسلیم ہے۔

(٤) بَابُ حُبِّ الْأَنْصَارِ مِنَ الْإِيمَانِ

باب: 4- انصار سے محبت ایمان کا حصہ ہے

٣٧٨٣ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ - أَوْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ -: «اَلْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللهُ».

[3783] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''انصار سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور ان سے بغض صرف منافق ہی رکھے گا، اس لیے جو انصار سے محبت کرے گا اللہ اس سے محبت کرے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا۔''

٣٧٨٤ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ

[3784] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ایمان کی نشانی انصار سے محبت کرنا اور منافقت کی نشانی ان سے بغض رکھنا ہے۔''

بُغْضُ الْأَنْصَارِ». [راجع: ١٧]

(٥) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْأَنْصَارِ: «أَنْتُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ»

٣٧٨٥ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ ﷺ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ مُقْبِلِينَ - قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: - مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مُمْثِلًا فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ أَنْتُمْ مِّنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ»، قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. [انظر: ٥١٨٠]

٣٧٨٦ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَّهَا، فَكَلَّمَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ»، مَرَّتَيْنِ. [انظر: ٥٢٣٤، ٦٦٤٥]

باب:5- انصار سے نبی ﷺ کا فرمانا: ''تم مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو'' کا بیان

[3785] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے کچھ عورتیں اور بچے کسی شادی سے آتے ہوئے دیکھے تو آپ ان کے سامنے استقبال کے لیے کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ''تم لوگ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔'' آپ نے یہ کلمات تین دفعہ دہرائے۔

[3786] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک انصاری خاتون رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی جس کے ہمراہ ایک بچہ تھا تو رسول اللہ ﷺ اس سے باتیں کرنے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم لوگ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو۔'' آپ نے یہ الفاظ دو دفعہ فرمائے۔

(٦) بَابُ أَتْبَاعِ الْأَنْصَارِ

٣٧٨٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو: سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ: يَا رَسُولَ اللهِ! لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعٌ، وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا، فَدَعَا بِهِ، فَنَمَيْتُ ذٰلِكَ إِلَى ابْنِ أَبِي لَيْلٰى فَقَالَ: قَدْ زَعَمَ ذٰلِكَ زَيْدٌ. [انظر: ٣٧٨٨]

باب:6- انصار کے پیروکار اور لواحقین

[3787] حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہر نبی کے پیروکار ہوتے ہیں اور ہم نے آپ کی پیروی کی ہے۔ آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ ہمارے پیروکار ولواحقین کو بھی ہم میں سے بنا دے تو آپ ﷺ نے اس کی دعا فرمائی۔ (راوی کہتے ہیں کہ) پھر میں نے یہ حدیث ابن ابی لیلیٰ سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ حضرت زید یہ کہہ چکے ہیں۔

٣٧٨٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ: سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ: إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ أَتْبَاعًا، وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ، فَادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ».

قَالَ عَمْرٌو: فَذَكَرْتُهُ لِابْنِ أَبِي لَيْلٰى، قَالَ: قَدْ زَعَمَ ذَاكَ زَيْدٌ، قَالَ شُعْبَةُ: أَظُنُّهُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ. [راجع: ٣٧٨٧]

[3788] عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک انصاری آدمی ابوحمزہ سے سنا کہ انصار نے عرض کی: (اللہ کے رسول!) ہر قوم کے پیروکار ہوتے ہیں، ہم تو آپ کی پیروی کر چکے ہیں، آپ اللہ سے دعا کریں کہ ہمارے لواحقین کو بھی ہم میں سے بنا دے تو نبی ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی: ''اے اللہ! ان کے لواحقین کو بھی ان سے بنا دے۔''

عمرو بن مرہ نے کہا: میں نے یہ حدیث ابن ابی لیلیٰ سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ حضرت زید نے بھی یہی کہا ہے۔ شعبہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ زید سے مراد زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہیں۔

(٧) بَابُ فَضْلِ دُورِ الْأَنْصَارِ

باب: 7- انصار کے گھرانوں کی فضیلت

٣٧٨٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ ابْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ»، فَقَالَ سَعْدٌ: مَا أَرَى النَّبِيَّ ﷺ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا، فَقِيلَ: قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيرٍ. وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: سَمِعْتُ أَنَسًا: قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِهٰذَا وَقَالَ: سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ. [انظر: ٣٧٩٠، ٣٨٠٧، ٦٠٥٣]

[3789] حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''انصار میں بہترین گھرانہ بنو نجار ہے، پھر بنو عبدالاشہل، پھر بنو حارث بن خزرج، پھر بنو ساعدہ اور یوں تو انصار کے تمام گھرانوں میں خیر و برکت ہے۔'' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے خیال کے مطابق نبی ﷺ نے انصار کے کئی قبیلوں کو ہم پر فضیلت دی ہے۔ ان سے کہا گیا: آپ کو بھی تو بہت سے گھرانوں پر فضیلت دی ہے۔ ایک روایت میں سعد کے باپ کا نام عبادہ مذکور ہے۔

٣٧٩٠ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ الطَّلْحِيُّ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: أَخْبَرَنِي أَبُو أُسَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ:

[3790] حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''انصار کے گھرانوں میں سب سے بہتر بنو نجار، بنو عبدالاشہل، بنو حارث اور بنو ساعدہ کے

«خَيْرُ الْأَنْصَارِ - أَوْ قَالَ: خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ - بَنُو النَّجَّارِ، وَبَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، وَبَنُو الْحَارِثِ، وَبَنُو سَاعِدَةَ». [راجع: ٣٧٨٩]

گھرانے ہیں۔"

٣٧٩١ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ خَيْرَ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ، ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ» فَلَحِقْنَا سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: أَلَمْ تَرَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ خَيَّرَ الْأَنْصَارَ فَجَعَلَنَا أَخِيرًا؟ فَأَدْرَكَ سَعْدٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! خُيِّرَ دُورُ الْأَنْصَارِ فَجُعِلْنَا آخِرًا، فَقَالَ: «أَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ؟». [راجع: ١٤٨١]

[3791] حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "انصار کا سب سے بہتر گھرانہ بنونجار کا ہے، پھر عبدالاشہل کا، پھر بنوحارث کا اور پھر بنی ساعدہ کا۔ ویسے تو انصار کے تمام گھرانوں میں خیر و برکت ہے۔" پھر ہماری ملاقات حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو ابواسید رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نہیں دیکھتے کہ نبی ﷺ نے انصار کو خیر و برکت سے نوازا لیکن ہمارا ذکر آخر میں کیا ہے؟ اس کے بعد حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی نبی ﷺ سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! انصار کے گھرانوں کو خیر و برکت سے نوازا گیا لیکن ہمیں سب سے آخر میں کر دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تمھارے لیے یہ کافی نہیں کہ تمھارا خاندان بھی بہترین خاندان ہے۔"

(٨) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْأَنْصَارِ: «اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ»

باب: 8- انصار کے لیے نبی ﷺ کے فرمان: "صبر کرو حتی کہ تمھاری حوض پر میرے ساتھ ملاقات ہو" کا بیان

قَالَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس بات کو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٣٧٩٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: يَا رَسُولَ

[3792] حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک انصاری آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! آپ مجھے عامل مقرر نہیں کرتے جیسا کہ فلاں آدمی کو عامل بنایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "میرے بعد تمھیں ترجیح کا سامنا

اللهِ! أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا؟ قَالَ: «سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ». [انظر: ٧٠٥٧]

کرنا پڑے گا (تم پر دوسرے لوگوں کو ترجیح دی جائے گی)، لہٰذا صبر کرنا یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کرو۔"

٣٧٩٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْأَنْصَارِ: «إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي وَمَوْعِدُكُمُ الْحَوْضُ».

[راجع: ٣١٤٦]

[3793] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے انصار سے فرمایا: "میرے بعد تمھیں ترجیح (خود غرضی) کا سامنا کرنا پڑے گا۔ صبر کرنا حتی کہ مجھ سے ملاقات کرو اور تمھاری ملاقات کی جگہ حوض کوثر ہے۔"

فائدہ: ان احادیث میں انصار کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے پیش گوئی فرمائی کہ امراء، مالی معاملات اور دیگر امور میں خود کو ترجیح دیں گے اور تمھیں نظر انداز کر دیا جائے گا اور حکومتی معاملات میں تمھیں شریک نہیں کیا جائے گا ایسا ہی ہوا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔

٣٧٩٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حِينَ خَرَجَ مَعَهُ إِلَى الْوَلِيدِ قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ الْأَنْصَارَ إِلَى أَنْ يُقْطِعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ، فَقَالُوا: لَا إِلَّا أَنْ تُقْطِعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِثْلَهَا قَالَ: «إِمَّا لَا فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي، فَإِنَّهُ سَيُصِيبُكُمْ بَعْدِي أَثَرَةٌ».

[راجع: ٢٣٧٦]

[3794] حضرت یحییٰ بن سعید انصاری رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا جب وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ خلیفہ ولید بن عبدالملک کے ہاں جانے کے لیے نکلے، (وہاں جا کر) انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے انصار کو بلایا تا کہ بحرین کا علاقہ ان کے لیے بطور جاگیر لکھ دیں۔ انصار نے کہا: جب تک آپ ہمارے مہاجر بھائیوں کو اس جیسی جاگیر عطا نہیں فرمائیں گے ہم اسے قبول نہیں کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر تم ایسا نہیں کرتے تو پھر صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے آملو کیونکہ میرے بعد عنقریب ہی تمھیں نظر انداز کیا جائے گا اور تمھاری حق تلفی شروع ہو جائے گی۔"

(٩) بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ»

باب: 9- نبی ﷺ کی دعا: "(اے اللہ!) انصار اور مہاجرین کی اصلاح فرما" کا بیان

٣٧٩٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو

[3795] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے

إِيَاسٍ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

«لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ،
فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ».

[راجع: ٢٨٣٤]

کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ (اے اللہ!) انصار اور مہاجرین کی اصلاح فرما۔''

وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَقَالَ: «فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ».

راوئ حدیث قتادہ حضرت انس سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، اس میں یہ الفاظ ہیں: ''اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما۔''

٣٧٩٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُولُ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا
عَلَى الْجِهَادِ مَا حَيِينَا أَبَدَا

[3796] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ انصار غزوۂ خندق کے موقع پر کہتے تھے: ہم وہ ہیں جنھوں نے حضرت محمد (ﷺ) سے جہاد پر بیعت کی ہے۔ جب تک ہماری جان میں جان ہے۔

«اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ،
فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ». [راجع: ٢٨٣٤]

آپ ﷺ نے ان کے جواب میں فرمایا: ''اے اللہ! آخرت کی زندگی کے سوا کوئی حقیقی زندگی نہیں، اس لیے تو انصار اور مہاجرین پر اپنا فضل و کرم فرما۔''

٣٧٩٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ قَالَ: جَاءَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ، وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ، فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ».

[3797] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم خندق کھودنے میں مصروف تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا رہے تھے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا فرمائی: ''اے اللہ! آخرت کی زندگی کے علاوہ کوئی حقیقی زندگی نہیں۔ اے اللہ! تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔''

فائدہ: ان تین روایات میں رسول اللہ ﷺ کے مختلف الفاظ بیان ہوئے ہیں۔ آپ نے مختلف مواقع پر مختلف دعائیں فرمائیں، چنانچہ کبھی فرمایا: ''انھیں بخش دے''، کبھی ان کی اصلاح کے لیے دعا فرمائی اور کبھی ان پر رحم و کرم کرنے کی دعا کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان تمام دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازا۔[1]

1 فتح الباري: 150/7.

(١٠) بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾

[الحشر: ٩].

٣٧٩٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَبَعَثَ إِلَى نِسَائِهِ فَقُلْنَ: مَا مَعَنَا إِلَّا الْمَاءُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ يَضُمُّ أَوْ يُضِيفُ هٰذَا؟» فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ: أَنَا، فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ: أَكْرِمِي ضَيْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ: مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوتُ صِبْيَانِي، فَقَالَ: هَيِّئِي طَعَامَكِ، وَأَصْبِحِي سِرَاجَكِ، وَنَوِّمِي صِبْيَانَكِ إِذَا أَرَادُوا عَشَاءً، فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا وَأَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا، وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا، ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَأَطْفَأَتْهُ، فَجَعَلَا يُرِيَانِهِ كَأَنَّهُمَا يَأْكُلَانِ، فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «ضَحِكَ اللهُ اللَّيْلَةَ أَوْ عَجِبَ مِنْ فَعَالِكُمَا» فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِۦ فَأُولَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ﴾ [الحشر: ٩]. [انظر: ٤٨٨٩]

باب: 10- ارشاد باری تعالیٰ: ’’وہ اپنے آپ پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ وہ خود ضرورت مند ہوں‘‘ کا بیان

[3798] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے اپنی بیویوں کی طرف پیغام بھیجا۔ انھوں نے جواب دیا کہ ہمارے پاس تو پانی کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’کون ہے جو اس کو اپنے ساتھ لے جائے یا (فرمایا کہ کون ہے جو) اس کی ضیافت کرے؟‘‘ ایک انصاری شخص نے کہا: میں (اس کی مہمانی کروں گا)، چنانچہ وہ شخص اسے اپنے ساتھ لے کر اپنی بیوی کے پاس گیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے مہمان کی خوب خاطر مدارات کرو۔ وہ کہنے لگی: ہمارے پاس تو اپنے بچوں کے کھانے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ انصاری نے کہا: تم کھانا تیار کر کے چراغ جلا دینا اور بچے (جب کھانا مانگیں تو انھیں) بہلا کر سلا دینا، چنانچہ اس نے کھانا تیار کر کے چراغ روشن کیا اور بچوں کو بہلا کر سلا دیا۔ پھر اس طرح اٹھی جیسے چراغ درست کر رہی ہو لیکن اس کو گل کر دیا۔ ان دونوں نے مہمان کو یہ باور کرایا جیسے میاں بیوی دونوں کھانا کھا رہے ہیں، حالانکہ وہ بھوکے سوئے تھے۔ پھر جب صبح ہوئی تو وہ انصاری رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’آج رات تم دونوں کے کام پر اللہ تعالیٰ ہنسا (یا فرمایا کہ) اللہ نے اظہار تعجب کیا۔‘‘ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ’’وہ دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ وہ خود سخت ضرورت مند ہوں اور جو کوئی اپنے نفس کے لالچ سے بچا لیا گیا تو وہی لوگ کامیاب ہیں۔‘‘

(١١) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «اقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ»

٣٧٩٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى أَبُو عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا شَاذَانُ أَخُو عَبْدَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَّالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ مِّنْ مَّجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُونَ فَقَالَ: مَا يُبْكِيكُمْ؟ قَالُوا: ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَّا، فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ، قَالَ: فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ عَصَبَ عَلٰى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ، قَالَ: فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «أُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي، وَقَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ، فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ». [انظر: ٣٨٠١]

٣٨٠٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُتَعَطِّفًا بِهَا عَلٰى مَنْكِبَيْهِ، وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ، حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، أَيُّهَا النَّاسُ! فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَتَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتّٰى يَكُونُوا كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، فَمَنْ وَلِيَ

باب: 11- انصار کے متعلق ارشاد نبوی: ''ان کے نیکو کار کی قدر کرو اور ان کے خطا کار سے درگزر کرو'' کا بیان

[3799] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عباس ؓ کا گزر انصار کی مجلس سے ہوا جبکہ وہ رو رہے تھے۔ ان دونوں حضرات نے رونے کی وجہ پوچھی تو انصار کہنے لگے: ہمیں نبی ﷺ کا اپنے پاس بیٹھنا یاد آ رہا ہے۔ (آپ بیمار تھے) یہ سن کر وہ نبی ﷺ کے پاس گئے اور آپ کو اس بات کی اطلاع دی۔ پھر نبی ﷺ باہر تشریف لائے جبکہ چادر کے کنارے سے اپنا سر مبارک باندھا ہوا تھا۔ پھر آپ منبر پر تشریف لے گئے۔ یہ آخری مرتبہ آپ کا منبر پر جلوہ افروز ہونا تھا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، پھر فرمایا: ''لوگو! میں تمھیں انصار کی بابت وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ میری جان اور جگر ہیں۔ انھوں نے اپنا حق ادا کر دیا ہے، البتہ ان کا حق باقی رہ گیا ہے، لہٰذا تم ان کے نیکو کار کی نیکی قبول کرو اور ان کے خطا کار سے درگزر کرو۔''

[3800] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے دونوں کندھوں پر ایک چادر لپیٹ کر باہر تشریف لائے۔ آپ کے سر مبارک پر ایک چکنے کپڑے کی پٹی باندھی ہوئی تھی حتی کہ آپ منبر پر فروکش ہو گئے۔ اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: ''أَمَّا بَعْدُ! اے لوگو! دیگر قومیں تو بڑھتی رہیں گی مگر انصار کم ہوتے جائیں گے۔ یہ اتنے کم رہ جائیں گے جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے، لہٰذا اگر تم میں سے کسی کو حکومت ملے جو کسی کو نفع یا

(١١) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «اقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ»

٣٧٩٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا شَاذَانُ أَخُو عَبْدَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُونَ فَقَالَ: مَا يُبْكِيكُمْ؟ قَالُوا: ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَّا، فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ، قَالَ: فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ، قَالَ: فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «أُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي، وَقَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ، فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ». [انظر: ٣٨٠١]

٣٨٠٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُتَعَطِّفًا بِهَا عَلَى مَنْكِبَيْهِ، وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ، حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، أَيُّهَا النَّاسُ! فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَتَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، فَمَنْ وَلِيَ

باب: 11- انصار کے متعلق ارشاد نبوی: ''ان کے نیکو کار کی قدر کرو اور ان کے خطا کار سے درگزر کرو'' کا بیان

[3799] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عباس ؓ کا گزر انصار کی مجلس سے ہوا جبکہ وہ رو رہے تھے۔ ان دونوں حضرات نے رونے کی وجہ پوچھی تو انصار کہنے لگے: ہمیں نبی ﷺ کا اپنے پاس بیٹھنا یاد آ رہا ہے۔ (آپ بیمار تھے) یہ سن کر وہ نبی ﷺ کے پاس گئے اور آپ کو اس بات کی اطلاع دی۔ پھر نبی ﷺ باہر تشریف لائے جبکہ چادر کے کنارے سے اپنا سر مبارک باندھا ہوا تھا۔ پھر آپ منبر پر تشریف لے گئے۔ یہ آخری مرتبہ آپ کا منبر پر جلوہ افروز ہونا تھا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، پھر فرمایا: ''لوگو! میں تمھیں انصار کی بابت وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ میری جان اور جگر ہیں۔ انھوں نے اپنا حق ادا کر دیا ہے، البتہ ان کا حق باقی رہ گیا ہے، لہٰذا تم ان کے نیکو کار کی نیکی قبول کرو اور ان کے خطا کار سے درگزر کرو۔''

[3800] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے دونوں کندھوں پر ایک چادر لپیٹ کر باہر تشریف لائے۔ آپ کے سر مبارک پر ایک چکنے کپڑے کی پٹی باندھی ہوئی تھی حتی کہ آپ منبر پر فروکش ہو گئے۔ اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: ''أَمَّا بَعْدُ! اے لوگو! دیگر قومیں تو بڑھتی رہیں گی مگر انصار کم ہوتے جائیں گے۔ یہ اتنے کم رہ جائیں گے جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے، لہٰذا اگر تم میں سے کسی کو حکومت ملے جو کسی کو نفع یا

مِنْكُمْ أَمْرًا يَضُرُّ فِيهِ أَحَدًا أَوْ يَنْفَعُهُ، فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ، وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُّسِيئِهِمْ». [راجع: ٩٢٧]

نقصان پہنچا سکتا ہو تو وہ انصار کے اچھے لوگوں کی قدر کرے اور ان کے مجرموں کے قصور سے درگزر کرے۔"

٣٨٠١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي، وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ، فَاقْبَلُوا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُّسِيئِهِمْ». [راجع: ٣٧٩٩]

[3801] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "انصار میرے معدے اور زنبیل کے درجے میں ہیں۔ عنقریب لوگ بہت ہو جائیں گے اور انصار کم ہوتے جائیں گے، لہٰذا ان کی خوبیوں کو قبول کرنا اور ان کی برائیوں سے چشم پوشی کرنا۔"

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے انصار کو کرش اور عیبہ قرار دیا ہے۔ کرش معدے کو کہتے ہیں جو غذا کے استقرار کی جگہ ہے جس کے باعث حیوان نشوونما پاتا ہے اور عیبہ وہ صندوقچی ہے جس میں انسان نفیس اور عمدہ چیز بطور حفاظت رکھتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کو اپنے معتمد راز دان اور صاحب امانت قرار دیا ہے۔

(١٢) بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 12- حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے مناقب

٣٨٠٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ حُلَّةُ حَرِيرٍ، فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَمَسُّونَهَا وَيَعْجَبُونَ مِنْ لِّينِهَا، فَقَالَ: «أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِّينِ هٰذِهِ؟ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ خَيْرٌ مِّنْهَا - أَوْ أَلْيَنُ -». رَوَاهُ قَتَادَةُ وَالزُّهْرِيُّ: سَمِعَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٣٢٤٩]

[3802] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کو ایک ریشمی جوڑا بطور ہدیہ پیش کیا گیا تو آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اسے اپنے ہاتھوں سے چھو کر اس کی نرمی پر اظہار تعجب کرنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اس کی نرمی پر تعجب کرتے ہو! یقین جانو کہ (جنت میں) سعد بن معاذ کے رومال اور تولیے اس سے کہیں بڑھ کر نرم ہیں۔"

اس حدیث کو قتادہ اور زہری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا۔

٣٨٠٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ مُسَاوِرٍ خَتَنُ أَبِي عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ:

[3803] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "سعد بن معاذ کی موت پر عرش جھوم اٹھا۔"

اعمش سے روایت ہے، انھوں نے ابو صالح سے بیان

«اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ». وَعَنِ الْأَعْمَشِ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، فَقَالَ رَجُلٌ لِّجَابِرٍ: فَإِنَّ الْبَرَاءَ يَقُولُ: «اهْتَزَّ السَّرِيرُ»، فَقَالَ: إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَيَّيْنِ ضَغَائِنُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُولُ: «اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ».

کیا، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت بیان کی۔ ایک شخص نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جنازے کی چارپائی حرکت میں آئی تھی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ان دونوں قبیلوں کے درمیان (زمانۂ جاہلیت میں) دشمنی تھی۔ میں نے خود نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''سعد بن معاذ کی موت سے رحمٰن کا عرش جھوم اٹھا۔''

فائدہ: عرش الٰہی کا حرکت میں آنا خوشی کی بنا پر تھا اور اللہ کے عرش کا خوشی کی وجہ سے حرکت کرنا ممکن ہے جیسا کہ ایک مرتبہ خوشی کی بنا پر اُحد پہاڑ نے بھی حرکت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے، کچھ پتھر بھی تو اللہ کے خوف سے پہاڑوں سے گر پڑتے ہیں۔

٣٨٠٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ أُنَاسًا نَزَلُوا عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَجَاءَ عَلٰى حِمَارٍ، فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيبًا مِّنَ الْمَسْجِدِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قُومُوا إِلٰى خَيْرِكُمْ أَوْ سَيِّدِكُمْ»، فَقَالَ: «يَا سَعْدُ! إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلٰى حُكْمِكَ»، قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبٰى ذَرَارِيُّهُمْ، قَالَ: «حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللهِ - أَوْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ -». [راجع: ٣٠٤٣]

[3804] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (بنو قریظہ کے) لوگ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر راضی ہو گئے تو آپ ﷺ نے انھیں پیغام بھیجا، چنانچہ وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب وہ مسجد کے قریب پہنچے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنے میں سے بہتر یا اپنے سردار کے استقبال کے لیے آگے بڑھو۔'' اور فرمایا: ''اے سعد! ان لوگوں نے تمھارا فیصلہ منظور کر لیا ہے۔'' انھوں نے کہا: میں ان کے متعلق فیصلہ دیتا ہوں کہ ان میں سے لڑنے والوں کو قتل کر دیا جائے۔ ان کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے سعد! تو نے اللہ کے حکم کے مطابق، یا (آپ نے فرمایا) بادشاہ کے حکم کے مطابق فیصلہ دیا ہے۔''

فائدہ: غزوۂ احزاب کے موقع پر بنوقریظہ نے نقض عہد کر کے قبائل واحزاب کی موافقت کی۔ اس وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ان کا پچیس دن تک محاصرہ کیا۔ چونکہ وہ قبیلۂ اوس کے حلیف تھے اس لیے انھوں نے خیال کیا کہ اوس کے سردار حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ان سے رعایت کریں گے اور ان کے فیصلے پر راضی ہو گئے۔ لیکن حضرت سعد کی اسلامی غیرت نے اس قسم کی بے جا حمایت سے انکار کر دیا اور شاہانہ فیصلہ فرمایا۔ اس فیصلے کی رسول اللہ ﷺ نے بھی تائید فرمائی، پھر اس پر عمل درآمد ہوا۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ افاضل و مشائخ کے استقبال کے لیے کھڑا ہونا جائز ہے اور وہ قیام ممنوع ہے جو کسی کے سامنے غلاموں کی طرح

دست بستہ ہو کر کیا جاتا ہے۔

(١٣) بَابُ مَنْقَبَةِ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَّعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

باب: 13- حضرت اسید بن حضیر اور حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہما کی فضیلت

٣٨٠٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلَيْنِ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي لَيْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ، وَإِذَا نُورٌ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا حَتّٰى تَفَرَّقَا فَتَفَرَّقَ النُّورُ مَعَهُمَا.

وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ: إِنَّ أُسَيْدَ ابْنَ حُضَيْرٍ وَرَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ.

وَقَالَ حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ: كَانَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَّعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ.

[راجع: ٤٦٥]

[3805] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی مجلس سے دو شخص اندھیری رات میں روانہ ہوئے تو دیکھتے ہیں کہ ایک غیبی نور ان کے آگے آگے چل رہا ہے۔ پھر جب وہ جدا ہوئے تو ان کے ساتھ ساتھ وہ نور بھی تقسیم ہو گیا۔

ایک دوسری سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ یہ دونوں اسید بن حضیر اور ایک انصاری آدمی تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ کے پاس تھے۔

(١٤) [بَابُ] مَنَاقِبِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 14- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے مناقب

٣٨٠٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَسَالِمٍ مَّوْلٰى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَأُبَيٍّ، وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ».

[راجع: ٣٧٥٨]

[3806] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''چار آدمیوں سے قرآن مجید پڑھو: حضرت عبداللہ بن مسعود، سالم مولی ابوحذیفہ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل سے۔''

(١٥) [بَابُ] مَنْقَبَةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 15- حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی منقبت کا بیان

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کے متعلق ایک مرتبہ فرمایا کہ وہ اس واقعے سے پہلے بڑے پارسا انسان تھے۔

٣٨٠٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ ابْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ»، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ - وَكَانَ ذَا قَدَمٍ فِي الْإِسْلَامِ -: أَرٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا، فَقِيلَ لَهُ: قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى نَاسٍ كَثِيرٍ. [راجع: ٣٧٨٩]

[3807] حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انصار کے گھرانوں میں بہترین گھرانہ بنونجار کا ہے، پھر بنوعبدالاشہل، پھر بنوحارث بن خزرج اور اس کے بعد بنوساعدہ کا درجہ ہے۔ یوں تو انصار کے تمام گھرانوں میں خیر و برکت ہے۔'' حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے قدیم الاسلام ہونے کے باوجود کہا: میرے خیال کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے دوسرے لوگوں کو ہم پر فضیلت دی ہے۔ ان سے کہا گیا: آپ ﷺ نے تمھیں بھی تو بہت سے لوگوں پر برتری دی ہے۔

(١٦) بَابُ مَنَاقِبِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 16- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مناقب

٣٨٠٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: ذُكِرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ: ذَاكَ رَجُلٌ لَّا أَزَالُ أُحِبُّهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ - فَبَدَأَ بِهِ - وَسَالِمٍ مَّوْلٰى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ». [راجع: ٣٧٥٨]

[3808] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی مجلس میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ میں ان سے دیرینہ محبت رکھتا ہوں کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''قرآن مجید چار آدمیوں سے سیکھو: عبداللہ بن مسعود سے، آپ نے پہلے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نام ذکر فرمایا، ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم سے، معاذ بن جبل اور ابی بن کعب سے۔''

٣٨٠٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأُبَيٍّ: «إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ: ﴿لَمْ يَكُنِ

[3809] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمھیں ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ﴾ سناؤں۔'' حضرت

﴿ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ﴾» [البينة:١] قَالَ: وَسَمَّانِي؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: قَالَ: فَبَكَى.

[انظر: ٤٩٥٩، ٤٩٦٠، ٤٩٦١]

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' یہ سن کر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرط مسرت سے رونے لگے۔

(١٧) بَابُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

باب: 17- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مناقب

٣٨١٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِّنَ الْأَنْصَارِ: أُبَيٌّ، وَّمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَّأَبُو زَيْدٍ، وَّزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، قُلْتُ لِأَنَسٍ: مَنْ أَبُو زَيْدٍ؟ قَالَ: أَحَدُ عُمُومَتِي.

[انظر: ٣٩٩٦، ٥٠٠٣، ٥٠٠٤]

[3810] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں جن چار آدمیوں نے قرآن مجید یاد کیا تھا وہ سب انصاری تھے: حضرت ابی، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابوزید اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم۔ (قتادہ نے کہا:) میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ابوزید کون تھے؟ انھوں نے فرمایا: وہ میرے ایک چچا تھے۔

(١٨) بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 18- حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے مناقب

٣٨١١ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ مُجَوِّبٌ بِهِ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَّهُ، وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَّامِيًا شَدِيدَ الْقِدِّ، يَكْسِرُ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ: «انْثُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ» فَأَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا تُشْرِفْ يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ الْقَوْمِ، نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَّأُمَّ سُلَيْمٍ وَّإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ، أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا،

[3811] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب احد کی جنگ میں لوگ نبی ﷺ کو چھوڑ کر بھاگ گئے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے سامنے ڈھال بنے ہوئے تھے۔ آپ بڑے ماہر تیر انداز اور تجربہ کار کمان کش تھے۔ اس دن ان کے ہاتھوں دو یا تین کمانیں ٹوٹیں۔ جب کوئی تیروں سے بھرا ہوا ترکش لے کر ادھر آ نکلتا تو آپ ﷺ اسے فرماتے: ''یہ سب تیر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے آگے ڈال دو۔'' ایک بار نبی ﷺ اپنا سر مبارک اٹھا کر کافروں کی طرف دیکھنے لگے تو حضرت ابوطلحہ نے عرض کیا: اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ اپنا سر مبارک اوپر نہ اٹھائیں، مبادا کسی کا تیر آپ کو لگ جائے۔ میرا سینہ آپ کے سینے کے آگے موجود ہے۔ میں نے اس جنگ میں حضرت عائشہ بنت ابوبکر اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو دیکھا

تُنْقِزَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ، ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا، ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهَا فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ، وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدِ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا. [راجع: ۲۸۸۰]

کہ یہ دونوں اپنے دامن اٹھائے ہوئے تھیں اور میں ان کے پازیب دیکھ رہا تھا۔ یہ دونوں پانی کی مشکیں بھر کر اپنی پیٹھ پر لاتی تھیں اور لوگوں کے منہ میں ڈال کر پھر لوٹ جاتیں اور انھیں بھر کر پھر لاتی تھیں اور انھیں پیاسوں کے منہ میں ڈال دیتیں۔ اس دن حضرت ابوطلحہ ؓ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ تلوار گری تھی۔

فائدہ: اسلامی غزوات میں خواتین اسلام کی خدمات بھی بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ چونکہ یہ موقع جنگ اور پریشانی کا تھا۔ ایسے حالات میں اگر عورت کی پنڈلیاں کھل جائیں تو چنداں حرج کی بات نہیں، نیز اس وقت ابھی حجاب کے احکام بھی نازل نہیں ہوئے تھے۔ خواتین اسلام ایسے حالات میں زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں اور پینے کے لیے پانی کا اہتمام کرتی تھیں۔ یہ کارنامے تاریخ کے اوراق میں سنہرے حروف سے ثبت ہیں۔

(۱۹) بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب:19- حضرت عبداللہ بن سلام ؓ کے مناقب

۳۸۱۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ: إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِلَّا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: وَفِيهِ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيٓ إِسْرَٰٓءِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِۦ﴾ [الأحقاف: ۱۰] الْآيَةَ قَالَ: لَا أَدْرِي قَالَ مَالِكٌ: الْآيَةَ أَوْ فِي الْحَدِيثِ.

[3812] حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو کسی ایسے شخص کی بابت جو زمین میں چلتا پھرتا ہو، یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ وہ جنتی ہے، سوائے عبداللہ بن سلام کے۔ اور یہ آیت انھی کے حق میں نازل ہوئی: ''اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے اس طرح کی گواہی بھی دی ہے.....'' راویٔ حدیث نے کہا: میں نہیں جانتا آیت کا حوالہ مالک کا قول ہے یا حدیث میں اس طرح تھا۔

۳۸۱۳ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلَى وَجْهِهِ أَثَرُ الْخُشُوعِ

[3813] حضرت قیس بن عباد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بزرگ مسجد میں داخل ہوئے جن کے چہرے پر خشوع کے اثرات تھے۔ لوگوں نے کہا: یہ بزرگ جنتی ہیں۔ انھوں نے دو رکعتیں

فَقَالُوا: هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيهِمَا، ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّكَ حِينَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوا: هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ: وَاللهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَّقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ، فَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ، رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ، وَرَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ - ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا - وَسْطَهَا عَمُودٌ مِّنْ حَدِيدٍ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ، فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي: ارْقَ، فَقُلْتُ: لَا أَسْتَطِيعُ، فَأَتَانِي مِنْصَفٌ، فَرَفَعَ ثِيَابِي مِنْ خَلْفِي، فَرَقِيتُ حَتّٰى كُنْتُ فِي أَعْلَاهَا، فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ، فَقِيلَ لِي: اسْتَمْسِكْ، فَاسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي، فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ، وَذٰلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ، وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى فَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوتَ»، وَذٰلِكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ ابْنُ سَلَامٍ.

پڑھیں۔ ان میں اختصار کیا۔ پھر وہ باہر چلے گئے تو میں ان کے پیچھے ہولیا اور عرض کی: جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں نے کہا تھا کہ یہ بزرگ جنتی ہیں۔ انھوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! کسی کے لیے ایسی بات منہ سے نکالنا جائز نہیں جسے وہ نہ جانتا ہو۔ میں تمھیں بتاتا ہوں کہ لوگ ایسا کیوں کہتے ہیں؟ دراصل میں نے نبی ﷺ کے عہد مبارک میں ایک خواب دیکھا اور آپ ﷺ سے اسے بیان کیا۔ میں نے دیکھا گویا میں ایک باغ میں ہوں۔ انھوں نے اس کی کشادگی اور شادابی بیان کی۔ پھر کہا: اس باغ کے درمیان ایک لوہے کا ستون ہے جس کا نچلا حصہ زمین میں اور اوپر والا آسمان میں ہے، اوپر کی طرف ایک کنڈا لگا ہوا ہے۔ خواب میں مجھے کہا گیا کہ تم اس پر چڑھ جاؤ۔ میں نے کہا: مجھ سے نہیں چڑھا جاتا۔ اس دوران میں میرے پاس ایک خادم آیا۔ اس نے پیچھے کی طرف سے میرے کپڑے اٹھا دیے۔ آخر میں اوپر چڑھ گیا۔ جب میں اس کی چوٹی پر پہنچ گیا تو میں نے وہ کنڈا پکڑ لیا۔ مجھ سے کہا گیا: اس کو مضبوطی سے تھام لو۔ اسی دوران میں کہ کنڈا میرے ہاتھ میں تھا، میری آنکھ کھل گئی، چنانچہ میں نے یہ خواب نبی ﷺ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے یوں تعبیر فرمائی: ''وہ باغ تو دین اسلام ہے۔ اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے۔ اور کنڈا ''عروۂ وثقی'' ہے۔ اور تم اپنی موت تک اسلام پر قائم رہو گے۔'' یہ بزرگ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔

وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُّحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ قَالَ: وَصِيفٌ، مَكَانَ: مِنْصَفٌ. [انظر: ٧٠١٠، ٧٠١٤]

ایک روایت میں لفظ [مِنْصَف] (خادم) کے بجائے [وَصِيفٌ] کا لفظ ہے۔

فائدہ: اس عروۂ وثقی سے مراد ایمان ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اب جو شخص طاغوت سے کفر کرے اور اللہ پر

ایمان لائے تو اس نے ایسے مضبوط حلقے کو تھام لیا جو ٹوٹ نہیں سکتا۔

٣٨١٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ فَقَالَ: أَلَا تَجِيءُ فَأُطْعِمَكَ سَوِيقًا وَتَمْرًا وَتَدْخُلَ فِي بَيْتٍ؟ ثُمَّ قَالَ: إِنَّكَ بِأَرْضٍ الرِّبَا بِهَا فَاشٍ، إِذَا كَانَ لَكَ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَأَهْدَى إِلَيْكَ حِمْلَ تِبْنٍ، أَوْ حِمْلَ شَعِيرٍ، أَوْ حِمْلَ قَتٍّ فَلَا تَأْخُذْهُ فَإِنَّهُ رِبًا.

وَلَمْ يَذْكُرِ النَّضْرُ وَأَبُو دَاوُدَ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ: الْبَيْتَ. [انظر: ٧٣٤٢]

[3814] ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں مدینہ طیبہ آیا تو عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی۔ انھوں نے فرمایا: کیا تم میرے گھر نہیں آتے؟ (آؤ) میں تمھیں ستو اور کھجور کھلاؤں گا۔ تم میرے گھر میں آؤ (جو رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری سے بابرکت ہے)۔ پھر فرمایا: تم ایسی سرزمین میں رہتے ہو جہاں سود کا بہت رواج ہے۔ اگر تمھارا کسی شخص کے ذمے کوئی حق (قرض) ہو اور وہ تمھیں توڑی، جو یا چارہ وغیرہ ہدیہ بھیجے تو اسے مت قبول کرنا کیونکہ یہ سود ہے۔

نضر، ابوداود اور وہب نے شعبہ سے ''گھر'' کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

(٢٠) بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ ﷺ خَدِيجَةَ وَفَضْلِهَا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا

باب: 20- نبی ﷺ کا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح اور ان کی فضیلت کا بیان

٣٨١٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ. وَحَدَّثَنِي صَدَقَةُ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ». [راجع: ٣٤٣٢]

[3815] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''حضرت مریم اپنے دور کی عورتوں سے بہتر تھیں اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اس امت میں سب سے افضل ہیں۔''

٣٨١٦ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

[3816] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کی کسی بیوی پر اتنی غیرت نہیں کی،

عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِّلنَّبِيِّ ﷺ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي، لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا، وَأَمَرَهُ اللهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِّنْ قَصَبٍ، وَّإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِي فِي خَلَائِلِهَا مِنْهَا مَا يَسَعُهُنَّ. [انظر: ٣٨١٧، ٣٨١٨، ٥٢٢٩، ٦٠٠٤، ٧٤٨٤]

جس قدر غیرت میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر کی، حالانکہ وہ، آپ ﷺ کے میرے ساتھ نکاح کرنے سے پہلے ہی وفات پا گئی تھیں۔ اس کا سبب یہ تھا کہ میں آپ ﷺ کو (کثرت سے) ان کا ذکر خیر کرتے ہوئے سنا کرتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا تھا کہ انھیں موتی کے محل کی بشارت دے دیں۔ جب آپ بکری ذبح کرتے تو خدیجہ کی سہیلیوں کو اس سے اتنا ہدیہ بھیجتے جو ان کے لیے کافی ہو جاتا۔

٣٨١٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَّا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِيَّاهَا، قَالَتْ: وَتَزَوَّجَنِي بَعْدَهَا بِثَلَاثِ سِنِينَ وَأَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ، أَوْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ. [راجع: ٣٨١٦]

[3817] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا بکثرت ذکر کرنے کی وجہ سے کسی عورت پر اتنی غیرت نہیں کی جتنی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر کی۔ آپ ﷺ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے تین سال بعد مجھ سے نکاح کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا تھا یا حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعے سے آپ کو پیغام دیا تھا کہ آپ انھیں جنت میں موتی سے تیار شدہ محل کی خوشخبری دے دیں۔

٣٨١٨ - حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِّنْ نِّسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا، وَلٰكِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا، وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ، ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ، فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا إِلَّا خَدِيجَةُ، فَيَقُولُ: «إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ، وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ». [راجع: ٣٨١٦]

[3818] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کی کسی بیوی پر اتنی غیرت نہیں کی جس قدر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر کی، حالانکہ میں نے ان کو دیکھا تک نہیں مگر وجہ یہ تھی کہ نبی ﷺ ان کا بکثرت ذکر کرتے رہتے تھے۔ اور جب آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے ٹکڑے کاٹ کر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھیجتے تھے۔ جب کبھی میں آپ سے کہتی کہ گویا دنیا میں کوئی عورت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سوا تھی ہی نہیں تو آپ فرماتے: ''وہ ایسی تھیں اور ایسی تھیں اور میری اولاد بھی انھی کے بطن سے ہوئی ہے۔''

فائدہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بابت غیرت کیا کرتی تھیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ انھیں بکثرت یاد کرتے رہتے

تھے۔ بعض کے استفسار پر رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا کہ حضرت خدیجہ ؓ مجھ پر ایمان لائیں جبکہ لوگوں نے میرے ساتھ کفر کیا۔ انھوں نے میری تصدیق کی جبکہ لوگوں نے مجھے جھٹلایا، انھوں نے اپنے مال کے ذریعے سے میری مدد کی جبکہ لوگوں نے مجھے محروم کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس سے مجھے اولاد دی جبکہ دوسری بیویوں سے میری کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ واضح رہے کہ حضرت زینب، رقیہ، ام کلثوم، فاطمہ، عبداللہ اور قاسم ؓ حضرت خدیجہ ؓ کے بطن سے تھے صرف آپ کے لخت جگر ابراہیم آپ کی لونڈی ماریہ قبطیہ ؓ سے پیدا ہوئے تھے۔ حضرت خدیجہ ؓ واحد عورت ہیں کہ جب وہ ایمان لائیں تو اس وقت ساری زمین میں ان کے گھر کے علاوہ کوئی بیت اسلام نہ تھا۔ حدیث میں ہے انھیں جنت میں موتیوں کا گھر دیا جائے گا۔ بہر حال رسول اللہ ﷺ کے ہاں اس خاتون اول کا بہت احترام تھا، یہی وجہ ہے کہ آپ نے ان کی موجودگی میں کسی دوسری عورت سے شادی نہیں کی۔[1]

٣٨١٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: بَشَّرَ النَّبِيُّ ﷺ خَدِيجَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، بِبَيْتٍ مِّنْ قَصَبٍ لَّا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ. [راجع: ١٧٩٢]

[3819] حضرت اسماعیل بن ابو خالد سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے پوچھا: کیا نبی ﷺ نے سیدہ خدیجہ ؓ کو خوشخبری دی تھی؟ انھوں نے فرمایا: ہاں، جنت میں ایسے محل کی بشارت دی تھی جو ایک موتی سے بنا ہوگا، جس میں کوئی شور وغل اور کسی قسم کی مشقت نہ ہوگی۔

٣٨٢٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتٰى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَمِنِّي، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَّا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ». [انظر: ٧٤٩٧]

[3820] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت جبریل ؑ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اللہ کے رسول! یہ حضرت خدیجہ ؓ تشریف لا رہی ہیں۔ ان کے پاس ایک برتن ہے جس میں سالن یا کھانا یا کوئی مشروب ہے۔ جب آپ کی خدمت میں پہنچ جائیں تو ان کے رب کی طرف سے انھیں سلام کہیں، نیز میری طرف سے بھی۔ اور انھیں جنت میں موتی کے ایسے محل کی بشارت سنائیں جس میں کوئی شور وغوغا اور مشقت و تھکاوٹ نہ ہوگی۔

٣٨٢١ - وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ

[3821] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت ہالہ بنت خویلد ؓ نے، جو حضرت خدیجہ ؓ کی ہمشیر تھیں، رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ کو حضرت خدیجہ ؓ کا اجازت مانگنا یاد

[1] فتح الباري: 172/7.

فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَاعَ لِذٰلِكَ، فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ هَالَةَ»، قَالَتْ: فَغِرْتُ فَقُلْتُ: مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِّنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ، حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ! قَدْ أَبْدَلَكَ اللهُ خَيْرًا مِّنْهَا.

آ گیا۔ آپ اچانک تھرتھرانے لگے اور فرمایا: ''اے اللہ! یہ تو ہالہ ہیں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھے غیرت آئی اور میں نے کہا: آپ قریش کی ایک بوڑھی کو یاد کرتے ہیں جس کے (دانت گر کر) صرف سرخ سرخ مسوڑھے رہ گئے تھے۔ عرصۂ دراز ہوا وہ بھی فوت ہو چکی ہے اور اس کے عوض اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بہتر بیوی عنایت فرما دی ہے۔

(٢١) بَابُ ذِكْرِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 21- جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر

٣٨٢٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلَا رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ. [راجع: ٣٠٣٥]

[3822] حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب سے میں اسلام لایا ہوں مجھے رسول اللہ ﷺ نے کبھی نہیں روکا اور جب بھی آپ مجھے دیکھتے تو مسکرا دیتے تھے۔

٣٨٢٣ - وَعَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ: ذُو الْخَلَصَةِ، وَكَانَ يُقَالُ لَهُ: الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ أَوِ الْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلْ أَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟» قَالَ: فَنَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِّنْ أَحْمَسَ، قَالَ: فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَّجَدْنَا عِنْدَهُ، فَأَتَيْنَاهُ فَأَخْبَرْنَاهُ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ.

[راجع: ٣٠٢٠]

[3823] حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ زمانۂ جاہلیت میں ذوالخلصہ نامی ایک بت کدہ تھا، جسے الکعبة الیمانیہ یا الکعبة الشامیہ بھی کہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''کیا تم ذوالخلصہ کی طرف سے مجھے آرام پہنچا سکتے ہو؟'' حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں قبیلۂ احمس سے ایک سو پچاس سواروں کو لے کر وہاں گیا اور ہم نے اسے زمین بوس کر دیا، نیز جسے وہاں پایا اسے قتل کر دیا۔ پھر ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر حالات بیان کیے تو آپ نے ہمارے لیے اور قبیلۂ احمس کے لیے دعا فرمائی۔

(٢٢) بَابُ ذِكْرِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ الْعَبْسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 22- حذیفہ بن یمان عبسی رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر

٣٨٢٤ - حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ هَزِيمَةً بَيِّنَةً فَصَاحَ إِبْلِيسُ: أَيْ عِبَادَ اللهِ! أُخْرَاكُمْ، فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ عَلَى أُخْرَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ مَعَ أُخْرَاهُمْ، فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ فَنَادَى: أَيْ عِبَادَ اللهِ! أَبِي أَبِي، فَقَالَتْ: فَوَاللهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: غَفَرَ اللهُ لَكُمْ.

قَالَ أَبِي: فَوَاللهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةُ خَيْرٍ، حَتَّى لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ. [راجع: ٣٢٩٠]

[3824] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب غزوۂ احد میں مشرکین شکست خوردہ ہو کر بھاگنے لگے تو ابلیس نے چلا کر کہا: اللہ کے بندو! اپنے پیچھے والوں کو قتل کرو۔ آگے والے مسلمان پیچھے والے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے اور گھمسان کی جنگ ہونے لگی۔ اس دوران میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی کو دیکھا (کہ مسلمان انھیں قتل کر رہے ہیں) تو بہ آواز بلند کہا: اللہ کے بندو! یہ میرے والد گرامی ہیں۔ یہ میرے باپ ہیں۔ لیکن لوگ نہ رُکے حتی کہ انھوں نے ان کو قتل کر دیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمھیں معاف فرمائے۔

ہشام کے والد عروہ نے کہا: اللہ کی قسم! اس کے باعث ہمیشہ دعا کرتے رہتے حتی کہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔

(٢٣) بَابُ ذِكْرِ هِنْدِ بِنْتِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

باب: 23- ہند بنت عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہا کا ذکر خیر

٣٨٢٥ - وَقَالَ عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، قَالَ: «وَأَيْضًا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ» قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ، مِنَ الَّذِي لَهُ، عِيَالَنَا؟ قَالَ: «لَا أُرَاهُ إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ».

[3825] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا (آپ ﷺ کی خدمت میں) حاضر ہوئی اور کہا: اللہ کے رسول! روئے زمین پر کسی خاندان کی ذلت مجھے آپ کے گھرانے کی ذلت سے زیادہ محبوب نہ تھی اور اب حال یہ ہے کہ روئے زمین پر کوئی ایسا گھرانہ نہیں جو مجھے آپ کے گھرانے سے زیادہ محبوب ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ محبت اور زیادہ ہوگی۔'' ہند رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے رسول! ابوسفیان بہت کنجوس آدمی ہیں۔ کیا مجھ پر گناہ تو نہیں اگر میں ان کے مال سے بلا اجازت اپنے بچوں کو کچھ کھلاؤں؟ آپ نے فرمایا: ''میرا خیال ہے عام رواج

[راجع: ٢٢١١]

کے مطابق کھلانے میں کوئی حرج نہیں۔“

(٢٤) بَابُ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

باب :24- زید بن عمرو بن نفیل کا واقعہ

٣٨٢٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحٍ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْوَحْيُ، فَقُدِّمَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ سُفْرَةٌ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ زَيْدٌ: إِنِّي لَسْتُ آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ، وَلَا آكُلُ إِلَّا مَا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ، فَإِنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو كَانَ يَعِيبُ عَلَى قُرَيْشٍ ذَبَائِحَهُمْ وَيَقُولُ: الشَّاةُ خَلَقَهَا اللهُ وَأَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ الْمَاءَ، وَأَنْبَتَ لَهَا مِنَ الْأَرْضِ، ثُمَّ تَذْبَحُونَهَا عَلَى غَيْرِ اسْمِ اللهِ؟ إِنْكَارًا لِذٰلِكَ وَإِعْظَامًا لَهُ. [انظر: ٥٤٩٩]

[3826] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک دفعہ زید بن عمرو بن نفیل سے بلدح کے دامن میں ملے۔ نبی ﷺ پر ابھی نزول وحی کا آغاز نہیں ہوا تھا۔ (وہاں) نبی ﷺ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا تو آپ نے اسے تناول فرمانے سے صاف انکار کر دیا۔ پھر زید بن عمرو نے بھی کہا: میں وہ چیز نہیں کھاتا جو تم اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہو۔ میں تو صرف وہی چیز کھاتا ہوں جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو، نیز جناب زید بن عمرو قریش کے ذبیحہ پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے تھے کہ بکری کو تو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا، اس نے اس کے لیے آسمان سے پانی اتارا، اور اپنی زمین میں اس کے لیے گھاس پیدا کی، پھر تم اسے غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتے ہو؟ آپ ان مشرکین کے کام پر اعتراض کرتے اور اسے بڑا گناہ سمجھتے تھے۔

٣٨٢٧ - قَالَ مُوسَى: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا تَحَدَّثَ بِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ، يَسْأَلُ عَنِ الدِّينِ وَيَتْبَعُهُ، فَلَقِيَ عَالِمًا مِّنَ الْيَهُودِ، فَسَأَلَهُ عَنْ دِينِهِمْ، فَقَالَ: إِنِّي لَعَلِّي أَنْ أَدِينَ دِينَكُمْ فَأَخْبِرْنِي، فَقَالَ: لَا تَكُونُ عَلَى دِينِنَا، حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيبِكَ مِنْ غَضَبِ اللهِ، قَالَ زَيْدٌ: مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ غَضَبِ اللهِ، وَلَا أَحْمِلُ مِنْ غَضَبِ اللهِ شَيْئًا أَبَدًا وَّأَنَا أَسْتَطِيعُهُ، فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلَى غَيْرِهِ؟ قَالَ: مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا، قَالَ زَيْدٌ: وَمَا الْحَنِيفُ؟ قَالَ: دِينُ

[3827] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ زید بن عمرو بن نفیل شام کی طرف گئے اور وہ دین حق کی تلاش میں تھے کہ وہ اسے عمل میں لائیں۔ اس سلسلے میں وہ ایک یہودی عالم سے ملے اور اس سے دین یہود کے متعلق دریافت کیا اور کہا کہ شاید میں تمھارا دین اختیار کر لوں، لہٰذا مجھے اپنا دین بتاؤ۔ یہودی عالم نے کہا: تم ہمارے دین کو نہیں اختیار کر سکتے حتی کہ اللہ کے غضب کا کچھ حصہ لو۔ زید نے کہا: میں اللہ کے غضب ہی سے بھاگا ہوا ہوں اور میں کبھی بھی غضب الٰہی سے کچھ نہیں برداشت کر سکتا اور نہ مجھ میں اس کی طاقت ہی ہے۔ کیا مجھے کسی اور کا پتہ بتا سکتے ہو؟ اس نے کہا: میں دین حنیف کے علاوہ اور کوئی مذہب نہیں جانتا۔

إِبْرَاهِيمَ، لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلَا يَعْبُدُ إِلَّا اللهَ، فَخَرَجَ زَيْدٌ فَلَقِيَ عَالِمًا مِّنَ النَّصَارٰى، فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَقَالَ: لَنْ تَكُونَ عَلٰى دِينِنَا حَتّٰى تَأْخُذَ بِنَصِيبِكَ مِنْ لَّعْنَةِ اللهِ، قَالَ: مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ لَّعْنَةِ اللهِ، وَلَا أَحْمِلُ مِنْ لَّعْنَةِ اللهِ وَلَا مِنْ غَضَبِهِ شَيْئًا أَبَدًا وَّأَنَا أَسْتَطِيعُ، فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلٰى غَيْرِهِ؟ قَالَ: مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَّكُونَ حَنِيفًا، قَالَ: وَمَا الْحَنِيفُ؟ قَالَ: دِينُ إِبْرَاهِيمَ، لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلَا يَعْبُدُ إِلَّا اللهَ، فَلَمَّا رَأٰى زَيْدٌ قَوْلَهُمْ فِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَرَجَ، فَلَمَّا بَرَزَ رَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي عَلٰى دِينِ إِبْرَاهِيمَ.

زید نے کہا: دین حنیف کیا ہے؟ اس نے کہا: دین ابراہیم ہی حنیف ہے۔ وہ یہودی یا نصرانی نہیں تھے۔ وہ صرف اللہ ایک کی عبادت کرتے تھے۔ یہ سن کر زید وہاں سے روانہ ہوئے تو ایک نصرانی عالم سے ملاقات کی اور اس سے بھی اسی طرح ذکر کیا۔ نصرانی نے کہا: تم ہمارے دین پر نہیں رہ سکتے حتی کہ اللہ کی لعنت سے کچھ حصہ لو۔ زید نے کہا: میں اللہ کی لعنت سے دور بھاگا ہوں۔ میں اسے برداشت نہیں کر سکتا اور نہ اس کے غضب ہی سے کچھ لے سکتا ہوں اور نہ مجھ میں اس کی طاقت ہی ہے۔ کیا مجھے کسی اور مذہب کی رہنمائی کر سکتے ہو؟ نصرانی نے کہا: میں دین حنیف کے علاوہ کوئی مذہب نہیں جانتا (جو تمھارے مناسب ہو)۔ زید نے پوچھا: دین حنیف کیا ہے؟ نصرانی نے کہا: وہ دین ابراہیم ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودی یا نصرانی نہ تھے، وہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ جب زید نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق ان کی گفتگو سنی تو وہاں سے روانہ ہوئے اور جنگل میں پہنچے، وہاں اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا: اے اللہ! میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں دین ابراہیم پر ہوں۔

٣٨٢٨ - وَقَالَ اللَّيْثُ: كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَائِمًا مُّسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ يَقُولُ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! وَاللهِ مَا مِنْكُمْ عَلٰى دِينِ إِبْرَاهِيمَ غَيْرِي، وَكَانَ يُحْيِي الْمَوْءُودَةَ، يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّقْتُلَ ابْنَتَهُ: لَا تَقْتُلْهَا، أَنَا أَكْفِيكَ مَؤُنَتَهَا، فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا تَرَعْرَعَتْ قَالَ لِأَبِيهَا: إِنْ شِئْتَ دَفَعْتُهَا إِلَيْكَ، وَإِنْ شِئْتَ كَفَيْتُكَ مَؤُنَتَهَا.

[3828] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو کعبہ مکرمہ سے اپنی پشت لگائے کھڑے دیکھا، وہ کہتے تھے: اے قریش کے لوگو! اللہ کی قسم! میرے علاوہ تم میں سے کوئی بھی دین ابراہیم پر نہیں ہے۔ وہ لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع کرتے تھے۔ جب کوئی شخص اپنی لڑکی کو قتل کرنا چاہتا تو اسے کہتے: اسے قتل نہ کر میں اس کا کفیل ہوں اور اس کا تمام خرچہ برداشت کرتا ہوں اور اسے لے لیتے۔ پھر جب وہ جوان ہو جاتی تو اس کے باپ سے کہتے: اگر تو چاہتا ہے تو میں اسے تیرے حوالے کر دیتا ہوں اور اگر تو چاہتا ہے تو میں

(اس کے نکاح پر اٹھنے والا) خرچہ برداشت کرتا ہوں۔

فائدہ: عرب میں مصنوعی غیرت اور بھوک کی وجہ سے اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے کا رواج تھا۔ قرآن کریم نے اس رسم بد کا بڑی سختی سے نوٹس لیا ہے۔ حضرت زید بن عمرو بن نفیل نے اس رسم کے خلاف تحریک چلائی کہ تم لوگ مفلسی کے موہوم اندیشے سے لڑکیوں کو قتل کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ کو رازق نہیں مانتے ہو۔ وہ ایسی لڑکیوں کی خود کفالت کرتے۔ جب وہ جوان ہو جاتیں تو ان کے والدین کے حوالے کر دیتے یا ان کی اجازت سے ان کی شادی کا بندوبست کرتے تھے۔

(٢٥) بَابُ بُنْيَانِ الْكَعْبَةِ

باب:25- تعمیر کعبہ کا بیان

٣٨٢٩ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو ابْنُ دِينَارٍ: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ، فَقَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ يَقِكَ مِنَ الْحِجَارَةِ، فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ، وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: «إِزَارِي إِزَارِي»، فَشَدَّ عَلَيْهِ إِزَارَهُ. [راجع: ٣٦٤]

[3829] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب کعبہ کی تعمیر ہو رہی تھی تو نبی ﷺ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ پتھر اٹھا کر لا رہے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے کہا: آپ اپنا تہبند اتار کر کندھے پر رکھ لیں جو آپ کو پتھروں کی رگڑ سے محفوظ رکھے گا۔ جب آپ نے ایسا کیا تو زمین پر گر پڑے اور آپ کی آنکھیں آسمان سے لگ گئیں۔ پھر جب ہوش آیا تو (اپنے چچا عباس سے) فرمایا: ''میرا تہبند دو، میرا تہبند دو'' چنانچہ انھوں نے وہ تہبند آپ کو مضبوط باندھ دیا۔

٣٨٣٠ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَّعُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَا: لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ حَوْلَ الْبَيْتِ حَائِطٌ، كَانُوا يُصَلُّونَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَتَّى كَانَ عُمَرُ، فَبَنَى حَوْلَهُ حَائِطًا.

[3830] حضرت عمرو بن دینار اور عبیداللہ بن ابو یزید سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کے عہد مبارک میں بیت اللہ کے اردگرد کوئی دیوار نہیں تھی۔ لوگ بیت اللہ کے اردگرد نماز پڑھتے تھے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو انھوں نے اس کے اردگرد دیوار تعمیر کرا دی۔

قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: جَدْرُهُ قَصِيرٌ، فَبَنَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ.

عبیداللہ (راوی) نے کہا کہ اس کی چار دیواری چھوٹی تھی تو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اسے بنا کر اونچا کر دیا۔

(٢٦) بَابُ أَيَّامِ الْجَاهِلِيَّةِ

باب:26- زمانۂ جاہلیت کا بیان

٣٨٣١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: قَالَ

[3831] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے

هِشَامٌ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ عَاشُورَاءُ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُهُ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَا يَصُومُهُ.

[راجع: ١٥٩٢]

فرمایا کہ عاشوراء کے روز زمانۂ جاہلیت میں قریش روزہ رکھتے تھے۔ نبی ﷺ نے بھی اس دن روزہ رکھنے کا اہتمام فرمایا۔ جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو بھی عاشوراء کا روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا، لیکن جب رمضان کا روزہ فرض ہوا تو جو چاہتا عاشوراء کا روزہ رکھتا، جو چاہتا نہ رکھتا۔

٣٨٣٢ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنَ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ، وَكَانُوا يُسَمُّونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرَ وَيَقُولُونَ: إِذَا بَرَأَ الدَّبَرْ، وَعَفَا الْأَثَرْ، حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ، قَالَ: فَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ رَابِعَةً مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ، وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الْحِلِّ؟ قَالَ: «الْحِلُّ كُلُّهُ».

[راجع: ١٠٨٥]

[3832] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: لوگوں کا یہ عقیدہ تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا زمین پر بہت بڑا گناہ ہے۔ اور وہ محرم کو صفر کہتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ جب اونٹ کی پشت کا زخم اچھا ہو جائے اور اس کا نشان جاتا رہے تو عمرہ کرنے والے کے لیے عمرہ کرنا حلال ہو جاتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے چار (4) ذوالحجہ کو احرام باندھا اور نبی ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ وہ اسے عمرہ کے احرام میں بدل لیں تو انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کون کون سی چیز ہمارے لیے حلال ہوگئی؟ آپ نے فرمایا: ''ہر چیز حلال ہوگئی۔''

٣٨٣٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: كَانَ عَمْرٌو يَقُولُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَاءَ سَيْلٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَسَا مَا بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ.

[3833] حضرت سعید بن مسیّب اپنے باپ مسیّب سے اور انھوں نے سعید کے دادا حزن سے روایت کی کہ زمانۂ جاہلیت میں ایک ایسا سیلاب آیا جو مکہ کے دونوں پہاڑوں میں پھیل گیا۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَيَقُولُ: إِنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ لَهُ شَأْنٌ.

(راویٔ حدیث) سفیان کہتے ہیں کہ عمرو نے بیان کیا کہ اس حدیث کا ایک بہت بڑا واقعہ ہے۔

٣٨٣٤ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بَيَانٍ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى امْرَأَةٍ مِّنْ أَحْمَسَ

[3834] حضرت قیس بن ابوحازم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ قبیلۂ احمس کی ایک عورت کے پاس گئے جسے زینب بنت مہاجر کہا جاتا تھا۔ انھوں نے

يُقَالُ لَهَا: زَيْنَبُ بِنْتُ الْمُهَاجِرِ، فَرَآهَا لَا تَكَلَّمُ، فَقَالَ: مَا لَهَا لَا تَكَلَّمُ؟ قَالُوا: حَجَّتْ مُصْمِتَةً، قَالَ لَهَا: تَكَلَّمِي فَإِنَّ هٰذَا لَا يَحِلُّ، هٰذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَتَكَلَّمَتْ فَقَالَتْ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: امْرُؤٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، قَالَتْ: أَيُّ الْمُهَاجِرِينَ؟ قَالَ: مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَتْ: مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ أَنْتَ؟ قَالَ: إِنَّكِ لَسَؤُولٌ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَتْ: مَا بَقَاؤُنَا عَلٰى هٰذَا الْأَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِي جَاءَ اللهُ بِهِ بَعْدَ الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: بَقَاؤُكُمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَقَامَتْ بِكُمْ أَئِمَّتُكُمْ، قَالَتْ: وَمَا الْأَئِمَّةُ؟ قَالَ: أَمَا كَانَ لِقَوْمِكَ رُؤُسٌ وَّأَشْرَافٌ يَّأْمُرُونَهُمْ فَيُطِيعُونَهُمْ؟ قَالَتْ: بَلٰى، قَالَ: فَهُمْ أُولٰئِكَ عَلَى النَّاسِ.

اسے دیکھا کہ وہ بات نہیں کرتی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اسے کیا ہے یہ بات کیوں نہیں کرتی؟ لوگوں نے کہا کہ یہ خاموش رہ کر حج کرتی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: بات کرو، چپ رہنا جائز نہیں بلکہ یہ دور جاہلیت کی یاد ہے، تو وہ بول پڑی۔ پوچھنے لگی: آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں مہاجرین میں سے ہوں۔ اس نے کہا: کون سے مہاجرین سے ہو؟ آپ نے فرمایا: قریش میں سے۔ اس نے کہا: قریش کے کس قبیلے سے ہو؟ فرمایا: تو بہت سوال کرتی ہے۔ میں ابوبکر ہوں۔ اس نے کہا: اس نیک امر پر جو اللہ نے ہمیں جاہلیت کے بعد عطا کیا ہے ہم کتنا عرصہ باقی رہیں گے؟ آپ نے فرمایا: تمھاری بقا اس پر اس وقت تک ہے جب تک تمھارے امام درست رہیں گے۔ اس نے پوچھا: امام کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: کیا تیری قوم کے چودھری اور سردار نہیں ہیں جو لوگوں کو حکم دیتے ہیں تو وہ ان کی اطاعت کرتے ہیں۔ اس نے کہا: کیوں نہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بس یہی لوگوں کے امام ہیں۔

فائدہ: حدیث میں امر صالح سے مراد اسلام ہے اور ائمہ کی بقا سے مراد یہ ہے کہ ان کی استقامت سے حدود قائم ہوں۔ لوگوں کے حقوق محفوظ ہوں اور ہر چیز مناسب مقام پر ہو بہرحال جب تک قوم کے سردار اور حکمران دین اسلام پر ٹھیک ٹھیک چلتے رہیں گے تو دین اسلام باقی رہے گا بصورت دیگر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جائے گا آج اسلامی دنیا کا حال ہے کہ ان میں دین حق بے کس و بے سہارا ہے۔ اسلامی ممالک کے حکمران فروغ اسلام میں دلچسپی نہیں رکھتے، صرف ایک سعودی حکومت ہے جسے ان حالات میں اسلام کی نشر و اشاعت کا خیال ہے اور اس میں دلچسپی رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تادیر اس کا سایہ رکھے۔ آمین

٣٨٣٥ - حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ لِبَعْضِ الْعَرَبِ، وَكَانَ لَهَا حِفْشٌ فِي الْمَسْجِدِ، قَالَتْ: فَكَانَتْ تَأْتِينَا فَتَحَدَّثُ

[3835] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک حبشی عورت جو کسی عربی کی لونڈی تھی وہ مسلمان ہوگئی۔ مسجد میں اس کا چھوٹا سا جھونپڑا تھا۔ وہ ہمارے پاس آیا جایا کرتی تھی اور باتیں کیا کرتی تھی۔ جب وہ اپنی باتوں سے فارغ ہوتی تو یہ شعر ضرور پڑھتی:

عِنْدَنَا، فَإِذَا فَرَغَتْ مِنْ حَدِيثِهَا قَالَتْ:

وَيَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيبِ رَبِّنَا
أَلَا إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِي

فَلَمَّا أَكْثَرَتْ قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: وَمَا يَوْمُ الْوِشَاحِ؟ قَالَتْ: خَرَجَتْ جُوَيْرِيَةٌ لِّبَعْضِ أَهْلِي وَعَلَيْهَا وِشَاحٌ مِّنْ أَدَمٍ، فَسَقَطَ مِنْهَا، فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِ الْحُدَيَّا وَهِيَ تَحْسِبُهُ لَحْمًا، فَأَخَذَتْ، فَاتَّهَمُونِي بِهِ فَعَذَّبُونِي حَتَّى بَلَغَ مِنْ أَمْرِهِمْ أَنَّهُمْ طَلَبُوا فِي قُبُلِي، فَبَيْنَا هُمْ حَوْلِي وَأَنَا فِي كَرْبِي، إِذْ أَقْبَلَتِ الْحُدَيَّا حَتَّى وَازَتْ بِرُؤُوسِنَا، ثُمَّ أَلْقَتْهُ فَأَخَذُوهُ، فَقُلْتُ لَهُمْ: هٰذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ. [راجع: ٤٣٩]

کمر بند ہار والا دن ہمارے رب کے عجائبات میں سے ہے
کہ اس نے مجھے شہر کفر سے نجات دی

جب کئی مرتبہ اس نے یہ شعر پڑھا تو حضرت عائشہ ؓ نے اس سے دریافت کیا کہ اس شعر کا پس منظر کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میرے مالک کی ایک لڑکی باہر نکلی جو سرخ چمڑے کا ایک ہار پہنے ہوئے تھی۔ وہ اس سے گر گیا تو ایک چیل اس پر جھپٹی اور وہ اسے گوشت سمجھ کر اٹھا لے گئی۔ لوگوں نے مجھ پر تہمت لگائی اور مجھے سخت سزا دینے لگے یہاں تک کہ انھوں نے میری شرمگاہ کی بھی تلاشی لی۔ تاہم جب وہ میرے چاروں طرف جمع تھے اور میں اپنی مصیبت میں مبتلا تھی اس دوران میں وہ چیل آئی اور ہمارے سروں کے اوپر اڑنے لگی۔ پھر اس نے وہی ہار نیچے گرا دیا۔ لوگوں نے اسے اٹھایا تو میں نے ان سے کہا: یہ وہ ہار ہے جس کی تم نے مجھ پر تہمت لگائی تھی: حالانکہ میں بالکل بے گناہ تھی۔

٣٨٣٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَلَا مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ إِلَّا بِاللهِ»، فَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ: «لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ». [راجع: ٢٦٧٩]

[3836] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''خبردار! تم میں سے جو قسم اٹھانا چاہے اسے اللہ کے سوا کسی دوسرے کی قسم نہیں اٹھانی چاہیے۔'' قریش اپنے باپ دادا کی قسم اٹھاتے تھے، اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے باپ دادا کی قسم نہ اٹھایا کرو۔''

٣٨٣٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ: أَنَّ الْقَاسِمَ كَانَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ وَلَا يَقُومُ لَهَا وَيُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ

[3837] حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت قاسم جنازے کے آگے آگے چلتے تھے اور اسے دیکھ کر کھڑے نہ ہوتے تھے۔ اور وہ حضرت عائشہ ؓ کے حوالے سے خبر دیتے تھے کہ اہل جاہلیت جب جنازے کو دیکھتے تو اس کے لیے کھڑے ہو جاتے اور دو

يَقُومُونَ لَهَا، يَقُولُونَ إِذَا رَأَوْهَا: كُنْتِ فِي أَهْلِكِ مَا أَنْتِ! مَرَّتَيْنِ.

مرتبہ کہا کرتے تھے: تو وہی ہے جو اپنے اہل کے پاس تھا۔

٣٨٣٨ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَبَّاسِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ حَتّٰى تَشْرُقَ الشَّمْسُ عَلٰى ثَبِيرٍ، فَخَالَفَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ. [راجع: ١٦٨٤]

[3838] حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مشرک لوگ مزدلفہ سے واپس نہیں ہوتے تھے حتی کہ سورج کی دھوپ ثبیر پہاڑ پر آ جاتی۔ نبی ﷺ نے ان کی مخالفت کی اور طلوع آفتاب سے پہلے مزدلفہ سے کوچ فرمایا۔

٣٨٣٩ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ: حَدَّثَكُمْ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عِنْ عِكْرِمَةَ ﴿وَكَأْسًا دِهَاقًا﴾ [النبأ: ٣٤] قَالَ: مَلْأٰى مُتَتَابِعَةٌ؟.

[3839] حضرت عکرمہ سے روایت ہے، انھوں نے ﴿وَكَأْسًا دِهَاقًا﴾ کی تفسیر میں فرمایا کہ اس کے معنی ہیں: بھرا ہوا پیالہ جس کا مسلسل دور چلے۔

٣٨٤٠ - قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ: اسْقِنَا كَأْسًا دِهَاقًا.

[3840] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے اپنے والد سے سنا، وہ (اپنے) زمانۂ جاہلیت میں یہ لفظ استعمال کرتے تھے: ''ہمیں چھلکتے ہوئے شراب کے جام پلاتے رہو۔''

٣٨٤١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ:

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللهَ بَاطِلٌ

وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ».

[انظر: ٦١٤٧، ٦٤٨٩]

[3841] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سب سے سچی بات جو کوئی شاعر کہہ سکتا تھا وہ لبید شاعر نے کہی: ''آگاہ رہو! اللہ کے سوا ہر چیز کو زوال ہے۔'' اور امیہ بن ابی صلت (شاعر) مسلمان ہونے کے قریب تھا۔''

٣٨٤٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ

[3842] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو انھیں خراج

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ، فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ: أَتَدْرِي مَا هٰذَا؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِإِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا أُحْسِنُ الْكَهَانَةَ، إِلَّا أَنِّي خَدَعْتُهُ فَلَقِيَنِي فَأَعْطَانِي بِذٰلِكَ، فَهٰذَا الَّذِي أَكَلْتَ مِنْهُ، فَأَدْخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ.

(محصول) لا کر دیا کرتا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اسے اپنی ضروریات میں استعمال کیا کرتے تھے۔ ایک دن وہ غلام کوئی چیز لایا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کچھ کھایا۔ غلام نے ان سے کہا: آپ جانتے ہیں یہ کیا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (بتائیں) یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: میں نے دور جاہلیت میں ایک شخص کے لیے کہانت کی تھی، حالانکہ میں کہانت نہیں جانتا تھا بلکہ میں نے اس شخص کو دھوکا دیا تھا۔ اتفاق سے ایک دن وہ مجھے ملا تو اس نے کہانت کا بدل مجھے دیا ہے اور اس سے آپ نے کھایا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (سنتے ہی) اپنا ہاتھ گلے میں ڈالا اور پیٹ کی تمام چیزیں قے کر کے نکال دیں۔

٣٨٤٣ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُونَ لُحُومَ الْجَزُورِ إِلٰى حَبَلِ الْحَبَلَةِ. قَالَ: وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا، ثُمَّ تَحْمِلَ الَّتِي نُتِجَتْ، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ. [راجع: ٢١٤٣]

[3843] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اہل جاہلیت اونٹ کے گوشت کی خرید وفروخت حبل الحبلہ کی مدت تک کرتے تھے۔ اور حبل الحبلہ یہ ہے کہ کوئی حاملہ اونٹنی اپنا بچہ جنے، پھر نوزائیدہ بچہ جب حاملہ ہو تو قیمت کی ادائیگی کی جائے۔ نبی ﷺ نے اس قسم کی خرید وفروخت ممنوع قرار دی ہے۔

٣٨٤٤ - **حَدَّثَنَا** أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ: قَالَ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ: كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَيُحَدِّثُنَا عَنِ الْأَنْصَارِ، وَكَانَ يَقُولُ لِي: فَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا، يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، وَفَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا، يَوْمَ كَذَا وَكَذَا. [راجع: ٣٧٧٦]

[3844] حضرت غیلان بن جریر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کرتے تھے تو وہ ہمیں انصار کے واقعات سنایا کرتے تھے اور مجھے کہا کرتے تھے: تمھاری قوم نے فلاں، فلاں روز ایسا ایسا کام کیا اور فلاں فلاں دن ایسا ایسا کام سرانجام دیا۔

(٢٧) [بَابُ الْقَسَامَةِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ]

باب: 27- زمانۂ جاہلیت کی قسامت کا بیان

٣٨٤٥ - **حَدَّثَنَا** أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا قَطَنٌ أَبُو الْهَيْثَمِ: حَدَّثَنَا أَبُو

[3845] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ دور جاہلیت میں سب سے پہلا قسامت کا واقعہ

يَزِيدَ الْمَدَنِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ قَسَامَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَفِينَا بَنِي هَاشِمٍ، كَانَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي هَاشِمٍ اسْتَأْجَرَهُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مِّنْ فَخِذٍ أُخْرٰى، فَانْطَلَقَ مَعَهُ فِي إِبِلِهِ، فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي هَاشِمٍ قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ، فَقَالَ: أَغِثْنِي بِعِقَالٍ أَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِي لَا تَنْفِرُ الْإِبِلُ، فَأَعْطَاهُ عِقَالًا فَشَدَّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِهِ، فَلَمَّا نَزَلُوا عُقِلَتِ الْإِبِلُ إِلَّا بَعِيرًا وَّاحِدًا، فَقَالَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ: مَا شَأْنُ هٰذَا الْبَعِيرِ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ بَيْنِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: لَيْسَ لَهُ عِقَالٌ، قَالَ فَأَيْنَ عِقَالُهُ؟ قَالَ: فَحَذَفَهُ بِعَصًا كَانَ فِيهَا أَجَلُهُ، فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ: أَتَشْهَدُ الْمَوْسِمَ؟ قَالَ: مَا أَشْهَدُ وَرُبَّمَا شَهِدْتُهُ، قَالَ: هَلْ أَنْتَ مُبْلِغٌ عَنِّي رِسَالَةً مِّنَ الدَّهْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، ذٰلِكَ، قَالَ: فَكَتَبَ، إِذَا أَنْتَ شَهِدْتَّ الْمَوْسِمَ فَنَادِ: يَا آلَ قُرَيْشٍ! فَإِذَا أَجَابُوكَ فَنَادِ: يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ! فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاسْأَلْ عَنْ أَبِي طَالِبٍ، فَأَخْبِرْهُ أَنَّ فُلَانًا قَتَلَنِي فِي عِقَالٍ، وَمَاتَ الْمُسْتَأْجِرُ، فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ أَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ: مَا فَعَلَ صَاحِبُنَا؟ قَالَ: مَرِضَ فَأَحْسَنْتُ الْقِيَامَ عَلَيْهِ فَوَلِيتُ دَفْنَهُ، قَالَ: قَدْ كَانَ أَهْلَ ذَاكَ مِنْكَ، فَمَكَثَ حِينًا ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي أَوْصٰى إِلَيْهِ أَنْ يُبْلِغَ عَنْهُ وَافَى الْمَوْسِمَ فَقَالَ: يَا آلَ قُرَيْشٍ! قَالُوا: هٰذِهِ قُرَيْشٌ، قَالَ: يَا بَنِي هَاشِمٍ! قَالُوا: هٰذِهِ بَنُو هَاشِمٍ، قَالَ: مَنْ أَبُو طَالِبٍ؟

ہمارے قبیلے بنو ہاشم میں ہوا تھا۔ بنو ہاشم کے ایک شخص کو قریش کی دوسری شاخ کے ایک شخص نے اجرت پر رکھا۔ اب یہ ہاشمی نوکر اپنے صاحب کے ساتھ اس کے اونٹ لے کر روانہ ہوا۔ راستے میں اس نوکر کے پاس سے ایک دوسرا ہاشمی شخص گزرا جس کی بوری کا بندھن ٹوٹ گیا تھا۔ اس نے کہا کہ مجھے رسی دے دو جس کے ساتھ میں بوری کا منہ باندھ دوں تاکہ اونٹ (بدک کر) بھاگ نہ جائیں۔ اس نے اسے رسی دے دی جس کے ساتھ اس شخص نے اپنی بوری کا منہ باندھ لیا۔ جب انھوں نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو ایک اونٹ کے علاوہ سب اونٹوں کو باندھ دیا گیا۔ جس شخص نے ہاشمی کو نوکر رکھا تھا اس نے کہا: اس اونٹ کا کیا حال ہے کہ اسے دوسرے اونٹوں کی طرح باندھا نہیں گیا؟ ہاشمی نے کہا: اس کی رسی نہیں ہے۔ اس شخص نے کہا: تو اس کی رسی کہاں ہے؟ پھر اسے لاٹھی سے مارا کہ اس کی موت واقع ہو گئی۔ پھر اس کے پاس سے ایک یمنی شخص گزرا تو زخمی ہاشمی نے اس سے کہا: کیا تم حج کے لیے جا رہے ہو؟ اس نے کہا: نہیں، میں حج کو نہیں جا رہا بلکہ کبھی چلا بھی جاتا ہوں۔ ہاشمی نے کہا: جس سال تم حج کے لیے جاؤ تو کیا وہاں میرا پیغام پہنچا دو گے؟ یمنی نے کہا: ہاں۔ ہاشمی نے کہا: جب تم حج کے موسم میں جاؤ تو بآواز بلند کہو: آل قریش! جب وہ تمھیں جواب دیں تو کہو: اے آل بنو ہاشم! اگر وہ تمھیں جواب دیں تو ابو طالب کا پوچھو اور ان سے میرا بیان کرو کہ فلاں شخص نے مجھے ایک رسی کے عوض قتل کر دیا ہے۔ اس وصیت کے بعد وہ نوکر فوت ہو گیا۔ جس شخص نے اسے اجرت پر لیا تھا جب وہ واپس آیا تو ابو طالب اس کے پاس آئے اور کہا کہ ہمارے ساتھی کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: وہ بیمار ہو گیا تھا۔ میں نے خدمت گزاری میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی لیکن

قَالُوا: هٰذَا أَبُو طَالِبٍ، قَالَ: أَمَرَنِي فُلَانٌ أَنْ أُبْلِغَكَ رِسَالَةً أَنَّ فُلَانًا قَتَلَهُ فِي عِقَالٍ، فَأَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ: اخْتَرْ مِنَّا إِحْدٰى ثَلَاثٍ: إِنْ شِئْتَ أَنْ تُؤَدِّيَ مِائَةً مِّنَ الْإِبِلِ فَإِنَّكَ قَتَلْتَ صَاحِبَنَا، وَإِنْ شِئْتَ حَلَفَ خَمْسُونَ مِنْ قَوْمِكَ أَنَّكَ لَمْ تَقْتُلْهُ، فَإِنْ أَبَيْتَ قَتَلْنَاكَ بِهِ، فَأَتٰى قَوْمَهُ فَقَالُوا: نَحْلِفُ، فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ مِّنْ بَنِي هَاشِمٍ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِّنْهُمْ قَدْ وَلَدَتْ لَهُ، فَقَالَتْ: يَا أَبَا طَالِبٍ! أُحِبُّ أَنْ تُجِيزَ ابْنِي هٰذَا بِرَجُلٍ مِّنَ الْخَمْسِينَ وَلَا تَصْبِرْ يَمِينَهُ حَيْثُ تُصْبَرُ الْأَيْمَانُ، فَفَعَلَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ: يَا أَبَا طَالِبٍ! أَرَدْتَّ خَمْسِينَ رَجُلًا أَنْ يَّحْلِفُوا مَكَانَ مِائَةٍ مِّنَ الْإِبِلِ، يُصِيبُ كُلَّ رَجُلٍ بَعِيرَانِ، هٰذَانِ بَعِيرَانِ فَاقْبَلْهُمَا عَنِّي وَلَا تَصْبِرْ يَمِينِي حَيْثُ تُصْبَرُ الْأَيْمَانُ، فَقَبِلَهُمَا، وَجَاءَ ثَمَانِيَةٌ وَّأَرْبَعُونَ فَحَلَفُوا.

وہ مر گیا تو میں نے اسے دفن کر دیا۔ ابو طالب نے کہا: تم سے یہی توقع تھی۔ تھوڑا ہی وقت گزرا ہو گا کہ وہ شخص آ گیا جسے اس نے وصیت کی تھی کہ وہ اس کا پیغام پہنچائے جبکہ وہ حج کے موسم میں آئے۔ اس نے آتے ہی کہا: اے آل قریش! لوگوں نے کہا: قریش یہ ہیں۔ پھر اس نے کہا: اے آل بنو ہاشم! لوگوں نے کہا: یہ بنو ہاشم ہیں۔ اس نے کہا: ابوطالب کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ ابوطالب ہیں۔ اس نے کہا: مجھے فلاں شخص نے کہا تھا کہ میں تمھیں پیغام دوں کہ فلاں شخص نے اسے ایک رسی کے بدلے قتل کر دیا ہے۔ اب ابوطالب اس شخص کے پاس گئے اور اسے کہا: تین چیزوں میں سے ایک کا انتخاب کر لو: اگر تم چاہو تو سو اونٹ بطور دیت ادا کرو کیونکہ تو نے ہمارے آدمی کو قتل کیا ہے۔ اور اگر چاہو تو تمھاری قوم کے پچاس آدمی اس کی قسم اٹھا لیں کہ تم نے اسے قتل نہیں کیا۔ اگر تم اس پر تیار نہیں ہو تو ہم تجھے اس کے بدلے قتل کر دیں گے۔ وہ شخص اپنی قوم کے پاس آیا تو وہ اس بات کے لیے تیار ہو گئے کہ ہم قسم اٹھا لیں گے۔ اس دوران میں بنو ہاشم کی ایک عورت ابوطالب کے پاس آئی جو اسی قبیلے کے ایک شخص کی بیوی تھی اور اس کے بطن سے اس شخص کا ایک بچہ بھی تھا، اس نے کہا: ابو طالب! میں یہ چاہتی ہوں کہ پچاس آدمیوں میں سے میرے اس بچے کو معاف کر دیں اور جہاں قسمیں لی جاتی ہیں، اس سے وہاں قسم نہ لی جائے۔ ابوطالب نے اسے معاف کر دیا۔ اس کے بعد ان میں سے ایک اور شخص آیا اور کہا: ابو طالب! آپ نے سو اونٹوں کے بجائے پچاس آدمیوں سے قسم طلب کی ہے، اس طرح ہر شخص کے ذمے دو اونٹ پڑتے ہیں۔ میری طرف سے یہ دو اونٹ قبول کریں اور مجھے اس مقام پر قسم کے لیے مجبور نہ کریں جہاں

قسم لی جاتی ہے۔ ابوطالب نے اسے بھی منظور کر لیا۔ اس کے بعد بقیہ اڑتالیس (48) آدمی آئے اور انھوں نے قسمیں اٹھائیں۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا حَالَ الْحَوْلُ، وَمِنَ الثَّمَانِيَةِ وَأَرْبَعِينَ عَيْنٌ تَطْرِفُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ابھی اس واقعے کو پورا سال بھی نہ گزرا تھا کہ ان اڑتالیس آدمیوں میں سے ایک شخص بھی ایسا نہیں رہا جو آنکھ ہلاتا ہو، یعنی وہ سب صفحۂ ہستی سے مٹ گئے۔

٣٨٤٦ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللهُ لِرَسُولِهِ ﷺ، فَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِّحُوا، قَدَّمَهُ اللهُ لِرَسُولِهِ ﷺ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ. [راجع: ٣٧٧٧]

[3846] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ بعاث کی لڑائی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی آمد سے پہلے برپا کرا دی تھی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو انصار کی جماعت ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی۔ ان کے سردار مارے جا چکے تھے یا زخمی پڑے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس (لڑائی) کو اپنے رسول ﷺ کی خاطر پہلے برپا کرا دیا تاکہ انصار اسلام میں داخل ہو جائیں۔

٣٨٤٧ - وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ: أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: لَيْسَ السَّعْيُ بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سُنَّةً، إِنَّمَا كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَسْعَوْنَهَا وَيَقُولُونَ: لَا نُجِيزُ الْبَطْحَاءَ إِلَّا شَدًّا.

[3847] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ صفا و مروہ کے درمیان بطن وادی میں سعی سنت نہیں بلکہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ یہ سعی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم بطحاء سے دوڑ کر ہی گزریں گے۔

٣٨٤٨ - حَدَّثَنَا [عَبْدُ] اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: أَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا السَّفَرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! اسْمَعُوا مِنِّي مَا أَقُولُ لَكُمْ، وَأَسْمِعُونِي مَا تَقُولُونَ، وَلَا

[3848] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: لوگو! جو میں تمھیں کہتا ہوں وہ مجھ سے سنو اور جو تم کہتے ہو وہ مجھے سناؤ اور بھٹکے نہ پھرو، پھر تم کہو گے: ابن عباس نے یہ کہا تھا، ابن عباس نے وہ کہا تھا۔ جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے وہ حطیم کے پیچھے (باہر) سے کرے۔ اور

تَذْهَبُوا فَتَقُولُوا: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَلْيَطُفْ مِنْ وَّرَاءِ الْحِجْرِ، وَلَا تَقُولُوا: الْحَطِيمُ، فَإِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ يَحْلِفُ فَيُلْقِي سَوْطَهُ أَوْ نَعْلَهُ أَوْ قَوْسَهُ.

اسے حطیم نہ کہو کیونکہ دور جاہلیت میں جب کوئی شخص قسم اٹھانے کے لیے آتا تو وہ اپنا کوڑا، جوتا یا کمان وہاں پھینک دیتا تھا۔

فائدہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مطلب ہے کہ لفظ حطیم دور جاہلیت کی یادگار ہے۔ اہل جاہلیت جو کچھ کرتے تھے یہ حطیم اس پر دلالت کرتا ہے۔ وہ اپنا کوڑا، جوتا اور کمان وغیرہ اس میں پھینک کر قسم اٹھاتے تھے۔ اگر وہ جھوٹی قسم اٹھاتے تو دنیا میں چکنا چور ہو جاتے۔ اس وجہ سے لوگ اسے حطیم کہتے ہیں۔ غالباً حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس لیے یہ نام استعمال کرنے سے کراہت محسوس کی۔ ان کی کراہت کی بنیاد اہل جاہلیت کا کردار اور عقیدہ تھا جو اب متروک ہو چکا ہے ویسے، حطیم بیت اللہ کا حصہ ہے، قریش نے کم مائیگی کی وجہ سے اس پر چھت نہیں ڈالی تھی، اس لیے طواف اس کے پیچھے، یعنی باہر سے ہی کرنا چاہیے۔

٣٨٤٩ - حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قِرْدَةً اجْتَمَعَ عَلَيْهَا قِرَدَةٌ قَدْ زَنَتْ، فَرَجَمُوهَا فَرَجَمْتُهَا مَعَهُمْ.

[3849] حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے زمانۂ جاہلیت میں ایک بندر دیکھا جس کے اردگرد بہت سے بندر جمع تھے۔ اس بندر نے زنا کیا تھا۔ انھوں (دوسرے بندروں) نے اسے سنگسار کیا تو میں نے بھی ان کے ساتھ اسے پتھر مارے۔

فائدہ: اس حدیث پر منکرین حدیث نے اعتراض کیا ہے کہ عمرو بن میمون نے کیسے سمجھ لیا کہ اس بندر نے زنا کیا ہے کیونکہ جانوروں میں تو سلسلۂ ازدواج نہیں اور نہ بندریا کسی کی بیوی ہی تھی، پھر انھیں رجم کرنا چہ معنی دارد؟ غیر مکلّف کی طرف زنا کی نسبت کرنا پھر ان پر حد رجم قائم کرنا عجیب بات ہے؟ لیکن کیا یہ بعید از عقل ہے کہ زنا کی شناعت وقباحت بیان کرنا مقصود ہو۔ زنا اور بدکرداری اس قدر معیوب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض حیوانات میں اس سے نفرت کا ادراک پیدا کیا اور انھوں نے اس عمل پر حد رجم جاری کی، چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس سے ملتا جلتا ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک گھوڑے کو نسل کشی کے لیے اس گھوڑی کے پاس لایا گیا جس کے بطن سے وہ پیدا ہوا تھا، لیکن گھوڑے نے اس سے جفتی نہ کی، پھر لوگوں نے گھوڑی کو بند کمرے میں رکھا اور اس پر کپڑے ڈال کر گھوڑے کو اس پر داخل کیا تو اس نے جفتی کی، جب اس نے اپنی ماں کی بو سونگھی تو غیرت کے مارے اپنے آلہ تناسل کو چبا ڈالا۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب گھوڑے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ادراک پیدا کر دیا جو ذہانت و فطانت میں بندروں سے بہت پیچھے ہے تو بندروں میں اس ادراک کا پیدا ہونا ناممکن نہیں ہے جو بے شمار عادات میں انسانوں سے ملتے جلتے ہیں۔[1] واضح رہے کہ اس روایت کے تمام راوی ثقہ اور صدوق ہیں۔ خود عمرو بن میمون مشہور تابعی اور ثقہ عابد تھے۔ سند کے

1 فتح الباري: 203/7.

اعتبار سے اس روایت پر کوئی اعتراض نہیں کیا گیا، البتہ درایت کے لحاظ سے اسے محل نظر ٹھہرایا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک زنا کی قباحت ظاہر کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرو بن میمون کو اپنی ایک نشانی دکھائی ہے جسے انھوں نے آگے بیان کیا ہے۔ حیوانات کے اندر بعض اوقات اس طرح کا ادراک ممکن ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے بیان کردہ واقعہ سے معلوم ہوتا ہے۔

٣٨٥٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خِلَالٌ مِّنْ خِلَالِ الْجَاهِلِيَّةِ: الطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ، وَالنِّيَاحَةُ، وَنَسِيَ الثَّالِثَةَ، قَالَ سُفْيَانُ: وَيَقُولُونَ: إِنَّهَا الْاِسْتِسْقَاءُ بِالْأَنْوَاءِ.

[3850] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جاہلیت کی عادات میں سے نسب میں طعن کرنا اور نوحہ کرنا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ وہ تیسری خصلت بھول گئے ہیں۔ سفیان نے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ تیسری خصلت ستاروں کے ذریعے سے بارش طلب کرنا ہے۔

(٢٨) بَابُ مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: 28- نبی ﷺ کی بعثت کا بیان

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ ابْنِ إِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ.

محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

٣٨٥١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ، فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً، ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ، فَهَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِينَ، ثُمَّ تُوُفِّيَ ﷺ. [انظر: ٣٩٠٢، ٣٩٠٣، ٤٤٦٥، ٤٩٧٩]

[3851] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ پر چالیس سال کی عمر میں وحی نازل ہوئی، پھر آپ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے۔ اس کے بعد آپ کو ہجرت کا حکم ہوا تو آپ نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی اور آپ نے وہاں دس برس قیام فرمایا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے وفات پائی۔

(٢٩) بَابُ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ

باب: 29- ان تکالیف کا بیان جو نبی ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے مکہ مکرمہ میں مشرکین سے اٹھائیں

٣٨٥٢ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا بَيَانٌ وَّإِسْمَاعِيلُ قَالَا: سَمِعْنَا قَيْسًا يَّقُولُ: سَمِعْتُ خَبَّابًا يَّقُولُ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً وَّهُوَ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، وَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً، فَقُلْتُ: أَلَا تَدْعُو اللهَ لَنَا؟ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَّجْهُهُ فَقَالَ: «لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ عِظَامِهِ مِنْ لَّحْمٍ أَوْ عَصَبٍ، مَا يَصْرِفُهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيُوضَعُ الْمِيشَارُ عَلٰى مَفْرِقِ رَأْسِهِ، فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَلَيُتِمَّنَّ اللهُ هٰذَا الْأَمْرَ حَتّٰى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلٰى حَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ إِلَّا اللهَ».

[3852] حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب آپ بیت اللہ کے سائے میں چادر اوڑھے تکیہ لگائے بیٹھے تھے اور ہمیں مشرکین کے ہاتھوں سخت تکالیف پہنچ رہی تھیں۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں فرماتے؟ یہ سن کر آپ بیٹھ گئے، آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ تم سے پہلے کچھ لوگ ایسے تھے کہ لوہے کی کنگھیوں کو ان کے گوشت اور پٹھوں سے گزار کر ان کی ہڈیوں تک پہنچا دیا جاتا اور اس قدر سنگین تکالیف بھی انھیں ان کے دین سے برگشتہ نہ کر سکیں۔ کسی کے سر پر آرا رکھ کر انھیں دولخت کر دیا گیا، یہ سختی بھی انھیں ان کے دین سے نہ پھیر سکی۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اس دین کو ایک نہ ایک دن ضرور کمال تک پہنچائے گا حتی کہ ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک تنہا سفر کرے گا اسے اللہ کے سوا کسی اور کا ڈر نہیں ہوگا۔''

زَادَ بَيَانٌ: «وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهِ». [راجع: ٣٦١٢]

(راوئ حدیث) حضرت بیان نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کیے: ''سوائے بھیڑیے کے کہ اپنی بکریوں کے معاملے میں اس (مسافر) کو اس سے ڈر ہوگا۔''

٣٨٥٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ النَّجْمَ فَسَجَدَ، فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ إِلَّا سَجَدَ، إِلَّا رَجُلٌ رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِّنْ حَصًى فَرَفَعَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: هٰذَا يَكْفِينِي، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا بِاللهِ. [راجع: ١٠٦٧]

[3853] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے سورۂ نجم تلاوت فرمائی تو سجدہ کیا۔ اس وقت آپ کے ساتھ تمام لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔ صرف ایک شخص کو میں نے دیکھا کہ اس نے اپنے ہاتھ میں کنکریاں لیں، ان پر اپنا سر رکھ کر کہنے لگا: میرے لیے بس اتنا ہی کافی ہے۔ آخر کار میں نے اسے دیکھا کہ اسے کفر کی حالت میں قتل کر دیا گیا۔

٣٨٥٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ

[3854] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک دن نبی ﷺ سر بسجود تھے اور قریش

عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدٌ وَّحَوْلَهُ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ، جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَا جَزُورٍ، فَقَذَفَهُ عَلٰى ظَهْرِ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ، وَدَعَتْ عَلٰى مَنْ صَنَعَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ: أَبَا جَهْلِ ابْنَ هِشَامٍ، وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ - أَوْ: أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ» شُعْبَةُ الشَّاكُّ - فَرَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ، فَأُلْقُوا فِي بِئْرٍ غَيْرَ أُمَيَّةَ - أَوْ أُبَيٍّ - تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ، فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ. [راجع: ٢٤٠]

کے کچھ لوگ بھی آپ کے اردگرد جمع تھے۔ اس دوران میں عقبہ بن ابی معیط نے اونٹ کی بچہ دانی اٹھائی اور نبی ﷺ کی پشت مبارک پر اسے ڈال دیا۔ اس وجہ سے آپ اپنا سر مبارک نہ اٹھا سکے۔ پھر سیدہ فاطمہ ؓ آئیں تو انھوں نے اسے آپ کی پشت مبارک سے دور کیا اور جس نے یہ فعل کیا تھا اس کے حق میں بددعا کی۔ نبی ﷺ نے بھی ان کے خلاف بایں الفاظ بددعا فرمائی: ''اے اللہ! قریش کی اس جماعت کو پکڑ لے: ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف کو۔'' حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا یہ لوگ بدر کی لڑائی میں مارے گئے اور ایک کنویں میں انھیں ڈال دیا گیا، البتہ امیہ یا ابی کو کنویں میں نہیں ڈالا جا سکا کیونکہ اس کا ایک ایک جوڑ الگ ہو گیا تھا۔

٣٨٥٥ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَوْ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزٰى قَالَ: سَلِ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مَا أَمْرُهُمَا؟ ﴿وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ﴾ [الإسراء: ٣٣] ﴿وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا﴾ [النساء: ٩٣] فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَمَّا أُنْزِلَتِ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ قَالَ مُشْرِكُو أَهْلِ مَكَّةَ: فَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ، وَدَعَوْنَا مَعَ اللهِ إِلٰهًا آخَرَ، وَقَدْ أَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ. فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿إِلَّا مَن تَابَ وَءَامَنَ﴾ الْآيَةَ [الفرقان: ٧٠] فَهٰذِهِ لِأُولٰئِكَ، وَأَمَّا الَّتِي فِي النِّسَاءِ: الرَّجُلُ إِذَا عَرَفَ الْإِسْلَامَ وَشَرَائِعَهُ، ثُمَّ قَتَلَ، فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ

[3855] حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے عبدالرحمٰن بن ابزی نے فرمایا کہ تم حضرت ابن عباس ؓ سے ان دونوں آیات میں مطابقت کے متعلق سوال کرو: ''اس جان کو قتل نہ کرو جسے اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے۔'' دوسری آیت: ''جس نے کسی مسلمان کو دانستہ قتل کیا اس کی سزا جہنم ہے۔'' چنانچہ میں نے حضرت ابن عباس ؓ سے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: جب سورۂ فرقان کی آیت نازل ہوئی تو مشرکین مکہ نے کہا: ہم نے ان جانوں کا بھی خون کیا ہے جنھیں اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا تھا۔ ہم تو اللہ کے سوا دوسرے معبودان باطلہ کی عبادت بھی کرتے رہے ہیں اور بدکاریوں کا بھی ہم نے ارتکاب کیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ جو لوگ توبہ کر لیں اور ایمان لائیں تو وہ اس حکم میں شامل نہیں ہیں، یعنی یہ آیت مشرکین مکہ کے لیے ہے۔ اور جو آیت سورۂ نساء میں ہے وہ اس

خَالِدًا فِيهَا، فَذَكَرْتُهُ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ: إِلَّا مَنْ نَدِمَ. [انظر: ٤٥٩٠، ٤٧٦٢، ٤٧٦٣، ٤٧٦٤، ٤٧٦٥، ٤٧٦٦]

شخص کے لیے ہے جو اسلام اور اس کے حکم کو جاننے پہنچاننے کے بعد کسی کو دانستہ قتل کرتا ہے تو اس کی سزا ابدی جہنم ہے۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا موقف جب امام مجاہد کے سامنے پیش کیا تو انھوں نے فرمایا کہ وہ لوگ اس حکم سے الگ ہیں جو توبہ کر لیں۔

فائدہ: حدیث میں مذکور مسئلے کی وضاحت اس طرح ہے کہ سورۂ فرقان میں ارشاد باری تعالیٰ سے معلوم ہوتا ہے کہ قتل ناحق کے بعد اگر کوئی توبہ کر لے اور نیک اعمال بجالائے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا[1] جبکہ سورۂ نساء کی آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جو کسی مسلمان کو عمداً قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔[2] بظاہر ان دو آیات میں تعارض ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ پہلی آیت کفار کے متعلق ہے اور دوسری آیت مسلمانوں سے متعلق ہے، لہٰذا شان نزول کے مختلف ہونے کی وجہ سے تعارض نہ رہا۔ لیکن یہ ان کی اپنی رائے ہے جسے جمہور امت نے قبول نہیں کیا اور نہ ان کے شاگرد رشید امام مجاہد رحمہ اللہ ہی نے اس سے اتفاق کیا ہے۔ جمہور اہل سنت کا موقف ہے کہ سورۂ نساء کا حکم وعید کے طور پر ہے تاکہ لوگ اقدام قتل سے باز رہیں، البتہ قاتل کی توبہ بھی دوسرے گناہوں کی طرح مقبول ہے۔ واللّٰه أعلم.

٣٨٥٦ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِأَشَدِّ شَيْءٍ صَنَعَهُ الْمُشْرِكُونَ بِالنَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي حِجْرِ الْكَعْبَةِ إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ ابْنُ أَبِي مُعَيْطٍ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ، فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيدًا، فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى أَخَذَ بِمَنْكِبِهِ وَدَفَعَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ﴿أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَن يَقُولَ رَبِّيَ ٱللَّهُ﴾ [غافر: ٢٨] الْآيَةَ.

[3856] حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے پوچھا: مجھے مشرکین کے سب سے سنگین ظلم کے متعلق بتاؤ جو انھوں نے نبی ﷺ کے ساتھ روا رکھا تو انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ ایک دفعہ حطیم کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ اس دوران میں عقبہ بن ابی معیط آیا اور اس نے اپنا کپڑا آپ کی گردن میں ڈال کر بہت زور سے آپ کا گلا گھونٹا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سامنے سے آ کر اس کے دونوں شانے پکڑ لیے اور اسے پیچھے دھکیل کر نبی ﷺ سے ہٹا دیا اور کہا: کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔

تَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو.

ابن اسحاق نے اوزاعی رحمہ اللہ سے بیان کرنے میں عیاش بن ولید کی متابعت کی ہے۔

---

1 الفرقان 70:25. 2 النسآء 93:4.

وَقَالَ عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: قِيلَ لِعَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ. [راجع: ٣٦٧٨]

(٣٠) بَابُ إِسْلَامِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب:30- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مسلمان ہونا

٣٨٥٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى ابْنُ مَعِينٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُجَالِدٍ عَنْ بَيَانٍ، عَنْ وَبَرَةَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: قَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَامْرَأَتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ. [راجع: ٣٦٦٠]

[3857] حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جبکہ آپ کے ہمراہ صرف پانچ غلام، دو عورتیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔

(٣١) بَابُ إِسْلَامِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 31- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا اسلام لانا

٣٨٥٨ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هَاشِمٌ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ، وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ. [راجع: ٣٧٢٦]

[3858] حضرت ابو اسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جس دن میں مسلمان ہوا، دوسرے لوگ بھی اس دن اسلام لائے اور مسلمان ہونے والے تیسرے آدمی کی حیثیت سے مجھ پر سات دن گزرے۔

(٣٢) بَابُ ذِكْرِ الْجِنِّ

باب:32- جنات کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ﴾ [الجن: ١].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”آپ انھیں بتا دیں، میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے قرآن کریم کو کان لگا کر سنا۔“

٣٨٥٩ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ بْنُ أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مَّعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَأَلْتُ مَسْرُوقًا: مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ ﷺ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوكَ - يَعْنِي عَبْدَ اللهِ - أَنَّهُ آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ.

[3859] حضرت معن بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے مسروق سے پوچھا کہ جس رات جنات نے قرآن مجید سنا تھا، نبی ﷺ کو ان کے متعلق کس نے بتایا تھا؟ مسروق نے کہا: مجھے تیرے والد، یعنی عبداللہ نے بتایا کہ آپ ﷺ کو ایک درخت نے جنات کے متعلق اطلاع دی تھی۔

٣٨٦٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَدِّي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَحْمِلُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِدَاوَةً لِّوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ، فَبَيْنَمَا هُوَ يَتْبَعُهُ بِهَا فَقَالَ: «مَنْ هٰذَا؟» فَقَالَ: أَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: «ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضْ بِهَا، وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَّلَا بِرَوْثَةٍ» فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ أَحْمِلُهَا فِي طَرَفِ ثَوْبِي حَتّٰى وَضَعْتُ إِلٰى جَنْبِهِ، ثُمَّ انْصَرَفْتُ، حَتّٰى إِذَا فَرَغَ مَشَيْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ: مَا بَالُ الْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ؟ قَالَ: «هُمَا مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ، وَإِنَّهُ أَتَانِي وَفْدُ جِنِّ نَصِيبِينَ، وَنِعْمَ الْجِنُّ! فَسَأَلُونِي الزَّادَ، فَدَعَوْتُ اللهَ لَهُمْ أَنْ لَّا يَمُرُّوا بِعَظْمٍ وَّلَا رَوْثَةٍ إِلَّا وَجَدُوا عَلَيْهَا طَعَامًا». [راجع: ١٥٥]

[3860] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ وہ ایک دفعہ نبی ﷺ کے وضو اور قضائے حاجت کے لیے پانی کا برتن اٹھائے آپ کے پیچھے چل رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کون ہو؟'' میں نے عرض کیا: ابوہریرہ ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''استنجا کرنے کے لیے چند ڈھیلے تلاش کر کے مجھے دو، لیکن ہڈی اور لید نہ لانا۔'' چنانچہ میں اپنے کپڑے کے ایک کونے میں انھیں اٹھائے حاضر ہوا اور انھیں لا کر آپ کے قریب رکھ دیا۔ پھر میں وہاں سے ہٹ گیا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! ہڈی اور گوبر کا کیا معاملہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ جنات کی خوراک ہیں۔ میرے پاس نصیبین کے جنات کا ایک وفد آیا۔ وہ بہت اچھے جن تھے۔ انھوں نے مجھ سے کھانے کے متعلق سوال کیا۔ میں نے ان کے لیے اللہ سے دعا کی کہ جب بھی ان کی نظر ہڈی یا گوبر پر پڑے تو وہ ان پر کھانا پائیں۔''

فائدہ: نصیبین، شام اور عراق کے درمیان ایک شہر کا نام ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس جن کئی مرتبہ حاضر ہوئے، ایک بار بطن نخلہ میں جہاں آپ قرآن مجید پڑھ رہے تھے ان کی تعداد سات تھی، ان میں سے ایک کا نام زوبعہ تھا۔ دوسری مرتبہ حجون میں، تیسری مرتبہ بقیع میں۔ ان راتوں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ کے ہمراہ تھے۔ چوتھی مرتبہ مدینہ طیبہ کے باہر۔ اس وقت آپ کے ساتھ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ تھے۔ پانچویں ایک سفر کے دوران میں جبکہ آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ... جنات کا وجود قرآن و حدیث سے ثابت ہے جو لوگ ان کا انکار کرتے ہیں یا انھیں پہاڑی مخلوق خیال کرتے ہیں وہ

مسلمان کہلانے کے باوجود قرآن وحدیث کا انکار کرتے ہیں۔

(٣٣) بَابُ إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

٣٨٦١ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِأَخِيهِ: اِرْكَبْ إِلٰى هٰذَا الْوَادِي، فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ، وَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ، ثُمَّ ائْتِنِي، فَانْطَلَقَ الْأَخُ حَتّٰى قَدِمَهُ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ لَهُ: رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ، وَكَلَامًا مَا هُوَ بِالشِّعْرِ، فَقَالَ: مَا شَفَيْتَنِي مِمَّا أَرَدْتُ، فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ، فِيهَا مَاءٌ، حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ ﷺ وَلَا يَعْرِفُهُ، وَكَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ حَتّٰى أَدْرَكَهُ بَعْضُ اللَّيْلِ، فَرَآهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ، فَلَمَّا رَآهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ، حَتّٰى أَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قِرْبَتَهُ، وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَظَلَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَاهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى أَمْسٰى، فَعَادَ إِلٰى مَضْجَعِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ: أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ؟ فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ، لَا يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ، حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ فَعَادَ عَلِيٌّ عَلٰى مِثْلِ ذٰلِكَ فَأَقَامَ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ: أَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ؟ قَالَ: إِنْ أَعْطَيْتَنِي عَهْدًا

باب: 33- حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ

[3861] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب ابوذر رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کی بعثت کے متعلق علم ہوا تو انھوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ اس وادی (مکہ) جانے کے لیے سواری تیار کرو اور اس آدمی کے متعلق مجھے معلومات فراہم کرو جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے خبریں آتی ہیں۔ اس کی باتوں کو خود غور سے سننا، پھر میرے پاس آنا، چنانچہ ان کا بھائی وہاں سے روانہ ہوا اور رسول اللہ ﷺ کی باتیں سن کر واپس آیا اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ میں نے انھیں خود دیکھا ہے وہ لوگوں کو اچھے اخلاق کی تعلیم دیتے ہیں اور میں نے ان سے جو کلام سنا وہ شعر نہیں ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا جو ارادہ تھا تو نے مجھے اس کے متعلق مطمئن نہیں کیا۔ آخر انھوں نے خود رخت سفر باندھا۔ انھوں نے اپنے ساتھ زاد سفر اور پانی کا مشکیزہ لیا اور مکہ کے لیے روانہ ہوئے۔ مسجد حرام میں حاضری دی اور نبی ﷺ کو تلاش کرنے لگے جبکہ وہ آپ کو پہچانتے نہیں تھے اور کسی سے آپ کے متعلق پوچھنا بھی مناسب خیال نہ کیا۔ کچھ رات گزر گئی۔ وہ لیٹے ہوئے تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھا اور سمجھ گئے کہ کوئی مسافر ہے۔ جب ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو ان (کے کہنے پر ان) کے پیچھے پیچھے چلنے لگے (پھر ان کے ہاں رات بھر ٹھہرے) لیکن کسی نے ایک دوسرے کے متعلق کوئی بات نہ کی حتی کہ صبح ہو گئی۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اپنا زاد سفر اور مشکیزہ اٹھا کر مسجد حرام میں

وَّمِيثَاقًا لَتُرْشِدَنَّنِي فَعَلْتُ، فَفَعَلَ، فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ: فَإِنَّهُ حَقٌّ وَّهُوَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتْبَعْنِي، فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَأَنِّي أُرِيقُ الْمَاءَ، فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتْبَعْنِي حَتّٰى تَدْخُلَ مَدْخَلِي، فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَدَخَلَ مَعَهُ، فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «ارْجِعْ إِلٰى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَكَ أَمْرِي»، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، فَخَرَجَ حَتّٰى أَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهِ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، ثُمَّ قَامَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوهُ حَتّٰى أَوْجَعُوهُ، وَأَتَى الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ، قَالَ: وَيْلَكُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ، وَّأَنَّ طَرِيقَ تِجَارِكُمْ إِلَى الشَّامِ؟ فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا، فَضَرَبُوهُ وَثَارُوا إِلَيْهِ فَأَكَبَّ الْعَبَّاسُ عَلَيْهِ. [راجع: ٣٥٢٢]

آ گئے اور سارا دن مسجد میں رہے۔ یہ دن بھی یونہی گزر گیا اور وہ نبی ﷺ کو نہ دیکھ سکے حتی کہ شام ہو گئی۔ وہ سونے کی تیاری کرنے لگے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا وہاں سے گزر ہوا وہ سمجھ گئے کہ ابھی انھیں اپنی منزل مقصود نہیں مل سکی۔ وہ انھیں وہاں سے پھر اپنے ساتھ لے آئے اور آج بھی کسی نے ایک دوسرے سے بات نہ کی۔ جب تیسرا دن ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ وہی کام کیا اور اپنے ساتھ لے گئے اور ان سے پوچھا: کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ یہاں آنے کا باعث کیا ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تم میری رہنمائی کرنے کا پورا پورا وعدہ کرو تو میں بیان کرتا ہوں، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے وعدہ کر لیا تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ان سے پورا واقعہ بیان کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: بلاشبہ وہ حق پر ہیں اور اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اچھا اب صبح کو تم میرے پیچھے پیچھے چلنا۔ اگر میں نے کوئی ایسی بات دیکھی جس سے مجھے آپ کے متعلق کوئی خطرہ ہوا تو میں کھڑا ہو جاؤں گا، گویا میں نے پیشاب کرنا ہے اور اگر میں چلتا رہوں تو تم بھی میرے پیچھے چلتے رہو حتی کہ جہاں میں داخل ہوں وہاں چلے آنا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ وہ ان کے پیچھے پیچھے چلتے رہے حتی کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے۔ انھوں نے آپ ﷺ کی باتیں سنیں اور وہیں مسلمان ہو گئے۔ نبی ﷺ نے انھیں فرمایا: ''اب تم اپنی قوم میں واپس جاؤ، انھیں خبردار کرو، حتی کہ تمھارے پاس میرا کوئی دوسرا حکم آ جائے۔'' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں ان مشرکین میں پکار کر کلمۂ توحید کا اعلان کروں گا، چنانچہ وہ وہاں سے مسجد حرام آئے اور بآواز بلند کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق

نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ سنتے ہی سارا مجمع ان پر ٹوٹ پڑا اور انھیں (سخت) مارا اور بہت نقصان پہنچایا۔ اس دوران میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ آئے اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ پر جھک پڑے اور فرمانے لگے: تمھاری ہلاکت ہو! تم جانتے نہیں ہو کہ یہ شخص قبیلۂ غفار سے ہے اور تمھارے تاجروں کے شام جانے کا راستہ اسی طرف ہے؟ اس طرح حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر کو ان سے بچایا۔ دوسرے دن پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کیا تو لوگوں نے انھیں بہت مارا اور سارے کافر ان پر ٹوٹ پڑے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ آئے اور ان پر جھک پڑے۔

(٣٤) بَابُ إِسْلَامِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 34- حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ

٣٨٦٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ يَقُولُ: وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّ عُمَرَ لَمُوثِقِي عَلَى الْإِسْلَامِ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عُمَرُ، وَلَوْ أَنَّ أُحُدًا ارْفَضَّ لِلَّذِي صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ مَحْقُوقًا أَنْ يَرْفَضَّ. [انظر: ٣٨٦٧، ٦٩٤٢]

[3862] حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے مسجد کوفہ میں فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے سے قبل مجھے اسلام لانے کی پاداش میں باندھ رکھا تھا لیکن تم لوگوں نے جو سلوک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کیا ہے اس کی وجہ سے اگر اُحد پہاڑ بھی اپنی جگہ سے سرک جائے تو اس کے لائق ہے۔

(٣٥) بَابُ إِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 35- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ

٣٨٦٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ. [راجع: ٣٦٨٤]

[3863] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے، اس وقت سے ہم لوگ باعزت زندگی گزارنے کے قابل ہوئے۔

٣٨٦٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: فَأَخْبَرَنِي جَدِّي زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ فِي الدَّارِ خَائِفًا، إِذْ جَاءَهُ الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ أَبُو عَمْرٍو، عَلَيْهِ حُلَّةُ حِبَرٍ، وَّقَمِيصٌ مَّكْفُوفٌ بِحَرِيرٍ، وَّهُوَ مِنْ بَنِي سَهْمٍ وَّهُمْ حُلَفَاؤُنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ لَهُ: مَا بَالُكَ؟ قَالَ: زَعَمَ قَوْمُكَ أَنَّهُمْ سَيَقْتُلُونَنِي إِنْ أَسْلَمْتُ، قَالَ: لَا سَبِيلَ إِلَيْكَ - بَعْدَ أَنْ قَالَهَا أَمِنْتُ - فَخَرَجَ الْعَاصُ فَلَقِيَ النَّاسَ قَدْ سَالَ بِهِمُ الْوَادِي، فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُونَ؟ فَقَالُوا: نُرِيدُ هٰذَا ابْنَ الْخَطَّابِ الَّذِي صَبَأَ، قَالَ: لَا سَبِيلَ إِلَيْهِ، فَكَرَّ النَّاسُ. [انظر: ٣٨٦٥]

[3864] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھر خوفزدہ تھے۔ اچانک ان کے پاس ابوعمرو عاص بن وائل سہمی آیا جو ایک دھاری دار خوبصورت چادر اور ریشمی کرتا پہنے ہوئے تھا۔ وہ قبیلۂ بنوسہم سے تھا جو زمانۂ جاہلیت میں ہمارے حلیف تھے۔ اس نے کہا: تمھارا کیا حال ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمھاری قوم کہتی ہے کہ اگر میں نے اسلام قبول کر لیا تو وہ مجھے قتل کر دیں گے۔ عاص نے کہا: تمھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ عاص کی اس بات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب میں امان میں آ گیا ہوں۔ عاص باہر نکلا اور لوگوں سے ملا جبکہ مکہ کا میدان لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ عاص نے ان سے کہا: تم کہاں جا رہے ہو؟ لوگوں نے کہا: ہم ابن خطاب کی خبر لینے جا رہے ہیں جو بے دین ہو چکا ہے۔ عاص نے کہا: اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ یہ سن کر لوگ واپس چلے گئے۔

٣٨٦٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُهُ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عِنْدَ دَارِهِ وَقَالُوا: صَبَأَ عُمَرُ، وَأَنَا غُلَامٌ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِي، فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَبَاءٌ مِّنْ دِيبَاجٍ فَقَالَ: قَدْ صَبَأَ عُمَرُ، فَمَا ذَاكَ فَأَنَا لَهُ جَارٌ، قَالَ: فَرَأَيْتُ النَّاسَ تَصَدَّعُوا عَنْهُ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ؟ قَالُوا: الْعَاصُ ابْنُ وَائِلٍ. [راجع: ٣٨٦٤]

[3865] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تو لوگ ان کے گھر کے قریب جمع ہو گئے اور کہنے لگے کہ عمر بے دین ہو گیا ہے۔ میں ان دنوں بچہ تھا اور اپنے گھر کی چھت پر چڑھا ہوا تھا۔ اچانک ایک آدمی آیا جس نے ریشمی قبا پہن رکھی تھی۔ اس نے کہا: عمر اپنے دین سے پھر گیا ہے تو کیا ہوا! میں اسے پناہ دیتا ہوں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ یہ سن کر لوگ منتشر ہو گئے۔ میں نے پوچھا: یہ صاحب کون تھے؟ تو لوگوں نے کہا: یہ عاص بن وائل ہے۔

٣٨٦٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عُمَرُ: أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا سَمِعْتُ

[3866] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کسی چیز کے متعلق فرمایا کہ میرے خیال کے مطابق یہ اس طرح ہے وہ

عُمَرَ لِشَيْءٍ قَطُّ يَقُولُ: إِنِّي لَأَظُنُّهُ كَذَا إِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ، بَيْنَمَا عُمَرُ جَالِسٌ إِذْ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ جَمِيلٌ فَقَالَ عُمَرُ: لَقَدْ أَخْطَأَ ظَنِّي أَوْ إِنَّ هٰذَا عَلٰى دِينِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، أَوْ لَقَدْ كَانَ كَاهِنَهُمْ، عَلَيَّ الرَّجُلَ، فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ اسْتُقْبِلَ بِهِ رَجُلٌ مُّسْلِمٌ، قَالَ: فَإِنِّي أَعْزِمُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا أَخْبَرْتَنِي، قَالَ: كُنْتُ كَاهِنَهُم [فِي الْجَاهِلِيَّةِ،] قَالَ: فَمَا أَعْجَبُ مَا جَاءَتْكَ بِهِ جِنِّيَّتُكَ؟ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا يَوْمًا فِي السُّوقِ جَاءَتْنِي أَعْرِفُ فِيهَا الْفَزَعَ، فَقَالَتْ: أَلَمْ تَرَ الْجِنَّ وَإِبْلَاسَهَا وَيَأْسَهَا مِنْ بَعْدِ إِنْكَاسِهَا، وَلُحُوقَهَا بِالْقِلَاصِ وَأَحْلَاسِهَا؟ قَالَ عُمَرُ: صَدَقَ، بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ آلِهَتِهِمْ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ بِعِجْلٍ فَذَبَحَهُ فَصَرَخَ بِهِ صَارِخٌ، لَمْ أَسْمَعْ صَارِخًا قَطُّ أَشَدَّ صَوْتًا مِّنْهُ يَقُولُ: يَا جَلِيحْ! أَمْرٌ نَّجِيحْ، رَجُلٌ فَصِيحْ يَقُولُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، فَوَثَبَ الْقَوْمُ، قُلْتُ: لَا أَبْرَحُ حَتّٰى أَعْلَمَ مَا وَرَاءَ هٰذَا، ثُمَّ نَادٰى: يَا جَلِيحْ! أَمْرٌ نَّجِيحْ، رَجُلٌ فَصِيحْ يَقُولُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، فَقُمْتُ فَمَا نَشِبْنَا أَنْ قِيلَ: هٰذَا نَبِيٌّ.

اسی طرح ہوئی جیسا کہ وہ اس کے متعلق اظہار خیال کرتے تھے، چنانچہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک خوبصورت شخص وہاں سے گزرا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شخص اپنے دین جاہلیت پر ہے یا زمانۂ جاہلیت میں اپنی قوم کا کاہن رہا ہے یا پھر میرا گمان غلط ہے۔ اس شخص کو میرے پاس لاؤ! اسے بلایا گیا تو آپ نے اس کے سامنے اپنی بات دہرائی۔ اس نے کہا کہ میں نے تو آج کے دن جیسا معاملہ کبھی نہیں دیکھا جو کسی مسلمان کو پیش آیا ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تیرے لیے ضروری قرار دیتا ہوں کہ مجھے صحیح صورتِ حال سے آگاہ کرو۔ اس نے اقرار کیا کہ میں زمانۂ جاہلیت میں اپنی قوم کا کاہن تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ تیرے پاس تیرے جنات جو خبریں لاتے تھے ان میں سے حیران کن اور عجیب تر خبر سناؤ۔ اس شخص نے کہا: میں ایک دن بازار میں تھا کہ ایک جنّی میرے پاس گھبرائی ہوئی آئی اور اس نے کہا: کیا آپ نے جنوں کو ان کی حیرانی اور ان کے سرنگوں ہونے کے بعد ان کی مایوسی کو نہیں دیکھا کہ وہ اپنی اونٹنیوں اور ان کے ٹاٹوں کے ساتھ چمٹ گئے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ ایک دفعہ میں بھی مشرکین کے بتوں کے پاس سو رہا تھا کہ ایک آدمی بچھڑا لے کر آیا اور اس نے اسے ذبح کیا۔ اس کے اندر سے اس قدر زور دار چیخ برآمد ہوئی کہ میں نے اس سے زیادہ سخت چیخ کبھی نہ سنی تھی۔ اس نے کہا: اے دشمن! میں تجھے ایک بات بتاتا ہوں جس سے مراد مل جائے۔ ایک فصیح اور خوش بیان شخص یہ کہتا ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ یہ سنتے ہی وہاں تمام لوگ چونک پڑے اور اچھل کر دوڑنے لگے۔ میں نے کہا: میں تو اسی جگہ رہوں گا تاکہ اس کے پس پردہ کچھ معلوم کروں۔ پھر

اس نے آواز دی: اے دشمن! معاملہ واضح ہے۔ آدمی خوش بیان ہے جو کہتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پھر میں وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ہم زیادہ عرصہ نہیں ٹھہرے تھے کہ کہا گیا: یہ نبی مکرم ہیں۔ ...... ﷺ ......

٣٨٦٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لِلْقَوْمِ: لَوْ رَأَيْتُنِي مُوثِقِي عُمَرُ عَلَى الْإِسْلَامِ أَنَا وَأُخْتُهُ وَمَا أَسْلَمَ، وَلَوْ أَنَّ أُحُدًا انْقَضَّ لِمَا صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ مَحْقُوقًا أَنْ يَنْقَضَّ. [راجع: ٣٨٦٢]

[3867] حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے پہلے میں نے خود کو اور ان کی ہمشیر کو دیکھا کہ وہ ہمیں اسلام لانے کی پاداش میں باندھے ہوئے تھے اور جو کچھ تم لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ برتاؤ کیا ہے اگر احد پہاڑ اس کے باعث ریزہ ریزہ ہو جائے تو وہ اس کے لائق ہے۔

(٣٦) بَابُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ

باب: 36- چاند کے پھٹ جانے کا بیان

٣٨٦٨ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ، حَتّٰى رَأَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا. [راجع: ٣٦٣٧]

[3868] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کفار مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے کسی نشانی کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے چاند کے دو ٹکڑے انھیں دکھا دیے یہاں تک کہ انھوں نے حراء پہاڑ کو ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔

٣٨٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمِنًى فَقَالَ: «اشْهَدُوا»، وَذَهَبَتْ فِرْقَةٌ نَحْوَ الْجَبَلِ.

[3869] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جس وقت چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تو ہم نبی ﷺ کے ہمراہ منیٰ کے میدان میں تھے۔ آپ نے فرمایا: ''(لوگو!) گواہ رہو۔'' اور چاند کا ایک ٹکڑا دوسرے سے الگ ہو کر پہاڑ کی دوسری طرف چلا گیا۔

وَقَالَ أَبُو الضُّحٰى. عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ: انْشَقَّ بِمَكَّةَ.

ایک روایت میں ہے کہ شق قمر کا معجزہ مکہ مکرمہ میں ظاہر ہوا۔

وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ. [راجع: ٣٦٣٦]

محمد بن مسلم نے اس کی متابعت کی ہے۔

٣٨٧٠ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا بَكْرُ ابْنُ مُضَرَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ ابْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلَى زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٣٦٣٨]

[3870] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں چاند پھٹ گیا تھا۔

٣٨٧١ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ. [راجع: ٣٦٣٦]

[3871] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ واقعی چاند دولخت ہوا تھا۔

(٣٧) بَابُ هِجْرَةِ الْحَبَشَةِ

باب: 37- ہجرت حبشہ کا بیان

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ»، فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ، وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ، فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَأَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مجھے خواب میں تمھاری ہجرت کی جگہ دکھائی گئی ہے۔ وہاں کھجوروں کے باغات ہیں اور وہ دو پتھریلے میدانوں کے درمیان واقع ہے۔'' چنانچہ جن لوگوں نے ہجرت کرنا تھی وہ مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے بلکہ جو مسلمان حبشہ کی طرف ہجرت کر کے گئے تھے وہ بھی مدینہ طیبہ واپس چلے آئے۔ اس کے متعلق حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٣٨٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيِّ

[3872] حضرت عبیداللہ بن عدی بن خیار سے روایت ہے، ان سے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تمھیں اپنے ماموں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

ابْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ قَالَا لَهُ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ خَالَكَ عُثْمَانَ فِي أَخِيهِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ؟ وَكَانَ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيمَا فَعَلَ بِهِ، قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: فَانْتَصَبْتُ لِعُثْمَانَ حِينَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً وَهِيَ نَصِيحَةٌ، فَقَالَ: أَيُّهَا الْمَرْءُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ، فَانْصَرَفْتُ، فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلَاةَ جَلَسْتُ إِلَى الْمِسْوَرِ وَإِلَى ابْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، فَحَدَّثْتُهُمَا بِالَّذِي قُلْتُ لِعُثْمَانَ وَقَالَ لِي، فَقَالَا: قَدْ قَضَيْتَ الَّذِي كَانَ عَلَيْكَ، فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَهُمَا، إِذْ جَاءَنِي رَسُولُ عُثْمَانَ، فَقَالَا لِي: فَقَدِ ابْتَلَاكَ اللهُ، فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا نَصِيحَتُكَ الَّتِي ذَكَرْتَ آنِفًا؟ قَالَ: فَتَشَهَّدْتُ ثُمَّ قُلْتُ: إِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، وَكُنْتَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ ﷺ وَآمَنْتَ بِهِ، وَهَاجَرْتَ الْهِجْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، وَصَحِبْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَرَأَيْتَ هَدْيَهُ، وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ فَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ تُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدَّ، فَقَالَ لِي: يَا ابْنَ أَخِي! أَدْرَكْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، وَلٰكِنْ قَدْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ مَا خَلَصَ إِلَى الْعَذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا، قَالَ: فَتَشَهَّدَ عُثْمَانُ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ ﷺ، وَآمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ ﷺ،

سے ان کے بھائی ولید بن عقبہ کے متعلق گفتگو کرنے سے کون منع کرتا ہے؟ لوگ اس بارے میں بکثرت چہ میگوئیاں کر رہے ہیں۔ عبیداللہ بیان کرتے ہیں کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ نماز کے لیے باہر نکلے تو میں ان کے راستے میں کھڑا ہو گیا اور ان سے عرض کیا کہ مجھے آپ سے ایک ضروری کام ہے اور کوئی خیر خواہی کی بات کرنی ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: بھلے آدمی! میں تجھ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔ یہ سن کر میں وہاں سے واپس آ گیا۔ جب میں نماز پڑھ چکا تو مسور اور ابن عبد یغوث رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھ گیا اور ان سے وہ گفتگو کی جو عثمان رضی اللہ عنہ سے میں نے کی اور جو انھوں نے مجھ سے کہا تھا۔ ان دونوں نے کہا کہ تم نے اپنا حق ادا کر دیا ہے۔ اس دوران میں جب میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ میرے پاس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قاصد آ گیا۔ ان دونوں نے مجھے کہا کہ تمھیں اللہ تعالیٰ نے امتحان میں ڈالا ہے۔ آخر میں وہاں سے چلا اور حضرت عثمان کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ انھوں نے فرمایا: وہ کون سی خیر خواہی تھی جس کا ذکر آپ نے ابھی کیا تھا؟ میں نے تشہد پڑھا اور ان سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا، آپ پر کتاب نازل فرمائی۔ آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کو قبول کیا اور آپ پر ایمان لائے، پہلی دو ہجرتیں کیں اور رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہ کر آپ کی سیرت اور طریقے کو دیکھا ہے۔ بات یہ ہے کہ ولید بن عقبہ کے بارے میں لوگ بہت باتیں کرتے ہیں، لہٰذا آپ پر ضروری ہے کہ اس پر حد قائم کریں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں لیکن رسول اللہ ﷺ کے علم میں سے میرے پاس اتنا

وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَمَا قُلْتَ، وَصَحِبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَبَايَعْتُهُ، وَاللهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ، ثُمَّ اسْتَخْلَفَ اللهُ أَبَا بَكْرٍ فَوَاللهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَوَاللهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ، ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ، أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ عَلَيَّ؟ قَالَ: بَلٰى، قَالَ: فَمَا هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ؟ فَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ فَسَنَأْخُذُ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللهُ بِالْحَقِّ، قَالَ: فَجَلَدَ الْوَلِيدَ أَرْبَعِينَ جَلْدَةً وَّأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَّجْلِدَهُ، وَكَانَ هُوَ يَجْلِدُهُ.

ضروری علم پہنچ چکا ہے جس قدر ایک کنواری لڑکی کو اس کے پردے میں پہنچتا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا: بے شک اللہ نے حضرت محمد ﷺ کو حق دے کر مبعوث کیا۔ ان پر اپنی کتاب نازل کی۔ اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنھوں نے آپ کی دعوت کو قبول کیا اور اس حق پر ایمان لایا جو رسول اللہ ﷺ کو دے کر بھیجا گیا تھا اور پہلی دو ہجرتیں کیں جیسا کہ تو نے کہا ہے۔ بلاشبہ میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا اور آپ سے بیعت کی۔ اللہ کی قسم! نہ تو میں نے آپ کی نافرمانی کی اور نہ آپ سے کوئی دھوکا فریب ہی کیا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا۔ اللہ کی قسم! میں نے کبھی ان کی نافرمانی نہ کی اور نہ انھیں کوئی دھوکا فریب ہی دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منتخب کر لیا گیا تو اللہ کی قسم! میں نے ان کی بھی نافرمانی نہ کی اور نہ ان سے دھوکا فراڈ ہی کیا۔ پھر مجھے خلیفہ بنایا گیا تو کیا میرا تم پر اتنا بھی حق نہیں جتنا ان کا مجھ پر تھا؟ عبیداللہ نے کہا: کیوں نہیں، پھر انھوں نے فرمایا: ان باتوں کی کیا حقیقت ہے جو تمھاری طرف سے مجھے پہنچ رہی ہیں؟ جہاں تک تم نے ولید بن عقبہ کے بارے میں ذکر کیا ہے تو ہم ان شاء اللہ اس معاملے میں حق کے ساتھ اس کی گرفت کریں گے۔ پھر آپ نے ولید بن عقبہ کو چالیس کوڑے مارنے کا حکم دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ اسے کوڑے لگائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی کوڑے مارا کرتے تھے۔

وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِّنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ؟. [راجع: ٣٦٩٦]

اس حدیث کو یونس اور زہری کے بھتیجے نے بھی زہری سے بیان کیا ہے۔ اس روایت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قول بایں الفاظ بیان ہوا ہے: کیا تم لوگوں پر میرا وہی حق نہیں ہے جو ان لوگوں کا تم پر تھا؟!

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: ﴿بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ﴾ [البقرة:٤٩] مَا ابْتُلِيتُمْ بِهِ مِنْ شِدَّةٍ، وَفِي مَوْضِعٍ: الْبَلَاءُ الْابْتِلَاءُ وَالتَّمْحِيصُ مِنْ بَلَوْتُهُ وَمَحَّصْتُهُ، أَيْ: اِسْتَخْرَجْتُ مَا عِنْدَهُ. يَبْلُو: يَخْتَبِرُ. ﴿مُبْتَلِيكُم﴾ [البقرة:٢٤٩]: مُخْتَبِرُكُمْ. وَأَمَّا قَوْلُهُ: (بَلَاءٌ عَظِيمٌ): النِّعَمُ، وَهِيَ مِنْ أَبْلَيْتُهُ وَتِلْكَ مِنَ ابْتَلَيْتُهُ.

ابو عبداللہ (امام بخاری) رحمہ اللہ نے فرمایا: ﴿بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ﴾ کا مطلب ہے کہ جس شدت اور تنگی میں ڈال کر تمھیں آزمایا گیا۔ اور (ابو عبیدہ نے) ایک جگہ مقام پر کہا کہ بلاء کے معنی ابتلاء اور تمحیص کے ہیں، یعنی جو اس کے پاس تھا وہ میں نے نکالا۔ یَبْلُو کے معنی وہ آزماتا ہے۔ اور ﴿مُبْتَلِيكُمْ﴾ کے معنی ہیں وہ تمھارا امتحان لینے والا ہے۔ اور جہاں تک بلائے عظیم کا تعلق ہے تو اس میں بلاء سے مراد نعمتیں ہیں۔ جب یہ نعمت کے معنی میں ہو تو أَبْلَيْتُهُ سے ہو گا۔ اور امتحان کے معنی میں اس صورت میں ہو گا جب اِبْتَلَيْتُهُ سے ہو گا، یعنی اگر آپ کہنا چاہیں کہ میں نے اس پر انعام کیا تو آپ کہیں گے اِبْتَلَيْتُهُ اور اگر کہنا چاہیں کہ میں نے اس کا امتحان لیا تو کہیں گے اِبْتَلَيْتُهُ.

٣٨٧٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَذَكَرَتَا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ أُولٰئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ، بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِيكَ الصُّوَرَ، أُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[3873] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے ایک گرجے کا ذکر کیا جسے انھوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اور اس کے اندر تصویریں تھیں۔ انھوں نے اس کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ''جب ان میں کوئی نیک مرد ہوتا اور اس کی وفات ہو جاتی تو اس کی قبر کو وہ لوگ مسجد بنا لیتے اور پھر اس میں ان کی تصویریں رکھ دیتے۔ قیامت کے دن یہ لوگ اللہ کے نزدیک بدترین مخلوق ہوں گے۔''

٣٨٧٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ السَّعِيدِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ قَالَتْ: قَدِمْتُ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَأَنَا جُوَيْرِيَةٌ فَكَسَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ خَمِيصَةً لَهَا أَعْلَامٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ الْأَعْلَامَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ: «سَنَاهْ سَنَاهْ». قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: يَعْنِي: حَسَنٌ حَسَنٌ. [راجع:٣٠٧١]

[3874] حضرت ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب میں سرزمین حبشہ سے واپس آئی تو اس وقت میں چھوٹی بچی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اوڑھنے کے لیے ایک چادر عنایت فرمائی جس میں نقوش تھے۔ رسول اللہ ﷺ اپنا دست مبارک ان نقوش پر پھیرتے ہوئے فرما رہے تھے: ''یہ چادر اچھی ہے۔ یہ چادر خوبصورت ہے۔'' امام حمیدی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ سناہ کے معنی ''اچھا اور

خوبصورت'' کے ہیں۔

فائدہ: لفظ سناہ حبشی زبان کا لفظ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہجرت حبشہ کی مناسبت سے اس ملک کی زبان کا لفظ استعمال فرمایا جس کا معنی خوبصورت اور اچھا ہے۔

٣٨٧٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي فَيَرُدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا، قَالَ: «إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا». فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ: كَيْفَ تَصْنَعُ أَنْتَ؟ قَالَ: أَرُدُّ فِي نَفْسِي. [راجع: ١١٩٩]

[3875] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے اور ہم آپ کو سلام کرتے تو آپ ہمیں اس کا جواب دیتے تھے لیکن جب ہم شاہ حبشہ نجاشی کے پاس سے واپس آئے اور ہم نے دوران نماز میں آپ کو سلام کیا تو آپ نے سلام کا جواب نہ دیا۔ ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! قبل ازیں ہم آپ کو سلام کہتے تھے تو آپ ہمیں اس کا جواب دیتے تھے۔ (اب کیا ہوا ہے؟) آپ نے فرمایا: ''نماز میں ایک مشغولیت ہوتی ہے۔'' میں نے ابراہیم نخعی سے پوچھا کہ آپ کیسے کرتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: میں دل سے جواب دے دیتا ہوں۔

فائدہ: اس حدیث میں دوران نماز دل سے سلام کا جواب دینے کا ذکر ہے، حالانکہ حدیث میں ہاتھ کے اشارے سے جواب دینا بھی ثابت ہے، چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جب لوگ رسول اللہ ﷺ کو دوران نماز میں سلام کرتے تو آپ انھیں کیسے جواب دیتے تھے؟ تو انھوں نے کہا: اس طرح کرتے اور انھوں نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا۔[1]

٣٨٧٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ، فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ، فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا، فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَكُمْ أَنْتُمْ [يَا] أَهْلَ السَّفِينَةِ! هِجْرَتَانِ».

[3876] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم یمن میں تھے، جب نبی ﷺ کے متعلق ہمیں پتہ چلا کہ آپ ہجرت کر کے مدینہ آ گئے ہیں۔ ہم کشتی میں سوار ہوئے تو وہ ہمیں حبشہ میں لے گئی۔ وہاں ہم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو پایا تو ان کے ساتھ اقامت اختیار کر لی۔ پھر ہم مدینہ طیبہ آئے اور نبی ﷺ سے اس وقت ملے جب آپ نے خیبر فتح کر لیا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے کشتی والو! تمھارے لیے دو ہجرتیں ہیں۔''

1. سنن أبي داود، الصلاة، حديث: 927.

[راجع: ٣١٣٦]

(٣٨) بَابُ مَوْتِ النَّجَاشِيِّ

باب:38- شاہ حبشہ نجاشی کی موت کا بیان

٣٨٧٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ مَاتَ النَّجَاشِيُّ: «مَاتَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ، فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَى أَخِيكُمْ أَصْحَمَةَ». [راجع: ١٣١٧]

[3877] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جس دن حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''آج ایک نیک آدمی فوت ہو گیا ہے۔ اٹھو اور اپنے بھائی اصحمہ کی نماز جنازہ پڑھو۔''

٣٨٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ عَطَاءً حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَصَفَّنَا وَرَاءَهُ، فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوِ الثَّالِثِ. [راجع: ١٣١٧]

[3878] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بندی کی۔ میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

٣٨٧٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ، فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

تَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ. [راجع: ١٣١٧]

[3879] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ایک اور روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اصحمہ نجاشی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس میں چار تکبیریں کہیں۔

عبدالصمد نے سلیم بن حیان سے روایت کرنے میں یزید بن ہارون کی متابعت کی ہے۔

٣٨٨٠ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَعَى لَهُمُ

[3880] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شاہ حبشہ نجاشی رضی اللہ عنہ کی موت کے متعلق اسی دن آگاہ کر دیا تھا جس دن اس کا انتقال ہوا۔ اور آپ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کے لیے مغفرت کی دعا کرو۔''

النَّجَاشِيِّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَقَالَ: «اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ». [راجع: ١٢٤٥]

٣٨٨١ - وَعَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَفَّ بِهِمْ فِي الْمُصَلَّى فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا. [راجع: ١٢٤٥]

[3881] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی جناز گاہ میں صف بندی کی اور نجاشی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھتے وقت چار تکبیریں کہیں۔

فائدہ: مذکورہ تمام احادیث سے غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے اگرچہ بعض حضرات نے اس واقعہ کی مختلف تاویلیں کی ہیں لیکن ان میں کوئی وزن نہیں۔ روایات کے ظاہری الفاظ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ غائبانہ نماز جنازہ جائز ہے۔ غائبانہ جنازہ ہر مرنے والے کے لیے نہیں بلکہ ایسی شخصیت کے لیے ہے جس کی قومی، ملی، سیاسی یا علمی خدمات ہوں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں سینکڑوں اصحاب آپ کی عدم موجودگی میں فوت ہوئے لیکن آپ نے کسی کی غائبانہ نماز جنازہ نہیں پڑھی صرف حضرت نجاشی ہیں جن کی غائبانہ نماز جنازہ کا اہتمام کیا گیا۔ والله أعلم.

(٣٩) بَابُ تَقَاسُمِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

باب: 39- نبی ﷺ کے خلاف مشرکین کا عہد و پیمان کرنا

٣٨٨٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ أَرَادَ حُنَيْنًا: «مَنْزِلُنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ». [راجع: ١٥٨٩]

[3882] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب جنگ حنین کا ارادہ کیا تو فرمایا: ”ان شاء اللہ کل ہمارا قیام بنو کنانہ کے ڈیرے پر ہو گا جہاں مشرکین نے کفر پر قائم رہنے کے لیے قسمیں اٹھائی تھیں۔“

(٤٠) بَابُ قِصَّةِ أَبِي طَالِبٍ

باب: 40- ابوطالب کا واقعہ

٣٨٨٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَا أَغْنَيْتَ عَنْ

[3883] حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے عرض کی کہ آپ نے اپنے چچا ابوطالب کو کیا نفع پہنچایا جو آپ کی حمایت کیا کرتا تھا اور آپ کی خاطر دوسروں سے خفا ہوتا تھا؟ آپ ﷺ نے

عَمِّكَ فَوَاللهِ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ، قَالَ: «هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِّنْ نَّارٍ وَّلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ». [انظر: ٦٢٠٨، ٦٥٧٢]

فرمایا: ''وہ ٹخنوں تک ہلکی آگ میں ہے۔ اگر میں نہ ہوتا تو وہ آگ کی تہ میں بالکل نیچے ہوتا۔''

٣٨٨٤ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ أَبَا طَالِبٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ: «أَيْ عَمِّ! قُلْ: لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ». فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَّعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبٍ! تَرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهِ حَتّٰى قَالَ آخِرَ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ: عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْهُ». فَنَزَلَتْ ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ ءَامَنُوٓا أَن يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوٓا أُولِي قُرْبَىٰ مِنۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَٰبُ الْجَحِيمِ﴾ [التوبة: ١١٣] وَنَزَلَتْ ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ﴾ [القصص: ٥٦]. [راجع: ١٣٦٠]

[3884] حضرت ابن مسیب سے روایت ہے، وہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ جب ابوطالب کی موت کا وقت قریب آیا تو اس کے پاس نبی ﷺ تشریف لائے جبکہ اس کے پاس ابوجہل بھی بیٹھا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے چچا! ایک بار لا إله إلا الله کہہ دے۔ میں اس وجہ سے اللہ کے پاس تمھارے لیے حجت قائم کر سکوں گا۔'' ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ نے کہا: ابوطالب! کیا عبدالمطلب کے مذہب سے روگردانی کر رہے ہو؟ وہ بار بار اسے یہی کہتے رہے حتی کہ ابوطالب نے آخری بات ان سے یہی کہی کہ وہ عبدالمطلب کی ملت پر ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں آپ کے لیے اللہ سے استغفار ضرور کروں گا جب تک مجھے روکا نہ جائے گا۔'' پھر یہ آیت نازل ہوئی: ''نبی اور اہل ایمان کے لائق نہیں کہ وہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا کریں اگرچہ وہ قریبی ہی کیوں نہ ہوں جبکہ انھیں معلوم ہو گیا کہ وہ دوزخی ہیں۔'' اور یہ آیت بھی نازل ہوئی: ''بے شک آپ جسے پسند کریں اسے ہدایت نہیں دے سکتے۔''

٣٨٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ فَقَالَ: «لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِّنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ». [انظر: ٦٥٦٤]

[3885] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، جب آپ کے سامنے آپ کے چچا ابوطالب کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اس کو میری سفارش کچھ فائدہ دے گی کہ کم گہری آگ میں رکھا جائے گا جس میں اس کے صرف ٹخنے ڈوبے ہوں گے مگر اس سے بھی اس کا دماغ ابل رہا ہو گا۔''

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَّالدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بِهٰذَا، وَقَالَ: «تَغْلِي مِنْهُ أُمُّ دِمَاغِهِ».

ایک روایت کے مطابق آپ نے فرمایا: ''اس کا اصل دماغ کھولنے لگے گا۔''

(٤١) [بَابُ] حَدِيثِ الْإِسْرَاءِ

باب: 41- حدیث اسراء، یعنی مکہ سے بیت المقدس جانے کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿سُبْحَٰنَ ٱلَّذِىٓ أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِۦ لَيْلًا﴾ [الإسرآء: ١].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''پاک ہے وہ ذات جس نے ایک رات میں اپنے بندے کو مسجد حرام سے لے کر مسجد اقصیٰ تک کی سیر کرائی۔''

٣٨٨٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ». [انظر: ٤٧١٠]

[3886] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب قریش نے (اسراء کی بابت) میری تکذیب کی تو میں حطیم میں کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس میرے سامنے کر دیا تو میں ان لوگوں کو اس کی نشانیاں بتانے لگا جبکہ اس وقت میں اسے دیکھ رہا تھا۔''

(٤٢) بَابُ الْمِعْرَاجِ

باب: 42- واقعۂ معراج کا بیان

٣٨٨٧ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ ابْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَّالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ حَدَّثَهُ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ قَالَ: «بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيمِ - وَرُبَّمَا قَالَ: فِي الْحِجْرِ - مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي آتٍ فَقَدَّ - قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ -: فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهِ إِلٰى هٰذِهِ»، فَقُلْتُ لِلْجَارُودِ وَهُوَ إِلٰى جَنْبِي: مَا يَعْنِي بِهِ؟ قَالَ: مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهِ إِلٰى شِعْرَتِهِ، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: مِنْ

[3887] حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے اس شب کا حال بیان کیا جس میں آپ کو معراج ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''ایسا ہوا کہ میں حطیم یا حجر میں لیٹا ہوا تھا کہ اچانک ایک شخص میرے پاس آیا اور اس نے یہاں سے یہاں تک چاک کر دیا...... راوی کہتا ہے: میں نے جارود سے پوچھا، جو میرے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے: اس سے کیا مراد ہے؟ تو انھوں نے کہا: حلقوم سے ناف تک۔ میں نے اسے یہ کہتے ہوئے بھی سنا کہ سینے سے ناف تک......'' پھر اس

قَصِّهِ إِلٰى شِعْرَتِهِ - «فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي ثُمَّ أُتِيتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مَّمْلُوءَةٍ إِيمَانًا، فَغُسِلَ قَلْبِي ثُمَّ حُشِيَ، ثُمَّ أُعِيدَ ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضَ» فَقَالَ لَهُ الْجَارُودُ: هُوَ الْبُرَاقُ يَا أَبَا حَمْزَةَ؟ قَالَ أَنَسٌ: نَعَمْ. «يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصٰى طَرْفِهِ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ، فَقِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَفَتَحَ.

نے میرا دل نکالا۔ اس کے بعد سونے کا ایک طشت لایا گیا جو ایمان سے لبریز تھا۔ میرا دل دھویا گیا۔ پھر اسے ایمان سے بھر کر اپنی جگہ رکھ دیا گیا۔ اس کے بعد میرے پاس ایک سفید رنگ کا جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے اونچا تھا...... جارود نے کہا: ابوحمزہ! وہ براق تھا؟ حضرت ابوحمزہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں (وہ براق تھا)...... وہ اپنا قدم منتہائے نظر پر رکھتا تھا۔ تو میں اس پر سوار ہوا۔ میرے ہمراہ حضرت جبریل علیہ السلام روانہ ہوئے۔ انھوں نے آسمان اول پر پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹایا، پوچھا گیا: تم کون ہو؟ انھوں نے جواب دیا: میں جبریل ہوں۔ پوچھا گیا: تمھارے ساتھ کون ہے؟ انھوں نے بتایا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پوچھا گیا: آپ کو یہاں تشریف لانے کا پیغام بھیجا گیا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ پھر جواب ملا: مرحباً! آپ کا تشریف لانا مبارک ہو۔ تشریف لانے والا بہت اچھا ہے۔ پھر اس (دربان) نے دروازہ کھول دیا۔

فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيهَا آدَمُ، فَقَالَ: هٰذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْابْنِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَفَتَحَ: فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يَحْيٰى وَعِيسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ، قَالَ: هٰذَا يَحْيٰى وَعِيسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا، فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ

جب میں وہاں گیا تو حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ تمھارے باپ حضرت آدم علیہ السلام ہیں، انھیں سلام کیجیے۔ میں نے سلام کیا تو انھوں نے سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: اچھے بیٹے اور بزرگ نبی! خوش آمدید۔ اس کے بعد حضرت جبریل علیہ السلام مجھے لے کر اوپر چڑھے حتی کہ دوسرے آسمان پر پہنچے اور اس کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ پوچھا گیا: تم کون ہو؟ انھوں نے جواب دیا: میں جبریل ہوں۔ پوچھا گیا: تمھارے ساتھ کون ہے؟ بتایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ دریافت کیا گیا: کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ کہا گیا: آپ کا تشریف لانا مبارک ہو۔ آنے والا مہمان بہت اچھا ہے اور اس (دربان) نے دروازہ کھول دیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو حضرت یحییٰ اور

الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوسُفُ، قَالَ: هٰذَا يُوسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ. فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ.

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ یہ دونوں آپس میں خالہ زاد ہیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام ہیں، انھیں سلام کیجیے۔ میں نے سلام کیا اور ان دونوں نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا: برادر عزیز اور نبیٔ محترم! خوش آمدید۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام مجھے لے کر تیسرے آسمان پر چڑھے اور اس کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ کہا: میں جبریل ہوں۔ پوچھا گیا: تمھارے ساتھ کون ہے؟ انھوں نے کہا: حضرت محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا گیا: کیا انھیں بلایا گیا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ کہا گیا: آپ کا تشریف لانا مبارک ہو۔ تشریف لانے والا مہمان بہت اچھا ہے۔ پھر دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ یوسف علیہ السلام ہیں، انھیں سلام کیجیے۔ میں نے انھیں سلام کہا: انھوں نے میرے سلام کا جواب دیا اور کہا: نیک طینت بھائی اور نبیٔ محترم! خوش آمدید۔

ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: أَوَ قَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِدْرِيسُ، قَالَ: هٰذَا إِدْرِيسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ،

پھر حضرت جبریل علیہ السلام مجھے چوتھے آسمان پر لے کر پہنچے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ انھوں نے جواب دیا: میں جبریل ہوں۔ پوچھا گیا: تمھارے ساتھ کون ہے؟ انھوں نے کہا کہ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا گیا: کیا انھیں دعوت دی گئی تھی؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ کہا گیا: خوش آمدید! جس سفر پر آئے ہو وہ مبارک اور خوشگوار ہو۔ پھر دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضرت جبریل نے کہا: یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں، انھیں سلام کریں۔ میں نے سلام کیا تو انھوں نے سلام کا جواب دے کر کہا: اے برادر گرامی اور نبیٔ محترم! خوش آمدید۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام مجھے لے کر پانچویں آسمان پر چڑھے، دروازہ کھٹکھٹایا۔ پوچھا گیا: کون ہے؟

فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ، قَالَ: هٰذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسٰى، قَالَ: هٰذَا مُوسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ.

انھوں نے کہا: میں جبریل ہوں۔ پوچھا گیا: تمھارے ساتھ کون ہے؟ انھوں نے کہا کہ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا گیا: انھیں بلایا گیا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ کہا گیا: انھیں خوش آمدید! اور جس سفر پر آئے ہیں وہ خوش گوار اور مبارک ہو۔ جب میں وہاں پہنچا تو حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ حضرت ہارون علیہ السلام ہیں، انھیں سلام کیجیے۔ میں نے انھیں سلام کیا تو انھوں نے سلام کا جواب دے کر کہا: اے معزز بھائی اور نبیٔ محترم! خوش آمدید۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام مجھے لے کر چھٹے آسمان پر چڑھے۔ اس کا دروازہ کھٹکھٹایا تو پوچھا گیا: کون ہے؟ انھوں نے کہا: میں جبریل ہوں۔ پوچھا گیا: تمھارے ساتھ کون ہے؟ انھوں نے کہا کہ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا گیا: کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ کہا گیا: انھیں خوش آمدید! سفر مبارک ہو۔ جب میں وہاں پہنچا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں، انھیں سلام کیجیے۔ میں نے انھیں سلام کیا تو انھوں نے سلام کا جواب دے کر کہا: اخی المکرم اور نبیٔ محترم! خوش آمدید۔

فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكٰى، قِيلَ لَهُ: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ: أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي، ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ، قَالَ: هٰذَا أَبُوكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ

پھر جب میں آگے بڑھا تو وہ رونے لگے۔ پوچھا گیا: آپ کیوں روتے ہیں؟ انھوں نے کہا: میں اس لیے روتا ہوں کہ ایک نوعمر جوان جسے میرے بعد رسول بنا کر بھیجا گیا ہے اس کی امت جنت میں میری امت سے زیادہ تعداد میں داخل ہوگی۔ حضرت جبریل علیہ السلام مجھے ساتویں آسمان پر لے کر چڑھے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ انھوں نے کہا: میں جبریل ہوں۔ پوچھا گیا: تمھارے ساتھ کون ہے؟ انھوں نے کہا کہ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا گیا: کیا انھیں دعوت دی گئی تھی؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ کہا گیا: خوش

السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ.

آمدید! اور جس سفر پر تشریف لائے ہیں وہ خوشگوار اور مبارک ہو۔ پھر میں وہاں پہنچا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ملے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ آپ کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں، انھیں سلام کیجیے۔ میں نے انھیں سلام کیا تو انھوں نے سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: اے پسر عزیز اور نبئ محترم خوش آمدید۔

ثُمَّ رُفِعْتُ إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ، وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيلَةِ، قَالَ: هٰذِهِ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى، وَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ: نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَانِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ، ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِّنْ خَمْرٍ وَّإِنَاءٍ مِّنْ لَّبَنٍ وَّإِنَاءٍ مِّنْ عَسَلٍ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ: هِيَ الْفِطْرَةُ الَّتِي أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ، ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَاةُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى مُوسٰى فَقَالَ: بِمَا أُمِرْتَ؟ قَالَ: أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَّإِنِّي وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ،

پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک بلند کیا گیا تو میں نے دیکھا کہ اس کے پھل مقام ہجر کے مٹکوں کی طرح بڑے بڑے ہیں اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح چوڑے چوڑے ہیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ وہاں چار نہریں تھیں: (ان میں) دو نہریں بند اور دو نہریں کھلی ہوئی تھیں۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ نہریں کیسی ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ بند نہریں تو جنت کی ہیں اور جو کھلی ہیں وہ نیل اور فرات کا سرچشمہ ہیں۔ پھر بیت المعمور کو میرے سامنے لایا گیا۔ پھر میرے سامنے ایک پیالہ شراب کا، ایک پیالہ دودھ کا اور ایک پیالہ شہد کا لایا گیا تو میں نے دودھ کا پیالہ لے لیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ فطرت اسلام ہے جس پر آپ اور آپ کی امت قائم ہے۔ پھر مجھ پر شب و روز میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ جب میں واپس لوٹا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے میرا گزر ہوا۔ انھوں نے پوچھا: آپ کو کیا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے کہا: مجھے دن رات میں پچاس نمازیں ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: آپ کی امت ہر دن پچاس نمازیں نہیں پڑھ سکے گی۔ اللہ کی قسم! میں آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کر چکا ہوں اور اس معاملے میں بنی اسرائیل کے ساتھ سر توڑ کوشش کر چکا ہوں، لہٰذا آپ اپنے رب کی طرف لوٹ جائیں اور اپنی امت کے لیے تخفیف کی

فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ: بِمَ أُمِرْتَ؟ قُلْتُ: أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ، قَالَ: سَأَلْتُ رَبِّي حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ وَلٰكِنْ أَرْضٰى وَأُسَلِّمُ. قَالَ: فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَانِي مُنَادٍ: أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي».

[راجع: ٣٢٠٧]

درخواست کریں، چنانچہ میں لوٹ کر گیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے دس نمازیں معاف کر دیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آیا تو انھوں نے پھر ویسا ہی کہا۔ پھر اللہ کے پاس گیا تو اللہ نے مزید دس نمازیں معاف کر دیں۔ میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آیا تو انھوں نے پھر ویسا ہی کہا۔ پھر میں لوٹ کر گیا تو مجھے دس نمازیں اور معاف کر دی گئیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آیا تو انھوں نے پھر ویسا ہی کہا، چنانچہ میں لوٹ کر گیا تو مجھے ہر دن میں دس نمازوں کا حکم دیا گیا۔ پھر لوٹا تو موسیٰ علیہ السلام نے پھر ویسا ہی کہا۔ میں پھر لوٹا تو مجھے ہر دن میں پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آیا تو انھوں نے پوچھا کہ آپ کو کس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے کہا: ہر دن میں پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا ہے۔ انھوں نے کہا: آپ کی امت دن میں پانچ نمازیں بھی نہیں پڑھ سکے گی۔ میں تم سے پہلے لوگوں کا خوب تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل پر خوب زور ڈال چکا ہوں، لہٰذا تم ایسا کرو پھر اپنے پروردگار کے پاس جاؤ اور اپنی امت کے لیے تخفیف کی درخواست کرو۔ میں نے جواب دیا میں اپنے رب سے کئی دفعہ درخواست کر چکا ہوں، اب مجھے حیا آتی ہے، لہٰذا میں راضی ہوں اور اس کے حکم کو تسلیم کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: میں آگے بڑھا تو ایک منادی (خود اللہ تعالیٰ) نے آواز دی کہ میں نے حکم جاری کر دیا اور اپنے بندوں پر تخفیف بھی کر دی۔"

٣٨٨٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَمَا جَعَلْنَا ٱلرُّءْيَا ٱلَّتِىٓ أَرَيْنَٰكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ﴾ [الإسراء: ٦٠] قَالَ: هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ

[3888] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: "اور وہ منظر جو ہم نے آپ کو دکھایا صرف لوگوں کی آزمائش کے لیے تھا" سے مراد خواب نہیں بلکہ یہ آنکھ کی رؤیت تھی جو رسول اللہ ﷺ کو اسی رات دکھائی گئی جس رات آپ کو بیت المقدس کی سیر

أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: ﴿وَٱلشَّجَرَةَ ٱلْمَلْعُونَةَ فِي ٱلْقُرْءَانِ﴾ [الإسراء: ٦٠] قَالَ: هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ. [انظر: ٤٧١٦، ٦٦١٣]

کرائی گئی تھی۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قرآن میں شجرۂ ملعونہ سے مراد تھوہر کا درخت ہے۔

(٤٣) بَابُ وُفُودِ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ وَبَيْعَةِ الْعَقَبَةِ

باب:43- مکہ مکرمہ میں نبی ﷺ کے پاس وفود انصار کا آنا اور بیعت عقبہ کا بیان

٣٨٨٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. ح، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ وَّكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، بِطُولِهِ. قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ: وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَّإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا. [راجع: ٢٧٥٧]

[3889] حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ جب حضرت کعب رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے تھے تو وہ انھیں چلتے پھرتے وقت پکڑ کر چلتے تھے۔ انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ جانے کا طویل واقعہ سنا۔ ابن بکیر نے اپنی روایت میں بیان کیا کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں عقبہ کی رات نبی ﷺ کی خدمت میں موجود تھا جب ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا پختہ عہد کیا تھا۔ اگرچہ لوگوں میں غزوۂ بدر کا چرچا زیادہ ہے لیکن میرے نزدیک عقبہ کی بیعت، بدر کی لڑائی میں حاضری سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

٣٨٩٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: كَانَ عَمْرٌو يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: شَهِدَ بِي خَالَايَ الْعَقَبَةَ.

[3890] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں اپنے دو ماموؤں کے ساتھ بیعت عقبہ (ثانیہ) میں حاضر ہوا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: أَحَدُهُمَا الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ. [انظر: ٣٨٩١]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے فرمایا: ان دو میں ایک براء بن معرور رضی اللہ عنہ تھے۔

٣٨٩١ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ: قَالَ عَطَاءٌ:

[3891] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں، میرے والد گرامی اور میرے دونوں

قَالَ جَابِرٌ: أَنَا وَأَبِي وَخَالَايَ مِنْ أَصْحَابِ الْعَقَبَةِ. [راجع: ٣٨٩٠]

ماموں مقام عقبہ میں بیعت کرنے والوں میں سے ہیں۔

٣٨٩٢ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللهِ بْن عَبْدِ اللهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ مِنَ الَّذِينَ شَهِدُوا بَدْرًا مَّعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمِنْ أَصْحَابِهِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ: «تَعَالَوْا بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَّا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا، وَّلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَّفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللهِ، إِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ». قَالَ: فَبَايَعْتُهُ عَلَى ذٰلِكَ. [راجع: ١٨]

[3892] حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ غزوۂ بدر میں شرکت کی تھی اور عقبہ کی رات آپ سے عہد و پیمان کیا تھا، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت فرمایا جب آپ کے پاس صحابہ کی ایک جماعت تھی: ''آؤ مجھ سے اس بات کا عہد کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، نہ چوری کرو گے نہ زنا کرو گے، نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے اور نہ کسی پر ایسا بہتان لگاؤ گے جسے تم نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں سے تراشا ہو، نیز اچھی باتوں میں میری نافرمانی بھی نہیں کرو گے۔ تم میں سے جس نے اس عہد کو پورا کیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے۔ اور جو کوئی ان میں سے کسی کام کا مرتکب ہوا پھر اسے دنیا میں سزا مل گئی تو وہ سزا اس کے لیے کفارہ ہو گی۔ اور جس نے ان میں سے کوئی کام کیا اور اللہ نے اس پر پردہ پوشی کی تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے چاہے تو اسے سزا دے اگر چاہے تو اسے معاف کر دے۔'' چنانچہ میں نے ان امور پر آپ سے بیعت کی۔

٣٨٩٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: إِنِّي مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَقَالَ: بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللهِ شَيْئًا، وَّلَا نَسْرِقَ، وَلَا نَزْنِيَ، وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَلَا نَنْتَهِبَ، وَلَا نَقْضِيَ، بِالْجَنَّةِ إِنْ فَعَلْنَا ذٰلِكَ،

[3893] حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں ان نقباء میں سے ہوں جنھوں نے (عقبہ کی رات) رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی۔ انھوں نے فرمایا: ہم نے اس شرط پر بیعت کی تھی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے، نہ چوری کریں گے اور نہ زنا کے مرتکب ہوں گے، نیز ایسی جان کو قتل نہیں کریں گے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام ٹھہرایا ہو، لوٹ مار نہیں کریں گے، نیز ہم جنت کے متعلق قطعی فیصلہ نہیں کریں گے۔ اگر ہم نے

فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذٰلِكَ إِلَى اللهِ. [راجع: ١٨]

اسے پورا کیا تو ہمیں جنت ملے گی اور اگر ہم نے ان میں سے کسی کام کی خلاف ورزی کی تو اس کا فیصلہ اللہ پر ہے۔

فائدہ: حدیث میں [لَا نَقْضِي بِالْجَنَّةِ] یعنی ہم کسی کے لیے اس کے جنتی ہونے کا قطعی فیصلہ نہیں کریں گے بلکہ اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے۔ بعض روایات میں [لَا نَعْصِي] ہے، اس کے معنی ہیں کہ ہم جنت کے بدلہ میں اللہ کی نافرمانی نہیں کریں گے۔ یہ معنی بھی ہوسکتا ہے: لانعصي پر جملہ ختم ہو جائے کہ ہم اللہ کی نافرمانی نہیں کریں گے۔ یہ مفہوم سورۂ صف کی آیت:12 کے مطابق ہے اور بِالْجَنَّةِ کا تعلق بَايَعْنَا سے ہوگا، یعنی ہم نے جنت کے عوض یہ بیعت کی۔

(٤٤) بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ ﷺ عَائِشَةَ وَقُدُومِهَا الْمَدِينَةَ وَبِنَائِهِ بِهَا

باب: 44- نبی ﷺ کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرنا، پھر مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد ان کی رخصتی کا بیان

٣٨٩٤ - حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ فَوُعِكْتُ فَتَمَرَّقَ شَعْرِي، فَوَفَى جُمَيْمَةً فَأَتَتْنِي أُمِّي أُمُّ رُومَانَ وَإِنِّي لَفِي أُرْجُوحَةٍ وَمَعِي صَوَاحِبُ لِي، فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا لَا أَدْرِي مَا تُرِيدُ بِي، فَأَخَذَتْ بِيَدِي حَتّٰى أَوْقَفَتْنِي عَلٰى بَابِ الدَّارِ، وَإِنِّي لَأُنْهِجُ حَتّٰى سَكَنَ بَعْضُ نَفَسِي، ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ وَجْهِي وَرَأْسِي، ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ، فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ: عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلٰى خَيْرِ طَائِرٍ، فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ ضُحًى فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ.

[انظر: ٣٨٩٦، ٥١٣٣، ٥١٣٤، ٥١٥٦، ٥١٥٨، ٥١٦٠]

[3894] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب نبی ﷺ نے مجھ سے نکاح کیا تو میں چھ برس کی تھی۔ پھر ہم مدینہ طیبہ آئے اور بنوحارث کے محلے میں قیام کیا تو مجھے بخار آنے لگا، جس نے میرے بال گرا دیے۔ پھر جب میرے کندھوں تک بال ہو گئے تو میری والدہ حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا میرے پاس آئیں۔ اس وقت میں اپنی ہم عمر سہیلیوں سے جھولا جھول رہی تھی۔ میری والدہ نے مجھے زور سے آواز دی تو میں ان کے پاس چلی آئی اور مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ مجھے کیوں بلا رہی ہیں؟ انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے گھر کے دروازہ کے پاس کھڑا کر دیا، جبکہ میرا سانس پھول رہا تھا، حتی کہ میرا سانس کنٹرول ہوا تو انھوں نے کچھ پانی میرے منہ اور سر پر ڈالا۔ پھر مجھے صاف کر کے گھر کے اندر لے گئیں۔ گھر میں چند انصاری خواتین موجود تھیں۔ انھوں نے کہا: مبارک ہو۔ تم خیر و برکت کے ساتھ آئی ہو، تمھارا نصیب اچھا ہے۔ پھر میری ماں نے مجھے ان کے حوالے کر دیا۔ انھوں نے میرا بناؤ سنگھار کیا۔ پھر دوپہر کے وقت رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں خوفزدہ

ہوگئی۔ انھوں نے مجھے آپ کے سپرد کر دیا۔ اس وقت میری عمر نو برس کی تھی۔

٣٨٩٥ - حَدَّثَنَا مُعَلًّى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: «أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ أَرٰى أَنَّكِ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيرٍ وَّيَقُولُ: هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَأَكْشِفُ، فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ: إِنْ يَّكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ». [انظر: ٥٠٧٨، ٥١٢٥، ٧٠١١، ٧٠١٢]

[3895] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انھیں فرمایا تھا: ”میں نے تجھے دو بار خواب میں دیکھا کہ تم ریشمی کپڑے کے ایک ٹکڑے میں ہو اور ایک شخص مجھ سے کہتا ہے کہ آپ کی اہلیہ ہیں۔ جب میں نے اس سے کپڑا ہٹایا تو تمھیں دیکھا۔ میں نے کہا: اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے ضرور پورا کرے گا۔“

٣٨٩٦ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: تُوُفِّيَتْ خَدِيجَةُ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ بِثَلَاثِ سِنِينَ، فَلَبِثَ سَنَتَيْنِ أَوْ قَرِيبًا مِّنْ ذٰلِكَ وَنَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، ثُمَّ بَنٰى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ. [راجع: ٣٨٩٤]

[3896] حضرت عروہ بن زبیر ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ سیدہ خدیجہ ؓ نے نبی ﷺ کے مدینہ طیبہ تشریف لے جانے سے تین برس قبل وفات پائی۔ پھر آپ ﷺ دو سال یا اس کے لگ بھگ ٹھہرے (اور آپ نے کسی خاتون سے شادی نہیں کی۔ بعد ازاں) آپ نے حضرت عائشہ ؓ سے نکاح کیا جبکہ ان کی عمر چھ برس تھی، پھر ان کی رخصتی کی گئی جبکہ وہ نو برس کی تھیں۔

(٤٥) بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ

باب: 45- نبی ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام ؓ کا مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کرنا

وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ وَّأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءًا مِّنَ الْأَنْصَارِ».

حضرت عبداللہ بن زید اور حضرت ابوہریرہ ؓ دونوں نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اگر ہجرت کا ثواب پیش نظر نہ ہوتا تو میں انصار کا ایک آدمی ہوتا۔“

وَقَالَ أَبُو مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَّكَّةَ إِلٰى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلٰى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ، فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ».

حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ (آپ نے فرمایا:) ”میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر کے جا رہا ہوں جہاں بکثرت کھجوروں کے باغات ہیں۔ میرا ذہن یمامہ یا ہجر کی طرف گیا لیکن وہ تو مدینہ یثرب نکلا۔“

٣٨٩٧ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ: عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نُرِيدُ وَجْهَ اللهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ، فَمِنَّا مَنْ مَضٰى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ: مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنْ إِذْخِرٍ، وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا. [راجع: ١٢٧٦]

[3897] حضرت ابو وائل سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نے حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی عیادت کی تو انھوں نے فرمایا: ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ ہجرت کی۔ اس سے مقصود صرف اللہ تعالیٰ کی رضا تھی، چنانچہ ہمارا ثواب اللہ کے ذمے ہوگیا۔ ہم میں سے کچھ ایسے بھی تھے کہ انھوں نے دنیا میں کچھ مفاد حاصل نہ کیا۔ ان میں سے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہیں۔ وہ جنگ احد میں شہید ہوئے تو انھوں نے صرف ایک کمبل چھوڑا۔ جب ہم اس سے ان کا سر ڈھانپتے تھے تو پاؤں کھل جاتے اور جب پاؤں ڈھانپتے تو ان کا سر ننگا ہو جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کا سر ڈھانپ دیں اور ان کے پاؤں پر کچھ اذخر گھاس رکھ دیں۔ اور ہم میں سے کچھ ایسے ہیں کہ جن کا پھل پک چکا ہے اور وہ چن چن کر کھا رہا ہے۔

٣٨٩٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - هُوَ ابْنُ زَيْدٍ - عَنْ يَحْيٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ - أُرَاهُ - يَقُولُ: «الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلٰى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ ﷺ». [راجع: ١]

[3898] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اعمال، نیت پر موقوف ہیں۔ جس نے دنیا حاصل کرنے کے لیے یا کسی عورت سے شادی رچانے کے لیے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے جس طرف اس نے ہجرت کی۔ اور جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی، اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہی سمجھی جائے گی۔''

٣٨٩٩ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ مُجَاهِدِ ابْنِ جَبْرٍ الْمَكِّيِّ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ.

[انظر: ٤٣٠٩، ٤٣١٠، ٤٣١١]

[3899] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہا کرتے تھے کہ فتح مکہ کے بعد (مکہ سے) ہجرت ختم ہے۔

٣٩٠٠ - قَالَ يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: وَحَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ فَسَأَلْنَاهَا عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَتْ: لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ، كَانَ الْمُؤْمِنُونَ يَفِرُّ أَحَدُهُمْ بِدِينِهِ إِلَى اللهِ تَعَالَى وَإِلَى رَسُولِهِ ﷺ مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللهُ الْإِسْلَامَ، وَالْيَوْمَ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ. [راجع: ٣٠٨٠]

[3900] حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں عبید بن عمیر لیثی کے ہمراہ حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ہم نے ان سے ہجرت کے متعلق سوال کیا۔ انھوں نے فرمایا: اب ہجرت نہیں رہی، کیونکہ ایک وقت تھا جب مومن اپنے دین کی حفاظت کے لیے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف بھاگتے تھے۔ انھیں یہ خوف تھا کہ وہ دین کے بارے میں فتنے میں پڑ جائیں گے۔ اب تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے۔ آج اہل ایمان جہاں چاہیں اپنے رب کی عبادت کر سکتے ہیں، البتہ جہاد اور اس کی نیت کا ثواب باقی ہے۔

٣٩٠١ - حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: قَالَ هِشَامٌ: فَأَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ سَعْدًا قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ ﷺ وَأَخْرَجُوهُ، اللّٰهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ.

[3901] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن معاذ ؓ نے (اپنی بیماری کے وقت) دعا مانگی: اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میرے نزدیک سب سے پسندیدہ بات یہ تھی کہ میں اس قوم سے تیری رضا کے لیے جہاد کرتا جنھوں نے تیرے رسول ﷺ کو جھٹلایا اور اسے اپنے وطن سے نکالا۔ اے اللہ! اب میرا گمان ہے کہ تو نے ہمارے اور ان کے درمیان جہاد کو بند کر دیا ہے۔

وَقَالَ أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ: أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ: مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا نَبِيَّكَ وَأَخْرَجُوهُ مِنْ قُرَيْشٍ. [راجع: ٤٦٣]

(راویٔ حدیث) ابان بن یزید نے حضرت عائشہ ؓ سے یوں روایت کیا ہے: وہ قوم جس نے تیرے نبی کو جھٹلایا اور انھیں اپنے وطن سے نکالا، اس سے قریش مراد ہیں۔

٣٩٠٢ - حَدَّثَنِي مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بُعِثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحٰى إِلَيْهِ، ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِينَ، وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ. [راجع: ٣٨٥١]

[3902] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو جب نبوت ملی تو آپ کی عمر چالیس سال تھی۔ پھر آپ کو مکہ مکرمہ میں تیرہ سال تک مسلسل وحی آتی رہی۔ اس کے بعد آپ کو ہجرت کا حکم ہوا تو دس سال تک آپ مہاجر بن کر رہے۔ اور جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر مبارک تریسٹھ (63) سال تھی۔

٣٩٠٣ - حَدَّثَنِي مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَكَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ. [راجع: ٣٨٥١]

[3903] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے (نبوت ملنے کے بعد) تیرہ سال تک مکہ میں قیام فرمایا۔ اور جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر مبارک تریسٹھ (63) برس کی تھی۔

٣٩٠٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عُبَيْدٍ - يَعْنِي ابْنَ حُنَيْنٍ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ». فَبَكٰى أَبُو بَكْرٍ وَّقَالَ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا، فَعَجِبْنَا لَهُ وَقَالَ النَّاسُ: انْظُرُوا إِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ، يُخْبِرُ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، وَهُوَ يَقُولُ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمَنَا بِهِ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ، وَّلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِّنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، إِلَّا خُلَّةَ الْإِسْلَامِ، لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ». [راجع: ٤٦٦]

[3904] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اختیار دیا ہے کہ اگر وہ دنیا کی ظاہری رونق میں سے جو چاہے اللہ اسے وہ دے دے گا یا وہ نعمتیں پسند کرلے جو اللہ کے پاس ہیں تو اس نے ان نعمتوں کو پسند کیا جو اللہ کے پاس ہیں۔'' یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ ہم نے ان پر تعجب کیا اور لوگوں نے کہا: اس بوڑھے کو دیکھو کہ رسول اللہ ﷺ تو ایک بندے کے متعلق خبر دے رہے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ترو تازگی اور اپنی نعمتیں دینے میں اختیار دیا ہے اور یہ شیخ کہتے ہیں کہ ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ دراصل رسول اللہ ﷺ ہی کو اختیار دیا گیا تھا۔ اور ہم میں سب سے زیادہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کو جاننے والے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ''رفاقت اور مال کے اعتبار سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان ابوبکر کا ہے۔ اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا لیکن اب صرف اسلامی اخوت اور دوستی باقی ہے۔ مسجد میں ابوبکر کے دریچے کے علاوہ کوئی دریچہ نہ رہنے دیا جائے۔''

٣٩٠٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ

[3905] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے اپنے والدین کو دین حق کی پیروی

اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً، فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ أَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتَّى بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ، فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَخْرَجَنِي قَوْمِي فَأُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي، فَقَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ: فَإِنَّ مِثْلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ، إِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَأَنَا لَكَ جَارٌ، ارْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ، فَرَجَعَ وَارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَطَافَ ابْنُ الدَّغِنَةِ عَشِيَّةً فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ، أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَيَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَحْمِلُ الْكَلَّ، وَيَقْرِي الضَّيْفَ، وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ؟ فَلَمْ تُكَذِّبْ قُرَيْشٌ بِجِوَارِ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَقَالُوا لِابْنِ الدَّغِنَةِ: مُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، فَلْيُصَلِّ فِيهَا وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِينَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهِ، فَإِنَّا نَخْشَى أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا.

کرتے ہوئے ہی دیکھا ہے۔ اور ہم پر کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا کہ صبح و شام دونوں وقت رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس نہ آتے ہوں۔ پھر جب مسلمانوں کو سخت اذیت دی جانے لگی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حبشہ کی طرف ہجرت کی نیت سے (مکہ سے) نکلے۔ جب آپ برک الغماد کے مقام پر پہنچے تو انھیں ابن دغنہ ملا جو قبیلۂ قارہ کا سردار تھا۔ اس نے پوچھا: اے ابوبکر! کہاں جا رہے ہو؟ انھوں نے جواب دیا کہ میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے، اس لیے میں چاہتا ہوں کہ زمین کی سیر و سیاحت کروں اور اپنے رب کی یکسوئی سے عبادت کروں۔ ابن دغنہ کہنے لگا: تمھارے جیسا شخص نہ تو نکلنے پر مجبور ہوسکتا ہے اور نہ اسے کوئی نکال ہی سکتا ہے کیونکہ ضرورت مند محتاج لوگوں کے پاس جو چیز نہیں ہوتی تم انھیں مہیا کرتے ہو، رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہو، ناداروں کی کفالت اور مہمانوں کی ضیافت کرتے ہو اور راہ حق میں اگر کسی کو مصیبت آئے تو تم اس کی مدد کرتے ہو، لہٰذا میں تمھیں پناہ دیتا ہوں تم (مکہ) لوٹ چلو اور اپنے شہر میں رہ کر اپنے رب کی عبادت کرو، چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ابن دغنہ کے ساتھ مکہ واپس آ گئے۔ اس کے بعد ابن دغنہ رات کے وقت قریش کے سرداروں سے ملا اور ان سے کہا: ابوبکر (رضی اللہ عنہ) جیسا شخص نہ تو نکلنے پر مجبور ہوسکتا ہے اور نہ اسے کوئی نکال ہی سکتا ہے، کیا تم ایسے شخص کو نکالتے ہو جو لوگوں کو وہ چیزیں مہیا کرتا ہے جو ان کے پاس نہیں ہوتیں، وہ رشتہ داروں سے اچھا سلوک اور بے کسوں کی کفالت کرتا ہے، مہمان نوازی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے اور جب کبھی کسی کو راہ حق میں تکلیف پہنچتی ہے تو اس کی مدد کرتا ہے۔ الغرض قریش نے ابن دغنہ کی پناہ کو مسترد نہ کیا۔ البتہ اس سے کہا کہ تم ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہہ دو کہ وہ اپنے

گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں اور وہیں نماز یا جو چاہیں ادا کریں۔ علانیہ یہ کام کر کے ہمارے لیے اذیت کا باعث نہ بنیں کیونکہ یہ کام علانیہ کرنے سے ہمیں اپنی عورتوں اور بچوں کے بگڑنے کا اندیشہ ہے۔

فَقَالَ ذٰلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ، فَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ بِذٰلِكَ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِصَلَاتِهِ وَلَا يَقْرَأُ فِي غَيْرِ دَارِهِ، ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَتَقَذَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ، وَهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ.

ابن دغنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ پیغام پہنچا دیا تو انھوں نے اس شرط کے مطابق مکہ میں دوبارہ رہائش رکھ لی، چنانچہ وہ اپنے گھر میں اپنے پروردگار کی عبادت کرتے۔ نہ تو نماز علانیہ ادا کرتے اور نہ اپنے گھر کے علاوہ کسی دوسری جگہ تلاوت ہی کرتے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دل میں خیال میں آیا تو انھوں نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنائی، وہاں نماز ادا کرتے اور قرآن پاک کی تلاوت کرتے۔ پھر ایسا ہوا کہ مشرکین کی عورتیں اور بچے بکثرت ان کے پاس جمع ہو جاتے، سب کے سب تعجب کرتے اور آپ کی طرف متوجہ رہتے۔

وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ، فَأَفْزَعَ ذٰلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا: إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا أَبَا بَكْرٍ بِجِوَارِكَ عَلٰى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، فَقَدْ جَاوَزَ ذٰلِكَ، فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، فَأَعْلَنَ بِالصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِ، وَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا فَانْهَهُ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلٰى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَ، وَإِنْ أَبٰى إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ بِذٰلِكَ فَاسْأَلْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ، فَإِنَّا قَدْ كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ الْاِسْتِعْلَانَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَاقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ، فَإِمَّا أَنْ

چونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ بڑی گریہ وزاری کرنے والے شخص تھے، جب قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو انھیں اپنی آنکھوں پر قابو نہیں رہتا تھا۔ یہ حال دیکھ کر سردارانِ قریش گھبرا گئے۔ بالآخر انھوں نے ابن دغنہ کو بلا بھیجا۔ اس کے آنے پر انھوں نے شکایت کی کہ ہم نے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو تمھاری وجہ سے اس شرط پر امان دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں مگر انھوں نے اس سے تجاوز کرتے ہوئے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنا لی ہے جس میں علانیہ نماز ادا کرتے اور قرآن کی تلاوت کرتے ہیں، ہمیں اندیشہ ہے کہ ہماری عورتیں اور بچے بگڑ جائیں گے، لہٰذا تم انھیں منع کرو اور اگر وہ اسے منظور کر لیں کہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں تو امان برقرار ہے اگر نہ مانیں اور اس پر ضد کریں کہ علانیہ عبادت کریں گے تو تم اپنی پناہ ان سے واپس مانگ لو

تَقْتَصِرَ عَلٰى ذٰلِكَ وَإِمَّا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيَّ ذِمَّتِي، فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ، وَأَرْضٰى بِجِوَارِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَالنَّبِيُّ ﷺ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْمُسْلِمِينَ: «إِنِّي أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ»، فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ، وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ قِبَلَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَلٰى رِسْلِكَ، فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي»، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَهَلْ تَرْجُو ذٰلِكَ بِأَبِي أَنْتَ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ لِيَصْحَبَهُ، وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ - وَهُوَ الْخَبَطُ - أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ.

کیونکہ ہم لوگ تمھاری پناہ کو توڑنا پسند نہیں کرتے لیکن ہم ابوبکر ؓ کی علانیہ عبادت کو کسی صورت بھی برقرار نہیں رکھ سکتے۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد ابن دغنہ حضرت ابوبکر ؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا: تمھیں معلوم ہے کہ میں نے تم سے کس بات پر معاہدہ کیا تھا، لہٰذا تم اس پر قائم رہو یا پھر میری امان مجھے واپس کرو کیونکہ میں یہ نہیں چاہتا کہ عرب کے لوگ یہ خبر سنیں، جس کو میں نے امان دی تھی اسے پامال کر دیا گیا ہے۔ اس پر حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: میں تیری امان واپس کرتا ہوں اور میں صرف اللہ عزوجل کی امان پر خوش ہوں۔ نبی ﷺ اس وقت مکہ ہی میں تھے اور آپ نے مسلمانوں سے فرمایا تھا: ''مجھے تمھاری ہجرت کی جگہ دکھائی گئی ہے۔ وہاں کھجوروں کے درخت ہیں اور اس کے دونوں طرف پتھریلے میدان ہیں، یعنی سیاہ پتھر ہیں۔'' یہ سن کر جس نے ہجرت کی تو وہ مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوا اور اکثر لوگ جنھوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی، وہ بھی مدینہ طیبہ کی طرف لوٹ آئے۔ حضرت ابوبکر ؓ نے بھی مدینہ طیبہ جانے کی تیاری کی تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''ٹھہر جاؤ کیونکہ امید ہے کہ مجھے بھی اجازت مل جائے گی۔'' حضرت ابوبکر ؓ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! کیا آپ کو اس کی امید ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' پھر ابوبکر ؓ نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی رفاقت کے لیے روک لیا اور اپنی دونوں اونٹنیوں کو چار ماہ تک کیکر کے پتے کھلاتے رہے۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ: هٰذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عروہ نے کہا کہ حضرت عائشہ ؓ کا بیان ہے: ایک دن ہم حضرت ابوبکر ؓ کے گھر میں دوپہر کے وقت بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں حضرت ابوبکر ؓ سے کسی نے کہا: دیکھو یہ رسول اللہ

فِيهَا ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : فِدًى لَهُ أَبِي وَأُمِّي ، وَاللهِ مَا جَاءَ بِهِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ ، قَالَتْ : فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ : «أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ» ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : «فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ» . فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : الصَّحَابَةَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «نَعَمْ» ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ إِحْدٰى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «بِالثَّمَنِ» قَالَتْ عَائِشَةُ : فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ ، فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِّنْ نِطَاقِهَا فَرَبَطَتْ بِهِ عَلٰى فَمِ الْجِرَابِ فَبِذٰلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقِ .

ﷺ اپنے سر پر چادر اوڑھے تشریف لا رہے ہیں۔ آپ پہلے کبھی اس وقت ہمارے پاس نہ آتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان پر میرے ماں باپ قربان ہوں! اللہ کی قسم! وہ اس وقت کسی خاص ضرورت ہی سے آئے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ کو اجازت دی گئی۔ پھر نبی ﷺ نے اندر آ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اپنے لوگوں سے کہو ذرا باہر چلے جائیں۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہاں تو آپ ہی کے گھر والے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے باپ آپ پر فدا ہوں! اللہ کے رسول! مجھے بھی ساتھ لیجیے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے باپ آپ پر قربان ہوں! اللہ کے رسول! میری دو اونٹنیوں میں سے ایک آپ لے لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(ٹھیک ہے لیکن ہم) قیمت سے لیں گے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ پھر ہم نے جلدی سے دونوں کا سامان سفر تیار کیا اور دونوں کے لیے ایک چمڑے کی تھیلی میں کھانا وغیرہ رکھ دیا۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے اپنے کمر بند کا ایک ٹکڑا کاٹ کر اس سے تھیلی کا منہ بند کیا۔ اس وجہ سے ان کا لقب ذات النطاقین رکھا گیا۔

قَالَتْ : ثُمَّ لَحِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلِ ثَوْرٍ فَكَمَنَا فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ ، يَبِيتُ فِي الْغَارِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ - وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ ثَقِفٌ لَقِنٌ - فَيُدْلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جبل ثور کی غار میں چلے گئے اور تین دن اس میں چھپے رہے۔ حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی رات کو ان کے پاس رہتے۔ وہ ایک ذہین اور زیرک نوجوان تھے۔ رات کے پچھلے پہر ان دونوں کے پاس سے واپس

يُكْتَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذٰلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ، وَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِّنْحَةً مِّنْ غَنَمٍ فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِّنَ الْعِشَاءِ فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلٍ وَّهُوَ لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا وَرَضِيفِهِمَا حَتَّى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ. يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ، وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ رَّجُلًا مِّنْ بَنِي الدِّيلِ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيتًا - وَالْخِرِّيتُ: الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ - قَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِي آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلِ السَّهْمِيِّ وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَأَمِنَاهُ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ، وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيلُ فَأَخَذَ بِهِمْ طَرِيقَ السَّوَاحِلِ. [راجع: ٤٧٦]

چلے آتے اور صبح مکہ میں قریش کے ساتھ اس طرح گھل مل جاتے جیسے رات کو وہیں رہے ہیں۔ پھر وہ جتنی باتیں اور تدابیر انھیں نقصان پہنچانے کی سنتے انھیں یاد رکھتے اور رات کی تاریکی میں آتے ہی یہ تمام رپورٹ انھیں پہنچا دیتے۔ حضرت ابوبکر ؓ کا غلام عامر بن فہیرہ بھی ان کے آس پاس اس طرح بکریاں چراتا کہ جب کچھ رات گزر جاتی تو وہ بکریوں کو ان کے پاس لے جاتا تو وہ رات کے وقت تازہ اور گرم گرم دودھ پی کر رات بسر کرتے، پھر عامر بن فہیرہ صبح منہ اندھیرے ہی ان بکریوں کو ہانک لے جاتا تھا، چنانچہ وہ تین راتوں میں ہر شب ایسا ہی کرتا رہا۔ پھر رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر ؓ نے قبیلۂ بنو دیل کے ایک شخص کو مزدور مقرر فرمایا۔ یہ بنو عبد بن عدی میں سے تھا جو بڑا واقف کار رہبر تھا۔ اس نے آل عاص بن وائل سہمی سے عقد حلف کر رکھا تھا اور کفار قریش کے دین پر تھا۔ پھر ان دونوں حضرات نے اس کو امین بنا کر اپنی سواریاں اس کے حوالے کر دیں اور اس سے تین دن بعد، یعنی تیسرے دن کی صبح کو غار ثور پر دونوں سواریوں کو لانے کا عہد لے لیا، چنانچہ وہ حسب وعدہ تیسری رات کی صبح کو اونٹنیاں لے کر حاضر ہوا۔ پھر دونوں حضرات، عامر بن فہیرہ اور راستہ بتانے والے شخص کو لے کر روانہ ہوئے اور اس رہبر نے ان کے ہمراہ ساحل سمندر کا راستہ اختیار کیا۔

٣٩٠٦ - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ وَهُوَ ابْنُ أَخِي سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ يَّقُولُ: جَاءَنَا رُسُلُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَّجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ دِيَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مَنْ قَتَلَهُ أَوْ أَسَرَهُ،

[3906] حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم ؓ کا بیان ہے کہ ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد آئے جو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر ؓ کے بارے میں اس امر کا اعلان کر رہے تھے کہ جو شخص انھیں قتل کر دے یا زندہ گرفتار کر کے لائے تو ہر ایک کے بدلے ایک سو اونٹ اسے بطور انعام دیے جائیں گے، چنانچہ میں ایک وقت اپنی قوم بنو مدلج کی

فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِّنْ مَّجَالِسِ قَوْمِي بَنِي مُدْلِجٍ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ حَتّٰى قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوسٌ فَقَالَ : يَا سُرَاقَةُ! إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ آنِفًا أَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ أُرَاهَا مُحَمَّدًا وَّأَصْحَابَهُ، قَالَ سُرَاقَةُ : فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ هُمْ، فَقُلْتُ لَهُ : إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِهِمْ، وَلٰكِنَّكَ رَأَيْتَ فُلَانًا وَّفُلَانًا، انْطَلَقُوا بِأَعْيُنِنَا يَبْتَغُونَ ضَالَّةً لَّهُمْ، ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً، ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي أَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِي وَهِيَ مِنْ وَّرَاءِ أَكَمَةٍ فَتَحْبِسَهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ رُمْحِي فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ، فَخَطَطْتُ بِزُجِّهِ الْأَرْضَ، وَخَفَضْتُ عَالِيَهُ حَتّٰى أَتَيْتُ فَرَسِي فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي حَتّٰى دَنَوْتُ مِنْهُمْ فَعَثَرَتْ بِي فَرَسِي فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ، فَأَهْوَيْتُ يَدِي إِلٰى كِنَانَتِي فَاسْتَخْرَجْتُ مِنْهَا الْأَزْلَامَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا : أَضُرُّهُمْ أَمْ لَا؟ فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ، فَرَكِبْتُ فَرَسِي وَعَصَيْتُ الْأَزْلَامَ تُقَرِّبُ بِي حَتّٰى إِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ وَأَبُو بَكْرٍ يُّكْثِرُ الْالْتِفَاتَ سَاخَتْ يَدَا فَرَسِي فِي الْأَرْضِ حَتّٰى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ فَخَرَرْتُ عَنْهَا، ثُمَّ زَجَرْتُهَا فَنَهَضَتْ فَلَمْ تَكَدْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا، فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً إِذَا لِأَثَرِ يَدَيْهَا عُثَانٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ، فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْأَزْلَامِ فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ فَنَادَيْتُهُمْ بِالْأَمَانِ فَوَقَفُوا فَرَكِبْتُ فَرَسِي حَتّٰى جِئْتُهُمْ، وَوَقَعَ فِي نَفْسِي حِينَ لَقِيتُ مَا لَقِيتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ أَنْ سَيَظْهَرُ أَمْرُ رَسُولِ اللّٰهِ

مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان میں سے ایک آدمی آیا اور ہمارے پاس کھڑا ہو گیا جبکہ ہم بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے کہا: اے سراقہ! میں نے ابھی ابھی ساحل پر چند لوگ دیکھے ہیں۔ میں انھیں محمد اور ان کے ساتھی خیال کرتا ہوں۔ سراقہ کہتے ہیں: میں سمجھ گیا کہ یہ وہی ہیں مگر میں نے ایسے ہی اس سے کہہ دیا: وہ نہیں ہوں گے بلکہ تو نے فلاں فلاں کو دیکھا ہوگا جو ابھی ہمارے سامنے سے گئے ہیں جو اپنا گم شدہ کوئی جانور تلاش کر رہے تھے۔ اس کے بعد میں تھوڑی دیر تک اس مجلس میں ٹھہرا رہا، پھر کھڑا ہوا اور اپنے گھر جا کر خادمہ سے کہا کہ وہ میرا گھوڑا لے کر باہر جائے اور اس کو ٹیلے کے پیچھے لے کر کھڑی رہے۔ پھر میں نے اپنا نیزہ سنبھالا اور مکان کی پچھلی جانب سے نکلا۔ نیزے کی نوک سے زمین پر خط لگا رہا تھا اور اس کا اوپر والا حصہ نیچے کیے ہوئے تھا۔ اس طرح میں اپنے گھوڑے کے پاس آیا اور اس پر سوار ہو گیا۔ پھر اسے ہوا کی طرح سرپٹ دوڑایا تاکہ مجھے جلدی پہنچائے۔ لیکن جب میں ان کے قریب ہو گیا تو میرے گھوڑے نے ایسی ٹھوکر کھائی کہ میں گھوڑے سے گر پڑا۔ میں کھڑا ہوا اور ترکش کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس میں سے تیر نکال کر فال لی کہ میں ان لوگوں کو نقصان پہنچا سکوں گا یا نہیں؟ تو وہ بات سامنے آئی جو مجھے ناگوار تھی، مگر میں پھر بھی اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور تیروں کی فال کو تسلیم نہ کیا۔ میرا گھوڑا مجھے لے کر پھر اتنا قریب پہنچ گیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی قراءت سنی۔ آپ کسی طرف متوجہ نہ ہوتے تھے جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اِدھر اُدھر بہت دیکھ رہے تھے۔ اتنے میں میرے گھوڑے کے اگلے دونوں پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے اور خود میں بھی اس کے اوپر سے گر پڑا۔ پھر میں نے گھوڑے کو ڈانٹا تو بڑی مشکل

ﷺ. فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوا فِيكَ الدِّيَةَ وَأَخْبَرْتُهُمْ أَخْبَارَ مَا يُرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ، فَلَمْ يَرْزَآنِي وَلَمْ يَسْأَلَانِي إِلَّا أَنْ قَالَ: «أَخْفِ عَنَّا»، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابَ أَمْنٍ، فَأَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ فَكَتَبَ فِي رُقْعَةٍ مِّنْ أَدَمٍ، ثُمَّ مَضٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ.

سے اس کے پاؤں نکلے، مگر جب وہ سیدھا ہوا تو اس کے اگلے دونوں پاؤں سے دھویں کی طرح غبار نمودار ہوا جو آسمان تک پھیل گیا۔ میں نے پھر تیروں سے فال لی تو وہی نکلا جسے میں برا جانتا تھا۔ آخر میں نے انھیں امان کے ساتھ آواز دی تو وہ ٹھہر گئے۔ پھر میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پاس آیا اور جب مجھے ان تک پہنچنے میں رکاوٹیں پیش آئیں تو میرے دل میں خیال آیا کہ رسول اللہ ﷺ کا ضرور بول بالا ہو گا، چنانچہ میں نے آپ کو بتایا کہ آپ کی قوم نے آپ کے متعلق سو اونٹ مقرر کر رکھے ہیں۔ پھر میں نے وہ باتیں بیان کیں جو وہ لوگ آپ کے ساتھ کرنا چاہتے تھے۔ بعدازاں میں نے انھیں زادِ راہ اور کچھ سامان پیش کیا، لیکن انھوں نے نہ تو میرے مال میں کمی کی اور نہ کچھ مانگا ہی، البتہ یہ ضرور کہا: ''ہمارا حال لوگوں سے پوشیدہ رکھیں۔'' میں نے ان سے درخواست کی کہ میرے لیے ایک تحریر امن لکھ دیں۔ آپ نے عامر بن فہیرہ کو حکم دیا جس نے مجھے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر سند امان لکھ دی اور پھر رسول اللہ ﷺ آگے روانہ ہو گئے۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِي رَكْبٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا تُجَّارًا قَافِلِينَ مِنَ الشَّامِ، فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ ثِيَابَ بَيَاضٍ، وَسَمِعَ الْمُسْلِمُونَ بِالْمَدِينَةِ مَخْرَجَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ مَّكَّةَ فَكَانُوا يَغْدُونَ كُلَّ غَدَاةٍ إِلَى الْحَرَّةِ، فَيَنْتَظِرُونَهُ حَتّٰى يَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهِيرَةِ، فَانْقَلَبُوا يَوْمًا بَعْدَمَا أَطَالُوا انْتِظَارَهُمْ فَلَمَّا آوَوْا إِلٰى بُيُوتِهِمْ أَوْفٰى رَجُلٌ مِّنْ يَهُودَ عَلٰى أُطُمٍ مِّنْ آطَامِهِمْ لِأَمْرٍ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَبَصُرَ بِرَسُولِ

ابن شہاب نے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ کی ملاقات سوداگر مسلمانوں کی ایک جماعت سے ہوئی جو حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی زیرِ قیادت ملک شام سے آ رہی تھی۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سفید پوشاک پہنائی۔ ادھر مسلمان اہل مدینہ کو رسول اللہ ﷺ کے تشریف لانے کی خبر پہنچی تو وہ لوگ مقام حرہ تک ہر روز صبح آپ کے استقبال کے لیے آتے اور آپ کا انتظار کرتے، پھر دوپہر کی گرمی انھیں واپس جانے پر مجبور کر دیتی، چنانچہ وہ ایک روز حسب معمول بہت انتظار کے بعد واپس آ گئے اور اپنے

اللهِ ﷺ وَأَصْحَابِهِ مُبَيَّضِينَ يَزُولُ بِهِمُ السَّرَابُ، فَلَمْ يَمْلِكِ الْيَهُودِيُّ أَنْ قَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا مَعَاشِرَ الْعَرَبِ! هٰذَا جَدُّكُمُ الَّذِي تَنْتَظِرُونَ، فَثَارَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى السِّلَاحِ فَتَلَقَّوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ، فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ حَتّٰى نَزَلَ بِهِمْ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَذٰلِكَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ.

گھروں میں بیٹھے تھے کہ ایک یہودی کسی کام کی خاطر، اپنے قلعوں میں سے کسی قلعے پر چڑھا تو اس نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کو سفید لباس میں ملبوس دیکھا۔ جس قدر آپ نزدیک ہو رہے تھے اتنا ہی دور سے سراب کم ہوتا جاتا تھا تب اس یہودی سے نہ رہا گیا اور وہ فوراً آواز بلند پکار اٹھا: اے جماعت عرب! یہ ہے تمھارا بلند مرتبہ معزز سردار جس کا تم شدت سے انتظار کر رہے تھے۔ یہ سنتے ہی مسلمان ہتھیار لے کر آپ کے استقبال کو دوڑے، چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کو مقام حرہ کے پیچھے ملے، انھیں ساتھ لیے دائیں مڑے، پھر انھوں نے بنو عمرو بن عوف کے ہاں پڑاؤ کیا۔ یہ واقعہ ماہ ربیع الاول سوموار کے دن کا ہے۔

فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ لِّلنَّاسِ وَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَامِتًا، فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ لَّمْ يَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُحَيِّي أَبَا بَكْرٍ، حَتّٰى أَصَابَتِ الشَّمْسُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتّٰى ظَلَّلَ عَلَيْهِ بِرِدَائِهِ فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ، فَلَبِثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَنِي عَمْرِو ابْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً وَّأُسِّسَ الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى وَصَلّٰى فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَسَارَ يَمْشِي مَعَهُ النَّاسُ حَتّٰى بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يُصَلِّي فِيهِ يَوْمَئِذٍ رِّجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ مِرْبَدًا لِّلتَّمْرِ لِسُهَيْلٍ وَّسَهْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي حَجْرِ [أَسْعَدَ] ابْنِ زُرَارَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ: «هٰذَا إِنْ شَاءَ اللهُ الْمَنْزِلُ»، ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الْغُلَامَيْنِ فَسَاوَمَهُمَا بِالْمِرْبَدِ لِيَتَّخِذَهُ مَسْجِدًا،

الغرض حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر لوگوں سے ملنے لگے اور رسول اللہ ﷺ خاموش بیٹھے رہے یہاں تک کہ وہ انصاری جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا تھا وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی کو سلام کرتے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ پر دھوپ آ گئی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر آپ پر اپنی چادر کا سایہ کیا تو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو پہچانا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ قبیلۂ بنو عمرو بن عوف کے ہاں تقریباً دس راتیں قیام پذیر رہے۔ آپ نے وہیں اس مسجد کی بنیاد رکھی جس کی اساس تقوی پر ہے اور اس میں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی۔ اس کے بعد آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ چل رہے تھے۔ آپ کی اونٹنی مدینہ طیبہ میں مسجد نبوی کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔ اس میں اس وقت کچھ مسلمان نماز پڑھتے تھے اور وہ سہل اور سہیل دو یتیم بچوں کی کھجوروں کا کھلیان تھا جو اسعد بن زرارہ کی کفالت میں تھے۔ جب آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارا ان شاء اللہ یہی مقام ہو

فَقَالَا: [لَا] بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَأَبَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُمَا هِبَةً حَتَّى ابْتَاعَهُ مِنْهُمَا، ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا، وَطَفِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبِنَ فِي بُنْيَانِهِ وَيَقُولُ:

«هٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرْ
هٰذَا أَبَرُّ رَبَّنَا وَأَطْهَرْ»

وَيَقُولُ:

«اللّٰهُمَّ إِنَّ الْأَجْرَ أَجْرُ الْآخِرَهْ
فَارْحَمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ»

گا۔‘‘ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں بچوں کو بلایا اور ان سے کھلیان کی قیمت معلوم کی تا کہ اسے مسجد بنا سکیں۔ ان دونوں نے کہا: ہم اس کی قیمت نہیں لیں گے بلکہ اللہ کے رسول! ہم یہ زمین آپ کو ہبہ کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ہبہ منظور نہ فرمایا بلکہ قیمت دے کر ان سے وہ جگہ خرید لی اور وہاں مسجد کی بنیاد رکھی اور اس مسجد کی تعمیر میں رسول اللہ ﷺ سب لوگوں کے ساتھ اینٹیں اٹھاتے اور فرماتے: ’’یہ بوجھ اٹھانا کوئی خیبر کا بوجھ اٹھانا نہیں۔ اے ہمارے رب! یہ تو باعث ثواب اور پاکیزہ کام ہے۔‘‘ نیز آپ فرماتے: ’’اے اللہ! ثواب تو آخرت ہی کا ثواب ہے۔ اے اللہ! تو انصار اور مہاجرین پر رحم فرما۔‘‘

فَتَمَثَّلَ بِشِعْرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يُسَمَّ لِي. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَلَمْ يَبْلُغْنَا فِي الْأَحَادِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَمَثَّلَ بِبَيْتِ شِعْرٍ تَامٍّ غَيْرِ هٰذَا الْأَبْيَاتِ.

راوی کہتا ہے کہ آپ ﷺ نے ایک مسلمان کا شعر پڑھا جس کے نام کا مجھے علم نہیں۔ ابن شہاب نے کہا: احادیث میں ہمیں معلوم نہیں ہو سکا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بیت کے علاوہ کسی کا پورا شعر پڑھا ہو۔

فائدہ: تاریخ اسلام میں ہجرت کی بڑی اہمیت ہے۔ رسول اللہ ﷺ 27 صفر 13 نبوت بمطابق 12 ستمبر 622ء بروز جمعرات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ سے نکلے، مکہ سے چار پانچ میل کے فاصلے پر کوہ ثور ہے۔ وہاں جا کر آپ نے تین دن ایک غار میں قیام فرمایا، اس کے بعد یکم ربیع الاول بمطابق 16 ستمبر 622ء بروز سوموار آپ مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہوئے۔ ایک ہفتہ سفر جاری رکھنے کے بعد 18 ربیع الاول 13 نبوت بمطابق 23 ستمبر 622ء بروز سوموار مدینہ سے متصل قباء نامی بستی میں پہنچ گئے۔ جمعرات تک یہاں آرام فرمایا۔ اس دوران میں آپ نے مسجد قباء کی بنیاد رکھی۔ 12 ربیع الاول 1 ہجری جمعہ کے دن آپ قباء سے روانہ ہوئے، بنوسالم کے گھروں تک پہنچے تھے کہ جمعہ کا وقت ہو گیا، آپ نے اس مقام پر مسلمانوں کے ہمراہ جمعہ ادا کیا۔ فراغت کے بعد آپ یثرب کی جنوبی جانب سے شہر میں داخل ہوئے جسے مدینہ طیبہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ وہاں پہنچ کر آپ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں قیام فرمایا اور مسجد نبوی کی بنیاد رکھی جس کا مذکورہ حدیث کے آخر میں ذکر ہے۔

٣٩٠٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ وَفَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: صَنَعْتُ سُفْرَةً لِّلنَّبِيِّ

[3907] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے کھانا تیار کیا جب انھوں نے مدینہ طیبہ ہجرت کرنے

ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ حِينَ أَرَادَ الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُهُ إِلَّا نِطَاقِي، قَالَ: فَشُقِّيهِ، فَفَعَلْتُ، فَسُمِّيْتُ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَسْمَاءُ ذَاتُ النِّطَاقِ. [راجع: ٢٩٧٩]

کا ارادہ کیا۔ میں نے اپنے والد گرامی سے کہا: میں اپنے ازار بند کے علاوہ توشہ دان باندھنے کے لیے کچھ نہیں پاتی۔ انھوں نے فرمایا کہ اس کے دو ٹکڑے کر لو، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ اس وقت سے میرا نام ذات النطاقین ہو گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو ذات النطاق کہا۔

٣٩٠٨ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا أَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ تَبِعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَسَاخَتْ بِهِ فَرَسُهُ، قَالَ: ادْعُ اللهَ لِي وَلَا أَضُرُّكَ، فَدَعَا لَهُ، قَالَ: فَعَطِشَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَمَرَّ بِرَاعٍ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ فَأَتَيْتُهُ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ. [راجع: ٢٤٣٩]

[3908] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ نے مدینہ طیبہ آنے کا ارادہ کیا تو سراقہ بن مالک بن جعشم آپ کے پیچھے لگ گیا۔ نبی ﷺ نے اس کے لیے بددعا کی تو اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔ اس نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کریں میں آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ پھر آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔ راوی کہتا ہے کہ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ کو پیاس لگی اور آپ ایک چرواہے کے پاس سے گزرے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے پیالہ لیا اور اس میں کچھ دودھ دوہا اور آپ کے پاس لایا تو آپ نے اسے نوش فرمایا حتی کہ میں خوش ہو گیا۔

٣٩٠٩ - **حَدَّثَنِي** زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ، ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ تَدْخُلُ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ. وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُّلِدَ فِي الْإِسْلَامِ.

[3909] حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (بوقت ہجرت) وہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے حاملہ تھیں۔ انھوں نے فرمایا کہ میں اس وقت (مکہ سے) نکلی جب وضع حمل کا وقت قریب آ پہنچا تھا۔ میں مدینہ طیبہ آئی اور قباء میں قیام کیا تو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما وہیں پیدا ہوئے۔ پھر میں اسے نبی ﷺ کے پاس لے گئی اور اسے آپ کی گود میں رکھ دیا تو آپ نے ایک کھجور منگوائی۔ پھر آپ نے اسے چبا کر اس میں اپنا لعاب دہن ملایا اور نومولود کے منہ میں ڈال دیا۔ (اس طرح) سب سے پہلے جو چیز اس کے شکم میں گئی وہ رسول اللہ ﷺ کا لعاب دہن تھا۔ پھر آپ نے اس کے منہ

میں کھجور ڈالنے کے بعد اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ یہ مہاجرین کا زمانۂ اسلام میں پہلا بچہ تھا جو (مدینہ طیبہ میں) پیدا ہوا۔

تَابَعَهُ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ حُبْلَى.

[انظر: ٥٤٦٩]

خالد بن مخلد نے زکریا بن یحییٰ کی متابعت کی ہے۔ اس روایت میں ہے کہ حضرت اسماء ؓ نے جب نبی ﷺ کی طرف ہجرت کی تو وہ حاملہ تھیں۔

٣٩١٠ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَتَوْا بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ تَمْرَةً فَلَاكَهَا ثُمَّ أَدْخَلَهَا فِي فِيهِ فَأَوَّلُ مَا دَخَلَ بَطْنَهُ رِيقُ النَّبِيِّ ﷺ.

[3910] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ (ہجرت کے بعد) پہلا بچہ جو اسلام میں پیدا ہوا وہ عبداللہ بن زبیر ؓ ہیں۔ وہ (ان کے گھر والے) انھیں نبی ﷺ کی خدمت میں لائے تو نبی ﷺ نے ایک کھجور لی اور اسے چبایا۔ پھر آپ نے اسے اس (عبداللہ ؓ) کے منہ میں ڈالا۔ ان کے پیٹ میں پہلی داخل ہونے والی چیز نبی ﷺ کا لعاب دہن تھا۔

٣٩١١ - **حَدَّثَنِي** مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ وَهُوَ مُرْدِفٌ أَبَا بَكْرٍ، وَأَبُو بَكْرٍ شَيْخٌ يُعْرَفُ وَنَبِيُّ اللهِ ﷺ شَابٌّ لَا يُعْرَفُ، قَالَ: فَيَلْقَى الرَّجُلُ أَبَا بَكْرٍ، فَيَقُولُ: يَا أَبَا بَكْرٍ! مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْكَ؟ فَيَقُولُ: هٰذَا الرَّجُلُ يَهْدِينِي السَّبِيلَ، قَالَ: فَيَحْسِبُ الْحَاسِبُ أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي الطَّرِيقَ وَإِنَّمَا يَعْنِي سَبِيلَ الْخَيْرِ، فَالْتَفَتَ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هُوَ بِفَارِسٍ قَدْ لَحِقَهُمْ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا فَارِسٌ قَدْ لَحِقَ بِنَا فَالْتَفَتَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَقَالَ:

[3911] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ کے پیچھے (سواری پر) حضرت ابوبکر ؓ تھے۔ حضرت ابوبکر ؓ شکل و صورت میں بوڑھے تھے انھیں ہر ایک پہچانتا تھا لیکن نبی ﷺ نوجوان غیر معروف تھے۔ حضرت انس ؓ کا بیان ہے کہ راستے میں اگر کوئی حضرت ابوبکر ؓ سے ملاقات کرتا اور پوچھتا اے ابوبکر! یہ آدمی کون ہے جو تمھارے آگے ہے؟ وہ جواب دیتے: یہ شخص مجھے رستہ بتانے والا ہے۔ پوچھنے والا یہ سمجھتا کہ وہ عام رستہ بتانے والا ہے، حالانکہ ابوبکر ؓ کی مراد نیکی کا راستہ ہوتا۔ اس دوران میں حضرت ابوبکر ؓ نے گوشۂ چشم سے دیکھا تو ایک شخص جو گھوڑے پر سوار ہے وہ ان کے قریب آ پہنچا ہے۔ انھوں

«اللّٰهُمَّ اصْرَعْهُ»، فَصَرَعَهُ الْفَرَسُ ثُمَّ قَامَتْ تُحَمْحِمُ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! مُرْنِي بِمَ شِئْتَ، فَقَالَ: «فَقِفْ مَكَانَكَ، لَا تَتْرُكَنَّ أَحَدًا يَلْحَقُ بِنَا».

نے کہا: اللہ کے رسول! یہ سوار ہم تک پہنچ رہا ہے۔ نبی ﷺ نے اسے مڑ کر دیکھا تو فرمایا: ''اے اللہ! اسے گرا دے۔'' تو اسے گھوڑے نے گرا دیا۔ پھر وہ گھوڑا ہنہناتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس شخص نے عرض کی: اللہ کے نبی! آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں تعمیل ہو گی۔ آپ نے فرمایا: ''اپنی جگہ ٹھہرے رہو اور کسی کو ہمارے پاس نہ پہنچنے دو۔''

قَالَ: فَكَانَ أَوَّلَ النَّهَارِ جَاهِدًا عَلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ آخِرَ النَّهَارِ مَسْلَحَةً لَّهُ. فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جَانِبَ الْحَرَّةِ ثُمَّ بَعَثَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَاؤُوا إِلٰى نَبِيِّ اللهِ ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِمَا وَقَالُوا: ارْكَبَا آمِنَيْنِ مُطَاعَيْنِ، فَرَكِبَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ، وَحَفُّوا دُونَهُمَا بِالسِّلَاحِ، فَقِيلَ فِي الْمَدِينَةِ: جَاءَ نَبِيُّ اللهِ! جَاءَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَأَشْرَفُوا يَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ: جَاءَ نَبِيُّ اللهِ، [جَاءَ نَبِيُّ اللهِ] فَأَقْبَلَ يَسِيرُ حَتّٰى نَزَلَ جَانِبَ دَارِ أَبِي أَيُّوبَ فَإِنَّهُ لَيُحَدِّثُ أَهْلَهُ إِذْ سَمِعَ بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ وَّهُوَ فِي نَخْلٍ لِّأَهْلِهِ يَخْتَرِفُ لَهُمْ، فَعَجِلَ أَنْ يَّضَعَ الَّذِي يَخْتَرِفُ لَهُمْ فِيهَا فَجَاءَ وَهِيَ مَعَهُ، فَسَمِعَ مِنْ نَّبِيِّ اللهِ ﷺ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «أَيُّ بُيُوتِ أَهْلِنَا أَقْرَبُ؟» فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ: أَنَا يَا نَبِيَّ اللهِ، هٰذِهِ دَارِي وَهٰذَا بَابِي. قَالَ: «فَانْطَلِقْ فَهَيِّئْ لَنَا مَقِيلًا».

حضرت انس ؓ کا بیان ہے کہ وہ دن کے آغاز میں آپ کو پکڑنے والا تھا اور دن کے آخری حصے میں آپ کے لیے ہتھیار کا کام دینے لگا۔ بہرحال رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ کے پاس حرہ کی جانب فروکش ہوئے۔ پھر آپ نے انصار مدینہ کی طرف پیغام بھیجا تو وہ نبی ﷺ کی حفاظت کے لیے آ گئے۔ انھوں نے ان دونوں کو سلام کیا اور کہا: آپ امن و امان سے سوار رہیں۔ اب آپ کے حکم کی تعمیل کی جائے گی، چنانچہ نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر ؓ سوار ہوئے اور انصار نے ہتھیار لے کر ان دونوں کو اپنے جلو میں لیا اور عازم مدینہ ہوئے۔ ادھر مدینہ طیبہ میں یہ نعرہ لگایا جا رہا تھا: اللہ کے نبی آ گئے! اللہ کے نبی تشریف لے آئے! لوگ اونچی جگہوں پر چڑھ کر آپ کو دیکھ رہے تھے اور کہتے تھے: اللہ کے نبی تشریف لے آئے! اللہ کے نبی آ گئے! اسی حال میں چلتے چلتے آپ حضرت ابوایوب انصاری ؓ کے مکان کے پاس اتر پڑے۔ آپ گھر والوں سے باتیں کر رہے تھے کہ اچانک حضرت عبداللہ بن سلام ؓ نے سنا جبکہ وہ اس وقت اپنے گھر والوں کے باغ میں کھجوریں چن رہے تھے، وہ جلدی سے جمع کی ہوئی کھجوریں ساتھ ہی لے کر آ گئے اور نبی ﷺ سے باتیں سن کر اپنے گھر واپس چلے گئے۔ اس دوران میں نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے عزیزوں میں سے کس کا گھر قریب ہے؟'' حضرت ابوایوب انصاری ؓ نے

کہا: اللہ کے رسول ﷺ یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا دروازہ ہے۔ آپ نے فرمایا: ''چلو اور ہمارے لیے قیلولہ کرنے کی جگہ تیار کرو۔''

قَالَ: قُومَا عَلٰى بَرَكَةِ اللهِ تَعَالٰى، فَلَمَّا جَاءَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ وَأَنَّكَ جِئْتَ بِحَقٍّ وَّقَدْ عَلِمَتْ يَهُودُ أَنِّي سَيِّدُهُمْ وَابْنُ سَيِّدِهِمْ، وَأَعْلَمُهُمْ وَابْنُ أَعْلَمِهِمْ، فَادْعُهُمْ فَاسْأَلْهُمْ عَنِّي قَبْلَ أَنْ يَّعْلَمُوا أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ فَإِنَّهُمْ إِنْ يَّعْلَمُوا أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ قَالُوا فِيَّ مَا لَيْسَ فِيَّ، فَأَرْسَلَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَأَقْبَلُوا فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ! وَيْلَكُمُ اتَّقُوا اللهَ، فَوَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ، إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللهِ حَقًّا، وَأَنِّي جِئْتُكُمْ بِحَقٍّ فَأَسْلِمُوا»، قَالُوا: مَا نَعْلَمُهُ، قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ، قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ، قَالَ: «فَأَيُّ رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ»، قَالُوا: ذَاكَ سَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا، وَأَعْلَمُنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا، قَالَ: «أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ؟» قَالُوا: حَاشَا لِلّٰهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ، قَالَ: «أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ؟» قَالُوا: حَاشَا لِلّٰهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ، قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ قَالُوا حَاشَا لِلّٰهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ قَالَ: «يَا ابْنَ سَلَامٍ! اخْرُجْ عَلَيْهِمْ»، فَخَرَجَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ! اتَّقُوا اللهَ فَوَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ وَأَنَّهُ جَاءَ بِحَقٍّ، فَقَالُوا لَهُ: كَذَبْتَ، فَأَخْرَجَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[راجع: ٣٣٢٩]

انھوں نے عرض کی: اللہ کی برکت سے آپ دونوں حضرات اٹھیں (قیلولے کا انتظام ہو چکا ہے)۔ پھر جب نبی ﷺ ان کے گھر میں داخل ہونے لگے تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ وہاں آ گئے اور عرض کی: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور حق کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں۔ یہودی جانتے ہیں کہ میں ان کا سردار ہوں اور سردار کا بیٹا ہوں، ان کا بڑا عالم اور بڑے عالم کا بیٹا ہوں۔ آپ انھیں بلا کر ان سے میرے متعلق پوچھیں لیکن انھیں یہ علم نہ ہونے پائے کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں۔ اگر انھیں پتہ چل گیا کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں تو میرے متعلق ایسی باتیں کریں گے جو مجھ میں نہیں ہیں، چنانچہ نبی ﷺ نے (انھیں) پیغام بھیجا تو وہ آئے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تب رسول اللہ ﷺ نے انھیں فرمایا: ''اے جماعتِ یہود! تمھاری خرابی ہو، اللہ سے ڈرو۔ اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں! بلاشبہ تم خوب جانتے ہو کہ یقیناً میں اللہ کا رسول ہوں اور تمھارے پاس حق لے کر آیا ہوں، لہٰذا تم اسلام لے آؤ۔'' انھوں نے کہا کہ ہم تو اس بات کو نہیں جانتے۔ یہ بات انھوں نے نبی ﷺ سے تین مرتبہ کہی۔ آپ نے فرمایا: ''تم میں عبداللہ بن سلام کیسا شخص ہے؟'' انھوں نے کہا: وہ ہمارا سردار اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے اور ہمارا بڑا عالم اور بڑے عالم کا فرزند ارجمند ہے۔ آپ نے فرمایا: ''بتاؤ اگر وہ مسلمان ہو جائے تو؟'' انھوں نے کہا کہ اللہ ایسا نہ کرے، وہ اسلام قبول نہیں کر سکتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو؟'' انھوں

نے کہا: اللہ انھیں بچائے، وہ اسلام قبول کرنے والے نہیں ہیں۔ آپ نے پھر تیسری مرتبہ پوچھا: ''اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو؟'' انھوں نے کہا: اللہ انھیں محفوظ رکھے، وہ مسلمان ہونے والے نہیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابن سلام! باہر آؤ۔'' وہ باہر آئے اور ان سے کہا: اے گروہ یہود! اس اللہ سے ڈرو جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ تم خوب جانتے ہو کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور سچا مذہب لے کر آئے ہیں۔ یہودیوں نے کہا: تو جھوٹ بولتا ہے۔ پھر (اس بدتمیزی کی بنا پر) رسول اللہ ﷺ نے انھیں باہر نکال دیا۔

٣٩١٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ - يَعْنِي - عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ أَرْبَعَةَ آلَافٍ فِي أَرْبَعَةٍ، وَفَرَضَ لِابْنِ عُمَرَ ثَلَاثَةَ آلَافٍ وَخَمْسَمِائَةٍ، فَقِيلَ لَهُ: هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَلِمَ [نَقَصْتَهُ] مِنْ أَرْبَعَةِ آلَافٍ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا هَاجَرَ بِهِ أَبَوَاهُ، يَقُولُ: لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهِ.

[3912] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں مہاجرین اولین میں سے ہر ایک کے لیے چار چار ہزار وظیفہ مقرر فرمایا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے ساڑھے تین ہزار درہم دینا منظور کیا۔ ان سے عرض کیا گیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی تو مہاجرین اولین میں سے ہیں آپ نے ان کا وظیفہ چار ہزار سے کم کیوں مقرر کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: اس نے اپنے والدین کے ہمراہ ہجرت کی تھی۔ ایسا شخص اس مہاجر کی طرح نہیں ہو سکتا جس نے تن تنہا ہجرت کی ہو۔

فائدہ: مہاجرین اولین سے مراد وہ حضرات ہیں جنھوں نے دونوں قبلوں، یعنی بیت المقدس اور خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی تھی یا وہ لوگ جنھوں نے غزوۂ بدر میں شرکت کی تھی۔

٣٩١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؛ ح: [راجع: ١٢٧٦].

[3913] حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی تھی۔

٣٩١٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ

[3914] (دوسری سند کے ساتھ یہی روایت ہے)

الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ وَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ، فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا: مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا نُكَفِّنُهُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ، فَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ بِهَا وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنْ إِذْخِرٍ. وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا. [راجع: ١٢٧٦]

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی تو ہمارا مقصد صرف اللہ کی رضا تھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا اجر بھی ضرور دے گا، چنانچہ ہم میں سے کچھ حضرات اللہ کو پیارے ہو گئے اور دنیا میں انھوں نے اپنا کوئی بدلہ نہیں پایا۔ ان میں سے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہیں جو احد کی جنگ میں شہید ہو گئے۔ ہمیں ان کے سامان میں کوئی ایسی چیز نہ ملی جس میں ہم انھیں کفن دیتے۔ ایک کمبل کے علاوہ اور کچھ نہیں ملا، وہ بھی ایسا کہ اگر ہم اس سے ان کا سر چھپاتے تو ان کے پاؤں کھل جاتے اور اگر ان کے پاؤں چھپاتے تو سر کھلا رہتا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ''ہم حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا سر چھپا دیں اور ان کے پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دیں۔'' اور ہم میں سے بعض ایسے ہیں جن (کے اجر) کا پھل پک چکا ہے، جسے وہ چن چن کر کھا رہے ہیں۔

٣٩١٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ أَبِي لِأَبِيكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَإِنَّ أَبِي قَالَ لِأَبِيكَ: يَا أَبَا مُوسَى! هَلْ يَسُرُّكَ إِسْلَامُنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهِجْرَتُنَا مَعَهُ وَجِهَادُنَا مَعَهُ وَعَمَلُنَا كُلُّهُ مَعَهُ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ؟ فَقَالَ أَبِي: لَا وَاللهِ، قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا، وَأَسْلَمَ عَلَى أَيْدِينَا بَشَرٌ كَثِيرٌ، وَإِنَّا لَنَرْجُو ذٰلِكَ، فَقَالَ أَبِي: لٰكِنِّي أَنَا وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ

[3915] حضرت ابوبردہ بن ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تجھے علم ہے کہ میرے والد گرامی نے آپ کے والد گرامی سے کیا کہا تھا؟ میں نے کہا: نہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ میرے والد گرامی نے آپ کے والد گرامی سے کہا تھا: اے ابوموسیٰ! کیا یہ بات آپ کے لیے خوشی کا باعث ہو گی کہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ہمارا اسلام لانا، آپ کے ہمراہ ہمارا ہجرت کرنا، آپ کے ہمراہ ہمارا جہاد کرنا، الغرض آپ کے ہمراہ ہمارے تمام اعمال ہمارے لیے ٹھنڈک کا باعث ہوں، اور وہ اعمال جو ہم نے آپ ﷺ کے بعد کیے ہیں وہ برابری کے معاملے پر ختم ہو جائیں۔ نہ ہمیں ان کا ثواب ملے اور نہ ان کے متعلق باز پرس ہی ہو۔ اس پر آپ کے والد نے میرے والد سے کہا: اللہ کی قسم! میں اس پر

أَنَّ ذٰلِكَ بَرَدَ لَنَا؟ وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ، فَقُلْتُ: إِنَّ أَبَاكَ وَاللهِ خَيْرٌ مِّنْ أَبِي.

راضی نہیں ہوں کیونکہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی جہاد کیا، نمازیں پڑھیں، روزے رکھے اور بہت سے اعمال خیر بجا لائے۔ ہمارے ہاتھ پر ایک مخلوق نے اسلام قبول کیا، لہٰذا ہم تو اس کے ثواب کی بھی امید رکھتے ہیں۔ میرے والد گرامی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن جہاں تک میرا سوال ہے تو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میری خواہش ہے کہ ہمارے وہ اعمال ہی محفوظ رہیں جو ہم نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں کیے ہیں اور جتنے اعمال ہم نے آپ کے بعد کیے ہیں ان سب کے بدلے میں ہم سے برابری کا معاملہ کیا جائے۔ صرف یہ ہو کہ ہم نجات پا جائیں، نہ ثواب ہو اور نہ عقاب۔ ابوبردہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اللہ کی قسم! آپ کے والد گرامی (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) میرے والد گرامی (ابوموسیٰ اشعری) سے بہرحال بہتر تھے۔

٣٩١٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ أَوْ بَلَغَنِي عَنْهُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا قِيلَ لَهُ: هَاجَرَ قَبْلَ أَبِيهِ يَغْضَبُ، قَالَ: وَقَدِمْتُ أَنَا وَعُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَوَجَدْنَاهُ قَائِلًا فَرَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ، فَأَرْسَلَنِي عُمَرُ وَقَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ هَلِ اسْتَيْقَظَ؟ فَأَتَيْتُهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُهُ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ. فَانْطَلَقْنَا إِلَيْهِ نُهَرْوِلُ هَرْوَلَةً حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ فَبَايَعَهُ ثُمَّ بَايَعْتُهُ. [انظر: ٤١٨٦، ٤١٨٧]

[3916] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم نے اپنے والد سے پہلے ہجرت کی ہے تو وہ ناراض ہو جاتے۔ انھوں نے وضاحت کی کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ اس وقت آپ آرام فرما تھے، اس لیے ہم اپنے گھر واپس آ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے دوبارہ بھیجا اور فرمایا: جا کر دیکھ آؤ کہ آپ ﷺ ابھی بیدار ہوئے ہیں یا نہیں؟ چنانچہ میں آیا، اندر چلا گیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انھیں آپ ﷺ کے بیدار ہونے کی اطلاع دی۔ اس کے بعد ہم آپ ﷺ کی خدمت میں دوڑتے ہوئے حاضر ہوئے۔ حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر گئے اور آپ سے بیعت کی اور میں نے بھی دوبارہ بیعت کی۔

فائدہ: جب حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے کوئی کہتا کہ آپ نے حضرت عمر ؓ سے پہلے ہجرت کی ہے تو اس سے ایسے گفتگو کرتے جیسے کوئی غصے سے بات کرتا ہے، اس کی وجہ یہ تھی کہ انھیں ان کے والد پر فوقیت نہ دی جائے۔ گویا حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے لوگوں کی اس غلط فہمی کا سبب بیان کر دیا کہ اصل حقیقت یہ تھی، اس سے کچھ لوگوں نے سمجھ لیا کہ میں نے اپنے والد گرامی سے پہلے ہجرت کی ہے، حالانکہ ایسا بالکل نہیں ہوا، ایسا معلوم ہوتا ہے یہ بیعت رضوان کا واقعہ ہے۔ مدینہ طیبہ میں آنے کی بیعت اس سے مقصود نہیں ہے کیونکہ اس وقت حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کمسن تھے اور بیعت کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھے، اس کے تین سال بعد غزوۂ احد ہوا تو انھیں صغر سنی کی وجہ سے جنگ میں شرکت کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔[1] واللّٰه أعلم.

٣٩١٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ قَالَ: ابْتَاعَ أَبُو بَكْرٍ مِّنْ عَازِبٍ رَّحْلًا فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ قَالَ: فَسَأَلَهُ عَازِبٌ عَنْ مَّسِيرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: أُخِذَ عَلَيْنَا بِالرَّصَدِ فَخَرَجْنَا لَيْلًا فَأَحْيَيْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ، ثُمَّ رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ فَأَتَيْنَاهَا وَلَهَا شَيْءٌ مِّنْ ظِلٍّ، قَالَ: فَفَرَشْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَرْوَةً مَّعِي ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ، فَانْطَلَقْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ قَدْ أَقْبَلَ فِي غُنَيْمَةٍ يُّرِيدُ مِنَ الصَّخْرَةِ مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا فَسَأَلْتُهُ: لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ؟ فَقَالَ: أَنَا لِفُلَانٍ، فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَّبَنٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ لَهُ: هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَخَذَ شَاةً مِّنْ غَنَمِهِ، فَقُلْتُ لَهُ: انْفُضِ الضَّرْعَ، قَالَ: فَحَلَبَ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ وَّمَعِي إِدَاوَةٌ مِّنْ مَّاءٍ عَلَيْهَا خِرْقَةٌ قَدْ رَوَّأْتُهَا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ أَسْفَلُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ

[3917] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر ؓ نے میرے والد عازب سے پالان خریدا تو میں اسے اٹھا کر ان کے ہمراہ گیا۔ اس دوران میں حضرت عازب ؓ نے حضرت ابوبکر ؓ سے رسول اللہ ﷺ کے سفر ہجرت کا حال دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: چونکہ ہماری نگرانی ہو رہی تھی، اس لیے ہم (غار سے) رات کے وقت نکلے۔ ہم پوری رات اور دن بھر تیزی سے سفر کرتے رہے۔ جب دوپہر ہوئی تو ہمیں ایک چٹان دکھائی دی۔ ہم اس کے قریب پہنچے تو اس کی آڑ میں تھوڑا سا سایہ بھی موجود تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے اپنی پوستین بچھا دی۔ نبی ﷺ اس پر لیٹ گئے اور میں قرب و جوار کی صفائی کرنے لگا۔ اتفاق سے ادھر ایک چرواہے پر نظر پڑی جو اپنی بکریاں ہانکتا ہوا آ رہا تھا اور وہ بھی ہماری طرح پتھر کی چٹان سے سایہ حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا: (بچے) تم کس کے غلام ہو؟ اس نے بتایا کہ میں فلاں شخص کا غلام ہوں۔ میں نے پوچھا: تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ میں نے اس سے کہا: کیا تم کچھ دودھ نکال سکتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ پھر وہ اپنے ریوڑ کی ایک بکری لایا تو میں نے اس سے کہا: پہلے

1 فتح الباري: 320/7.

النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللهِ، فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى رَضِيتُ، ثُمَّ ارْتَحَلْنَا وَالطَّلَبُ فِي إِثْرِنَا. [راجع: ٢٤٣٩]

اس کے تھن صاف کر لو۔ پھر اس نے کچھ دودھ نکالا۔ میرے پاس پانی کا ایک مشکیزہ تھا، اس کے منہ پر کپڑا باندھا ہوا تھا، میں اس مشکیزے میں رسول اللہ ﷺ کے لیے پانی لایا تھا۔ میں نے دودھ پر پانی ڈالا تو وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ میں اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! اسے نوش فرمایئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے نوش جاں فرمایا جس سے مجھے بہت خوشی حاصل ہوئی۔ اس کے بعد ہم نے اپنا سفر شروع کیا کیونکہ ہمارے متلاشی ہمارے تعاقب میں تھے۔

٣٩١٨ - قَالَ الْبَرَاءُ: فَدَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ عَلٰى أَهْلِهِ فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمّٰى فَرَأَيْتُ أَبَاهَا يُقَبِّلُ خَدَّهَا وَقَالَ: كَيْفَ أَنْتِ يَا بُنَيَّةُ؟.

[3918] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر گیا تو ان کی صاحبزادی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا لیٹی ہوئی تھیں۔ انھیں سخت بخار تھا۔ میں نے ان کے والد کو دیکھا، انھوں نے ان کے رخسار پر بوسہ دیا اور فرمایا: پیاری بیٹی! تمھاری طبیعت کیسی ہے؟

٣٩١٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عَبْلَةَ: أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ وَسَّاجٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسٍ خَادِمِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَلَيْسَ فِي أَصْحَابِهِ أَشْمَطُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ فَغَلَّفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ. [انظر: ٣٩٢٠]

[3919] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جو نبی ﷺ کے خادم خاص ہیں، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ (مدینہ طیبہ) تشریف لائے تو آپ کے اصحاب میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کوئی ایسا شخص نہ تھا جس کے بال سفید ہو رہے ہوں، اس لیے انھوں نے مہندی اور وسمہ کا خضاب لگا رکھا تھا۔

٣٩٢٠ - وَقَالَ دُحَيْمٌ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ فَكَانَ أَسَنَّ أَصْحَابِهِ أَبُو بَكْرٍ فَغَلَّفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ حَتّٰى قَنَأَ لَوْنُهَا. [راجع: ٣٩١٩]

[3920] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ کے اصحاب میں سب سے زیادہ عمر والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ انھوں نے مہندی اور وسمہ کا خضاب استعمال کیا تو اس سے ان کے بالوں کا رنگ بہت سرخ ہو گیا جو قدرے سیاہی مائل تھا۔

٣٩٢١ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِّنْ كَلْبٍ يُقَالُ لَهَا: أُمُّ بَكْرٍ، فَلَمَّا هَاجَرَ أَبُو بَكْرٍ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عَمِّهَا هٰذَا الشَّاعِرُ الَّذِي قَالَ هٰذِهِ الْقَصِيدَةَ رَثٰى كُفَّارَ قُرَيْشٍ:

وَمَاذَا بِالْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ
مِنَ الشِّيزٰى تُزَيَّنُ بِالسَّنَامِ
وَمَاذَا بِالْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ
مِنَ الْقَيْنَاتِ وَالشَّرْبِ الْكِرَامِ
تُحَيِّينَا السَّلَامَةَ أُمُّ بَكْرٍ
فَهَلْ لِّي بَعْدَ قَوْمِي مِنْ سَلَامِ
يُحَدِّثُنَا الرَّسُولُ بِأَنْ سَنَحْيَا
وَكَيْفَ حَيَاةُ أَصْدَاءٍ وَّهَامِ؟

[3921] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر ؓ نے قبیلۂ بنو کلب کی ایک عورت سے شادی کی جسے ام بکر کہا جاتا تھا۔ جب ابوبکر ؓ نے ہجرت کی تو اسے طلاق دے دی۔ پھر اس کے چچا زاد نے اس سے نکاح کر لیا۔ یہ وہی شاعر ہے جس نے کفار قریش کی مرثیہ خوانی میں یہ قصیدہ کہا:

کہاں ہیں قلیب بدر والے جو شیزی لکڑی سے بنے ہوئے پیالوں کے مالک تھے، جو اونٹ کی کوہان کے گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔ کہاں ہیں قلیب بدر والے جو گانے والی لونڈیوں کے مالک تھے اور شراب نوشی میں شریک ہونے والے تھے۔ ام بکر میری سلامتی کی دعائیں کرتی ہے۔ میری قوم کی ہلاکت کے بعد میری سلامتی کا کیا فائدہ؟ یہ رسول ہمیں دوبارہ زندہ ہونے کی خبریں بیان کرتا ہے، حالانکہ ہڈیاں اور کھوپڑیاں کیسے زندہ ہوں گی؟

فائدہ: فاکہی نے اس حدیث میں اضافہ بیان کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! ابوبکر ؓ نے جاہلیت اور اسلام میں کبھی شعر نہیں کہے اور نہ انھوں نے کبھی شراب نوشی کی۔ اور یہ کہنا صحیح نہیں کہ حضرت ابوبکر ؓ نے حرمت شراب سے قبل شراب نوشی کی تھی کیونکہ ام المومنین ؓ اپنے والد گرامی کا حال زیادہ جاننے والی ہیں۔ حضرت ابوبکر ؓ کے شراب پینے کی روایت ابو القموص نے بیان کی ہے جس کی ملاقات حضرت ابوبکر ؓ سے ثابت نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کینہ پرور رافضی تھا۔[1] شیزیٰ آبنوس کا درخت ہے جس سے بڑے بڑے پیالے بنائے جاتے تھے۔ ان میں اونٹ کے گوشت کو سجا کر رکھا جاتا اور آنے والے مہمانوں کو پیش کیا جاتا تھا۔ اس وقت نوجوان باندیاں گانا گاتیں اور شراب نوشی کا دور چلتا تھا۔ شاعر انھیں یاد کر کے مقتولین بدر کا مرثیہ کہہ رہا ہے۔

٣٩٢٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَارِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِأَقْدَامِ الْقَوْمِ

[3922] حضرت ابوبکر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں غار ثور میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا۔ میں نے اوپر سر اٹھا کر دیکھا تو مجھے قوم قریش کے قدم نظر آئے۔ میں نے کہا: اللہ کے نبی! اگر ان میں سے کسی نے نیچے جھک کر

[1] فتح الباري: 232/7.

فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ طَأْطَأَ بَصَرَهُ رَآنَا، قَالَ: «اسْكُتْ يَا أَبَا بَكْرٍ، اثْنَانِ اللهُ ثَالِثُهُمَا». [راجع: ٣٦٥٣]

دیکھ لیا تو وہ ہمیں ضرور دیکھ لے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر! خاموش رہو۔ ہم ایسے دو ہیں کہ جن کا تیسرا اللہ تعالیٰ ہے (اس لیے ہمارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا)۔''

٣٩٢٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ: «وَيْحَكَ، إِنَّ الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ. فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وُرُودِهَا؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا». [راجع: ١٤٥٢]

[3923] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے ہجرت کے متعلق دریافت کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس! ہجرت تو بہت مشکل کام ہے۔ کیا تمھارے پاس کچھ اونٹ ہیں؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''تم ان کی زکاۃ ادا کرتے ہو؟'' اس نے عرض کیا: ہاں (زکاۃ ادا کرتا ہوں)۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تو ان میں کوئی اونٹنی دوسروں کو دیتا ہے تاکہ وہ اس سے فائدہ حاصل کرے؟'' اس نے کہا: ہاں (ایسا کرتا ہوں) آپ نے فرمایا: ''کیا تم، انھیں پانی پلانے کے روز، دودھ خیرات کرتے ہو؟'' اس نے کہا: ہاں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر تم تمام بستیوں (اور شہروں) سے پرے رہ کر عمل کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ تمھارے کسی عمل کا ثواب ضائع نہیں کرے گا۔''

(٤٦) بَابُ مَقْدَمِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ الْمَدِينَةَ

باب: 46- نبی ﷺ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کی مدینہ طیبہ تشریف آوری

٣٩٢٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ: سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.

[3924] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ سب سے پہلے ہمارے پاس حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما تشریف لائے۔ پھر ہمارے ہاں حضرت عمار بن یاسر اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کی آمد ہوئی۔

٣٩٢٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: سَمِعْتُ

[3925] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ سب سے پہلے ہمارے پاس حضرت

الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، وَكَانُوا يُقْرِؤُنَ النَّاسَ، فَقَدِمَ بِلَالٌ وَّسَعْدٌ وَّعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ حَتّٰى جَعَلَ الْإِمَاءُ يَقُلْنَ: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَمَا قَدِمَ حَتّٰى قَرَأْتُ: ﴿سَبِّحِ ٱسْمَ رَبِّكَ ٱلْأَعْلَى﴾ [الأعلى: ١] فِي سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ.

مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما تشریف لائے۔ وہ دونوں لوگوں کو قرآن کریم کی تعلیم دیتے تھے۔ پھر حضرت بلال، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم آئے۔ اس کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے بیس صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر مدینہ میں آئے۔ پھر نبی ﷺ (مدینہ طیبہ) تشریف لائے، میں نے اہل مدینہ کو کبھی اتنا خوش نہیں دیکھا جتنا وہ رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری سے خوش ہوئے تھے۔ لونڈیاں بھی خوشی سے کہنے لگیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ کی جب مدینہ طیبہ میں آمد ہوئی تو میں مفصل کی دوسری کئی سورتوں کے ساتھ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ بھی سیکھ چکا تھا۔

فائدہ: اس حدیث میں ''مفصل'' سے مراد سورۂ حجرات سے آخر تک تمام سورتیں ہیں۔ ان کو مفصل اس لیے کہتے ہیں کہ ان میں ہر سورت کے بعد بسم اللہ سے فصل کا تکرار ہے۔ اس کی تین قسمیں ہیں: ''طوال مفصل'' یہ سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک ہے۔ ''اوساط مفصل'' یہ سورۂ بروج سے لے کر سورۂ بینہ تک ہے اور ''قصار مفصل'' یہ سورۂ بینہ سے لے کر آخری سورت الناس تک ہے۔

٣٩٢٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَّبِلَالٌ، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ: يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمّٰى يَقُولُ:

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَ عَنْهُ [الْحُمّٰى] يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ وَيَقُولُ:

[3926] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کو بخار آنے لگا۔ میں (تیمار داری کرنے کے لیے) دونوں کے پاس گئی اور کہا: ابا جان! کیا حال ہے؟ اے بلال! تم کیسے ہو؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بخار آتا تو کہتے:

ہر کوئی اپنے اہل خانہ میں صبح کرتا ہے، حالانکہ موت اس کے جوتے کے تسمے سے زیادہ قریب ہے۔

اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا بخار جب اتر جاتا تو وہ بآواز بلند کہتے:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَّحَوْلِي إِذْخِرٌ وَّجَلِيلُ؟
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِّيَاهَ مَجَنَّةٍ؟
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَّطَفِيلُ؟

کاش! مجھے پتہ چل جائے کیا میں اس وادی میں رات گزاروں گا، جبکہ میرے اردگرد اذخر اور جلیل نامی گھاس ہو گی؟ کیا میں کسی دن مجنہ کے پانیوں تک پہنچوں گا؟ کیا میرے سامنے شامہ اور طفیل نامی پہاڑیاں ظاہر ہوں گی؟

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ». [راجع: ١٨٨٩]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو حالات سے آگاہ کیا تو آپ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! ہمیں مدینہ طیبہ محبوب بنا دے جیسے ہمیں مکہ مکرمہ محبوب تھا بلکہ اس سے زیادہ محبت پیدا کر دے اور اس کی آب و ہوا اچھی کر دے، نیز ہمارے لیے اس کے مد اور صاع میں برکت عطا فرما، اس کی وبائی امراض جحفہ منتقل کر دے۔''

فائدہ: جحفہ میں اس وقت یہودی رہا کرتے تھے اور یہ مدینہ طیبہ سے سات مراحل پر واقع ہے۔ اس کے اور سمندر کے درمیان صرف چھ میل کا فاصلہ ہے۔ اب اہل مصر کا میقات ہے۔ آب و ہوا کی خرابی کی وجہ سے اب بھی مشہور ہے۔ یقیناً رسول اللہ ﷺ کی بددعا کا اثر ہے۔

٣٩٢٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيٍّ أَخْبَرَهُ: دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ؛ ح: وَقَالَ بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ خِيَارٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَآمَنَ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ ﷺ، ثُمَّ هَاجَرْتُ هِجْرَتَيْنِ، وَنِلْتُ صِهْرَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَبَايَعْتُهُ. فَوَاللهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللهُ تَعَالٰى.

[3927] حضرت عبیداللہ بن عدی بن خیار سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے خطبہ پڑھنے کے بعد فرمایا: امابعد بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حق دے کر بھیجا اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت پر لبیک کہا اور جو شریعت محمد ﷺ لے کر آئے تھے اس پر ایمان لائے، پھر میں نے دو ہجرتیں کیں اور رسول اللہ ﷺ کی دامادی کا شرف حاصل کیا۔ آپ کی بیعت کی۔ اللہ کی قسم! میں نے کبھی آپ کی نافرمانی نہیں کی اور نہ آپ سے خیانت ہی کا مرتکب ہوا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فوت کر لیا۔

تَابَعَهُ إِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ مِثْلَهُ. [راجع: ٣٦٩٦]

اسحاق کلبی نے اس حدیث کی متابعت کی ہے۔

٣٩٢٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ وَهُوَ بِمِنًى فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ فَوَجَدَنِي فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رِعَاعَ النَّاسِ وَإِنِّي أَرٰى أَنْ تُمْهِلَ حَتّٰى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا دَارُ الْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ، وَتَخْلُصَ لِأَهْلِ الْفِقْهِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ وَذَوِي رَأْيِهِمْ. قَالَ عُمَرُ: لَأَقُومَنَّ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ. [راجع: ٢٤٦٢]

[3928] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ منیٰ میں اپنے اہل خانہ کی طرف آ رہے تھے اور وہ حضرت عمر ؓ کے آخری حج میں ان کے ساتھ تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے مجھے راستے میں پالیا (تو ایک اعلان کرنے کا مشورہ کیا)۔ میں نے عرض کی: اے امیر المومنین! موسم حج میں عام لوگ جمع ہوتے ہیں، میری رائے یہ ہے کہ آپ اس اعلان کے لیے کچھ دیر کریں۔ جب مدینہ طیبہ تشریف لائیں جو کہ دارِ ہجرت اور سنت نبوی کا مرکز ہے وہاں آپ فقیہ، اہل فکر اور صاحب بصیرت لوگوں کو پائیں گے۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: مدینہ طیبہ پہنچ کر میں سب سے پہلے لوگوں سے اسی موضوع پر گفتگو کروں گا۔

فائدہ: اس مقام پر یہ حدیث انتہائی اختصار سے بیان ہوئی ہے۔ دراصل حضرت عمر ؓ کو کسی شخص کے متعلق اطلاع ملی کہ اس نے کہا ہے کہ اگر عمر ؓ فوت ہو گئے تو میں فلاں شخص سے بیعت کروں گا، چونکہ اس طرح کی افواہیں حکومت کے استحکام کے خلاف ہوتی ہیں، اس لیے حضرت عمر ؓ نے اس کا نوٹس لینا چاہا جسے حضرت عبدالرحمٰن ؓ کے مشورہ دینے سے مؤخر کر دیا گیا۔

٣٩٢٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِّنْ نِّسَائِهِمْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ طَارَ لَهُمْ فِي السُّكْنٰى حِينَ قَرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلٰى سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ، قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ: فَاشْتَكٰى عُثْمَانُ عِنْدَنَا فَمَرَّضْتُهُ حَتّٰى تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِي أَثْوَابِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ: رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ أَبَا

[3929] حضرت ام علاء ؓ سے روایت ہے، جو انصاری خاتون ہیں اور انھوں نے نبی ﷺ سے بیعت بھی کی تھی، انھوں نے بیان کیا کہ جب انصار نے مہاجرین کی میزبانی کے لیے قرعہ اندازی کی تو حضرت عثمان بن مظعون ان کے حصے میں آئے۔ وہ ہمارے پاس آ کر بیمار ہو گئے تو میں نے ان کی خوب دیکھ بھال کی لیکن وہ جانبر نہ ہو سکے۔ جب وہ فوت ہوئے تو ہم نے انھیں ان کے کپڑوں میں رہنے دیا۔ اس دوران میں نبی ﷺ تشریف لائے۔ میں نے کہا: ابوسائب! تم پر اللہ کی رحمت ہو، میری تمھارے لیے گواہی

السَّائِبِ، شَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللهَ أَكْرَمَهُ؟» قَالَتْ: قُلْتُ: لَا أَدْرِي، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ فَمَنْ؟ قَالَ: «أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ وَاللهِ الْيَقِينُ، وَاللهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ وَمَا أَدْرِي وَاللهِ وَأَنَا رَسُولُ اللهِ مَا يُفْعَلُ بِي». قَالَتْ: فَوَاللهِ لَا أُزَكِّي بَعْدَهُ أَحَدًا، قَالَتْ: فَأَحْزَنَنِي ذٰلِكَ فَنِمْتُ فَأُرِيتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ عَيْنًا تَجْرِي فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: «ذٰلِكِ عَمَلُهُ». [راجع: ١٢٤٣]

ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں اپنے ہاں اکرام سے نوازا ہے۔ (یہ سن کر) نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنے اکرام سے نوازا ہے؟'' حضرت ام علاء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: واقعی مجھے کوئی علم نہیں ہے لیکن اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ اور کسے نوازے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''واقعی عثمان انتقال کر چکے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں ان کے لیے اچھی امید رکھتا ہوں لیکن حتمی طور پر میں اپنے متعلق بھی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا، حالانکہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔'' حضرت ام علاء رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! اس کے بعد میں کسی کا تزکیہ نہیں کروں گی، البتہ مجھے اس واقعے سے کافی رنج ہوا۔ پھر میں سوگئی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے لیے ایک بہتا ہوا چشمہ ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ خواب بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''یہ عثمان کا عمل ہے۔''

٣٩٣٠ - **حَدَّثَنَا** عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ بُعَاثٍ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُولِهِ ﷺ، فَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَاتُهُمْ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ. [راجع: ٣٧٧٧]

[3930] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ بعاث کی لڑائی کو اللہ نے اپنے رسول ﷺ کی آمد سے پہلے ہی برپا کر دیا تھا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو انصار باہمی اختلاف و انتشار کا شکار تھے اور ان کے سردار قتل ہو چکے تھے۔ اس میں یہ حکمت تھی کہ انصار اسلام میں داخل ہوں۔

٣٩٣١ - **حَدَّثَنِي** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَالنَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحًى وَعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَعَازَفَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ، مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ

[3931] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے ہاں آئے جبکہ نبی ﷺ بھی وہاں تشریف فرما تھے۔ عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کا دن تھا۔ دو بچیاں یوم بعاث کے متعلق اشعار پڑھ رہی تھیں جو انصار کے شعراء نے اپنے کارناموں کے متعلق کہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تو شیطان کا باجا ہے (کیوں بج رہا ہے)؟ آپ

ﷺ: «دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ! إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَإِنَّ عِيدَنَا هٰذَا الْيَوْمُ». [راجع: ٤٥٤، ٩٤٩]

نے دو مرتبہ ایسا کہا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوبکر! ان بچیوں کو چھوڑ دو۔ بلاشبہ ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور ہمارے لیے آج عید کا دن ہے۔''

فائدہ: اس حدیث سے صوفیاء نے سماع کے جواز پر استدلال کیا ہے اور آج بھی گانے بجانے کے دلدادہ اس حدیث کو پیش کرتے ہیں، حالانکہ وہ بچیاں گانے والی پیشہ ور گلوکارہ نہیں تھیں، بلکہ انصار کی چھوٹی بچیاں تھیں، پھر اشعار بھی غزلیہ قسم کے نہ تھے بلکہ جنگی ترانے تھے جن میں بہادری اور شجاعت کا ذکر تھا۔ وہ بھی اپنوں میں گائے جارہے تھے، برسرعام اسٹیج پر فنکاری دکھانے کا اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ قرآن و حدیث میں گانے بجانے کی صریح حرمت بیان ہوئی ہے۔ جس کی ہم آئندہ وضاحت کریں گے۔ باذن اللّٰہ تعالیٰ.

٣٩٣٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ فَقَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ نَزَلَ فِي عُلُوِّ الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ: بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ إِلٰى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ قَالَ: فَجَاؤُوا مُتَقَلِّدِي سُيُوفِهِمْ قَالَ: وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفَهُ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ، حَتّٰى أَلْقٰى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: فَكَانَ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ، وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَ إِلٰى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاؤُوا فَقَالَ: «يَا بَنِي النَّجَّارِ! ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هٰذَا» فَقَالُوا: لَا وَاللهِ، لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ تَعَالٰى، قَالَ: فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ، كَانَتْ فِيهِ قُبُورُ

[3932] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو عوالی مدینہ میں ایک قبیلے کے پاس اقامت فرمائی، جنھیں بنو عمرو بن عوف کہا جاتا تھا۔ آپ ان کے ہاں چودہ دن ٹھہرے۔ پھر آپ نے بنو نجار کے سرداروں کو پیغام بھیجا تو وہ مسلح ہو کر آئے۔ گویا میں اب بھی رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ اونٹنی پر سوار ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے (دوسری اونٹنی پر) سوار ہیں۔ بنو نجار کے سردار آپ کے اردگرد ہیں، یہاں تک کہ آپ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے صحن میں اپنا سامان رکھ دیا۔ پہلے معمول یہ تھا کہ جس جگہ آپ کو نماز کا موقع مل جاتا وہاں نماز پڑھ لیتے تھے، کوئی مسجد نہ تھی یہاں تک کہ بکریوں کے باڑے میں بھی نماز پڑھ لیتے تھے۔ پھر آپ نے مسجد بنانے کا حکم دیا، چنانچہ آپ نے بنو نجار کے سرداروں کو بلایا۔ وہ حاضر خدمت ہوئے تو آپ نے انھیں فرمایا: ''اے بنو نجار! تم اپنا یہ باغ مجھے فروخت کر دو۔'' انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہوسکتا۔ ہم اس کی قیمت اللہ تعالیٰ سے وصول کریں گے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس باغ میں جو چیزیں

الْمُشْرِكِينَ، وَكَانَتْ فِيهِ خِرَبٌ، وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ، وَبِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ، وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ، قَالَ: فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ، قَالَ: وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً، قَالَ: جَعَلُوا يَنْقُلُونَ ذَاكَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَهُمْ، يَقُولُونَ:

«اللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ
فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ».

[راجع: ٢٣٤]

تھیں وہ میں تمھیں بتاتا ہوں: اس میں مشرکین کی قبریں، کچھ گڑھے اور چند ایک کھجور کے درخت تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کی قبروں کے متعلق حکم دیا کہ انھیں اکھاڑ دیا جائے۔ گڑھوں کو ہموار کر دیا گیا اور کھجوروں کے درخت کاٹ دیے گئے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کھجوروں کے تنوں کو مسجد کے قبلے میں کھڑا کر دیا اور اس کی دونوں طرف پتھر رکھ دیے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام پتھر اٹھاتے اور یہ رجز بھی پڑھتے تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ بھی ان کے ساتھ (پتھر اٹھاتے اور شعر پڑھتے) تھے: ''اے اللہ! بھلائی صرف آخرت کی بھلائی ہے۔ انصار اور مہاجرین کی مدد فرما۔''

(٤٧) بَابُ إِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ

باب: 47- مہاجر کا مناسک حج کی ادائیگی کے بعد مکہ میں ٹھہرنا

٣٩٣٣ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ ابْنَ أُخْتِ النَّمِرِ: مَا سَمِعْتَ فِي سُكْنَى مَكَّةَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدَرِ».

[3933] امام زہری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے سنا جبکہ وہ نمر کندی کے بھانجے سائب بن یزید سے پوچھ رہے تھے کہ تم نے (مہاجر کے) مکہ میں ٹھہرنے کے متعلق کیا سنا ہے؟ انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہاجر کو طواف وداع کے بعد تین دن تک مکہ میں رہنے کی اجازت ہے۔''

(٤٨) بَابُ التَّارِيخِ، مِنْ أَيْنَ أَرَّخُوا التَّارِيخَ؟

باب: 48- اسلامی تاریخ کب سے شروع ہوئی؟

٣٩٣٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: مَا عَدُّوا مِنْ مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا مِنْ وَفَاتِهِ، مَا عَدُّوا إِلَّا مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِينَةَ.

[3934] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ لوگوں نے تاریخ کا شمار نبی ﷺ کی بعثت سے نہیں کیا اور نہ آپ کی وفات ہی سے شمار کیا ہے بلکہ آپ کے مدینہ طیبہ تشریف لانے سے تاریخ کا شمار کیا ہے۔

٣٩٣٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ هَاجَرَ النَّبِيُّ ﷺ فَفُرِضَتْ أَرْبَعًا، وَتُرِكَتْ صَلَاةُ السَّفَرِ عَلَى الْأُولَى.

[3935] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ آغاز میں نماز صرف، دو رکعت فرض ہوئی تھی۔ پھر نبی ﷺ نے ہجرت کی تو فرض نماز چار رکعت کر دی گئی، البتہ نماز سفر کو سابقہ حالت میں باقی رکھا گیا۔

تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ. [راجع: ٣٥٠]

معمر سے روایت کرنے میں عبدالرزاق نے یزید بن زریع کی متابعت کی ہے۔

(٤٩) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «اللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ» وَمَرْثِيَتِهِ لِمَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ

باب: 49- نبی ﷺ کی دعا: ''اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت قبول فرما'' اور جو لوگ مکہ مکرمہ میں فوت ہو گئے ان کے لیے آپ ﷺ کے اظہار افسوس کا بیان

٣٩٣٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: عَادَنِي النَّبِيُّ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ مَرَضٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: «لَا»، قَالَ: فَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ؟ قَالَ: «لَا» قَالَ: «الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ».

[3936] حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ میری تیمار داری کے لیے تشریف لائے۔ میں اس بیماری میں موت کے قریب ہو گیا تھا۔ میں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے مرض کی شدت آپ خود ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ میرے پاس مال کی فراوانی ہے اور میری صرف ایک بیٹی وارث ہے۔ کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں'' عرض کی: نصف مال صدقہ کر دوں؟ فرمایا: ''ایک تہائی (صدقہ کر دو) اور یہ تہائی بھی بہت ہے۔ تمھارا اپنی اولاد کو مالدار چھوڑ کر جانا اس سے بہتر ہے کہ انھیں محتاج چھوڑو، وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔''

قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: «أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ وَلَسْتَ بِنَافِقٍ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا آجَرَكَ اللهُ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ

احمد بن یونس نے ابراہیم بن سعد سے یہ روایت [أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ] کے بعد بایں الفاظ نقل کی ہے: ''تم جو بھی خرچ کرو جس سے مقصود اللہ کی رضامندی ہو تو اس کا ثواب تمھیں اللہ تعالیٰ ضرور عطا فرمائے گا حتی کہ وہ لقمہ جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے وہ بھی باعث ثواب ہو گا۔''

عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ، وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، اللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ، لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ. [راجع: ١٢٩٥]

میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا میں اپنے ساتھیوں کے بعد (مکہ میں) پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا: ''تم ہرگز پیچھے نہیں رہو گے۔ تم جو عمل بھی اللہ کی رضا جوئی کے لیے کرو گے، اس سے تمھارا درجہ اور مرتبہ اور زیادہ ہو گا۔ شاید تم ان کے بعد زندہ رہو گے حتی کہ تمھارے سبب ایک قوم نفع اٹھائے گی اور دوسرے لوگ نقصان پہنچائے جائیں گے۔ اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت قبول فرما اور انھیں ایڑیوں کے بل نہ لوٹا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ بے چارے سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ پر افسوس کرتے تھے کہ وہ مکہ مکرمہ میں فوت ہو گئے۔''

وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَمُوسٰى عَنْ إِبْرَاهِيمَ: «أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ». [راجع: ٥٦]

احمد بن یونس اور موسیٰ نے ابراہیم سے أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ بیان کیا ہے۔

(٥٠) بَابُ كَيْفَ آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ؟

باب: 50- نبی ﷺ نے اپنے صحابہ میں بھائی چارہ کس طرح قائم کیا؟

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ.

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو نبی ﷺ نے میرے اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔

وَقَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ: آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ.

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہما کے مابین سلسلہ مؤاخات قائم کیا۔

٣٩٣٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ.

[3937] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو نبی ﷺ نے ان کے اور سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان (حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ) کو پیش کش کی کہ وہ اپنی بیویاں اور اپنا مال انھیں آدھا آدھا تقسیم کر دیتے ہیں۔ حضرت

دُلَّنِي عَلَى السُّوقِ، فَرَبِحَ شَيْئًا مِّنْ أَقِطٍ وَّسَمْنٍ، فَرَآهُ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ أَيَّامٍ وَّعَلَيْهِ وَضَرٌ مِّنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَهْيَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ؟»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: «فَمَا سُقْتَ فِيهَا؟» فَقَالَ: وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ». [راجع: ٢٠٤٩]

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و عیال اور مال و اسباب میں برکت فرمائے! مجھے بازار کا راستہ بتائیں، چنانچہ انھیں (بازار جانے سے) کچھ پنیر اور گھی کا نفع ہوا۔ نبی ﷺ نے کچھ دنوں بعد حضرت عبدالرحمٰن پر زردی (خوشبو) کے اثرات دیکھے تو فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”کتنا مہر دیا ہے؟“ انھوں نے کہا: گٹھلی بھر سونا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ولیمہ ضرور کرو اگرچہ ایک بکری ہی ہو۔“

(٥١) بَابٌ:

باب: 51- بلاعنوان

٣٩٣٨ - حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ سَلَامٍ بَلَغَهُ مَقْدَمُ النَّبِيِّ ﷺ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُ يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ، فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَّا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ: مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَّأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ؟ وَمَا بَالُ الْوَلَدِ يَنْزِعُ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ؟ قَالَ: «أَخْبَرَنِي بِهِ جِبْرِيلُ آنِفًا»، قَالَ ابْنُ سَلَامٍ: ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، قَالَ: «أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُهُمْ مِّنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَّأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ الْحُوتِ، وَأَمَّا الْوَلَدُ فَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ، وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الْوَلَدَ»، قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللهِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ، فَاسْأَلْهُمْ

[3938] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ نبی ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لے آئے ہیں تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور چند ایک چیزوں کے بارے میں پوچھا، چنانچہ انھوں نے کہا: میں آپ سے تین چیزوں کے متعلق دریافت کرتا ہوں جنھیں صرف نبی ہی جانتا ہے: قیامت کی پہلی علامت کیا ہے؟ پہلا کھانا جو اہل جنت تناول کریں گے وہ کیا ہے؟ کیا وجہ ہے کہ بچہ کبھی باپ سے مشابہ ہوتا ہے اور کبھی ماں کی شکل و صورت پر ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے ابھی ابھی ان باتوں کی حضرت جبریل علیہ السلام نے خبر دی ہے۔“ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: فرشتوں میں وہ تو یہودیوں کا دشمن ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کی پہلی علامت آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب تک ہانک کر لائے گی۔ پہلا کھانا جو جنتی تناول کریں گے وہ مچھلی کے جگر کا بڑھا ہوا ٹکڑا ہو گا (جو نہایت لذیذ اور جلد ہضم ہونے والا ہوتا ہے۔) جب مرد کا نطفہ عورت کے نطفے سے

عَنِّي قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلَامِي، فَجَاءَتِ الْيَهُودُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ فِيكُمْ؟» قَالُوا: خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا، وَأَفْضَلُنَا وَابْنُ أَفْضَلِنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ؟» قَالُوا: أَعَاذَهُ اللهُ مِنْ ذٰلِكَ، فَأَعَادَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا مِثْلَ ذٰلِكَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ عَبْدُ اللهِ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ. قَالُوا: شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا، وَتَنَقَّصُوهُ، قَالَ: هٰذَا كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللهِ. [راجع: ٣٣٢٩]

پہلے رحم مادر میں پہنچ جائے تو بچہ باپ کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر عورت کا پانی مرد کے پانی سے سبقت کر جائے تو بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے۔" حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ پھر انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! یہود بہت زیادہ بہتان لگانے والے لوگ ہیں۔ اس سے پہلے کہ انھیں میرے اسلام لانے کا علم ہو، آپ ان سے میرے متعلق دریافت کریں، چنانچہ یہودی آئے تو نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: "عبداللہ بن سلام تمھارے اندر کیسا آدمی ہے؟" انھوں نے کہا: وہ ہم سے بہتر اور سب سے بہتر باپ کا بیٹا ہے اور وہ ہم سے افضل اور افضل باپ کا بیٹا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہو جائے تو تمھارے کیا تأثرات ہوں گے؟" انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اسے اسلام سے اپنی پناہ میں رکھے۔ آپ ﷺ نے اس بات کو دہرایا تو انھوں نے وہی جواب دیا۔ اس دوران میں حضرت عبداللہ بن سلام باہر نکل آئے اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے سچے رسول ہیں۔ یہ سن کر یہودیوں نے کہا کہ یہ ہم میں سے شریر ہے اور شریر باپ کا بیٹا ہے اور پھر انھوں نے ان کی شان میں کمی کرنا شروع کر دی تو عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے (ان سے) اسی بات کا خطرہ تھا۔

٣٩٣٩، ٣٩٤٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ أَبَا الْمِنْهَالِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مُطْعِمٍ قَالَ: بَاعَ شَرِيكٌ لِّي دَرَاهِمَ فِي السُّوقِ نَسِيئَةً، فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللهِ، أَيَصْلُحُ هٰذَا؟ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، وَاللهِ لَقَدْ

[3940,3939] حضرت عبدالرحمٰن بن مطعم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میرے ایک ساتھی نے بازار میں چند درہم ادھار پر فروخت کیے تو میں نے کہا: سبحان اللہ! کیا ایسا کرنا جائز ہے؟ اس نے کہا: سبحان اللہ! اللہ کی قسم! میں نے انھیں بازار میں فروخت کیا ہے۔ کسی نے بھی اس

بِعْتُهَا فِي السُّوقِ فَمَا عَابَهُ أَحَدٌ فَسَأَلْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ فَقَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ هٰذَا الْبَيْعَ، فَقَالَ: «مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَلَا يَصْلُحُ». وَالْقَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهُ كَانَ أَعْظَمَنَا تِجَارَةً، فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقَالَ مِثْلَهُ.

خرید وفروخت پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ میں نے حضرت براء بن عازب ؓ سے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو ہم اس طرح خرید و فروخت کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''جو نقد ہو اس میں کوئی حرج نہیں، البتہ ادھار پر اس طرح کی خرید وفروخت جائز نہیں۔'' تم حضرت زید بن ارقم ؓ کے پاس جاؤ، اس خرید وفروخت کے متعلق ان سے دریافت کرو کیونکہ وہ ہم سے بہت بڑے تاجر تھے۔ میں نے حضرت زید بن ارقم ؓ سے پوچھا تو انھوں نے یہی جواب دیا۔

وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: فَقَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ وَقَالَ: نَسِيئَةً إِلَى الْمَوْسِمِ أَوِ الْحَجِّ. [راجع: ٢٠٦٠، ٢٠٦١]

(راویٔ حدیث) حضرت سفیان کبھی اس کو بایں الفاظ بیان کرتے تھے کہ نبی ﷺ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو ہم اس طرح کی خرید وفروخت کرتے تھے اور کبھی بایں الفاظ بیان کرتے تھے: ہم موسم یا حج تک ادھار خرید وفروخت کرتے تھے۔

(٥٢) بَابُ إِتْيَانِ الْيَهُودِ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ

باب: 52- نبی ﷺ کی مدینہ طیبہ تشریف آوری پر یہودیوں کا آپ کے پاس آنا

﴿هَادُوا﴾ [البقرة: ٦٢]: صَارُوا يَهُودًا، وَأَمَّا قَوْلُهُ: ﴿هُدْنَا﴾ [الأعراف: ١٥٦]: تُبْنَا، هَائِدٌ: تَائِبٌ.

قرآن میں ﴿هَادُوا﴾ کے معنی ہیں: ''انھوں نے یہودیت کو اختیار کیا۔'' اور ﴿هُدْنَا﴾ کے معنی ہیں: ''ہم نے توبہ کی۔'' اسی سے هَائِدٌ بنا ہے جس کے معنی ہیں توبہ کرنے والا۔

٣٩٤١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْ آمَنَ بِي عَشَرَةٌ مِّنَ الْيَهُودِ لَآمَنَ بِي الْيَهُودُ».

[3941] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر دس یہودی مجھ پر ایمان لے آتے تو سب یہودی مسلمان ہوجاتے۔''

٣٩٤٢ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ - أَوْ مُحَمَّدُ - بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْغُدَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ: أَخْبَرَنَا

[3942] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ مدینہ طیبہ آئے تو آپ نے

أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَإِذَا أُنَاسٌ مِّنَ الْيَهُودِ يُعَظِّمُونَ عَاشُورَاءَ وَيَصُومُونَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «نَحْنُ أَحَقُّ بِصَوْمِهِ فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ». [راجع: ٢٠٠٥]

یہودیوں کو دیکھا کہ وہ عاشوراء کے دن کی تعظیم کرتے ہیں اور اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہم اس دن روزہ رکھنے کے زیادہ حق دار ہیں۔'' پھر آپ نے اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

٣٩٤٣ - حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ فَسُئِلُوا عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالُوا: هٰذَا هُوَ الْيَوْمُ الَّذِي أَظْهَرَ اللهُ فِيهِ مُوسٰى وَبَنِي إِسْرَائِيلَ عَلٰى فِرْعَوْنَ وَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَحْنُ أَوْلٰى بِمُوسٰى مِنْكُمْ»، فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ. [راجع: ٢٠٠٤]

[3943] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہودیوں کو عاشوراء کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ ان سے دریافت کیا گیا تو انھوں نے کہا کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون پر فتح دی تھی، چنانچہ ہم اس دن کی تعظیم کے پیش نظر روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم تمھاری نسبت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہیں۔'' پھر آپ نے اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

٣٩٤٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهُ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُؤُسَهُمْ، وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُؤُسَهُمْ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ، ثُمَّ فَرَقَ النَّبِيُّ ﷺ رَأْسَهُ. [راجع: ٣٥٥٨]

[3944] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سر کے بال پیشانی پر لٹکاتے تھے جبکہ قریش مانگ نکالتے تھے اور اہل کتاب بھی سر کے بال اپنی پیشانیوں پر لٹکائے رکھتے تھے۔ نبی ﷺ کے پاس جس معاملے کے متعلق اللہ کا حکم نہ آتا تھا آپ اہل کتاب کی موافقت پسند فرماتے تھے۔ بعد میں نبی ﷺ مانگ نکالنے لگے۔

٣٩٤٥ - حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ،

[3945] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ اہل کتاب ہی تو ہیں جنھوں نے آسمانی کتاب

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: هُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ جَزَّؤُوهُ أَجْزَاءً فَآمَنُوا بِبَعْضِهِ وَكَفَرُوا بِبَعْضِهِ. [انظر: ٤٧٠٥، ٤٧٠٦]

کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ وہ اس کے کچھ حصے پر ایمان لائے جبکہ کچھ حصے کا انکار کر دیا۔

(٥٣) بَابُ إِسْلَامِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

باب: 53- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے کا واقعہ

٣٩٤٦ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ: قَالَ أَبِي، ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ: أَنَّهُ تَدَاوَلَهُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ رَبٍّ إِلَى رَبٍّ.

[3946] حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھیں دس سے کچھ زیادہ آدمیوں نے یکے بعد دیگرے خریدا اور ان کے مالک بنتے رہے۔

٣٩٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَلْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَنَا مِنْ رَامَ هُرْمُزَ.

[3947] حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں رام ہرمز کا رہنے والا ہوں۔

٣٩٤٨ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: فَتْرَةٌ بَيْنَ عِيسَى وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ سِتُّمِائَةِ سَنَةٍ.

[3948] حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان زمانۂ فترت چھ سو سال ہے۔

فائدہ: "فترت" کے معنی انقطاع کے ہیں۔ اصطلاحی طور پر اس سے وہ مدت مراد ہے جس میں اللہ کی طرف سے کوئی رسول نہ آیا ہو۔ صحیح احادیث کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا درمیانی عرصہ زمانہ فترت کہلاتا ہے جو بقول سلمان فارسی رضی اللہ عنہ چھ صد برس ہے۔ عرب کے ہاں یہ طریقہ رائج ہے کہ کسر کو حذف کر کے پورا عدد ذکر کر دیتے ہیں جیسا کہ اس مقام پر ایسا ہوا ہے، کیونکہ زمانۂ فترت پانچ سو سال سے زیادہ اور چھ سو سے کم ہے۔ عرب میں کسر کو پورا کرنے کا یا اسے حذف کر دینے کا طریقہ جاری وساری ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

64 - كِتَابُ الْمَغَازِي

نبی ﷺ کے غزوات کا بیان

(١) بَابُ غَزْوَةِ الْعُشَيْرَةِ [أَوِ الْعُسَيْرَةِ]

وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: أَوَّلُ مَا غَزَا النَّبِيُّ ﷺ الْأَبْوَاءَ، ثُمَّ بُوَاطَ، ثُمَّ الْعُشَيْرَةَ.

٣٩٤٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، فَقِيلَ لَهُ: كَمْ غَزَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ غَزْوَةٍ؟ قَالَ: تِسْعَ عَشْرَةَ، قِيلَ: كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ؟ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ، قُلْتُ: فَأَيُّهُمْ كَانَتْ أَوَّلَ؟ قَالَ: الْعُشَيْرُ أَوِ الْعُسَيْرَةَ، فَذَكَرْتُ لِقَتَادَةَ، فَقَالَ: الْعُشَيْرَةَ.

[انظر: ٤٤٠٤، ٤٤٧١]

باب: 1- غزوۂ عشیرہ یا عسیرہ کا بیان

ابن اسحاق نے کہا: نبی ﷺ نے سب سے پہلے ابواء کی جنگ لڑی، پھر بواط اور پھر عشیرہ کی جنگیں لڑیں۔

[3949] حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت زید بن ارقم ؓ کے پہلو میں (بیٹھا ہوا) تھا کہ ان سے پوچھا گیا: نبی ﷺ نے کتنی جنگیں لڑی ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ انیس (19)۔ میں نے پوچھا: آپ کتنی جنگوں میں آپ ﷺ کے ہمراہ تھے؟ انھوں نے فرمایا: سترہ (17) میں۔ میں نے پوچھا سب سے پہلا غزوہ کون سا تھا؟ انھوں نے بتایا کہ عشیر یا عسیرہ۔ میں نے حضرت قتادہ ؒ سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا کہ (صحیح لفظ) عشیرہ ہے۔

فائدہ: غزوۂ بدر کا سبب عشیرہ کا سفر تھا۔ رسول اللہ ﷺ قریش کے سردار ابوسفیان کا تعاقب کرنے کے لیے نکلے جو شام سے مالِ تجارت لے کر واپس مکہ جا رہے تھے۔ اور ابوجہل وغیرہ اس کے تعاون کے لیے نکلے۔ مالِ تجارت والا قافلہ تو بچ کر نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ لیکن مقام بدر پر اسلام اور کفر کے مابین عظیم معرکہ برپا ہوا، جس میں ابوجہل اور قریش کے بڑے بڑے سورما مارے گئے۔ کفر کی کمر ٹوٹ گئی اور اسلام کا عروج شروع ہوا۔

(٢) بَابُ ذِكْرِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ يُقْتَلُ بِبَدْرٍ

باب: 2- نبی ﷺ کا ان لوگوں کو ذکر کرنا جو بدر میں قتل ہوں گے

٣٩٥٠ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو ابْنُ مَيْمُونٍ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ صَدِيقًا لِأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَّكَانَ أُمَيَّةُ إِذَا مَرَّ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلٰى سَعْدٍ، وَكَانَ سَعْدٌ إِذَا مَرَّ بِمَكَّةَ نَزَلَ عَلٰى أُمَيَّةَ، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ انْطَلَقَ سَعْدٌ مُعْتَمِرًا، فَنَزَلَ عَلٰى أُمَيَّةَ بِمَكَّةَ، فَقَالَ لِأُمَيَّةَ: انْظُرْ لِي سَاعَةَ خَلْوَةٍ لَّعَلِّي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ، فَخَرَجَ بِهِ قَرِيبًا مِّنْ نِّصْفِ النَّهَارِ فَلَقِيَهُمَا أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ: يَا أَبَا صَفْوَانَ! مَنْ هٰذَا مَعَكَ؟ فَقَالَ: هٰذَا سَعْدٌ، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ: أَلَا أَرَاكَ تَطُوفُ بِمَكَّةَ آمِنًا وَّقَدْ أَوَيْتُمُ الصُّبَاةَ وَزَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ تَنْصُرُونَهُمْ وَتُعِينُونَهُمْ؟ أَمَا وَاللهِ لَوْلَا أَنَّكَ مَعَ أَبِي صَفْوَانَ مَا رَجَعْتَ إِلٰى أَهْلِكَ سَالِمًا، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ وَّرَفَعَ صَوْتَهُ عَلَيْهِ: أَمَا وَاللهِ لَئِنْ مَّنَعْتَنِي هٰذَا لَأَمْنَعَنَّكَ مَا هُوَ أَشَدُّ عَلَيْكَ مِنْهُ، طَرِيقَكَ عَلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ أُمَيَّةُ: لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ يَا سَعْدُ عَلٰى أَبِي الْحَكَمِ سَيِّدِ أَهْلِ الْوَادِي، فَقَالَ سَعْدٌ: دَعْنَا عَنْكَ يَا أُمَيَّةُ، فَوَاللهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّهُمْ قَاتِلُوكَ»، قَالَ: بِمَكَّةَ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي، فَفَزِعَ لِذٰلِكَ أُمَيَّةُ فَزَعًا شَدِيدًا، فَلَمَّا رَجَعَ أُمَيَّةُ إِلٰى أَهْلِهِ قَالَ: يَا أُمَّ صَفْوَانَ! أَلَمْ تَرَيْ مَا قَالَ لِي سَعْدٌ؟ قَالَتْ: وَمَا قَالَ لَكَ؟ قَالَ: زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا أَخْبَرَهُمْ

[3950] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ زمانۂ جاہلیت میں امیہ بن خلف کے دوست تھے اور امیہ جب مدینہ طیبہ سے گزرتا تو ان کے پاس ٹھہرتا تھا۔ اسی طرح جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ جاتے تو اس کے پاس قیام کرتے۔ جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بغرض عمرہ مکہ مکرمہ گئے اور امیہ کے پاس قیام کیا۔ انھوں نے امیہ سے کہا کہ میرے لیے تنہائی کا وقت دیکھو تاکہ میں عمرہ کر لوں، چنانچہ امیہ انھیں دوپہر کے وقت اپنے ساتھ لے کر نکلا تو ان کی ابوجہل سے ملاقات ہوگئی۔ اس نے پوچھا: اے ابوصفوان! تمھارے ساتھ یہ کون ہے؟ اس نے کہا: یہ سعد بن معاذ ہیں۔ ابوجہل نے کہا: میں تمھیں مکہ میں امن کے ساتھ طواف کرتا ہوا نہ دیکھوں۔ تم لوگوں نے بے دین حضرات کو اپنے ہاں پناہ دے رکھی ہے اور تم اپنے خیال کے مطابق ان کا تعاون بھی کرتے ہو؟ اللہ کی قسم! اگر اس وقت تم ابوصفوان کے ساتھ نہ ہوتے تو اپنے گھر سلامتی کے ساتھ نہیں جا سکتے تھے۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے بآواز بلند ابوجہل سے کہا: خبردار! اللہ کی قسم! اگر تو مجھے اس وقت طواف سے روکے گا تو میں بھی تجھے اس سے سخت کام سے منع کروں گا، یعنی مدینے کی طرف سے تمھارا راستہ بند کرا دوں گا۔ امیہ کہنے لگا: اے سعد! ابوالحکم کے سامنے بلند آواز سے گفتگو نہ کرو۔ یہ اس وادی کا سردار ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیہ تم اس طرح کی گفتگو نہ کرو۔ اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ سے سن چکا ہوں: ''یقیناً وہ تجھے قتل کریں گے۔'' امیہ نے پوچھا: کیا (وہ) مکہ میں (مجھے قتل کر دیں گے)؟ انھوں نے فرمایا: مجھے اس کا علم نہیں۔ یہ سن کر امیہ بہت گھبرایا۔ جب وہ

أَنَّهُمْ قَاتِلِيَّ، فَقُلْتُ لَهُ: بِمَكَّةَ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي، فَقَالَ أُمَيَّةُ: وَاللهِ لَا أَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ اسْتَنْفَرَ أَبُو جَهْلٍ النَّاسَ، قَالَ: أَدْرِكُوا عِيرَكُمْ، فَكَرِهَ أُمَيَّةُ أَنْ يَخْرُجَ، فَأَتَاهُ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ: يَا أَبَا صَفْوَانَ، إِنَّكَ مَتَى يَرَاكَ النَّاسُ قَدْ تَخَلَّفْتَ وَأَنْتَ سَيِّدُ أَهْلِ الْوَادِي تَخَلَّفُوا مَعَكَ، فَلَمْ يَزَلْ بِهِ أَبُو جَهْلٍ حَتَّى قَالَ: أَمَّا [إِذْ] غَلَبْتَنِي فَوَاللهِ لَأَشْتَرِيَنَّ أَجْوَدَ بَعِيرٍ بِمَكَّةَ، ثُمَّ قَالَ أُمَيَّةُ: يَا أُمَّ صَفْوَانَ! جَهِّزِينِي، فَقَالَتْ لَهُ: يَا أَبَا صَفْوَانَ! وَقَدْ نَسِيتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَثْرِبِيُّ؟ قَالَ: لَا، مَا أُرِيدُ أَنْ أَجُوزَ مَعَهُمْ إِلَّا قَرِيبًا. فَلَمَّا خَرَجَ أُمَيَّةُ أَخَذَ لَا يَتْرُكُ مَنْزِلًا إِلَّا عَقَلَ بَعِيرَهُ، فَلَمْ يَزَلْ بِذٰلِكَ حَتَّى قَتَلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِبَدْرٍ. [راجع: ٣٦٣٢]

اپنی بیوی کے پاس لوٹا تو اس نے کہا: ام صفوان! تجھے معلوم ہے کہ مجھے سعد نے کیا کہا ہے؟ اس نے کہا: کیا کہا ہے؟ امیہ نے کہا: اس نے بتایا ہے کہ محمد کے کہنے کے مطابق وہ مجھے کسی نہ کسی دن موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔ میں نے پوچھا: کیا مکہ میں مجھے قتل کریں گے؟ تو انھوں نے کہا: مجھے اس کے متعلق کچھ معلوم نہیں۔ امیہ کہنے لگا: اللہ کی قسم! اب میں مکہ سے باہر کبھی نہیں جاؤں گا، چنانچہ جب غزوۂ بدر کا موقع آیا تو ابوجہل نے لوگوں کو لڑائی کی تیاری کے لیے کہا، نیز انھیں ابھارا کہ تم اپنے قافلے کی حفاظت کے لیے نکلو، لیکن امیہ نے مکے سے باہر نکلنے کو پسند نہ کیا۔ ابوجہل نے اس کے پاس آ کر کہا: اے ابوصفوان! تم وادی کے سردار ہو۔ جب لوگ دیکھیں گے کہ تم لڑائی کے لیے نہیں نکل رہے تو وہ بھی نہیں نکلیں گے۔ ابوجہل مسلسل اصرار کرتا رہا حتی کہ امیہ نے کہا: اگر تو مجھے مجبور کرتا ہے تو اللہ کی قسم! میں ایسا تیز رفتار اونٹ خریدتا ہوں جس کا مکے میں کوئی ثانی نہیں ہو گا۔ پھر امیہ ملعون نے (اپنی بیوی سے) کہا: اے ام صفوان! میرا جنگی سامان تیار کرو۔ اس نے کہا: اے ابوصفوان! کیا تم اپنے یثربی بھائی (دوست) کی بات بھول گئے ہو؟ امیہ بولا: میں بھولا نہیں ہوں لیکن ان کے ساتھ صرف تھوڑی دور تک جاؤں گا۔ جب امیہ نکلا تو راستے میں جس منزل پر بھی ٹھہرنا ہوتا یہ اپنا اونٹ قریب ہی باندھ لیتا۔ وہ مسلسل ایسے ہی احتیاط کرتا رہا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے میدان بدر میں کیفر کردار تک پہنچا دیا۔

(٣) [بَابُ] قِصَّةِ غَزْوَةِ بَدْرٍ

باب:3- غزوۂ بدر کا واقعہ

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۞ إِذْ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اللہ تعالیٰ نے بدر میں اس وقت تمھاری مدد کی جبکہ تم کمزور تھے، لہٰذا اللہ سے ڈرتے

تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَن يَكْفِيَكُمْ أَن يُمِدَّكُمْ رَبُّكُم بِثَلَٰثَةِ ءَالَٰفٍ مِّنَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ مُنزَلِينَ ○ بَلَىٰٓ ۚ إِن تَصْبِرُوا۟ وَتَتَّقُوا۟ وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ ءَالَٰفٍ مِّنَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِينَ ○ وَمَا جَعَلَهُ ٱللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُم بِهِۦ ۗ وَمَا ٱلنَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ ٱللَّهِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَكِيمِ ○ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنقَلِبُوا۟ خَآئِبِينَ﴾ [آل عمران: ١٢٣-١٢٧]

رہو، امید ہے کہ تم شکر گزار بن جاؤ گے۔ جب آپ اہل ایمان سے کہہ رہے تھے: کیا تمھیں یہ کافی نہیں کہ تمھارا رب تین ہزار فرشتے اتار کر تمھاری مدد کرے؟ کیوں نہیں! اگر تم صبر کرو، اللہ سے ڈرتے رہو اور دشمن تم پر فوراً چڑھ آئے تو تمھارا رب خاص نشان زدہ پانچ ہزار فرشتوں سے تمھاری مدد کرے گا۔ مدد کی خبر اللہ نے تمھیں اس لیے دی ہے کہ تم خوش ہو جاؤ اور تمھارے دل مطمئن ہو جائیں اور مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے جو بڑا زبردست کمال حکمت والا ہے۔ تاکہ اللہ کافروں کا ایک بازو کاٹ دے یا انھیں ایسا ذلیل کرے کہ وہ ناکام ہو کر پسپا ہو جائیں۔"

فَوْرِهِمْ: غَضَبِهِمْ.

﴿فَوْرِهِمْ﴾ کے معنی ہیں کفار کا جوش و غضب، یعنی غضبناک ہو کر تم پر حملہ کر دیں۔

وَقَالَ وَحْشِيٌّ: قَتَلَ حَمْزَةُ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ ابْنِ الْخِيَارِ يَوْمَ بَدْرٍ.

حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن طعیمہ بن عدی بن خیار کو قتل کیا تھا۔

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِذْ يَعِدُكُمُ ٱللَّهُ إِحْدَى ٱلطَّآئِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ ٱلشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ﴾ [الأنفال: ٧]

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور جب اللہ نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ دونوں گروہوں میں سے ایک تمھارا ہو گا اور تم یہ چاہتے تھے کہ غیر مسلح گروہ (تجارتی قافلہ) تمھارے ہاتھ لگ جائے۔"

الشَّوْكَةُ: الْحَدُّ.

﴿الشَّوْكَةُ﴾ کے معنی نوکدار کانٹے کے ہیں۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا تھا کہ دو گروہوں عیر یا نفیر میں سے ایک پر آپ کو کامیاب کرے گا، لیکن صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو ابوسفیان کے قافلے پر کامیابی زیادہ محبوب تھی کیونکہ اس سے لڑائی کے بغیر جنگی سامان ہاتھ آنے کی امید تھی۔ لیکن ابوسفیان نے ساحلی راستہ اختیار کیا اور اپنا قافلہ مسلمانوں سے بچا کر نکل جانے میں کامیاب ہو گیا۔

٣٩٥١ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

[3951] حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی جنگیں لڑی ہیں، میں غزوۂ تبوک کے علاوہ دیگر تمام جنگوں میں حاضر رہا، البتہ غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکا تھا، لیکن جو لوگ اس جنگ

عَنْهُ يَقُولُ: لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، غَيْرَ أَنِّي تَخَلَّفْتُ عَنْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتَبْ أَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهَا، إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ. [راجع: ٢٧٥٧]

میں شریک نہ ہو سکے تھے، ان میں سے کسی پر اللہ تعالیٰ نے عتاب نہیں کیا کیونکہ رسول اللہ ﷺ قافلۂ قریش کو تلاش کرنے کی نیت سے نکلے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے کسی طے شدہ پروگرام کے بغیر ہی مسلمانوں اور ان کے دشمنوں کے درمیان مڈبھیڑ کرا دی۔

(٤) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ○ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ○ إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ○ إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا ۚ سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ○ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَن يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ [الأنفال: ٩-١٣].

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور تم اس وقت کو یاد کرو جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمھاری فریاد کو سن لیا کہ میں ایک ہزار فرشتوں کی قطار تمھاری مدد کو بھیج رہا ہوں۔ یہ بات اللہ نے تمھیں اس لیے بتائی کہ تم خوش ہو جاؤ اور تمھارے دل مطمئن ہو جائیں، ورنہ مدد تو جب بھی ہو اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ یقیناً اللہ بڑا زبردست کمال حکمت والا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے تمھارا خوف دور کرنے کے لیے تم پر غنودگی طاری کر دی اور آسمان سے تم پر بارش برسا دی تاکہ تمھیں پاک کرے اور شیطان کی نجاست تم سے دور کر دے اور تمھارے دلوں کو مضبوط کر دے، نیز تمھارے قدم جما دے۔ جب تمھارا پروردگار فرشتوں کو حکم دے رہا تھا کہ میں تمھارے ساتھ ہوں، لہٰذا تم مسلمانوں کے قدم جمائے رکھو۔ میں ابھی ان کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دوں گا، لہٰذا تم ان کی گردنوں پر اور ان کے ہر جوڑ پر ضربیں لگاؤ۔ یہ اس لیے تھا کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی تھی۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے گا تو اللہ ایسے لوگوں کو شدید سزا دینے والا ہے'' کا بیان

٣٩٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مُخَارِقٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ مَشْهَدًا لَأَنْ أَكُونَ صَاحِبَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهِ، أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَدْعُو عَلَى الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: لَا نَقُولُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى: ﴿فَاذْهَبْ أَنتَ وَرَبُّكَ فَقَـٰتِلَآ﴾ [المائدة: ٢٤] وَلٰكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَشْرَقَ وَجْهُهُ وَسَرَّهُ، يَعْنِي قَوْلَهُ. [انظر: ٤٦٠٩]

[3952] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ میں ایک ایسی بات دیکھی، اگر وہ بات مجھے حاصل ہوتی تو کسی نیکی کو اس کے برابر خیال نہ کرتا۔ ہوا یوں کہ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے جبکہ آپ مشرکین پر بددعا کر رہے تھے۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم ایسا نہیں کہیں گے جیسا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے ان سے کہا تھا: ''تو اور تیرا رب دونوں جاؤ اور وہاں دونوں لڑائی کرو۔'' بلکہ ہم تو آپ کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے لڑیں گے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا تھا اور آپ ان پاکیزہ جذبات سے مسرور ہوئے۔

٣٩٥٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ». فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ: حَسْبُكَ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ: ﴿سَيُهْزَمُ ٱلْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ ٱلدُّبُرَ﴾ [القمر: ٤٥]. [راجع: ٢٩١٥]

[3953] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے بدر کے دن اللہ سے عرض کی: ''اے اللہ! میں تجھے، تیرے عہد اور وعدے کا واسطہ دیتا ہوں (اب اس وعدے کو پورا کر)۔ اگر تو چاہتا ہے کہ تیری عبادت نہ ہو (تو پھر کفار کو غالب کردے)۔'' اس دوران میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا دست مبارک پکڑ کر عرض کی: اللہ کے رسول! بس یہی کافی ہے۔ اللہ آپ کی ضرور مدد کرے گا، چنانچہ آپ وہاں سے نکلے تو زبان پر یہ کلمات جاری تھے: ''عنقریب یہ (مشرکین کی) جماعت شکست خوردہ ہوگی اور یہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔''

(٥) بَابٌ:

باب: 5- بلا عنوان

٣٩٥٤ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ أَنَّهُ سَمِعَ مِقْسَمًا مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ

[3954] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کے متعلق فرمایا: ''مومنین میں سے جہاد سے بیٹھ رہنے والے (اور جہاد میں شرکت کرنے

الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: ﴿لَا يَسْتَوِى ٱلْقَٰعِدُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ﴾ [النساء:٩٥] عَنْ بَدْرٍ وَالْخَارِجُونَ إِلَى بَدْرٍ.
[انظر: ٤٥٩٥]

والے) برابر نہیں ہیں۔'' اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے اور جو اس میں شریک نہ ہوئے۔

(٦) بَابُ عِدَّةِ أَصْحَابِ بَدْرٍ

باب:6-شرکائے بدر کی تعداد کا بیان

٣٩٥٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: اسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ. [انظر: ٣٩٥٦]

[3955] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ مجھے اور ابن عمر ؓ کو کمسن شمار کیا گیا تھا (اس لیے غزوۂ بدر میں شریک نہیں کیا گیا)۔

٣٩٥٦ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: اسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ، وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَوْمَ بَدْرٍ نَيِّفًا عَلَى سِتِّينَ وَالْأَنْصَارُ [نَيِّفًا] وَأَرْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ. [راجع: ٣٩٥٥]

[3956] حضرت براء بن عازب ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں اور حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بدر کی جنگ کے وقت کم عمر تھے۔ اور بدر کی لڑائی میں مہاجرین کی تعداد ساٹھ سے کچھ زیادہ تھی جبکہ انصار دو سو چالیس سے کچھ اوپر تھے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ جنگ میں ان لوگوں کو شامل فرماتے جو بالغ ہوتے تھے۔ غزوۂ بدر میں کفار کی تعداد سات سو پچاس یا ایک ہزار کے لگ بھگ تھی اور ان کے پاس اسلحہ بھی کافی تھا جبکہ مسلمانوں کی تعداد تین سو دس یا تین سو انیس کے درمیان تھی۔ ہتھیار بھی پورے نہ تھے۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اسلام اور اہل اسلام کا بول بالا فرمایا۔ آج بھی اگر فضائے بدر پیدا ہو جائے تو اللہ کی مدد اور اس کی تائید مسلمانوں کے شامل حال ہو سکتی ہے۔

٣٩٥٧ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا أَنَّهُمْ كَانُوا عِدَّةَ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ أَجَازُوا مَعَهُ النَّهَرَ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلَاثَمِائَةٍ، قَالَ الْبَرَاءُ: لَا وَاللهِ، مَا جَاوَزَ مَعَهُ النَّهَرَ إِلَّا مُؤْمِنٌ. [انظر: ٣٩٥٨، ٣٩٥٩]

[3957] حضرت براء ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے اصحاب محمد ﷺ نے بتایا جو بدر میں شریک تھے کہ ان کی تعداد اصحاب طالوت جتنی تھی، جنھوں نے ان کے ساتھ نہر کو پار کیا تھا۔ وہ تین سو دس سے کچھ اوپر تھے۔ حضرت براء نے فرمایا: اللہ کی قسم! حضرت طالوت کے ہمراہ نہر کو صرف وہی لوگ پار کر سکے جو مومن تھے۔

٣٩٥٨ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا

[3958] حضرت براء بن عازب ؓ سے ایک اور

إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كُنَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَتَحَدَّثُ أَنَّ عِدَّةَ أَصْحَابِ بَدْرٍ عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهَرَ وَلَمْ يُجَاوِزْ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلَاثَمِائَةٍ. [راجع: ٣٩٥٧]

روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم اصحاب محمد ﷺ آپس میں یہ گفتگو کرتے تھے کہ اصحاب بدر کی تعداد بھی اتنی ہی تھی جتنی اصحاب طالوت کی تھی جنھوں نے ان کے ساتھ نہر عبور کی تھی۔ اور اس نہر کو پار کرنے والے صرف اہل ایمان تھے۔ ان کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی۔

٣٩٥٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَصْحَابَ بَدْرٍ ثَلَاثَمِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ بِعِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهَرَ، وَمَا جَاوَزَ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ. [راجع: ٣٩٥٧]

[3959] حضرت براء ؓ سے مزید ایک روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم آپس میں باتیں کیا کرتے تھے کہ اصحاب بدر تین سو دس سے کچھ زیادہ تھے۔ وہ اصحاب طالوت کی تعداد کے برابر تھے جنھوں نے ان کے ساتھ نہر پار کی تھی۔ اور اسے عبور کرنے والے صرف ایمان دار ہی تھے۔

فائدہ: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جیسے اصحاب طالوت مومن تھے ایسے ہی اصحاب بدر بھی سب کے سب مومن تھے، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو بدر میں شریک نہیں ہوئے وہ مومن نہیں کیونکہ یہ تو ایک ہنگامی جنگ تھی۔ الغرض اصحاب بدر، طالوت کے ساتھیوں کے ساتھ تعداد اور صفت ایمان میں برابر تھے۔ اصحاب بدر کی تعداد تین سو تیرہ کے لگ بھگ تھی۔ والله أعلم.

(٧) بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى كُفَّارِ قُرَيْشٍ: شَيْبَةَ، وَعُتْبَةَ، وَالْوَلِيدِ، وَأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَهَلَاكِهِمْ

باب: 7- نبی ﷺ کی کفار قریش: شیبہ، عتبہ، ولید اور ابوجہل پر بددعا اور ان کی تباہی کا بیان

٣٩٦٠ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْكَعْبَةَ فَدَعَا عَلَى نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ: عَلَى شَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَأَبِي جَهْلِ بْنِ

[3960] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے قبلہ رو ہو کر کفار قریش کے چند لوگوں: شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ اور ابوجہل بن ہشام کے خلاف بددعا کی تھی۔ میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے ان کی لاشیں میدان بدر میں دیکھیں۔ سورج کی سخت حرارت نے ان کی لاشوں کو بدبودار

هِشَامٍ، فَأَشْهَدُ بِاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعٰى قَدْ غَيَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ، وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا. [راجع: ۲٤٠]

کر دیا تھا اور یہ نہایت گرم دن تھا۔

(٨) بَابُ قَتْلِ أَبِي جَهْلٍ

باب:8-ابوجہل کے قتل کا بیان

٣٩٦١ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنَا قَيْسٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ أَتٰى أَبَا جَهْلٍ وَّبِهِ رَمَقٌ يَّوْمَ بَدْرٍ، فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ: هَلْ أَعْمَدُ مِنْ رَّجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ؟.

[3961] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بدر کے دن ابوجہل کے پاس گئے جبکہ وہ آخری سانس لے رہا تھا۔ ابوجہل نے کہا: مجھ سے بڑھ کر کوئی آدمی ہے جسے تم نے قتل کیا ہو؟

٣٩٦٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ يَّنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ؟» فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ، قَالَ: أَأَنْتَ أَبُو جَهْلٍ؟ قَالَ: فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ، قَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ - أَوْ: رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ؟ -.

[3962] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''کون ہے جو پتہ کر کے آئے کہ ابوجہل کا کیا حشر ہوا؟'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حقیقت حال معلوم کرنے گئے تو دیکھا کہ عفراء کے دونوں بیٹوں نے اسے قتل کر دیا ہے اور اس کا جسم ٹھنڈا پڑا ہے۔ انھوں نے دریافت کیا: آیا تو ہی ابوجہل ہے؟ انھوں نے اس کی ڈاڑھی پکڑ لی تو ابوجہل نے کہا: اس سے بھی بڑا کوئی آدمی ہے جسے تم نے آج قتل کیا ہو؟ یا کہا کہ اس سے بھی بڑا کوئی آدمی ہے جسے اس کی قوم نے قتل کر ڈالا ہو؟

قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ؟. [انظر: ٣٩٦٣، ٤٠٢٠]

احمد بن یونس نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''کیا تو ہی ابوجہل ہے؟''

٣٩٦٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ: «مَنْ يَّنْظُرُ مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ؟» فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ فَأَخَذَ

[3963] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: ''کون دیکھ کر آئے گا کہ ابوجہل کا کیا حشر ہوا؟'' حضرت عبداللہ بن مسعود معلوم کرنے گئے تو دیکھا کہ عفراء کے دونوں بیٹوں نے اسے قتل کر دیا ہے اور اس کا جسم ٹھنڈا ہو رہا ہے۔ حضرت عبداللہ بن

بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ: أَنْتَ، أَبَا جَهْلٍ؟ قَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ - أَوْ قَالَ: قَتَلْتُمُوهُ؟ -.

مسعود ؓ نے اس کی ڈاڑھی پکڑ کر فرمایا: کیا تو ہی ابوجہل ہے؟ اس نے کہا: کیا اس آدمی سے بڑھ کر کوئی ہے جسے اس کی قوم نے قتل کیا یا کہا: اسے تم نے قتل کیا ہے؟

حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُثَنَّى: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ: أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَحْوَهُ. [راجع: ٣٩٦٢]

حضرت انس ؓ سے مروی ایک دوسری روایت بھی اسی طرح مروی ہے۔

٣٩٦٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَتَبْتُ عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْمَاجِشُونِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي بَدْرٍ، يَعْنِي حَدِيثَ ابْنَيْ عَفْرَاءَ. [راجع: ٣١٤١]

[3964] حضرت صالح بن ابراہیم سے روایت ہے، انھوں نے اپنے باپ سے، پھر اپنے دادا (عبدالرحمٰن بن عوف ؓ) سے عفراء کے دونوں بیٹوں کے بدر (میں کارنامے) کے متعلق یہ حدیث بیان کی ہے۔

٣٩٦٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْثُو بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ لِلْخُصُومَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَقَالَ قَيْسٌ: وَفِيهِمْ أُنْزِلَتْ ﴿هَٰذَانِ خَصْمَانِ ٱخْتَصَمُوا۟ فِى رَبِّهِمْ﴾ [الحج: ١٩] قَالَ: هُمُ الَّذِينَ تَبَارَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ: عَلِيٌّ، وَحَمْزَةُ، وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ، وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ. [انظر: ٣٩٦٧، ٤٧٤٤]

[3965] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں پہلا شخص ہوں گا جو اللہ کے دربار میں جھگڑا چکانے کے لیے دوزانوں ہو کر بیٹھوں گا۔ قیس بن عباد نے کہا کہ انھی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ''یہ دو فریق ہیں جنھوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا۔'' ان سے مراد وہ حضرات ہیں جو غزوۂ بدر کے دن ایک دوسرے کے مقابلے کے لیے لڑائی میں نکلے۔ مسلمانوں کی طرف سے حضرت حمزہ، حضرت علی اور حضرت عبیدہ بن حارث ؓ اور کفار کی طرف سے شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ سامنے آئے۔

٣٩٦٦ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَزَلَتْ ﴿هَٰذَانِ خَصْمَانِ ٱخْتَصَمُوا۟ فِى رَبِّهِمْ﴾ [الحج: ١٩] فِي سِتَّةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ: عَلِيٍّ وَحَمْزَةَ وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ

[3966] حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا یہ آیت کریمہ: ''یہ دو فریق ہیں جنھوں نے اللہ کے بارے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کیا۔'' قریش کے چھ آدمیوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی: (تین مسلمانوں کی طرف سے، یعنی) حضرت علی، حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ بن حارث ؓ اور (تین کفار کی طرف سے، یعنی) شیبہ بن

عُتْبَةَ . [انظر: ٣٩٦٨، ٣٩٦٩، ٤٧٤٣]

ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ۔

٣٩٦٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافُ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ - كَانَ يَنْزِلُ فِي بَنِي ضُبَيْعَةَ، وَهُوَ مَوْلًى لِبَنِي سَدُوسَ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ: فِينَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿هَٰذَانِ خَصْمَانِ ٱخْتَصَمُوا۟ فِى رَبِّهِمْ﴾ [الحج: ١٩]. [راجع: ٣٩٦٥]

[3967] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ درج ذیل آیت ہمارے متعلق نازل ہوئی تھی: ''یہ دو گروہ ہیں جنھوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا۔''

٣٩٦٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُقْسِمُ لَنَزَلَتْ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتُ فِي هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ السِّتَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ، نَحْوَهُ. [راجع: ٣٩٦٦]

[3968] حضرت ابو ذر ؓ سے روایت ہے، وہ خوب قسم اٹھا کر فرمایا کرتے تھے کہ سورۂ حج کی آیات ان چھ آدمیوں کے متعلق نازل ہوئی تھی جو بدر کی لڑائی میں ایک دوسرے کے مقابلے میں آئے تھے۔ راوی نے پہلی حدیث کی طرح اسے بھی بیان کیا۔

فائدہ: پہلے لڑائی کا قاعدہ یہ ہوتا تھا کہ ایک آدمی میدان میں نکلتا اور فریق مخالف کو للکارتا ہوا کہتا: ''کوئی ہے مقابلہ کرنے والا'' پھر دوسرے فریق کی طرف سے ایک آدمی اس کا مقابلہ کرنے کے لیے سامنے آتا۔ اسے مبارزت کہتے ہیں۔ ان کے درمیان مقابلہ ہوتا، باقی صفیں تماشائی بن کر دیکھتی رہتیں، کبھی تو اسی پر فیصلہ ہو جاتا کبھی ہلہ بول دیا جاتا۔ قریش مکہ نے بھی ایسا ہی کیا ان کی طرف سے تین شخص میدان میں نکلے عتبہ، شیبہ اور ولید۔ کہنے لگے: ''اے محمد! ہم میں سے لڑنے کے لیے کسی کو میدان میں بھیجیں۔'' ادھر سے انصار کی طرف سے تین جوان نکلے تو انھوں نے کہا: ہم تم سے نہیں لڑنا چاہتے۔ ہم تو اپنی برادری، یعنی قریشیوں سے لڑنا چاہتے ہیں۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے حمزہ! اٹھو، اے علی! تم بھی میدان میں اترو اور اے عبیدہ! تم بھی مقابلے کے لیے جاؤ۔ حضرت حمزہ ؓ شیبہ کے مقابلے میں، حضرت علی ولید کے مقابلے میں کھڑے ہوئے، حضرت حمزہ ؓ نے شیبہ کو پہلے ہی وار میں قتل کر دیا اور حضرت علی ؓ نے بھی اپنے مدمقابل ولید بن عتبہ کو جھٹ مار لیا، لیکن حضرت عبیدہ ؓ اور ان کے مدمقابل عتبہ بن ربیعہ کے درمیان ایک ایک وار کا مقابلہ ہوا اور دونوں میں سے ہر ایک نے دوسرے پر گہرا زخم لگایا۔ اتنے میں حضرت علی اور حضرت حمزہ ؓ اپنے اپنے شکار سے فارغ ہو کر آ گئے، آتے ہی عتبہ پر ٹوٹ پڑے اور اس کا کام تمام کر دیا اور حضرت عبیدہ ؓ کو اٹھا لائے ان کا پاؤں کٹ گیا تھا اور جنگ سے واپسی پر وادی صفراء میں ان کا انتقال ہو گیا۔[1]

٣٩٦٩ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا

[3969] حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے، وہ قسم اٹھا

1 فتح الباري: 372/7.

هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسٍ [قَالَ]: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ قَسَمًا: إِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿هَٰذَانِ خَصْمَانِ ٱخْتَصَمُوا۟ فِى رَبِّهِمْ﴾ [الحج: ١٩] نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ: حَمْزَةَ وَعَلِيٍّ وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ، وَعُتْبَةَ وَشَيْبَةَ ابْنَيْ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ. [راجع: ٣٩٦٦]

کر کہا کرتے تھے کہ یہ آیت: ''یہ دو فریق ہیں جنھوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا۔'' ان لوگوں کے متعلق نازل ہوئی جو بدر کی لڑائی میں ایک دوسرے کے مقابلے کے لیے نکلے تھے، یعنی سیدنا حمزہ، علی اور عبیدہ بن حارث ؓ مسلمانوں کی طرف سے۔ اور عتبہ، شیبہ، جو ربیعہ کے بیٹے تھے، نیز ولید بن عتبہ کفار کی طرف سے (نکلے تھے۔)

٣٩٧٠ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ وَأَنَا أَسْمَعُ قَالَ: أَشَهِدَ عَلِيٌّ بَدْرًا؟ قَالَ: وَبَارَزَ وَظَاهَرَ.

[3970] ابو اسحاق سبیعی سے روایت ہے کہ حضرت براء ؓ سے کسی شخص نے پوچھا جبکہ میں سن رہا تھا: کیا حضرت علی ؓ بدر کی جنگ میں شریک ہوئے تھے؟ انھوں نے جواب دیا کہ ہاں، انھوں نے تو مبارزت کی تھی اور غالب رہے تھے۔

٣٩٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: كَاتَبْتُ أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ، فَذَكَرَ قَتْلَهُ وَقَتْلَ ابْنِهِ، فَقَالَ بِلَالٌ: لَا نَجَوْتُ إِنْ نَجَا أُمَيَّةُ. [راجع: ٢٣٠١]

[3971] حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے امیہ بن خلف سے ایک معاہدہ کیا تھا، اس کے بعد جب بدر کی جنگ ہوئی، پھر انھوں نے امیہ بن خلف اور اس کے بیٹے کے قتل ہونے کا واقعہ ذکر کیا۔ اس دن بلال ؓ نے کہا: اگر آج امیہ (قتل ہونے سے) بچ گیا تو میں (آخرت کے عذاب سے) نجات نہیں پا سکوں گا۔

فائدہ: حضرت بلال ؓ مکہ میں امیہ بن خلف کے غلام تھے، جب وہ مسلمان ہوئے تو امیہ نے انھیں سخت سزا دینا شروع کر دی۔ بالآخر حضرت ابوبکر ؓ نے انھیں خرید کر آزاد کر دیا۔ مذکورہ حدیث میں حضرت بلال نے اپنے جذبات کا اظہار اسی وجہ سے کیا تھا، اس واقعہ کی تفصیل حسب ذیل ہے: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کہتے ہیں کہ میں نے امیہ بن خلف سے ایک تحریری معاہدہ کیا تھا کہ وہ مکہ میں میرے ترکے کی حفاظت کرے گا اور میں مدینہ طیبہ میں اس کی مملوکات کو محفوظ رکھوں گا۔ بدر کے دن جب لوگ سو گئے تو میں پہاڑ کی طرف نکلا تاکہ حسب معاہدہ اس کی حفاظت کروں، اچانک حضرت بلال ؓ نے اسے دیکھ لیا، وہ دوڑ کر انصار کے پاس گئے اور کہا کہ امیہ اگر آج بچ نکلا تو میری کوئی نجات نہیں۔ اس کے بعد انصار کا ایک گروہ ہمارے تعاقب میں ہو لیا، جب مجھے خطرہ لاحق ہوا کہ وہ ہمیں پکڑ لیں گے تو میں نے امیہ کے بیٹے کو چھوڑ دیا تاکہ وہ اس کے قتل میں مشغول

ہو جائیں اور میں امیہ کو لے کر نکل جاؤں، لیکن انھوں نے اس کے بیٹے کو قتل کر کے جلدی سے ہمارا پیچھا کیا اور ہم سے آ ملے۔ امیہ بہت بھاری آدمی تھا۔ جب انھوں نے ہمیں پالیا تو میں نے امیہ کو گھٹنوں کے بل لیٹ جانے کے متعلق کہا، وہ لیٹ گیا تو میں اسے بچانے کے لیے اس پر جھک گیا، لیکن انصار نے میرے پیچھے سے اسے تلواریں مارنا شروع کر دیں حتی کہ اسے قتل کر دیا، میرے پاؤں پر بھی اس کی تلوار سے زخم آیا۔ راوی کہتا ہے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بعد میں ہمیں وہ زخم کا نشان دکھایا کرتے تھے۔ چونکہ امیہ کو قتل کرتے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی انصار کے ساتھ تلوار مارنے میں شریک تھے، اس لیے حضرت بلال بھی امیہ کے قاتلوں میں شمار ہوتے ہیں۔

٣٩٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَرَأَ ﴿وَالنَّجْمِ﴾ فَسَجَدَ بِهَا وَسَجَدَ مَنْ مَّعَهُ غَيْرَ أَنَّ شَيْخًا أَخَذَ كَفًّا مِّنْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلٰى جَبْهَتِهِ فَقَالَ: يَكْفِينِي هٰذَا.

قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا. [راجع: ١٠٦٧]

[3972] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے سورۂ نجم تلاوت فرمائی تو اس میں آپ نے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی سجدہ کیا لیکن ایک بوڑھے شخص نے (سجدہ کرنے کی بجائے) مٹھی بھر مٹی اپنے ماتھے پر رکھی اور کہا: مجھے یہی کافی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ وہ کفر کی حالت میں قتل کیا گیا۔

٣٩٧٣ - أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: كَانَ فِي الزُّبَيْرِ ثَلَاثُ ضَرَبَاتٍ بِالسَّيْفِ، إِحْدَاهُنَّ فِي عَاتِقِهِ، قَالَ: إِنْ كُنْتُ لَأُدْخِلُ أَصَابِعِي فِيهَا، قَالَ: ضُرِبَ ثِنْتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَّوَاحِدَةً يَّوْمَ الْيَرْمُوكِ. قَالَ عُرْوَةُ: وَقَالَ لِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ حِينَ قُتِلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ: يَا عُرْوَةُ! هَلْ تَعْرِفُ سَيْفَ الزُّبَيْرِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا فِيهِ؟ قُلْتُ: فِيهِ فَلَّةٌ فُلَّهَا يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ: صَدَقْتَ.

[3973] حضرت عروہ رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے جسم پر تلوار کے تین گہرے زخم تھے۔ ان میں سے ایک تو ان کے کندھے پر تھا۔ میں اس کے اندر اپنی انگلیاں ڈالا کرتا تھا۔ انھیں دو زخم بدر کے دن لگے تھے اور ایک جنگ یرموک میں آیا تھا۔ جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو مجھے عبدالملک بن مروان نے کہا: کیا تم حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ اس نے کہا: کوئی نشانی ہے؟ میں نے کہا: اس کی دھار میں دندانے پڑے ہوئے ہیں اور یہ بدر کے روز پڑے تھے۔ اس نے کہا: تو نے سچ کہا ہے۔

بِهِنَّ فُلُولٌ مِّنْ قِرَاعِ الْكَتَائِبِ

”فوجوں سے لڑتے لڑتے ان کی تلواروں میں دندانے پڑے ہوئے ہیں۔“

ثُمَّ رَدَّهُ عَلَى عُرْوَةَ، قَالَ هِشَامٌ: فَأَقَمْنَاهُ بَيْنَنَا ثَلَاثَةَ آلَافٍ وَّأَخَذَهُ بَعْضُنَا وَلَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ أَخَذْتُهُ. [راجع: ٣٧٢١]

پھر عبدالملک نے وہ تلوار حضرت عروہ کو واپس کر دی۔ ہشام نے کہا: ہم نے آپس میں اس کی قیمت کا اندازہ تین ہزار لگایا تو اسے ہمارے ایک عزیز نے خرید لیا۔ میری خواہش تھی کہ کاش! اسے میں خرید لیتا۔

٣٩٧٤ - حَدَّثَنِي فَرْوَةُ عَنْ عَلِيٍّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ سَيْفُ الزُّبَيْرِ مُحَلًّى بِفِضَّةٍ. قَالَ هِشَامٌ: وَكَانَ سَيْفُ عُرْوَةَ مُحَلًّى بِفِضَّةٍ.

[3974] حضرت عروہ رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار پر چاندی کا کام تھا۔ ہشام نے کہا: (میرے والد) عروہ کی تلوار چاندی سے مرصع تھی۔

٣٩٧٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ: أَلَا تَشُدُّ فَنَشُدَّ مَعَكَ؟ فَقَالَ: إِنِّي إِنْ شَدَدْتُ كَذَبْتُمْ، فَقَالُوا: لَا نَفْعَلُ، فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ حَتَّى شَقَّ صُفُوفَهُمْ فَجَاوَزَهُمْ وَمَا مَعَهُ أَحَدٌ، ثُمَّ رَجَعَ مُقْبِلًا فَأَخَذُوا بِلِجَامِهِ فَضَرَبُوهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِ بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضُرِبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ عُرْوَةُ: كُنْتُ أُدْخِلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ الضَّرَبَاتِ أَلْعَبُ وَأَنَا صَغِيرٌ.

[3975] حضرت عروہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے جنگ یرموک کے موقع پر کہا: کیا آپ حملہ نہیں کرتے تاکہ ہم بھی آپ کے ساتھ مل کر حملہ کریں؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں نے حملہ کیا تو تم میرا ساتھ نہیں دو گے۔ انھوں نے کہا: ہم اس طرح ہرگز نہیں کریں گے، چنانچہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ان پر حملہ کیا حتی کہ ان کی صفوں کو چیرتے ہوئے آگے نکل گئے، حالانکہ ان کے ساتھ اور کوئی بھی نہیں تھا۔ پھر جب واپس آنے لگے تو دشمنوں نے ان کے گھوڑے کی لگام پکڑ کر کندھے پر دو کاری زخم لگائے۔ ان کے درمیان ایک زخم تھا جو بدر کی جنگ میں لگا تھا۔ میں ان زخموں میں اپنی انگلیاں ڈال کر کھیلا کرتا تھا جبکہ اس وقت میں چھوٹی عمر کا تھا۔

قَالَ عُرْوَةُ: وَكَانَ مَعَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَئِذٍ وَّهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ، فَحَمَلَهُ عَلَى فَرَسٍ وَّوَكَّلَ بِهِ رَجُلًا. [راجع: ٣٧٢١]

حضرت عروہ نے کہا: جنگ یرموک میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بھی تھے جن کی عمر اس وقت صرف دس برس تھی۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے انھیں گھوڑے پر سوار کر کے ایک آدمی کے حوالے کر دیا تھا۔

٣٩٧٦ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: سَمِعَ رَوْحَ بْنَ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي

[3976] حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدر کی لڑائی میں اللہ کے نبی ﷺ نے حکم دیا کہ قریش کے چوبیس (24) مقتول سردار مقام بدر کے ایک بہت ہی اندھیرے

طَلْحَةَ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِينَ رَجُلًا مِّنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ فَقُذِفُوا فِي طَوِيٍّ مِّنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيثٍ مُّخْبِثٍ، وَكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ الثَّالِثَ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا ثُمَّ مَشٰى وَتَبِعَهُ أَصْحَابُهُ وَقَالُوا: مَا نُرٰى يَنْطَلِقُ إِلَّا لِبَعْضِ حَاجَتِهِ حَتّٰى قَامَ عَلٰى شَفَةِ الرَّكِيِّ فَجَعَلَ يُنَادِيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ: «يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ! وَيَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ! أَيَسُرُّكُمْ أَنَّكُمْ أَطَعْتُمُ اللهَ وَرَسُولَهُ؟ فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا، فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟» قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا تُكَلِّمُ مِنْ أَجْسَادٍ لَّا أَرْوَاحَ لَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ».

اور گندے کنویں میں پھینک دیے جائیں۔ آپ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جہاد میں جب دشمن پر غالب ہوتے تو میدان جنگ میں تین دن تک قیام کرتے، چنانچہ جنگ بدر کے خاتمے کے تیسرے دن آپ کے حکم سے آپ کی سواری پر کجاوہ باندھا گیا تو آپ روانہ ہوئے۔ آپ کے ساتھ صحابۂ کرام ؓ بھی تھے۔ انھوں نے خیال کیا کہ آپ شاید اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے تشریف لے جا رہے ہیں۔ آخر آپ اس کنویں کے کنارے آ کر کھڑے ہو گئے اور کفار قریش کے مقتولین کے نام اور ان کے باپ دادا کے نام لے کر انھیں پکارنے لگے: ''اے فلاں بن فلاں اور اے فلاں بن فلاں! کیا آج تمھارے لیے یہ بہتر نہیں تھا کہ تم نے دنیا میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی؟ یقیناً ہمارے رب نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا وہ ہم نے حاصل کر لیا تو کیا تمھارے رب کا جو تمھارے متعلق وعدہ تھا وہ تمھیں بھی پوری طرح مل گیا؟'' حضرت عمر ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! آپ ان لاشوں سے کیوں محو گفتگو ہیں جن میں جان نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو میں ان سے کہہ رہا ہوں تم اس کو ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو۔''

قَالَ قَتَادَةُ: أَحْيَاهُمُ اللهُ، حَتّٰى أَسْمَعَهُمْ قَوْلَهُ تَوْبِيخًا وَّتَصْغِيرًا وَّنَقِمَةً وَّحَسْرَةً وَّنَدَمًا. [راجع: ٣٠٦٥]

(راویٔ حدیث) حضرت قتادہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس وقت انھیں زندہ کر دیا تھا تاکہ اپنے نبی کی بات ان کو سنائے۔ یہ سب کچھ ان کی زجر و توبیخ، ذلت و نامرادی اور حسرت و ندامت کے لیے تھا۔

٣٩٧٧ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ﴿ٱلَّذِينَ بَدَّلُوا۟ نِعْمَتَ ٱللَّهِ كُفْرًا﴾ قَالَ: هُمْ وَاللهِ كُفَّارُ قُرَيْشٍ، قَالَ عَمْرٌو: هُمْ

[3977] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے آیت کریمہ: ''جنھوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل ڈالا'' کے متعلق فرمایا: اللہ کی قسم! اس سے مراد کفار قریش تھے۔ (راویٔ حدیث) عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ اس سے

قُرَيْشٌ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ نِعْمَةُ اللهِ ﴿وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ﴾ [إبراهيم:٢٨] قَالَ: النَّارَ يَوْمَ بَدْرٍ. [انظر: ٤٧٠٠]

مراد کفار قریش ہیں۔ اور محمد ﷺ اللہ کی نعمت تھے۔ (نیز ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر اتارا'' سے مراد یہ ہے کہ کفار قریش نے جنگ بدر کے دن اپنی قوم کو دوزخ میں جھونک دیا۔

فائدہ: ﴿دَارَ الْبَوَارِ﴾ کی تفسیر راوی نے بایں الفاظ کی ہے کہ اس سے مراد وہ آگ جس میں وہ بدر کے دن داخل ہوئے کیونکہ جو انسان اس آگ میں داخل ہوگا اسے وہ ہلاک کر دے گی۔

٣٩٧٨ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ»، فَقَالَتْ: وَهَلَ، إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيئَتِهِ وَذَنْبِهِ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ الْآنَ». [راجع: ١٢٨٨]

[3978] حضرت عروہ ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عائشہ ؓ کے پاس اس بات کا ذکر ہوا کہ ابن عمر ؓ نبی ﷺ کے حوالے سے یہ بیان کرتے ہیں: ''یقیناً مردے کو اس کے عزیزوں کے رونے کی وجہ سے قبر میں عذاب دیا جاتا ہے۔'' حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: وہ بھول گئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا تھا: ''بے شک اس مردے کو اس کی غلطیوں اور گناہوں کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہے جبکہ اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہیں۔''

٣٩٧٩ - قَالَتْ: وَذٰلِكَ مِثْلُ قَوْلِهِ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْقَلِيبِ وَفِيهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ لَهُمْ مَّا قَالَ: «إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ»، إِنَّمَا قَالَ: «إِنَّهُمُ الْآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ» ثُمَّ قَرَأَتْ ﴿إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ﴾ [النمل:٨٠] ﴿وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ﴾ [فاطر:٣٥] يَقُولُ: حِينَ تَبَوَّؤُا مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ. [راجع: ١٣٧١]

[3979] حضرت عائشہ ؓ نے مزید فرمایا: یہ تو ایسا ہی ہے جیسا کہ ابن عمر ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بدر کے کنویں پر کھڑے ہوئے جبکہ اس میں مشرکین کی لاشوں کو بدر کے دن ڈالا گیا تھا تو آپ نے فرمایا: ''جو میں کہتا ہوں وہ اسے سن رہے ہیں، حالانکہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا تھا: ''اب انھیں معلوم ہو گیا ہے کہ جو میں انھیں کہتا تھا وہ حق تھا۔'' پھر حضرت عائشہ ؓ نے یہ آیت پڑھی: ''آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے۔'' ''اور نہ آپ ان ہی کو سنا سکتے ہیں جو قبروں میں پڑے ہیں۔'' عروہ کہتے ہیں: حضرت عائشہ کا مقصد یہ ہے کہ جب وہ آگ میں اپنے ٹھکانوں پر پہنچ چکے۔

٣٩٨٠، ٣٩٨١ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: وَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى قَلِيبِ بَدْرٍ، فَقَالَ: «هَلْ

[3981,3880] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ بدر کے غیر آباد کنویں پر کھڑے ہوئے اور (اس میں پڑے ہوئے کافروں سے) فرمایا: ''کیا

وَجَدْتُمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟» ثُمَّ قَالَ: «إِنَّهُمُ الْآنَ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ»، فَذُكِرَ لِعَائِشَةَ، فَقَالَتْ: إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّهُمُ الْآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ الَّذِي كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ»، ثُمَّ قَرَأَتْ ﴿إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ﴾ [النمل: ٨٠] حَتَّى قَرَأَتِ الْآيَةَ. [راجع: ١٣٧٠، ١٣٧١]

تمھارے رب نے تم سے جو وعدہ کیا تھا وہ تم نے سچا پا لیا ہے؟" پھر آپ نے فرمایا: "جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اب یہ اسے سن رہے ہیں۔" حضرت عائشہ ؓ سے یہ ذکر کیا گیا تو انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے صرف یہ فرمایا تھا: "وہ اب جانتے ہیں کہ میں انھیں جو کہتا تھا وہ سچ تھا۔ پھر انھوں نے یہ پوری آیت پڑھی: "بے شک آپ ان مردوں کو سنا نہیں سکتے۔"

(٩) بَابُ فَضْلِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا

باب: 9- غزوۂ بدر میں شریک ہونے والوں کی فضیلت

٣٩٨٢ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: أُصِيبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَّهُوَ غُلَامٌ، فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي، فَإِنْ تَكُنْ فِي الْجَنَّةِ أَصْبِرْ وَأَحْتَسِبْ، وَإِنْ تَكُنِ الْأُخْرَى تَرَ مَا أَصْنَعُ؟ فَقَالَ: «وَيْحَكِ أَوَ هَبِلْتِ أَوَجَنَّةٌ وَّاحِدَةٌ هِيَ؟ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ وَّإِنَّهُ فِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ». [راجع: ٢٨٠٩]

[3982] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت حارثہ ؓ بدر کی جنگ میں شہید ہو گئے جبکہ وہ کم عمر ہی تھے تو ان کی والدہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: اللہ کے رسول! آپ کو معلوم ہے کہ مجھے حارثہ سے کتنی محبت تھی۔ اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کرتی ہوں اور ثواب کی امید رکھتی ہوں۔ اگر کوئی اور صورت ہے تو آپ دیکھیں گے میں کیا کرتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تم پر رحم کرے! کیا دیوانی ہو رہی ہو؟ وہاں کوئی ایک جنت ہے؟ وہاں تو بہت سی جنتیں ہیں اور تمھارا بیٹا جنت الفردوس میں ہے۔"

٣٩٨٣ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبَا مَرْثَدٍ وَّالزُّبَيْرَ وَكُلُّنَا فَارِسٌ، قَالَ: انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِّنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا كِتَابٌ

[3983] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے، ابومرثد اور حضرت زبیر ؓ کو رسول اللہ ﷺ نے ایک مہم پر روانہ کیا۔ ہم سب شہسوار تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم سب چلتے رہو، جب تم روضۂ خاخ پر پہنچو تو وہاں تمھیں مشرکین کی عورت ملے گی، اس کے پاس ایک خط ہے جو حاطب بن ابو بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کے نام ہے۔" چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے جس جگہ کا پتہ دیا تھا ہم

مِّنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ. فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيرُ عَلَى بَعِيرٍ لَّهَا حَيْثُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقُلْنَا: الْكِتَابَ، فَقَالَتْ: مَا مَعَنَا كِتَابٌ، فَأَنَخْنَاهَا فَالْتَمَسْنَا فَلَمْ نَرَ كِتَابًا، فَقُلْنَا: مَا كَذَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُجَرِّدَنَّكِ، فَلَمَّا رَأَتِ الْجِدَّ أَهْوَتْ إِلَى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتْهُ، فَانْطَلَقْنَا بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ خَانَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي فَلِأَضْرِبْ عُنُقَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟» قَالَ حَاطِبٌ: وَاللهِ مَا بِي أَنْ لَّا أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللهِ وَرَسُولِهِ ﷺ، أَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَّدْفَعُ اللهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي، وَلَيْسَ أَحَدٌ مِّنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا لَهُ هُنَاكَ مِنْ عَشِيرَتِهِ مَنْ يَّدْفَعُ اللهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ، فَقَالَ: «صَدَقَ وَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا». فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي فَلِأَضْرِبْ عُنُقَهُ، فَقَالَ: «أَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ» فَقَالَ: «لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ؟ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ، أَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ». فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

[راجع: ۳۰۰۷]

نے وہیں اس عورت کو ایک اونٹ پر جاتے ہوئے پایا۔ ہم نے اسے کہا: خط ہمارے حوالے کر دو۔ اس نے کہا: ہمارے پاس کوئی خط نہیں۔ ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھا کر اس کی تلاشی لی تو واقعی ہمیں کوئی خط نہ ملا لیکن ہم نے اسے کہا: رسول اللہ ﷺ کی بات کبھی غلط نہیں ہو سکتی۔ خط ہمارے حوالے کر دو بصورت دیگر ہم تجھے ننگا کر دیں گے۔ جب اس نے ہمارا یہ سخت رویہ دیکھا تو اس نے اپنا ہاتھ اپنے کمر بند کی طرف مائل کر دیا اور اس نے خود کو اپنی چادر میں لپیٹ رکھا تھا۔ بہر حال اس نے خط نکال کر ہمارے حوالے کر دیا۔ ہم اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! اس نے اللہ، اس کے رسول اور جملہ اہل ایمان سے دغا کیا ہے۔ آپ مجھے اجازت دیں، میں اس کی گردن اڑاتا ہوں۔ لیکن نبی ﷺ نے حاطب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''جو تو نے کردار ادا کیا ہے اس پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا؟'' حاطب نے کہا: اللہ کی قسم! میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہوں۔ میرا مقصد صرف اہل مکہ پر احسان کرنا تھا تاکہ اس کے باعث اللہ تعالیٰ میرے اہل و اولاد اور مال و دولت کو محفوظ رکھے۔ آپ کے اصحاب میں سے جتنے حضرات بھی ہیں ان سب کا وہاں قبیلہ موجود ہے اور اللہ ان کے ذریعے سے ان کے اہل و عیال اور مال و متاع کی حفاظت کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے سچ سچ کہہ دیا ہے، اس لیے تم بھی اس کے متعلق کلمۂ خیر ہی کہو۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اس شخص نے اللہ، اس کے رسول اور اہل ایمان سے خیانت کی ہے۔ آپ مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن اڑاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا وہ اہل بدر سے نہیں ہے۔'' پھر فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ اہل بدر کے

حالات سے مطلع ہوا اور فرمایا: آئندہ تم جو چاہو کرو تمھارے لیے جنت ثابت ہو چکی ہے" یا فرمایا: "میں نے تمھاری مغفرت کر دی ہے۔" یہ سن کر حضرت عمر ؓ آبدیدہ ہو گئے اور کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی کو زیادہ علم ہے۔

(١٠) بَابٌ:

باب: 10- بلا عنوان

٣٩٨٤ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَّالزُّبَيْرِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ: «إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ». [راجع: ٢٩٠٠]

[3984] حضرت ابو اسید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بدر کے روز فرمایا: "جب کافر تمھارے قریب آ جائیں تو انھیں تیروں سے مارو اور اپنے تیروں کی حفاظت کرو۔"

٣٩٨٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَّالْمُنْذِرِ ابْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ: «إِذَا أَكْثَبُوكُمْ - يَعْنِي: أَكْثَرُوكُمْ - فَارْمُوهُمْ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ». [راجع: ٢٩٠٠]

[3985] حضرت ابو اسید ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بدر کے دن ہدایت جاری کی تھی کہ جب کافر تمھارے قریب آ جائیں، یعنی تم پر ہجوم کر لیں تو انھیں تیروں سے چھلنی کرو اور اپنے تیروں کو محفوظ رکھو۔"

٣٩٨٦ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الرُّمَاةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ - وَأَصْحَابُهُ - أَصَابَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً، سَبْعِينَ أَسِيرًا وَّسَبْعِينَ قَتِيلًا.

[3986] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے اُحد کے دن تیراندازوں پر حضرت عبداللہ بن جبیر ؓ کو امیر مقرر کیا تو مشرکین نے اس جنگ میں ہمارے ستر ساتھیوں کو شہید کر دیا جبکہ نبی ﷺ اور آپ کے اصحاب نے بدر کے دن ایک سو چالیس مشرکین کو نقصان پہنچایا تھا۔ ان میں سے ستر قیدی تھے اور ستر قتل ہوئے تھے۔ ابوسفیان نے کہا: آج کا دن بدر کے

قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ، وَالْحَرْبُ سِجَالٌ. [راجع: ٣٠٣٩]

دن کا بدلہ ہے اور لڑائی تو ڈول کی طرح ہوتی ہے۔

٣٩٨٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ، وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ». [راجع: ٣٦٢٢]

[3987] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اچانک خیر و برکت وہ تھی جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں غزوۂ اُحد کے بعد عطا فرمائی اور خلوص عمل کا ثواب وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بدر کی لڑائی کے بعد عطا فرمایا۔''

٣٩٨٨ - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: إِنِّي لَفِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ إِذِ الْتَفَتُّ فَإِذَا عَنْ يَمِينِي وَعَنْ يَسَارِي فَتَيَانِ حَدِيثَا السِّنِّ فَكَأَنِّي لَمْ آمَنْ بِمَكَانِهِمَا، إِذْ قَالَ لِي أَحَدُهُمَا سِرًّا مِّنْ صَاحِبِهِ: يَا عَمِّ! أَرِنِي أَبَا جَهْلٍ، فَقُلْتُ: يَا ابْنَ أَخِي وَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: عَاهَدْتُ اللهَ إِنْ رَأَيْتُهُ أَنْ أَقْتُلَهُ أَوْ أَمُوتَ دُونَهُ، فَقَالَ لِيَ الْآخَرُ سِرًّا مِّنْ صَاحِبِهِ مِثْلَهُ، قَالَ: فَمَا سَرَّنِي أَنِّي بَيْنَ رَجُلَيْنِ مَكَانَهُمَا، فَأَشَرْتُ لَهُمَا إِلَيْهِ، فَشَدَّا عَلَيْهِ مِثْلَ الصَّقْرَيْنِ حَتّٰى ضَرَبَاهُ، وَهُمَا ابْنَا عَفْرَاءَ. [راجع: ٣١٤١]

[3988] حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں غزوۂ بدر میں صف بستہ تھا۔ اس دوران میں میں نے مڑ کر دیکھا کہ میرے دائیں بائیں دو کمسن لڑکے کھڑے ہیں تو گویا (اپنے دائیں اور بائیں) ان دو (نوعمر لڑکوں) کے ہونے کی وجہ سے میرا اطمینان جاتا رہا (اور میں دل میں ڈر ہی رہا تھا) کہ اتنے میں ان میں سے ایک نے چپکے سے پوچھا تاکہ اس کا ساتھی نہ سن سکے: اے چچا! مجھے ابوجہل دکھاؤ۔ میں نے اسے کہا: اے بھتیجے! تو ابوجہل کو کیا کرے گا؟ اس نے کہا: میں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کر رکھا ہے کہ اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو اسے قتل کر کے رہوں گا یا خود اپنی جان کا نذرانہ اللہ کے حضور پیش کر دوں گا۔ پھر مجھے دوسرے نے بھی چپکے سے اپنے ساتھی کو بے خبر رکھتے ہوئے اس طرح کہا، چنانچہ اس وقت مجھے ان دونوں جوانوں کے درمیان کھڑے ہو کر بہت خوشی ہوئی۔ میں نے اشارے سے انھیں ابوجہل دکھایا تو وہ دیکھتے ہی ابوجہل پر باز کی طرح جھپٹے اور اس کا کام تمام کر دیا اور وہ دونوں عفراء کے بیٹے تھے۔

٣٩٨٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ

[3989] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد اور بنو زہرہ کے حلیف حضرت عمرو بن جاریہ ثقفی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے دس

مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَشَرَةً عَيْنًا، وَأَمَّرَ عَلَيْهَا عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِالْهَدَةِ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِّنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ: بَنُو لِحْيَانَ، فَنَفَرُوا لَهُمْ بِقَرِيبٍ مِّنْ مِّائَةِ رَجُلٍ رَامٍ، فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ حَتّٰى وَجَدُوا مَأْكَلَهُمُ التَّمْرَ فِي مَنْزِلٍ نَزَلُوهُ فَقَالُوا: تَمْرُ يَثْرِبَ، فَاتَّبَعُوا آثَارَهُمْ فَلَمَّا حَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَّأَصْحَابُهُ لَجَؤُوا إِلٰى مَوْضِعٍ فَأَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوا لَهُمْ: انْزِلُوا فَأَعْطُوا بِأَيْدِيكُمْ، وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ أَنْ لَّا نَقْتُلَ مِنْكُمْ أَحَدًا. فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ: أَيُّهَا الْقَوْمُ! أَمَّا أَنَا فَلَا أَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ، اَللّٰهُمَّ! أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ ﷺ، فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوا عَاصِمًا وَّنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ مِنْهُمْ: خُبَيْبٌ، وَّزَيْدُ ابْنُ الدَّثِنَةِ، وَرَجُلٌ آخَرُ.

جاسوس بھیجے اور ان پر حضرت عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا جو عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا ہیں۔ جب یہ لوگ عسفان اور مکہ کے درمیان مقام ہدہ پر پہنچے تو بنو ہذیل کے ایک قبیلے کو ان کے آنے کی اطلاع مل گئی۔ اس قبیلے کا نام بنولحیان تھا۔ اس قبیلے کے سو تیر انداز ان صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی تلاش میں نکلے اور ان کے نشانات قدم کو دیکھتے ہوئے روانہ ہوئے۔ آخر کار اس جگہ پہنچ گئے جہاں بیٹھ کر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کھجوریں کھائی تھیں۔ انھوں نے گٹھلیاں دیکھ کر کہا: یہ تو یثرب کی کھجوریں ہیں۔ اب وہ ان کے نشانات قدم پر چلتے رہے۔ جب حضرت عاصم رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے انھیں دیکھا تو انھوں نے ایک اونچی جگہ پر پناہ لی۔ انھوں نے ان کا محاصرہ کر لیا اور کہا کہ نیچے اترو اور خود کو ہمارے حوالے کر دو۔ ہم تم سے وعدہ کرتے ہیں کہ تمھارے کسی آدمی کو بھی ہم قتل نہیں کریں گے۔ یہ صورت حال دیکھ کر حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ساتھیو! میں ہرگز کسی کافر کی ذمہ داری پر نہیں اتروں گا۔ پھر انھوں نے دعا کی: ''اے اللہ! اپنے نبی ﷺ کو ہمارے حالات کی خبر دے۔'' پھر کافروں نے انھیں تیر مارنا شروع کر دیے حتی کہ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ بعد میں ان کے عہد و پیمان پر تین شخص نیچے اترے۔ یہ حضرات حضرت خبیب، زید بن دثنہ رضی اللہ عنہما اور ایک تیسرے صحابی تھے۔

فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوهُمْ بِهَا، قَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ: هٰذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ، وَاللّٰهِ لَا أَصْحَبُكُمْ، إِنَّ لِي بِهٰؤُلَاءِ أُسْوَةً، - يُرِيدُ الْقَتْلٰى - فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ فَأَبٰى أَنْ يَّصْحَبَهُمْ فَانْطُلِقَ بِخُبَيْبٍ وَّزَيْدِ بْنِ الدَّثِنَةِ حَتّٰى بَاعُوهُمَا بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، فَابْتَاعَ بَنُو

قبیلے والوں نے جب ان تینوں پر قابو پا لیا تو ان کی کمانوں سے تانتیں اتار کر ان کے ساتھ انھیں مضبوط باندھ دیا۔ تیسرے شخص نے کہا: یہ تمھاری پہلی عہد شکنی ہے۔ میں تمھارے ساتھ کبھی نہیں جا سکتا۔ میرے لیے ان مقتول ساتھیوں کی زندگی نمونہ ہے۔ کفار نے انھیں گھسیٹنا شروع کیا اور زبردستی کی لیکن وہ کسی طرح ان کے ساتھ جانے پر تیار نہ

الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ خُبَيْبًا، وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ، فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتّٰى أَجْمَعُوا قَتْلَهُ، فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ مُوسٰى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ، فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَّهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ عَنْهُ حَتّٰى أَتَاهُ فَوَجَدَتْهُ مُجْلِسَهُ عَلٰى فَخِذِهِ وَالْمُوسٰى بِيَدِهِ، قَالَتْ: فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ، فَقَالَ: أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذٰلِكَ، قَالَتْ: وَاللهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ خُبَيْبٍ، وَاللهِ لَقَدْ وَجَدْتُّهُ يَوْمًا يَّأْكُلُ قِطْفًا مِّنْ عِنَبٍ فِي يَدِهِ، وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ، وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ، وَكَانَتْ تَقُولُ: إِنَّهُ لَرِزْقٌ رَزَقَهُ اللهُ خُبَيْبًا، فَلَمَّا خَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ، قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ: دَعُونِي أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، فَتَرَكُوهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ: وَاللهِ لَوْلَا أَنْ تَحْسِبُوا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ لَزِدْتُّ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا، وَّاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَّلَا تُبْقِ مِنْهُمْ أَحَدًا، ثُمَّ أَنْشَأَ يَقُولُ:

ہوئے، چنانچہ وہ حضرت خبیب اور حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے گئے اور انھیں فروخت کر دیا اور یہ بدر کی لڑائی کے بعد کا واقعہ ہے۔ حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹوں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو خرید لیا کیونکہ انھوں ہی نے حارث بن عامر کو بدر کی لڑائی میں قتل کیا تھا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کچھ دنوں تک ان کے ہاں قید رہے۔ آخر انھوں نے ان کے قتل کو آخری شکل دی۔ ان دنوں حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے حارث کی ایک لڑکی سے استرہ مانگا تاکہ اپنے زیر ناف بال صاف کر لیں۔ اس نے استرہ دے دیا۔ اتفاق سے اس کا ایک چھوٹا سا بیٹا (کھیلتے کھیلتے) حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے پاس چلا گیا جبکہ وہ اس سے بے خبر تھی۔ جب وہ ان کی طرف آئی تو دیکھا کہ انھوں نے اس (بچے) کو اپنی ران پر بٹھایا ہوا ہے اور استرہ ان کے ہاتھ میں ہے۔ یہ دیکھ کر وہ بہت گھبرائی۔ اس نے کہا: میری گھبراہٹ کو محسوس کر کے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے کہا: تمھیں اندیشہ ہے کہ میں اس بچے کو قتل کر دوں گا۔ تم یقین رکھو میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ اس خاتون نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے خبیب سے بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! ایک دن میں نے انھیں دیکھا کہ اپنے ہاتھ میں خوشۂ انگور لیے ان کو کھا رہے ہیں، حالانکہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور ان دنوں مکہ میں کوئی پھل بھی نہیں تھا۔ وہ تو اللہ کا بھیجا ہوا رزق تھا جو اس نے خبیب کو عطا فرمایا تھا۔ پھر بنو حارث انھیں قتل کرنے کے لیے حرم سے باہر لے جانے لگے تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: مجھے دو رکعت نماز پڑھنے کی اجازت دے دو۔ انھوں نے مہلت دے دی تو انھوں نے دو رکعات ادا کیں، فراغت کے بعد کہا: اللہ کی قسم! اگر تم یہ گمان نہ کرتے کہ میں گھبرا گیا ہوں تو میں ضرور نماز لمبی کرتا۔ پھر انھوں نے دعا کی: ''اے

اللہ! ان میں ایک ایک کو تباہی سے دوچار کر دے اور ان میں سے کسی کو زندہ نہ چھوڑ۔'' پھر یہ اشعار پڑھے:

فَلَسْتُ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰى أَيِّ جَنْبٍ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِي
وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَّشَأْ
يُبَارِكْ عَلٰى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعِ

جب مسلمان ہوتے دنیا سے چلوں
مجھ کو کیا غم کون سی کروٹ گروں
میرا مرنا ہے اللہ کی ذات میں
وہ اگر چاہے نہ ہوں گا میں زبوں
تن جو ٹکڑے ٹکڑے اب ہو جائے گا
اس کے جوڑوں میں وہ برکت دے فزوں

ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ أَبُو سَرْوَعَةَ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ.

اس کے بعد ابو سروعہ عقبہ بن حارث ان کی طرف بڑھا اور انھیں شہید کر دیا۔

وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا الصَّلَاةَ. وَأَخْبَرَ - يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ - أَصْحَابَهُ يَوْمَ أُصِيبُوا خَبَرَهُمْ، وَبَعَثَ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ إِلٰى عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ حِينَ حُدِّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ أَنْ يُّؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِّنْهُ يُعْرَفُ وَكَانَ قَتَلَ رَجُلًا عَظِيمًا مِّنْ عُظَمَائِهِمْ فَبَعَثَ اللّٰهُ لِعَاصِمٍ مِّثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُّسُلِهِمْ، فَلَمْ يَقْدِرُوا أَنْ يَّقْطَعُوا مِنْهُ شَيْئًا.

حضرت خبیب ہی نے مسلمانوں کے لیے طریقہ جاری کیا کہ قید کر کے قتل کیا جائے تو نماز ادا کرنے کی سنت ادا کرے۔ ادھر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جس دن شہید ہوئے تھے اسی دن نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو ان کی خبر دے دی تھی۔ جب قریش کے کچھ لوگوں کو خبر ہوئی کہ حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ شہید کر دیے گئے ہیں تو انھوں نے چند آدمی بھیجے کہ وہ ان کی لاش سے کچھ کاٹ کر لائیں، جس سے انھیں پہچانا جا سکے کیونکہ انھوں نے قریش کے بڑے سرداروں میں سے ایک سردار کو (بدر میں) قتل کیا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کے لیے بادل کی طرح شہد کی مکھیوں کی ایک فوج بھیج دی، چنانچہ انھوں نے کسی کو بھی ان کی لاش کے قریب نہ آنے دیا اور وہ ان کے جسم سے کچھ کاٹنے پر قادر نہ ہو سکے۔

وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: ذَكَرُوا مُرَارَةَ بْنَ الرَّبِيعِ الْعَمْرِيَّ، وَهِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيَّ، رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا. [راجع: ٣٠٤٥]

حضرت کعب بن مالک نے کہا: مرارہ بن ربیع عمری اور ہلال بن امیہ واقفی دونوں نیک بزرگ تھے جو بدر میں شریک ہوئے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے جن دس آدمیوں کو بطور جاسوس بھیجا، ان میں سے سات کے نام یہ ہیں: مرثد بن ابو مرثد غنوی، خالد بن بکیر، معتب بن عبید، خبیب بن عدی، زید بن دثنہ، عبداللہ بن طارق اور ان کے امیر حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہم۔ باقی تین حضرات کے نام معلوم نہیں ہو سکے شاید وہ ان کے خدمت گزار ہوں، اس لیے ان ناموں کے متعلق توجہ نہیں دی گئی۔ ان میں سے سات تو وہیں شہید ہو گئے اور باقی دو کو مکہ مکرمہ میں فروخت کر دیا گیا۔ زید بن دثنہ کو صفوان بن امیہ نے خریدا اور اپنے باپ کے بدلے میں انھیں شہید کیا اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو حارث بن عامر کے بیٹوں نے خریدا کیونکہ ان کے باپ حارث کو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن قتل کیا انھوں نے اپنے باپ کے بدلے میں انھیں شہید کیا۔[1] حدیث کے آخر میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر ہے اگرچہ اس حصے کا خبیب رضی اللہ عنہ کے واقعے سے کوئی تعلق نہیں ہے، تاہم حدیث کے اس حصے سے ان لوگوں کی تردید مقصود ہے جو کہتے ہیں کہ حضرت مرارہ اور حضرت ہلال بدری صحابی نہیں ہیں۔ سب سے پہلے جس نے انکار کیا وہ امام احمد بن حنبل کے شاگرد حضرت اثرم ہیں۔ حافظ ابن قیم نے بھی اس بنا پر انکار کیا ہے کہ اگر یہ دونوں بدری صحابی ہوتے تو حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کی طرح ان سے چشم پوشی کی جاتی لیکن یہ نص کے مقابلے میں قیاس کو پیش کرنا ہے، بہرحال اس حدیث میں صراحت ہے کہ وہ نیک اور بزرگ آدمی تھے جنھوں نے غزوۂ بدر میں بھی شرکت کی تھی۔ اس سے ان کی مدح اور منقبت مقصود ہے۔[2]

٣٩٩٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ذُكِرَ لَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَكَانَ بَدْرِيًّا مَرِضَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ، فَرَكِبَ إِلَيْهِ بَعْدَ أَنْ تَعَالَى النَّهَارُ، وَاقْتَرَبَتِ الْجُمُعَةُ وَتَرَكَ الْجُمُعَةَ.

[3990] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ان سے ذکر کیا گیا کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ جو جنگ بدر میں شریک تھے، جمعہ کے دن بیمار ہو گئے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سوار ہوئے اور ان کی تیمارداری کے لیے تشریف لے گئے جبکہ سورج بلند ہو چکا تھا اور جمعہ کا وقت قریب تھا لیکن انھوں نے جمعہ نہ پڑھا۔

٣٩٩١ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلُهَا عَنْ حَدِيثِهَا، وَعَنْ مَا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ. فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَرْقَمِ إِلَى عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ، أَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ

[3991] حضرت عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے، انھوں نے عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کو خط لکھا کہ وہ حضرت سبیعہ بنت حارث اسلمیہ رضی اللہ عنہا کے پاس جائیں اور ان سے اس واقعے کی تفصیلات پوچھیں جو انھیں پیش آیا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے انھیں کیا جواب دیا تھا جب انھوں نے فتویٰ طلب کیا تھا؟ چنانچہ عمر بن عبداللہ بن ارقم نے عبداللہ بن عتبہ کے جواب میں لکھا کہ سبیعہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا ہے کہ وہ سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، ان کا تعلق

1 فتح الباري: 477/7. 2 فتح الباري: 388/7.

أَخْبَرَتْهُ، أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ - وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا - فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ، فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ، فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ، رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ، فَقَالَ لَهَا: مَا لِي أَرَاكِ تَجَمَّلْتِ لِلْخُطَّابِ؟ تُرَجِّينَ النِّكَاحَ؟ فَإِنَّكِ وَاللهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ، قَالَتْ سُبَيْعَةُ: فَلَمَّا قَالَ لِي ذٰلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ وَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي بِالتَّزَوُّجِ إِنْ بَدَا لِي.

بنو عامر بن لؤی سے تھا اور وہ بدر کی جنگ میں شرکت کرنے والوں میں سے تھے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر ان (سعد بن خولہ) کی وفات ہوئی جبکہ وہ (سبیعہ اسلمیہ) اس وقت حاملہ تھیں۔ ان کی وفات کے کچھ دن بعد ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ جب نفاس کے ایام سے فارغ ہوئیں تو نکاح کا پیغام بھیجنے والوں کے لیے انھوں نے اچھے کپڑے زیب تن کیے۔ اس دوران میں قبیلۂ بنو عبدالدار کے ایک شخص حضرت ابو سنابل بن بعکک رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور کہا: میرا خیال ہے کہ نکاح کا پیغام دینے والوں کے لیے تم نے زینت کی ہے؟ کیا نکاح کرنے کا پروگرام ہے؟ اللہ کی قسم! تم اس وقت تک نکاح نہیں کر سکتیں جب تک (عدتِ وفات کے) چار ماہ دس دن نہ گزر جائیں۔ حضرت سبیعہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ابو سنابل رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ بات کی تو میں نے شام ہوتے ہی اپنے کپڑے پہنے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ''وضع حمل کے بعد تم اپنی عدت پوری کر چکی ہو اور اگر چاہو تو نکاح کر سکتی ہو۔''

تَابَعَهُ أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ. وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: وَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ: حَدَّثَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ ثَوْبَانَ مَوْلَى بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ: أَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ، وَكَانَ أَبُوهُ شَهِدَ بَدْرًا أَخْبَرَهُ. [انظر: ٥٣١٩]

اصبغ نے اس روایت کی متابعت کی ہے۔ انھوں نے اپنی سند بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ محمد بن ایاس بن بکیر نے انھیں بتایا ہے کہ ان کے باپ حضرت ایاس بن بکیر نے غزوۂ بدر میں شرکت کی تھی۔

(١١) بَابُ شُهُودِ الْمَلَائِكَةِ بَدْرًا

باب: 11- فرشتوں کا جنگ بدر میں حاضر ہونا

٣٩٩٢ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ

[3992] سیدنا رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو غزوۂ بدر میں شریک تھے،

ابْنِ رَافِعِ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ، قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «مَا تَعُدُّونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ؟» قَالَ: مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا، قَالَ: وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنَ الْمَلَائِكَةِ. [انظر: ٣٩٩٤]

انھوں نے فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی ﷺ کے پاس آ کر پوچھا: آپ اہل بدر کو اپنے ہاں کیا مقام دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''وہ سب مسلمانوں سے افضل ہیں۔'' یا اس کی مانند کوئی کلمہ ارشاد فرمایا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: اسی طرح وہ فرشتے جو غزوۂ بدر میں حاضر ہوئے وہ بھی دیگر فرشتوں سے افضل ہیں۔

٣٩٩٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، وَكَانَ رِفَاعَةُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ، وَكَانَ رَافِعٌ مِّنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ، فَكَانَ يَقُولُ لِابْنِهِ: مَا يَسُرُّنِي أَنِّي شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعَقَبَةِ. قَالَ: سَأَلَ جِبْرِيلُ النَّبِيَّ ﷺ بِهٰذَا.

[3993] حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور وہ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے جبکہ (ان کے والد) حضرت رافع رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ کرنے والوں میں موجود تھے، وہ اپنے بیٹے (حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ) سے کہا کرتے تھے کہ بیعت عقبہ کی حاضری کے مقابلے میں مجھے بدر کی حاضری سے اتنی خوشی نہیں ہوئی۔ انھوں نے بیان کیا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تھا۔

فائدہ: حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور ان کے والد گرامی حضرت رافع رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ میں موجود تھے۔ بعض اوقات باپ بیٹے میں مباحثہ شروع ہو جاتا کہ ان میں سے افضل کون ہے؟ حضرت رافع رضی اللہ عنہ کا موقف تھا کہ عقبہ ثانیہ کی بیعت افضل عمل ہے کیونکہ یہ بیعت، اسلام کی نشر و اشاعت اور رسول اللہ ﷺ کی کامیابی کا باعث تھی۔ گویا اسلام کی بنیاد یہ ہے جبکہ ان کے بیٹے حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ غزوۂ بدر میں شمولیت افضل عمل ہے کیونکہ اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی صریح نص موجود ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عنایت کرتا ہے۔ بہر حال اس مباحثے میں حضرت رفاعہ حق بجانب تھے کیونکہ ان کے پاس رسول اللہ ﷺ کا فرمان تھا اور اس میں اجتہاد یا قیاس آرائی کو دخل نہ تھا جبکہ ان کے باپ کا موقف اجتہاد پر مبنی تھا۔ اگرچہ بیعت عقبہ اسلام کی نشر و اشاعت کی بنیاد ہے لیکن بعض اوقات فرع اپنی اصل سے بڑھ جاتی ہے جیسا کہ علم و فضل میں بعض اوقات شاگرد اپنے استاد سے بڑھ جاتا ہے۔

٣٩٩٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ: أَخْبَرَنَا يَحْيٰى: سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ: أَنَّ مَلَكًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ. وَعَنْ يَحْيَى أَنَّ يَزِيدَ ابْنَ الْهَادِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَهُ يَوْمَ حَدَّثَهُ مُعَاذٌ هٰذَا الْحَدِيثَ، فَقَالَ يَزِيدُ: فَقَالَ مُعَاذٌ: إِنَّ

[3994] حضرت معاذ بن رفاعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک فرشتے نے نبی ﷺ سے سوال کیا۔ (راویٔ حدیث) حضرت یحییٰ کہتے ہیں کہ جس دن معاذ بن رفاعہ انھیں یہ حدیث بیان کر رہے تھے وہ یزید بن ہاد کے ہمراہ تھے۔ یزید نے کہا: معاذ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (رسول اللہ ﷺ سے)

السَّائِلَ هُوَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ. [راجع: ٣٩٩٢]

سوال کرنے والے حضرت جبریل علیہ السلام تھے۔

٣٩٩٥ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ: «هٰذَا جِبْرِيلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ». [انظر: ٤٠٤١]

[3995] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: ''یہ جبریل علیہ السلام ہیں جو اپنے گھوڑے کا سر تھامے لڑائی کے لیے ہتھیار لگائے ہوئے ہیں۔''

(١٢) بَابٌ:

باب:12- بلا عنوان

٣٩٩٦ - حَدَّثَنِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَاتَ أَبُو زَيْدٍ وَّلَمْ يَتْرُكْ عَقِبًا وَّكَانَ بَدْرِيًّا. [راجع: ٣٨١٠]

[3996] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ابوزید رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو ان کی اولاد نہیں تھی اور وہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

فائدہ: ابوزید کا نام قیس بن سکن ہے، انصاری اور خزرجی ہیں۔ جن صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں قرآن جمع کیا تھا ان میں وہ بھی تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے چچا ہیں۔ ان کی کنیت نام پر غالب ہے چونکہ لاولد فوت ہوئے تھے۔ ایک روایت کے مطابق انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم اس کی جائیداد کے وارث ہوئے تھے۔[1]

٣٩٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ خَبَّابٍ: أَنَّ أَبَا سَعِيدِ بْنَ مَالِكٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ لَحْمًا مِّنْ لُّحُومِ الْأَضْحٰى، فَقَالَ: مَا أَنَا بِآكِلِهِ حَتّٰى أَسْأَلَ، فَانْطَلَقَ إِلٰى أَخِيهِ لِأُمِّهِ - وَكَانَ بَدْرِيًّا - قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ: إِنَّهُ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ، نَقْضٌ لِّمَا كَانُوا يُنْهَوْنَ عَنْهُ مِنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضْحٰى بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. [انظر: ٥٥٦٨]

[3997] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک سفر سے واپس آئے تو ان کے اہل خانہ نے قربانی کا گوشت انھیں پیش کیا۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ گوشت میں نہیں کھاؤں گا یہاں تک کہ میں اس کے متعلق پوچھ لوں (تسلی کر لوں)، چنانچہ وہ اپنے مادری بھائی حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جو بدری تھے اور ان سے دریافت کیا تو انھوں نے بتایا کہ تمھارے جانے کے بعد حکم منسوخ ہو گیا جس میں قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانا منع کیا گیا تھا۔

1 صحيح البخاري، فضائل القرآن، حديث: 5004.

٣٩٩٨ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ الزُّبَيْرُ: لَقِيتُ يَوْمَ بَدْرٍ عُبَيْدَةَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ مُدَجَّجٌ لَّا يُرَى مِنْهُ إِلَّا عَيْنَاهُ وَهُوَ يُكْنَى أَبُو ذَاتِ الْكَرِشِ، فَقَالَ: أَنَا أَبُو ذَاتِ الْكَرِشِ، فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ بِالْعَنَزَةِ فَطَعَنْتُهُ فِي عَيْنِهِ فَمَاتَ. قَالَ هِشَامٌ: فَأُخْبِرْتُ أَنَّ الزُّبَيْرَ قَالَ: لَقَدْ وَضَعْتُ رِجْلِي عَلَيْهِ ثُمَّ تَمَطَّأْتُ فَكَانَ الْجَهْدَ أَنْ نَزَعْتُهَا وَقَدِ انْثَنَى طَرَفَاهَا، قَالَ عُرْوَةُ: فَسَأَلَهُ إِيَّاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا، فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَخَذَهَا، ثُمَّ طَلَبَهَا أَبُو بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا، فَلَمَّا قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ سَأَلَهَا إِيَّاهُ عُمَرُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا، فَلَمَّا قُبِضَ عُمَرُ أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا، فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ وَقَعَتْ عِنْدَ آلِ عَلِيٍّ، فَطَلَبَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ عِنْدَهُ حَتَّى قُتِلَ.

[3998] حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ بدر کی لڑائی میں میرا مقابلہ عبیدہ بن سعید بن عاص سے ہوا جو ہتھیاروں سے لیس تھا۔ اس کی صرف دو آنکھیں ہی نظر آ رہی تھیں۔ اس کی کنیت ابوذات کرش تھی۔ اس نے کہا: میں ابوذات کرش ہوں۔ میں نے برچھے سے اس پر حملہ کیا اور اس کی آنکھوں پر ایسا تاک کر مارا کہ وہ تاب نہ لا کر مر گیا۔ ہشام کہتے ہیں: مجھے خبر دی گئی کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اپنا پاؤں اس پر رکھا اور زور لگا کر پوری طاقت سے برچھا نکالا جبکہ اس کے دونوں کنارے ٹیڑھے ہو چکے تھے۔ عروہ نے کہا: وہ برچھا رسول اللہ ﷺ کے طلب کرنے پر انھوں نے آپ کو دے دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی تو انھوں نے وہ برچھا واپس لے لیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مانگنے پر انھیں دے دیا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے مانگ لیا تو انھیں دے دیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو انھوں نے واپس لے لیا۔ اس کے بعد حضرت عثمان نے ان سے مانگا تو انھوں نے دے دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو وہ برچھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خاندان کے ہاتھ لگا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ان سے واپس لے کر اپنے پاس رکھا جو ان کی شہادت تک ان کے پاس رہا۔

٣٩٩٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَايِعُونِي». [راجع: ١٨]

[3999] حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جو غزوۂ بدر میں شریک تھے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری بیعت کرلو۔''

فائدہ: یہ حدیث کتاب الایمان میں گزر چکی ہے۔ انھوں نے عقبہ ثانیہ میں رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تھی، اس حدیث

میں اسی بیعت کی طرف اشارہ ہے۔

٤٠٠٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ : أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ : أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَبَنَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ - وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ - كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيْدًا. وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِيرَاثَهُ حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ﴿ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ﴾ [الأحزاب: ٥] فَجَاءَتْ سَهْلَةُ النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. [انظر: ٥٠٨٨]

[4000] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت ابوحذیفہ ؓ ان صحابۂ کرام ؓ میں سے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ انھوں نے حضرت سالم ؓ کو اپنا لے پالک بنایا اور اپنی بھتیجی ہند بنت ولید سے اس کا نکاح کر دیا جبکہ وہ ایک انصاری عورت کے آزاد کردہ غلام تھے۔ جس طرح رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ ؓ کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا تھا۔ زمانۂ جاہلیت کا یہ دستور تھا کہ جسے لے پالک قرار دیا جاتا لوگ اسے اس (نقلی باپ) کی طرف منسوب کرتے تھے۔ وہ اس (نقلی باپ) کا وارث بھی ہوتا تھا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''منہ بولے بیٹوں کو ان کے (حقیقی) باپوں کی نسبت سے پکارو......'' حضرت سہلہ ؓ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں...... اس کے بعد ایک طویل حدیث کا ذکر ہے۔

فائدہ: حضرت ابوحذیفہ ؓ مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ ان کا بھائی ولید بن عتبہ جنگ بدر میں مارا گیا تھا۔ ان کی زوجۂ محترمہ حضرت سہلہ ؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: حضرت سالم ؓ جوان ہو گئے ہیں، اس بنا پر ان کے گھر رہنے سے حضرت ابوحذیفہ ؓ کے دل میں کچھ وسواس رہ لیتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے اسے دودھ پلانے کا حکم دیا تھا۔ ان کا پورا نام سہلہ بنت سہیل ؓ ہے۔ یہ وہ سہلہ نہیں ہیں جنھوں نے حضرت سالم ؓ کو آزاد کیا تھا کیونکہ وہ انصار خاندان سے تعلق رکھتی ہیں جبکہ ان کا تعلق قریش سے ہے۔

٤٠٠١ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ : حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ : حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ : دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي وَجُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ حَتَّى قَالَتْ جَارِيَةٌ : وَفِينَا نَبِيٌّ

[4001] حضرت خالد بن ذکوان سے روایت ہے، وہ ربیع بنت معوذ ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میری شب زفاف کی صبح کو میرے پاس نبی ﷺ تشریف لائے اور میرے بستر پر اس طرح بیٹھ گئے جس طرح تم بیٹھے ہو۔ کچھ بچیاں اس وقت دف بجا رہی تھیں اور میرے ان آباء و اجداد کے اوصاف گا رہی تھیں جو غزوۂ بدر میں

يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَقُولِي هٰكَذَا، وَقُولِي مَا كُنْتِ تَقُولِينَ». [انظر: ٥١٤٧]

شہید ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک بچی گاتے گاتے کہنے لگی: ہم میں ہے ایک نبی جو جانتا ہے کل کی بات۔ اس وقت نبی ﷺ نے فرمایا: "اس طرح نہ کہو بلکہ اس طرح کہو جس طرح پہلے کہہ رہی تھی۔"

فائدہ: اس حدیث سے خوشی کے موقع پر دف بجانے اور ترانے گانے کا جواز ثابت ہوتا ہے بشرطیکہ گانے والی معروف گلوکارہ نہ ہو بلکہ چھوٹی بچیاں ہوں اور ایسے اشعار پڑھے جائیں جو بہادری اور شجاعت پر مشتمل ہوں اور ان کے علاوہ عشقیہ غزلیات اور خلاف شریعت مضامین گانے کی اجازت نہیں ہے، چونکہ ایک شعر سے رسول اللہ ﷺ کا عالم غیب ہونا ظاہر ہو رہا تھا، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرما دیا کیونکہ عالم الغیب صرف ایک اللہ ہے، جو لوگ آپ کو غیب دان کہتے ہیں وہ آپ سے محبت نہیں بلکہ عداوت کرتے ہیں کیونکہ وہ آپ کو اللہ کے برابر لانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔

٤٠٠٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ»، يُرِيدُ التَّمَاثِيلَ الَّتِي فِيهَا الْأَرْوَاحُ. [راجع: ٣٢٢٥]

[4002] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے حضرت ابوطلحہ ؓ نے بتایا جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شریک تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا کوئی تصویر ہو۔" ان کی مراد کسی جاندار کی تصویر تھی۔

٤٠٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ: أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْطَانِي مِمَّا أَفَاءَ اللهُ مِنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ، فَلَمَّا

[4003] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ بدر کی غنیمت سے میرے حصے میں ایک اونٹنی آئی اور نبی ﷺ نے دوسری اونٹنی مجھے مالِ فے کے خمس سے عنایت فرمائی تھی۔ میں نے ارادہ کیا کہ سیدہ فاطمہ بنت نبی ﷺ کی رخصتی عمل میں لاؤں۔ میں نے بنوقینقاع کے ایک زرگر سے معاہدہ کیا کہ وہ میرے ساتھ چلے تاکہ ہم اذخر گھاس لائیں۔ میرا خیال تھا کہ اس گھاس کو سناروں کے

أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ النَّبِيِّ ﷺ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا فِي بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِيَ فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ فَأَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ فَنَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي، فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ، وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، حَتّٰى جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُهُ فَإِذَا أَنَا بِشَارِفَيَّ قَدْ أُجِبَّتْ أَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا، فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِينَ رَأَيْتُ الْمَنْظَرَ، قُلْتُ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ قَالُوا: فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَهُوَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، عِنْدَهُ قَيْنَةٌ وَّأَصْحَابُهُ، فَقَالَتْ فِي غِنَائِهَا: أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ.

پاس فروخت کر کے اس سے اپنی شادی کا ولیمہ کروں گا، چنانچہ میں نے دونوں اونٹنیوں کے لیے پالان، بوریاں اور رسیاں جمع کرنا شروع کر دیں جبکہ میری دونوں اونٹنیاں ایک انصاری شخص کے گھر کے قریب بیٹھی ہوئی تھیں۔ جب میں نے تمام سامان جمع کر لیا تو میں اپنی اونٹنیوں کے پاس آ کر کیا دیکھتا ہوں کہ ان کے کوہان کاٹ دیے گئے ہیں اور ان کی کوکھیں چیر کر ان کی کلیجیاں نکال لی گئی ہیں۔ جب میں نے یہ منظر دیکھا تو مجھے اپنی آنکھوں پر قابو نہ رہا۔ میں نے پوچھا: یہ کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ حمزہ بن عبدالمطلب نے کیا ہے اور وہ اس گھر میں انصار کے ساتھ شراب نوشی میں مصروف ہیں۔ ایک گلوکارہ اور اس کے سازندے بھی ان کے ساتھ ہیں۔ اس لونڈی نے اپنے گانے میں کہا: ؎ اے حمزہ! ان موٹی اونٹنیوں کا قصد کرو۔

فَوَثَبَ حَمْزَةُ إِلَى السَّيْفِ فَأَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا، وَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا. قَالَ عَلِيٌّ: فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَعَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ: «مَا لَكَ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ، عَدَا حَمْزَةُ عَلٰى نَاقَتَيَّ فَأَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا، وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَّعَهُ شَرْبٌ، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِرِدَائِهِ فَارْتَدٰى ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتّٰى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَأُذِنَ لَهُ، فَطَفِقَ النَّبِيُّ ﷺ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ، فَإِذَا حَمْزَةُ ثَمِلٌ، مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ، فَنَظَرَ حَمْزَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ صَعَّدَ

اچانک حمزہ اٹھے، تلوار ہاتھ میں لی اور ان کے کوہان کاٹ دیے اور ان کی کوکھیں چیر کر ان سے کلیجیاں نکال لیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں (فوراً) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ کے پاس حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ نبی ﷺ نے میری تکلیف کو بھانپ لیا۔ آپ نے پوچھا: ''اے علی! تجھے کیا ہوا ہے؟'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے آج جیسا دن کبھی نہیں دیکھا۔ حمزہ نے میری اونٹنیوں پر دست درازی کی ہے۔ انھوں نے ان کے کوہان کاٹ دیے ہیں اور ان کی کوکھیں چیر دی ہیں۔ وہ اس گھر میں موجود ہیں اور دوسرے لوگوں کے ساتھ شراب نوشی میں مصروف ہیں۔ نبی ﷺ نے اپنی چادر منگوائی، اسے زیب تن کیا اور چل پڑے۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ ہو لیے حتی کہ آپ ﷺ اس

النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى رُكْبَتِهِ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ: وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي؟ فَعَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرَى، فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ. [راجع: ٢٠٨٩]

مکان میں آئے جہاں حمزہ موجود تھے۔ آپ نے داخل ہونے کی اجازت مانگی جو اسی وقت دے دی گئی نبی ﷺ (اندر تشریف لے گئے اور) حضرت حمزہ ؓ کو ان کی کارگزاری پر ملامت کرنے لگے۔ آپ کیا دیکھتے ہیں کہ حمزہ نشے میں دھت ہیں اور ان کی دونوں آنکھیں سرخ ہو رہی ہیں۔ حضرت حمزہ ؓ نے نبی ﷺ کو دیکھا پھر نظر اونچی کی اور آپ کے گھٹنے دیکھے، پھر نظر اوپر اٹھائی اور آپ کا چہرہ دیکھا، پھر کہا: تم تو میرے باپ کے غلام ہو۔ نبی ﷺ جان گئے کہ ابھی وہ نشے کی حالت میں ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ الٹے پاؤں واپس ہوئے۔ پھر آپ وہاں سے تشریف لے آئے اور ہم بھی آپ کے ہمراہ واپس آ گئے۔

فائدہ: حضرت حمزہ ؓ نے جو کچھ کیا اور کہا وہ نشے کی حالت میں کیا اور کہا۔ اس وقت شراب کی حرمت نازل نہیں ہوئی تھی جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ یہ حرمت شراب سے پہلے کا واقعہ ہے۔[1] رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہ ؓ کا نشہ اترنے کے بعد ان اونٹنیوں کی قیمت ان سے حضرت علی ؓ کو دلوا دی تھی۔

٤٠٠٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: أَنْفَذَهُ لَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ، سَمِعَهُ مِنِ ابْنِ مَعْقِلٍ: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَبَّرَ عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، فَقَالَ: إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا.

[4004] حضرت عبداللہ بن معقل مزنی سے روایت ہے کہ حضرت علی ؓ نے سہل بن حنیف ؓ کے جنازے پر تکبیریں کہیں اور فرمایا: وہ جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

٤٠٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ - قَالَ

[4005] حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت حفصہ ؓ کے شوہر حضرت خنیس بن حذافہ سہمی ؓ کی وفات ہو گئی اور وہ رسول اللہ ﷺ کے ان اصحاب میں سے تھے جنھوں نے جنگ بدر میں شرکت کی تھی اور وہ مدینہ میں فوت ہوئے تھے۔ حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان ؓ سے ملا اور ان سے حفصہ ؓ کا ذکر کیا اور کہا کہ اگر تمھارا ارادہ ہو تو اپنی دختر حفصہ ؓ کا

[1] صحيح البخاري، المساقاة، حديث:2375.

عُمَرُ: فَلَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ، فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، قَالَ: سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ، فَقَالَ: قَدْ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هٰذَا، قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا، فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي عَلٰى عُثْمَانَ، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ، حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ ذَكَرَهَا وَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا. [انظر: ٥١٢٢، ٥١٢٩، ٥١٤٥]

نکاح تم سے کر دوں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس پر غور کروں گا۔ پھر میں کئی راتیں ٹھہرا رہا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ابھی میں یہی مناسب خیال کرتا ہوں کہ ان دنوں نکاح نہ کروں۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے کہا: اگر تم چاہو تو میں اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح تم سے کر دوں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے اور کچھ جواب نہ دیا۔ مجھے ان پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی زیادہ غصہ آیا، مگر میں چند راتیں ہی ٹھہرا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو پیغام نکاح بھیجا، اس پر میں نے ان کا نکاح آپ سے کر دیا۔ پھر مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ملے اور انھوں نے کہا: شاید تم مجھ سے ناراض ہو گئے ہو کیونکہ تم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا تھا اور میں نے خاموشی اختیار کرتے ہوئے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ میں نے کہا: ہاں مجھے رنج تو ہوا تھا۔ انھوں نے فرمایا: دراصل بات یہ تھی کہ مجھے تمھاری پیش کش قبول کرنے میں کوئی امر مانع نہ تھا لیکن رسول اللہ ﷺ نے (مجھ سے) حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا تھا اور رسول اللہ ﷺ کا راز فاش کرنا مجھے منظور نہ تھا۔ ہاں، اگر آپ ﷺ اپنا ارادہ ترک کر دیتے تو میں انھیں ضرور قبول کر لیتا۔

٤٠٠٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ: سَمِعَ أَبَا مَسْعُودٍ الْبَدْرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ». [راجع: ٥٥]

[4006] حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''آدمی کا اپنی بیوی اور اولاد پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔''

٤٠٠٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي إِمَارَتِهِ: أَخَّرَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ الْعَصْرَ - وَهُوَ أَمِيرُ الْكُوفَةِ - فَدَخَلَ أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ،

[4007] امام زہری بیان کرتے ہیں کہ میں نے عروہ بن زبیر سے سنا جبکہ وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دورِ خلافت میں ان سے بیان کر رہے تھے کہ ایک دن حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے نماز عصر تاخیر سے پڑھی جبکہ وہ کوفہ کے گورنر تھے۔ ابومسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ نے ان

- جَدُّ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ، شَهِدَ بَدْرًا - فَقَالَ: لَقَدْ عَلِمْتَ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَصَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ خَمْسَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا أُمِرْتُ.

کے پاس جا کر انھیں کہا...... وہ زید بن حسن کے نانا اور بدر میں شریک تھے...... آپ جانتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے مطابق پانچ نمازیں ادا کیں۔ پھر آپ نے فرمایا: ''مجھے اس طرح حکم ملا ہے۔''

كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ. [راجع: ٥٢١]

بشیر بن ابومسعود بھی اپنے والد سے یہ حدیث اسی طرح بیان کرتے تھے۔

٤٠٠٨ - حَدَّثَنَا مُوسٰى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ».

[4008] حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات ہیں، جو کوئی انھیں رات کو پڑھے وہ اس کے لیے کافی ہیں۔''

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَّهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِيهِ. [انظر: ٥٠٠٨، ٥٠٠٩، ٥٠٤٠، ٥٠٥١]

(راویٔ حدیث) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے ابومسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی جبکہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، میں نے ان سے یہ حدیث پوچھی تو انھوں نے مجھے یہ حدیث بیان فرمائی۔

فائدہ: رات کے وقت سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھنے سے اس رات کے مصائب سے پناہ مل جاتی ہے یا دخول جنت کے لیے وہ کافی ہو جاتی ہیں۔

٤٠٠٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ ابْنُ الرَّبِيعِ: أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ. [راجع: ٤٢٤]

[4009] حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور یہ نبی ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں اور انصار میں سے، انھوں نے جنگ بدر میں شرکت کی تھی۔

٤٠١٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ - هُوَ ابْنُ صَالِحٍ -: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ: حَدَّثَنَا يُونُسُ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ - وَّهُوَ

[4010] ابن شہاب زہری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: پھر میں نے حصین بن محمد...... جو قبیلۂ بنو سالم کے سرداروں میں سے ہیں...... سے مذکورہ حدیث پوچھی جو محمود

أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ - عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ فَصَدَّقَهُ. [راجع: ٤٢٤]

بن ربیع نے حضرت عتبان کے حوالے سے بیان کی تھی تو انھوں نے اس کی تصدیق کر دی۔

٤٠١١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، وَكَانَ مِنْ أَكْبَرِ بَنِي عَدِيٍّ، وَكَانَ أَبُوهُ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ عُمَرَ اسْتَعْمَلَ قُدَامَةَ بْنَ مَظْعُونٍ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَّهُوَ خَالُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.

[4011] حضرت ابن شہاب زہری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے خبر دی، وہ قبیلۂ بنو عدی کے اکابر میں سے ہیں اور ان کے والد گرامی نبی ﷺ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ انھوں نے بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بحرین کا حاکم مقرر کیا۔ یہ بھی بدر کی جنگ میں شریک تھے۔ اور یہ حضرت عبداللہ بن عمر اور ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہم کے ماموں ہیں۔

٤٠١٢، ٤٠١٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ أَسْمَاءَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ: أَنَّ عَمَّيْهِ - وَكَانَا شَهِدَا بَدْرًا - أَخْبَرَاهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ، قُلْتُ لِسَالِمٍ: فَتُكْرِيهَا أَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّ رَافِعًا أَكْثَرَ عَلَى نَفْسِهِ. [راجع: ٢٣٣٩]

[4013,4012] حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بتایا کہ ان کے دونوں چچا جو بدر کی جنگ میں شریک تھے انھوں نے انھیں خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زرعی زمینوں کو ٹھیکے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ راویٔ حدیث نے حضرت سالم سے کہا کہ آپ تو زمین ٹھیکے پر دیتے ہیں؟ انھوں نے کہا: ہاں، لیکن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اپنے آپ پر سختی کرتے تھے۔

٤٠١٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيَّ قَالَ: رَأَيْتُ رِفَاعَةَ بْنَ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيَّ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا.

[4014] حضرت شداد بن ہاد لیثی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے وہ بدر کی جنگ میں شریک ہوئے تھے۔

٤٠١٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَّيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ

[4015] حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ...... جو بنو عامر بن لوی کے حلیف اور نبی ﷺ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک

أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَّهُوَ حَلِيفٌ لِّبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَّكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ، فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ رَآهُمْ، ثُمَّ قَالَ: أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ؟ قَالُوا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ، فَوَاللهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّي أَخْشَى أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ».

[راجع: ٣١٥٨]

تھے...... نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو جزیہ لانے کے لیے بحرین روانہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بحرین والوں سے صلح کر لی تھی اور آپ نے علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو وہاں کا حاکم مقرر کیا تھا۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بحرین سے مال لائے۔ جب انصار نے ابوعبیدہ کے آنے کی خبر سنی تو انھوں نے نماز فجر نبی ﷺ کے ساتھ ادا کی۔ آپ ﷺ جب (نماز سے) فارغ ہوئے تو وہ (انصار) آپ کے سامنے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب انھیں دیکھا تو آپ مسکرائے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''میرا خیال ہے تم نے سن لیا ہے کہ ابوعبیدہ کچھ مال لائے ہیں؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''تمھیں بشارت ہو اور تم اس چیز کی امید رکھو جو تمھیں خوش کر دے گی، اللہ کی قسم! مجھے تمھاری غربت کا ڈر نہیں لیکن مجھے یہ اندیشہ ضرور ہے کہ تمھارے لیے اس طرح دنیا پھیلا دی جائے گی جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر پھیلا دی گئی تھی اور تم اس کے متعلق اس طرح رغبت رکھو گے جس طرح انھوں نے رغبت رکھی تھی پھر وہ تمھیں اس طرح ہلاک کر دے گی جس طرح اس نے ان لوگوں کو ہلاک کیا۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے بڑی قیمتی نصیحت فرمائی ہے کہ فقر و تنگ دستی اس قدر نقصان دہ نہیں جس قدر مال و دولت کی فراوانی نقصان دہ ہے کیونکہ غربت میں اللہ یاد رہتا ہے جبکہ دولت کے نشے میں لوگ اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں۔

٤٠١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَّافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهَا. [راجع: ٣٢٩٧]

[4016] حضرت نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر طرح کے سانپ کو مار ڈالا کرتے تھے۔

٤٠١٧ - حَتّٰى حَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ الْبَدْرِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ عَنْهَا.

[4017] حضرت ابولبابہ بدری رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ نبی ﷺ نے گھروں میں نکلنے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے تو وہ (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) ان (کو مارنے) سے رک گئے۔

فائدہ: عام طور پر سفید اور پتلے سانپ گھروں میں برآمد ہوتے ہیں اور جن ان کی شکل وصورت اختیار کر لیتے ہیں، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے انھیں مارنے سے منع فرمایا۔ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تین دن تک انھیں وارننگ دی جائے، اگر نہ جائیں تو انھیں مارنے کی اجازت ہے۔ واللہ أعلم.

٤٠١٨ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: ائْذَنْ لَنَا فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ، قَالَ: «وَاللهِ لَا تَذَرُونَ مِنْهُ دِرْهَمًا». [راجع: ٢٥٣٧]

[4018] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ آدمیوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی اور کہا کہ آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم اپنے بھانجے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا فدیہ معاف کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! ان کے فدیے سے ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ قبول اسلام سے پہلے بدر کی لڑائی میں قید ہو کر آئے۔ وہ انصار کے بھانجے اس بنا پر تھے کہ عبدالمطلب کی والدہ بنونجار سے تھیں، اس بنا پر انھوں نے ان کا فدیہ معاف کرنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے عدل وانصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے فرمایا کہ ''ان کا فدیہ پورا پورا وصول کیا جائے'' کیونکہ بھائی باپ، بیٹا کوئی بھی ہو جب وہ دین کا دشمن ہو تو اس کی پاسداری سر بسر توہین دین ہے۔

٤٠١٩ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَدِيٍّ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، ثُمَّ الْجُنْدَعِيُّ: أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ عَمْرٍو الْكِنْدِيَّ - وَكَانَ حَلِيفًا لِّبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ - أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ لَّقِيتُ رَجُلًا مِّنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ: أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ، أَقْتُلُهُ يَا

[4019] حضرت مقداد بن عمرو کندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے...... وہ بنوزہرہ کے حلیف تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے...... انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! اگر میری کسی کافر سے ٹکر ہو جائے اور ہم دونوں ایک دوسرے کو قتل کرنے کی کوشش میں لگ جائیں اور وہ لڑائی میں میرا ایک ہاتھ اڑا دے، پھر وہ مجھ سے خوفزدہ ہو کر کسی درخت کی پناہ لے اور مجھے کہے کہ میں تو اللہ کے لیے مسلمان ہو گیا ہوں تو کیا اللہ کے رسول! میں اسے قتل کروں جبکہ وہ ایسا کہتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے قتل نہ کرو۔'' انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! (پہلے) وہ میرا ایک ہاتھ کاٹ چکا ہے اور میرا ہاتھ کاٹنے کے بعد اس نے یہ اقرار کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے ہرگز قتل نہ کرو ورنہ اس کو وہ درجہ

رَسُولَ اللهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقْتُلْهُ»، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهُ قَطَعَ إِحْدَى يَدَيَّ، ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَمَا قَطَعَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ، وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ». [انظر: ٦٨٦٥]

حاصل ہوگا جو تجھے اس کے قتل سے پہلے حاصل تھا اور تیرا حال وہ ہو جائے گا جو کلمۂ اسلام پڑھنے سے پہلے اس کا تھا۔"

٤٠٢٠ - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ: «مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ؟» فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ فَقَالَ: آنْتَ أَبَا جَهْلٍ؟ قَالَ ابْنُ عُلَيَّةَ: قَالَ سُلَيْمَانُ هٰكَذَا قَالَهَا أَنَسٌ، قَالَ: آنْتَ أَبَا جَهْلٍ، قَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ؟ - قَالَ سُلَيْمَانُ: أَوْ قَالَ: قَتَلَهُ قَوْمُهُ - قَالَ: وَقَالَ أَبُو مِجْلَزٍ: قَالَ أَبُو جَهْلٍ: فَلَوْ غَيْرُ أَكَّارٍ قَتَلَنِي. [راجع: ٣٩٦٢]

[4020] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بدر کے دن فرمایا: "ابوجہل کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے اسے کون دیکھ کر آتا ہے؟" حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور دیکھا کہ عفراء کے دونوں بیٹوں نے اسے قتل کر دیا ہے اور اس کی لاش ٹھنڈی ہو رہی ہے۔ انھوں نے پوچھا: تو ہی ابوجہل ہے؟ (راویٔ حدیث) ابن علیہ بیان کرتے ہیں کہ سلیمان تیمی نے کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کہا تھا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے پوچھا تھا: تو ہی ابوجہل ہے؟ اس نے جواب دیا: کیا اس سے اونچے کسی آدمی کو تم نے (آج) قتل کیا ہے؟ راویٔ حدیث سلیمان نے کہا: یا اسے اس کی قوم نے قتل کیا ہو؟ ابومجلز کی روایت کے مطابق ابوجہل نے کہا: کاش! کسان کے علاوہ مجھے کوئی اور قتل کرتا۔

٤٠٢١ - حَدَّثَنَا مُوسٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ: لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَلَقِينَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ شَهِدَا بَدْرًا، فَحَدَّثْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: هُمَا عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ، وَمَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ. [راجع: ٢٤٦٢]

[4021] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ کی وفات ہو گئی تو میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کی: آپ ہمارے ساتھ ہمارے انصاری بھائیوں کے پاس چلیں۔ پھر ہماری ملاقات انصار کے دو نیک لوگوں سے ہوئی جو بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے۔ (راویٔ حدیث) عبیداللہ نے کہا: پھر میں نے اس حدیث کا تذکرہ عروہ بن زبیر سے کیا تو انھوں نے بتایا کہ وہ دو مرد عویم بن ساعدہ اور معن بن عدی رضی اللہ عنہما ہیں۔

٤٠٢٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ: كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّينَ خَمْسَةَ آلَافٍ، خَمْسَةَ آلَافٍ وَّقَالَ عُمَرُ: لَأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ.

[4022] حضرت قیس سے روایت ہے کہ غزوۂ بدر میں شریک ہونے والوں کا وظیفہ پانچ، پانچ ہزار تھا۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: میں انھیں بعد میں آنے والوں پر ضرور برتری دوں گا۔

٤٠٢٣ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ، وَذٰلِكَ أَوَّلُ مَا وَقَرَ الْإِيمَانُ فِي قَلْبِي. [راجع: ٧٦٥]

[4023] حضرت جبیر بن مطعم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو نماز مغرب میں سورۂ والطّور پڑھتے سنا۔ یہ پہلا موقع تھا جب میرے دل میں ایمان نے قرار پکڑا۔

٤٠٢٤ - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي أُسَارٰى بَدْرٍ: «لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ».

[4024] حضرت جبیر بن مطعم ؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے بدر کے قیدیوں کے متعلق فرمایا تھا: "اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتے اور ان پلید لوگوں کی سفارش کرتے تو میں ان کے کہنے پر ضرور انھیں چھوڑ دیتا۔"

وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْأُولٰى يَعْنِي مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدًا، ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ، يَعْنِي الْحَرَّةَ، فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ أَحَدًا، ثُمَّ وَقَعَتِ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَلِلنَّاسِ طَبَاخٌ. [راجع: ٣١٣٩]

حضرت سعید بن میب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان ؓ کی شہادت کے وقت پہلا فساد برپا ہوا تو اس نے اصحاب بدر میں سے کسی کو باقی نہیں چھوڑا۔ اور واقعۂ حرہ کے وقت دوسرا فساد رونما ہوا تو اس نے اصحاب حدیبیہ میں سے کسی کو باقی نہیں چھوڑا۔ پھر تیسرا فتنہ برپا ہوا تو وہ اس وقت تک ختم نہیں ہوا جب تک ان میں کوئی خیر و برکت باقی تھی۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے مطعم بن عدی کے متعلق جن جذبات کا اظہار فرمایا، اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ طائف سے واپس لوٹے تو مطعم کی پناہ میں داخل ہوئے۔ اس نے آپ کو بچانے کے لیے اپنے چاروں بیٹوں کو مسلح کر کے بیت اللہ کے کونوں پر کھڑا کر دیا تھا، جس سے قریش ڈر گئے اور آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکے اور کہنے لگے کہ ہم مطعم کی پناہ نہیں توڑ سکتے، نیز انھوں نے وہ عہدنامہ ختم کرانے میں بڑا کردار ادا کیا تھا جو قریش نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کے خلاف کیا تھا۔

٤٠٢٥ - حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ

[4025] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں اور ام مسطح ؓ جا رہی

يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَّعُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيثِ، قَالَتْ: فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ، فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ: بِئْسَ مَا قُلْتِ، تَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا؟ فَذَكَرَ حَدِيثَ الْإِفْكِ.

[راجع: ٢٥٩٣]

تھیں کہ اچانک ام مسطح اپنی چادر میں پھسل پڑیں۔ ان کی زبان سے نکلا: مسطح کا برا ہو۔ میں نے کہا: تو نے اچھی بات نہیں کہی۔ ایک ایسے شخص کو برا کہتی ہو جو بدر کی جنگ میں شریک ہو چکا ہے؟ پھر انھوں نے تہمت کا واقعہ بیان کیا۔

٤٠٢٦ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: هٰذِهِ مَغَازِي رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ يُلْقِيهِمْ: «هَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا؟».

[4026] حضرت ابن شہاب زہری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ کے غزوات کا بیان ہے۔ پھر انھوں نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ کفار کی لاشوں کو قلیب بدر میں پھینکوا رہے تھے تو آپ نے فرمایا: ''تمھارے رب نے تم سے (سزا کا) جو وعدہ کیا تھا، کیا تم نے اسے سچا پالیا ہے؟۔''

قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: قَالَ نَافِعٌ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ: يَا رَسُولَ اللهِ! تُنَادِي نَاسًا أَمْوَاتًا؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا قُلْتُ مِنْهُمْ».

راوی کہتا ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے کہا: اللہ کے رسول! آپ ایسے لوگوں کو آواز دے رہے ہیں جو مر چکے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کچھ میں ان سے کہہ رہا ہوں، تم اس کو ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو۔''

فَجَمِيعُ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنْ قُرَيْشٍ مِّمَّنْ ضُرِبَ لَهُ بِسَهْمِهِ أَحَدٌ وَّثَمَانُونَ رَجُلًا.

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تمام قریش مہاجر جو بدر میں شریک تھے اور انھیں غنیمت سے حصہ ملا ان کی تعداد اکیاسی تھی۔

وَكَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: قَالَ الزُّبَيْرُ: قُسِمَتْ سُهْمَانُهُمْ فَكَانُوا مِائَةً، وَاللهُ أَعْلَمُ.

[راجع: ١٣٧٠]

عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے حصے تقسیم کیے گئے اور وہ ایک سو تھے۔ واللّٰہ أعلم.

٤٠٢٧ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: ضُرِبَتْ يَوْمَ بَدْرٍ لِلْمُهَاجِرِينَ بِمِائَةِ سَهْمٍ.

[4027] حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ بدر کے روز مہاجرین کے لیے سو حصے مقرر کیے گئے تھے۔

(١٣) بَابُ تَسْمِيَةِ مَنْ سُمِّيَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ

باب: 13- بدر میں شریک ہونے والوں کے اسمائے گرامی

فِي الْجَامِعِ الَّذِي وَضَعَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلٰى حُرُوفِ الْمُعْجَمِ.

امام بخاری رحمہ اللہ نے الجامع الصحیح کے اس باب میں حروف تہجی کی ترتیب سے بدر میں شریک حضرات کے اسماء ذکر کیے ہیں۔

اَلنَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْهَاشِمِيُّ ﷺ، أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، عُمَرُ، عُثْمَانُ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، إِيَاسُ بْنُ الْبُكَيْرِ، بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلٰى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ، حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ حَلِيفٌ لِقُرَيْشٍ، أَبُو حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ الْقُرَشِيُّ، حَارِثَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ - قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَّهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ فِي النَّظَّارَةِ - خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ، خُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ، رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ، رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ، الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ، زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ، أَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ، سَعْدُ ابْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ، سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ،

محمد رسول اللہ ﷺ بن عبداللہ الہاشمی

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حضرت ایاس بن بکیر رضی اللہ عنہ، حضرت بلال بن ابی رباح رضی اللہ عنہ[1]، حضرت حمزہ بن عبدالمطلب الہاشمی، قریش کے حلیف حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ قرشی، حضرت حارثہ بن ربیع الانصاری رضی اللہ عنہ[2]، حضرت خبیب بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ، حضرت رفاعہ بن رافع انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابولبابہ رفاعہ بن عبدالمنذر انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر بن عوام قرشی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوطلحہ زید بن سہل انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابو زید انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن مالک زہری رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن خولہ قرشی رضی اللہ عنہ، حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشی رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن حنیف انصاری رضی اللہ عنہ،

1. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام۔ 2. ان کا نام حارثہ بن سراقہ ہے جو دشمن کی نقل و حرکت دیکھنے کے لیے تعینات تھے اور تیر لگنے سے غزوۂ بدر میں شہید ہوئے۔

سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيُّ، سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ، ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَأَخُوهُ. [عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ الْقُرَشِيُّ]، عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ، عُتْبَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ، عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ، عُبَيْدَةُ بنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ، عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيُّ، [عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ، عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلَّفَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى ابْنَتِهِ وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ]، عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ، عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ الْعَنَزِيُّ، عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ، عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيُّ، عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ، قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ، قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ، مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ، مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَأَخُوهُ، مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ أَبُو أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ، مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ، مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ، مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ، الْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ، هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.

حضرت ظہیر بن رافع انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت ظہیر انصاری کے بھائی (مظہر رضی اللہ عنہ)، حضرت عبداللہ بن مسعود ہذلی رضی اللہ عنہ، حضرت عتبہ بن مسعود ہذلی رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف زہری رضی اللہ عنہ، حضرت عبیدہ بن حارث قرشی رضی اللہ عنہ، حضرت عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ[1]، حضرت عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت عامر بن ربیعہ عنزی رضی اللہ عنہ، حضرت عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت عویم بن ساعدہ انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ، حضرت قتادہ بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن عمر بن جموح رضی اللہ عنہ، حضرت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہ، معوذ کے بھائی (معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ)، حضرت ابو اسید مالک بن ربیعہ انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت مرارہ بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ، مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبدالمطلب بن عبدمناف رضی اللہ عنہ، حضرت معن بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ، بنو زہرہ کے حلیف حضرت مقداد بن عمرو کندی رضی اللہ عنہ، حضرت ہلال بن امیہ انصاری رضی اللہ عنہ۔

(١٤) [بَابُ] حَدِيثِ بَنِي النَّضِيرِ، وَمَخْرَجُ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَيْهِمْ فِي دِيَةِ الرَّجُلَيْنِ، وَمَا أَرَادُوا مِنَ الْغَدْرِ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ

باب: 14- یہود بنو نضیر کا واقعہ اور رسول اللہ ﷺ کا دو مسلمانوں کی دیت کے متعلق ان کے پاس جانا اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کی دغابازی کا بیان

[1] قبیلہ عامر بن لؤی کے حلیف ہیں۔

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: كَانَتْ عَلَى رَأْسِ سِتَّةِ أَشْهُرٍ مِّنْ وَّقْعَةِ بَدْرٍ قَبْلَ وَقْعَةِ أُحُدٍ.

امام زہری نے بیان کیا کہ یہ سانحہ، غزوۂ بدر کے چھ ماہ بعد اور غزوۂ اُحد سے پہلے ہوا تھا۔

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿هُوَ ٱلَّذِىٓ أَخْرَجَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنْ أَهْلِ ٱلْكِتَـٰبِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿أَن يَخْرُجُوا۟﴾ [الحشر: ٢]

ارشاد باری تعالیٰ: ''وہ اللہ ہے جس نے اہل کتاب کے کافروں کو ان کے گھروں سے نکالا، یہ ان کی پہلی جلاوطنی ہے......''

وَجَعَلَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ بَعْدَ بِئْرِ مَعُونَةَ وَأُحُدٍ.

ابن اسحاق کی تحقیق کے مطابق یہ سانحہ، بئر معونہ اور غزوۂ اُحد کے بعد ہوا تھا۔

٤٠٢٨ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ وَ النَّضِيرُ فَأَجْلَى بَنِي النَّضِيرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ، حَتّٰى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ، فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ، وَقَسَمَ نِسَاءَهُم وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، إِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِالنَّبِيِّ ﷺ فَآمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا، وَأَجْلَى يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ: بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ، وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ، وَكُلَّ يَهُودِ الْمَدِينَةِ.

[4028] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: بنونضیر اور بنوقریظہ نے (رسول اللہ ﷺ کے خلاف) لڑائی کی تو آپ نے بنونضیر کو جلا وطن کر دیا اور بنو قریظہ پر احسان کرتے ہوئے انھیں برقرار رکھا حتی کہ انھوں نے دوبارہ آپ سے لڑائی کی تو آپ نے ان کے مردوں کو قتل کیا اور ان کی عورتوں، بچوں اور دیگر مال و اسباب کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا، البتہ ان میں سے کچھ لوگوں نے نبی ﷺ کے پاس آ کر پناہ لی تو آپ نے انھیں امن دے دیا اور وہ مسلمان ہو گئے۔ پھر آپ نے مدینہ طیبہ کے تمام یہود، یعنی بنوقینقاع جو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی قوم سے تھے اور یہود بنو حارثہ کو وہاں سے نکال دیا۔ الغرض آپ نے مدینہ طیبہ کے تمام یہودیوں کو مدینہ طیبہ سے جلا وطن کر دیا۔

٤٠٢٩ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: سُورَةُ الْحَشْرِ، قَالَ: قُلْ: سُورَةُ النَّضِيرِ. تَابَعَهُ هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ. [انظر: ٤٦٤٥، ٤٨٨٢، ٤٨٨٣]

[4029] حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: یہ سورۃ الحشر ہے تو انھوں نے فرمایا: ''اسے سورۂ نضیر کہو۔''

ہشام نے ابوبشر سے روایت کرنے میں ابوعوانہ کی متابعت کی ہے۔

٤٠٣٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ ﷺ النَّخَلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ. [راجع: ٢٦٣٠]

[4030] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ انصار کے لوگ نبی ﷺ کے لیے کچھ کھجوریں بطور تحفہ دے دیتے تھے، حتی کہ جب بنو قریظہ اور بنونضیر کو آپ نے فتح کیا تو اس کے بعد آپ وہ کھجوریں واپس کر دیتے۔

٤٠٣١ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: حَرَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَنَزَلَ ﴿مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَآئِمَةً عَلَىٰٓ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ ٱللَّهِ﴾ [الحشر: ٥]. [راجع: ٢٣٢٦]

[4031] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بنونضیر کے درخت جلائے اور کچھ کاٹ دیے جو بویرہ مقام میں تھے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''جو درخت تم نے کاٹے ہیں یا انھیں ان کے تنوں پر قائم رہنے دیا ہے یہ سب اللہ کے حکم ہی سے تھا۔''

٤٠٣٢ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ: أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ، قَالَ: وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ:

[4032] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بنونضیر کی کھجوروں کو آگ لگائی تو اس کے متعلق حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا:

وَهَانَ عَلَىٰ سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ
حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ

بنولوی (قریش) کے سردار یہ بات معمولی سمجھ کر برداشت کر رہے تھے کہ بویرہ کا باغ پوری طرح آگ کی لپیٹ میں آ کر جل رہا ہے۔

قَالَ: فَأَجَابَهُ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ:

ابوسفیان بن حارث نے یہ جواب دیتے ہوئے کہا:

أَدَامَ اللهُ ذٰلِكَ مِنْ صَنِيعٍ
وَحَرَّقَ فِي نَوَاحِيهَا السَّعِيرُ
سَتَعْلَمُ أَيُّنَا مِنْهَا بِنُزْهٍ
وَتَعْلَمُ أَيَّ أَرْضَيْنَا تَضِيرُ

[راجع: ٢٣٢٦]

اللہ کرے مدینہ میں یوں آگ لگتی رہے اور اس کے اطراف میں یوں ہی شعلے اٹھتے رہیں۔ تمھیں جلدی معلوم ہو جائے گا کہ ہماری کس زمین کو نقصان پہنچتا ہے۔

٤٠٣٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

[4033] حضرت مالک بن اوس بن حدثان نصری سے

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيُّ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَاهُ إِذْ جَاءَهُ حَاجِبُهُ يَرْفَأُ فَقَالَ لَهُ: هَلْ لَّكَ رَغْبَةٌ فِي دُخُولِ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَّسْتَأْذِنُونَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَأَدْخِلْهُمْ فَلَبِثَ قَلِيلًا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: هَلْ لَّكَ رَغْبَةٌ فِي عَبَّاسٍ وَّعَلِيٍّ يَّسْتَأْذِنَانِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا دَخَلَا وَسَلَّمَا قَالَ عَبَّاسٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا، وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِي الَّذِي أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ ﷺ مِنْ مَّالِ بَنِي النَّضِيرِ، فَاسْتَبَّ عَلِيٌّ وَّعَبَّاسٌ فَقَالَ الرَّهْطُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! اقْضِ بَيْنَهُمَا، وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ، فَقَالَ عُمَرُ: اتَّئِدُوا، أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»، يُرِيدُ بِذٰلِكَ نَفْسَهُ؟ قَالُوا: قَدْ قَالَ ذٰلِكَ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلٰى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ، إِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ ﷺ فِي هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَّمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿وَمَآ أَفَآءَ اللّٰهُ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ مِنْهُمْ فَمَآ أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿قَدِيرٌ﴾ [الحشر:٦] فَكَانَتْ هٰذِهِ خَالِصَةً لِّرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: ثُمَّ وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَقَسَمَهَا فِيكُمْ حَتّٰى

روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں بلایا تو اچانک آپ کے چوکیدار یرفاء آئے اور کہا کہ حضرت عثمان بن عفان، عبدالرحمٰن بن عوف، زبیر بن عوام اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم اندر آنا چاہتے ہیں، کیا آپ کی طرف سے انھیں اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا: انھیں اندر بلا لو۔ تھوڑی دیر بعد یرفاء پھر آئے اور کہا کہ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما بھی اجازت چاہتے ہیں، آیا انھیں اندر آنے کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ جب یہ دونوں بزرگ اندر تشریف لے آئے اور سلام کہا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: امیرالمومنین! میرے اور اس کے درمیان فیصلہ کر دیجیے اور وہ دونوں بزرگ اس جائیداد کے متعلق جھگڑ رہے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو بنونضیر کے مال سے بطور فے عطا فرمایا تھا۔ اس موقع پر حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے ایک دوسرے کو سخت سست کہا: (جب انھوں نے ایک دوسرے پر تنقید کی) تو حاضرین بولے: امیرالمومنین! آپ ان دونوں کا فیصلہ کر دیں تا کہ ان دونوں میں کوئی جھگڑا نہ رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ذرا صبر کرو! میں آپ لوگوں سے اس اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''ہم انبیاء کی جائیداد تقسیم نہیں ہوتی۔ ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔'' اور اس سے رسول اللہ ﷺ کی مراد خود اپنی ذات کریمہ تھی؟ حاضرین نے کہا: یقیناً آپ ﷺ نے یہ فرمایا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے فرمایا: میں آپ دونوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ کو بھی معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث بیان فرمائی تھی؟ ان دونوں بزرگوں نے بھی ہاں

بَقِيَ هٰذَا الْمَالُ مِنْهَا، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللهِ، فَعَمِلَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَيَاتَهُ، ثُمَّ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَأَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَبَضَهُ أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهِ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ. فَأَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ وَّقَالَ: تَذْكُرَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ عَمِلَ فِيهِ كَمَا تَقُولَانِ وَاللهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ فِيهِ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَّاشِدٌ تَابِعٌ لِّلْحَقِّ، ثُمَّ تَوَفَّى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ فَقَبَضْتُهُ سَنَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِي أَعْمَلُ فِيهِ بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ، وَاللهُ يَعْلَمُ أَنِّي فِيهِ صَادِقٌ بَارٌّ رَّاشِدٌ تَابِعٌ لِّلْحَقِّ، ثُمَّ جِئْتُمَانِي كِلَاكُمَا، وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ، وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ، فَجِئْتَنِي - يَعْنِي عَبَّاسًا - فَقُلْتُ لَكُمَا: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»، فَلَمَّا بَدَا لِي أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمَا قُلْتُ: إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا عَلٰى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِّ فِيهِ بِمَا عَمِلَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ، وَمَا عَمِلْتُ فِيهِ مُذْ وَلِيتُ، وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي، فَقُلْتُمَا: ادْفَعْهُ إِلَيْنَا، بِذٰلِكَ فَدَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا، أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ؟ فَوَاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ! لَا أَقْضِي فِيهِ بِقَضَاءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهُ فَادْفَعَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهُ. [راجع: ٢٩٠٤]

میں جواب دیا۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب میں آپ لوگوں سے اس معاملے کے متعلق گفتگو کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو اس مالِ فے میں سے خاص طور پر عطا فرما دیا تھا، جو آپ کے سوا اور کسی کو نہیں دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ تعالیٰ نے بنونضیر کے اموال میں سے جو کچھ اپنے رسول کو دیا ہے تم نے اس کے لیے کوئی گھوڑے یا اونٹ نہیں دوڑائے......“ (یعنی تم نے کوئی جنگ وغیرہ نہیں کی) تو یہ مال خاص رسول اللہ ﷺ کے لیے تھا لیکن اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے تمھیں نظرانداز کر کے اسے اپنے لیے مخصوص نہیں فرمایا اور نہ تم پر اپنی ذات ہی کو ترجیح دی تھی۔ آپ نے وہ مال تمھیں دیا اور تم پر تقسیم کر دیا حتی کہ اس میں سے صرف یہ مال باقی رہا ہے جو رسول اللہ ﷺ اپنے اہل و عیال پر سال بھر خرچ کرتے تھے اور جو مال باقی بچتا تھا، اسے آپ اللہ تعالیٰ کے مصارف میں خرچ کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کا زندگی بھر یہی معمول رہا۔ پھر جب نبی ﷺ کی وفات ہو گئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کا جانشین ہوں اور اس مال کو انھوں نے اپنے قبضے میں کر لیا اور اسے انھی مصارف میں خرچ کرتے رہے جن میں رسول اللہ ﷺ خرچ کیا کرتے تھے اور آپ لوگ یہیں موجود تھے۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہی طریقہ اختیار کیا جیسا کہ آپ لوگوں کو بھی اس کا اقرار ہے۔ اللہ کی قسم! وہ اپنے طرز عمل میں سچے، مخلص، صحیح راستے پر اور حق کی پیروی کرنے والے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی اٹھا لیا تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جانشین ہوں

اور اپنی امارت کے دو سال تک اس پر قابض رہا اور اسے انھی مصارف میں خرچ کرتا رہا جن میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ اور اللہ جانتا ہے کہ میں بھی اپنے طرز عمل میں سچا، مخلص، صحیح راستہ پر گامزن اور حق کی پیروی کرنے والا تھا۔ پھر آپ دونوں میرے پاس آئے۔ آپ دونوں ایک ہیں اور آپ کا معاملہ بھی ایک ہے۔ اے عباس! تم میرے پاس آئے تو میں نے تم دونوں سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''ہمارا ترکہ تقسیم نہیں ہوتا۔ ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔'' پھر میں نے سوچا کہ وہ جائیداد تمھارے حوالے کر دوں تو میں نے تمھیں کہا: اگر تم چاہتے ہو تو میں یہ جائیداد اس شرط پر تمھارے حوالے کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے سامنے کیے ہوئے عہد کی تمام ذمہ داریوں کو پورا کرو گے اور اس میں وہی طرز عمل اختیار کرو گے جو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا اور جیسا آغاز خلافت سے میرا ہے۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو مجھ سے اس کے متعلق گفتگو نہ کرو۔ اس وقت تم نے کہا: اس شرط پر جائیداد ہمارے حوالے کر دو تو میں نے اسے تمھارے سپرد کر دیا۔ کیا اب تم مجھ سے اس کے سوا کوئی اور فیصلہ طلب کرتے ہو؟ اللہ کی قسم! جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، قیامت تک میں اس کے علاوہ اور کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ اگر تم ان شرائط کو پورا کرنے سے عاجز ہو تو جائیداد مجھے واپس کر دو۔ میں خود اس کا انتظام کروں گا۔

٤٠٣٤ - قَالَ: فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: صَدَقَ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ، أَنَا سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ عُثْمَانَ إِلَى أَبِي

[4034] امام زہری بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کا تذکرہ حضرت عروہ بن زبیر سے کیا تو انھوں نے فرمایا کہ مالک بن اوس نے یہ روایت تم سے صحیح صحیح بیان کی ہے۔ میں نے نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے

بَكْرٍ يَسْأَلُهُ ثُمُنَهُنَّ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ فَكُنْتُ أَنَا أَرُدُّهُنَّ، فَقُلْتُ لَهُنَّ: أَلَا تَتَّقِينَ اللهَ؟ أَلَمْ تَعْلَمْنَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ - يُرِيدُ بِذٰلِكَ نَفْسَهُ - إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي هٰذَا الْمَالِ». فَانْتَهٰى أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى مَا أَخْبَرَتْهُنَّ.

سنا ہے، وہ فرماتی ہیں: نبی ﷺ کی ازواج مطہرات نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پاس بھیجا اور ان سے درخواست کی کہ وہ انھیں اس جائیداد سے آٹھواں حصہ دیں جو رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بنونضیر سے بطور فے دیا تھا، اور میں انھیں اس سے منع کرتی تھی۔ میں نے ان سے کہا: تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتی نہیں ہو؟ کیا تمہیں علم نہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا: ''ہمارا ترکہ تقسیم نہیں ہوتا۔ ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے ...... اس سے آپ ﷺ کی مراد اپنی ذات کریمہ تھی...... تاہم آل محمد کو ان کی ضروریات کے مطابق تازندگی ملتا رہے گا۔'' جب حضرت عائشہ نے ازواج مطہرات کو یہ حدیث سنائی تو انھوں نے بھی اپنا خیال بدل دیا۔

قَالَ: فَكَانَتْ هٰذِهِ الصَّدَقَةُ بِيَدِ عَلِيٍّ، مَنَعَهَا عَلِيٌّ عَبَّاسًا فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا. ثُمَّ كَانَ بِيَدِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، ثُمَّ بِيَدِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، ثُمَّ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، وَحَسَنِ بْنِ حَسَنٍ، كِلَاهُمَا كَانَا يَتَدَاوَلَانِهَا، ثُمَّ بِيَدِ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ وَهِيَ صَدَقَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَقًّا. [انظر: ٦٧٢٧، ٦٧٣٠]

حضرت عروہ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہی وہ صدقات ہیں جن کا انتظام پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا۔ انھوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اس سے روک رکھا تھا بلکہ وہ خود اس کا بندوبست کرتے تھے۔ پھر وہ صدقات حسن بن علی، پھر حسین بن علی کے قبضے میں رہے۔ ان کے بعد علی بن حسین اور حسن بن حسن کے انتظام میں آ گئے۔ وہ دونوں باری باری اس کا انتظام کرتے رہے۔ پھر زید بن حسن کے پاس آئے جبکہ حقیقتاً وہ رسول اللہ ﷺ کے صدقات ہی تھے (اور یہ حضرات ان میں مالکانہ تصرف نہیں کرتے تھے)۔

٤٠٣٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَالْعَبَّاسَ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا: أَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ، وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ.

[راجع: ٣٠٩٢]

[4035] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور رسول اللہ ﷺ کی زمین جو فدک میں تھی اور جو خیبر سے آپ کو حصہ ملا تھا، اس میں سے اپنا ورثہ طلب کرتے تھے۔

٤٠٣٦ - فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هٰذَا الْمَالِ». وَاللهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي. [راجع: ٣٠٩٣]

[4036] حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا تھا: ''ہمارا ترکہ تقسیم نہیں ہوتا۔ جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے، البتہ آل محمد ﷺ کو اس جائیداد سے خرچہ ضرور ملتا رہے گا۔'' اللہ کی قسم! میرے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی قرابت خود اپنی قرابت سے زیادہ محبوب ہے کہ ان سے اچھا برتاؤ اور حسن سلوک کروں۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے اموال تین طرح کے تھے: ○ جو آپ کو ہبہ کیے گئے تھے۔ ○ اموال بنی نضیر جو ان کے جلاوطن ہونے کے بعد آپ کو ان کا حق دار بنایا گیا تھا۔ ○ خیبر اور فدک وغیرہ سے بطور خمس آپ کو ملا تھا، یہ سب آپ کی ملکیت تھے اور آپ ان سے اہل وعیال کے اخراجات پورے کرتے اور مصالح مسلمین پر صرف کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ان کی ملکیت ختم ہوئی اور وہ تمام اموال صدقہ قرار پائے جیسا کہ گزشتہ احادیث میں ان کا ذکر ہے۔

(١٥) بَابُ قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ

باب: 15- کعب بن اشرف کے قتل کا واقعہ

٤٠٣٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ؟ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللهَ وَرَسُولَهُ»، فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قَالَ: فَأْذَنْ لِّي أَنْ أَقُولَ شَيْئًا، قَالَ: «قُلْ». فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا صَدَقَةً، وَّإِنَّهُ قَدْ عَنَّانَا وَإِنِّي قَدْ أَتَيْتُكَ أَسْتَسْلِفُكَ، قَالَ: وَأَيْضًا وَّاللهِ لَتَمَلُّنَّهُ، قَالَ: إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَّدَعَهُ حَتّٰى نَنْظُرَ إِلٰى أَيِّ شَيْءٍ يَّصِيرُ شَأْنُهُ، وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ - وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو غَيْرَ مَرَّةٍ فَلَمْ يَذْكُرْ: وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ، فَقُلْتُ لَهُ: فِيهِ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ؟ فَقَالَ: أُرٰى فِيهِ: وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ

[4037] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کعب بن اشرف کی کون خبر لیتا ہے؟ کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو بہت تکلیف دی ہے۔'' حضرت محمد بن مسلمہ ؓ کھڑے ہوئے اور کہا: اللہ کے رسول! کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں اس کا کام تمام کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' انھوں نے عرض کی: پھر آپ مجھے اجازت دیں کہ میں جو مناسب خیال کروں، اس سے کہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تجھے اجازت ہے۔'' چنانچہ حضرت محمد بن مسلمہ ؓ اس کے پاس آئے اور کہنے لگے: یہ شخص ہم سے صدقہ مانگتا ہے اور اس نے ہمیں بڑی مصیبت میں مبتلا کر رکھا ہے، لہٰذا میں تجھ سے کچھ قرض لینے آیا ہوں۔ کعب بولا: اللہ کی قسم! ابھی تو تم اس سے اور بھی تکلیف اٹھاؤ گے۔ حضرت محمد بن مسلمہ ؓ نے کہا: اب تو ہم نے اس کی اتباع کر لی ہے، ہم اسے چھوڑنا نہیں چاہتے، جبکہ تک دیکھ نہ لیں کہ آگے کیا

- فَقَالَ: نَعَمْ، ارْهَنُونِي، قَالُوا: أَيَّ شَيْءٍ تُرِيدُ؟ قَالَ: ارْهَنُونِي نِسَاءَكُمْ، قَالُوا: كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ؟ قَالَ: فَارْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ، قَالُوا: كَيْفَ نَرْهَنُكَ أَبْنَاءَنَا فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ، فَيُقَالُ: رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ؟ هٰذَا عَارٌ عَلَيْنَا، وَلٰكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ. قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي السِّلَاحَ، فَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَجَاءَهُ لَيْلًا وَمَعَهُ أَبُو نَائِلَةَ وَهُوَ أَخُو كَعْبٍ مِّنَ الرَّضَاعَةِ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْحِصْنِ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: أَيْنَ تَخْرُجُ هٰذِهِ السَّاعَةَ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَأَخِي أَبُو نَائِلَةَ - وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو: قَالَتْ: أَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ يَقْطُرُ مِنْهُ الدَّمُ، قَالَ: إِنَّمَا هُوَ أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، وَرَضِيعِي أَبُو نَائِلَةَ - إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ بِلَيْلٍ لَأَجَابَ. قَالَ: وَيُدْخِلُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مَعَهُ رَجُلَيْنِ، قِيلَ لِسُفْيَانَ: سَمَّاهُمْ عَمْرٌو؟ قَالَ: سَمَّى بَعْضَهُمْ، قَالَ عَمْرٌو: جَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو: أَبُو عَبْسِ بْنُ جَبْرٍ، وَالْحَارِثُ بْنُ أَوْسٍ، وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ. قَالَ عَمْرٌو: جَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ فَقَالَ: إِذَا مَا جَاءَ فَإِنِّي قَائِلٌ بِشَعَرِهِ فَأَشُمُّهُ فَإِذَا رَأَيْتُمُونِي اسْتَمْكَنْتُ مِنْ رَأْسِهِ فَدُونَكُمْ فَاضْرِبُوهُ.

رنگ ڈھنگ ہوتا ہے۔ اس وقت تو میں تیرے پاس اس غرض سے آیا ہوں کہ ایک یا دو وسق قرض لوں۔ (راویٔ حدیث) عمرو نے کبھی وسق یا دوسق کا ذکر کیا ہے اور کبھی نہیں۔ کعب بن اشرف نے کہا: اچھا، تو میرے پاس کوئی چیز گروی رکھو۔ انھوں نے کہا: تم کیا چیز پسند کرتے ہو؟ کعب نے کہا: اپنی عورتیں رہن رکھ دو۔ انھوں نے کہا: ہم اپنی عورتیں تیرے پاس کیسے رہن رکھ دیں جبکہ تو عرب میں بہت خوبصورت آدمی ہے؟ کعب بولا: تو پھر اپنے بیٹے میرے پاس گروی رکھ دو۔ انھوں نے کہا: یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم اپنے بیٹے تیرے پاس گروی رکھ دیں، انھیں کل گالی دی جائے گی اور کہا جائے گا کہ انھیں ایک یا دو وسق کے عوض گروی رکھا گیا تھا اور یہ بات ہمارے لیے باعث شرم و عار ہے، البتہ ہم اپنے ہتھیار تیرے پاس گروی رکھ سکتے ہیں۔ بہرحال انھوں نے اس سے ہتھیار لے کر آنے کا وعدہ کر لیا۔ پھر رات کے وقت کعب کے رضاعی بھائی ابو نائلہ رضی اللہ عنہ کو لے کر آئے۔ کعب نے ان کو قلعے کی ایک طرف بلایا، پھر خود ان کے پاس آنے لگا تو اس کی بیوی نے کہا: تو اس وقت کہاں جا رہا ہے؟ کعب نے جواب دیا: اس وقت تو صرف محمد بن مسلمہ اور میرا رضاعی بھائی ابونائلہ ہے۔ عمرو کے علاوہ دوسرے راوی نے بیان کیا کہ کعب ملعون کی بیوی نے کہا: میں تو ایسی آواز سنتی ہوں جس سے خون ٹپکتا ہے۔ کعب نے کہا: (خطرے کی کوئی بات نہیں۔ وہاں پر) میرا دوست محمد بن مسلمہ اور میرا رضاعی بھائی ابونائلہ ہے۔ کرم پیشہ انسان اگر رات کے وقت نیزہ زنی کے لیے بلایا جائے تو اس دعوت کو قبول کر لیتا ہے۔ ادھر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ دو اور آدمی لے کر آئے تھے۔ (راویٔ حدیث) سفیان سے پوچھا گیا: کیا آپ کے

شیخ عمرو نے ان کا نام لیا تھا؟ انھوں نے کہا: کچھ آدمیوں کا نام لیا تھا۔ البتہ عمرو کے علاوہ دوسروں نے بیان کیا کہ وہ اپنے ہمراہ ابوعبس بن جبر، حارث بن اوس اور عباد بن بشر کو لائے تھے۔ عمرو نے بیان کیا کہ وہ (محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ) اپنے ساتھ دو آدمی لائے تھے اور انھوں نے (اپنے ان دونوں ساتھیوں سے) کہا کہ جب کعب یہاں آئے گا تو میں اس کے بال پکڑ کر سونگھوں گا۔ جب تم دیکھو کہ میں نے اپنی گرفت مضبوط کر لی ہے اور اس کے سر کو تھام لیا ہے تو تم نے جلدی سے اس کا کام تمام کر دینا ہے۔

وَقَالَ مَرَّةً: ثُمَّ أُشِمُّكُمْ، فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ مُتَوَشِّحًا وَّهُوَ يَنْفَحُ مِنْهُ رِيحُ الطِّيبِ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رِيحًا أَيْ أَطْيَبَ. وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو: قَالَ عِنْدِي أَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ وَأَكْمَلُ الْعَرَبِ، قَالَ عَمْرٌو: فَقَالَ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَشُمَّ رَأْسَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَشَمَّهُ، ثُمَّ أَشَمَّ أَصْحَابَهُ، ثُمَّ قَالَ: أَتَأْذَنُ لِي؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا اسْتَمْكَنَ مِنْهُ قَالَ: دُونَكُمْ، فَقَتَلُوهُ، ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ.

راوی نے ایک دفعہ یوں بیان کیا کہ میں تمھیں اس کا سر سونگھاؤں گا۔ الغرض وہ (کعب) ان کے پاس چادر لپیٹے ہوئے آیا جبکہ اس سے خوشبو کی مہک اٹھ رہی تھی۔ تب حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے آج کی طرح خوشبودار ہوا کبھی نہیں سونگھی۔ عمرو کے علاوہ (دوسرے راوی) نے بیان کیا کہ کعب نے کہا: میرے پاس عرب کی وہ عورت ہے جو سب عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے اور حسن و جمال میں بھی بے نظیر ہے۔ عمرو نے بیان کیا کہ پھر محمد بن مسلمہ نے کہا: کیا تو مجھے اپنا سر سونگھنے کی اجازت دیتا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ تب انھوں نے خود بھی سونگھا اور اپنے ساتھیوں کو بھی سونگھایا۔ پھر انھوں نے کہا: کیا مجھے دوبارہ سونگھنے کی اجازت ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ پھر جب حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اسے مضبوط پکڑ لیا تو اپنے ساتھیوں سے کہا: ادھر آؤ اور اس کا کام تمام کر دو، چنانچہ انھوں نے اسے قتل کر دیا۔ پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو اس کے قتل کی خوشخبری سنائی۔

فائدہ: کعب کا باپ اشرف بنونبہان قبیلے سے تھا۔ دور جاہلیت میں اس نے کسی آدمی کو قتل کر دیا تھا تو وہاں سے بھاگ کر مدینہ طیبہ میں آ گیا اور بنونضیر سے عہد و پیمان کر لیا، پھر اس نے ابوالحقیق کی لڑکی عقیلہ سے شادی کی تو اس سے کعب پیدا ہوا۔ اس

کے قتل کرنے کے متعلق دو اسباب بیان کیے جاتے ہیں: (ا) غزوۂ بدر کے بعد اس نے قریش کو جنگ پر ابھارا اور ہر قسم کے مال و اسباب کے ساتھ تعاون کا یقین دلایا بلکہ ساٹھ آدمیوں کا وفد لے کر مکہ گیا اور انھیں مسلمانوں کے خلاف جنگ پر آمادہ کیا۔ اس کے علاوہ یہ شاعر بھی تھا اپنے اشعار میں اسلام اور اہل اسلام کی توہین کرتا اور مسلم خواتین کے متعلق نازیبا اشعار کہتا تھا۔ (ب) اس نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی اور پروگرام اس طرح طے پایا کہ جب آپ مکان میں تشریف فرما ہوں تو یکبارگی آپ پر حملہ کر کے آپ کو شہید کر دیا جائے لیکن حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ کو اس سے مطلع کر دیا اور آپ کو اپنے پروں میں چھپا کر لے آئے تو واپس آ کر آپ نے فرمایا: ''اب اس کی ایذا رسانی انتہا کو پہنچ چکی ہے، اسے قتل کرنا چاہیے'' چنانچہ اسے کیفر کردار تک پہنچا دیا گیا۔[1] کعب بن اشرف یہودی کے قتل میں پانچ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے حصہ لیا۔ محمد بن مسلمہ، ابوعبس بن جبر، حارث بن اوس ابونائلہ اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہم۔ خود رسول اللہ ﷺ بقیع تک ان کے ساتھ آئے، پھر اللہ کا نام لے کر انھیں روانہ کیا اور دعا فرمائی: ''اے اللہ! ان کی مدد فرما۔'' یہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جب اسے قتل کر کے واپس آئے تو بقیع کے پاس پہنچ کر انھوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ کر اس کا سر آپ کے آگے پھینک دیا آپ نے اس کے قتل ہونے پر اللہ کا شکر ادا کیا۔[2]

(١٦) [بَابُ] قَتْلِ أَبِي رَافِعٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ، وَيُقَالُ: سَلَّامُ بْنُ أَبِي الْحُقَيْقِ

باب: 16- ابورافع عبداللہ بن ابی الحقیق کے قتل کا واقعہ جسے سلام بن ابوالحقیق بھی کہا جاتا ہے

كَانَ بِخَيْبَرَ وَيُقَالُ: فِي حِصْنٍ لَّهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: هُوَ بَعْدَ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ.

وہ خیبر میں رہتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ حجاز مقدس میں اس کا قلعہ تھا وہ اس میں رہتا تھا۔ امام زہری رحمہ اللہ نے کہا: اسے کعب بن اشرف کے بعد قتل کیا گیا۔

٤٠٣٨ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَهْطًا إِلَى أَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا وَّهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ. [راجع: ٣٠٢٢]

[4038] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے چند آدمیوں کو ابورافع یہودی کی طرف بھیجا تو عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ رات کے وقت اس کے گھر میں داخل ہوئے اور اسے قتل کر دیا جبکہ وہ سو رہا تھا۔

٤٠٣٩ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: بَعَثَ

[4039] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے چند انصار کو ابورافع یہودی کے پاس بھیجا اور ان پر حضرت عبداللہ بن

1 فتح الباري: 422,421/7. 2 فتح الباري: 424/7.

رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلٰى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُودِيِّ رِجَالًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَتِيكٍ، وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُولَ اللهِ ﷺ وَيُعِينُ عَلَيْهِ، وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَّهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ، فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ بِسَرْحِهِمْ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لِأَصْحَابِهِ: اجْلِسُوا مَكَانَكُمْ، فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ وَّمُتَلَطِّفٌ لِلْبَوَّابِ لَعَلِّي أَنْ أَدْخُلَ، فَأَقْبَلَ حَتّٰى دَنَا مِنَ الْبَابِ، ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهِ كَأَنَّهُ يَقْضِي حَاجَةً، وَّقَدْ دَخَلَ النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَّابُ: يَا عَبْدَ اللهِ! إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ، فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُغْلِقَ الْبَابَ، فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ أَغْلَقَ الْبَابَ ثُمَّ عَلَّقَ الْأَغَالِيقَ عَلٰى وَدٍّ.

عتیک رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا۔ یہ ابورافع رسول اللہ ﷺ کو سخت اذیت دیا کرتا تھا اور آپ کے مخالفین کی اعانت کرتا تھا۔ زمین حجاز میں اس کا قلعہ تھا اور وہ اس میں رہائش پذیر تھا۔ جب یہ لوگ اس کے پاس پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا اور شام کے وقت لوگ اپنے مویشی واپس لا رہے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تم اپنی جگہ پر ٹھہرو، میں جاتا ہوں اور دربان سے مل کر اس سے نرم نرم باتیں کر کے قلعے کے اندر جانے کی کوئی تدبیر کرتا ہوں، چنانچہ وہ قلعے کی طرف روانہ ہوئے اور دروازے کے قریب پہنچ کر خود کو کپڑوں میں اس طرح چھپا لیا گویا وہ قضائے حاجت کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس وقت اہل قلعہ اندر جا چکے تھے۔ دربان نے اپنا آدمی سمجھ کر آواز دی: اے اللہ کے بندے! میں دروازہ بند کر رہا ہوں اگر تو اندر آنا چاہتا ہے تو آ جا۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں یہ سن کر (قلعے کے) اندر داخل ہوا اور چھپ گیا۔ جب سب لوگ اندر آ چکے تو دربان نے دروازہ بند کر کے چابیاں کھونٹی پر لٹکا دیں۔

قَالَ: فَقُمْتُ إِلَى الْأَقَالِيدِ فَأَخَذْتُهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهُ وَكَانَ فِي عَلَالِيَّ لَهُ، فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَمَرِهِ صَعِدْتُ إِلَيْهِ فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا أَغْلَقْتُ عَلَيَّ مِنْ دَاخِلٍ، قُلْتُ: إِنِ الْقَوْمُ نَذِرُوا بِي لَمْ يَخْلُصُوا إِلَيَّ حَتّٰى أَقْتُلَهُ، فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ فِي بَيْتٍ مُّظْلِمٍ وَسْطَ عِيَالِهِ لَا أَدْرِي أَيْنَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ. فَقُلْتُ: يَا أَبَا رَافِعٍ! فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَأَهْوَيْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ وَأَنَا دَهِشٌ فَمَا أَغْنَيْتُ شَيْئًا، وَّصَاحَ فَخَرَجْتُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اٹھ کر چابیاں لیں اور قلعے کا دروازہ کھول دیا۔ ادھر ابورافع کے پاس رات کے وقت قصہ گوئی ہوا کرتی تھی اور وہ اپنے بالاخانہ میں رہتا تھا۔ جب داستان گو اس کے پاس سے چلے گئے تو میں اس کی طرف چلنے لگا۔ جب کوئی دروازہ کھولتا تو اندر کی طرف سے اسے بند کر لیتا تھا۔ میرا مطلب یہ تھا کہ اگر لوگوں کو میری خبر ہو جائے تو مجھ تک ابورافع کو قتل کرنے سے پہلے نہ آ سکیں۔ جب میں اس کے پاس پہنچا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک تاریک مکان میں اپنے بچوں کے درمیان سو رہا ہے۔ چونکہ مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ کس جگہ پر

مِنَ الْبَيْتِ فَأَمْكُثُ غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ دَخَلْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا الصَّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ! فَقَالَ: لِأُمِّكَ الْوَيْلُ إِنَّ رَجُلًا فِي الْبَيْتِ ضَرَبَنِي قَبْلُ بِالسَّيْفِ.

ہے اس لیے میں نے ابورافع کہہ کر آواز دی۔ اس نے جواب دیا: تو کون ہے؟ میں آواز کی طرف جھکا اور اس پر تلوار سے زور دار وار کیا جبکہ میرا دل دھک دھک کر رہا تھا۔ اس ضرب سے کچھ کام نہ بنا۔ وہ چلانے لگا تو میں مکان سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر ٹھہر کر میں پھر اندر آیا اور میں نے کہا: اے ابو رافع! یہ کیسی آواز تھی؟ اس نے کہا: تیری ماں پر مصیبت پڑے، ابھی ابھی کسی نے اس مکان میں مجھ پر تلوار کا وار کیا ہے۔

قَالَ: فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً أَثْخَنَتْهُ وَلَمْ أَقْتُلْهُ، ثُمَّ وَضَعْتُ ضَبِيبَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ حَتّٰى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ، فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ، فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ بَابًا بَابًا، حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلٰى دَرَجَةٍ لَّهُ فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَأَنَا أُرٰى أَنِّي قَدِ انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُّقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ، فَقُلْتُ: لَا أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتّٰى أَعْلَمَ أَقَتَلْتُهُ؟ فَلَمَّا صَاحَ الدِّيكُ قَامَ النَّاعِي عَلَى السُّورِ فَقَالَ: أَنْعٰى أَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ أَهْلِ الْحِجَازِ، فَانْطَلَقْتُ إِلٰى أَصْحَابِي فَقُلْتُ: النَّجَاءَ، فَقَدْ قَتَلَ اللّٰهُ أَبَا رَافِعٍ، فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ لِي: «ابْسُطْ رِجْلَكَ»، فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّهَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ. [راجع: ٣٠٢٢]

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان کہ میں نے پھر ایک اور بھرپور وار کیا مگر وہ بھی خالی گیا اگرچہ اس کو زخم لگ چکا تھا لیکن وہ اس سے مرا نہیں تھا، اس لیے میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ پر رکھی، خوب زور دیا تو وہ اس کی پیٹھ تک پہنچ گئی۔ جب مجھے یقین ہو گیا کہ میں نے اسے مار ڈالا ہے تو میں ایک ایک دروازہ کھولتا ہوا سیڑھی تک پہنچ گیا۔ چاندنی رات تھی، یہ خیال کر کے کہ میں زمین پر پہنچ گیا ہوں نیچے پاؤں رکھا تو دھڑام سے نیچے آ گرا جس سے میری پنڈلی ٹوٹ گئی۔ میں نے اپنی پگڑی سے اسے باندھا اور باہر نکل کر دروازے پر بیٹھ گیا۔ اپنے دل میں کہا کہ میں یہاں سے اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک مجھے یقین نہ ہو جائے کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے، لہٰذا جب صبح کے وقت مرغ نے اذان دی تو موت کی خبر دینے والا دیوار پر کھڑا ہوا اور کہنے لگا: لوگو! میں تمھیں حجاز کے سوداگر ابو رافع کے مرنے کی خبر دیتا ہوں۔ یہ سنتے ہی میں اپنے ساتھیوں کی طرف چلا اور ان سے کہا: یہاں سے جلدی بھاگو۔ اللہ تعالیٰ نے ابورافع کو ہمارے ہاتھوں قتل کر دیا ہے۔ پھر وہاں سے نبی ﷺ کے پاس پہنچا اور آپ کو تمام قصہ سنایا۔ آپ نے مجھے فرمایا: ''اپنی ٹوٹی ہوئی پنڈلی پھیلاؤ'' چنانچہ میں

نے اپنی پنڈلی پھیلائی تو آپ نے اپنا دست مبارک اس پر پھیر دیا جس سے وہ ایسے ہوگئی گویا مجھے اس کی کبھی شکایت ہی نہ تھی۔

٤٠٤٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحٌ - هُوَ ابْنُ مَسْلَمَةَ -: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى أَبِي رَافِعٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَتِيكٍ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عُتْبَةَ فِي نَاسٍ مَعَهُمْ فَانْطَلَقُوا حَتَّى دَنَوْا مِنَ الْحِصْنِ، فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَتِيكٍ: امْكُثُوا أَنْتُمْ حَتَّى أَنْطَلِقَ أَنَا فَأَنْظُرَ، قَالَ: فَتَلَطَّفْتُ أَنْ أَدْخُلَ الْحِصْنَ فَفَقَدُوا حِمَارًا لَهُمْ قَالَ: فَخَرَجُوا بِقَبَسٍ يَطْلُبُونَهُ، قَالَ: فَخَشِيتُ أَنْ أُعْرَفَ، فَغَطَّيْتُ رَأْسِي وَرِجْلِي كَأَنِّي أَقْضِي حَاجَةً ثُمَّ نَادَى صَاحِبُ الْبَابِ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ فَلْيَدْخُلْ قَبْلَ أَنْ أُغْلِقَهُ، فَدَخَلْتُ ثُمَّ اخْتَبَأْتُ فِي مَرْبِطِ حِمَارٍ عِنْدَ بَابِ الْحِصْنِ، فَتَعَشَّوْا عِنْدَ أَبِي رَافِعٍ وَتَحَدَّثُوا حَتَّى ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى بُيُوتِهِمْ، فَلَمَّا هَدَأَتِ الْأَصْوَاتُ وَلَا أَسْمَعُ حَرَكَةً خَرَجْتُ، قَالَ: وَرَأَيْتُ صَاحِبَ الْبَابِ حَيْثُ وَضَعَ مِفْتَاحَ الْحِصْنِ فِي كُوَّةٍ فَأَخَذْتُهُ فَفَتَحْتُ بِهِ بَابَ الْحِصْنِ.

[4040] حضرت براء بن عازب ؓ سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عتیک اور عبداللہ بن عتبہ ؓ کو چند لوگوں کے ہمراہ ابورافع کی طرف روانہ فرمایا۔ یہ لوگ چلتے چلتے جب قلعے کے قریب پہنچے تو حضرت عبداللہ بن عتیک ؓ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تم لوگ یہاں ٹھہرو میں جا کر حالات کا جائزہ لیتا ہوں۔ عبداللہ ؓ نے کہا کہ میں اندر جانے کے لیے تدبیر کرنے لگا، چنانچہ لوگوں نے اپنا گدھا گم پایا تو وہ روشنی لے کر باہر نکلے اور اپنا گدھا تلاش کرنے لگے۔ مجھے خطرہ محسوس ہوا کہ مبادا پہچانا جاؤں تو میں نے اپنا سر اور پاؤں ڈھانپ لیے، گویا میں قضائے حاجت کر رہا ہوں۔ پھر دربان نے آواز دی کہ جو کوئی داخل ہونا چاہتا ہے وہ میرے دروازہ بند کرنے سے پہلے داخل ہو جائے۔ میں قلعے میں داخل ہوگیا اور قلعے کے دروازے کے پاس گدھوں کے باڑے میں چھپ گیا۔ لوگوں نے ابو رافع کے پاس شام کا کھانا کھایا اور پھر اسے قصے سناتے رہے۔ آخر کچھ رات گئے وہ سب قلعے کے اندر ہی اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے۔ اب سناٹا چھا چکا تھا اور کہیں کوئی حرکت نہ تھی تو میں (باڑے سے) نکلا۔ میں نے پہلے ہی دیکھ لیا تھا کہ دربان نے کنجی ایک طاق میں رکھی ہے، چنانچہ میں نے کنجی اپنے قبضے میں کی اور اس سے قلعے کا دروازہ کھولا۔

قَالَ: قُلْتُ: إِنْ نَذِرَ بِي الْقَوْمُ انْطَلَقْتُ عَلَى مَهَلٍ، ثُمَّ عَمَدْتُ إِلَى أَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ فَغَلَّقْتُهَا عَلَيْهِمْ مِنْ ظَاهِرٍ، ثُمَّ صَعِدْتُ إِلَى أَبِي رَافِعٍ فِي

میں نے (دل میں) کہا: اگر لوگ مجھے معلوم کر لیں گے تو میں آرام سے نکل جاؤں گا۔ پھر میں نے ان کے کمروں کے دروازوں کا قصد کیا اور انھیں کھولنے لگا اور انھیں اندر

سُلَّم فَإِذَا الْبَيْتُ مُظْلِمٌ قَدْ طَفِئَ سِرَاجُهُ فَلَمْ أَدْرِ أَيْنَ الرَّجُلُ؟ فَقُلْتُ: يَا أَبَا رَافِعٍ! قَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: فَعَمَدْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرِبُهُ وَصَاحَ، فَلَمْ تُغْنِ شَيْئًا. قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ كَأَنِّي أُغِيثُهُ، فَقُلْتُ: مَا لَكَ يَا أَبَا رَافِعٍ؟ وَغَيَّرْتُ صَوْتِي. فَقَالَ: أَلَا أُعْجِبُكَ؟ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ، دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَضَرَبَنِي بِالسَّيْفِ، قَالَ: فَعَمَدْتُ لَهُ أَيْضًا فَأَضْرِبُهُ أُخْرٰى فَلَمْ تُغْنِ شَيْئًا، فَصَاحَ وَقَامَ أَهْلُهُ، قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ وَغَيَّرْتُ صَوْتِي كَهَيْئَةِ الْمُغِيثِ، فَإِذَا هُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهِ فَأَضَعُ السَّيْفَ فِي بَطْنِهِ ثُمَّ أَنْكَفِئُ عَلَيْهِ حَتّٰى سَمِعْتُ صَوْتَ الْعَظْمِ ثُمَّ خَرَجْتُ دَهِشًا حَتّٰى أَتَيْتُ السُّلَّمَ أُرِيدُ أَنْ أَنْزِلَ فَأَسْقُطُ مِنْهُ فَانْخَلَعَتْ رِجْلِي، فَعَصَبْتُهَا ثُمَّ أَتَيْتُ أَصْحَابِي أَحْجُلُ، فَقُلْتُ لَهُمْ: انْطَلِقُوا فَبَشِّرُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَإِنِّي لَا أَبْرَحُ حَتّٰى أَسْمَعَ النَّاعِيَةَ، فَلَمَّا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ صَعِدَ النَّاعِيَةُ، فَقَالَ: أَنْعٰى أَبَا رَافِعٍ.

سے بند کرتا جاتا تھا، پھر سیڑھی کے ذریعے سے ابورافع کی طرف چڑھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ کمرے میں اندھیرا ہے کیونکہ انھوں نے چراغ گل کر دیا تھا، اس لیے معلوم نہ ہو سکا کہ ابورافع کہاں ہے؟ تو میں نے آواز دی: اے ابورافع! اس نے کہا: یہ کون ہے؟ میں آواز کی طرف بڑھا اور اس پر تلوار سے حملہ کر دیا۔ وہ چلایا مگر وار خالی ہو گیا۔ میں پھر آیا، گویا میں اس کی مدد کو آیا ہوں۔ میں نے آواز بدل کر پوچھا: ابو رافع! کیا بات پیش آئی؟ اس نے کہا: تعجب کی بات ہے! تیری ماں غارت ہو! ابھی ابھی کوئی آدمی میرے کمرے میں آیا اور اس نے تلوار کے ساتھ مجھ پر حملہ کیا ہے۔ میں نے پھر اس کی آواز کی طرف بڑھ کر دوبارہ حملہ کیا لیکن اس حملے میں بھی وہ قتل نہ ہو سکا۔ پھر وہ چلانے لگا اور اس کے گھر والے بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ میں پھر آیا اور فریاد رس کرنے والے کی طرح اپنی آواز تبدیل کی۔ اس وقت وہ چت لیٹا ہوا تھا۔ میں نے تلوار اس کے پیٹ پر رکھی، پھر اس پر دباؤ ڈالا۔ جب میں نے ہڈی ٹوٹنے کی آواز سن لی تو میں وہاں سے نکل بھاگا۔ اس وقت میں بہت گھبرایا ہوا تھا، حتی کہ میں سیڑھی کے پاس آیا۔ جب میں نے نیچے اترنے کا ارادہ کیا تو اس سے گر پڑا جس سے میرے پاؤں کو موچ آ گئی۔ میں نے اسے اپنے کپڑے سے باندھا، پھر اپنے ساتھیوں کے پاس لنگڑاتا ہوا آیا۔ میں نے ان سے کہا کہ تم جاؤ اور رسول اللہ ﷺ کو خوشخبری سناؤ میں تو یہیں رہوں گا حتی کہ اس کی موت کا اعلان سن لوں، چنانچہ جب صبح ہوئی تو موت کی خبر دینے والا ایک اونچی جگہ پر چڑھا اور اعلان کیا کہ ابورافع کی موت واقع ہو چکی ہے۔

قَالَ: فَقُمْتُ أَمْشِي، مَا بِي قَلَبَةٌ، فَأَدْرَكْتُ أَصْحَابِي قَبْلَ أَنْ يَأْتُوا النَّبِيَّ ﷺ فَبَشَّرْتُهُ.

حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پھر میں چلنے کے لیے اٹھا تو مجھے کسی قسم کی تکلیف محسوس نہ ہوئی تھی۔

[راجع: ٣٠٢٢]

اس سے پہلے کہ میرے ساتھی نبی ﷺ کے پاس پہنچیں میں نے انھیں پالیا۔ پھر میں نے آپ کو خوشخبری سنائی۔

فائدہ: ابورافع یہودی کی اہل اسلام کے خلاف دسیسہ کاریاں انتہا کو پہنچ چکی تھیں، وہ ہر وقت رسول اللہ ﷺ کی ہجو کرتا تھا۔ ایسے حالات میں اس کا قتل کرنا ضروری ہوگیا تھا، آخر کار رسول اللہ ﷺ نے چند خزرجی صحابۂ کرام ؓ کی خواہش پر حضرت عبداللہ بن عتیک ؓ کی قیادت میں پانچ آدمیوں پر مشتمل ایک دستہ اس کے قتل پر مامور کیا، انھوں نے اس بدطینت کو صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کیا۔ واضح رہے کہ ابورافع خیبر کے جس قلعہ میں رہتا تھا وہ ارض حجاز کے قریب تھا، اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے وہ حجاز میں رہ کر ایذا رسانی کرتا تھا، پھر جلاوطنی کے بعد خیبر میں چلا گیا اور قتل کے وقت وہ اسی قلعہ میں تھا، یہ ممکن ہے کہ اس کا ایک مکان خیبر میں ہو اور دوسرا حجاز میں۔ بہرحال قتل کے وقت وہ خیبر کے قلعہ میں تھا۔

(١٧) بَابُ غَزْوَةِ أُحُدٍ

باب: 17- غزوۂ اُحد کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ ٱلْمُؤْمِنِينَ مَقَٰعِدَ لِلْقِتَالِ ۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ [آل عمران: ١٢١]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جب آپ صبح دم اپنے گھر سے نکلے اور مسلمانوں کو جنگ کے لیے مورچوں پر بٹھا رہے تھے اور اللہ سب کچھ سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔“

وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿وَلَا تَهِنُوا۟ وَلَا تَحْزَنُوا۟ وَأَنتُمُ ٱلْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ ٱلْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُۥ ۚ وَتِلْكَ ٱلْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ ٱلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَآءَ ۗ وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ ٱلظَّٰلِمِينَ ۝ وَلِيُمَحِّصَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَيَمْحَقَ ٱلْكَٰفِرِينَ ۝ أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا۟ ٱلْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ جَٰهَدُوا۟ مِنكُمْ وَيَعْلَمَ ٱلصَّٰبِرِينَ ۝ وَلَقَدْ كُنتُمْ تَمَنَّوْنَ ٱلْمَوْتَ مِن قَبْلِ أَن تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ﴾ [آل عمران: ١٣٩-١٤٣]

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”(مسلمانو!) نہ تم کم زوری دکھاؤ اور نہ غم کھاؤ اگر فی الواقع تم مومن ہو تو تم ہی غالب رہو گے۔ اگر تمھیں زخم لگے ہیں تو ایسے ہی زخم کافروں کو بھی لگ چکے ہیں اور ہم یہ دن لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں اور (یہ اس لیے بھی) تاکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جان لے (ظاہر کردے) جو سچے دل سے ایمان لائے ہیں اور تاکہ تم میں سے کچھ لوگوں کو مقام شہادت ملے۔ اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا اور اس لیے بھی کہ وہ اس آزمائش کے ذریعے سے اہل ایمان کو پاک صاف کر کے چھانٹ لے اور کفار کو ملیامیٹ کردے۔ کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ یونہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے جبکہ ابھی تک اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں جانا (ظاہر نہیں کیا) کہ تم میں سے جہاد کرنے والے کون ہیں اور صبر کرنے والے کون ہیں؟ بلاشبہ اس سے پہلے تم شہادت کی

آرزو کیا کرتے تھے کہ وہ تمھیں نصیب ہو، سو اب تم نے اسے بچشم خود دیکھ لیا ہے۔"

وَقَوْلُهُ: ﴿وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ ٱللَّهُ وَعْدَهُۥٓ إِذْ تَحُسُّونَهُم﴾ تَسْتَأْصِلُونَهُمْ قَتْلًا الْآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَٱللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ﴾ [آل عمران: ١٥٢]

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے جو تم سے وعدہ کر رکھا تھا اسے پورا کر دیا جبکہ تم کفار کو اللہ کے حکم سے خوب قتل کر رہے تھے...... کیونکہ وہ مومنوں کے لیے بڑے فضل والا ہے۔"

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ قُتِلُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ أَمْوَٰتًا﴾ الْآيَةَ [آل عمران: ١٦٩].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے ہیں انھیں ہرگز مردہ نہ خیال کرو۔"

٤٠٤١ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ: «هٰذَا جِبْرِيلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ». [راجع: ٣٩٩٥]

[4041] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے غزوۂ احد کے دن فرمایا: "یہ حضرت جبریل علیہ السلام ہیں جو ہتھیار بند اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہیں۔

٤٠٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِي سِنِينَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: «إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرَطٌ، وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ، وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هٰذَا، وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا وَلٰكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوهَا».

[4042] حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے آٹھ سال بعد شہدائے احد کی نماز جنازہ پڑھی، جیسے کوئی زندوں اور مردوں کو الوداع کہتا ہے۔ اس کے بعد آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: "میں تمھارے لیے میر کارواں (پیش رو) ہوں اور تم پر گواہ ہوں اور مجھ سے تمھاری ملاقات حوض کوثر پر ہو گی۔ میں اس وقت بھی اپنی جگہ سے حوض کو دیکھ رہا ہوں۔ مجھے تمھارے متعلق یہ خطرہ نہیں کہ تم شرک میں مبتلا ہو گے بلکہ اس بات کا اندیشہ ہے کہ تم دنیا میں دلچسپی لینے لگو گے اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو گے۔"

قَالَ: فَكَانَتْ آخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ١٣٤٤]

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے لیے رسول اللہ ﷺ کا یہ آخری دیدار تھا جو مجھے نصیب ہوا۔

فائدہ: 10 ہجری میں حجۃ الوداع سے فراغت کے بعد 11 ہجری ماہ ربیع الاول میں آپ کی وفات ہوئی جبکہ غزوۂ اُحد 3 ہجری میں ہوا، اس لیے راوی کا یہ کہنا کہ غزوۂ احد کے آٹھ برس بعد شہدائے احد پر نماز جنازہ پڑھی۔ یہ صحیح نہیں ہو سکتا، البتہ آٹھویں برس صحیح ہے۔ زندوں کا رخصت کرنا تو ظاہر ہے کیونکہ یہ واقعہ آپ کی حیات طیبہ کے آخری سال کا ہے اور مردوں کو الوداع کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اب جسد عنصری کے ساتھ ان کی زیارت نہیں ہو سکے گی جیسا کہ دنیا میں ہوا کرتی تھی۔

٤٠٤٣ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَقِينَا الْمُشْرِكِينَ يَوْمَئِذٍ وَّأَجْلَسَ النَّبِيُّ ﷺ جَيْشًا مِّنَ الرُّمَاةِ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللهِ وَقَالَ: «لَا تَبْرَحُوا، إِنْ رَّأَيْتُمُونَا ظَهَرْنَا عَلَيْهِمْ فَلَا تَبْرَحُوا، وَإِنْ رَّأَيْتُمُوهُمْ ظَهَرُوا عَلَيْنَا فَلَا تُعِينُونَا». فَلَمَّا لَقِينَا هَرَبُوا حَتّٰى رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ فِي الْجَبَلِ، رَفَعْنَ عَنْ سُوقِهِنَّ، قَدْ بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ فَأَخَذُوا يَقُولُونَ: الْغَنِيمَةَ الْغَنِيمَةَ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جُبَيْرٍ: عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ لَّا تَبْرَحُوا فَأَبَوْا، فَلَمَّا أَبَوْا صُرِفَ وُجُوهُهُمْ فَأُصِيبَ سَبْعُونَ قَتِيلًا.

[4043] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جنگ احد کے موقع پر جب ہمارا مشرکین سے آمنا سامنا ہوا تو نبی ﷺ نے تیراندازوں کا ایک دستہ عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں تعینات فرمایا اور انھیں یہ حکم دیا: ''تم نے اپنی جگہ پر برقرار رہنا ہے۔ اگر تم دیکھو کہ ہم نے مشرکین پر غلبہ حاصل کر لیا ہے تو بھی اس جگہ کو نہیں چھوڑنا اور اگر تم دیکھو کہ وہ ہم پر غالب آ گئے ہیں تو بھی ہماری مدد کے لیے نہیں آنا۔'' جب ہم نے ان سے مقابلہ کیا تو وہ بھاگ نکلے۔ میں نے دیکھا کہ ان کی عورتیں پہاڑیوں پر بڑی تیزی کے ساتھ دوڑتی جا رہی تھیں۔ انھوں نے اپنی پنڈلیوں سے کپڑے اٹھائے ہوئے تھے اور ان کے پازیب دکھلائی دے رہے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر درے پر تعینات تیر اندازوں نے کہنا شروع کر دیا کہ دوڑو اور مال غنیمت حاصل کرو۔ حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: مجھے نبی ﷺ نے تاکید کی تھی کہ تم نے اپنی جگہ کو نہیں چھوڑنا لیکن ان کے ساتھیوں نے ان کا حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ ان کی حکم عدولی کے نتیجے میں مسلمانوں کو شکست ہوئی اور ستر (70) مسلمان شہید ہو گئے۔

وَأَشْرَفَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ: أَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: «لَا تُجِيبُوهُ»، فَقَالَ: أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ؟ قَالَ: «لَا تُجِيبُوهُ»، فَقَالَ: أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ؟ فَقَالَ: إِنَّ هٰؤُلَاءِ قُتِلُوا، فَلَوْ كَانُوا أَحْيَاءً لَّأَجَابُوا. فَلَمْ يَمْلِكْ

اس کے بعد ابوسفیان نے پہاڑی سے آواز دی: کیا تمھارے ساتھ محمد (ﷺ) موجود ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے کوئی جواب نہ دے۔'' پھر اس نے پوچھا: کیا تمھارے ساتھ ابن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ موجود ہیں؟ آپ ﷺ نے اس کا جواب دینے سے بھی منع کر دیا۔ ابوسفیان نے پھر کہا:

عُمَرُ نَفْسَهُ، فَقَالَ لَهُ: كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللهِ، أَبْقَى اللهُ عَلَيْكَ مَا يُخْزِنُكَ.

کیا تمھارے ہاں ابن خطاب موجود ہیں؟ اس کے بعد وہ خود ہی کہنے لگا کہ یہ سب قتل کر دیے گئے ہیں۔ اگر زندہ ہوتے تو جواب دیتے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بے قابو ہو گئے اور فرمایا: اللہ کے دشمن تو جھوٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمھیں ذلیل کرنے کے لیے انھیں ابھی باقی رکھا ہے۔

قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: اعْلُ هُبَلْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَجِيبُوهُ»، قَالُوا: مَا نَقُولُ؟ قَالَ: «قُولُوا: اللهُ أَعْلَى وَأَجَلُّ»، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: لَنَا الْعُزَّى وَلَا عُزَّى لَكُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَجِيبُوهُ»، قَالُوا: مَا نَقُولُ؟ قَالَ: «قُولُوا: اللهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَى لَكُمْ». قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَّالْحَرْبُ سِجَالٌ، وَتَجِدُونَ مُثْلَةً لَّمْ آمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِي. [راجع: ٣٠٣٩]

ابوسفیان نے کہا: اے ہبل! تو بلند ہو۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس کا جواب دو'' صحابہ نے پوچھا: ہم کیا جواب دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کہو: اللہ سب سے بلند اور بزرگ و برتر ہے۔'' ابوسفیان نے کہا: ہمارے پاس عزیٰ ہے اور تمھارے پاس کوئی عزیٰ نہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس کا جواب دو۔'' صحابہ نے عرض کی: کیا جواب دیں؟ آپ نے فرمایا: ''کہو اللہ ہمارا مولی ہے اور تمھارا کوئی مولی نہیں۔'' ابوسفیان نے کہا: آج کا دن بدر کے دن کا بدلہ ہے اور لڑائی ڈول کی طرح ہے، نیز تم اپنے مقتولین میں کچھ لاشوں کا مثلہ کیا ہوا پاؤں گے۔ میں نے اس کا حکم نہیں دیا تھا اور نہ مجھے اس کا افسوس ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفر کی آنکھ میں رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تینوں حضرات کانٹے کی طرح کھٹکتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ابوسفیان نے صرف ان تینوں حضرات کے متعلق سوال کیا۔ آج بھی کچھ لوگ شیخین سے پرخاش رکھتے ہیں، اور ان پر سب وشتم روا سمجھتے ہیں، جبکہ اسلام میں ان حضرات کا بہت مقام ہے اور اس مقام اور اہمیت کو روز اول کے کفر نے بھی محسوس کیا تھا۔

٤٠٤٤ - أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: اصْطَبَحَ الْخَمْرَ يَوْمَ أُحُدٍ نَّاسٌ ثُمَّ قُتِلُوا شُهَدَاءَ. [راجع: ٢٨١٥]

[4044] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ احد کے دن صبح کے وقت کچھ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے شراب پی تھی اور پھر انھیں شہادت کی موت نصیب ہوئی۔

فائدہ: غزوۂ احد سے پہلے شراب کی حرمت نازل نہیں ہوئی تھی۔ کچھ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے صبح کی وقت شراب نوشی کی۔ اس کے بعد اعلان جہاد ہوا تو شراب نوشی کرنے والے اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے، اگر اس وقت یہ فعل قبیح ہوتا تو انھیں شہادت کا انعام نہ

ملنا۔ صحابۂ کرام ؓ کو شبہ تھا کہ شرابی شہید کیسے بن سکتا ہے؟ اس حدیث سے ان کا ازالہ مقصود ہے کہ ابھی تک شراب کی حرمت نازل نہیں ہوئی تھی تو گناہ کا ارتکاب کیسے ہو گیا اور انعام سے محرومی کیسے لازم آئی؟ بعد میں جب شراب حرام ہو گئی تو پھر کسی بھی صحابی نے شراب کو منہ نہیں لگایا بلکہ جن برتنوں میں شراب نوشی کرتے تھے انھیں بھی توڑ ڈالا تھا۔

٤٠٤٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ أُتِيَ بِطَعَامٍ - وَكَانَ صَائِمًا - فَقَالَ: قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّي، كُفِّنَ فِي بُرْدَةٍ إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ - وَأُرَاهُ قَالَ -: وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّي ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ - أَوْ قَالَ: أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا - وَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا، ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ. [راجع: ١٢٧٤]

[4045] ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کے پاس کھانا لایا گیا جبکہ وہ روزے سے تھے، انھوں نے فرمایا: حضرت مصعب بن عمیر ؓ کو (غزوۂ احد میں) شہید کر دیا گیا، حالانکہ وہ مجھ سے افضل اور بہتر تھے۔ انھیں ایک ہی چادر میں کفن دیا گیا۔ اگر ان کا سر چھپایا جاتا تو پاؤں کھل جاتے اور اگر پاؤں ڈھانپے جاتے تو سر ننگا ہو جاتا۔ راوی نے کہا: میرا خیال ہے کہ انھوں نے حضرت حمزہ ؓ کی شہادت کا بھی ذکر کیا اور فرمایا کہ وہ بھی مجھ سے بہتر تھے۔ پھر ہمارے لیے دنیا کشادہ کر دی گئی یا ہمیں دنیا میں بہت کچھ دیا گیا۔ ہمیں تو اندیشہ ہے کہ مبادا یہ ہماری نیکیوں کا بدلہ ہو جو ہمیں اسی دنیا میں دیا جا رہا ہے۔ پھر آپ اس قدر روئے کہ کھانا نہ کھا سکے۔

٤٠٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيْنَ أَنَا؟ قَالَ: «فِي الْجَنَّةِ». فَأَلْقٰى تَمَرَاتٍ فِي يَدِهِ، ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ.

[4046] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ احد کے دن ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا: اگر میں (جہاد میں) شہید کر دیا گیا تو میرا ٹھکانا کہاں ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں۔'' (یہ سن کر) اس نے وہ کھجوریں پھینک دیں جو اس کے ہاتھ میں تھیں۔ پھر وہ لڑتا رہا حتی کہ شہید ہو گیا۔

٤٠٤٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ خَبَّابِ ابْنِ الْأَرَتِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ، فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ، وَمِنَّا مَنْ مَضٰى أَوْ ذَهَبَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، كَانَ مِنْهُمْ: مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ

[4047] حضرت خباب بن ارت ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی تھی اور ہمارا مقصد صرف اللہ کی رضا حاصل کرنا تھا تو ہمارا ثواب اللہ کے ذمے ہو گیا۔ پھر ہم میں سے کچھ حضرات ایسے تھے جو گزر گئے جبکہ انھوں نے اپنے ثواب سے اس دنیا میں کچھ نہ دیکھا۔ ان میں سے حضرت مصعب بن عمیر ؓ

يَوْمَ أُحُدٍ لَمْ يَتْرُكْ إِلَّا نَمِرَةً، كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا غُطِّيَ بِهَا رِجْلَاهُ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: «غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلِهِ الْإِذْخِرَ، أَوْ قَالَ: أَلْقُوا عَلَى رِجْلِهِ مِنَ الْإِذْخِرِ». وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا. [راجع: ١٢٧٦]

بھی ہیں۔ وہ احد کی جنگ میں شہید ہوئے۔ انھوں نے اپنے ترکے میں صرف ایک دھاری دار چادر چھوڑی۔ جب ہم اس چادر سے ان کا سر ڈھانپتے تو ان کے پاؤں کھل جاتے اور جب ان کے پاؤں ڈھانپے جاتے تو ان کا سر ننگا ہو جاتا۔ نبی ﷺ نے ہمیں فرمایا: ''اس چادر سے ان کا سر چھپا دو اور ان کے پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دو۔'' اور ہم میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جنھیں ان کے عمل کا بدلہ دنیا میں مل رہا ہے اور وہ اس سے خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

٤٠٤٨ - **أَخْبَرَنَا** حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: [أَنَّ عَمَّهُ] غَابَ عَنْ بَدْرٍ فَقَالَ: غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالِ النَّبِيِّ ﷺ، لَئِنْ أَشْهَدَنِي اللهُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيَرَيَنَّ اللهُ مَا أُجِدُّ، فَلَقِيَ يَوْمَ أُحُدٍ فَهُزِمَ النَّاسُ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ - يَعْنِي الْمُسْلِمِينَ - وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ، فَتَقَدَّمَ بِسَيْفِهِ فَلَقِيَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ: أَيْنَ يَا سَعْدُ؟ إِنِّي أَجِدُ رِيحَ الْجَنَّةِ دُونَ أُحُدٍ، فَمَضَى فَقُتِلَ فَمَا عُرِفَ حَتَّى عَرَفَتْهُ أُخْتُهُ بِشَامَةٍ أَوْ بِبَنَانِهِ، وَبِهِ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ وَرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ. [راجع: ٢٨٠٥]

[4048] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے چچا غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے تو انھوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ پہلی ہی لڑائی میں غیر حاضر رہا، اگر اللہ تعالیٰ نے کسی اور لڑائی میں مجھے نبی ﷺ کے ساتھ شرکت کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ دیکھے گا کہ میں کتنی بے جگری سے لڑتا ہوں۔ پھر جب غزوۂ اُحد کا موقع آیا اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں افراتفری پھیل گئی تو انھوں نے کہا: اے اللہ! مسلمانوں نے آج جو کچھ کیا ہے میں تیرے حضور اس کے لیے معذرت خواہ ہوں اور جو مشرکین نے کردار ادا کیا ہے میں اس سے اظہار بے زاری کرتا ہوں۔ پھر وہ اپنی تلوار لے کر آگے بڑھے تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ ان سے کہا: اے سعد! تم کہاں جا رہے ہو؟ میں احد کے دامن میں جنت کی خوشبو سونگھ رہا ہوں۔ پھر وہ جنگ میں کود پڑے اور شہید ہو گئے۔ ان کی لاش شناخت نہیں ہو رہی تھی۔ آخر ان کی بہن نے ایک تل اور انگلی کے پوروں سے انھیں پہچانا۔ انھیں نیزوں، تلواروں اور تیروں کے اسّی (80) سے زیادہ زخم لگے تھے۔

٤٠٤٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: [حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ] حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي

[4049] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب ہم نے قرآن لکھنا شروع کیا تو

خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: فَقَدْتُ آيَةً مِّنَ الْأَحْزَابِ - حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ -، كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَؤُهَا، فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ﴾ [الأحزاب: ٢٣] فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ. [راجع: ٢٨٠٧]

مجھے سورۂ احزاب کی ایک آیت نہ ملی۔ میں رسول اللہ ﷺ کو وہ پڑھتے سنا کرتا تھا۔ ہم نے تلاش کی تو وہ آیت ہمیں حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری کے پاس سے دستیاب ہوئی۔ وہ آیت یہ تھی: ''اہل ایمان میں سے کچھ ایسے مرد ہیں جنھوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اسے سچ (پورا) کر دکھایا۔ پھر ان میں سے کچھ تو اپنی نذر پوری کر چکے اور کچھ انتظار کر رہے ہیں۔'' پھر ہم نے اس آیت کو قرآن کریم کی اُس سورت میں ذکر کر دیا۔

٤٠٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى غَزْوَةِ أُحُدٍ رَّجَعَ نَاسٌ مِّمَّنْ خَرَجَ مَعَهُ وَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فِرْقَتَيْنِ: فِرْقَةٌ تَقُولُ: نُقَاتِلُهُمْ، وَفِرْقَةٌ تَقُولُ: لَا نُقَاتِلُهُمْ، فَنَزَلَتْ ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُم بِمَا كَسَبُوا﴾ [النساء: ٨٨] وَقَالَ: «إِنَّهَا طَيْبَةُ تَنْفِي الذُّنُوبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ». [راجع: ١٨٨٤]

[4050] حضرت زید بن ثابت ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ غزوۂ احد کے لیے روانہ ہوئے تو کچھ لوگ جو آپ کے ساتھ نکلے تھے واپس لوٹ آئے۔ (ان واپس آنے والوں کے متعلق) نبی ﷺ کے صحابۂ کرام ؓ کے دو گروہ بن گئے: ایک گروہ کہتا تھا کہ ہم ان سے جنگ کریں گے اور دوسرا گروہ کہتا کہ ہم ان سے نہیں لڑیں گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ منافقین کے بارے میں تم دو گروہ بن گئے ہو، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی بدعملی کی وجہ سے انھیں سابقہ حالت (کفر) کی طرف لوٹا دیا ہے۔'' نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ، طیبہ ہے جو گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جیسے آگ چاندی کا میل کچیل دور کر دیتی ہے۔''

(١٨) بَابٌ: ﴿إِذْ هَمَّت طَّائِفَتَانِ مِنكُمْ أَن تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا﴾ الْآيَةَ [آل عمران: ١٢٢]

باب: 18- ارشاد باری تعالیٰ: ''جب تم میں سے دو گروہوں نے کم ہمتی کا ارادہ کیا، حالانکہ اللہ ان دونوں کا مددگار تھا......'' کا بیان

٤٠٥١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

[4051] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ یہ آیت کریمہ ہمارے متعلق نازل ہوئی: ''جب دو گروہوں

قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِينَا ﴿إِذْ هَمَّت طَّآيِفَتَانِ مِنكُمْ أَن تَفْشَلَا﴾ بَنِي سَلِمَةَ وَبَنِي حَارِثَةَ وَمَا أُحِبُّ أَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ وَاللهُ يَقُولُ: ﴿وَٱللَّهُ وَلِيُّهُمَا﴾ [آل عمران: ١٢٢]. [انظر: ٤٥٥٨]

نے بزدلی دکھانے کا ارادہ کیا۔'' یعنی ہمارے دو قبیلوں بنوسلمہ اور بنو حارثہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ اب میرے لیے اس آیت کا اترنا گرانی کا باعث نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے متعلق فرماتا ہے: ''اللہ تعالیٰ ان دونوں کا مددگار تھا۔''

٤٠٥٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «مَاذَا؟ أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟» قُلْتُ: لَا بَلْ ثَيِّبًا. قَالَ: «فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُكَ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبِي قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَّتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ كُنَّ لِي تِسْعَ أَخَوَاتٍ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَجْمَعَ إِلَيْهِنَّ جَارِيَةً خَرْقَاءَ مِثْلَهُنَّ، وَلٰكِنِ امْرَأَةً تَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: «أَصَبْتَ». [راجع: ٤٤٣]

[4052] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''اے جابر! تم نے شادی کی ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''کنواری سے یا شوہر دیدہ سے؟'' میں نے کہا: بیوہ سے۔ آپ نے فرمایا: ''بہتر تھا کہ کنواری سے شادی کرتے تاکہ وہ تم سے ہنستی کھیلتی۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے والد گرامی غزوۂ احد میں شہید ہو گئے اور اپنے پیچھے نو لڑکیاں چھوڑ گئے ہیں، وہ میری نو بہنیں ہیں۔ مجھے یہ پسند نہیں کہ ان کے ساتھ ایک اور ان جیسی ناتجربہ کار لڑکی اپنے گھر لے آؤں، لہٰذا میں نے شادی کے لیے ایک ایسی عورت کا انتخاب کیا ہے جو ان کی کنگھی پٹی کرے گی اور ان کی نگہداشت کا فریضہ بھی ادا کرتی رہے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے بالکل ٹھیک کیا ہے۔''

٤٠٥٣ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَّتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَّتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ، فَلَمَّا حَضَرَ جِذَاذُ النَّخْلِ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي قَدِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَّتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا، وَّإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَّرَاكَ الْغُرَمَاءُ، فَقَالَ: «اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰى نَاحِيَةٍ». فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ

[4053] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے والد گرامی غزوۂ احد میں شہید ہو گئے اور اپنے اوپر بہت سا قرض اور چھ بیٹیاں چھوڑ گئے تھے۔ جب کھجوریں اتارنے کا موسم آیا تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کو معلوم ہے کہ میرے باپ احد میں شہید ہو گئے ہیں اور بہت سا قرض چھوڑ گئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ قرض خواہ آپ کو دیکھ لیں اور کچھ رعایت کریں۔ آپ نے فرمایا: ''تم جا کر کھجوروں کی الگ الگ ڈھیریاں لگاؤ۔'' میں نے آپ کے حکم کے مطابق عمل کیا، پھر آپ کو بلانے گیا۔ جب قرض خواہوں

كَأَنَّهُمْ أُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ، فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ أَطَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «ادْعُ لَكَ أَصْحَابَكَ» فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّى اللهُ عَنْ وَّالِدِي أَمَانَتَهُ وَأَنَا أَرْضَى أَنْ يُؤَدِّيَ اللهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَلَا أَرْجِعَ إِلَى أَخَوَاتِي بِتَمْرَةٍ، فَسَلَّمَ اللهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا وَحَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ كَأَنَّهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَّاحِدَةً. [راجع: ٢١٢٧]

نے آپ ﷺ کو دیکھا تو اس وقت میرے خلاف اور زیادہ مشتعل ہو گئے۔ آپ نے جب ان کا طرز عمل دیکھا تو آپ نے پہلے سب سے بڑے ڈھیر کے گرد تین چکر لگائے پھر اس پر بیٹھ گئے اور فرمایا: ''اپنے قرض خواہوں کو بلا لاؤ۔'' آپ ﷺ مسلسل انھیں ناپ کر دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے باپ سے اس کی امانت ادا کر دی۔ میں اس بات پر ہی خوش تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد گرامی کی امانت پورے طور پر ادا کر دے اور میں اپنی بہنوں کے لیے ایک کھجور بھی نہ لے جاؤں لیکن اللہ تعالیٰ نے تمام دوسرے ڈھیر محفوظ رکھے حتی کہ میں اس ڈھیر کو بھی دیکھ رہا تھا جس پر نبی ﷺ رونق افروز تھے گویا اس میں سے کھجور کا ایک دانہ بھی کم نہ ہوا۔

فائدہ: پہلی حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نو بہنوں کا ذکر کیا تھا جبکہ اس حدیث میں چھ کا بیان ہے۔ دراصل حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی کل نو بہنیں تھیں۔ ان میں سے تین شادی شدہ جو اپنے خاوندوں کے پاس رہتی تھیں اور چھ کنواریاں تھیں جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس تھیں۔[1]

٤٠٥٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ وَّمَعَهُ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ، عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ. [انظر: ٥٨٢٦]

[4054] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے احد کے دن رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے ہمراہ دو آدمی ہیں جو آپ کی طرف سے لڑائی میں حصہ لے رہے ہیں۔ انھوں نے سفید لباس زیب تن کر رکھا تھا۔ میں نے انھیں نہ اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ اس کے بعد کبھی دیکھا۔

٤٠٥٥ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ السَّعْدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ:

[4055] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے احد کی جنگ میں میرے لیے اپنے ترکش سے تمام تیر نکال کر رکھ دیے اور فرمایا: ''ان پر تیروں کی بارش کرو، میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔''

1 فتح الباري: 447/7.

نَثَلَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ كِنَانَتَهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ: «ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي». [راجع: ٣٧٢٥]

٤٠٥٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ: جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ. [راجع: ٣٧٢٥]

[4056] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ غزوۂ احد کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے اپنے والد اور والدہ دونوں کو جمع فرمایا۔ (کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔)

٤٠٥٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ سَعْدُ ابْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ أَبَوَيْهِ كِلَاهُمَا، يُرِيدُ حِينَ قَالَ: «فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي» وَهُوَ يُقَاتِلُ. [راجع: ٣٧٢٥]

[4057] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اُحد کی لڑائی میں میرے لیے اپنے والدین کو جمع فرمایا۔ مقصد یہ ہے کہ جب وہ جنگ کر رہے تھے تو اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔''

٤٠٥٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَجْمَعُ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرَ سَعْدٍ. [راجع: ٢٩٠٥]

[4058] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے نہیں سنا کہ آپ نے فرمایا ہو: میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

٤٠٥٩ - حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ: «يَا سَعْدُ! ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي». [راجع: ٢٩٠٥]

[4059] حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے سوا کسی کے متعلق یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ آپ نے اپنے والدین کو جمع کیا ہو۔ میں نے احد کے دن آپ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''اے سعد! خوب تیر چلاؤ، میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔''

فائدہ: ان احادیث میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بہت بڑا اعزاز بیان ہوا ہے کہ ان کے لیے خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم تیر چلاؤ، میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔'' غزوۂ خندق کے موقع پر یہی الفاظ آپ نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے متعلق ارشاد فرمائے تھے۔[1]

1 صحيح البخاري، المغازي، حديث: 3720.

٤٠٦٠، ٤٠٦١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُعْتَمِرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: زَعَمَ أَبُو عُثْمَانَ أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّذِي يُقَاتِلُ فِيهِنَّ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ، عَنْ حَدِيثِهِمَا.

[راجع: ٣٧٢٢، ٣٧٢٣]

[4061,4060] حضرت ابوعثمان سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جن (بعض) ایام میں نبی ﷺ کفار سے لڑائی کر رہے تھے، آپ کے ساتھ حضرت طلحہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کے سوا کوئی باقی نہ رہا۔ ابوعثمان نے یہ بات حضرت سعد اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہما سے سن کر بیان کی۔

٤٠٦٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ: صَحِبْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ وَالْمِقْدَادَ وَسَعْدًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ أُحُدٍ.

[راجع: ٢٨٢٤]

[4062] حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں عبدالرحمٰن بن عوف، طلحہ بن عبید اللہ، مقداد (بن اسود)، اور حضرت سعد (بن ابی وقاص) رضی اللہ عنہم کا ساتھی رہا ہوں۔ میں نے ان میں سے کسی کو نبی ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا، البتہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ غزوۂ اُحد کے متعلق بیان کرتے تھے۔

فائدہ: ان حضرات کے حدیث نہ بیان کرنے کا سبب یہ تھا کہ انھیں سہو ونسیان کا اندیشہ لاحق تھا، مبادا ان سے غلطی ہو جائے۔ اس بنا پر وہ احادیث بیان کرنے میں احتیاط کرتے تھے، نیز مذکورہ بیان حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی اپنی مصاحبت تک ہے ورنہ کتب حدیث میں ان حضرات سے بھی بہت سی احادیث مروی ہیں، البتہ یہ حضرات احتیاط ضرور کرتے تھے۔

٤٠٦٣ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقَى بِهَا النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ.

[راجع: ٣٧٢٤]

[4063] حضرت قیس سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت طلحہ کا وہ ہاتھ دیکھا جو شل ہو چکا تھا۔ اس ہاتھ سے انھوں نے غزوۂ احد کے دن نبی ﷺ کا دفاع کیا تھا۔

٤٠٦٤ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَهُ، وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ النَّزْعِ كَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ

[4064] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب غزوۂ احد میں لوگوں نے نبی ﷺ کو تنہا چھوڑ دیا تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال لے کر خود نبی ﷺ کے اوپر ڈھال بنے ہوئے تھے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ زبردست تیرانداز تھے۔ انھوں نے اس روز دو یا تین کمانیں توڑی تھیں۔ اس دوران میں جو آدمی بھی آپ کے پاس سے تیروں کا ترکش

ثَلَاثًا، وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ بِجَعْبَةٍ مِّنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ: «انْثُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ»، قَالَ: وَيُشْرِفُ النَّبِيُّ ﷺ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا تُشْرِفْ يُصِبْكَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ الْقَوْمِ، نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ. وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَّأُمَّ سُلَيْمٍ وَّإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرٰى خَدَمَ سُوقِهِمَا تُنْقِزَانِ الْقِرَبَ عَلٰى مُتُونِهِمَا تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ. وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدِ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا. [راجع: ٢٨٨٠]

لے کر گزرتا تو آپ اس سے کہتے: ''ان تیروں کو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس رکھ دو۔'' نبی ﷺ اپنا سر مبارک اٹھا کر کافروں کو دیکھتے تو حضرت ابوطلحہ کہتے: میرے باپ آپ پر قربان ہوں! آپ سر مبارک نہ اٹھائیں، مبادا کفار کا کوئی تیر آپ کو لگ جائے۔ میرا سینہ آپ کے سینے کے آگے قربانی کے لیے موجود ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ بنت ابی بکر اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو بایں حالت دیکھا کہ وہ کپڑے اٹھائے ہوئے ہیں۔ میں ان کے پازیب دیکھ رہا تھا وہ اپنی پشتوں پر مشکیں بھر بھر کر لا رہی تھیں اور لوگوں کے منہ میں پانی ڈال رہی تھیں۔ پھر واپس جاتیں اور مشکیں بھر کر لاتیں، پھر لوگوں کے منہ میں پانی انڈیل دیتیں۔ اس دن حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ تلوار گر پڑی تھی۔

فائدہ: حدیث کے آخر میں ہے کہ غزوۂ احد میں ان کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ تلوار گری۔ اس روایت میں تلوار گرنے کا سبب ذکر نہیں ہوا، البتہ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عین جنگ کے وقت صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پر اونگھ ڈال دی تاکہ انھیں زخموں سے آرام ہو۔ اس اونگھ کی حالت میں تلواریں گریں، ان حضرات میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے جن کے ہاتھ سے تلوار گری۔[1] حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا خود بیان ہے کہ مجھ پر اونگھ طاری ہوگئی اور کئی مرتبہ میرے ہاتھ سے تلوار گری۔[2]

٤٠٦٥ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ فَصَرَخَ إِبْلِيسُ - لَعْنَةُ اللهِ عَلَيْهِ -: أَيْ عِبَادَ اللهِ أُخْرَاكُمْ، فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَبَصُرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ: أَيْ عِبَادَ اللهِ! أَبِي أَبِي، قَالَ: قَالَتْ: فَوَاللهِ مَا احْتَجَزُوا حَتّٰى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: يَغْفِرُ اللهُ لَكُمْ، قَالَ

[4065] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: احد کے دن مشرکین شکست خوردہ ہو کر بھاگ نکلے تو ابلیس لعین نے بآواز بلند کہا: اللہ کے بندو! اپنے پیچھے والوں سے خبردار ہو جاؤ، اس بنا پر آگے جانے والے پیچھے آنے والوں سے بھڑ گئے۔ اس دوران میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ان کے والد گرامی یمان انھی میں ہیں (جنھیں مسلمان اپنا دشمن سمجھ کر مار رہے ہیں)۔ وہ کہنے لگے: اللہ کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں، میرے والد کا خیال کرو لیکن لوگ نہ رکے حتی کہ انھوں نے ان کو شہید کر دیا۔ حضرت

1 فتح الباري: 453/7. 2 صحيح البخاري، المغازي، حديث: 4068.

عُرْوَةُ: فَوَاللهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

حذیفہ ؓ نے کہا: اللہ تعالیٰ تمھیں معاف فرمائے۔ حضرت عروہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! حضرت حذیفہ ؓ ان کے لیے ہمیشہ دعا کرتے رہے حتی کہ حضرت حذیفہ ؓ فوت ہو گئے۔

بَصُرْتُ: عَلِمْتُ، مِنَ الْبَصِيرَةِ فِي الْأَمْرِ. وَأَبْصَرْتُ مِنْ بَصَرِ الْعَيْنِ، وَيُقَالُ: بَصُرْتُ وَأَبْصَرْتُ وَاحِدٌ. [راجع: ٣٢٩٠]

(امام بخاری ؒ کہتے ہیں:) بَصُرْتُ کے معنی صاحب بصیرت ہونا ہے، یعنی اس کے معنی عَلِمْتُ کسی امر میں بصیرت ہے جبکہ أَبْصَرْتُ آنکھوں سے دیکھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا کہ بَصُرْتُ اور أَبْصَرْتُ ایک ہی چیز ہے۔

(١٩) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ تَوَلَّوْا۟ مِنكُمْ يَوْمَ ٱلْتَقَى ٱلْجَمْعَانِ إِنَّمَا ٱسْتَزَلَّهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا۟ ۖ وَلَقَدْ عَفَا ٱللَّهُ عَنْهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ﴾ [آل عمران: ١٥٥].

باب: 19- ارشاد باری تعالیٰ: ”جس دن دونوں لشکروں کی مڈبھیڑ ہوئی تو تم میں سے جو لوگ پسپا ہوئے ان کی کچھ غلطیوں کی وجہ سے شیطان نے ان کے قدم ڈگمگا دیے تھے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے انھیں معاف کر دیا کیونکہ اللہ بہت درگزر کرنے والا اور بردبار ہے“ کا بیان

٤٠٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا، فَقَالَ: مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقُعُودُ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ، قَالَ: مَنِ الشَّيْخُ؟ قَالُوا: ابْنُ عُمَرَ، فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ أَتُحَدِّثُنِي؟ قَالَ: أَنْشُدُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الْبَيْتِ، أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَعْلَمُهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَخَلَّفَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَبَّرَ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَ لِأُخْبِرَكَ وَلِأُبَيِّنَ لَكَ

[4066] حضرت عثمان بن موہب سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک شخص بیت اللہ کا حج کرنے آیا تو کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اس نے پوچھا: یہ بیٹھے ہوئے لوگ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ قریش ہیں۔ اس نے پھر پوچھا: یہ بوڑھا بزرگ شخص کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ حضرت ابن عمر ؓ ہیں۔ وہ آپ کے پاس آ کر کہنے لگا: میں آپ سے کچھ پوچھنے والا ہوں کیا آپ مجھے جواب دیں گے؟ پھر اس نے کہا: میں آپ کو اس گھر کی حرمت و عزت کی قسم دیتا ہوں کیا آپ کو علم ہے کہ حضرت عثمان بن عفان ؓ احد کی لڑائی سے بھاگ گئے تھے؟ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے فرمایا: ہاں۔ اس نے کہا: کیا آپ جانتے ہیں

عَمَّا سَأَلْتَنِي عَنْهُ: أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَأَشْهَدُ أَنَّ اللهَ عَفَا عَنْهُ، وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَتْ مَرِيضَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ»، وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ، فَبَعَثَ عُثْمَانَ وَكَانَ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَمَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ الْيُمْنَى: «هٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ» فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ. فَقَالَ: «هٰذِهِ لِعُثْمَانَ»، اذْهَبْ بِهٰذَا الْآنَ مَعَكَ. [راجع: ٣١٣٠]

کہ وہ غزوۂ بدر میں بھی موجود نہیں تھے بلکہ غیر حاضر تھے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ پھر اس نے کہا: کیا آپ کے علم میں ہے کہ وہ بیعت رضوان سے بھی پیچھے رہ گئے تھے اور وہاں حاضر نہ تھے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ تب اس نے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے فرمایا: ادھر آ! میں تجھے بتاؤں اور جو تو نے سوال کیا اس کی حقیقت سے آگاہ کروں۔ رہا حضرت عثمان ؓ کا احد کے دن راہ فرار اختیار کرنا تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں معاف کر دیا ہے۔ اور ان کا غزوۂ بدر سے غائب رہنا اس وجہ سے تھا کہ ان کی شریک حیات جو رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی تھیں وہ بیمار تھیں۔ نبی ﷺ نے انھیں فرمایا: ''اے عثمان! تم ان کی تیمار داری کرو۔ تمھیں شرکائے بدر کے برابر ثواب ملے گا اور ان کے حصے کے برابر تمھیں مال غنیمت بھی ملے گا۔'' اور بیعت رضوان سے ان کا پیچھے رہنا اس وجہ سے تھا کہ اگر مکہ مکرمہ میں کوئی شخص حضرت عثمان بن عفان ؓ سے عزیز تر ہوتا تو آپ ﷺ ان کی جگہ اسے مکے بھیجتے۔ آپ نے حضرت عثمان ؓ کو بھیجا اور بیعت رضوان ان کے مکہ جانے کے بعد عمل میں آئی اور نبی ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''یہ عثمان کا ہاتھ ہے'' اور اسے اپنے دست اقدس پر رکھتے ہوئے فرمایا: ''یہ عثمان کی بیعت ہے۔'' اب ان جوابات کو ساتھ لے جاؤ اور جو کچھ دل میں آئے کہتے پھرو۔

(٢٠) بَابٌ: ﴿إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَىٰٓ أَحَدٍ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿بِمَا تَعْمَلُونَ﴾

[آل عمران: ١٥٣]

باب: 20- ارشاد باری تعالیٰ: ''جب تم بھاگ رہے تھے اور کسی کو مڑ کر نہیں دیکھتے تھے، دوسری طرف سے رسول تمھیں پکار رہا تھا..... اللہ تمھارے اعمال سے باخبر ہے'' کا بیان

تُصْعِدُونَ: تَذْهَبُونَ، أَصْعَدَ وَصَعِدَ فَوْقَ الْبَيْتِ.

﴿تُصْعِدُوْنَ﴾ کے معنی ہیں: تَذْهَبُونَ، یعنی تم جا رہے تھے۔ أَصْعَدَ اور صَعِدَ فَوْقَ الْبَيْتِ کے معنی ہیں: وہ گھر کے اوپر چڑھا۔

٤٠٦٧ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ جُبَيْرٍ وَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ فَذَاكَ: (إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ). [راجع: ٣٠٣٩]

[4067] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ غزوۂ احد کے دن نبی ﷺ نے پیدل تیرانداز دستے پر حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو سالار مقرر فرمایا لیکن وہ شکست خوردہ ہو کر مدینہ کی طرف جا رہے تھے۔ یہ ہزیمت اس وقت پیش آئی جبکہ رسول اللہ ﷺ انھیں پیچھے سے پکار رہے تھے۔

(٢١) بَابٌ: ﴿ثُمَّ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّنۢ بَعْدِ ٱلْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا﴾ [آل عمران: ١٥٤]

باب: 21- ارشاد باری تعالیٰ: ''پھر اللہ تعالیٰ نے اس غم کے بعد تم پر امن بخش اونگھ طاری کر دی'' کا بیان

٤٠٦٨ - وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، [عَنْ أَنَسٍ]، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ فِيمَنْ تَغَشَّاهُ النُّعَاسُ يَوْمَ أُحُدٍ، حَتَّى سَقَطَ سَيْفِي مِنْ يَدِي مِرَارًا، يَسْقُطُ وَآخُذُهُ، وَيَسْقُطُ فَآخُذُهُ. [انظر: ٤٥٦٢]

[4068] حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں ان لوگوں میں سے تھا جن کو غزوۂ احد میں اونگھ نے آ دبایا حتی کہ تلوار میرے ہاتھ سے کئی مرتبہ گری۔ وہ گرتی میں اسے تھام لیتا، پھر گرتی تو میں اسے پکڑ لیتا تھا۔

فائدہ: جنگ کے دوران میں اونگھ کا طاری ہونا اللہ تعالیٰ کی طرف رحمت اور امن کا پیغام تھا کیونکہ اونگھ بے خوف شخص کو آتی ہے۔ خوف و ہراس میں مبتلا انسان کو نیند نہیں آتی۔ اتنے شدید غموں اور پریشانیوں کے بعد مسلمانوں پر اونگھ کا طاری ہونا اللہ کی طرف سے ایک نعمت غیر مترقبہ اور غیر معمولی امداد تھی۔

(٢٢) بَابٌ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ ٱلْأَمْرِ شَىْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَٰلِمُونَ﴾ [آل عمران: ١٢٨]

باب: 22- ارشاد باری تعالیٰ: ''آپ کے اختیار میں کچھ بھی نہیں، وہ چاہے انھیں معاف کرے یا سزا دے کیونکہ وہ لوگ ظالم ہیں'' کا بیان

قَالَ حُمَيْدٌ وَّثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ: شُجَّ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ: كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ؟ فَنَزَلَتْ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ ٱلْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ [آل عمران: ١٢٨].

حمید اور ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ احد کے دن نبی ﷺ کو زخمی کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''بھلا وہ قوم فلاح سے کیسے ہمکنار ہو گی جس نے اپنے نبی کو زخمی کر دیا۔'' اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''(اے نبی!) آپ کو اس معاملے میں کچھ اختیار نہیں۔''

٤٠٦٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ السُّلَمِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأَخِيرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ: «اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا وَفُلَانًا»، بَعْدَمَا يَقُولُ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ»، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ ٱلْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَإِنَّهُمْ ظَٰلِمُونَ﴾ [آل عمران: ١٢٨]. [انظر: ٤٠٧٠، ٤٥٥٩، ٧٣٤٦]

[4069] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ آپ جب نماز فجر کی آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھاتے تو یوں بددعا کرتے: ''اے اللہ! فلاں، فلاں اور فلاں پر لعنت برسا۔'' یہ بددعا آپ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنے کے بعد کرتے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''(اے نبی!) آپ کو کچھ اختیار نہیں (وہ چاہے تو انھیں معاف کر دے یا انھیں سزا سے دوچار کرے) کیونکہ وہ ظالم ہیں۔''

٤٠٧٠ - وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْعُو عَلَى صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَسُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَّالْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَزَلَتْ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ ٱلْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَإِنَّهُمْ ظَٰلِمُونَ﴾ [آل عمران: ١٢٨]. [راجع: ٤٠٦٩]

[4070] حضرت سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صفوان بن امیہ، سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام کے خلاف بددعا کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''آپ کے ہاتھ میں معاملات کا اختیار نہیں ہے (وہ انھیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے) کیونکہ وہ ظالم ہیں۔''

(٢٣) بَابُ ذِكْرِ أُمِّ سَلِيطٍ

باب: 23- حضرت ام سلیط رضی اللہ عنہا کا ذکر خیر

٤٠٧١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَّقَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِّنْ نِّسَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ

[4071] حضرت ثعلبہ بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ طیبہ کی خواتین میں چادریں تقسیم کرائیں۔ ایک عمدہ قسم کی نفیس چادر بچ گئی تو ایک صاحب نے جو وہیں موجود تھے عرض کی: اے امیرالمومنین! یہ چادر

فَبَقِيَ مِنْهَا مِرْطٌ جَيِّدٌ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَعْطِ هٰذَا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الَّتِي عِنْدَكَ، يُرِيدُونَ أُمَّ كُلْثُوم بِنْتَ عَلِيٍّ، فَقَالَ عُمَرُ: أُمُّ سَلِيطٍ أَحَقُّ بِهِ مِنْهَا - وَأُمُّ سَلِيطٍ مِّنْ نِّسَاءِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ - قَالَ عُمَرُ: فَإِنَّهَا كَانَتْ تُزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ. [راجع: ٢٨٨١]

رسول اللہ ﷺ کی بیٹی (نواسی) کو دے دیں جو آپ کے نکاح میں ہیں۔ اس کا اشارہ حضرت ام کلثوم بنت علی ؓ کی طرف تھا لیکن حضرت عمر ؓ نے فرمایا: حضرت ام سلیط ؓ اس چادر کی ان سے زیادہ حق دار ہیں۔ ان کا تعلق قبیلۂ انصار سے تھا اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت بھی کی تھی۔ حضرت عمر ؓ نے (یہ بھی) فرمایا: غزوۂ احد میں وہ ہمارے لیے پانی کی مشکیں بھر بھر کر لاتی تھیں۔

(٢٤) [بَابُ] قَتْلِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 24- حضرت حمزہ بن عبدالمطلب ؓ کی شہادت کا بیان

٤٠٧٢ - حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُّحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا حِمْصَ، قَالَ لِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَدِيٍّ: هَلْ لَّكَ فِي وَحْشِيٍّ نَسْأَلُهُ عَنْ قَتْلِ حَمْزَةَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ - وَكَانَ وَحْشِيٌّ يَّسْكُنُ حِمْصَ - فَسَأَلْنَا عَنْهُ، فَقِيلَ لَنَا: هُوَ ذَاكَ فِي ظِلِّ قَصْرِهِ، كَأَنَّهُ حَمِيتٌ، قَالَ: فَجِئْنَا حَتّٰى وَقَفْنَا عَلَيْهِ بِيَسِيرٍ فَسَلَّمْنَا، فَرَدَّ السَّلَامَ. قَالَ: وَعُبَيْدُ اللهِ مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَتِهِ مَا يَرٰى وَحْشِيٌّ إِلَّا عَيْنَيْهِ وَرِجْلَيْهِ، فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ: يَا وَحْشِيُّ! أَتَعْرِفُنِي؟ قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: لَا وَاللهِ، إِلَّا أَنِّي أَعْلَمُ أَنَّ عَدِيَّ بْنَ الْخِيَارِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً يُّقَالُ لَهَا: أُمُّ قِتَالٍ بِنْتُ أَبِي الْعِيصِ، فَوَلَدَتْ لَهُ غُلَامًا بِمَكَّةَ فَكُنْتُ أَسْتَرْضِعُ لَهُ،

[4072] حضرت جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری سے روایت ہے، اس نے بیان کیا کہ میں عبیداللہ بن عدی بن خیار کے ساتھ روانہ ہوا۔ جب ہم حمص پہنچے تو مجھے عبیداللہ بن عدی نے کہا: کیا تمھیں وحشی بن حرب حبشی ؓ کو دیکھنے کی خواہش ہے، ہم اس سے حضرت حمزہ ؓ کی شہادت کے متعلق معلومات حاصل کرتے ہیں؟ میں نے کہا: ٹھیک ہے۔ وحشی نے حمص میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ہم نے اس کے متعلق لوگوں سے پوچھا تو ہمیں بتایا گیا کہ وہ اپنے مکان کے سائے میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ گویا وہ پانی سے بھری ہوئی سیاہ مشک ہے۔ پھر ہم ان کے پاس آئے اور تھوڑی دیر ان کے ہاں ٹھہرے رہے۔ پھر ہم نے سلام کیا تو انھوں نے ہمارے سلام کا جواب دیا۔ عبیداللہ نے پگڑی کے ساتھ چہرہ ڈھانپا ہوا تھا۔ حضرت وحشی ؓ کو صرف اس کی آنکھیں اور پاؤں نظر آرہے تھے۔ عبیداللہ نے پوچھا: اے وحشی! کیا تم مجھے پہنچانتے ہو؟ وحشی نے عبیداللہ کی طرف دیکھ کر کہا: نہیں، اللہ کی قسم! البتہ میں اتنا جانتا ہوں کہ عدی بن خیار نے ایک عورت سے نکاح کیا تھا جسے ام قتال بنت ابوعیص کہا جاتا

فَحَمَلْتُ ذٰلِكَ الْغُلَامَ مَعَ أُمِّهِ فَنَاوَلْتُهَا إِيَّاهُ فَلَكَأَنِّي نَظَرْتُ إِلٰى قَدَمَيْكَ. قَالَ: فَكَشَفَ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ وَّجْهِهِ ثُمَّ قَالَ: أَلَا تُخْبِرُنَا بِقَتْلِ حَمْزَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

تھا۔ پھر مکہ میں اس کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو میں اس کے لیے کوئی دودھ پلانے والی تلاش کر رہا تھا۔ میں نے اس بچے کو اٹھایا جبکہ اس کی والدہ بھی ہمراہ تھی۔ پھر میں نے اس بچے کو دودھ پلانے والی کے حوالے کر دیا، گویا اب میں تیرے قدموں کو دیکھ رہا ہوں (جو اس بچے کے قدموں سے ملتے جلتے ہیں)۔ اس کے بعد عبیداللہ نے اپنا چہرہ کھولا اور اس سے کہا: کیا تم ہمیں حضرت حمزہ ؓ کی شہادت کے واقعات بیان کر سکتے ہو؟ انھوں نے کہا: ہاں۔

إِنَّ حَمْزَةَ قَتَلَ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ بِبَدْرٍ، فَقَالَ لِي مَوْلَايَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ: إِنْ قَتَلْتَ حَمْزَةَ بِعَمِّي فَأَنْتَ حُرٌّ، قَالَ: فَلَمَّا أَنْ خَرَجَ النَّاسُ عَامَ عَيْنَيْنِ - وَعَيْنَيْنِ جَبَلٌ بِحِيَالِ أُحُدٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَادٍ - خَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ إِلَى الْقِتَالِ فَلَمَّا أَنِ اصْطَفُّوا لِلْقِتَالِ خَرَجَ سِبَاعٌ فَقَالَ: هَلْ مِنْ مُّبَارِزٍ؟ قَالَ: فَخَرَجَ إِلَيْهِ حَمْزَةُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ: يَا سِبَاعُ! يَا ابْنَ أُمِّ أَنْمَارٍ مُقَطِّعَةِ الْبُظُورِ، أَتُحَادُّ اللهَ وَرَسُولَهُ ﷺ؟ قَالَ: ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ فَكَانَ كَأَمْسِ الذَّاهِبِ قَالَ: وَكَمَنْتُ لِحَمْزَةَ تَحْتَ صَخْرَةٍ فَلَمَّا دَنَا مِنِّي رَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي فَأَضَعُهَا فِي ثُنَّتِهِ حَتّٰى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ وَرِكَيْهِ، قَالَ: فَكَانَ ذَاكَ الْعَهْدَ بِهِ.

واقعہ یوں ہے کہ حضرت حمزہ ؓ نے غزوۂ بدر میں طعیمہ بن عدی بن خیار کو قتل کیا تھا۔ میرے مالک جبیر بن مطعم نے مجھ سے کہا: اگر تم میرے چچا کے بدلے حضرت حمزہ ؓ کو قتل کر دو تو میں تجھے آزاد کر دوں گا۔ جب قریش کے لوگ عینین کی لڑائی کے سال نکلے..... عینین، احد پہاڑ کے سامنے ایک پہاڑ کا نام ہے۔ اس وقت میں بھی لڑنے والوں کے ہمراہ نکلا۔ جب لوگوں نے لڑائی کے لیے صف بندی کی تو سباع نے صف سے نکل کر آواز دی: کوئی ہے لڑنے والا؟ یہ سنتے ہی حضرت حمزہ بن عبدالمطلب ؓ اس کے مقابلے کے لیے نکلے اور کہنے لگے: اے سباع! اے ام انمار کے بیٹے! جو عورتوں کا ختنہ کرتی تھی، کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے؟ اس کے بعد حضرت حمزہ ؓ نے اس پر حملہ کر کے اسے قصۂ پارینہ بنا دیا اور اسے صفحۂ ہستی سے نابود کر دیا۔ بہرحال میں حضرت حمزہ ؓ کو قتل کرنے کے لیے ایک پتھر کی آڑ میں گھات لگا کر بیٹھ گیا۔ جب وہ میرے قریب آئے تو میں نے اپنے نیزے سے ان پر وار کیا اور ان کے زیر ناف ایسا نیزہ پیوست کیا کہ وہ ان کی دونوں سرینوں کے پار ہو گیا۔ یہ ان کا آخری وقت تھا۔

فَلَمَّا رَجَعَ النَّاسُ رَجَعْتُ مَعَهُمْ فَأَقَمْتُ

پھر جب قریش مکہ واپس آئے تو میں بھی ان کے ساتھ

بِمَكَّةَ حَتّٰى فَشَا فِيهَا الْإِسْلَامُ ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى الطَّائِفِ، فَأَرْسَلُوا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ رُسُلًا فَقِيلَ لِي: إِنَّهُ لَا يَهِيجُ الرُّسُلَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتّٰى قَدِمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ: «آنْتَ وَحْشِيٌّ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «أَنْتَ قَتَلْتَ حَمْزَةَ؟»، قُلْتُ: قَدْ كَانَ مِنَ الْأَمْرِ مَا قَدْ بَلَغَكَ، قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُغَيِّبَ وَجْهَكَ عَنِّي؟»، قَالَ: فَخَرَجْتُ، فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَخَرَجَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ قُلْتُ: لَأَخْرُجَنَّ إِلٰى مُسَيْلِمَةَ لَعَلِّي أَقْتُلُهُ فَأُكَافِئَ بِهِ حَمْزَةَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ، فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي ثَلْمَةِ جِدَارٍ كَأَنَّهُ جَمَلٌ أَوْرَقُ ثَائِرُ الرَّأْسِ، قَالَ: فَرَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتّٰى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، قَالَ: وَوَثَبَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ عَلٰى هَامَتِهِ.

واپس آ کر مکہ میں مقیم ہو گیا، یہاں تک کہ مکہ میں بھی دین اسلام پھیل گیا۔ اس وقت میں طائف چلا گیا لیکن جب اہل طائف نے بھی رسول اللہ ﷺ کی طرف قاصد روانہ کیے تو مجھ سے کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ قاصدوں کو کچھ نہیں کہتے، اس لیے میں بھی ان کے ہمراہ ہو گیا حتی کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا، پھر جب آپ ﷺ کی نظر مجھ پر پڑی تو آپ نے فرمایا: ''وحشی تو ہی ہے؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو تو نے ہی شہید کیا تھا؟'' میں نے عرض کی: آپ کو تو تمام رپورٹ پہنچ چکی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تو مجھ سے خود کو چھپا سکتا ہے؟'' بہرحال میں اٹھ کر باہر آ گیا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور مسیلمہ کذاب کا ظہور ہوا تو میں نے خیال کیا کہ مسیلمہ کے مقابلے کے لیے جانا چاہیے ممکن ہے کہ اسے قتل کر کے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا بدلہ اتار سکوں۔ اس کے بعد میں مسلمانوں کے ہمراہ نکلا۔ پھر وہی کچھ ہوا جو ہونا تھا۔ وہاں میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو پراگندہ بالوں کے ساتھ ایک شکستہ دیوار کی اوٹ میں کھڑا تھا گویا وہ خاکستری اونٹ کی مانند ہے۔ میں نے اسے نیزہ یوں مارا کہ اس کی دونوں چھاتیوں کے درمیان رکھ کر اس کے دونوں شانوں کے پار کر دیا۔ پھر ایک انصاری نے دوڑ کر اس کی کھوپڑی پر تلوار کا وار کر دیا۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْفَضْلِ: فَأَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ ابْنُ يَسَارٍ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: فَقَالَتْ جَارِيَةٌ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ: وَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! قَتَلَهُ الْعَبْدُ الْأَسْوَدُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ایک لڑکی نے چھت پر کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ امیر المومنین کو ایک سیاہ غلام نے قتل کر دیا ہے۔

(٢٥) بَابُ مَا أَصَابَ النَّبِيَّ ﷺ مِنَ الْجِرَاحِ يَوْمَ أُحُدٍ

باب: 25- نبی ﷺ کو احد کے دن جو زخم لگے ان کا بیان

٤٠٧٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا بِنَبِيِّهِ - يُشِيرُ إِلَى رَبَاعِيَتِهِ - اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللهِ فِي سَبِيلِ اللهِ».

[4073] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا غضب اس قوم پر انتہائی سخت ہو جاتا ہے جو اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں..... آپ نے اپنے اگلے دو دندان مبارک کی طرف اشارہ کیا..... اس آدمی پر اللہ تعالیٰ کا غضب سخت ہوتا ہے جسے اللہ کے رسول نے اللہ کے راستے میں قتل کیا ہو۔''

٤٠٧٤ - حَدَّثَنِي مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَبِيلِ اللهِ، اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى قَوْمٍ دَمَّوْا وَجْهَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ. [انظر: ٤٠٧٦]

[4074] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اس شخص پر اللہ کا سخت قہر نازل ہوتا ہے جسے اللہ کا نبی ﷺ اللہ کے راستے میں قتل کرے اور ان لوگوں پر بھی اللہ کا غضب سخت ہوا جنھوں نے اللہ کے نبی ﷺ کا چہرۂ انور خون آلود کیا۔

٤٠٧٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ: أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَمَّا وَاللهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَبِمَا دُووِيَ، قَالَ: كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَغْسِلُهُ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَسْكُبُ الْمَاءَ بِالْمِجَنِّ، فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةً مِنْ حَصِيرٍ وَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا، فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَئِذٍ وَجُرِحَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ. [راجع: ٢٤٣]

[4075] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان سے رسول اللہ ﷺ کے زخموں کے متعلق سوال ہوا تو انھوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زخموں کو کس نے دھویا تھا، ان پر کس نے پانی ڈالا تھا اور کس دوا سے آپ کا علاج کیا گیا تھا۔ انھوں نے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا: رسول اللہ ﷺ کی دختر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خون دھو رہی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ڈھال سے پانی ڈال رہے تھے۔ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون مزید بہہ رہا ہے تو انھوں نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لیا اور اسے جلا کر اس کی راکھ سے زخم بھر دیا تو خون رک گیا۔ اس دن آپ ﷺ کے اگلے دو دانت بھی متاثر ہوئے۔ آپ کا چہرۂ مبارک خون آلود ہوا اور آپ کے سر مبارک پر آپ کا خود ٹوٹ گیا۔

٤٠٧٦ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ، وَاشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى مَنْ دَمَّى وَجْهَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٤٠٧٤]

[4076] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا انتہائی غضب اس شخص پر نازل ہوتا ہے جسے (اللہ کے) نبی نے قتل کیا ہو اور اللہ کا قہر اس شخص پر بھی نازل ہوا جس نے رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ انور کو خون آلود کیا تھا۔

فائدہ: ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ انبیائے کرام ؑ بشر ہوتے ہیں اور جو تکالیف دوسرے انسانوں کو پہنچتی ہیں حضرات انبیاء ؑ بھی ان سے دوچار ہوتے ہیں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ وہ بھی اللہ کی مخلوق ہیں اور مصائب و آلام کا نشانہ بنتے ہیں۔

(٢٦) بَابٌ: ﴿ٱلَّذِينَ ٱسْتَجَابُوا۟ لِلَّهِ وَٱلرَّسُولِ﴾ [آل عمران: ١٧٢]

باب: 26- ارشاد باری تعالیٰ: ''جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہا'' کا بیان

٤٠٧٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: ﴿ٱلَّذِينَ ٱسْتَجَابُوا۟ لِلَّهِ وَٱلرَّسُولِ مِنۢ بَعْدِ مَآ أَصَابَهُمُ ٱلْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا۟ مِنْهُمْ وَٱتَّقَوْا۟ أَجْرٌ عَظِيمٌ﴾ [آل عمران: ١٧٢] قَالَتْ لِعُرْوَةَ: يَا ابْنَ أُخْتِي! كَانَ [أَبَوَاكَ] مِنْهُمْ: الزُّبَيْرُ وَأَبُو بَكْرٍ، لَمَّا أَصَابَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَا أَصَابَ يَوْمَ أُحُدٍ وَانْصَرَفَ الْمُشْرِكُونَ خَافَ أَنْ يَرْجِعُوا، قَالَ: «مَنْ يَذْهَبُ فِي إِثْرِهِمْ؟» فَانْتَدَبَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا، قَالَ: كَانَ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَالزُّبَيْرُ.

[4077] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے آیت کریمہ: ''جن لوگوں نے زخمی ہو جانے کے بعد اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانا، ان میں سے جو نیک اور مخلص ہیں ان کے لیے اجر عظیم ہے۔'' تلاوت کی، تو عروہ سے فرمایا: اے میرے بھانجے! ان میں تیرے دونوں گرامی قدر والد حضرت زبیر اور حضرت ابوبکر ؓ تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ کو غزوۂ احد میں جو صدمہ پہنچا تھا وہ پہنچ چکا اور مشرکین واپس چلے گئے تو آپ کو خطرہ لاحق ہوا کہ مبادا وہ واپس آ جائیں، اس لیے آپ نے اعلان فرمایا: ''کون ہے جو ان کفار کے تعاقب میں جائے گا؟'' یہ سن کر ستر صحابۂ کرام ؓ نے آپ کے حکم پر لبیک کہا۔ ان میں حضرت ابوبکر اور حضرت زبیر ؓ بھی تھے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کو خبر ملی کہ ابوسفیان اور اس کا لشکر جب مقام روحاء پر پہنچا تو انھوں نے واپس آنے کا ارادہ کر لیا ہے تاکہ مسلمانوں کو مزید نقصان پہنچائیں، اس وقت رسول اللہ ﷺ نے اعلان فرمایا کہ ان کا تعاقب کرنا چاہیے تاکہ ان کو معلوم ہو جائے کہ مسلمانوں کو زخموں نے کمزور نہیں کیا اور نہ وہ دشمن کی طلب میں سست ہی ہوئے ہیں، ستر مسلمانوں نے آپ کے حکم کی

تعمیل کرتے ہوئے دشمن کا تعاقب کیا، جب وہ مقام حمراء الاسد پر پہنچے تو معبد خزاعی نے ابوسفیان سے کہا کہ پہلی فوج سے بھی زیادہ لوگ تمھارے تعاقب میں آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ابوسفیان اور اس کے لشکر پر رعب ڈال دیا، پھر انھوں نے احد واپسی کا پروگرام ترک کر کے مکہ کا رخ کر لیا۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار مکہ کا تعاقب کرنے والوں میں حضرت ابوبکر اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کے علاوہ حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عمار بن یاسر، حضرت طلحہ، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت ابوعبیدہ بن جراح، حضرت حذیفہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت میں ان حضرات کی مدح سرائی کی ہے۔[1]

(٢٧) بَابُ مَنْ قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ أُحُدٍ

باب: 27- غزوۂ احد میں جو مسلمان شہید ہوئے

مِنْهُمْ: حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَالْيَمَانُ، وَ[أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ]، وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ.

ان میں سے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب، حضرت یمان، حضرت انس بن نضر اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہم تھے۔

٤٠٧٨ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِّنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيدًا أَعَزَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ.

[4078] حضرت قتادہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہمیں عرب کے قبائل میں سے کوئی ایسا قبیلہ معلوم نہیں جس کے شہید انصار سے زیادہ ہوں اور وہ قبیلہ قیامت کے دن انصار سے زیادہ عزت والا ہو۔

قَالَ قَتَادَةُ: وَحَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ، وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ سَبْعُونَ، وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ سَبْعُونَ. قَالَ: وَكَانَ بِئْرُ مَعُونَةَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَيَوْمُ الْيَمَامَةِ عَلٰى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ، وَّيَوْمَ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غزوۂ احد میں قبیلۂ انصار کے ستر آدمی شہید ہوئے اور بئر معونہ کے دن ستر شہید ہوئے اور اسی طرح یمامہ کے روز بھی ستر شہید ہوئے۔ بئر معونہ کا سانحہ تو رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک ہی میں پیش آیا تھا، البتہ یمامہ کی جنگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوئی جو مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی گئی تھی۔

٤٠٧٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، ثُمَّ

[4079] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ شہدائے اُحد میں سے دو، دو کو ایک کفن میں لپیٹتے، پھر دریافت فرماتے: ''ان میں سے کس کو زیادہ قرآن یاد ہے؟'' جب کسی ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اسے لحد میں قبلے کی طرف آگے کرتے اور

[1] فتح الباري: 467/7.

يَقُولُ: «أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِّلْقُرْآنِ؟» فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلٰى أَحَدٍ قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ: «أَنَا شَهِيدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»، وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا. [راجع: ١٣٤٣]

فرماتے: ''میں قیامت کے دن ان کے حق میں گواہی دوں گا۔'' پھر آپ نے تمام شہداء کو خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا۔ آپ نے ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی اور نہ انھیں غسل ہی دیا گیا۔

٤٠٨٠ - وَقَالَ أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ: لَمَّا قُتِلَ أَبِي جَعَلْتُ أَبْكِي وَأَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَّجْهِهِ، فَجَعَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ يَنْهَوْنِي وَالنَّبِيُّ ﷺ لَمْ يَنْهَ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَبْكِيهِ - أَوْ مَا تَبْكِيهِ - مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ». [راجع: ١٢٤٤]

[4080] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب میرے والد گرامی شہید ہو گئے تو میں رونے لگا اور ان کے چہرے سے کپڑا ہٹانا چاہا تو نبی ﷺ کے صحابۂ کرام ؓ نے مجھے ایسا کرنے سے منع کر دیا۔ لیکن نبی ﷺ نے منع نہیں فرمایا۔ اور نبی ﷺ نے (آپ کی پھوپھی سے) فرمایا: ''اس پر مت رو، یا فرمایا: کیوں روتی ہو؟ فرشتے برابر ان کی لاش پر اپنے پروں کا سایہ کیے ہوئے تھے، یہاں تک انھیں اٹھالیا گیا۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کی میت کے چہرے سے کفن ہٹانا جائز ہے بشرطیکہ کوئی فائدہ ہو بصورت دیگر خلاف اولیٰ ہے کیونکہ ایسا کرنے سے غم وحزن میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے خلاف اولیٰ ہونے پر صحابۂ کرام ؓ کا منع کرنا بھی دلالت کرتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کا اس نہی پر انکار نہ کرنا بھی اس کی دلیل ہے کہ بلاوجہ میت کا چہرہ نہ کھولا جائے۔ واللّٰہ أعلم.

٤٠٨١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أُرٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرٰى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ بِهِ اللهُ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ، وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا، وَّاللهُ خَيْرٌ، فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ». [راجع: ٣٦٢٢]

[4081] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو حرکت دی تو اس کا اگلا حصہ جدا ہو گیا۔ اس کی تعبیر مسلمانوں کے اس نقصان کی صورت میں ظاہر ہوئی جو غزوۂ احد میں انھیں اٹھانا پڑا۔ میں نے دوبارہ اس کو لہرایا تو وہ پہلے سے بھی زیادہ اچھی ہو گئی۔ اس کی تعبیر یہ ہوئی کہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے فتح سے ہمکنار کیا اور وہ از سر نو مجتمع ہو گئے۔ میں نے اسی خواب میں گائے دیکھی (جو ذبح ہو رہی تھی) اور اللہ تعالیٰ کے تمام امور خیر و برکت سے بھرپور ہوتے ہیں، اس کی تعبیر وہی تھی جو احد میں مسلمان شہید کیے گئے تھے۔''

٤٠٨٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ نَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ، فَمِنَّا مَنْ مَضَى - أَوْ ذَهَبَ - لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا كَانَ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَلَمْ يَتْرُكْ إِلَّا نَمِرَةً، كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا غُطِّيَ بِهَا [رِجْلَاهُ] خَرَجَ رَأْسُهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: «غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ، وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الْإِذْخِرَ، أَوْ قَالَ: أَلْقُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ» وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا. [راجع: ١٢٧٦]

[4082] حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ ہجرت کی۔ اس سے ہمارا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی تھا۔ اس بنا پر ہمارا ثواب تو اللہ کے ذمے ہو گیا۔ اب ہم میں سے کچھ لوگ تو گزر گئے یا دنیا سے چلے گئے۔ انھوں نے دنیا میں اپنے ثواب سے کچھ نہ پایا۔ ان میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہیں۔ وہ احد کے روز شہید کیے گئے۔ انھوں نے صرف ایک چادر چھوڑی۔ جب ہم اس کے ساتھ ان کا سر ڈھانپتے تھے تو ان کے پاؤں کھل جاتے اور جب ان کے پاؤں چھپائے جاتے تو ان کا سر ننگا ہو جاتا۔ نبی ﷺ نے ہمیں فرمایا: ''اس چادر سے ان کا سر چھپا دو اور ان کے پاؤں پر اذخر گھاس رکھ دو یا ڈال دو۔'' اور ہم میں سے کچھ ایسے ہیں جن کا پھل دنیا میں پک چکا ہے اور وہ اس سے خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

(٢٨) بَابٌ: أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

باب: 28- احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں

قَالَهُ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

عباس بن سہل نے حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

٤٠٨٣ - حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ قَتَادَةَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ». [راجع: ٣٧١]

[4083] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ احد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔''

فائدہ: یہاں ایک اشکال ہے کہ پہاڑ ایک جامد چیز ہے وہ محبت کیسے کر سکتا ہے کیونکہ محبت کرنا ذی روح چیزوں کا کام ہے، بعض حضرات نے اس کا جواب دیا ہے کہ اس سے مراد اہل حد، یعنی انصار ہیں جو احد کے سائے میں رہتے تھے۔ لیکن اہل تحقیق کا کہنا ہے کہ جمادات میں بھی محبت پائی جاتی ہے، اس لیے احد کی محبت مبنی بر حقیقت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے وہ جمادات میں محبت کا جذبہ پیدا کر سکتا ہے جیسا کہ قرآن میں ہے: ''دنیا کی ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے

ہو۔"[1] کنکریوں کا تسبیح کرنا بھی ثابت ہے، نیز مسجد نبوی میں رکھے ہوئے کھجور کے تنے نے رسول اللہ ﷺ کی جدائی کے وقت رونا شروع کر دیا تھا جسے تمام حاضرین نے سنا۔ اسی طرح احد پہاڑ بھی اہل اسلام سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے جبل احد میں طبع ایمانی رکھ دی جس کی بنا پر وہ محبت کرتا ہے۔ واللّٰہ أعلم.

٤٠٨٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ: «هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا». [راجع: ٣٧١]

[4084] حضرت انس بن مالک ؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے جب احد پہاڑ ظاہر ہوا تو آپ نے فرمایا: "یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ اے اللہ! حضرت ابراہیم ؑ نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ طیبہ کے دونوں کناروں کے درمیانی علاقے کو حرم قرار دیتا ہوں۔"

٤٠٨٥ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلٰكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا». [راجع: ١٣٤٤]

[4085] حضرت عقبہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک دن باہر تشریف لائے اور اہل احد پر اس طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی ہے، پھر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: "میں تمہارے لیے میر کارواں ہوں اور تمہارے حق میں گواہی دوں گا۔ میں اب بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں۔ مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئی ہیں۔ اللہ کی قسم! میں اپنے بعد تمہارے متعلق شرک میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہیں رکھتا بلکہ مجھے ڈر یہ ہے کہ تم دنیا میں رغبت کرنے لگو گے۔"

(٢٩) بَابُ غَزْوَةِ الرَّجِيعِ، وَرِعْلٍ، وَذَكْوَانَ، وَبِئْرِ مَعُونَةَ، وَحَدِيثِ عَضَلٍ، وَالْقَارَةِ، وَعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ، وَخُبَيْبٍ وَأَصْحَابِهِ

باب: 29- غزوۂ رجیع، رعل و ذکوان اور بئر معونہ کا واقعہ، نیز عضل و قارہ، عاصم بن ثابت، خبیب اور ان کے ساتھیوں کا واقعہ

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ أَنَّهَا بَعْدَ أُحُدٍ.

ابن اسحاق نے کہا: ہم سے عاصم بن عمر نے بیان کیا کہ غزوۂ رجیع احد کے بعد پیش آیا تھا۔

[1] بنيٓ إسرآئيل 44:17

٤٠٨٦ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً عَيْنًا وَّأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ - وَّهُوَ جَدُّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - فَانْطَلَقُوا حَتّٰى إِذَا كَانَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِّنْ هُذَيْلٍ يُّقَالُ لَهُمْ: بَنُو لِحْيَانَ فَتَبِعُوهُمْ بِقَرِيبٍ مِّنْ مِّائَةِ رَامٍ فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ حَتّٰى أَتَوْا مَنْزِلًا نَزَلُوهُ فَوَجَدُوا فِيهِ نَوًى تَمْرٍ تَزَوَّدُوهُ مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا: هٰذَا تَمْرُ يَثْرِبَ، فَتَبِعُوا آثَارَهُمْ حَتّٰى لَحِقُوهُمْ فَلَمَّا انْتَهٰى عَاصِمٌ وَّأَصْحَابُهُ لَجَؤُا إِلٰى فَدْفَدٍ وَّجَاءَ الْقَوْمُ فَأَحَاطُوا بِهِمْ فَقَالُوا: لَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ إِنْ نَزَلْتُمْ إِلَيْنَا أَنْ لَّا نَقْتُلَ مِنْكُمْ رَجُلًا، فَقَالَ عَاصِمٌ: أَمَّا أَنَا فَلَا أَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ، اللّٰهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ، فَقَاتَلُوهُمْ حَتّٰى قَتَلُوا عَاصِمًا فِي سَبْعَةِ نَفَرٍ بِالنَّبْلِ، وَبَقِيَ خُبَيْبٌ وَّزَيْدٌ وَّرَجُلٌ آخَرُ فَأَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ، فَلَمَّا أَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ نَزَلُوا إِلَيْهِمْ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ حَلُّوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوهُمْ بِهَا، فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ الَّذِي مَعَهُمَا: هٰذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ فَأَبٰى أَنْ يَّصْحَبَهُمْ فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ عَلٰى أَنْ يَّصْحَبَهُمْ فَلَمْ يَفْعَلْ فَقَتَلُوهُ، وَانْطَلَقُوا بِخُبَيْبٍ وَّزَيْدٍ حَتّٰى بَاعُوهُمَا بِمَكَّةَ فَاشْتَرٰى خُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ، وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ، فَمَكَثَ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتّٰى إِذَا

[4086] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک فوجی دستہ جاسوسی کے لیے روانہ کیا اور حضرت عاصم بن ثابت ؓ کو ان پر امیر مقرر فرمایا جو عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا تھے۔ یہ حضرات چل پڑے حتی کہ عسفان اور مکہ کے درمیان پہنچے تو ہذیل کے ایک قبیلہ بنولحیان کو ان کی خبر دی گئی، چنانچہ ان کے تقریباً ایک سو تیر انداز، مجاہدین کے تعاقب میں گئے۔ ان کے نقش قدم پر چلتے چلتے وہ لوگ ایک ایسی جگہ پر پہنچ گئے جہاں مجاہدین نے پڑاؤ کیا تھا۔ وہاں انھیں کھجوروں کی گٹھلیاں ملیں جو وہ مدینہ منورہ سے توشہ کے طور پر لائے تھے۔ مشرکین کہنے لگے: یہ تو یثرب کی کھجوریں ہیں، چنانچہ انھوں نے ان کے قدموں کے نشانات پر ان کا پیچھا کیا تو مجاہدین کو جا لیا۔ جب حضرت عاصم ؓ اور ان کے ساتھی چلنے سے عاجز آ گئے تو انھوں نے ایک اونچے ٹیلے پر پناہ لی۔ مشرکین آئے اور ان کا گھیراؤ کر لیا اور ان سے کہا: ہمارا تم سے عہد و میثاق ہے۔ اگر تم نیچے اتر آؤ تو ہم تم میں سے کسی کو قتل نہیں کریں گے۔ (امیر لشکر) حضرت عاصم ؓ نے کہا: میں تو کسی کافر کے عہد پر نیچے نہیں اتروں گا۔ انھوں نے دعا مانگی: اے اللہ! ہماری طرف سے اپنے نبی کو اطلاع کر دے، چنانچہ انھوں نے مجاہدین سے لڑائی شروع کی اور انھیں تیر مارنے لگے یہاں تک کہ انھوں نے حضرت عاصم ؓ سمیت سات آدمیوں کو تیر مار مار کر شہید کر دیا۔ اب صرف تین آدمی حضرت خبیب، حضرت زید ؓ اور ایک تیسرا شخص باقی رہ گئے۔ مشرکین نے ان تینوں کو عہد و پیمان دیا۔ وہ ان پر اعتبار کرتے ہوئے نیچے اتر آئے۔ جب مشرکین نے ان پر قابو پا لیا تو ان کی کمانوں کی تانتوں سے انھیں باندھ دیا۔ تیسرے شخص نے کہا، جو ان کے ساتھ تھا۔

أَجْمَعُوا قَتْلَهُ اسْتَعَارَ مُوسٰى مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ لِيَسْتَحِدَّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ، قَالَتْ: فَغَفَلْتُ عَنْ صَبِيٍّ لِّي فَدَرَجَ إِلَيْهِ حَتّٰى أَتَاهُ فَوَضَعَهُ عَلٰى فَخِذِهِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ فَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَ ذَاكَ مِنِّي وَفِي يَدِهِ الْمُوسٰى، فَقَالَ: أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذٰلِكَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى، وَكَانَتْ تَقُولُ: مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ خُبَيْبٍ، لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ، وَمَا بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ ثَمَرَةٌ، وَّإِنَّهُ لَمُوثَقٌ فِي الْحَدِيدِ، وَمَا كَانَ إِلَّا رِزْقٌ رَّزَقَهُ اللهُ، فَخَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ، فَقَالَ: دَعُونِي أُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: لَوْلَا أَنْ تَرَوْا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ مِّنَ الْمَوْتِ لَزِدْتُّ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ هُوَ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا ثُمَّ قَالَ:

یہ پہلا دھوکا ہے اور اس نے کفار کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ انھوں نے اسے کھینچا اور ساتھ لے جانے کی کوشش کی لیکن وہ ساتھ نہ گیا تو اس کو بھی قتل کر دیا۔ وہ خبیب اور زید ؓ کو ساتھ لے گئے اور مکہ میں ان دونوں کو فروخت کر دیا۔ حضرت خبیب ؓ کو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹوں نے خرید لیا کیونکہ حضرت خبیب ؓ نے ان کے باپ حارث کو بدر کے دن قتل کیا تھا۔ وہ ان کے پاس چند روز قیدی بن کر رہے حتی کہ انھوں نے خبیب ؓ کو قتل کرنے پر اتفاق کر لیا۔ اس دوران میں حضرت خبیب ؓ نے حارث کی بیٹی سے استرا مانگا تاکہ زیر ناف بال صاف کر لیں تو اس نے استرا دے دیا۔ اس کا بیان ہے کہ میں اپنے بچے سے غافل ہو گئی حتی کہ وہ چلتے چلتے حضرت خبیب ؓ کے پاس پہنچ گیا۔ حضرت خبیب ؓ نے اسے اپنی ران پر بٹھا لیا۔ جب میں نے بچے کو اس حالت میں دیکھا تو بہت گھبرائی۔ میری گھبراہٹ کا اندازہ حضرت خبیب ؓ نے بھی کر لیا جبکہ استرا ان کے ہاتھ میں تھا۔ انھوں نے مجھ سے کہا: کیا تمھیں اندیشہ ہے کہ میں اسے قتل کر دوں گا؟ میں، ان شاء اللہ، ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ حارث کی بیٹی کہا کرتی تھی: میں نے خبیب سے بڑھ کر اچھا کبھی کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ میں نے انھیں دیکھا کہ وہ خوشۂ انگور سے کھا رہے تھے، حالانکہ مکے میں اس وقت کوئی پھل نہ تھا جبکہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ وہ صرف اللہ کا رزق تھا جو اللہ نے انھیں دیا تھا۔ بہرحال مشرکین حضرت خبیب ؓ کو لے کر حرم سے باہر نکلے تاکہ انھیں قتل کریں تو انھوں نے کہا: مجھے چھوڑ دو میں دو رکعتیں پڑھ لوں۔ نماز سے فراغت کے بعد وہ جلدی سے ان کی طرف گئے اور کہنے لگے: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم میرے متعلق گھبرا جانے

مَا إِنْ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلَى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِي
وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَشَأْ
يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ. وَبَعَثَتْ قُرَيْشٌ إِلَى عَاصِمٍ لِيُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِنْ جَسَدِهِ يَعْرِفُونَهُ، وَكَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ عَظِيمًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ، فَبَعَثَ اللهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ. [راجع: ٣٠٤٥]

کا گمان کرو گے تو میں اور زیادہ نماز پڑھتا۔ یہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے قتل کے وقت دو رکعت نماز پڑھنے کا طریقہ جاری کیا۔ پھر انھوں نے دعا مانگی: اے اللہ! انھیں گن گن کر ہلاک کر، پھر یہ شعر پڑھے:

''جب میں بحالت اسلام قتل ہو رہا ہوں تو مجھے کوئی پروا نہیں کہ اللہ کے لیے میں کس پہلو پر گروں گا۔ میرا شہید ہونا اللہ کی رضا کے لیے ہے، اگر وہ چاہے تو میرے بریدہ (کٹے پھٹے) جسم کے ٹکڑوں پر برکت ڈال دے۔''

پھر حارث کا بیٹا عقبہ آگے بڑھا اور اس نے انھیں قتل کر دیا۔ دوسری طرف کفار قریش نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی طرف کچھ آدمی بھیجے تاکہ ان کے بدن کا کوئی حصہ لے آئیں جس سے وہ انھیں پہچان سکیں۔ دراصل حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے بھی بدر کی لڑائی میں قریش کے ایک بڑے سردار کو قتل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھیوں کا ایک چھتا بھیج دیا جس نے قاصدوں کی دست برد سے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی حفاظت کی، چنانچہ وہ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی لاش سے کوئی عضو حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

٤٠٨٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: الَّذِي قَتَلَ خُبَيْبًا هُوَ أَبُو سِرْوَعَةَ.

[4087] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جس شخص نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا، اس کی کنیت ابوسروعہ تھی۔

٤٠٨٨ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَبْعِينَ رَجُلًا لِحَاجَةٍ، يُقَالُ لَهُمْ: الْقُرَّاءُ، فَعَرَضَ لَهُمْ حَيَّانِ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ: رِعْلٌ وَذَكْوَانُ، عِنْدَ بِئْرٍ يُقَالُ لَهَا: بِئْرُ مَعُونَةَ، فَقَالَ الْقَوْمُ: وَاللهِ مَا

[4088] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ستر (70) آدمیوں کو کسی کام کے لیے بھیجا، جنھیں قراء کہا جاتا تھا۔ خاندان بنوسلیم کے دو قبیلے رعل اور ذکوان ایک کنویں کے پاس ان کے سامنے آئے، جسے بئر معونہ کہا جاتا تھا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے ان لوگوں سے کہا: اللہ کی قسم! ہم تم سے لڑنے نہیں آئے بلکہ ہم تو نبی ﷺ کی

إِيَّاكُمْ أَرَدْنَا، إِنَّمَا نَحْنُ مُجْتَازُونَ فِي حَاجَةٍ لِّلنَّبِيِّ ﷺ فَقَتَلُوهُمْ، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِمْ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَذٰلِكَ بَدْءُ الْقُنُوتِ وَمَا كُنَّا نَقْنُتُ.

کسی حاجت برآری کے لیے یہاں سے گزر رہے ہیں۔ لیکن انھوں نے ایک نہ سنی بلکہ ان حضرات کو قتل کر دیا۔ نبی ﷺ نے مہینہ بھر صبح کی نماز میں ان کفار کے خلاف بددعا فرمائی۔ یہ دعائے قنوت کی ابتدا ہے۔ اس سے پہلے ہم قنوت نہیں کرتے تھے۔

قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: وَسَأَلَ رَجُلٌ أَنَسًا عَنِ الْقُنُوتِ، أَبَعْدَ الرُّكُوعِ أَوْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِّنَ الْقِرَاءَةِ؟ قَالَ: لَا، بَلْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِّنَ الْقِرَاءَةِ.
[راجع: ١٠٠١]

(راویٔ حدیث) عبدالعزیز نے کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کسی شخص نے دعائے قنوت کے متعلق پوچھا کہ وہ رکوع کے بعد ہے یا قراءت سے فراغت کے بعد؟ انھوں نے فرمایا: رکوع کے بعد نہیں بلکہ قراءت سے فراغت کے وقت ہے۔

٤٠٨٩ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلٰى أَحْيَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ.
[راجع: ١٠٠١]

[4089] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد ایک مہینہ قنوت پڑھی۔ آپ عرب کے قبائل کے خلاف بددعا کرتے تھے۔

٤٠٩٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رِعْلًا وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِي لِحْيَانَ اسْتَمَدُّوا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلٰى عَدُوٍّ فَأَمَدَّهُمْ بِسَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ كُنَّا نُسَمِّيهِمُ الْقُرَّاءَ فِي زَمَانِهِمْ، كَانُوا يَحْتَطِبُونَ بِالنَّهَارِ، وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ، حَتّٰى كَانُوا بِبِئْرِ مَعُونَةَ قَتَلُوهُمْ وَغَدَرُوا بِهِمْ فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ ذٰلِكَ فَقَنَتَ شَهْرًا يَّدْعُو فِي الصُّبْحِ عَلٰى أَحْيَاءٍ مِّنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِي لِحْيَانَ. قَالَ أَنَسٌ: فَقَرَأْنَا فِيهِمْ قُرْآنًا ثُمَّ إِنَّ ذٰلِكَ رُفِعَ: بَلِّغُوا عَنَّا

[4090] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ قبیلۂ رعل، ذکوان، عصیہ اور بنولحیان نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے دشمن کے خلاف مدد مانگی تو آپ ﷺ نے ستر (70) انصار بھیج کر ان کی مدد فرمائی۔ اس زمانے میں ہم انھیں قراء کہا کرتے تھے۔ وہ دن کے وقت لکڑیاں چن کر لاتے اور رات کو شب خیزی میں گزارتے تھے۔ جب یہ حضرات بئر معونہ تک پہنچے تو انھوں نے ان قراء کو قتل کر دیا اور ان سے عہد شکنی کی۔ نبی ﷺ کو اس حادثے کی اطلاع ہوئی تو آپ نے مہینہ بھر قنوت نازلہ پڑھی۔ آپ رعل، ذکوان، عصیہ اور بنولحیان قبائل عرب پر صبح کی نماز میں بددعا فرماتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے متعلق ہم قرآن مجید میں یہ آیات

قَوْمَنَا أَنَّا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا.

پڑھا کرتے تھے جنھیں بعد میں منسوخ کر دیا گیا: ''ہماری طرف سے ہماری قوم کو یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم اپنے رب کے پاس پہنچ گئے ہیں۔ وہ ہم سے راضی ہوا اور اس نے ہمیں بھی راضی کر دیا۔''

وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِّنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، عَلَى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِي لِحْيَانَ.

(راویٔ حدیث) قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے صبح کی نماز میں ایک مہینہ قنوت پڑھی۔ آپ قبائل عرب رعل، ذکوان، عصیہ اور بنی لحیان پر بددعا کرتے تھے۔

زَادَ خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ: أَنَّ أُولٰئِكَ السَّبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ قُتِلُوا بِبِئْرِ مَعُونَةَ. قُرْآنًا: كِتَابًا، نَحْوَهُ. [راجع: ١٠٠١]

(راویٔ حدیث) خلیفہ نے حضرت انس کے حوالے سے مزید یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ وہ ستر قراء انصار میں سے تھے جو بئر معونہ پر قتل کر دیے گئے۔ اس حدیث میں قرآن سے مراد اللہ کی کتاب ہے۔ (یہ حدیث) پہلی (عبدالاعلیٰ کی) حدیث کی طرح ہے۔

٤٠٩١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ خَالَهُ - أَخًا أُمِّ سُلَيْمٍ - فِي سَبْعِينَ رَاكِبًا، وَكَانَ رَئِيسُ الْمُشْرِكِينَ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ خَيَّرَ بَيْنَ ثَلَاثِ خِصَالٍ فَقَالَ: يَكُونُ لَكَ أَهْلُ السَّهْلِ وَلِيَ أَهْلُ الْمَدَرِ، أَوْ أَكُونُ خَلِيفَتَكَ، أَوْ أَغْزُوكَ بِأَهْلِ غَطَفَانَ بِأَلْفٍ وَّأَلْفٍ. فَطُعِنَ عَامِرٌ فِي بَيْتِ أُمِّ فُلَانٍ فَقَالَ: غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبَكْرِ فِي بَيْتِ امْرَأَةٍ مِّنْ آلِ بَنِي فُلَانٍ، ائْتُونِي بِفَرَسِي فَمَاتَ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ. فَانْطَلَقَ حَرَامٌ أَخُو أُمِّ سُلَيْمٍ - وَهُوَ رَجُلٌ أَعْرَجُ - وَرَجُلٌ مِّنْ بَنِي فُلَانٍ قَالَ: كُونَا قَرِيبًا حَتّٰى آتِيَهُمْ فَإِنْ آمَنُونِي كُنْتُمْ وَإِنْ قَتَلُونِي أَتَيْتُمْ

[4091] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے ماموں، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے بھائی کو بھی ستر (70) سواروں کے ساتھ بھیجا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ مشرکین کے سردار عامر بن طفیل نے آپ ﷺ کے سامنے تین صورتیں رکھی تھیں۔ اس نے آپ سے کہا کہ دیہاتی آبادی پر آپ کی اور شہری آبادی پر میری حکومت ہو گی یا میں آپ کا جانشین ہوں گا یا پھر دو ہزار غطفانی لشکر سے آپ پر حملہ کروں گا، چنانچہ وہ ام فلاں کے گھر میں مرض طاعون میں مبتلا ہوا، کہنے لگا: فلاں قبیلے کی عورت کے گھر میں جوان اونٹ کی طرح مجھے بھی غدود نکل آیا ہے، میرا گھوڑا لاؤ، چنانچہ وہ اپنے گھوڑے کی پشت پر ہی مر گیا۔ بہرحال ام سلیم کے بھائی حرام بن ملحان، ایک اور صحابی جو لنگڑے تھے اور تیسرے صحابی جن کا تعلق بنو فلاں سے تھا

أَصْحَابَكُمْ، فَقَالَ: أَتُؤَمِّنُونِي أُبَلِّغْ رِسَالَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ فَأَوْمَئُوا إِلٰى رَجُلٍ فَأَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ، قَالَ هَمَّامٌ: أَحْسِبُهُ حَتّٰى أَنْفَذَهُ بِالرُّمْحِ، قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ، فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ! فَلُحِقَ الرَّجُلُ فَقُتِلُوا كُلُّهُمْ غَيْرَ الْأَعْرَجِ كَانَ فِي رَأْسِ جَبَلٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى عَلَيْنَا ثُمَّ كَانَ مِنَ الْمَنْسُوخِ: إِنَّا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِمْ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا، عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِي لِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ الَّذِينَ عَصَوُا اللهَ وَرَسُولَهُ ﷺ. [راجع: ١٠٠١]

آگے بڑھے۔ حضرت حرام رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم میرے قریب رہو۔ میں ان کے پاس پہلے جاتا ہوں اگر انھوں نے مجھے امن دے دیا تو تم لوگ قریب ہی ہو اور اگر مجھے انھوں نے قتل کر دیا تو آپ حضرات اپنے ساتھیوں کے پاس چلے جائیں، چنانچہ حضرت حرام رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا تم مجھے امن دیتے ہو تاکہ میں تمھیں اللہ کے رسول ﷺ کا پیغام پہنچاؤں؟ پھر وہ آپ ﷺ کا پیغام انھیں پہنچانے لگے تو قبیلے والوں نے ایک شخص کو اشارہ کیا۔ اس نے پیچھے سے آ کر ان پر نیزے سے وار کیا۔ وہ نیزہ ان کے آر پار ہو گیا۔ حضرت حرام رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اکبر، اللہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ دوسرے شخص کو بھی پکڑ لیا گیا۔ الغرض لنگڑے شخص کے علاوہ سب صحابہ کو قتل کر دیا گیا۔ وہ لنگڑا پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا تھا۔ ان شہداء کی شان میں اللہ تعالیٰ نے آیات نازل فرمائیں جو بعد میں منسوخ ہو گئیں: ''ہم اپنے رب سے جا ملے، وہ ہم سے خوش ہوا اور اس نے ہمیں خوش کر دیا۔'' نبی ﷺ نے ان مشرکین پر تیس (30) دن تک بددعا فرمائی، یعنی رعل و ذکوان اور بنولحیان پر قنوت کی اور عصیہ کے لیے بھی جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی تھی۔

٤٠٩٢ - حَدَّثَنِي حِبَّانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَنَسٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَمَّا طُعِنَ حَرَامُ بْنُ مِلْحَانَ - وَكَانَ خَالَهُ - يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ قَالَ بِالدَّمِ هٰكَذَا فَنَضَحَهُ عَلٰى وَجْهِهِ وَرَأْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ!. [راجع: ١٠٠١]

[4092] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: جب ان کے ماموں حضرت حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ کو بئر معونہ کے دن نیزا مارا گیا تو انھوں نے اس طرح اپنا خون اپنے ہاتھ میں لیا اور اسے اپنے چہرے اور سر پر چھڑک لیا، پھر کہا: رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا ہوں۔

٤٠٩٣ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو

[4093] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے

أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ ﷺ أَبُو بَكْرٍ فِي الْخُرُوجِ حِينَ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْأَذَى فَقَالَ لَهُ: «أَقِمْ»، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتَطْمَعُ أَنْ يُؤْذَنَ لَكَ؟ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنِّي لَأَرْجُو ذٰلِكَ»، قَالَتْ: فَانْتَظَرَهُ أَبُو بَكْرٍ، فَأَتَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ ظُهْرًا فَنَادَاهُ فَقَالَ: «أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ»، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ، فَقَالَ: «أَشَعَرْتَ أَنَّهُ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ؟» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! الصُّحْبَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الصُّحْبَةَ». قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! عِنْدِي نَاقَتَانِ، قَدْ كُنْتُ أَعْدَدْتُهُمَا لِلْخُرُوجِ، فَأَعْطَى النَّبِيَّ ﷺ إِحْدَاهُمَا وَهِيَ الْجَدْعَاءُ فَرَكِبَا فَانْطَلَقَا حَتّٰى أَتَيَا الْغَارَ وَهُوَ بِثَوْرٍ فَتَوَارَيَا فِيهِ، فَكَانَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ غُلَامًا لِّعَبْدِ اللهِ بْنِ الطُّفَيْلِ ابْنِ سَخْبَرَةَ - أَخُو عَائِشَةَ لِأُمِّهَا، وَكَانَتْ لِأَبِي بَكْرٍ مِّنْحَةٌ - فَكَانَ يَرُوحُ بِهَا وَيَغْدُو عَلَيْهِمْ وَيُصْبِحُ فَيَدَّلِجُ إِلَيْهِمَا ثُمَّ يَسْرَحُ فَلَا يَفْطُنُ بِهِ أَحَدٌ مِّنَ الرِّعَاءِ، فَلَمَّا خَرَجَ خَرَجَ مَعَهُمَا يُعْقِبَانِهِ حَتّٰى قَدِمَا الْمَدِينَةَ فَقُتِلَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ.

کہا کہ جب مکہ مکرمہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ پر کفار کی سختیاں زیادہ ہو گئیں تو انھوں نے نبی ﷺ سے ہجرت کی اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابھی ٹھہرے رہو۔'' انھوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا آپ کو بھی اجازت ملنے کی امید ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، میں بھی ہجرت کی اجازت کا امیدوار ہوں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ انتظار کرنے لگے۔ آخر ایک دن رسول اللہ ﷺ ظہر کے وقت تشریف لائے۔ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پکارا اور فرمایا: ''جو اہل خانہ آپ کے پاس ہیں انھیں ایک طرف کر دو۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اور کوئی نہیں صرف دو بیٹیاں ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تمھیں علم ہے کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا مجھے رفاقت نصیب ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، تم میرے ساتھ چلو گے۔'' عرض کی: اللہ کے رسول! میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں اور میں نے انھیں ہجرت کے لیے تیار کر رکھا ہے، چنانچہ انھوں نے ایک اونٹنی، جس کا نام جدعاء تھا، نبی ﷺ کو دے دی۔ دونوں بزرگ سوار ہو کر چل پڑے حتی کہ غار ثور تک پہنچ گئے اور اس غار میں دونوں چھپے رہے۔ حضرت عامر بن فہیرہ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مادری بھائی عبداللہ بن طفیل بن سخبرہ کے غلام تھے، یہ (عامر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی دودھ دینے والی اونٹنی کو صبح و شام چرانے کے لیے لے جاتے، رات کے آخری حصے میں ان دونوں (رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے پاس آتے۔ پھر اسے چرانے کے لیے صبح صبح لے جاتے۔ اس طرح کسی چرواہے کو بھی اس کا علم نہ ہو سکا۔ پھر جب یہ دونوں بزرگ غار ثور سے نکل کر روانہ ہوئے تو حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ

ہی نکلے۔ وہ دونوں حضرات اس کو باری باری اپنا ردیف بناتے تھے یہاں تک کہ مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔ بئر معونہ کے حادثے میں حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو گئے تھے۔

وَعَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ: قَالَ لِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: فَأَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الَّذِينَ بِبِئْرِ مَعُونَةَ وَأُسِرَ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ قَالَ لَهُ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ: مَنْ هٰذَا؟ - فَأَشَارَ إِلٰى قَتِيلٍ - فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ: هٰذَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ، فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَمَا قُتِلَ رُفِعَ إِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَرْضِ، ثُمَّ وُضِعَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ خَبَرُهُمْ فَنَعَاهُمْ فَقَالَ: «إِنَّ أَصْحَابَكُمْ قَدْ أُصِيبُوا وَإِنَّهُمْ قَدْ سَأَلُوا رَبَّهُمْ فَقَالُوا: رَبَّنَا أَخْبِرْ عَنَّا إِخْوَانَنَا بِمَا رَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيتَ عَنَّا»، فَأَخْبَرَهُمْ عَنْهُمْ، وَأُصِيبَ فِيهِمْ يَوْمَئِذٍ عُرْوَةُ بْنُ أَسْمَاءَ بْنِ الصَّلْتِ، فَسُمِّيَ عُرْوَةُ بِهِ، وَمُنْذِرُ ابْنُ عَمْرٍو سُمِّيَ بِهِ مُنْذِرًا. [راجع: ٤٧٦]

ابو اسامہ نے کہا کہ مجھے ہشام بن عروہ نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد گرامی (حضرت عروہ) نے بتایا: جب بئر معونہ کے حادثے میں یہ حضرات شہید کر دیے گئے اور حضرت عمرو بن امیہ ضمری کو قیدی بنا لیا گیا تو عامر بن طفیل نے ایک مقتول کی طرف اشارہ کر کے پوچھا: یہ کون ہیں؟ عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے اسے بتایا کہ یہ حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس نے کہا: میں نے اسے شہید ہونے کے بعد دیکھا کہ اسے آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا تھا۔ میں نے اوپر نظر اٹھائی تو اس کی لاش زمین و آسمان کے درمیان تھی۔ پھر اسے زمین پر رکھ دیا گیا۔ جب نبی ﷺ کو ان شہداء کی اطلاع ملی تو آپ نے ان حضرات کو خبر دیتے ہوئے فرمایا: ''تمھارے ساتھی شہید ہو چکے ہیں اور انھوں نے اپنے رب سے درخواست کی ہے: اے ہمارے رب! ہمارے بھائیوں کو اس امر کی اطلاع دے دے کہ ہم تیرے پاس پہنچ کر خوش ہیں اور تو ہم سے راضی ہے۔'' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف سے ہمیں یہ اطلاع کر دی ہے۔ اسی حادثے میں حضرت عروہ بن اسماء بن صلت رضی اللہ عنہ بھی شہید کر دیے گئے تھے۔ (زبیر رضی اللہ عنہ کے ہاں جب بچہ پیدا ہوا تو اس کا نام) عروہ، انھی عروہ بن اسماء کے نام پر رکھا گیا۔ حضرت منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ بھی اسی حادثے میں شہید کیے گئے تھے تو (زبیر رضی اللہ عنہ کے دوسرے صاحبزادے کا نام) منذر انھی کے نام پر رکھا گیا تھا۔

٤٠٩٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ

[4094] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے مہینہ بھر نماز میں رکوع کے بعد دعائے

أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَنَتَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا، يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَيَقُولُ: «عُصَيَّةُ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ». [راجع: ١٠٠١]

قنوت فرمائی۔ اس قنوت میں آپ نے رعل اور ذکوان نامی قبائل کے خلاف بددعا کی۔ آپ فرماتے تھے: ''قبیلۂ عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔''

٤٠٩٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا - يَعْنِي - أَصْحَابَهُ بِبِئْرِ مَعُونَةَ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا حِينَ يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَلِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ ﷺ.

[4095] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ان کفار پر ایک مہینہ بددعا کی تھی جنھوں نے بئر معونہ پر آپ کے معزز صحابہ کو قتل کیا تھا۔ آپ قبائل عرب رعل، بنولحیان اور عصیہ کے خلاف بددعا کرتے تھے، جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی تھی۔

قَالَ أَنَسٌ: فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ ﷺ فِي الَّذِينَ قُتِلُوا - أَصْحَابِ بِئْرِ مَعُونَةَ - قُرْآنًا قَرَأْنَاهُ حَتَّى نُسِخَ بَعْدُ: بَلِّغُوا قَوْمَنَا فَقَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ. [راجع: ١٠٠١]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے متعلق جو بئر معونہ کے روز شہید کیے گئے تھے، اپنے نبی ﷺ پر قرآن مجید کی آیات نازل کیں۔ ہم ان کی تلاوت کیا کرتے تھے جو بعد میں منسوخ ہو گئیں۔ (ان کا ترجمہ یہ ہے:) ''ہماری قوم کو پیغام پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے جا ملے ہیں۔ ہمارا رب ہم سے راضی ہے اور ہم اس سے خوش ہیں۔''

٤٠٩٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: كَانَ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ؟ قَالَ: قَبْلَهُ، قُلْتُ: فَإِنَّ فُلَانًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ: بَعْدَهُ، قَالَ: كَذَبَ، إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا أَنَّهُ كَانَ بَعَثَ نَاسًا يُقَالُ لَهُمْ: الْقُرَّاءُ - وَهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا - إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَهْدٌ، قِبَلَهُمْ فَظَهَرَ

[4096] حضرت عاصم احول سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نماز میں قنوت کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ نماز میں قنوت مشروع ہے۔ میں نے پوچھا کہ رکوع سے پہلے ہے یا اس کے بعد؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رکوع سے پہلے ہے۔ میں نے کہا: فلاں شخص نے مجھے آپ کے حوالے سے بتایا کہ آپ نے رکوع کے بعد کہا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ دراصل رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد صرف ایک مہینہ قنوت کی تھی جبکہ آپ نے ستر (70) قراء کو مشرکین کی طرف روانہ فرمایا، جبکہ رسول اللہ ﷺ اور ان

هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَهْدٌ فَقَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ. [راجع: ١٠٠١]

مشرکین کے درمیان عہد و پیمان تھا لیکن ان لوگوں نے اس عہد کی پاسداری نہ کی اور وہ غالب آ گئے (اور ان صحابہ کو شہید کر دیا)۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے مہینہ بھر قنوت فرمائی اور اس میں ان مشرکین کے خلاف بددعا کی تھی۔

(٣٠) بَابُ غَزْوَةِ الْخَنْدَقِ وَهِيَ الْأَحْزَابُ

باب: 30- غزوۂ خندق، یعنی احزاب کا بیان

قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: كَانَتْ فِي شَوَّالٍ سَنَةَ أَرْبَعٍ.

موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ یہ جنگ شوال چار ہجری میں ہوئی۔

٤٠٩٧ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ [قَالَ]: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْهُ، وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَهُ. [راجع: ٢٦٦٤]

[4097] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے خود کو غزوۂ احد کے دن نبی ﷺ کے سامنے بھرتی کے لیے پیش کیا تو آپ نے انھیں اجازت نہ دی جبکہ ان کی عمر اس وقت چودہ سال تھی، لیکن غزوۂ خندق کے موقع پر خود کو آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا تو آپ نے اجازت دے دی۔ اس وقت وہ پندرہ سال کی عمر میں تھے۔

٤٠٩٨ - حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْخَنْدَقِ وَهُمْ يَحْفِرُونَ، وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ، فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ».

[4098] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ خندق کھودنے میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم خندق کھود رہے تھے جبکہ ہم اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا اٹھا کر باہر ڈال رہے تھے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا فرمائی: ''اے اللہ! آخرت کی زندگی ہی آرام کی زندگی ہے، اس لیے تو مہاجرین اور انصار کو معاف کر دے۔''

٤٠٩٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْخَنْدَقِ، فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ، فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيدٌ يَعْمَلُونَ ذٰلِكَ لَهُمْ،

[4099] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ خندق کی طرف تشریف لے گئے تو آپ نے دیکھا کہ مہاجرین اور انصار سخت سردی میں صبح صبح خندق کی کھدائی کر رہے ہیں۔ ان کے غلام اور نوکر وغیرہ نہیں تھے جو خندق کھودنے کی خدمت بجا لاتے۔ آپ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی مشقت اور بھوک دیکھی تو فرمایا:

فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِّنَ النَّصَبِ وَالْجُوعِ قَالَ: «اللّٰهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَهْ، فَاغْفِرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ».

''اے اللہ! زندگی تو صرف آخرت کی ہے، اس لیے مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما۔''

فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدَا.

[راجع: ٢٨٣٤]

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کو جواب دیتے ہوئے کہا: ہم وہ لوگ ہیں جنھوں نے جہاد کرنے کے لیے حضرت محمد ﷺ کی بیعت کی ہے۔ جب تک ہم زندہ رہیں گے ہمیشہ جہاد کرتے رہیں گے۔

٤١٠٠ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ عَلَى مُتُونِهِمْ وَهُمْ يَقُولُونَ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا
عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدَا

[4100] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ انصار و مہاجرین نے مدینہ طیبہ کے اردگرد خندق کھودنا شروع کی۔ وہ اپنی پشتوں پر مٹی اٹھا رہے تھے اور کہتے تھے: ہم وہ لوگ ہیں جنھوں نے حضرت محمد ﷺ سے اسلام پر بیعت کی ہے جب تک ہماری جان میں جان ہے۔

قَالَ: يَقُولُ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يُجِيبُهُمْ: «اللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ، فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ».

نبی ﷺ انھیں جواب دیتے ہوئے فرماتے تھے: ''اے اللہ! خیر و برکت تو صرف اخروی زندگی میں ہے، اس لیے تو انصار و مہاجرین کو برکت عطا فرما۔''

قَالَ: يُؤْتَوْنَ بِمِلْءِ كَفِّيْ مِنَ الشَّعِيرِ فَيُصْنَعُ لَهُمْ بِإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ تُوضَعُ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ وَالْقَوْمُ جِيَاعٌ وَهِيَ بَشِعَةٌ فِي الْحَلْقِ وَلَهَا رِيحٌ مُّنْتِنٌ.

[راجع: ٢٨٣٤]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ان مجاہدین کے لیے چلو بھر جو لائے جاتے اور بدبودار چربی میں انھیں پکایا جاتا اور اس قسم کی خوراک کو مہاجرین کے سامنے رکھ دیا جاتا جبکہ وہ بہت بھوکے ہوتے تھے۔ اس قسم کا بدمزہ کھانا حلق کو پکڑتا اور اس میں پھنس جاتا تھا اور اس سے بو آتی تھی۔

فائدہ: حدیث کے آخر میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے جذبۂ جہاد کا بیان ہے کہ ناقص اور بدبودار کھانا ملنے کے باوجود جوش و خروش میں کمی نہیں آتی تھی۔ واقعی مجاہد کی یہی شان ہوتی ہے۔

٤١٠١ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ

[4101] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے

الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ [كُدْيَةٌ] شَدِيدَةٌ فَجَاؤُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: هٰذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ، فَقَالَ: «أَنَا نَازِلٌ»، ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ وَّلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَّا نَذُوقُ ذَوَاقًا فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فِي الْكُدْيَةِ فَعَادَ كَثِيبًا أَهْيَلَ أَوْ أَهْيَمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! ائْذَنْ لِّي إِلَى الْبَيْتِ، فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي: رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ شَيْئًا مَّا كَانَ فِي ذٰلِكَ صَبْرٌ، فَعِنْدَكِ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: عِنْدِي شَعِيرٌ وَّعَنَاقٌ، فَذَبَحْتُ الْعَنَاقَ، وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ حَتّٰى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ، ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْعَجِينُ قَدِ انْكَسَرَ وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْأَثَافِي قَدْ كَادَتْ أَنْ تَنْضَجَ، فَقُلْتُ: طُعَيِّمٌ لِّي فَقُمْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ، قَالَ: «كَمْ هُوَ؟» فَذَكَرْتُ لَهُ، قَالَ: «كَثِيرٌ طَيِّبٌ»، قَالَ: «قُلْ لَّهَا لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّورِ حَتّٰى آتِيَ». فَقَالَ: «قُومُوا»، فَقَامَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ قَالَ: وَيْحَكِ، جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَمَنْ مَّعَهُمْ، قَالَتْ: هَلْ سَأَلَكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: «ادْخُلُوا وَلَا تَضَاغَطُوا». فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ وَيُخَمِّرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُّورَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ وَيُقَرِّبُ إِلٰى أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ، فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَغْرِفُ حَتّٰى شَبِعُوا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ، قَالَ: «كُلِي هٰذَا وَأَهْدِي، فَإِنَّ النَّاسَ أَصَابَتْهُمْ

فرمایا: ہم خندق کے دن زمین کھود رہے تھے۔ اچانک ایک سخت چٹان نمودار ہوئی۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: خندق میں ایک سخت چٹان نکل آئی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''میں خود اتر کر اسے دور کرتا ہوں۔'' چنانچہ آپ کھڑے ہوئے تو (بھوک کی وجہ سے) آپ کے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے تھے اور ہم بھی تین دن سے بھوکے پیاسے تھے۔ نبی ﷺ نے کدال اپنے ہاتھ میں لی اور جب اس چٹان پر ماری تو مارتے ہی وہ ریت کی طرح ریزہ ریزہ ہو گئی۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے گھر جانے کی اجازت دیں۔ پھر میں نے گھر آ کر اپنی بیوی سے کہا: آج میں نے نبی ﷺ کو اس حالت میں دیکھا ہے جو مجھ سے برداشت نہیں ہو سکی۔ کیا تمھارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ اس نے کہا: میرے پاس کچھ جو ہیں اور ایک بکری کا بچہ ہے۔ میں نے جلدی سے بکری کا بچہ ذبح کیا اور میری بیوی نے جو پیسے۔ پھر ہم نے گوشت کے ٹکڑے ہنڈیا میں رکھے۔ اس کے بعد میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آٹا گوندھا جا چکا تھا اور گوشت چولہے پر پکنے کے قریب تھا۔ میں نے آپ سے گزارش کی: اللہ کے رسول! گھر کھانے کے لیے تھوڑا سا کھانا تیار ہے۔ آپ ایک دو آدمیوں کو ساتھ لے کر تشریف لے چلیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھانا کس قدر ہے؟'' میں نے آپ کو سب کچھ بتا دیا تو آپ نے فرمایا: ''یہ تو مقدار میں بہت اور معیار میں بہت عمدہ اور پاکیزہ ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''بس اپنی بیوی سے کہو کہ میرے آنے سے پہلے ہنڈیا چولہے سے نہ اتارے اور نہ تنور سے روٹی نکالے۔'' پھر آپ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ''سب لوگ چلیں۔'' چنانچہ تمام مہاجرین اور انصار تیار ہو گئے۔ جب حضرت جابر رضی اللہ عنہ گھر پہنچے تو اپنی

مَّجَاعَةٌ». [راجع: ٣٠٧٠]

بیوی سے کہا: اب کیا ہو گا؟ نبی ﷺ تو تمام مہاجرین اور انصار کو ساتھ لے کر تشریف لا رہے ہیں۔ ان کی بیوی نے پوچھا: کیا آپ ﷺ نے تم سے کچھ دریافت کیا تھا؟ میں نے کہا: ہاں۔ اس دوران میں آپ ﷺ نے صحابۂ کرام ﷺ سے فرمایا: ''سب اندر آ جاؤ لیکن ازدہام نہ کرو۔'' پھر آپ ﷺ نے روٹیوں کے ٹکڑے کیے اور ان پر گوشت ڈالنے لگے۔ جب آپ ہنڈیا اور تنور سے کچھ نکالتے تو انھیں ڈھانپ دیتے۔ آپ ﷺ نے وہ کھانا اپنے صحابۂ کرام ﷺ کے قریب کر دیا۔ اسی طرح آپ مسلسل روٹیوں کے ٹکڑے کرتے رہے اور ان پر گوشت ڈالتے رہے حتی کہ تمام صحابۂ کرام ﷺ سیر ہو گئے اور کھانا بھی بچ گیا۔ (آخر میں) آپ ﷺ نے حضرت جابر کی بیوی سے فرمایا: ''اب یہ کھانا تم خود بھی کھاؤ اور لوگوں کو ہدیہ بھی بھیجو کیونکہ لوگ آج کل فاقے میں مبتلا ہیں۔''

٤١٠٢ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ خَمَصًا شَدِيدًا فَانْكَفَيْتُ إِلَى امْرَأَتِي، فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ خَمَصًا شَدِيدًا. فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِّنْ شَعِيرٍ وَّلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا، وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ، فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَبِمَنْ مَّعَهُ، فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَّنَا وَطَحَنَّا صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ

[4102] حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب خندق کھودی جا رہی تھی تو میں نے نبی ﷺ کو سخت بھوک میں مبتلا دیکھا۔ میں اپنی بیوی کے پاس پلٹ کر آیا اور اسے کہا: کیا تمھارے پاس کوئی کھانے کی چیز موجود ہے؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سخت بھوک کی حالت میں دیکھا ہے۔ اس نے ایک تھیلا نکالا جس میں ایک صاع جو تھے، نیز ہمارے ہاں پالتو بکری کا ایک بچہ بھی تھا۔ میں نے اسے ذبح کیا اور اس نے جو پیس کر آٹا تیار کیا، میرے ذبح سے فارغ ہونے تک وہ بھی آٹا گوندھ کر فارغ ہو گئی۔ میں نے گوشت کے ٹکڑے کر کے ہنڈیا میں ڈال دیے۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں واپس آنے لگا تو بیوی کہنے لگی: مجھے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کے سامنے رسوا نہ کرنا، چنانچہ میں نے

كَانَ عِنْدَنَا، فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَّعَكَ، فَصَاحَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ! إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا فَحَيَّهَلًا بِكُمْ». فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ». فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ: بِكَ، وَبِكَ، فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ، فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ: «ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا»، وَهُمْ أَلْفٌ، فَأُقْسِمُ بِاللهِ لَقَدْ أَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا، وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ. [راجع: ٣٠٧٠]

آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آہستہ سے بات کی۔ میں نے کہا: اللہ کے رسول! ہمارا ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ تھا، جسے ہم نے ذبح کیا ہے اور میری بیوی نے ایک صاع جَو کا آٹا پیسا ہے، جو ہمارے پاس تھے، آپ اور آپ کے چند اصحاب تشریف لائیں۔ نبی ﷺ نے بآواز بلند فرمایا: ''اے خندق کھودنے والو! جابر نے کھانے کی دعوت دی ہے، لہٰذا تم سب لوگ آ جاؤ۔'' رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''میرے آنے تک ہنڈیا کو چولہے سے نہ اتارو اور نہ گوندھے ہوئے آٹے کی روٹیاں ہی پکاؤ، چنانچہ میں گھر آیا اور رسول اللہ ﷺ بھی لوگوں کے آگے آگے تشریف لا رہے تھے۔ میں نے جلدی سے آ کر بیوی کو اطلاع دی تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ ایسا ایسا سلوک کرے! میں نے اسے کہا کہ جو تو نے کہا تھا میں نے وہی کچھ آپ سے کہا تھا۔ بہرحال اس نے آپ ﷺ کی خدمت میں گوندا ہوا آٹا پیش کیا تو آپ نے اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ ہنڈیا کی طرف متوجہ ہوئے تو اس میں بھی لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا کی۔ پھر آپ نے فرمایا: ''روٹیاں پکانے والی کو بلاؤ جو تمھارے ساتھ روٹیاں پکائے اور ہنڈیا سے سالن نکالتی رہو لیکن اسے چولہے سے نہ اتارو۔'' حال یہ تھا کہ صحابہ کی تعداد ایک ہزار تھی۔ میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ ان سب نے سیر ہو کر کھانا کھایا حتی کہ انھوں نے وہ کھانا چھوڑ دیا (اور کھانا بچ گیا) جب تمام لوگ فارغ ہو کر واپس گئے تو ہماری ہنڈیا جوں کی توں جوش مار رہی تھی اور گوندھے ہوئے آٹے سے اسی طرح روٹیاں پکائی جا رہی تھیں۔

٤١٠٣ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

[4103] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل فرمانِ باری تعالیٰ کے متعلق فرمایا: ''جب وہ

اللهُ عَنْهَا ﴿إِذْ جَآءُوكُم مِّن فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ ٱلْأَبْصَـٰرُ وَبَلَغَتِ ٱلْقُلُوبُ ٱلْحَنَاجِرَ﴾ قَالَتْ: كَانَ ذَاكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ.

(مشرکین) تمھارے بالائی علاقے سے اور تمھارے نشیبی علاقے سے تم پر چڑھ آئے اور (مارے ڈر کے) تمھاری آنکھیں پتھرا گئی تھیں اور دل حلق تک آ گئے تھے۔" یہ صورت حال غزوۂ خندق کے وقت پیش آئی تھی۔

٤١٠٤ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى أَغْمَرَ بَطْنَهُ - أَوِ اغْبَرَّ بَطْنُهُ - يَقُولُ:

[4104] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ خندق کے دن مٹی اٹھاتے تھے حتی کہ غبار نے آپ کا پیٹ چھپا دیا تھا یا آپ کا پیٹ غبار آلود ہو چکا تھا اور آپ یہ اشعار پڑھتے تھے:

«وَاللهِ لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّ الْأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا»

"اللہ کی قسم! اگر اللہ (کا کرم) نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، نہ صدقہ کرتے اور نہ نماز ہی پڑھتے۔ (اے اللہ!) ہم پر سکون و اطمینان نازل فرما۔ اور اگر ہم دشمن کا مقابلہ کریں تو ہمیں ثابت قدم رکھ۔ بلاشبہ ان لوگوں (اہل مکہ) نے ہم پر زیادتی کی ہے۔ جب انھوں نے فتنے کا ارادہ کیا تو ہم نے صاف انکار کر دیا۔"

وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ: «أَبَيْنَا أَبَيْنَا». [راجع: ٢٨٣٦]

ہم نے صاف انکار کر دیا، ہم نے صاف انکار کر دیا کہتے ہوئے آپ کی آواز بلند ہو جاتی تھی۔

٤١٠٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ». [راجع: ١٠٣٥]

[4105] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "بادصبا کے ذریعے سے میری مدد کی گئی اور قوم عاد کو دبور ہوا سے تباہ کیا گیا۔"

٤١٠٦ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ

[4106] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ غزوۂ احزاب کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو میں نے خود دیکھا کہ آپ خندق کھودتے اور اس کی مٹی بھی اٹھا اٹھا کر باہر لاتے تھے حتی کہ آپ کے بطن مبارک

يَوْمُ الْأَحْزَابِ وَخَنْدَقَ، رَسُولُ اللهِ ﷺ رَأَيْتُهُ يَنْقُلُ مِنْ تُرَابِ الْخَنْدَقِ حَتّٰى وَارٰى عَنِّي التُّرَابُ جِلْدَةَ بَطْنِهِ - وَكَانَ كَثِيرَ الشَّعْرِ - فَسَمِعْتُهُ يَرْتَجِزُ بِكَلِمَاتِ ابْنِ رَوَاحَةَ، وَهُوَ يَنْقُلُ مِنَ التُّرَابِ يَقُولُ:

کی جلد گرد و غبار سے اٹ گئی تھی جبکہ آپ کے سینے پر گھنے بال تھے۔ میں نے خود سنا کہ آپ ﷺ مٹی اٹھاتے ہوئے حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے رجز یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

«اللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّ الْأُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
وَإِنْ أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا»

قَالَ: ثُمَّ يَمُدُّ صَوْتَهُ بِآخِرِهَا. [راجع: ٢٨٣٦]

”اے اللہ! اگر تو نہ ہوتا تو ہمیں سیدھا راستہ نہ ملتا۔ نہ ہم صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے۔ ہم پر اپنی طرف سے سکینت نازل فرما۔ اور اگر (دشمن سے) ہمارا آمنا سامنا ہو جائے تو ہمیں ثابت قدمی عطا فرما۔ یہ لوگ ہمارے خلاف چڑھ آئے ہیں۔ اور جب یہ (ہم سے) کوئی فتنہ چاہتے ہیں تو ہم ان کی بات نہیں مانتے بلکہ انکار کر دیتے ہیں۔“

راوی کہتا ہے کہ آپ ﷺ آخری کلمات کو خوب کھینچ کھینچ کر پڑھتے تھے۔

٤١٠٧ - حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ دِينَارٍ - عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَوَّلُ يَوْمٍ شَهِدْتُهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ.

[4107] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: سب سے پہلے میں نے جس جنگ میں شرکت کی وہ غزوۂ خندق تھا۔

٤١٠٨ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ وَنَسْوَاتُهَا تَنْطُفُ، قُلْتُ: قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ، فَلَمْ يُجْعَلْ لِّي مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ، فَقَالَتِ: الْحَقْ فَإِنَّهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ وَأَخْشٰى أَنْ يَكُونَ فِي احْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ، فَلَمْ تَدَعْهُ حَتّٰى ذَهَبَ، فَلَمَّا تَفَرَّقَ

[4108] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے پاس گیا تو ان کے سر کے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا: آپ نے دیکھا کہ لوگوں نے کیا کیا ہے؟ مجھے تو حکومت کا کچھ حصہ بھی نہیں ملا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: لوگوں کے اجتماع میں شرکت کرو۔ وہ تمھارا انتظار کر رہے ہیں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ تمھارے رک جانے سے مزید اختلاف ہوگا۔ آخر کار ان کے اصرار کرنے پر وہ اجتماع میں گئے۔ جب لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کر

النَّاسُ خَطَبَ مُعَاوِيَةُ، قَالَ: مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهُ، فَلَنَحْنُ أَحَقُّ بِهِ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ.

کے چلے گئے تو امیر معاویہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اس (خلافت کے) موضوع پر جس نے کوئی بات کرنی ہے وہ اپنا سر اٹھائے، یقیناً ہم اس سے اور اس کے باپ سے خلافت کے زیادہ حق دار ہیں۔

قَالَ حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ: فَهَلَّا أَجَبْتَهُ؟ قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَحَلَلْتُ حُبْوَتِي وَهَمَمْتُ أَنْ أَقُولَ: أَحَقُّ بِهٰذَا الْأَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَأَبَاكَ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَخَشِيتُ أَنْ أَقُولَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ وَتَسْفِكُ الدَّمَ، وَيُحْمَلُ عَنِّي غَيْرُ ذٰلِكَ، فَذَكَرْتُ مَا أَعَدَّ اللهُ فِي الْجِنَانِ. قَالَ حَبِيبٌ: حُفِظْتَ وَعُصِمْتَ.

حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس وقت آپ نے اس بات کا جواب کیوں نہ دیا؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے تو گرہ کھول کر بات کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ انھیں جواب دوں: خلافت کا تم سے زیادہ حق دار وہ شخص ہے جس نے تم سے اور تمھارے باپ سے اسلام کی سربلندی کے لیے جنگ لڑی تھی لیکن مجھے خطرہ لاحق ہوا کہ مبادا میری اس بات سے مسلمانوں کے درمیان اختلاف بڑھ جائے اور خونریزی ہو جائے اور میری طرف ایسی بات منسوب کر دی جائے جو میں نے نہ کہی ہو، نیز مجھے وہ اجر و ثواب یاد آ گیا جو صبر کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے جنتوں میں تیار کر رکھا ہے۔ حبیب نے کہا: اچھا ہوا آپ محفوظ رہے اور فتنوں سے بچ گئے۔

قَالَ مَحْمُودٌ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: وَنَوْسَاتُهَا.

(راوی حدیث) محمود نے عبدالرزاق سے [نَسْوَاتُهَا] کے بجائے [نَوْسَاتُهَا] کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

٤١٠٩ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ: «نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَنَا». [انظر: ٤١١٠]

[4109] حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے غزوۂ احزاب کے دن فرمایا: ''اب ہم ان پر چڑھائی کریں گے وہ ہم پر چڑھ کر نہیں آئیں گے۔''

٤١١٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يَقُولُ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ حِينَ أَجْلَى الْأَحْزَابُ عَنْهُ: «الْآنَ نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَنَا،

[4110] حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ سے لشکر دور کر دیے گئے تو میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اب ہم ان پر حملہ آور ہوں گے۔ انھیں ہم سے لڑنے کی طاقت نہیں ہوگی۔ ہم ان پر چڑھائی کریں گے۔''

نَحْنُ نَسِيرُ إِلَيْهِمْ». [راجع: ٤١٠٩]

٤١١١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ: «مَلَأَ اللهُ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا، كَمَا شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ». [راجع: ٢٩٣١]

[4111] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے خندق کے دن فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ان (کافروں) کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے کیونکہ انھوں نے ہمیں صلاۃ وسطیٰ ادا کرنے سے روک دیا حتی کہ سورج غروب ہو گیا۔''

٤١١٢ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَمَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا كِدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغْرُبَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَاللهِ مَا صَلَّيْتُهَا»، فَنَزَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا، فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَمَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ. [راجع: ٥٩٦]

[4112] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خندق کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ سورج غروب ہونے کے بعد آئے اور کفار قریش کو برا بھلا کہنے لگے۔ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں تو نماز نہیں پڑھ سکا تا آنکہ سورج غروب ہو گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں نے بھی نماز عصر نہیں پڑھی۔'' اس کے بعد ہم نبی ﷺ کے ہمراہ وادئ بطحان میں ٹھہرے اور آپ نے نماز کے لیے وضو کیا تو ہم نے بھی نماز کے لیے وضو کیا۔ پھر آپ نے سورج غروب ہونے کے بعد نماز عصر پڑھی۔ پھر اس کے بعد آپ نے نماز مغرب ادا کی۔

فائدہ: صلوۃ وسطیٰ کے متعلق صراحت ہے کہ اس سے مراد نماز عصر ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو اس نماز کے فوت ہونے کا اس قدر ملال تھا کہ آپ نے مشرکین پر بددعا فرمائی۔

٤١١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ: «مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟» فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟» فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟» فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، ثُمَّ

[4113] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے خندق کے دن فرمایا: ''کون ہے جو ہمیں دشمنوں کے حالات سے آگاہ کرے؟'' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ان کی خبر لاتا ہوں۔ آپ نے پھر پوچھا: ''قوم کی خبر کون لائے گا؟'' تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں لاؤں گا۔ آپ نے تیسری مرتبہ پوچھا: ''قوم

قَالَ: «إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ». [راجع: ٢٨٤٦]

کے حالات سے ہمیں کون مطلع کرے گا؟'' تو اس مرتبہ بھی حضرت زبیر ؓ نے عرض کی کہ یہ کام میں سرانجام دوں گا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کے مخلص مددگار ہوتے ہیں اور میرا خاص مددگار زبیر ہے۔''

٤١١٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ، أَعَزَّ جُنْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ، فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ».

[4114] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ تنہا ہے۔ اس نے اپنے لشکر کو غالب کیا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی۔ اس اکیلے نے کافروں کے لشکر کو مغلوب کیا۔ (وہ باقی ہے اور) اس کے بعد کچھ بھی نہیں۔

٤١١٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَعَبْدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ! سَرِيعَ الْحِسَابِ! اهْزِمِ الْأَحْزَابَ! اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ». [راجع: ٢٩٣٣]

[4115] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے افواج کفار پر بایں الفاظ بددعا فرمائی: ''اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، جلدی حساب لینے والے، لشکر کفار کو شکست دے۔ اے اللہ! انھیں شکست دے اور ان کی طاقت کو متزلزل کر دے۔''

٤١١٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ وَّنَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْغَزْوِ أَوِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ يَبْدَأُ فَيُكَبِّرُ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ يَقُولُ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُونَ تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، سَاجِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ

[4116] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب کسی جنگ یا حج وعمرہ سے واپس آتے تو پہلے تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے، پھر یوں فرماتے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اسی کی حکومت ہے۔ حمد وثنا بھی اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ اے اللہ! ہم واپس ہو رہے ہیں، توبہ کرتے ہوئے، عبادت کرتے ہوئے، اپنے رب کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اور اپنے رب کی حمد وثنا کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس

وَحْدَهُ». [راجع: ١٧٩٧]

اکیلے نے کفار کی فوجوں کو شکست دے دی۔"

(٣١) بَابُ مَرْجِعِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْأَحْزَابِ وَمَخْرَجِهِ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ وَمُحَاصَرَتِهِ إِيَّاهُمْ

باب: 31- نبی ﷺ کا غزوۂ احزاب سے واپس آ کر بنو قریظہ پر چڑھائی کرنا اور ان کا محاصرہ کرنا

٤١١٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ! وَاللهِ مَا وَضَعْنَاهُ، فَاخْرُجْ إِلَيْهِمْ، قَالَ: «فَإِلَى أَيْنَ؟» قَالَ: هَاهُنَا، وَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ. [راجع: ٤٦٣]

[4117] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ غزوۂ خندق سے واپس لوٹے اور ہتھیار اتار کر غسل فرمایا تو آپ کے پاس حضرت جبریل ؑ حاضر ہوئے اور کہا: آپ نے تو ہتھیار اتار دیے ہیں۔ اللہ کی قسم! ہم نے انھیں نہیں اتارا۔ اب آپ ان کی طرف کوچ فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: "کس طرف جانا ہے؟" حضرت جبریل ؑ نے کہا کہ اس طرف اور بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ پھر نبی ﷺ نے ان کی طرف لشکر کشی کی۔

٤١١٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِي زُقَاقِ بَنِي غَنْمٍ مَوْكِبِ جِبْرِيلَ حِينَ سَارَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ.

[4118] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں اب بھی قبیلۂ بنو غنم کی گلیوں میں حضرت جبریل ؑ کی سواری کی وجہ سے اٹھتا ہوا گرد و غبار دیکھ رہا ہوں، جب رسول اللہ ﷺ نے بنو قریظہ پر چڑھائی کی تھی۔

٤١١٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ: «لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ»، فَأَدْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ نُصَلِّي، لَمْ يُرَدْ مِنَّا ذٰلِكَ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِّنْهُمْ. [راجع: ٩٤٦]

[4119] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے احزاب کے دن فرمایا: "ہر شخص نماز عصر بنو قریظہ پہنچ کر ہی ادا کرے۔" بعض حضرات کو نماز عصر کا وقت راستے میں آ گیا تو ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم تو بنو قریظہ پہنچ کر ہی نماز ادا کریں گے جبکہ بعض نے کہا: ہم تو ابھی نماز پڑھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ہمارے متعلق یہ ارادہ نہیں کیا کہ ہم نماز نہ پڑھیں۔ بعد میں نبی ﷺ کے سامنے اس کا تذکرہ ہوا تو آپ نے کسی پر بھی خفگی کا اظہار نہ فرمایا۔

٤١٢٠ - حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ. وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ ﷺ النَّخَلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ، وَإِنَّ أَهْلِي أَمَرُونِي أَنْ آتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْأَلَهُ الَّذِينَ كَانُوا أَعْطَوْهُ أَوْ بَعْضَهُ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَعْطَاهُ أُمَّ أَيْمَنَ فَجَاءَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِي عُنُقِي تَقُولُ: كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ، لَا يُعْطِيكَهُمْ وَقَدْ أَعْطَانِيهَا، أَوْ كَمَا قَالَتْ، وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «لَكِ كَذَا» وَتَقُولُ: كَلَّا وَاللهِ، حَتَّى أَعْطَاهَا - حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: - عَشَرَةَ أَمْثَالِهِ، أَوْ كَمَا قَالَ. [راجع: ٢٦٣٠]

[4120] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: صحابۂ کرام ؓ اپنے باغات میں سے کچھ درخت نبی ﷺ کے لیے مقرر کر دیتے تھے یہاں تک کہ جب بنو قریظہ اور بنو نضیر کو فتح کیا تو میرے اہل خانہ نے مجھے نبی ﷺ کی خدمت میں بھیجا تاکہ میں آپ سے تمام یا کچھ کھجوروں کی واپسی کا مطالبہ کروں جو انھوں نے آپ کو دے رکھی تھیں۔ نبی ﷺ نے ہماری کچھ کھجوریں حضرت ام ایمن ؓ کو دے رکھی تھیں۔ اس دوران میں وہ بھی تشریف لے آئیں تو انھوں نے میری گردن میں کپڑا ڈال کر کہا: قطعاً نہیں، مجھے اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں! جو کھجوریں آپ نے مجھے عطا کی ہیں وہ تمھیں ہرگز واپس نہیں ملیں گی یا اس طرح کے کوئی اور کلمات کہے۔ نبی ﷺ (ان سے یہ) فرماتے تھے: ''تمھیں ان کے عوض اتنے درخت دے دیتے ہیں۔'' لیکن وہ کہتیں: ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! یہ کھجوریں تمھیں واپس نہیں کروں گی۔ (راویٔ حدیث معتمر کے والد گرامی سلیمان نے کہا:) میرا خیال ہے حضرت انس ؓ نے کہا کہ آپ ﷺ نے انھیں دس گنا زیادہ کھجوریں دے کر راضی کیا۔ یا (حضرت انس ؓ نے) اس سے ملتے جلتے الفاظ بیان فرمائے تھے۔

فائدہ: ہجرت کے بعد انصار مدینہ نے مہاجرین سے مواسات اور ہمدردی کرتے ہوئے اپنے نخلستان سے کچھ درخت وقتی طور پر نفع اٹھانے کے لیے انھیں دے دیے تھے۔ حضرت ام سلیم ؓ نے اس بنا پر رسول اللہ ﷺ کو چند درخت استعمال کے لیے دیے تھے۔ آپ نے ان میں سے کچھ درخت حضرت ام ایمن ؓ کو عطا فرما دیے۔ جب بنو قریظہ اور بنو نضیر کے باغات فتح ہوئے تو مہاجرین ان کے مالک بن گئے۔ اس لیے انصار کی طرف سے وقتی طور پر عطا کردہ درخت انھیں واپس کر دیے گئے، لیکن حضرت ام ایمن ؓ نے یہ خیال کیا کہ وہ ان درختوں کی مالک ہیں، اس لیے انھوں نے وہ درخت واپس کرنے سے انکار کر دیا، چونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کی پرورش کنندہ اور خدمت گزار تھیں، اس لیے حق حضانت کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ ان کا بہت احترام کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے وعدہ فرمایا کہ ان کھجوروں کے عوض تمھیں دس گنا کھجوریں دی جائیں گی تو آپ نے وہ درخت واپس کر دیے۔

٤١٢١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: نَزَلَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلٰى سَعْدٍ فَأَتٰى عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلْأَنْصَارِ: «قُومُوا إِلٰى سَيِّدِكُمْ أَوْ خَيْرِكُمْ»، فَقَالَ: «هٰؤُلَاءِ قُرَيْظَةُ عَلٰى حُكْمِكَ»، فَقَالَ: تَقْتُلُ مِنْهُمْ مُقَاتِلَتَهُمْ، وَتَسْبِي ذَرَارِيَّهُمْ، قَالَ: «قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللهِ»، وَرُبَّمَا قَالَ: «بِحُكْمِ الْمَلِكِ». [راجع: ٣٠٤٣]

[4121] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: بنو قریظہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے کو تسلیم کرتے ہوئے قلعے سے نیچے اترے۔ نبی ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا تو وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب وہ مسجد کے قریب آئے تو نبی ﷺ نے انصار سے فرمایا: ''اپنے سردار یا افضل کی طرف آگے بڑھو۔'' اس کے بعد آپ نے ان سے فرمایا: ''بنو قریظہ نے تمھیں ثالث مان کر ہتھیار ڈال دیے ہیں۔'' چنانچہ انھوں نے یہ فیصلہ دیا کہ ان میں سے جنگجو لوگوں کو قتل کر دیا جائے اور ان کے بچوں اور عورتوں کو قیدی بنا لیا جائے۔ (اس پر) آپ ﷺ نے فرمایا: ''آپ نے اللہ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کیا۔'' یا اس طرح فرمایا: ''تو نے بادشاہانہ فیصلہ دیا۔''

٤١٢٢ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، رَمَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ: حِبَّانُ ابْنُ الْعَرِقَةِ - وَهُوَ حِبَّانُ بْنُ قَيْسٍ مِّنْ بَنِي مَعِيصِ بْنِ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ - رَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ، فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ: قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ، وَاللهِ مَا وَضَعْتُهُ، اخْرُجْ إِلَيْهِمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَأَيْنَ؟» فَأَشَارَ إِلٰى بَنِي قُرَيْظَةَ، فَأَتَاهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَنَزَلُوا عَلٰى حُكْمِهِ، فَرَدَّ الْحُكْمَ إِلٰى سَعْدٍ، قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسْبَى النِّسَاءُ

[4122] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: غزوۂ خندق کے موقع پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے تھے۔ قریش کے ایک حبان بن عرقہ نامی شخص...... جس کا اصل نام حبان بن قیس تھا اور وہ بنو معیص بن عامر بن لؤی کے قبیلے سے تھا...... نے انھیں تیر مارا جو ان کے بازو کی رگ میں لگا تھا۔ نبی ﷺ نے مسجد میں ان کا خیمہ نصب کرایا تھا تاکہ قریب سے ان کی بیمار پرسی کر لیا کریں۔ جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ خندق سے واپس لوٹے، ہتھیار اتار دیے اور غسل فرما لیا تو حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے جبکہ وہ اپنے سر سے غبار جھاڑ رہے تھے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: آپ نے تو ہتھیار اتار دیے ہیں، اللہ کی قسم! میں نے ابھی نہیں اتارے۔ آپ ان کی طرف چلیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کدھر؟'' تو انھوں نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بنو قریظہ پر چڑھائی کی تو انھوں نے آپ کا فیصلہ قبول کر لیا، لیکن آپ نے ان کا فیصلہ

وَالذُّرِّيَّةُ، وَأَنْ تُقْسَمَ أَمْوَالُهُمْ.

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا۔ حضرت سعد نے کہا: میں تو ان کے متعلق یہ فیصلہ دیتا ہوں کہ ان میں سے جنگجو لوگ قتل کر دیے جائیں، ان کی عورتیں اور بچے قیدی بنا لیے جائیں اور ان کا مال و دولت تقسیم کر دیا جائے۔

قَالَ هِشَامٌ: فَأَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ سَعْدًا قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ ﷺ وَأَخْرَجُوهُ، اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَبْقِنِي لَهُ حَتَّى أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ، وَإِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتِي فِيهَا، فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ فَلَمْ يَرُعْهُمْ، وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ، إِلَّا الدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا: يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ! مَا هٰذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ؟ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْذُو جُرْحُهُ دَمًا، فَمَاتَ مِنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. [راجع: ٤٦٣]

(راویٔ حدیث) ہشام نے کہا: مجھے میرے والد گرامی (حضرت عروہ رحمہ اللہ) نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہ دعا کی تھی: اے اللہ! تجھے بخوبی علم ہے کہ مجھے اس سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں کہ میں تیرے راستے میں اس قوم سے جہاد کروں جس نے تیرے رسول ﷺ کو جھٹلایا اور انھیں (ان کے وطن سے) نکلنے پر مجبور کر دیا، لیکن مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو نے ہماری اور ان کی لڑائی کو ختم کر دیا ہے، لہذا اگر ان سے جنگ کا کوئی حصہ باقی ہے تو مجھے زندگی عطا فرما تاکہ میں تیری رضا کے لیے ان سے جنگ کروں، لیکن اگر تو نے لڑائی کے سلسلے کو ختم ہی کر دیا ہے تو میرے اس زخم کو پھر سے ہرا کر دے اور اسی وجہ سے میری موت واقع کر دے۔ اس دعا کے بعد ان کے سینے سے خون جاری ہو گیا۔ مسجد میں قبیلۂ بنو غفار کا خیمہ بھی تھا۔ جب خون ان کی طرف بہتا ہوا آیا تو وہ گھبرائے اور انھوں نے کہا: خیمے والو! تمھاری طرف سے یہ خون ہماری طرف کیوں بہہ کر آ رہا ہے؟ جب دیکھا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔ اسی زخم سے ان کی شہادت واقع ہوئی۔ رضی اللہ عنہ۔

٤١٢٣ - حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَسَّانَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ: «اهْجُهُمْ - أَوْ هَاجِهِمْ - وَجِبْرِيلُ مَعَكَ». [راجع: ٣٢١٣]

[4123] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ غزوۂ بنو قریظہ کے موقع پر نبی ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''مشرکین کی ہجو کرو، حضرت جبریل علیہ السلام تمھارے ساتھ ہیں۔''

٤١٢٤ - وَزَادَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ: «اهْجُ الْمُشْرِكِينَ، فَإِنَّ جِبْرِيلَ مَعَكَ». [راجع: ٣٢١٣]

[4124] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بنو قریظہ کے موقع پر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: ''مشرکین کی ہجو کرو۔ بلاشبہ حضرت جبریل علیہ السلام کی معیت تمھیں حاصل ہے۔''

(٣٢) بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ

باب:32- غزوۂ ذات رقاع کا بیان

وَهِيَ غَزْوَةُ مُحَارِبِ خَصَفَةَ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ مِنْ غَطَفَانَ، فَنَزَلَ نَخْلًا وَّهِيَ بَعْدَ خَيْبَرَ لِأَنَّ أَبَا مُوسَى جَاءَ بَعْدَ خَيْبَرَ.

یہ جنگ محارب قبیلے سے ہوئی تھی جو خصفہ کی اولاد تھے اور یہ خصفہ بنو ثعلبہ کی اولاد سے تھا جو غطفان قبیلے کی ایک شاخ ہے۔ آپ ﷺ نے اس جنگ میں مقام نخل پر قیام کیا تھا۔ یہ غزوہ، غزوۂ خیبر کے بعد ہوا کیونکہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ غزوۂ خیبر کے بعد تشریف لائے تھے (اور غزوۂ ذات الرقاع میں ان کی شرکت ثابت ہے۔)

٤١٢٥ - وَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فِي غَزْوَةِ السَّابِعَةِ، غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ.

[4125] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو ساتویں غزوے، یعنی غزوۂ ذات الرقاع میں صلاۃ خوف پڑھائی تھی۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ يَعْنِي صَلَاةَ الْخَوْفِ بِذِي قَرَدٍ. [انظر: ٤١٢٦، ٤١٢٧، ٤١٣٠، ٤١٣٧]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی ﷺ نے صلاۃ خوف مقام ذی قرد میں پڑھی تھی۔

٤١٢٦ - وَقَالَ بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ: حَدَّثَنِي زِيَادُ ابْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي مُوسَى: أَنَّ جَابِرًا حَدَّثَهُمْ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بِهِمْ يَوْمَ مُحَارِبٍ وَّثَعْلَبَةَ. [راجع: ٤١٢٥]

[4126] حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے اپنے اصحاب کو غزوۂ محارب اور بنو ثعلبہ میں صلاۃ خوف پڑھائی تھی۔

٤١٢٧ - وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: سَمِعْتُ وَهْبَ ابْنَ كَيْسَانَ: سَمِعْتُ جَابِرًا: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى ذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ فَلَقِيَ جَمْعًا مِّنْ غَطَفَانَ فَلَمْ يَكُنْ قِتَالٌ، وَأَخَافَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَتَيِ الْخَوْفِ.

[4127] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے کہ نبی ﷺ غزوۂ ذات الرقاع کے لیے مقام نخل سے روانہ ہوئے تھے۔ وہاں آپ کا قبیلۂ غطفان کی ایک جماعت سے سامنا ہوا لیکن باقاعدہ جنگ نہیں ہوئی تھی۔ البتہ مسلمانوں پر کفار کے اچانک حملے کا خطرہ تھا، اس لیے نبی ﷺ نے دو رکعت صلاۃ خوف پڑھائی۔

وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْقَرَدِ. [راجع: ٤١٢٥]

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ غزوۂ ذات قرد میں شریک تھا۔

فائدہ: صلاۃ خوف کے متعلق امام بخاری رحمہ اللہ نے مختلف روایات پیش کی ہیں۔ اس سے مقصود صلاۃ خوف کے متعلق جو اختلاف ہے اسے بیان کرنا ہے کہ پہلے پہلے اسے کس مقام پر ادا کیا گیا۔ اس بات پر اتفاق ہے کہ غزوۂ خندق کے وقت صلاۃ خوف کا حکم نہیں تھا۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگی مصروفیات کی وجہ سے صلاۃ وسطیٰ، یعنی نماز عصر کو ترک فرمایا، حالانکہ اس کی محافظت کے متعلق قرآن کریم میں خصوصی حکم ہے۔ غزوۂ خندق میں ایک ایسا موقع بھی آیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر، عصر اور مغرب کو عشاء کے وقت ادا کیا۔ اہل سیر نے بیان کیا ہے کہ صلاۃ خوف کا حکم غزوۂ ذات الرقاع میں ہوا۔ بعض نے غزوۂ عسفان میں بیان کیا ہے اور بعض غزوۂ ذی قرد کے موقع پر اس کے حکم کے قائل ہیں۔ ان مختلف روایات میں جمع کی یہی صورت ممکن ہے کہ اس کے متعلق اولیت کی قید نہ لگائی جائے۔ صرف یہ کیا جائے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ ذات الرقاع، غزوۂ ذی قرد اور غزوۂ عسفان وغیرہ میں صلوۃ خوف ادا فرمائی ہے۔ واللہ أعلم۔

٤١٢٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ وَّنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَّعْتَقِبُهُ، فَنَقِبَتْ أَقْدَامُنَا وَنَقِبَتْ قَدَمَايَ وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي وَكُنَّا نَلُفُّ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخِرَقَ فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ مِنَ الْخِرَقِ عَلَى أَرْجُلِنَا.

[4128] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم ایک غزوے میں نبی ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے جبکہ ہم چھ آدمی تھے۔ ہمارے پاس ایک ہی اونٹ تھا جس پر باری باری سواری کرتے تھے۔ اس سفر میں ہمارے پاؤں زخمی ہو گئے۔ میرے قدم بھی زخمی ہوئے حتی کہ میرے (پاؤں کے) ناخن گر گئے تو ہم نے اپنے پاؤں پر چیتھڑے لپیٹ لیے، اس لیے اس غزوے کا نام ذات الرقاع رکھا گیا کیونکہ ہم نے اپنے پاؤں پر پٹیاں باندھی تھیں۔

وَحَدَّثَ أَبُو مُوسَى بِهَذَا الْحَدِيثِ ثُمَّ كَرِهَ ذَلِكَ، قَالَ: مَا كُنْتُ أَصْنَعُ بِأَنْ أَذْكُرَهُ؟ كَأَنَّهُ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی لیکن پھر وہ اسے پسند نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ نیکی میں نے

كَرِهَ أَنْ يَّكُونَ شَيْءٌ مِّنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ.

اس لیے نہیں کی تھی کہ اس کا شہرہ کروں۔ گویا انھوں نے اپنے اس عمل کو ظاہر کرنا پسند نہیں کیا۔

٤١٢٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ يَّزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ: أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وِّجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَّأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وُجَاهَ الْعَدُوِّ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَّأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ.

[4129] حضرت صالح بن خوات رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ اس صحابی سے بیان کرتے ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ صلاۃ خوف پڑھی تھی کہ ایک گروہ نے آپ ﷺ کے ہمراہ صف بندی کی جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ جو گروہ آپ کے ہمراہ تھا، آپ نے اسے ایک رکعت پڑھائی۔ پھر آپ کھڑے رہے کہ ان لوگوں نے اپنی نماز مکمل کر لی۔ پھر وہ چلے گئے اور دشمن کے سامنے صف بندی کی۔ پھر دوسرا گروہ آیا تو آپ نے ان کو باقی ماندہ دوسری رکعت پڑھائی۔ پھر آپ بیٹھے رہے حتی کہ لوگوں نے اپنی اپنی نماز پوری کر لی۔ پھر آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔

٤١٣٠ - وَقَالَ مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِنَخْلٍ فَذَكَرَ صَلَاةَ الْخَوْفِ.

[4130] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ مقام نخل میں تھے۔ پھر انھوں نے صلاۃ خوف کا ذکر کیا۔

قَالَ مَالِكٌ: وَذٰلِكَ أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ. تَابَعَهُ اللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ: أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَنِي أَنْمَارٍ. [راجع: ٤١٢٥]

امام مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ نماز خوف کے متعلق میں نے جتنی بھی روایات سنی ہیں، یہ روایت ان سب سے بہتر ہے۔ دوسری سند سے مروی ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے غزوۂ بنو انمار میں صلاۃ خوف پڑھی تھی۔

فائدہ: غزوۂ بنو انمار، غزوۂ بنو محارب و ثعلبہ اور غزوۂ ذات الرقاع ایک ہی جنگ کے متعدد نام ہیں۔ غزوۂ ذات الرقاع کا سبب یہ ہے کہ ایک اعرابی مدینہ طیبہ کچھ سامان لایا اور اس نے کہا کہ میں نے بنو ثعلبہ اور بنو انمار کے لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ تم پر حملے کی تیاری کر رہے ہیں اور تم ان سے غافل ہو، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے چار سو مجاہدین اپنے ساتھ لیے اور ان کی سرکوبی کے لیے روانہ ہوئے۔ ایک دوسری روایت کے مطابق مجاہدین کی تعداد سات سو تھی۔ نیز اس روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ غزوۂ بنی انمار، غزوۂ محارب و ثعلبہ سے متحد ہے اور غزوۂ محارب و ثعلبہ ہی غزوۂ ذات الرقاع ہے۔[1]

1 فتح الباري: 530/7.

٤١٣١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى [بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ]، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ: يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَطَائِفَةٌ مِّنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وُجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيُصَلِّي بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ يَقُومُونَ فَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَّيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ، ثُمَّ يَذْهَبُ هٰؤُلَاءِ إِلَى مَقَامِ أُولٰئِكَ فَيَجِيءُ أُولٰئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَهُ ثِنْتَانِ، ثُمَّ يَرْكَعُونَ وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ.

[4131] حضرت صالح بن خوات رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا کہ صلاۃ خوف میں امام قبلہ رو ہو کر کھڑا ہوگا اور مجاہدین کا ایک گروہ امام کے ساتھ کھڑا ہو۔ اس دوران میں مجاہدین کا دوسرا گروہ دشمن کے سامنے صف آراء رہے، ان کے منہ دشمن کی طرف ہوں۔ امام اپنے ساتھ والے گروہ کو پہلے ایک رکعت پڑھائے، پھر وہ کھڑے ہو کر اپنا اپنا رکوع اور دو دو سجدے اسی جگہ کر لیں۔ پھر یہ گروہ دوسرے گروہ کی جگہ چلا جائے اور امام ان کو بھی ایک رکعت پڑھائے، اس طرح امام کی دو رکعتیں پوری ہو جائیں گی اور یہ دوسرا گروہ ایک رکوع اور دو سجدے خود ادا کرے گا۔

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحِ ابْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

(راویٔ حدیث) مسدد اپنے استاد یحییٰ سے، وہ شعبہ سے اور وہ عبدالرحمٰن بن قاسم سے بواسطۂ قاسم، انھوں نے حضرت صالح بن خوات سے روایت کیا اور وہ سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے یہ کیفیت آپ ﷺ سے بیان کی ہے۔

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَحْيٰى: سَمِعَ الْقَاسِمَ: أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلٍ، حَدَّثَهُ قَوْلَهُ.

محمد بن عبیداللہ نے اپنی سند سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

٤١٣٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ. [راجع: ٩٤٢]

[4132] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نجد کی طرف جہاد میں شریک ہوا۔ ہم نے دشمن کا مقابلہ کیا اور ان کے سامنے صف بندی کی۔

٤١٣٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ

[4133] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو گروہوں میں سے ایک کو نماز پڑھائی

اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ، ثُمَّ انْصَرَفُوا فَقَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ، فَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ. [راجع: ٩٤٢]

جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا رہا۔ پھر جن لوگوں نے نماز پڑھی، وہ گئے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ کھڑے ہو گئے تو آپ ﷺ نے ان کو ایک رکعت پڑھا دی، پھر سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد یہ لوگ کھڑے ہوئے اور اپنی رہ جانے والی رکعت ادا کی۔ اسی طرح وہ بھی کھڑے ہوئے تو انھوں نے بھی اپنی ایک رکعت پوری کی جو باقی رہ گئی تھی۔

٤١٣٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سِنَانٌ وَّأَبُو سَلَمَةَ: أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قِبَلَ نَجْدٍ. [راجع: ٢٩١٠]

[4134] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نجد کی طرف جہاد کے لیے گئے تھے۔

٤١٣٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَفَلَ مَعَهُ، فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ، وَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ، قَالَ جَابِرٌ: فَنِمْنَا نَوْمَةً، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْعُونَا فَجِئْنَاهُ، فَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ جَالِسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ، فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا فَقَالَ لِي: مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّي؟ قُلْتُ لَهُ: اللهُ، فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ». ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ. [راجع: ٢٩١٠]

[4135] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ انھوں نے نجد کی طرف رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد میں حصہ لیا۔ جب رسول اللہ ﷺ واپس لوٹے تو میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا اور ایک ایسی وادی میں دوپہر کا وقت ہو گیا جس میں خاردار درخت بہت زیادہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے وہیں پڑاؤ کیا جبکہ ہم لوگ وادی میں پھیل گئے اور درختوں کا سایہ تلاش کرنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ ببول کے ایک درخت کے نیچے محو استراحت ہوئے اور اپنی تلوار درخت سے لٹکا دی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم تھوڑی ہی دیر سوئے ہوں گے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آواز دی۔ ہم آپ کے پاس آئے تو دیکھا کہ ایک اعرابی آپ کے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں سو رہا تھا۔ اس نے میری تلوار سونت لی۔ میں بیدار ہوا تو ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ یہ کہنے لگا: اب تجھے میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے؟ میں نے کہا: اللہ اور دیکھو یہ بیٹھا ہوا ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے کوئی سزا نہ دی۔

٤١٣٦ - وَقَالَ أَبَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِذَاتِ الرِّقَاعِ فَإِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ النَّبِيِّ ﷺ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ لَهُ: تَخَافُنِي؟ فَقَالَ لَهُ: «لَا»، قَالَ: فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: «اللهُ»، فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَرْبَعٌ وَّلِلْقَوْمِ [رَكْعَتَانِ].

[4136] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم غزوۂ ذات الرقاع میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے۔ جب ہم ایک سایہ دار درخت کے پاس آئے تو وہ ہم نے نبی ﷺ کے لیے چھوڑ دیا۔ اس دوران مشرکین میں سے ایک مشرک آیا جبکہ نبی ﷺ کی تلوار درخت سے لٹک رہی تھی۔ اس نے آپ کی تلوار کو نیام سے نکال کر کہا: کیا آپ مجھ سے ڈرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' اس نے کہا: آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ۔'' نبی ﷺ کے صحابۂ کرام ؓ نے یہ صورت حال دیکھ کر اسے خوب ڈانٹ ڈپٹ کی۔ پھر نماز کھڑی کر دی گئی تو آپ ﷺ نے ایک گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں، پھر صحابۂ کرام ؓ پیچھے ہٹ گئے تو دوسرے گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں۔ نبی ﷺ کی چار رکعات اور لوگوں کی دو، دو رکعتیں تھیں۔

وَقَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ: اِسْمُ الرَّجُلِ غَوْرَثُ بْنُ الْحَارِثِ، وَقَاتَلَ فِيهَا مُحَارِبَ خَصَفَةَ. [راجع: ٢٩١٠]

(راویٔ حدیث) مسدد نے ابوعوانہ سے، انھوں نے ابو بشر سے روایت کی کہ اس آدمی کا نام غورث بن حارث تھا اور اس غزوے میں آپ ﷺ نے محارب خصفہ سے قتال کیا تھا۔

٤١٣٧ - وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِنَخْلٍ فَصَلَّى الْخَوْفَ.

[4137] حضرت جابر ؓ ہی سے ایک اور روایت ہے کہ ہم مقام نخل میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے کہ آپ نے صلاۃ خوف پڑھائی۔

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةِ نَجْدٍ صَلَاةَ الْخَوْفِ، وَإِنَّمَا جَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَيَّامَ خَيْبَرَ. [راجع: ٤١٢٥]

حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ غزوۂ نجد میں صلاۃ خوف پڑھی۔ اور حضرت ابوہریرہ ؓ نبی ﷺ کے پاس ان ایام میں آئے تھے جب آپ نے خیبر کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔

فائدہ: نجد اونچی زمین کو کہتے ہیں جبکہ نشیبی زمین غور یا تہامہ کہلاتی ہے اور ذات رقاع کا علاقہ بھی نجد میں ہے۔ گویا غزوۂ نجد سے مراد غزوۂ ذات رقاع ہے۔ حضرت ابوہریرہ ؓ نے غزوۂ نجد، یعنی غزوۂ ذات رقاع میں صلاۃ خوف پڑھی تھی اور حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ محاصرۂ خیبر کے دنوں میں مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

(٣٣) بَابُ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ وَهِيَ غَزْوَةُ الْمُرَيْسِيعِ

باب: 33- بنوخزاعہ سے ہونے والے غزوۂ بنومصطلق کا بیان اور یہی غزوۂ مریسیع ہے

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: وَذٰلِكَ سَنَةَ سِتٍّ. وَقَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: سَنَةَ أَرْبَعٍ.

ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ یہ غزوہ 6 ہجری میں ہوا تھا۔ اور موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں کہ یہ واقعہ 4 ہجری میں پیش آیا۔

وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: كَانَ حَدِيثُ الْإِفْكِ فِي غَزْوَةِ الْمُرَيْسِيعِ.

نعمان بن راشد امام زہری سے بیان کرتے ہیں کہ واقعۂ افک غزوۂ مریسیع میں پیش آیا۔

٤١٣٨ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَّبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْعَزْلِ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِّنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَّعْزِلَ، وَقُلْنَا: نَعْزِلُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، قَبْلَ أَنْ نَّسْأَلَهُ؟ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: «مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَّا تَفْعَلُوا، مَا مِنْ نَّسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ». [راجع: ٢٢٢٩]

[4138] حضرت ابن محیریز سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں مسجد میں داخل ہوا، میں نے وہاں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو ان کی خدمت میں بیٹھ گیا اور ان سے عزل کے متعلق سوال کیا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم غزوۂ بنومصطلق میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے تو ہمیں عرب کی قیدی عورتیں دستیاب ہوئیں، پھر ہمیں عورتوں کی خواہش ہوئی کیونکہ ہمارے لیے مجرد رہنا مشکل ہو گیا تھا۔ ہم نے چاہا کہ عزل کریں، پھر ہم نے سوچا کہ جب رسول اللہ ﷺ ہم میں موجود ہیں تو پھر ہم آپ سے پوچھے بغیر کیونکر عزل کریں؟ چنانچہ ہم نے آپ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''تم ایسا نہ بھی کرو تو بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ جو روح قیامت تک پیدا ہونے والی ہے وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔''

فائدہ: عزل کی تعریف اور اس کے جواز یا عدم جواز کی بابت تفصیلی بحث کتاب النکاح، باب العزل میں ملاحظہ فرمائیں۔

٤١٣٩ - **حَدَّثَنَا** مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ

[4139] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۂ نجد میں شریک ہوئے۔ جب آپ کو دوپہر کی گرمی نے پا لیا تو آپ

اللهِ ﷺ غَزْوَةَ نَجْدٍ فَلَمَّا أَدْرَكَتْهُ الْقَائِلَةُ وَهُوَ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَّاسْتَظَلَّ بِهَا وَعَلَّقَ سَيْفَهُ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الشَّجَرِ يَسْتَظِلُّونَ، وَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ دَعَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجِئْنَا فَإِذَا أَعْرَابِيٌّ قَاعِدٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: «إِنَّ هٰذَا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ، فَاخْتَرَطَ سَيْفِي فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِي مُخْتَرِطٌ سَيْفِي صَلْتًا، قَالَ: مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّي؟ قُلْتُ: اللهُ، فَشَامَهُ ثُمَّ قَعَدَ، فَهُوَ هٰذَا». قَالَ: وَلَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

اس وقت بہت خاردار درختوں کی وادی میں تھے، چنانچہ آپ نے ایک گھنے سایہ دار درخت کے نیچے سائے کے لیے قیام کیا اور اپنی تلوار درخت سے لٹکا دی۔ صحابۂ کرام ؓ بھی درختوں کے نیچے سایہ حاصل کرنے کے لیے پھیل گئے۔ ابھی ہم اسی کیفیت میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آواز دی۔ ہم حاضر ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک اعرابی آپ کے سامنے بیٹھا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ شخص جب میرے پاس آیا تو میں سو رہا تھا۔ اس دوران میں اس نے میری تلوار (مجھ پر) سونت لی۔ جب میں بیدار ہوا تو یہ میری ننگی تلوار سونتے ہوئے میرے سر پر کھڑا تھا، کہنے لگا: آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے کہا: اللہ۔ پھر اس نے تلوار نیام میں کر لی اور بیٹھ گیا اور دیکھ لو یہ بیٹھا ہوا ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے اسے کوئی سزا نہ دی۔

(٣٤) بَابُ غَزْوَةِ أَنْمَارٍ

باب: 34- غزوۂ انمار کا بیان

٤١٤٠ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: «رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي غَزْوَةِ أَنْمَارٍ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُتَطَوِّعًا». [راجع: ٤٠٠]

[4140] حضرت جابر بن عبداللہ انصاری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو غزوۂ انمار میں اپنی سواری پر نفل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جبکہ آپ مشرق کی طرف منہ کیے ہوئے تھے۔

(٣٥) بَابُ حَدِيثِ الْإِفْكِ

باب: 34- واقعۂ افک کا بیان

وَالْأَفَكُ بِمَنْزِلَةِ النِّجْسِ وَالنَّجَسِ. يُقَالُ: [أَفْكُهُمْ] وَأَفَكَهُمْ، فَمَنْ قَالَ: أَفَكَهُمْ، يَقُولُ: صَرَفَهُمْ عَنِ الْإِيمَانِ وَكَذَّبَهُمْ، كَمَا قَالَ: ﴿يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ﴾ [الذاريات: ٩]: يُصْرَفُ عَنْهُ مَنْ صُرِفَ.

لفظ افک نِجس اور نَجس کی طرح ہے، یعنی عین کلمہ ساکن اور مفتوح دونوں طرح پڑھا گیا ہے۔ اور افکھم کو ہمزہ کے کسرہ اور فتحہ سے پڑھا گیا ہے۔ جس نے اسے ماضی کے صیغے سے پڑھا ہے تو اس کے معنی یہ ہوں گے: اس نے ان کو ایمان سے پھیر دیا اور جھوٹا قرار دیا جیسا کہ دوسری

جگہ پر ہے: ''اس (قرآن یا ایمان یا قیامت) سے وہی منحرف ہوتا ہے جو اللہ کے علم میں منحرف قرار پا چکا ہوتا ہے۔''

٤١٤١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا، وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِّنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعٰى لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَّأَثْبَتَ لَهُ اقْتِصَاصًا، وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمُ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ، وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا وَّإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعٰى لَهُ مِنْ بَعْضٍ، قَالُوا: قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَهُ.

[4141] حضرت ابن شہاب سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیّب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے بیان کیا کہ جب تہمت لگانے والوں نے ان کے متعلق وہ سب کچھ کہا جو انھیں کہنا تھا، ان تمام حضرات نے مجھ سے حضرت عائشہ ؓ کی حدیث کا ایک ایک حصہ بیان کیا۔ ان میں سے بعض کو یہ قصہ زیادہ بہتر طریقے سے یاد تھا اور وہ اچھے اسلوب میں اسے بیان کرتا تھا۔ میں نے ان میں سے ہر ایک کی روایت یاد رکھی جو اس نے حضرت عائشہ ؓ سے لی تھی اگرچہ کچھ لوگوں کو دوسروں کے مقابلے میں یہ روایت زیادہ بہتر طریقے سے یاد تھی، تاہم ان میں سے ایک کی روایت دوسرے کی بیان کردہ روایت کی تصدیق کرتی تھی۔ ان لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ جب آپ سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی کرتے، جس بیوی کا قرعہ نکل آتا رسول اللہ ﷺ اسے اپنے ساتھ سفر میں لے جاتے۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي، فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَعْدَمَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ، فَكُنْتُ أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيهِ، فَسِرْنَا حَتّٰى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَافِلِينَ، آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ، فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتّٰى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: آپ ﷺ نے ایک غزوہ جو آپ نے لڑا، اس میں ہمارے درمیان قرعہ اندازی فرمائی تو میرا نام نکل آیا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئی۔ یہ واقعہ پردے کے احکام نازل ہونے کے بعد کا ہے، چنانچہ مجھے ہودج سمیت اٹھا کر سوار کر دیا جاتا اور اس کے ساتھ اتارا جاتا تھا۔ اس طرح ہم روانہ ہوئے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ اس غزوے سے فارغ ہو گئے تو واپس

قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلٰى رَحْلِي فَلَمَسْتُ صَدْرِي، فَإِذَا عِقْدٌ لِّي مِنْ جَزْعِ ظَفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ. فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ.

ہوئے۔ واپسی پر ہم مدینہ طیبہ کے قریب تھے (اور ایک جگہ ہمارا پڑاؤ تھا) ایک رات آپ نے کوچ کا اعلان فرمایا۔ جب لوگوں نے کوچ کی تیاری کی تو میں اٹھی اور تھوڑی دور چل کر لشکر کی حدود سے باہر نکل گئی، پھر قضائے حاجت سے فارغ ہو کر میں اپنی سواری کے پاس پہنچی۔ وہاں پہنچ کر میں نے اپنا سینہ ٹٹولا تو ظفار کے مونگوں کا بنا ہوا میرا ہار گم تھا۔ اب میں واپس ہوئی اور اپنا ہار تلاش کرنے لگی۔ اس تلاش میں کچھ دیر ہو گئی۔

قَالَتْ: وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يُرَحِّلُونِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلٰى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ عَلَيْهِ - وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ، وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَّمْ يُهْبِلْهُنَّ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ - فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَفَعُوهُ وَحَمَلُوهُ، وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ، فَبَعَثُوا الْجَمَلَ فَسَارُوا وَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَمَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ، فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ دَاعٍ وَّلَا مُجِيبٌ، فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ.

حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں: جو لوگ میرا ہودج اٹھاتے تھے اور مجھے سوار کیا کرتے تھے، انھوں نے میرے ہودج کو اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا جس پر میں سوار ہوا کرتی تھی۔ انھوں نے یہ خیال کیا کہ میں ہودج کے اندر ہی ہوں۔ دراصل ان دنوں عورتیں بہت ہلکی پھلکی تھیں، بھاری بھرکم نہ ہوا کرتی تھیں اور نہ ان پر کوئی گوشت ہی ہوتا تھا کیونکہ انھیں معمولی خوراک ملتی تھی، اس لیے اٹھانے والوں نے جب ہودج اٹھایا تو اس کے ہلکے پن میں انھیں کوئی فرق محسوس نہ ہوا۔ یوں بھی میں اس وقت کم عمر لڑکی تھی۔ الغرض انھوں نے اونٹ کو اٹھایا اور روانہ ہو گئے۔ لشکر کے چلے جانے کے بعد مجھے ہار بھی مل گیا۔ جب میں وہاں آئی تو کوئی بھی نہیں تھا، نہ پکارنے والا اور نہ جواب دینے والا، اس لیے میں وہاں آئی جہاں اصل ڈیرہ تھا۔ مجھے یقین تھا کہ میرے نہ ہونے کا جب انھیں علم ہوگا تو جلد ہی مجھے لینے کے لیے واپس آئیں گے۔

فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ، وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْجَيْشِ، فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأٰى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَّائِمٍ فَعَرَفَنِي حِينَ

اس دوران میں بیٹھے بیٹھے میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی۔ حضرت صفوان بن معطل سلمی ذکوانی ؓ لشکر کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے۔ وہ میرے ٹھکانے پر آئے تو دور سے انھیں کوئی سویا شخص دکھائی دیا۔ جب قریب آ کر مجھے

رَآنِي - وَكَانَ رَآنِي قَبْلَ الْحِجَابِ - فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي، وَوَاللهِ مَا تَكَلَّمْنَا بِكَلِمَةٍ وَّلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ، وَهَوٰى حَتّٰى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلٰى يَدِهَا فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَرَكِبْتُهَا، فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ حَتّٰى أَتَيْنَا الْجَيْشَ مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ وَهُمْ نُزُولٌ.

دیکھا تو پہچان لیا کیونکہ پردے کے احکام اترنے سے پہلے وہ مجھے دیکھ چکے تھے۔ جب انھوں نے مجھے پہچان لیا تو اِنَّا لِلّٰه و اِنَّا الیه راجِعُون پڑھنا شروع کر دیا۔ میں ان کی آواز سن کر بیدار ہوئی اور فوراً اپنی چادر سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا۔ اللہ کی قسم! ہم نے کوئی گفتگو نہیں کی اور اِنَّا لِلّٰه کے سوا میں نے ان سے کوئی لفظ نہیں سنا۔ وہ اپنے اونٹ سے اترے، اسے بٹھایا اور اس کی اگلی ٹانگ کو اپنے پاؤں سے دبائے رکھا۔ اس دوران میں اٹھی اور اس پر سوار ہو گئی۔ اب وہ سواری کو آگے سے پکڑے ہوئے لے کر چلے۔ جب ہم لشکر کے قریب پہنچے تو ٹھیک دوپہر کا وقت تھا اور لشکر بھی پڑاؤ کیے ہوئے تھا۔

قَالَتْ: فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ، وَكَانَ الَّذِي تَوَلّٰى كِبْرَ الْإِفْكِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُولَ. قَالَ عُرْوَةُ: أُخْبِرْتُ أَنَّهُ كَانَ يُشَاعُ وَيُتَحَدَّثُ بِهِ عِنْدَهُ فَيُقِرُّهُ وَيَسْتَمِعُهُ وَيَسْتَوْشِيهِ. وَقَالَ عُرْوَةُ أَيْضًا: لَمْ يُسَمَّ مِنْ أَهْلِ الْإِفْكِ أَيْضًا إِلَّا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ، وَّمِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ، وَحَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ فِي نَاسٍ آخَرِينَ لَا عِلْمَ لِي بِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ عُصْبَةٌ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى، وَإِنَّ كِبْرَ ذٰلِكَ يُقَالُ: عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُولَ.

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر جسے ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہوا اور جس نے بہتان کا بیڑا اٹھایا تھا وہ عبداللہ بن ابی ابن سلول تھا۔ حضرت عروہ نے بیان کیا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ اس تہمت کا چرچا کرتا۔ اس کے ہاں اس کا تذکرہ ہوتا اور وہ اس کی تصدیق کرتا۔ خوب غور اور توجہ سے سنتا اور اسے آگے پھیلانے کے لیے خوب کھود کرید کرتا۔ حضرت عروہ نے یہ بھی کہا: حسان بن ثابت، مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہم کے علاوہ مجھے کسی شخص کا نام معلوم نہیں ہو سکا جو تہمت لگانے والوں میں شریک تھے۔ اگرچہ اس میں شریک ہونے والے بہت سے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے معلوم ہوتا ہے لیکن اس معاملے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والا عبداللہ بن ابی ابن سلول (رئیس المنافقین) تھا۔

قَالَ عُرْوَةُ: كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ، وَتَقُولُ: إِنَّهُ الَّذِي قَالَ:

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْكُمْ وِقَاءُ

حضرت عروہ نے کہا کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو اچھا نہیں خیال کرتی تھیں کہ ان کے پاس حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا جائے اور فرمایا کرتی تھیں کہ یہ شعر حسان ہی نے کہا ہے: مرا باپ دادا اور

میری عزت و ناموس، محمد ﷺ کی عزت (کی حفاظت) کے لیے تمھارے سامنے ڈھال بنی رہیں گی۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْتُ شَهْرًا، وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ وَهُوَ يُرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرٰى مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي، إِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ: «كَيْفَ تِيكُمْ؟» ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَذٰلِكَ يُرِيبُنِي وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتّٰى خَرَجْتُ حِينَ نَقَهْتُ، فَخَرَجْتُ مَعَ أُمِّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ، وَكَانَ مُتَبَرَّزَنَا وَكُنَّا لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلٰى لَيْلٍ، وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِّنْ بُيُوتِنَا، قَالَتْ: وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ قِبَلَ الْغَائِطِ، وَكُنَّا نَتَأَذّٰى بِالْكُنُفِ أَنْ نَّتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوتِنَا.

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: پھر ہم مدینہ طیبہ پہنچ گئے اور وہاں پہنچتے ہی میں جو بیمار ہوئی تو مہینہ بھر بیمار ہی رہی۔ اس دوران میں تہمت لگانے والوں کی افواہوں کا لوگوں میں بہت چرچا رہا لیکن اس کے متعلق مجھے کچھ بھی معلوم نہ تھا۔ بیماری کی حالت میں مجھے یہ شک ضرور گزرتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ سے وہ لطف اور مہربانی نہ دیکھتی تھی جو آپ سے بیماری کی حالت میں پہلے دیکھا کرتی تھی۔ آپ میرے پاس تشریف لاتے، سلام کرتے اور دریافت فرماتے: ''تم کیسی ہو؟'' (تمھاری طبیعت کیسی ہے؟) صرف اتنا پوچھ کر واپس تشریف لے جاتے۔ آپ ﷺ کے اس طرز عمل سے مجھے شبہ ہوتا تھا لیکن مجھے اس شر کا شعور تک نہ تھا (جو پھیل چکا تھا) حتی کہ جب مجھے بیماری سے کچھ افاقہ ہوا تو میں ام مسطح کے ساتھ مناصع کی طرف گئی اور مناصع ہمارے لیے قضائے حاجت کی جگہ تھی۔ ہم وہاں صرف رات کے وقت جاتے تھے اور یہ ہمارے گھر میں بیت الخلاء بنانے سے پہلے کی بات ہے۔ میدان میں جا کر رفع حاجت کرنے میں ہمارا دستور پہلے عربوں جیسا تھا۔ ہم اپنے گھروں میں بیت الخلاء بنانے کو باعث تکلیف خیال کرتے تھے۔

قَالَتْ: فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ - وَّهِيَ ابْنَةُ أَبِي رُهْمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَّأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ - فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَيْتِي حِينَ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ لَهَا: بِئْسَ مَا قُلْتِ،

ام المومنین (حضرت عائشہ) ؓ نے فرمایا: میں اور حضرت مسطح ؓ کی والدہ باہر نکلیں اور وہ ابو رہم بن مطلب بن عبد مناف کی بیٹی تھیں۔ اور ان کی ماں صخر بن عامر کی بیٹی تھیں جو حضرت ابوبکر ؓ کی خالہ تھیں اور اس کا بیٹا مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب ہے۔ الغرض میں اور ام مسطح حاجت سے فارغ ہو کر اپنے گھر کی طرف واپس آ رہی تھیں کہ ام مسطح اپنی چادر میں الجھ کر گر پڑیں اور کہنے لگیں: مسطح

أَتَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا؟ فَقَالَتْ: أَيْ هَنْتَاهْ وَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ؟ قَالَتْ: وَقُلْتُ: مَا قَالَ؟ فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ، قَالَتْ: فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلٰى مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلٰى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: «كَيْفَ تِيكُمْ؟» فَقُلْتُ لَهُ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ؟ قَالَتْ: وَأُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا، قَالَتْ: فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ لِأُمِّي: يَا أُمَّتَاهُ! مَاذَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ؟ قَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ! هَوِّنِي عَلَيْكِ فَوَاللهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا، لَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا أَكْثَرْنَ عَلَيْهَا، قَالَتْ: فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللهِ، أَوَ لَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهٰذَا؟ قَالَتْ: فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَّلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَبْكِي، قَالَتْ: وَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْأَلُهُمَا وَيَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ، قَالَتْ: فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ، وَبِالَّذِي يَعْلَمُ لَهُمْ فِي نَفْسِهِ، فَقَالَ أُسَامَةُ: أَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا. وَأَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَمْ يُضَيِّقِ اللهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ، وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ، قَالَتْ: فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بَرِيرَةَ فَقَالَ: «أَيْ بَرِيرَةُ! هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُرِيبُكِ؟» قَالَتْ لَهُ بَرِيرَةُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَغْمِصُهُ غَيْرَ أَنَّهَا

ذلیل ہو۔ میں نے کہا: آپ نے بری بات زبان سے نکالی ہے۔ کیا آپ ایک ایسے شخص کو برا کہہ رہی ہیں جو غزوۂ بدر میں شریک ہو چکا ہے؟ اس نے کہا: اے بھولی بی بی! کیا تو نے اس کی باتیں نہیں سنیں؟ میں نے پوچھا: اس نے کیا کہا ہے؟ انھوں نے بہتان لگانے والوں کا واقعہ ذکر کیا ام المومنین نے کہا: ان باتوں کو سن کر میری بیماری اور زیادہ ہو گئی۔ جب میں اپنے گھر آئی تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ آپ نے سلام کیا اور پوچھا تمھارا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کی: آپ مجھے میرے والدین کے ہاں جانے کی اجازت دیتے ہیں؟ میرا ارادہ یہ تھا کہ میں اپنے والدین سے اس خبر کی تصدیق کروں گی۔ بہرحال رسول اللہ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی۔ میں نے اپنی والدہ سے (گھر جا کر) پوچھا: اماں جان! لوگوں میں جو افواہیں گردش کر رہی ان کی کیا حقیقت ہے؟ انھوں نے کہا: پیاری بیٹی! ایسی باتوں پر توجہ نہ دو۔ اللہ کی قسم! ایسا شاید ہی کہیں ہوا ہو کہ ایک خوبصورت عورت کسی ایسے شوہر کے ساتھ ہو جو اس سے محبت بھی رکھتا ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں تو وہ اس سے حسد نہ کرتی ہوں۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: سبحان اللہ! کیا ان باتوں کا عام لوگوں میں چرچا ہے؟ میں ساری رات روتی رہی۔ میرے آنسو نہیں رکتے تھے اور نہ مجھے نیند ہی آتی تھی۔ پھر میں صبح کو بھی روتی رہی۔ انھوں نے فرمایا: دوسری طرف رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت اسامہ بن زید ؓ کو بلایا تاکہ اپنی بیوی کے فراق کے متعلق ان سے مشورہ کریں کیونکہ اس سلسلے میں ابھی تک آپ پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ حضرت اسامہ ؓ نے تو رسول اللہ ﷺ کو وہ مشورہ دیا جو وہ آپ کی بیوی کی پاکدامنی کے متعلق جانتے تھے اور جو

جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ.

وہ اہل خانہ کی اپنے دل میں محبت رکھتے تھے، چنانچہ انھوں نے کہا: وہ آپ کی بیوی ہیں۔ مجھے ان میں خیر و بھلائی کے علاوہ اور کچھ معلوم نہیں۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپ پر کوئی تنگی نہیں رکھی۔ اور عورتیں بھی ان کے علاوہ بہت ہیں۔ آپ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سے پوچھ لیں وہ بھی صحیح صورت حال سے آپ کو آگاہ کر دے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان سے دریافت فرمایا: ”بریرہ! کیا تم نے کوئی ایسی بات دیکھی ہے جس سے تمھیں اس پر کوئی شبہ ہو؟“ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے! میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا میں کچھ نہیں دیکھا، البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ وہ ایک نوعمر لڑکی ہیں۔ آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری آ کر اسے کھا جاتی ہے۔

قَالَتْ: فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ يَوْمِهِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ! مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَّجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي عَنْهُ أَذَاهُ فِي أَهْلِي؟ وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا، وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَّا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، وَمَا يَدْخُلُ عَلٰى أَهْلِي إِلَّا مَعِي»، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ - أَخُو بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ - فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَعْذِرُكَ، فَإِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ، وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ، قَالَتْ: فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْخَزْرَجِ - وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بِنْتَ عَمِّهِ مِنْ فَخِذِهِ، وَهُوَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ، قَالَتْ: وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَّلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ

ام المومنین نے فرمایا: پھر اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور عبداللہ بن ابی کے متعلق عدل و انصاف کا مطالبہ کیا۔ آپ نے فرمایا: ”اے گروہ مسلمین! اس شخص کے بارے میں میری مدد کون کرے گا جس نے مجھے میری بیوی کے متعلق اذیت پہنچائی ہے؟ اللہ کی قسم! میں نے اپنی بیوی میں بھلائی کے علاوہ کچھ نہیں دیکھا۔ اور انھوں نے ایک ایسے شخص کا نام لیا ہے جس کے بارے میں بھی مجھے بھلائی کے علاوہ کچھ علم نہیں۔ وہ جب بھی میرے گھر آئے میرے ساتھ ہی آئے۔“ یہ سن کر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ ان کا تعلق بنو عبدالاشہل قبیلے سے تھا۔ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں آپ کی مدد کروں گا۔ اگر وہ شخص قبیلۂ اوس کا ہو تو میں اس کی گردن ماروں گا اور اگر وہ ہمارے بھائی قبیلۂ خزرج کا ہوا تو اس کے متعلق آپ کا جو بھی حکم ہو گا ہم اسے بجا لائیں گے۔ یہ

الْحَمِيَّةُ - فَقَالَ لِسَعْدٍ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللهِ، لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلٰى قَتْلِهِ، وَلَوْ كَانَ مِنْ رَّهْطِكَ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ يُّقْتَلَ، فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ - وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ - فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللهِ، لَنَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ. قَالَتْ: فَثَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوا أَنْ يَّقْتَتِلُوا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ، قَالَتْ: فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوا وَسَكَتَ.

سن کر قبیلۂ خزرج کا ایک آدمی کھڑا ہوا...... حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی والدہ ان کے چچا کی بیٹی تھیں اور وہ اس کے قبیلے سے تھے۔ اور وہ سعد بن عبادہ جو قبیلۂ خزرج کے سردار تھے، اس سے پہلے وہ نیک سیرت تھے لیکن قبیلے کی بے جا حمایت ان پر غالب آ گئی...... انھوں نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: تم خلاف واقعہ بات کرتے ہو۔ تم اسے قتل نہیں کر سکتے اور نہ تمھارے اندر اتنی طاقت ہی ہے۔ اگر وہ تمھارے قبیلے کا ہوتا تو تم اس کے قتل کا نام نہ لیتے۔ اس کے بعد حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہا: اللہ کی قسم! تم غلط فہمی کا شکار ہو۔ ہم اسے ضرور قتل کریں گے۔ اب اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تم منافقوں کا کردار ادا کرتے ہو اور ان کے دفاع میں زور بیان صرف کرتے ہو۔ اتنے میں انصار کے دونوں قبیلے اوس اور خزرج بھڑک اٹھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپس میں لڑ پڑیں گے۔ رسول اللہ ﷺ ابھی منبر پر ہی تشریف فرما تھے اور آپ انھیں مسلسل خاموش کراتے رہے حتی کہ وہ سب چپ ہو گئے اور آپ ﷺ خود بھی خاموش ہو گئے۔

قَالَتْ: فَبَكَيْتُ يَوْمِي ذٰلِكَ كُلَّهُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَّلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، قَالَتْ: وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا لَّا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَّلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ حَتّٰى إِنِّي لَأَظُنُّ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي، فَبَيْنَا أَبَوَايَ جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي.

ام المومنین (حضرت عائشہ) رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اس دن بھی روتی رہی، نہ میرے آنسو تھمتے تھے اور نہ میری آنکھ ہی لگتی تھی۔ صبح کے وقت میرے والدین میرے پاس آئے تو میری حالت یہ تھی کہ دو راتیں اور ایک دن میرا روتے ہوئے گزر گیا تھا، اس پورے عرصے میں نہ میرے آنسو رکے اور نہ مجھے نیند ہی آئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا۔ ابھی میرے والدین میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میں مسلسل روئے جا رہی تھی کہ قبیلۂ انصار کی ایک خاتون نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔

میں نے اسے اجازت دے دی تو وہ میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگی۔

قَالَتْ: فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ، قَالَتْ: وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ مَا قِيلَ قَبْلَهَا، وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَّا يُوحٰى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي بِشَيْءٍ، قَالَتْ: فَتَشَهَّدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، يَا عَائِشَةُ! إِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا، فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً، فَسَيُبَرِّئُكِ اللهُ، وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ، فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ، ثُمَّ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ».

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: ابھی ہم اسی حالت میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ آپ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ فرماتی ہیں: جب سے یہ واقعہ ہوا تھا آپ ﷺ اس وقت سے آج تک میرے پاس نہیں بیٹھے تھے۔ مہینہ بھر انتظار کے باوجود میرے متعلق کوئی وحی آپ پر نازل نہیں ہوئی تھی۔ بیٹھنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا، پھر فرمایا: ''امابعد، اے عائشہ! مجھے تمھارے بارے میں اس اس طرح کی اطلاعات ملی ہیں۔ اگر تم واقعی اس معاملے میں پاک صاف ہو تو اللہ تعالیٰ خود تمھاری بے گناہی بیان کر دے گا اور اگر تم نے گناہ کر ہی لیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور اس کی طرف رجوع کرو کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کر کے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔''

قَالَتْ: فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتّٰى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً، فَقُلْتُ لِأَبِي: أَجِبْ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِّي فِيمَا قَالَ، فَقَالَ أَبِي: وَاللهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَقُلْتُ لِأُمِّي: أَجِيبِي رَسُولَ اللهِ ﷺ فِيمَا قَالَ، قَالَتْ أُمِّي: وَاللهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ لَا أَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ كَثِيرًا: إِنِّي وَاللهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَقَدْ سَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيثَ حَتّٰى اسْتَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ، فَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ: إِنِّي بَرِيئَةٌ، لَا تُصَدِّقُونِي، وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَّاللهُ يَعْلَمُ أَنِّي مِنْهُ بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّي، فَوَاللهِ لَا

ام المومنین (حضرت عائشہ) ؓ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ اپنی بات پوری کر چکے تو میرے آنسو تھم گئے یہاں تک کہ مجھے ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوتا تھا۔ میں نے پہلے اپنے والد گرامی سے عرض کی: آپ، رسول اللہ ﷺ کو ان کی گفتگو کا جواب دیں، انھوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں کچھ نہیں جانتا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ سے کیا کہنا ہے؟ پھر میں نے اپنی والدہ سے عرض کی: آپ اس بارے میں رسول اللہ ﷺ کو مطمئن کریں۔ میری والدہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ ﷺ کو کیا جواب دوں؟ اس بنا پر میں خود گویا ہوئی، حالانکہ میں بہت کم عمر اور نوخیز لڑکی تھی اور میں نے قرآن مجید بھی بہت زیادہ نہیں پڑھا تھا۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم ہے کہ آپ لوگوں نے اس

أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حِينَ قَالَ: ﴿فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ﴾ [يوسف: ١٨]

طرح کی افواہوں پر کان دھرا اور میرے خلاف باتیں آپ لوگوں کے دلوں میں اتر گئی ہیں اور آپ لوگوں نے انھیں سچا سمجھ لیا ہے۔ اب اگر میں آپ لوگوں سے کہوں کہ میں پاک دامن ہوں تو آپ میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگر میں اس گناہ کا اقرار کرلوں، حالانکہ اللہ خوب جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں تو آپ میری تصدیق کرنے لگیں گے۔ اللہ کی قسم! میری اور آپ لوگوں کی مثال حضرت یوسف کے والد جیسی ہے جب انھوں نے کہا تھا: صبر ہی اچھا ہے اور جو کچھ تم کہہ رہے ہو اس کے متعلق اللہ ہی کی مدد درکار ہے۔

ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي وَاللهُ يَعْلَمُ أَنِّي حِينَئِذٍ بَرِيئَةٌ، وَأَنَّ اللهَ مُبَرِّئِي بِبَرَاءَتِي وَلٰكِنْ وَاللهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللهَ مُنْزِلٌ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلَى، لَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللهُ فِيَّ بِأَمْرٍ وَلٰكِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللهُ بِهَا، فَوَاللهِ مَا رَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ الْعَرَقُ مِثْلُ الْجُمَانِ - وَهُوَ فِي يَوْمٍ شَاتٍ - مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْهِ.

پھر میں منہ پھیر کر اپنے بستر پر لیٹ گئی۔ اللہ خوب جانتا تھا کہ میں اس معاملے میں قطعی طور پر پاک دامن تھی اور اللہ تعالیٰ خود میری براءت نازل کرے گا۔ اللہ کی قسم! مجھے یہ گمان نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں وحی نازل فرمائے گا جو قیامت تک تلاوت کی جاتی رہے گی کیونکہ میں خود کو اس سے بہت کمتر خیال کرتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں کوئی کلام فرمائے گا۔ مجھے تو صرف اتنی امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ کوئی خواب دیکھیں گے جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ میری براءت فرما دے گا۔ لیکن اللہ کی قسم! ابھی رسول اللہ ﷺ اس مجلس سے اٹھے بھی نہیں تھے اور نہ کوئی گھر کا فرد ہی باہر گیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہونا شروع ہوگئی اور آپ پر وہ کیفیت طاری ہوئی جو شدت وحی کے موقع پر طاری ہوتی تھی۔ موتیوں کی طرح پسینے کے قطرے آپ کے چہرے مبارک پر گرنے لگے، حالانکہ سردی کا موسم تھا۔ یہ کیفیت اس وحی کی وجہ سے تھی جو آپ پر نازل ہو رہی تھی۔

قَالَتْ: فَسُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر جب یہ کیفیت ختم

يَضْحَكُ فَكَانَتْ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! أَمَّا اللهُ فَقَدْ بَرَّأَكِ»، قَالَتْ: فَقَالَتْ لِي أُمِّي: قُومِي إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: لَا وَاللهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ فَإِنِّي لَا أَحْمَدُ إِلَّا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَتْ: وَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ جَآءُو بِٱلْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ﴾ [النور: ١١] الْعَشْرَ الْآيَاتِ، ثُمَّ أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى هٰذَا فِي بَرَاءَتِي، قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ - وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ -: وَاللهِ لَا أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ﴿وَلَا يَأْتَلِ أُو۟لُوا۟ ٱلْفَضْلِ مِنكُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾.

ہوئی تو آپ مسکرا رہے تھے۔ سب سے پہلا کلمہ جو آپ کی زبان اطہر سے نکلا وہ یہ تھا: ''اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے تمھاری براءت نازل فرما دی ہے۔'' میری والدہ نے مجھے کہا: رسول اللہ ﷺ کی طرف اٹھو اور آپ کا شکریہ ادا کرو۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ (کے شکریے) کے لیے نہیں اٹھوں گی۔ میں تو صرف اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں گی (جس نے میری براءت نازل فرمائی ہے) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ''بے شک جن لوگوں نے بہتان گھڑا وہ تم ہی میں سے ایک ٹولہ ہے..... سے لے کر دس آیات تک۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے صراحت کے ساتھ میری براءت نازل فرمائی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا..... جو رشتہ داری اور تنگ دستی کی وجہ سے حضرت مسطح بن اثاثہ پر خرچ کرتے تھے..... اللہ کی قسم! میں اب مسطح پر کچھ بھی خرچ نہیں کروں گا کیونکہ اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق تہمت تراشی میں حصہ لیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ''اور تم میں سے صاحب فضل اور آسودہ حال لوگوں کو یہ قسم نہیں کھانی چاہیے..... اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔''

قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: بَلَى وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللهُ لِي، فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ: وَاللهِ لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا.

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! کیوں نہیں میں تو اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے، چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کو خرچہ دینا شروع کر دیا جو پہلے دیا کرتے تھے، نیز فرمایا کہ اللہ کی قسم! آئندہ میں اس وظیفے کو کبھی بند نہیں کروں گا۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي فَقَالَ لِزَيْنَبَ: «مَاذَا عَلِمْتِ أَوْ رَأَيْتِ؟» فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي، وَاللهِ مَا عَلِمْتُ

امی عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے معاملے کے بارے میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بھی دریافت کیا، آپ نے ان سے فرمایا: ''عائشہ کے متعلق تمھیں کیا معلومات ہیں؟ یا ان میں تم نے کیا بات دیکھی

إِلَّا خَيْرًا.

ہے؟'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں اپنے کانوں اور آنکھوں کو محفوظ رکھتی ہوں۔ اللہ کی قسم! میں ان کے متعلق خیر کے علاوہ اور کچھ نہیں جانتی۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَعَصَمَهَا اللهُ بِالْوَرَعِ، قَالَتْ: وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ.

حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں: یہی زینب تھیں جو نبی ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے میرا مقابلہ کیا کرتی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی پرہیزگاری کی وجہ سے انھیں بچا لیا، البتہ ان کی ہمشیر حمنہ ؓ نے غلط راستہ اختیار کیا اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ وہ بھی ہلاک ہوئی تھیں۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَهٰذَا الَّذِي بَلَغَنِي مِنْ حَدِيثِ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ.

ابن شہاب نے کہا: اس حدیث کی یہی وہ تفصیل تھی جو ان اکابر کی طرف سے مجھے پہنچی تھی۔

ثُمَّ قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: وَاللهِ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ مَا قِيلَ لَيَقُولُ: سُبْحَانَ اللهِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا كَشَفْتُ مِنْ كَنَفِ أُنْثٰى قَطُّ، قَالَتْ: ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللهِ. [راجع: ٢٥٩٣]

حضرت عروہ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ شخص جسے اس قصے میں متہم کیا گیا تھا اس نے کہا: سبحان اللہ! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے آج تک کبھی کسی عورت کا ستر نہیں کھولا۔ حضرت عائشہ ؓ کا بیان ہے کہ وہ اس واقعے کے بعد اللہ کے راستے میں شہید ہو گئے تھے۔

٤١٤٢ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَمْلٰى عَلَيَّ هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ مِنْ حِفْظِهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ لِيَ الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: أَبَلَغَكَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ فِيمَنْ قَذَفَ عَائِشَةَ؟ قُلْتُ: لَا، وَلٰكِنْ قَدْ أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ مِنْ قَوْمِكَ، أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَهُمَا: كَانَ عَلِيٌّ مُسَلِّمًا فِي شَأْنِهَا، فَرَاجَعُوهُ فَلَمْ يَرْجِعْ. وَقَالَ: مُسَلِّمًا: بِلَا شَكٍّ فِيهِ. وَعَلَيْهِ وَكَانَ فِي أَصْلِ

[4142] حضرت امام زہری ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے ولید بن عبدالملک نے پوچھا: کیا تمھیں معلوم ہے کہ حضرت علی ؓ بھی صدیقہ کائنات حضرت عائشہ ؓ پر تہمت لگانے والوں میں سے تھے؟ میں نے کہا نہیں، البتہ تمھاری قوم کے دو آدمیوں، یعنی ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث نے مجھے خبر دی کہ حضرت عائشہ ؓ نے ان دونوں سے کہا تھا کہ حضرت علی ؓ ان کے معاملے میں خاموش تھے۔ انھوں نے زہری سے پھر پوچھا تو انھوں نے اس کے سوا کوئی اور جواب نہ دیا۔ پرانے نسخۂ کتاب میں بھی یہی لفظ تھا۔

الْعَتِيقِ كَذٰلِكَ.

فائدہ: واقعۂ افک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ بہت پریشان تھے، آپ نے اس سلسلے میں حضرت اسامہ، حضرت بریرہ اور حضرت زینب رضی اللہ عنہم سے استفسار فرمایا، یہ سب گھر کے افراد تھے، ان سب نے پرزور الفاظ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاکبازی کا بیان دیا۔ چوتھے گھر کے فرد حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے جن سے جب استفسار کیا گیا تو انھوں نے اس الزام کی تردید یا تائید کرنے کے بجائے رسول اللہ ﷺ کی کبیدگی اور خوشنودی کا لحاظ رکھتے ہوئے کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر تنگی نہیں کرے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ اور بہت عورتیں ہیں، تاہم ان کی زبان سے بھی کوئی ایسا لفظ نہیں نکلا جس سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر لگائے گئے الزام کی تائید ہوتی ہو یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ذات یا پاکبازی پر کوئی حرف آتا ہو۔ روافض کا یہ پروپیگنڈا ہے کہ ان کے درمیان کوئی حسد و بغض تھا، ایسا ہرگز نہیں ہے۔ واللّٰہ أعلم.

٤١٤٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ: حَدَّثَنِي مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ رُومَانَ، - وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَتْ: بَيْنَا أَنَا قَاعِدَةٌ أَنَا وَعَائِشَةُ إِذْ وَلَجَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَتْ: فَعَلَ اللهُ بِفُلَانٍ وَّفَعَلَ بِفُلَانٍ، فَقَالَتْ أُمُّ رُومَانَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَتِ: ابْنِي فِيمَنْ حَدَّثَ الْحَدِيثَ، قَالَتْ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَتْ: كَذَا وَكَذَا، قَالَتْ عَائِشَةُ: سَمِعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَتْ: وَأَبُو بَكْرٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا، فَمَا أَفَاقَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا حُمّٰى بِنَافِضٍ فَطَرَحْتُ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا فَغَطَّيْتُهَا، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَا شَأْنُ هٰذِهِ؟» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَخَذَتْهَا الْحُمّٰى بِنَافِضٍ، قَالَ: «فَلَعَلَّ فِي حَدِيثٍ تُحُدِّثَ؟» قَالَتْ: نَعَمْ، فَقَعَدَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ: وَاللهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَا تُصَدِّقُونِي، وَلَئِنْ قُلْتُ لَا تَعْذِرُونِي، مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَيَعْقُوبَ وَبَنِيهِ ﴿وَٱللَّهُ ٱلْمُسْتَعَانُ

[4143] حضرت مسروق بن اجدع سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ ایک دفعہ میں اور عائشہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں۔ اس دوران میں ایک انصاری عورت آئی اور کہنے لگی کہ اللہ فلاں کو ایسا ایسا کرے۔ ام رومان نے پوچھا: کیا بات ہے؟ اس نے بتایا کہ میرا بیٹا بھی ان لوگوں کے ساتھ شریک ہو گیا ہے جنھوں نے اس طرح کی باتیں کی ہیں۔ ام رومان رضی اللہ عنہا نے پوچھا: وہ کیا باتیں ہیں؟ تو انھوں نے واقعۂ بہتان ذکر کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے بھی یہ باتیں سنی ہیں؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی سنی ہیں؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ سنتے ہی غش کھا کر گر پڑیں۔ جب انھیں ہوش آیا تو انھیں سردی کے ساتھ بخار چڑھا ہوا تھا۔ میں نے ان پر کپڑا ڈال دیا اور انھیں ڈھانپ دیا۔ اس دوران میں نبی ﷺ تشریف لائے تو فرمایا: ''اس کو کیا ہوا ہے؟'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! انھیں جاڑے کے ساتھ بخار چڑھ گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''شاید ان باتوں کے باعث جو بیان کی جاتی ہیں؟''

عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ﴾ [يوسف: ١٨].

میں نے کہا: جی ہاں۔ اس کے بعد حضرت عائشہ ؓ اٹھ بیٹھیں اور کہنے لگیں: اللہ کی قسم! اگر میں قسم اٹھاؤں تو تم میری تصدیق نہیں کرو گے اور اگر کچھ کہوں تو تم میرا عذر نہیں سنو گے۔ میری اور آپ لوگوں کی مثال یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں جیسی ہے۔ انھوں نے کہا تھا: ان باتوں پر اللہ کی مدد درکار ہے جو تم بناتے ہو۔

قَالَتْ: وَانْصَرَفَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللهُ عُذْرَهَا، قَالَتْ: بِحَمْدِ اللهِ لَا بِحَمْدِ أَحَدٍ وَّلَا بِحَمْدِكَ. [راجع: ٣٣٨٨]

حضرت ام رومان ؓ نے کہا: آپ ﷺ یہ سن کر واپس چلے گئے اور کوئی جواب نہ دیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خود ان کی تلافی کر دی تو حضرت عائشہ ؓ نے کہا: میں صرف اللہ کا شکر ادا کرتی ہوں نہ تمھارا اور نہ کسی اور کا۔

٤١٤٤ - حَدَّثَنِي يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقْرَأُ: إِذْ تَلِقُونَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ، وَتَقُولُ: الْوَلْقُ: الْكَذِبُ.

[4144] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے [إِذْ تَلِقُونَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ] پڑھا، یعنی جس وقت تم اپنی زبانوں سے جھوٹ بولتے تھے، اور فرمایا: وَلَقَ کے معنی جھوٹ کے ہیں۔

قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: وَكَانَتْ أَعْلَمَ مِنْ غَيْرِهَا بِذٰلِكَ لِأَنَّهُ نَزَلَ فِيهَا. [انظر: ٤٧٥٢]

ابن ابی ملیکہ نے کہا: حضرت عائشہ ؓ اس قراءت کو دوسروں کی نسبت زیادہ جاننے والی تھیں کیونکہ یہ آیت انھی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

٤١٤٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ: لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، وَقَالَتْ عَائِشَةُ: اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ، قَالَ: «كَيْفَ بِنَسَبِي؟» قَالَ: لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ.

[4145] حضرت عروہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عائشہ ؓ کے پاس حضرت حسان بن ثابت ؓ کو برا بھلا کہنے لگا تو انھوں نے فرمایا: ان کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کا دفاع کرتے تھے۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: حضرت حسان بن ثابت ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی مذمت کرنے کے متعلق اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا: ”میرے نسب کا کیا کرو گے؟“ انھوں نے عرض کی: میں آپ کو ان سے ایسے نکال لوں گا جیسا کہ گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔

وَقَالَ مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ فَرْقَدٍ: سَمِعْتُ هِشَامًا، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَبَبْتُ حَسَّانَ وَكَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلَيْهَا. [راجع: ٣٥٣١]

دوسری سند کے ساتھ حضرت عروہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا کیونکہ وہ واقعۂ افک میں حضرت عائشہ کے متعلق بہت کچھ کہا کرتے تھے۔

٤١٤٦ - حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ بِأَبْيَاتٍ لَهُ، وَقَالَ:

[4146] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ ان کے پاس حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ان کی شان میں مدحیہ اشعار پڑھ رہے تھے، انھوں نے یہ شعر کہے:

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

آپ پاک دامن باوقار ہیں، انھیں شک وشبہ سے متہم نہیں کیا جاتا۔ وہ ہر صبح بھوکی ہو کر بھولی بھالی عورتوں کا گوشت نہیں کھاتی۔

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: لٰكِنَّكَ لَسْتَ كَذٰلِكَ، قَالَ مَسْرُوقٌ: فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَأْذَنِي لَهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْكِ؟ وَقَدْ قَالَ اللهُ: ﴿وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ [النور: ١١] فَقَالَتْ: وَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمٰى؟ قَالَتْ لَهُ: إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ، أَوْ يُهَاجِي عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [انظر: ٤٧٥٥، ٤٧٥٦]

یہ سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: لیکن تم تو ایسے ثابت نہیں ہوئے۔ حضرت مسروق نے کہا: آپ انھیں اپنے پاس آنے کی اجازت کیوں دیتی ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''ان میں سے جو شخص بہتان کا سرغنہ بنا اسے عذاب عظیم ہو گا۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس سے سخت عذاب اور کیا ہو گا کہ وہ دنیا میں اندھا ہو گیا؟ اس کے باوجود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مسروق سے کہا: حسان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی حمایت اور دفاع کیا کرتے تھے۔

فائدہ: مذکورہ آیت کریمہ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کے متعلق ہے جیسا کہ خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔[1] اس صورت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بطور فرض وتسلیم حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اس آیت کا مصداق ٹھہرایا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ انھیں دنیا میں سزا دے دی ہے شاید دوسری مرتبہ اس کی سزا نہ دی جائے، اس کے باوجود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی شان میں کسی برے کلمے کو گوارا نہیں کرتی تھیں، ان سے تہمت لگانے میں غلطی ضرور ہوئی تھی لیکن آپ نے توبہ کر لی اور اس کی سزا قبول کر لی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا دل ان کی طرف سے صاف ہو گیا تھا لیکن جب کبھی اس طرح کا ذکر آ جاتا تو دل کا رنجیدہ ہونا ایک قدرتی بات تھی، اس بنا پر روایت میں ایک دو چبھتے ہوئے جملے غالبًا اسی اثر کا نتیجہ ہیں۔ بہرحال

1 صحيح البخاري، التفسير، حديث: 4749.

حضرت عائشہ ؓ کے نزدیک بطور تخصیص آیت کا مصداق عبداللہ بن ابی منافق ہے اور اس حدیث میں بطور فرض و تسلیم ہے تا کہ تخصیص کی خلاف ورزی نہ ہو۔ واللّٰہ أعلم.

(٣٦) بَابُ غَزْوَةِ الْحُدَيْبِيَةِ

باب: 36- غزوۂ حدیبیہ کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿لَقَدْ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنِ ٱلْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ ٱلشَّجَرَةِ﴾ الْآيَةَ [الفتح: ١٨].

ارشاد باری تعالیٰ: ''بلاشبہ یقیناً اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے راضی ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے......''

٤١٤٧ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَصَابَنَا مَطَرٌ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الصُّبْحَ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: «أَتَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟» قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ: «قَالَ اللهُ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي، وَكَافِرٌ بِي، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِرَحْمَةِ اللهِ وَبِرِزْقِ اللهِ وَبِفَضْلِ اللهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِي، كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَجْمِ كَذَا فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ، كَافِرٌ بِي». [راجع: ٨٤٦]

[4147] حضرت زید بن خالد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم حدیبیہ کے سال رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے تو ایک رات ہمیں بارش نے آ لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''کیا تمھیں معلوم ہے کہ تمھارے رب نے کیا کہا ہے؟'' ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میرے کچھ بندوں نے اس حال میں صبح کی کہ وہ میرے ساتھ ایمان رکھتے ہیں اور کچھ کفر کرنے والے ہیں تو جس نے کہا: اللہ کی رحمت، اللہ کے رزق اور اللہ کے فضل کے باعث ہم پر بارش ہوئی تو یہ لوگ مجھ پر ایمان لانے اور ستاروں سے کفر کرنے والے ہیں۔ اور جنھوں نے کہا: ہم پر فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی تو وہ ستاروں پر ایمان لانے والے اور میرے ساتھ کفر کرنے والے ہیں۔''

فائدہ: دور جاہلیت میں لوگوں کا عقیدہ تھا کہ کچھ ستارے مؤثر حقیقی ہیں اور ان کے طلوع و غروب بارش کے آنے اور موسم میں تبدیلی کا باعث ہے، حالانکہ مؤثر حقیقی ذات باری تعالیٰ ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کو مؤثر حقیقی ماننے کے بجائے ستاروں سے اپنی عقیدت قائم کیے ہوئے تھے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے انھیں تنبیہ فرمائی اور اسے کفر قرار دیا ہے۔ درحقیقت ہر چیز کا محرک اللہ تعالیٰ ہے حتی کہ کواکب و نجوم کا محرک بھی وہی ہے، اس لیے ہر اعتبار سے ہمیں اللہ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے اگرچہ کچھ چیزوں کو بارش آنے کا سبب قرار دیا ہے جیسا کہ آگ کو جلانے کا سبب بنایا ہے، اس بنا پر اگر کوئی کہتا ہے کہ ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے، گھنے بادل چھائے ہیں، آج بارش ہوگی تو یہ کفر نہیں کیونکہ یہ بارش کے عادی اسباب ہیں لیکن مؤثر حقیقی نہیں ہاں، اگر ان

اسباب کو موثر حقیقی کا مقام دیا جائے تو ایسا عقیدہ یقیناً کفر ہے، جس پر رسول اللہ ﷺ نے تنبیہ فرمائی ہے۔

٤١٤٨ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهِ: عُمْرَةٌ مِّنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةٌ مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةٌ مِّنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةٌ مَّعَ حَجَّتِهِ. [راجع: ١٧٧٨]

[4148] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے جو سب کے سب ذوالقعدہ میں تھے سوائے اس عمرے کے جو آپ ﷺ نے اپنے حج کے ساتھ کیا تھا۔ ایک عمرہ حدیبیہ سے ذوالقعدہ میں کیا، دوسرا جو آئندہ سال ذوالقعدہ میں کیا۔ تیسرا عمرہ جعرانہ سے جہاں آپ نے حنین کی غنیمتیں تقسیم فرمائیں، یہ بھی ذوالقعدہ میں کیا۔ اور چوتھا عمرہ اپنے حج کے ساتھ ذوالحجہ میں ادا فرمایا۔

٤١٤٩ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ: انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أُحْرِمْ. [راجع: ١٨٢١]

[4149] حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ حدیبیہ کے سال روانہ ہوئے۔ آپ کے تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے احرام باندھا تھا لیکن میں نے احرام نہیں باندھا تھا۔

٤١٥٠ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: تَعُدُّونَ أَنْتُمُ الْفَتْحَ فَتْحَ مَكَّةَ، وَقَدْ كَانَ فَتْحُ مَكَّةَ فَتْحًا، وَنَحْنُ نَعُدُّ الْفَتْحَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ، يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً، وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَتَاهَا فَجَلَسَ عَلٰى شَفِيرِهَا، ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِّنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا، ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا فَتَرَكْنَاهَا غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ إِنَّهَا أَصْدَرَتْنَا مَا شِئْنَا نَحْنُ وَرِكَابَنَا. [راجع: ٣٥٧٧]

[4150] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: تم لوگ فتح سے مراد فتح مکہ لیتے ہو، ٹھیک ہے فتح مکہ تو فتح تھی ہی، لیکن ہم لوگ حدیبیہ کے روز بیعت رضوان کو فتح شمار کرتے ہیں۔ اس دن نبی ﷺ کے ہمراہ ہم چودہ سو افراد تھے۔ حدیبیہ نامی وہاں ایک کنواں تھا۔ ہم نے اس سے اتنا پانی نکالا کہ اس میں ایک قطرہ بھی باقی نہ چھوڑا۔ جب نبی ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ کنویں پر تشریف لائے اور اس کے کنارے پر بیٹھ کر ایک برتن میں پانی طلب کیا۔ اس سے آپ نے وضو کیا، پھر کلی کی اور دعا فرمائی، پھر اس پانی کو کنویں میں ڈال دیا۔ تھوڑی دیر کے لیے ہم نے اس کنویں کو یوں ہی رہنے دیا، پھر تو یوں ہوا کہ اس نے ہماری چاہت کے مطابق ہمیں اور ہمارے اونٹوں کو بھی سیراب کر دیا۔

٤١٥١ - حَدَّثَنِي فَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ أَبُو عَلِيٍّ الْحَرَّانِيُّ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: أَنْبَأَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَّأَرْبَعمِائَةٍ أَوْ أَكْثَرَ فَنَزَلُوا عَلَى بِئْرٍ فَنَزَحُوهَا، فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَأَتَى الْبِئْرَ وَقَعَدَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ قَالَ: «ائْتُونِي بِدَلْوٍ مِّنْ مَّائِهَا»، فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ فَدَعَا ثُمَّ قَالَ: «دَعُوهَا سَاعَةً»، فَأَرْوَوْا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوا. [راجع: ٣٥٧٧]

[4151] حضرت براء بن عازب ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ حدیبیہ کے روز رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چودہ سو یا اس سے زیادہ لوگ تھے۔ انھوں نے وہاں ایک کنویں پر پڑاؤ کیا اور اس کا سارا پانی نکال لیا۔ پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ اس کنویں پر تشریف لائے اور اس کے کنارے پر بیٹھ گئے، پھر فرمایا: ''میرے پاس اس پانی کا ڈول لاؤ۔'' جب ڈول بھر کر لایا گیا تو آپ نے اس میں لعاب دہن ڈالا اور دعا فرمائی، اس کے بعد فرمایا: ''اسے تھوڑی دیر تک یوں ہی رہنے دو۔'' پھر انھوں نے خود پیا اور اپنی سواریوں کو بھی سیراب کیا، پھر وہاں سے مدینہ کے لیے عازم سفر ہوئے۔

٤١٥٢ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا لَكُمْ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! لَيْسَ عِنْدَنَا مَا نَتَوَضَّأُ بِهِ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ قَالَ: فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا.

[4152] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی جبکہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پانی کا ایک برتن تھا۔ آپ نے اس سے وضو فرمایا۔ پھر لوگ آپ کے پاس حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''تمھیں کیا ہو گیا ہے؟'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہمارے پاس پانی نہیں ہے جس سے ہم وضو کریں اور اسے پئیں۔ صرف وہی پانی ہے جو آپ کے برتن میں ہے۔ نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک پانی کے برتن میں رکھا تو آپ کی انگلیوں سے پانی فوارے کی طرح پھوٹنے لگا۔ حضرت جابر ؓ نے کہا: ہم سب نے پانی پیا اور اس سے وضو کیا۔

قُلْتُ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. [راجع: ٣٥٧٦]

(راوی کہتا ہے:) میں نے حضرت جابر ؓ سے پوچھا: اس روز تمھاری تعداد کتنی تھی؟ انھوں نے کہا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو ہم سب کو پانی کافی ہوتا، ویسے ہم اس روز پندرہ سو (1500) کی تعداد میں تھے۔

٤١٥٣ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

[4153] حضرت قتادہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: بَلَغَنِي أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ كَانَ يَقُولُ: كَانُوا أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً، فَقَالَ لِي سَعِيدٌ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ: كَانُوا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً الَّذِينَ بَايَعُوا النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ. [راجع: ٣٥٧٦]

کہ میں نے حضرت سعید بن میتب سے کہا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے کہنے کے مطابق حدیبیہ کے دن لوگوں کی تعداد چودہ سو تھی تو حضرت سعید بن میتب نے کہا: مجھے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ وہ پندرہ سو تھے جنھوں نے حدیبیہ کے دن نبی ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔

تَابَعَهُ أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ قَتَادَةَ. تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.

ابوداود نے کہا کہ ہمیں قرہ نے بیان کیا، وہ حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔ صلت بن محمد کی محمد بن بشار نے متابعت کی ہے۔ ابوداود نے کہا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی ہے۔

٤١٥٤ - **حَدَّثَنَا** عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ: «أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ»، وَكُنَّا أَلْفًا وَّأَرْبَعَمِائَةٍ، وَلَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ الْيَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَّكَانَ الشَّجَرَةِ.

[4154] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حدیبیہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''تم تمام اہل زمین سے افضل ہو۔'' ہم اس وقت چودہ سو (1400) افراد تھے۔ اگر میں آج بینا ہوتا تو تمھیں اس درخت کی جگہ دکھاتا (جس کے نیچے بیعت ہوئی تھی)۔

تَابَعَهُ الْأَعْمَشُ: سَمِعَ سَالِمًا: سَمِعَ جَابِرًا: أَلْفًا وَّأَرْبَعَمِائَةٍ. [راجع: ٣٥٧٦]

اعمش نے سفیان بن عیینہ کی متابعت کی ہے کہ واقعی ان کی تعداد چودہ سو (1400) تھی۔

٤١٥٥ - **وَقَالَ** عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَّثَلَاثَمِائَةٍ، وَكَانَتْ أَسْلَمُ ثُمْنَ الْمُهَاجِرِينَ.

[4155] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ اصحاب شجرہ (بیعت رضوان کرنے والے) تیرہ سو (1300) تھے اور قبیلۂ اسلم کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔

تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.

اس (عبیداللہ بن معاذ) کی متابعت محمد بن بشار نے کی، انھوں نے کہا: ہم سے ابوداود (طیالسی) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہم سے شعبہ نے بیان کیا۔

فائدہ: اس حدیث میں اصحاب الشجرہ (بیعت رضوان کرنے والوں) کی تعداد چودہ سو بتائی گئی ہے جبکہ قبل ازیں حضرت براء

بن عازب ؓ کی روایت میں تھا کہ ان کی تعداد چودہ سو سے زیادہ تھی۔ ایک روایت میں پندرہ سو اور دوسری میں تیرہ سو ہے۔ ان میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ صحابۂ کرام ؓ کی تعداد چودہ سو سے زیادہ تھی، بعض راویوں نے عرب کی عادت کے مطابق زائد کسر کو شمار نہیں کیا انھوں نے چودہ سو بتایا اور بعض نے زائد کسر کو پورا ہی شمار کر کے پندرہ سو کہہ دیا اور جس روایت میں تیرہ سو ہے وہ اس طرح کہ راوی کے شمار میں اتنے ہی ہوں گے جبکہ دوسرے نے تمام کو شمار کیا اور ثقہ کی زیادتی قبول ہوئی ہے، یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ نے مدینہ طیبہ سے چلتے وقت شمار کیے ہوں تو اس وقت تیرہ سو ہی تھے، راستہ میں سو اور مل گئے ہوں اس طرح ان کی تعداد چودہ سو ہو گئی، اس کے علاوہ خدام اور عورتوں کو شمار کیا تو تعداد پندرہ سو تک پہنچ گئی ہو۔[1] واللّٰہ أعلم۔ اس آخری حدیث میں ہے کہ قبیلۂ اسلم کے سو افراد تھے، اس اعتبار سے مہاجرین کی تعداد آٹھ سو ہے باقی انصار حضرات ہوں گے۔[2]

٤١٥٦ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ: أَنَّهُ سَمِعَ مِرْدَاسًا الْأَسْلَمِيَّ يَقُولُ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ: يُقْبَضُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ، فَالْأَوَّلُ، وَتَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ لَا يَعْبَأُ اللهُ بِهِمْ شَيْئًا. [انظر: ٦٤٣٤]

[4156] حضرت مرداس اسلمی ؓ سے روایت ہے اور وہ اصحاب شجرہ میں سے تھے، انھوں نے کہا کہ نیک لوگ ایک ایک کر کے اٹھا لیے جائیں گے، پھر ردی کھجور یا جو کی بھوسی کی طرح بے کار لوگ باقی رہ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوئی پروا نہیں کرے گا۔" (اللہ کے ہاں ان کی کوئی قدر نہ ہوگی۔)

٤١٥٧، ٤١٥٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَا: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ مِنْهَا.

[4158,4157] حضرت مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ ؓ دونوں سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ صلح حدیبیہ کے موقع پر تقریباً ایک ہزار صحابۂ کرام ؓ کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ جب آپ ذوالحلیفہ پہنچے تو آپ نے قربانی کے جانوروں کو ہار پہنایا اور ان پر نشان لگایا، پھر وہاں سے عمرے کا احرام باندھا۔

لَا أُحْصِي كَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ سُفْيَانَ حَتَّى سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَا أَحْفَظُ مِنَ الزُّهْرِيِّ الْإِشْعَارَ وَالتَّقْلِيدَ فَلَا أَدْرِي يَعْنِي مَوْضِعَ الْإِشْعَارِ وَالتَّقْلِيدِ أَوِ الْحَدِيثَ كُلَّهُ. [راجع: ١٦٩٤، ١٦٩٥]

راویٔ حدیث (علی بن عبداللہ المدینی) نے کہا: میں شمار نہیں کر سکتا کہ میں نے اس حدیث کو سفیان سے کتنی مرتبہ سنا حتی کہ میں نے ایک مرتبہ انھیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ مجھے زہری سے نشان لگانے اور ہار پہنانے کے متعلق یاد نہیں رہا، اس لیے میں نہیں جانتا کہ اس سے ان کی مراد صرف

[1] فتح الباري: 549/7. [2] فتح الباري: 554/7.

نشان لگانے اور ہار پہنانے سے تھی یا اس سے مراد پوری حدیث تھی۔

فائدہ: ھدي قربانی کے جانوروں کو کہا جاتا ہے۔ بکریوں کے گلے میں ہار پہنایا جاتا ہے تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ یہ قربانی کے جانور ہیں اور ان سے تعرض نہ کریں اور اونٹ کو کوہان کی دائیں جانب سے نیزہ مار کر خون آلود کیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد بھی صرف لوگوں کو مطلع کرنا ہوتا ہے۔

٤١٥٩ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ وَّرْقَاءَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَآهُ وَقَمْلُهُ يَسْقُطُ عَلٰى وَجْهِهِ فَقَالَ: «أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟» قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَّحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ، وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّونَ بِهَا وَهُمْ عَلٰى طَمَعٍ أَنْ يَّدْخُلُوا مَكَّةَ، فَأَنْزَلَ اللهُ الْفِدْيَةَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُّطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ، أَوْ يُهْدِيَ شَاةً، أَوْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ. [راجع: ١٨١٤]

[4159] حضرت کعب بن عجرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھا جبکہ ان کے چہرے پر جوئیں گر رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تمھاری جوئیں تمھیں تکلیف دے رہی ہیں؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں، تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں سر منڈانے کا حکم دیا۔ آپ اس وقت حدیبیہ میں تھے اور آپ نے لوگوں پر واضح نہیں کیا تھا کہ وہ حدیبیہ ہی میں احرام کھول کر اس کی پابندیوں سے آزاد ہو جائیں گے بلکہ انھیں امید تھی کہ وہ مکہ میں داخل ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فدیے کا حکم نازل فرمایا تو رسول اللہ ﷺ نے کعب بن عجرہ کو حکم دیا کہ وہ ایک فرق (تقریباً چھ کلو تین سو گرام) اناج چھ مسکینوں کو کھلا دیں یا ایک بکری قربانی کریں یا تین دن کے روزے رکھیں۔

٤١٦٠، ٤١٦١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى السُّوقِ فَلَحِقَتْ عُمَرَ امْرَأَةٌ شَابَّةٌ، فَقَالَتْ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! هَلَكَ زَوْجِي وَتَرَكَ صِبْيَةً صِغَارًا، وَّاللهِ مَا يُنْضِجُونَ كُرَاعًا وَّلَا لَهُمْ زَرْعٌ وَّلَا ضَرْعٌ وَّخَشِيتُ أَنْ تَأْكُلَهُمُ الضَّبُعُ، وَأَنَا بِنْتُ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءَ الْغِفَارِيِّ، وَقَدْ شَهِدَ أَبِي الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ،

[4161,4160] حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے، وہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ میں حضرت عمر ؓ کے ہمراہ بازار گیا تو وہاں آپ سے ایک نوجوان عورت نے ملاقات کی۔ اس نے عرض کی: امیر المومنین! میرا شوہر فوت ہو گیا ہے اور اپنے پیچھے چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گیا ہے۔ اللہ کی قسم! ان کے پاس نہ تو بکری کے پائے ہیں جنھیں پکا کر کھائیں، نہ کھیتی ہے اور نہ دودھ کے جانور ہی ہیں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ فقر و فاقہ کی وجہ سے ہلاک نہ ہو جائیں۔ اور میں خفاف بن ایماء غفاری

فَوَقَفَ مَعَهَا عُمَرُ وَلَمْ يَمْضِ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِنَسَبٍ قَرِيبٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلٰى بَعِيرٍ ظَهِيرٍ كَانَ مَرْبُوطًا فِي الدَّارِ فَحَمَلَ عَلَيْهِ غِرَارَتَيْنِ مَلَأَهُمَا طَعَامًا وَّحَمَلَ بَيْنَهُمَا نَفَقَةً وَّثِيَابًا ثُمَّ نَاوَلَهَا بِخِطَامِهِ ثُمَّ قَالَ: اقْتَادِيهِ فَلَنْ يَّفْنٰى حَتّٰى يَأْتِيَكُمُ اللهُ بِخَيْرٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَّا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَكْثَرْتَ لَهَا، قَالَ عُمَرُ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ، وَاللهِ إِنِّي لَأَرٰى أَبَا هٰذِهِ وَأَخَاهَا قَدْ حَاصَرَا حِصْنًا زَمَانًا فَافْتَتَحَاهُ ثُمَّ أَصْبَحْنَا نَسْتَفِيءُ سُهْمَانَنَا فِيهِ.

کی بیٹی ہوں جو رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حدیبیہ میں موجود تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر آگے بڑھنے کے بجائے اس کے پاس ٹھہر گئے، پھر فرمایا: مرحبا! تمھارا خاندانی تعلق تو بہت ہی قریبی ہے۔ اس کے بعد آپ ایک طاقتور اونٹ کی طرف گئے جو گھر میں بندھا ہوا تھا اور اس پر دو بوریاں گندم سے بھر کر رکھ دیں۔ ان دونوں بوریوں کے درمیان کچھ خرچہ اور کپڑے وغیرہ بھی رکھ دیے۔ پھر آپ نے اس کی مہار عورت کے ہاتھ میں دے کر فرمایا: اسے لے جاؤ اس کے ختم ہونے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ کوئی اور بہتر بندوبست کر دے گا۔ ایک آدمی نے کہا: امیر المومنین! آپ نے اس عورت کو بہت سا مال دے دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری ماں تجھے روئے، اللہ کی قسم! اس عورت کے والد اور بھائی کو میں نے دیکھا انھوں نے ایک مدت تک قلعے کا محاصرہ کیا، آخر کار اسے فتح کر لیا، پھر ہم صبح کے وقت مال غنیمت سے حصہ وصول کر رہے تھے۔

٤١٦٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ابْنُ سَوَّارٍ أَبُو عَمْرٍو الْفَزَارِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ أَعْرِفْهَا، قَالَ مَحْمُودٌ: ثُمَّ أُنْسِيتُهَا بَعْدُ. [انظر: ٤١٦٣، ٤١٦٤، ٤١٦٥]

[4162] حضرت مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے وہ درخت دیکھا تھا (جس کے نیچے بیعت رضوان ہوئی تھی) لیکن بعد میں جب آیا تو میں اسے پہچان نہ سکا۔ محمود کی روایت کے مطابق انھوں نے فرمایا: پھر مجھے وہ درخت یاد نہیں رہا تھا۔

٤١٦٣ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: انْطَلَقْتُ حَاجًّا فَمَرَرْتُ بِقَوْمٍ يُّصَلُّونَ، قُلْتُ: مَا هٰذَا الْمَسْجِدُ؟ قَالُوا: هٰذِهِ الشَّجَرَةُ حَيْثُ بَايَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ فَأَتَيْتُ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ سَعِيدٌ: حَدَّثَنِي أَبِي

[4163] طارق بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حج کے لیے نکلا تو چند ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جو نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کون سی مسجد ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ وہی درخت ہے جہاں رسول اللہ ﷺ نے بیعت رضوان لی تھی۔ میں سعید بن مسیّب کے پاس آیا اور انھیں اس کی خبر دی تو انھوں نے فرمایا: مجھے

أَنَّهُ كَانَ فِيمَنْ بَايَعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، قَالَ: فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ نَسِينَاهَا فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهَا.

میرے والد گرامی نے حدیث بیان کی اور وہ ان لوگوں میں شامل تھے جنھوں نے درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی، انھوں نے فرمایا: جب ہم اگلے سال حج کے لیے نکلے تو اس کی جگہ بھول گئے اور اسے معلوم کرنے پر قادر نہ ہو سکے۔

فَقَالَ سَعِيدٌ: إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَمْ يَعْلَمُوهَا وَعَلِمْتُمُوهَا أَنْتُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ. [راجع: ٤١٦٢]

حضرت سعید بن مسیّب نے فرمایا: بلاشبہ حضرت محمد ﷺ کے صحابۂ کرام ﷺ تو اس درخت کو پہچان نہ سکے اور تم لوگوں نے اسے پہچان لیا! تم لوگ ان سے زیادہ جانتے ہو؟

٤١٦٤ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا طَارِقٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ فِيمَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَرَجَعْنَا إِلَيْهَا الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَعَمِيَتْ عَلَيْنَا. [راجع: ٤١٦٢]

[4164] حضرت سعید بن میسّب سے روایت ہے، وہ اپنے باپ حضرت میسّب ﷺ سے بیان کرتے ہیں، وہ ان لوگوں میں سے تھے جنھوں نے اس درخت کے نیچے بیعت کی تھی، انھوں نے فرمایا: جب ہم دوسرے سال ادھر گئے تو ہمیں پتہ ہی نہ چل سکا کہ وہ کون سا درخت تھا۔

٤١٦٥ - **حَدَّثَنَا** قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَارِقٍ قَالَ: ذُكِرَتْ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الشَّجَرَةُ فَضَحِكَ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي وَكَانَ شَهِدَهَا. [راجع: ٤١٦٢]

[4165] حضرت طارق بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ سعید بن میسّب کی مجلس میں [الشجرة] کا ذکر ہوا تو وہ ہنس پڑے اور کہا: میرے والد گرامی نے مجھے بتایا تھا اور وہ اس درخت کے نیچے بیعت کے وقت وہاں موجود تھے۔

٤١٦٦ - **حَدَّثَنَا** آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ أَبِي أَوْفَى وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ: «اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ». فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى». [راجع: ١٤٩٧]

[4166] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ﷺ سے روایت ہے اور وہ اصحاب شجرہ میں سے ہیں، انھوں نے فرمایا: جب لوگ نبی ﷺ کے پاس صدقہ لے کر آتے تو آپ ان کے لیے دعا فرماتے: ''اے اللہ! ان پر رحمت نازل فرما۔'' چنانچہ میرے والد بھی آپ کے پاس صدقہ لے کر آئے تو آپ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! ابی اوفی کی اولاد پر رحمت نازل فرما۔''

٤١٦٧ - **حَدَّثَنَا** إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَخِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبَّادِ بْنِ

[4167] حضرت عباد بن تمیم ﷺ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حرہ کے دن عبداللہ بن حنظلہ کی طرف بیعت

تَمِيم قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحَرَّةِ - وَالنَّاسُ يُبَايِعُونَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْظَلَةَ - فَقَالَ ابْنُ زَيْدٍ: عَلٰى مَا يُبَايِعُ ابْنُ حَنْظَلَةَ النَّاسَ؟ قِيلَ لَهُ: عَلَى الْمَوْتِ، قَالَ: لَا أُبَايِعُ عَلٰى ذٰلِكَ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَكَانَ شَهِدَ مَعَهُ الْحُدَيْبِيَةَ. [راجع: ٢٩٥٩]

کر رہے تھے تو حضرت ابن زید رضی اللہ عنہ نے کہا: ابن حنظلہ لوگوں سے کس شرط پر بیعت لے رہے ہیں؟ انھیں بتایا گیا: وہ موت پر بیعت لے رہے ہیں۔ انھوں نے فرمایا: میں تو رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی دوسرے شخص سے موت پر بیعت نہیں کروں گا۔ اور وہ (عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ) آپ ﷺ کے ہمراہ حدیبیہ میں موجود تھے۔

٤١٦٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْمُحَارِبِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ -: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ فِيهِ.

[4168] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ اصحاب شجرہ میں سے تھے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرتے، پھر جب ہم نماز سے فارغ ہوتے تو دیواروں کا اتنا سایہ نہ ہوتا تھا کہ ہم اس میں بیٹھ سکتے۔

٤١٦٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ: عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ؟ قَالَ: عَلَى الْمَوْتِ. [راجع: ٢٩٦٠]

[4169] حضرت یزید بن ابو عبید سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم نے حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کی کس شرط پر بیعت کی تھی؟ انھوں نے فرمایا: موت پر۔

٤١٧٠ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَقِيتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ: طُوبٰى لَكَ، صَحِبْتَ النَّبِيَّ ﷺ وَبَايَعْتَهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثْنَا بَعْدَهُ.

[4170] حضرت مسیّب سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: آپ کو مبارک ہو! آپ نے نبی ﷺ کی صحبت اختیار کی اور تمھیں درخت کے نیچے آپ ﷺ سے بیعت رضوان کا موقع ملا۔ انھوں نے فرمایا: اے بھتیجے! تم نہیں جانتے کہ ہم نے آپ ﷺ کے بعد کیا کیا کام کیے۔

٤١٧١ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ - هُوَ ابْنُ سَلَامٍ - عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ: أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ

[4171] حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ ہم نے درخت کے نیچے نبی ﷺ سے بیعت کی تھی۔

أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَايَعَ النَّبِيَّ ﷺ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

[راجع: ١٣٦٣]

٤١٧٢ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا﴾ قَالَ: الْحُدَيْبِيَةُ، قَالَ أَصْحَابُهُ: هَنِيئًا مَّرِيئًا فَمَا لَنَا؟ فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿لِيُدْخِلَ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ جَنَّٰتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ﴾.

[4172] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: فتح مبین سے مراد صلح حدیبیہ ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: (اللہ کے نبی!) آپ کے لیے یہ مبارک ہے۔ ہمارے لیے کیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اللہ تعالیٰ اہل ایمان ایسے مردوں اور خواتین کو باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔''

قَالَ شُعْبَةُ: فَقَدِمْتُ الْكُوفَةَ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا كُلِّهِ عَنْ قَتَادَةَ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ: أَمَّا ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ﴾ فَعَنْ أَنَسٍ؟ وَأَمَّا: هَنِيئًا مَّرِيئًا، فَعَنْ عِكْرِمَةَ. [انظر: ٤٨٣٤]

شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے کوفہ میں آکر حضرت قتادہ کے حوالے سے اس پوری حدیث کو بیان کیا۔ پھر جب میں واپس آیا تو ان سے اس کا تذکرہ کیا تو انھوں نے وضاحت کی کہ ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ﴾ کا حصہ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور ﴿هَنِيئًا مَرِيئًا﴾ کے الفاظ حضرت عکرمہ سے نقل کردہ ہیں۔

٤١٧٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَّجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ - وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ - قَالَ: إِنِّي لَأُوقِدُ تَحْتَ الْقُدُورِ بِلُحُومِ الْحُمُرِ إِذْ نَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُّحُومِ الْحُمُرِ.

[4173] حضرت زاہر بن اسود اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اور وہ بیعت رضوان میں شریک تھے۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں گدھوں کا گوشت ہنڈیا میں پکا رہا تھا کہ اچانک رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ایک اعلان کرنے والے نے اعلان کیا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے تمھیں گدھوں کے گوشت سے منع فرما دیا ہے۔

٤١٧٤ - وَعَنْ مَّجْزَأَةَ، عَنْ رَّجُلٍ مِّنْهُمْ مِّنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اسْمُهُ أُهْبَانُ بْنُ أَوْسٍ وَّكَانَ اشْتَكٰى رُكْبَتَهُ وَكَانَ إِذَا سَجَدَ جَعَلَ تَحْتَ رُكْبَتِهِ وِسَادَةً.

[4174] حضرت مجزأہ اسلمی سے روایت ہے، وہ اپنے ہی قبیلے کے ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں جو بیعت رضوان میں شریک تھے اور ان کا نام اُہبان بن اوس رضی اللہ عنہ تھا، ان کے ایک گھٹنے میں تکلیف تھی، اس لیے جب وہ سجدہ کرتے تو اس گھٹنے کے نیچے کوئی (نرم) تکیہ رکھ لیتے تھے۔

٤١٧٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ - قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ أُتُوا بِسَوِيقٍ فَلَاكُوهُ.

تَابَعَهُ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ. [راجع: ٢٠٩]

[4175] حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ اصحاب شجرہ سے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس ستو لائے گئے جسے انھوں نے نوش کیا۔

معاذ نے شعبہ سے روایت کرنے میں ابن عدی کی متابعت کی ہے۔

٤١٧٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ: حَدَّثَنَا شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ -: هَلْ يُنْقَضُ الْوِتْرُ؟ قَالَ: إِذَا أَوْتَرْتَ مِنْ أَوَّلِهِ فَلَا تُوْتِرْ مِنْ آخِرِهِ.

[4176] ابو جمرہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے وتر توڑنے کے متعلق سوال کیا، اور وہ نبی ﷺ کے اصحاب اور بیعت رضوان کرنے والوں سے ہیں، انھوں نے فرمایا: جب تم نے رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھ لیے ہیں تو پھر رات کے آخری حصے میں پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں نقض وتر کا مسئلہ بیان ہوا ہے۔ اگر کوئی نماز عشاء کے بعد وتر پڑھ لے اور سو جائے، پھر رات کے کسی حصے میں بیدار ہو کر تہجد پڑھنا چاہے تو پہلے سے ادا کردہ وتروں کی تعداد کو ایک رکعت پڑھ کر جفت کرنا نقض وتر کہلاتا ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں نقض وتر کے متعلق اختلاف تھا، کچھ حضرات اس کے قائل تھے اور اکثریت اس کے خلاف تھی۔ اس سلسلے میں ہمارا موقف یہ ہے کہ اگر کسی نے رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھ لیے ہیں تو اگر رات کے پچھلے حصے میں نفل پڑھنے کے لیے وقت میسر آئے تو اسے مزید نفل پڑھنے کی اجازت ہے۔ وہ نہ تو نقض وتر کرے اور نہ دوبارہ وتروں کو ادا کرے۔ حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے مذکورہ حدیث میں اسی موقف کو اختیار کیا ہے۔

٤١٧٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ - وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَه لَيْلًا - فَسَأَلَهُ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا عُمَرُ،

[4177] حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے، وہ اپنے باپ (اسلم) سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر (سفر حدیبیہ) میں تھے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ رات کا وقت تھا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے کوئی بات پوچھی لیکن رسول اللہ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا۔ انھوں نے پھر پوچھا تب بھی آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ انھوں نے تیسری بار پوچھا

نَزَرْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُجِيبُكَ، قَالَ عُمَرُ: فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمَامَ الْمُسْلِمِينَ وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِيَّ قُرْآنٌ، فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي، قَالَ: فَقُلْتُ: لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ وَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ، فَقَالَ: «لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ»، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾. [انظر: ٤٨٣٣، ٥٠١٢]

مگر پھر بھی آپ کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔ آخر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خود سے مخاطب ہو کر کہا: اے عمر! تجھے تیری ماں روئے، تو نے تین مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے اصرار سے سوال کیا مگر آپ نے ایک دفعہ بھی جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے اونٹ کو ایڑی لگائی اور مسلمانوں سے آگے بڑھ گیا۔ مجھے اندیشہ تھا کہ مبادا میری بابت قرآن میں کچھ حکم آ جائے۔ میں تھوڑی دیر ٹھہرا تھا کہ میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو مجھے پکار رہا تھا۔ مجھے مزید خطرہ لاحق ہوا کہ شاید میرے بارے میں کچھ قرآن اترا ہو۔ آخر کار میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو سلام کیا تو آپ نے فرمایا: ''آج رات مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے اس تمام کائنات سے زیادہ عزیز اور پیاری ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ سورت تلاوت فرمائی: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا﴾

٤١٧٨، ٤١٧٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ حِينَ حَدَّثَ هٰذَا الْحَدِيثَ حَفِظْتُ بَعْضَهُ، وَثَبَّتَنِي مَعْمَرٌ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ - يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهِ - قَالَا: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِّنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا أَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَبَعَثَ عَيْنًا لَهُ مِنْ خُزَاعَةَ وَسَارَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى كَانَ بِغَدِيرِ الْأَشْطَاطِ أَتَاهُ عَيْنُهُ قَالَ: إِنَّ قُرَيْشًا جَمَعُوا لَكَ جُمُوعًا وَقَدْ جَمَعُوا لَكَ الْأَحَابِيشَ وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَادُّوكَ

[4179,4178] حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت مروان بن حکم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ حدیبیہ کے سال ایک ہزار سے کچھ زائد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ روانہ ہوئے۔ آپ جب ذوالحلیفہ پہنچے تو آپ نے قربانی کے جانوروں کو ہار پہنائے اور ان کا شعار کیا۔ وہاں سے آپ نے عمرے کا احرام باندھا، پھر قبیلۂ خزاعہ سے ایک جاسوس بھیجا اور خود نبی ﷺ سفر کرتے رہے۔ جب غدیر اشطاط پہنچے تو آپ کے جاسوس نے اطلاع دی کہ قریش نے آپ (کے مقابلے) کے لیے بہت بڑا لشکر تیار کیا ہوا ہے۔ انھوں نے مختلف قبائل کو اکٹھا کر رکھا ہے اور وہ آپ سے لڑنا چاہتے ہیں، نیز آپ کو بیت اللہ سے روکنے کا پروگرام رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! مجھے

عَنِ الْبَيْتِ وَمَانِعُوكَ، فَقَالَ: «أَشِيرُوا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيَّ، أَتَرَوْنَ أَنْ أَمِيلَ إِلَى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِيِّ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَصُدُّونَا عَنِ الْبَيْتِ؟ فَإِنْ يَأْتُونَا كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَطَعَ عَيْنًا مِّنَ الْمُشْرِكِينَ وَإِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَّحْرُوبِينَ». قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! خَرَجْتَ عَامِدًا لِّهٰذَا الْبَيْتِ لَا تُرِيدُ قَتْلَ أَحَدٍ وَّلَا حَرْبَ أَحَدٍ، فَتَوَجَّهْ لَهُ فَمَنْ صَدَّنَا عَنْهُ قَاتَلْنَاهُ، قَالَ: «امْضُوا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ». [راجع: ١٦٩٤، ١٦٩٥]

مشورہ دو، کیا تم مناسب سمجھتے ہو کہ میں ان کے اہل و عیال پر حملہ کر دوں جو ہمیں بیت اللہ سے روکنا چاہتے ہیں؟ اگر وہ لوگ (اپنے اہل و عیال کو بچانے کی خاطر) ہمارے پاس (لڑائی کرنے) آ گئے تو اللہ تعالیٰ نے مشرکین سے ہمارے جاسوس کو بچا لیا ہے۔ اور اگر وہ نہ آئے تو ہم ان کے بال بچوں پر حملہ کر کے انھیں جنگ کی حالت میں چھوڑ دیں گے۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ تو بیت اللہ کا ارادہ کر کے روانہ ہوئے ہیں، نہ تو ہم کسی کو قتل کرنا چاہتے ہیں اور نہ ہمارا کسی سے لڑنے کا پروگرام ہی ہے، اس لیے آپ سیدھے بیت اللہ تشریف لے جائیں، جو شخص اس سلسلے میں رکاوٹ بنے گا ہم اس سے جنگ کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے، اللہ کا نام لے کر اپنا سفر جاری رکھو۔''

٤١٨٠، ٤١٨١ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ يُخْبِرَانِ خَبَرًا مِّنْ خَبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي عُمْرَةِ الْحُدَيْبِيَةِ، فَكَانَ فِيمَا أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ لَمَّا كَاتَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى قَضِيَّةِ الْمُدَّةِ، وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ: لَا يَأْتِيكَ مِنَّا أَحَدٌ وَّإِنْ كَانَ عَلٰى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَّهُ إِلَيْنَا وَخَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ، وَأَبٰى سُهَيْلٌ أَنْ يُّقَاضِيَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا عَلٰى ذٰلِكَ، فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُونَ ذٰلِكَ وَامَّعَضُوا فَتَكَلَّمُوا فِيهِ، فَلَمَّا أَبٰى سُهَيْلٌ أَنْ يُّقَاضِيَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا عَلٰى ذٰلِكَ كَاتَبَهُ

[4181,4180] امام ابن شہاب زہری سے روایت ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی، انھوں نے حضرت مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ دونوں رسول اللہ ﷺ سے عمرۂ حدیبیہ کا قصہ بیان کرتے ہیں (امام زہری نے کہا:) عروہ نے مجھے ان دونوں سے جو خبر دی اس میں یہ بھی تھا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے دن سہیل بن عمرو سے ایک مقررہ مدت تک کے لیے صلح نامہ لکھنے کا ارادہ کیا تو سہیل بن عمرو کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی تھی کہ آپ کے پاس ہم سے جو شخص بھی آئے گا، اگرچہ وہ آپ کے دین پر ہو، آپ کو اسے ہمارے پاس واپس کرنا ہو گا۔ آپ ہمارے اور اس کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں کھڑی کریں گے۔ سہیل، اسی شرط پر رسول اللہ ﷺ سے صلح کرنے میں اڑا رہا لیکن مسلمان اس شرط پر صلح کرنے سے بہت کبیدہ خاطر تھے۔ وہ اسے بہت گراں خیال کرتے

رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَرَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَا جَنْدَلِ ابْنَ سُهَيْلٍ يَوْمَئِذٍ إِلَى أَبِيهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، وَلَمْ يَأْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَحَدٌ مِّنَ الرِّجَالِ إِلَّا رَدَّهُ فِي تِلْكَ الْمُدَّةِ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا، وَجَاءَتِ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَكَانَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهِيَ عَاتِقٌ، فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يَرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ حَتّٰى أَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى فِي الْمُؤْمِنَاتِ مَا أَنْزَلَ. [راجع: ١٦٩٤، ١٦٩٥]

تھے اور اس بارے میں گفتگو کر رہے تھے جبکہ سہیل کو اسی شرط پر رسول اللہ ﷺ سے صلح کرنے پر اصرار تھا۔ بالآخر رسول اللہ ﷺ نے یہ شرط بھی صلح نامہ میں لکھ دی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسی دن سہیل کے بیٹے حضرت ابوجندل ؓ کو اس کے باپ سہیل بن عمرو کے پاس لوٹا دیا، بلکہ اس کے بعد جو بھی مرد مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آتا آپ اسے معینہ مدت میں واپس کرتے رہے۔ اس دوران میں کچھ اہل ایمان خواتین (مکہ سے) ہجرت کر کے آئیں۔ عقبہ بن ابی معیط کی بیٹی حضرت ام کلثوم ؓ بھی ان مہاجر خواتین میں سے تھیں جو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہجرت کر کے آئی تھیں اور وہ نوجوان عورت تھیں۔ اس کے اہل خانہ آئے اور رسول اللہ ﷺ سے اس کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے مہاجر خواتین کے متعلق آیات نازل فرمائیں۔

٤١٨٢ - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُؤْمِنَٰتُ يُبَايِعْنَكَ﴾

[4182] ابن شہاب نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر ؒ نے خبر دی کہ نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ درج ذیل آیت کے مطابق مہاجر خواتین کا امتحان لیتے تھے: ”اے نبی! جب تمھارے پاس اہل ایمان خواتین بیعت کے لیے آئیں۔“

وَعَنْ عَمِّهِ قَالَ: بَلَغَنَا حِينَ أَمَرَ اللهُ رَسُولَهُ ﷺ أَنْ يَرُدَّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ مَا أَنْفَقُوا عَلٰى مَنْ هَاجَرَ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا بَصِيرٍ. فَذَكَرَهُ بِطُولِهِ. [راجع: ٢٧١٣]

اور ان کے چچا (محمد بن مسلم زہری) سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمیں وہ حدیث بھی معلوم ہے جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا تھا کہ جو مسلمان عورتیں ہجرت کر کے چلی آئی ہیں ان کے مشرک شوہروں کو وہ سب کچھ واپس کر دیا جائے جو انھوں نے اپنی بیویوں پر خرچ کیا ہے۔ اور ہمیں ابوبصیر ؓ کے واقعے کی خبر بھی پہنچی ہے، پھر انھوں نے تفصیل سے اس کا ذکر کیا۔

فائدہ: صلح حدیبیہ کی تفصیلات اور حضرت ابوبصیر ؓ کے واقعہ کو جاننے کے لیے بخاری حدیث: 2732 کا مطالعہ کریں۔

٤١٨٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ نَّافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا خَرَجَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ، فَقَالَ: إِنْ صُدِدْتُّ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِّنْ أَجْلِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ. [راجع: ١٦٣٩]

[4183] حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فتنے کے زمانے میں عمرے کے ارادے سے نکلے، پھر انھوں نے کہا: اگر مجھے بیت اللہ جانے سے روک دیا گیا تو ہم اسی طرح کریں گے جس طرح ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں کیا تھا۔ پھر انھوں نے صرف عمرے کا احرام باندھا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بھی صلح حدیبیہ کے موقع پر صرف عمرے کا احرام باندھا تھا۔

٤١٨٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ أَهَلَّ وَقَالَ: إِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ، وَتَلَا: ﴿لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب: ٢١]. [راجع: ١٦٣٩]

[4184] حضرت نافع ہی سے روایت ہے، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے عمرے کا احرام باندھا اور کہا: اگر میرے اور بیت اللہ کے درمیان کوئی حائل ہوا (رکاوٹ بنا) تو میں اسی طرح کروں گا جس طرح نبی ﷺ نے کیا تھا، جس وقت کفار قریش، آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوئے تھے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''یقیناً تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ (کی ذات) میں بہترین نمونہ ہے۔''

٤١٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ: أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ: أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللهِ قَالَ لَهُ: لَوْ أَقَمْتَ الْعَامَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ لَّا تَصِلَ إِلَى الْبَيْتِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ هَدَايَاهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ أَصْحَابُهُ، وَقَالَ: أُشْهِدُكُمْ أَنِّي أَوْجَبْتُ عُمْرَةً، فَإِنْ خُلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ، وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ

[4185] حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک بیٹے نے ابن عمر سے عرض کی: اگر آپ اس سال عمرے کے لیے نہ جائیں تو بہتر ہے کیونکہ اندیشہ ہے کہ آپ بیت اللہ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ نکلے تو کفار قریش نے ہمیں بیت اللہ جانے سے روک دیا تھا۔ نبی ﷺ نے قربانی کے جانور وہیں ذبح کر دیے اور اپنے سر کے بال بھی منڈوا دیے۔ آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی سروں کے بال کٹوائے۔ انھوں نے (مزید) فرمایا: میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا ہے، اس لیے اگر میرے اور بیت اللہ کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہوئی تو میں بیت اللہ کا طواف کروں گا اور اگر مجھے روک دیا گیا تو میں وہی کچھ

اللهِ ﷺ، فَسَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: مَا أَرَى شَأْنَهُمَا إِلَّا وَاحِدًا، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي، فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعْيًا وَاحِدًا حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا. [راجع: ١٦٣٩]

کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ پھر تھوڑی دور گئے تو فرمایا کہ میں (حج اور عمرے) دونوں کا ایک ہی حال خیال کرتا ہوں، اس لیے میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے حج اور عمرہ دونوں واجب کر لیے ہیں۔ پھر انھوں نے (مکہ پہنچ کر) ایک طواف اور ایک سعی کی یہاں تک کہ دونوں سے احرام کھولا۔

٤١٨٦ - حَدَّثَنِي شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ: سَمِعَ النَّضْرَ بْنَ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا صَخْرٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: إِنَّ النَّاسَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ، وَلٰكِنْ عُمَرُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْسَلَ عَبْدَ اللهِ إِلَى فَرَسٍ لَهُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَأْتِي بِهِ لِيُقَاتِلَ عَلَيْهِ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُبَايِعُ عِنْدَ الشَّجَرَةِ وَعُمَرُ لَا يَدْرِي بِذٰلِكَ فَبَايَعَهُ عَبْدُ اللهِ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْفَرَسِ فَجَاءَ بِهِ إِلَى عُمَرَ وَعُمَرُ يَسْتَلْئِمُ لِلْقِتَالِ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُبَايِعُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، قَالَ: فَانْطَلَقَ فَذَهَبَ مَعَهُ حَتَّى بَايَعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَهِيَ الَّتِي يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ. [راجع: ٣٩١٦]

[4186] حضرت نافع سے روایت ہے، انھوں نے کہا: لوگ باتیں کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد گرامی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے مسلمان ہوئے تھے، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ حدیبیہ کے روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ایک انصاری کے پاس اپنا گھوڑا لانے کے لیے بھیجا تاکہ اسے جہاد میں استعمال کریں۔ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ درخت کے نیچے اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے بیعت لے رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کا علم نہیں تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے آپ کی بیعت کی، پھر گھوڑا لینے کے لیے گئے اور اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائے اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ جہاد کے لیے زرہ پہن رہے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ درخت کے نیچے بیعت لے رہے ہیں۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے عبداللہ کو ساتھ لے کر گئے حتی کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ یہ ہے اصل واقعہ جس کے متعلق لوگ باتیں کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے باپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے مسلمان ہوئے ہیں۔

٤١٨٧ - وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ابْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا:

[4187] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ حدیبیہ کے دن نبی ﷺ کے ہمراہ تھے جو درختوں کے سائے میں پھیل گئے۔ پھر اچانک لوگ نبی ﷺ کے اردگرد جمع ہو

أَنَّ النَّاسَ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ تَفَرَّقُوا فِي ظِلَالِ الشَّجَرِ، فَإِذَا النَّاسُ مُحْدِقُونَ بِالنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ! انْظُرْ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ أَحْدَقُوا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَوَجَدَهُمْ يُبَايِعُونَ فَبَايَعَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عُمَرَ فَخَرَجَ فَبَايَعَ. [راجع: ٣٩١٦]

گئے۔ حضرت عمر ؓ نے کہا: اے عبداللہ! دیکھو لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہیں چنانچہ انھوں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ آپ ﷺ کی بیعت کر رہے ہیں، پھر انھوں نے بھی بیعت کر لی۔ اس کے بعد حضرت عمر ؓ کے پاس واپس آ کر بتایا تو وہ گئے اور انھوں نے بھی آپ ﷺ کی بیعت کی۔

٤١٨٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَعْلَى: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ اعْتَمَرَ فَطَافَ فَطُفْنَا مَعَهُ، وَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لَا يُصِيبُهُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ. [راجع: ١٦٠٠]

[4188] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے جب عمرہ قضاء کیا تو ہم آپ کے ہمراہ تھے۔ آپ نے طواف کیا تو ہم نے بھی آپ کے ساتھ طواف کیا۔ آپ نے نماز پڑھی تو ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔ جب آپ نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی تو ہم مکہ والوں سے آپ کی حفاظت کر رہے تھے، مبادا کوئی آپ کو تکلیف پہنچائے۔

فائدہ: اسے عمرۃ القضاء اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ عمرہ اس فیصلے کے مطابق ہوا تھا جو رسول اللہ ﷺ اور کفار قریش کے درمیان ہوا تھا، اسے گزشتہ سال کی قضاء کے طور پر عمرہ قضاء نہیں کہا جاتا جیسا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔

٤١٨٩ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَصِينٍ قَالَ: قَالَ أَبُو وَائِلٍ: لَمَّا قَدِمَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ مِّنْ صِفِّينَ أَتَيْنَاهُ نَسْتَخْبِرُهُ فَقَالَ: اتَّهِمُوا الرَّأْيَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَّلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَمْرَهُ لَرَدَدْتُّ وَاللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، وَمَا وَضَعْنَا أَسْيَافَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا لِأَمْرٍ يُّفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَّعْرِفُهُ قَبْلَ هٰذَا الْأَمْرِ، مَا نَسُدُّ مِنْهَا خُصْمًا إِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا خُصْمٌ مَّا نَدْرِي كَيْفَ نَأْتِي لَهُ. [راجع: ٣١٨١]

[4189] حضرت ابو وائل سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب حضرت سہل بن حنیف ؓ جنگ صفین سے واپس آئے تو اس کے حالات معلوم کرنے کے لیے ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، انھوں نے فرمایا کہ تم لوگ اس جنگ کے بارے میں اپنی رائے کو متہم کرو۔ میں حدیبیہ کے دن ابوجندل ؓ کی واپسی کے وقت موجود تھا، اگر میرے لیے رسول اللہ ﷺ کے حکم کو ماننے سے انکار ممکن ہوتا تو میں اس دن ضرور حکم عدولی کرتا لیکن (مصالح کو) اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے تھے۔ ہمارا حال یہ تھا کہ جب ہم کسی مشکل کام کے لیے اپنی تلواروں کو اپنے کندھوں پر رکھتے تو صورت حال آسان ہو جاتی اور ہم مشکل حل کر لیتے

لیکن اس جنگ کا کچھ عجیب حال تھا، اس میں ہم ایک کنارے کو بند کرتے تو دوسرا کنارہ کھل جاتا تھا، ہم نہیں جانتے کہ ہمیں کیا تدبیر کرنی چاہیے۔

٤١٩٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي فَقَالَ: «أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ، أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً».

[4190] حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حدیبیہ کے روز نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے سر کی جوئیں تجھے تکلیف دے رہی ہیں؟'' میں نے کہا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''اپنا سر منڈوا دو اور تین دن کے روزے رکھو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ یا ایک جانور ذبح کرو۔''

قَالَ أَيُّوبُ: لَا أَدْرِي بِأَيِّ هٰذَا بَدَأَ. [راجع: ١٨١٤]

(راوئ حدیث) ایوب کہتے ہیں کہ اب مجھے یاد نہیں رہا کہ میرے استاد نے پہلے کیا ذکر کیا تھا۔

٤١٩١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُونَ، قَالَ: وَكَانَتْ لِي وَفْرَةٌ فَجَعَلَتِ الْهَوَامُّ تَسَاقَطُ عَلَى وَجْهِي فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «يُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: وَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ بِهِۦٓ أَذًى مِّن رَّأْسِهِۦ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ [البقرة: ١٩٦]. [راجع: ١٨١٤]

[4191] حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مقام حدیبیہ میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ ہم نے احرام باندھ رکھا تھا اور مشرکین مکہ نے ہمیں عمرہ کرنے سے روک دیا تھا۔ میرے سر پر لمبے لمبے بال تھے۔ ان میں پڑی ہوئی جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں۔ نبی ﷺ میرے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ''کیا تمھیں تمھارے سر کی جوئیں اذیت پہنچا رہی ہیں؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ انھوں نے کہا: اس کے بعد یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ''جو شخص مریض ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہو تو (سر منڈوا سکتا ہے بشرطیکہ) روزوں سے یا صدقہ سے یا قربانی سے اس کا فدیہ ادا کرے۔''

(٣٧) بَابُ قِصَّةِ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ

باب: 37- قبیلۂ عکل و عرینہ کا واقعہ

٤١٩٢ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ نَاسًا مِّنْ عُكْلٍ وَّعُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَّلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ وَّاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِذَوْدٍ وَّرَاعٍ، وَّأَمَرَهُمْ أَنْ يَّخْرُجُوا فِيهِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، فَانْطَلَقُوا حَتّٰى إِذَا كَانُوا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ ﷺ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ، وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ، وَتُرِكُوا فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتّٰى مَاتُوا عَلٰى حَالِهِمْ. [راجع: ٢٣٣]

[4192] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ قبیلۂ عکل اور عرینہ کے چند لوگ مدینہ طیبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کلمۂ توحید پڑھ کر اظہار اسلام کیا اور عرض کرنے لگے: اللہ کے نبی! ہم لوگ مویشی رکھتے ہیں، زرعی زمینوں والے نہیں ہیں۔ انھیں مدینہ طیبہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو رسول اللہ ﷺ نے کچھ اونٹ اور ایک چرواہا ان کے ساتھ کر دیا اور حکم دیا کہ شہر سے باہر کھلی فضا میں نکل جائیں اور ان اونٹوں کا دودھ اور پیشاب نوش کریں۔ وہ روانہ ہوئے لیکن حرہ کے کنارے پہنچتے ہی وہ اسلام سے برگشتہ ہو گئے اور نبی ﷺ کے چرواہے کو قتل کر کے اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ نبی ﷺ کو جب ان کی خبر ملی تو آپ نے چند صحابہ کو ان کے تعاقب میں بھیجا (جب وہ انھیں پکڑ کر لائے تو) آپ نے انھیں سزا دینے کا حکم دیا، چنانچہ ان کی آنکھوں میں گرم آہنی سلائیاں پھیری گئیں۔ ان کے ہاتھ کاٹ دیے گئے اور انھیں گرم پتھریلی زمین میں ڈال دیا گیا۔ آخر وہ اسی حالت میں مر گئے۔

قَالَ قَتَادَةُ: وَبَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ كَانَ يَحُثُّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُثْلَةِ. وَقَالَ شُعْبَةُ وَأَبَانُ وَحَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ: مِنْ عُرَيْنَةَ، قَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَّأَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ: قَدِمَ نَفَرٌ مِّنْ عُكْلٍ.

قتادہ نے کہا: ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ نبی ﷺ اس کے بعد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو صدقہ کرنے کی ترغیب دلایا کرتے اور مثلہ کرنے سے منع کرتے تھے۔ شعبہ، ابان اور حماد نے قتادہ سے بیان کیا کہ یہ لوگ قبیلۂ عرینہ کے تھے۔ یحییٰ بن ابو کثیر اور ایوب نے ابو قلابہ کے ذریعے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ قبیلۂ عکل کے چند لوگ آئے۔

٤١٩٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَالْحَجَّاجُ

[4193] حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے ایک دن لوگوں سے مشورہ لیا اور فرمایا: تم اس قسامہ کے متعلق کیا کہتے ہو؟ لوگوں نے کہا: یہ حق ہے۔

الصَّوَّافُ قَالَا: حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ وَكَانَ مَعَهُ بِالشَّامِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اسْتَشَارَ النَّاسَ يَوْمَ قَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي هٰذِهِ الْقَسَامَةِ؟ فَقَالُوا: حَقٌّ قَضَى بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَضَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ قَبْلَكَ.

رسول اللہ ﷺ نے اس کے مطابق فیصلہ فرمایا اور آپ سے پہلے خلفائے راشدین نے بھی اس کے مطابق فیصلہ کیا۔

قَالَ: وَأَبُو قِلَابَةَ خَلْفَ سَرِيرِهِ. فَقَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ: فَأَيْنَ حَدِيثُ أَنَسٍ فِي الْعُرَنِيِّينَ؟ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: إِيَّايَ حَدَّثَهُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ.

ابورجاء بیان کرتے ہیں: اس وقت ابوقلابہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے تخت کے پیچھے (کھڑے) تھے۔ اتنے میں عنبسہ بن سعید نے کہا: پھر قبیلۂ عرینہ کے لوگوں کے متعلق حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کہاں گئی؟ اس پر ابوقلابہ نے کہا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے خود مجھ سے بیان کی تھی۔

قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ: مِنْ عُرَيْنَةَ، وَقَالَ أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ: مِنْ عُكْلٍ، وَذَكَرَ الْقِصَّةَ. [راجع: ٢٣٣]

عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صرف عرینہ کا نام لیا ہے اور ابوقلابہ نے اپنی روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صرف قبیلۂ عکل کا ذکر کیا ہے، پھر مذکورہ واقعہ تفصیل سے بیان کیا۔

(٣٨) بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ قَرَدٍ وَّهِيَ الْغَزْوَةُ الَّتِي أَغَارُوا فِيهَا عَلَى لِقَاحِ النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ خَيْبَرَ بِثَلَاثٍ

باب: 38- غزوۂ ذی قرد کا بیان اور یہ وہی غزوہ ہے جس میں مشرکین نے نبی ﷺ کی شیردار اونٹنیوں پر ڈاکا ڈالا تھا۔ یہ غزوۂ خیبر سے تین دن پہلے کا واقعہ ہے

٤١٩٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ يَقُولُ: خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤَذَّنَ بِالْأُولَى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَرْعَى بِذِي قَرَدٍ، قَالَ: فَلَقِيَنِي غُلَامٌ لِّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ: أُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قُلْتُ: مَنْ أَخَذَهَا؟ قَالَ: غَطَفَانُ، قَالَ: فَصَرَخْتُ

[4194] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں صبح کی اذان سے پہلے گھر سے نکلا جبکہ رسول اللہ ﷺ کی دودھ والی اونٹنیاں مقام ذی قرد میں چر رہی تھیں۔ اس دوران میں مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا غلام ملا تو اس نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ کی دودھ دینے والی اونٹنیاں پکڑ لی گئی ہیں۔ میں نے پوچھا: انھیں کس نے پکڑا ہے؟ اس نے کہا: قبیلۂ غطفان کے لوگ

ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ: يَا صَبَاحَاهُ، قَالَ: فَأَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلَى وَجْهِي حَتَّى أَدْرَكْتُهُمْ وَقَدْ أَخَذُوا يَسْتَقُونَ مِنَ الْمَاءِ فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ بِنَبْلِي، وَكُنْتُ رَامِيًا وَأَقُولُ: أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ، وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ، وَأَرْتَجِزُ حَتَّى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً، قَالَ: وَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عِطَاشٌ، فَابْعَثْ إِلَيْهِمُ السَّاعَةَ فَقَالَ: «يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ»، قَالَ: ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ. [راجع: ٣٠٤١]

لے گئے ہیں۔ میں نے دستور کے مطابق یاصباحاہ کی تین چیخیں لگائیں اور مدینہ طیبہ کے دونوں کناروں کے درمیان اپنی آواز پہنچائی، پھر سامنے کی طرف تیز دوڑا یہاں تک کہ میں نے ان کو ایک چشمے پر پانی پیتے ہوئے پالیا۔ میں چونکہ تیرانداز تھا، اس لیے انھیں تیر مارنا شروع کر دیے، ساتھ ہی یہ شعر پڑھتا تھا:

میں ہوں سلمہ بن اکوع جان لو
آج کمینے سب مریں گے مان لو

میں نے تمام اونٹنیاں واپس کر لیں اور ان سے تیس چادریں بھی چھین لیں۔ پھر نبی ﷺ اور دوسرے لوگ بھی پہنچ گئے۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ لوگ پیاسے تھے۔ میں نے پانی پینے سے انھیں روک دیا ہے۔ آپ ان کی طرف ابھی چند لوگوں کو بھیج دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اکوع کے بیٹے! آپ اپنی اشیاء کے مالک بن گئے ہیں۔ اب ان پر نرمی کریں اور انھیں معاف کر دیں۔'' تاہم ہم واپس آ گئے اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنی اونٹنی کے پیچھے سوار کر لیا حتی کہ ہم مدینہ طیبہ آ گئے۔

(٣٩) بَابُ غَزْوَةِ خَيْبَرَ

باب: 39- غزوۂ خیبر کا بیان

٤١٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ - وَهِيَ مِنْ أَدْنَى خَيْبَرَ - صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ، فَأَمَرَ بِهِ فَثُرِّيَ فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [راجع: ٢٠٩]

[4195] حضرت سوید بن نعمان ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ وہ خیبر کے سال نبی ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ فرماتے ہیں کہ جب ہم مقام صہباء پر پہنچے جو خیبر کے قریب ہے تو آپ ﷺ نے وہاں نماز عصر ادا کی، پھر کھانا طلب فرمایا۔ آپ کو صرف ستو پیش کیے گئے۔ آپ کے حکم کے مطابق انھیں پانی میں گھول دیا گیا۔ پھر آپ نے وہ تیار شدہ ستو کھائے اور ہم نے بھی کھائے۔ اس کے بعد آپ نماز مغرب ادا کرنے کے لیے اٹھے۔ آپ نے صرف

کلی کی اور ہم نے بھی ایسا ہی کیا۔ پھر آپ نے نماز مغرب ادا کی اور نئے سرے سے وضو نہیں کیا۔

٤١٩٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ، فَسِرْنَا لَيْلًا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ: يَا عَامِرُ! أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ؟ - وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا - فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ:

[4196] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلے تو ہم رات بھر چلتے رہے۔ ایک آدمی نے حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے عامر! تم ہمیں اپنے شعر کیوں نہیں سناتے ہو؟ حضرت عامر رضی اللہ عنہ شاعر تھے، اپنی سواری سے اتر کر حدی خوانی کرتے ہوئے یہ شعر سنانے لگے:

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا اتَّقَيْنَا
وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَتَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

گر نہ ہوتی تیری رحمت اے شاہ عالی صفات
تو نمازیں ہم نہ پڑھتے اور نہ دیتے ہم زکاۃ
تجھ پر صدقے جب تلک ہم زندہ رہیں
بخش دے ہم کو لڑائی میں عطا کر ثبات
اپنی رحمت ہم پہ نازل کر شہ والا صفات
جب وہ ناحق چیختے سنتے نہیں ہم ان کی بات
چیخ چلا کر انھوں نے ہم سے چاہی ہے نجات

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ هٰذَا السَّائِقُ؟» قَالُوا: عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ، قَالَ: «يَرْحَمُهُ اللهُ»، قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ! لَوْ أَمْتَعْتَنَا بِهِ، فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتّٰى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ، ثُمَّ إِنَّ اللهَ تَعَالٰى فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ. فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ، أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا هٰذِهِ النِّيرَانُ؟ عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ؟» قَالُوا: عَلٰى لَحْمٍ، قَالَ:

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''یہ کون حدی خواں ہے؟'' لوگوں نے کہا: حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ! آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔'' یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! اب تو حضرت عامر رضی اللہ عنہ کے لیے شہادت یا جنت لازم ہو گئی۔ کاش! آپ ہمیں ان سے مزید فائدہ اٹھانے دیتے۔ پھر ہم خیبر آئے اور اہل خیبر کا محاصرہ کر لیا۔ اس دوران میں ہمیں سخت بھوک لگی۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عطا فرمائی۔ جس دن خیبر فتح ہوا اس رات لوگوں نے جگہ جگہ

«عَلٰى أَيِّ لَحْمٍ؟» قَالُوا: لَحْمُ حُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا»، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَوْ نُهْرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ: «أَوْ ذَاكَ»، فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ قَصِيرًا، فَتَنَاوَلَ بِهِ سَاقَ يَهُودِيٍّ لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَأَصَابَ عَيْنَ رُكْبَةِ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ.

آگ روشن کی تو نبی ﷺ نے پوچھا: ''یہ کیسی آگ ہے؟'' صحابۂ کرام ؓ نے کہا: لوگ گوشت پکا رہے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا: ''کس جانور کا گوشت ہے؟'' انھوں نے کہا: پالتو گدھوں کا گوشت ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس گوشت کو پھینک دو اور ہنڈیوں کو توڑ دو۔'' ایک شخص نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم (ایسا نہ کریں کہ) گوشت کو پھینک کر ہنڈیوں کو دھو لیں؟ آپ نے فرمایا: ''یوں ہی کر لو۔'' پھر جب قوم صف بندی کر چکی تو حضرت عامر ؓ نے اپنی تلوار جو چھوٹی تھی ایک یہودی کی پنڈلی پر ماری تو اس کی نوک پلٹ کر حضرت عامر ؓ کے گھٹنے پر لگی۔ حضرت عامر ؓ اس زخم سے فوت ہو گئے۔

قَالَ: فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ: رَآنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ آخِذٌ يَدِي، قَالَ: «مَا لَكَ؟» قُلْتُ لَهُ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «كَذَبَ مَنْ قَالَهُ، إِنَّ لَهُ أَجْرَيْنِ - وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ - إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ، قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشٰى بِهَا مِثْلَهُ».

راوی کا بیان ہے کہ جب سب لوگ واپس آئے تو سلمہ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے (مغموم) دیکھ کر میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! لوگ کہتے ہیں کہ عامر کی نیکیاں بے کار گئیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جھوٹا ہے وہ شخص جو اس طرح کی باتیں کرتا ہے۔ حضرت عامر ؓ کو تو دوہرا اجر ملے گا...... پھر آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ایک ساتھ ملایا...... عامر نے تکلیف اور مشقت بھی اٹھائی اور اللہ کے راستے میں جہاد بھی کیا۔ شاید ہی کوئی ایسا عربی ہو جس نے ان جیسی مثال قائم کی ہو۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ قَالَ: «نَشَأَ بِهَا». [راجع: ٢٤٧٧]

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا، ان سے حاتم نے بیان کیا: کوئی عرب مدینہ طیبہ میں عامر جیسا پیدا نہیں ہوا۔

٤١٩٧ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتٰى خَيْبَرَ لَيْلًا وَكَانَ إِذَا أَتٰى قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يُغِرْ بِهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ،

[4197] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت خیبر پہنچے۔ اور آپ کی عادت تھی کہ جب کسی قوم کے پاس رات کے وقت پہنچتے تو صبح ہونے تک ان پر حملہ نہیں کرتے تھے، چنانچہ جب صبح ہوئی تو

فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتِ الْيَهُودُ بِمَسَاحِيهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ، فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَّاللهِ، مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ». [راجع: ٣٧١]

یہودی کلہاڑے اور ٹوکریاں لے کر باہر نکلے۔ جب انھوں نے آپ کو دیکھا تو کہنے لگے: اللہ کی قسم! یہ تو محمد اور ان کا لشکر ہے۔ اللہ کی قسم! یہ تو محمد اور ان کا لشکر ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''خیبر تباہ ہو گیا، جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتر پڑیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کے لیے صبح بہت بری ہوتی ہے۔''

٤١٩٨ - **أَخْبَرَنَا** صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَبَّحْنَا خَيْبَرَ بُكْرَةً فَخَرَجَ أَهْلُهَا بِالْمَسَاحِي فَلَمَّا بَصُرُوا بِالنَّبِيِّ ﷺ قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَّاللهِ، مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اللهُ أَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ». فَأَصَبْنَا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ، فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ.

[4198] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نے صبح کے وقت خیبر پر حملہ کیا۔ اس وقت یہودی اپنے کلہاڑے اور ٹوکریاں لیے باہر نکل رہے تھے۔ جب انھوں نے نبی ﷺ کو دیکھا تو کہنے لگے: (حضرت) محمد (ﷺ) آ گئے ہیں اللہ کی قسم! محمد (ﷺ) لشکر لے کر حملہ آور ہوئے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی ذات سب سے بلند و برتر ہے۔ خیبر تباہ و برباد ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتر پڑیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بہت بری ہوتی ہے۔'' ہمیں وہاں گدھوں کا گوشت ملا تو نبی ﷺ کی طرف سے ایک اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ اللہ اور اس کے رسول، تمھیں گدھوں کے گوشت سے منع کرتے ہیں کیونکہ یہ پلید اور نجس ہیں۔

٤١٩٩ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ: أُكِلَتِ الْحُمُرُ، فَسَكَتَ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ: أُكِلَتِ الْحُمُرُ، فَسَكَتَ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: أُفْنِيَتِ الْحُمُرُ، فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى فِي النَّاسِ: إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ وَإِنَّهَا لَتَفُورُ بِاللَّحْمِ. [راجع: ٣٧١]

[4199] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک آنے والے نے آ کر کہا: گدھوں کا گوشت کھایا جا رہا ہے۔ اس پر آپ نے خاموشی اختیار کی۔ پھر وہ دوبارہ آیا اور کہا: گدھوں کا گوشت کھایا جا رہا ہے۔ آپ ﷺ اس مرتبہ بھی خاموش رہے۔ پھر وہ تیسری مرتبہ حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ گدھے ختم ہو رہے ہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ایک منادی کے ذریعے سے اعلان کرایا: اللہ اور اس کے رسول تمھیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں، چنانچہ اس (اعلان)

کے بعد تمام ہانڈیاں الٹ دی گئیں، حالانکہ ان میں گوشت پک رہا تھا۔

٤٢٠٠ - **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الصُّبْحَ قَرِيبًا مِّنْ خَيْبَرَ بِغَلَسٍ ثُمَّ قَالَ: «اللهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ». فَخَرَجُوا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ، فَقَتَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ، وَكَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةُ فَصَارَتْ إِلَى دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا.

[4200] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے نمازِ فجر خیبر کے قریب پہنچ کر اندھیرے میں ادا کی، پھر فرمایا: ''اللہ اکبر! خیبر برباد ہو چکا۔ یقیناً جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتر جاتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بہت بری ہو جاتی ہے۔'' اس کے بعد یہودی گلیوں میں دوڑتے ہوئے نکلے۔ آخر کار نبی ﷺ نے جنگجو نوجوانوں کو قتل کر دیا، عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا۔ ان قیدی عورتوں میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں جو حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئیں۔ پھر وہ نبی ﷺ کے حصے میں آ گئیں، چنانچہ آپ ﷺ نے ان کی آزادی کو حق مہر ٹھہرا کر ان سے نکاح کر لیا۔

فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ لِّثَابِتٍ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! آنْتَ قُلْتَ لِأَنَسٍ: مَا أَصْدَقَهَا؟ فَحَرَّكَ ثَابِتٌ رَّأْسَهُ تَصْدِيقًا لَّهُ. [راجع: ٣٧١]

(راویٔ حدیث) حضرت عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت ثابت سے پوچھا: اے ابومحمد! کیا تم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا کہ آپ ﷺ نے (حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو) حق مہر کیا دیا تھا؟ حضرت ثابت نے اثبات میں اپنا سر ہلا دیا۔

٤٢٠١ - **حَدَّثَنَا** آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَبَى النَّبِيُّ ﷺ صَفِيَّةَ فَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا.

[4201] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو قیدی بنا لیا، پھر انھیں آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا۔

فَقَالَ ثَابِتٌ لِأَنَسٍ: مَا أَصْدَقَهَا؟ قَالَ: أَصْدَقَهَا نَفْسَهَا فَأَعْتَقَهَا. [راجع: ٣٧١]

(راویٔ حدیث) ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ ﷺ نے انھیں کیا حق مہر دیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا کہ خود ان کی ذات ہی حق مہر تھا، یعنی انھیں آزاد کر دیا تھا۔

٤٢٠٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: لَمَّا غَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ أَوْ قَالَ: لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَشْرَفَ النَّاسُ عَلَى وَادٍ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّكْبِيرِ: اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا. إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَّهُوَ مَعَكُمْ»، وَأَنَا خَلْفَ دَابَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَمِعَنِي وَأَنَا أَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، فَقَالَ لِي: «يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ!»، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِّنْ كَنْزٍ مِّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟» قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ! فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، قَالَ: «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ». [راجع: ٢٩٩٢]

[4202] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ خیبر پر حملہ کرنے کے لیے نکلے یا کہا: جب رسول اللہ ﷺ خیبر کی طرف متوجہ ہوئے تو لوگوں نے ایک وادی پر چڑھ کر نعرۂ تکبیر بلند کیا اور کہنے لگے: ''اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ۔اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے آپ پر کچھ نرمی کرو۔تم کسی بہرے یا غیر حاضر کو نہیں پکار رہے بلکہ تم ایک خوب سننے والے اور انتہائی قریب اللہ کو پکار رہے ہو۔ وہ ہر لحہ تمھارے ساتھ ہے۔'' حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی سواری کے پیچھے تھا۔آپ نے مجھے یہ کہتے ہوئے سنا: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ تو مجھے فرمایا: ''اے عبداللہ بن قیس!'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔آپ نے فرمایا: ''کیا میں تجھے ایک کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے؟'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! کیوں نہیں آپ ضرور بتائیں، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! آپ نے فرمایا: ''وہ لاحول ولا قوة إلا باللّٰه ہے۔''

٤٢٠٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ الْتَقَى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوا، فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الْآخَرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلٌ لَّا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَّلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ، فَقَالَ: مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ»، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: أَنَا صَاحِبُهُ، قَالَ: فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا

[4203] حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کے مقام پر رسول اللہ ﷺ اور مشرکین آمنے سامنے ہوئے تو خوب لڑائی ہوئی۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ اپنے لشکر کی طرف واپس آ گئے اور مشرکین اپنے لشکر کی طرف لوٹ گئے، اس دوران میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں میں ایک ایسا شخص تھا جو جماعت سے الگ ہو جانے والے یا تنہا رہ جانے والے مشرک کو نہیں چھوڑتا تھا۔ وہ اس کا پیچھا کرتا اور اپنی تلوار سے اسے موت کے گھاٹ اتار دیتا۔اس کے متعلق چرچا ہونے لگا کہ جتنا کام اس نے کیا ہے ہم میں سے کسی نے بھی اتنا کام نہیں کیا۔لیکن رسول

وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ، قَالَ: فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ سَيْفَهُ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ، قَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالَ: الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ آنِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ، فَقُلْتُ: أَنَا لَكُمْ بِهِ، فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ». [راجع: ٢٨٩٨]

اللہ ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا: ''تم آگاہ رہو کہ یہ شخص دوزخی ہے۔'' قوم میں سے ایک آدمی نے کہا: میں اس شخص کے ساتھ رہتا ہوں، چنانچہ وہ اس کے ساتھ رہا۔ جہاں وہ ٹھہرتا یہ بھی ٹھہر جاتا اور جب وہ تیز چلتا تو یہ بھی اس کے ساتھ تیز چلنے لگتا۔ جب وہ شخص زخموں سے نڈھال ہو گیا تو اس نے جلدی مرنا چاہا، اس لیے اس نے اپنی تلوار زمین پر رکھی اور اس کی تیز نوک اپنے سینے پر رکھی، پھر اپنی تلوار پر زور دیا، اس طرح اس نے خودکشی کر لی۔ دوسرا شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' اس نے کہا: جس آدمی کے متعلق آپ نے ابھی ابھی ذکر کیا تھا کہ وہ جہنمی ہے اور لوگوں پر یہ بات بڑی گراں گزری تھی، میں نے اس کے متعلق ذمہ داری اٹھائی تھی، چنانچہ میں اس کی تلاش میں نکلا۔ وہ سخت زخمی ہو گیا اور جلدی مرنا چاہا تو اس نے اپنی تلوار کی نوک زمین پر رکھی، پھر اسے اپنے سینے کے درمیان کر کے اس پر جھول گیا اور خودکشی کر لی۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی بظاہر لوگوں کے سامنے اہل جنت والے کام کرتا ہے، حالانکہ وہ جہنمی ہوتا ہے اور اسی طرح کوئی آدمی بظاہر لوگوں کے سامنے اہل جہنم والے کام کرتا ہے لیکن انجام کار وہ جنتی ہوتا ہے۔''

٤٢٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْنَا خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ مَّعَهُ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ: «هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ». فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ أَشَدَّ الْقِتَالِ حَتّٰى كَثُرَتْ بِهِ

[4204] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم خیبر کی جنگ میں شریک تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے متعلق، جو آپ کے ہمراہ تھا اور اسلام کا دعوے دار تھا، فرمایا: ''یہ شخص اہل جہنم سے ہے۔'' جب لڑائی شروع ہوئی تو وہ شخص بڑی پامردی سے لڑا اور اسے بہت زیادہ زخم آئے۔ قریب تھا کہ کچھ لوگ شکوک و شبہات میں

الْجِرَاحَةُ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ، فَوَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجِرَاحَةِ فَأَهْوٰى بِيَدِهِ إِلٰى كِنَانَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهَا أَسْهُمًا فَنَحَرَ بِهَا نَفْسَهُ، فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! صَدَّقَ اللهُ حَدِيثَكَ، انْتَحَرَ فُلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ: «قُمْ يَا فُلَانُ! فَأَذِّنْ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، إِنَّ اللهَ يُؤَيِّدُ الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ». تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [راجع: ٣٠٦٢]

مبتلا ہو جاتے لیکن اس شخص کے لیے زخموں کی تکلیف ناقابل برداشت تھی، چنانچہ اس نے اپنے ترکش سے تیر نکالا اور اس سے اپنا سینہ چاک کر لیا۔ (یہ منظر دیکھ کر) کچھ مسلمان دوڑتے ہوئے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات کو سچا کر دکھایا ہے۔ اس شخص نے تیر سے اپنے سینے کو زخمی کر کے خودکشی کر لی ہے۔ آپ ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا: ''اے فلاں! اٹھ کر اعلان کر دو کہ جنت میں ایمان دار کے علاوہ کوئی دوسرا داخل نہیں ہو گا۔ اور اللہ تعالیٰ کسی بدکار آدمی سے دین کو تقویت پہنچا دیتا ہے۔'' اس روایت کی متابعت معمر نے زہری سے کی ہے۔

٤٢٠٥ - وَقَالَ شَبِيبٌ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حُنَيْنًا. وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. تَابَعَهُ صَالِحٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ خَيْبَرَ، قَالَ: الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَسَعِيدٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[4205] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ جنگ حنین میں تھے۔ ابن مبارک نے یونس کے ذریعے سے امام زہری سے، انھوں نے سعید بن مسیّب سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا۔ صالح نے زہری سے روایت کرنے میں ابن مبارک کی متابعت کی ہے۔ زبیدی نے کہا: مجھے زہری نے خبر دی کہ عبدالرحمٰن بن کعب نے ان سے بیان کیا، ان سے عبیداللہ بن کعب نے، انھوں نے کہا: مجھے اس صحابی نے بتایا جو غزوۂ خیبر میں نبی ﷺ کے ساتھ موجود تھے۔ زہری نے بیان کیا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ اور سعید بن مسیّب نے نبی ﷺ سے خبر دی۔

٤٢٠٦ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ! مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ؟ قَالَ: هٰذِهِ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ،

[4206] حضرت یزید بن ابو عبید سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر ایک زخم کا نشان دیکھا تو ان سے پوچھا: ابومسلم! یہ زخم کیسا ہے؟ انھوں نے فرمایا: یہ تلوار کا زخم ہے جو مجھے خیبر کے دن

فَقَالَ النَّاسُ: أُصِيبَ سَلَمَةُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ.

لگا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ سلمہ مارے گئے۔ تب میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اس پر تین مرتبہ دم کیا۔ میں نے اس وقت سے اب تک اس زخم کی کوئی تکلیف محسوس نہیں کی۔

٤٢٠٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ قَالَ: الْتَقَى النَّبِيُّ ﷺ وَالْمُشْرِكُونَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَاقْتَتَلُوا فَمَالَ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي الْمُسْلِمِينَ رَجُلٌ لَا يَدَعُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا فَضَرَبَهَا بِسَيْفِهِ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا أَجْزَأَ أَحَدٌ مَا أَجْزَأَ فُلَانٌ، فَقَالَ: «إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ»، فَقَالُوا: أَيُّنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنْ كَانَ هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: لَأَتَّبِعَنَّهُ فَإِذَا أَسْرَعَ وَأَبْطَأَ كُنْتُ مَعَهُ حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نِصَابَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَجَاءَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ، فَقَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ». [راجع: ۲۸۹۸]

[4207] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ اور مشرکین کا ایک غزوے میں سخت مقابلہ ہوا۔ دونوں جم کر لڑے۔ پھر ہر فریق اپنے اپنے لشکر کی طرف چلا گیا۔ اس دوران میں مسلمانوں میں ایک ایسا آدمی تھا جو مشرکین کے کسی الگ ہونے والے اور تنہا رہنے والے شخص کو نہیں چھوڑتا تھا۔ وہ اس کے پیچھے لگ جاتا اور اپنی تلوار سے اسے قتل کر دیتا تھا۔ کہا گیا: اللہ کے رسول! کسی نے وہ کام نہیں کیا جو فلاں نے کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تو جہنمی ہے۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اگر وہ دوزخی ہے تو پھر ہم میں سے کون جنتی ہوگا؟ لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: میں ضرور اس کا پیچھا کروں گا۔ وہ تیز دوڑے یا آہستہ چلے میں ضرور اس کے ساتھ رہوں گا، حتی کہ وہ جب زخمی ہوا اور جلدی مرنا چاہا تو اپنی تلوار کا دستہ زمین پر رکھا اور اس کی تیز نوک دار دھار اپنے سینے کے درمیان رکھی، پھر اس پر اپنا بوجھ ڈالا اور اس طرح اس نے خودکشی کر لی۔ اس کا پیچھا کرنے والا شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، آپ نے فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' اس نے تمام واقعہ آپ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''بے شک ایک آدمی لوگوں کے سامنے اہل جنت کے عمل کرتا ہے، حالانکہ وہ جہنمی ہوتا ہے۔ اسی طرح کوئی شخص لوگوں کی نظروں میں اہل جہنم کے عمل کرتا ہے، حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے۔''

٤٢٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْخُزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، قَالَ: نَظَرَ أَنَسٌ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَى طَيَالِسَةً فَقَالَ: كَأَنَّهُمُ السَّاعَةَ يَهُودُ خَيْبَرَ.

[4208] حضرت ابوعمران سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن لوگوں پر زرد رنگ کی چادریں دیکھیں تو فرمایا: یہ لوگ اس وقت خیبر کے یہودیوں کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔

٤٢٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَحِقَ بِهِ فَلَمَّا بِتْنَا اللَّيْلَةَ الَّتِي فُتِحَتْ قَالَ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَّجُلٌ يُّحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ يُفْتَحُ عَلَيْهِ»، فَنَحْنُ نَرْجُوهَا فَقِيلَ: هٰذَا عَلِيٌّ، فَأَعْطَاهُ فَفُتِحَ عَلَيْهِ. [راجع: ٢٩٧٥]

[4209] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ خیبر کی جنگ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے کیونکہ وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے۔ انھوں نے دل میں کہا کہ میں نبی ﷺ سے پیچھے رہ جاؤں گا، اس لیے بعد میں وہ بھی آ گئے۔ جس رات خیبر فتح ہوا تھا، اس رات آپ ﷺ نے فرمایا: ''کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا یا علم وہ شخص پکڑے گا جسے اللہ اور اس کے رسول عزیز رکھتے ہیں اور اس کے ہاتھوں خیبر فتح ہو گا۔'' ہم سب لوگ اس سعادت کے امیدوار تھے۔ اچانک کہا گیا: وہ علی رضی اللہ عنہ آ گئے ہیں، چنانچہ آپ ﷺ نے انھیں جھنڈا عطا فرمایا، پھر ان کے ہاتھوں خیبر فتح ہوا۔

٤٢١٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: «لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَّجُلًا يَّفْتَحُ اللهُ عَلٰى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ». قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُّعْطَاهَا فَقَالَ: «أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟» فَقِيلَ: هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، قَالَ: فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتّٰى كَأَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ

[4210] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا: ''میں کل یہ جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ فتح عطا کرے گا۔ وہ شخص اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، نیز اللہ اور اس کا رسول بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔'' لوگ ساری رات اس امر میں غور کرتے رہے کہ ان میں سے کس کو جھنڈا دیا جائے گا؟ جب صبح ہوئی تو لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں سے ہر ایک کو امید تھی کہ آپ ﷺ جھنڈا اسے دیں گے لیکن آپ نے فرمایا: ''علی بن ابی طالب کہاں ہے؟'' لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! ان کی آنکھوں میں شدید درد ہے۔ آپ نے ان کی طرف کسی آدمی کو بھیجا، چنانچہ انھیں لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے

فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: «انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللهِ فِيهِ، فَوَاللهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ». [راجع: ٢٩٤٢]

ان کی دونوں آنکھوں میں لب مبارک ڈالا اور ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی تو وہ تندرست ہو گئے، گویا ان کی آنکھوں میں کبھی درد ہی نہیں ہوا۔ پھر آپ نے انھیں جھنڈا دے دیا۔ حضرت علی ؓ نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں ان (یہودیوں) سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ ہماری طرح مسلمان ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم سیدھے اپنی راہ پر چلتے جاؤ یہاں تک کہ تم ان کے میدان میں اترو تو ان کو دعوتِ اسلام دو اور اللہ کے جو حقوق ان کے ذمے فرض ہیں انھیں ان سے آگاہ کرو۔ اللہ کی قسم! اگر تمھارے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کسی ایک آدمی کو ہدایت سے ہمکنار کر دے تو تمھارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔“

٤٢١١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ [قَالَ]: أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرٍو مَّوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا، فَاصْطَفَاهَا النَّبِيُّ ﷺ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتّٰى بَلَغَ بِهَا سَدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنٰى بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ لِي: «آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ»، فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَتَهُ عَلٰى صَفِيَّةَ. ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ، ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ وَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلٰى رُكْبَتِهِ حَتّٰى تَرْكَبَ. [راجع: ٣٧١]

[4211] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم خیبر آئے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو قلعے میں فتح عنایت فرمائی تو آپ سے صفیہ بنت حیی بن اخطب کے حسن و جمال ذکر کیا گیا۔ اس کا خاوند قتل ہو چکا تھا اور یہ دلھن بنی ہوئی تھی، لہٰذا نبی ﷺ نے اسے اپنی ذات کے لیے منتخب فرمایا۔ آپ انھیں ساتھ لے کر روانہ ہوئے حتی کہ سد صہباء پہنچے تو وہ حیض سے پاک ہو چکی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے خلوت فرمائی۔ پھر آپ نے کھجور، گھی اور پنیر سے حلوہ بنا کر ایک چھوٹے سے دسترخواں پر رکھ دیا اور مجھے حکم دیا: ”اپنے آس پاس والوں کو بتا دو۔“ یہی حضرت صفیہ ؓ کے نکاح کا ولیمہ تھا۔ پھر ہم مدینہ روانہ ہوئے۔ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حضرت صفیہ ؓ کے لیے اپنے پیچھے چادر کو لپیٹا۔ پھر آپ اپنے اونٹ کے پاس بیٹھے اور اپنا گھٹنا ٹکا دیا۔ حضرت صفیہ ؓ نے اپنا پاؤں آپ کے گھٹنے مبارک پر رکھا اور سوار ہو گئیں۔

٤٢١٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ: سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقَامَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بِطَرِيقِ خَيْبَرَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتّٰى أَعْرَسَ بِهَا، وَكَانَتْ صَفِيَّةُ فِيمَنْ ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ. [راجع: ٣٧١]

[4212] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے خیبر کے راستے میں تین دن تک حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس قیام فرمایا حتی کہ ان کے ساتھ خلوت فرمائی۔ وہ ان عورتوں میں سے تھیں جن پر پردہ کیا گیا تھا۔

٤٢١٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ، فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلٰى وَلِيمَتِهِ وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ وَّمَا كَانَ فِيهَا إِلَّا أَنْ أَمَرَ بِلَالًا بِالْأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَأَلْقٰى عَلَيْهَا التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: إِحْدٰى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُهُ؟ قَالُوا: إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ إِحْدٰى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، وَإِنْ لَّمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ، فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّأَ لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ. [راجع: ٣٧١]

[4213] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مدینہ اور خیبر کے درمیان تین شب قیام فرمایا۔ انھی راتوں میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے زفاف ہوا۔ میں نے مسلمانوں کو آپ کے ولیمے کے لیے دعوت دی۔ اس ولیمے میں روٹی تھی نہ گوشت بلکہ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو صرف دستر خوان بچھانے کا حکم دیا، چنانچہ جب بچھا دیا گیا تو اس پر کھجوریں، پنیر اور گھی رکھا گیا۔ اب مسلمان کہنے لگے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا امہات المومنین میں سے ہیں یا آپ کی کنیز ہیں؟ پھر خود ہی کہنے لگے: اگر آپ ﷺ انھیں پردے میں رکھیں گے تو امہات المومنین سے ہیں، اگر پردے میں نہ رکھیں گے تو لونڈی ہیں۔ پھر جب آپ ﷺ نے کوچ فرمایا تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے لیے اپنے پیچھے بیٹھنے کی جگہ بنائی اور ان پر پردہ لٹکا دیا۔

فائدہ: اس حدیث میں ایک اشکال ہے کہ جب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے دعوتِ ولیمہ کھائی تو انھیں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے متعلق تردد کیوں ہوا کہ وہ ام المومنین ہیں یا آپ کی کنیز ہیں؟ اس کی توجیہ بایں طور کی گئی ہے کہ مذکورہ تردد نکاح اور ولیمے سے پہلے تھا یا جنھیں تردد ہوا وہ ولیمے اور نکاح میں حاضر نہیں تھے، اگر ولیمے میں حاضر تھے تو انھوں نے اسے عام دعوت خیال کیا، البتہ پردے کے بعد واضح ہوگیا کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی زوجۂ محترمہ ہیں۔

٤٢١٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ

[4214] حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم خیبر کا محاصرہ کیے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے ایک تھیلا پھینکا جس میں چربی تھی۔ میں اسے

اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مُحَاصِرِي خَيْبَرَ فَرَمٰى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ، فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ فَاسْتَحْيَيْتُ.

اٹھانے کے لیے لپکا لیکن میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ دیکھ رہے ہیں، اس لیے میں شرم سے پانی پانی ہوگیا۔

٤٢١٥ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ وَّسَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ وَعَنْ لُّحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ. [راجع: ٨٥٣]

[4215] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر لہسن اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا۔

نَهٰى عَنْ أَكْلِ الثُّومِ: هُوَ عَنْ نَّافِعٍ وَّحْدَهُ. وَلُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ: عَنْ سَالِمٍ.

لہسن کھانے کی ممانعت کا ذکر حضرت نافع اور گھریلو گدھوں کی ممانعت حضرت سالم سے منقول ہے۔

٤٢١٦ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ مُّتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ. [انظر: ٥١١٥، ٥٥٢٣، ٦٩٦١]

[4216] حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن عورتوں سے متعہ کرنے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا۔

فائدہ: کسی عورت سے ایک مقررہ مدت تک نکاح کر لینے کو متعہ کہتے ہیں۔ پہلے یہ نکاح مباح تھا، پھر اس سے قیامت تک کے لیے روک دیا گیا جیسا کہ مذکورہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے، نیز حضرت سلمہ بن اکوع ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ اوطاس کے موقع پر تین روز کے لیے نکاح متعہ کی اجازت دی پھر اس سے منع کر دیا۔[1] حضرت سبرہ بن معبد جہنی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمھیں عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی تھی، اب اسے اللہ تعالیٰ نے تا روز قیامت حرام کر دیا ہے۔''[2]

٤٢١٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ

[4217] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گھریلو (پالتو) گدھوں کے گوشت (کھانے) سے روک دیا۔

1 مسند أحمد: 55/4. 2 مسند أحمد: 404/3.

عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ. [راجع: ٨٥٣]

٤٢١٨ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ وَسَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ. [راجع: ٨٥٣]

[4218] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے روک دیا تھا۔

٤٢١٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِي الْخَيْلِ. [انظر: ٥٥٢٠، ٥٥٢٤]

[4219] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

فائدہ: اس حدیث میں گھوڑے کی حلت کا ذکر ہے، بلاشبہ گھوڑا ایک حلال جانور ہے، اس واضح نص کے باوجود بھی کچھ فقہاء نے اسے حرام قرار دیا ہے، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں گھوڑا ذبح کیا اور اس کا گوشت کھایا تھا۔[1] بہر حال گھوڑا حلال ہے، اگر کسی کا دل نہ چاہے تو نہ کھائے لیکن اس کی حرمت کا فتویٰ جاری نہ کرے، اس کی تفصیل ہم آئندہ کتاب الاطعمہ میں بیان کریں گے۔ بإذن اللہ تعالیٰ.

٤٢٢٠ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَإِنَّ الْقُدُورَ لَتَغْلِي، قَالَ: وَبَعْضُهَا نَضِجَتْ فَجَاءَ مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ: لَا تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا وَأَهْرِيقُوهَا، قَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى: فَتَحَدَّثْنَا أَنَّهُ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَهَى عَنْهَا الْبَتَّةَ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ. [راجع: ٣١٥٥]

[4220] حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غزوۂ خیبر کے موقع پر ہمیں بھوک نے ستایا، ادھر ہنڈیاں جوش مار رہی تھیں اور کچھ ہنڈیاں پک چکی تھیں۔ اچانک نبی ﷺ کا منادی آیا اور اعلان کیا کہ گدھوں کے گوشت میں سے کچھ نہ کھاؤ اور ہنڈیوں کو الٹ دو۔ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم نے آپس میں باتیں کیں کہ گدھوں کے گوشت سے اس لیے آپ نے منع فرمایا ہے کہ ان میں سے خمس نہیں نکالا گیا تھا جبکہ بعض لوگوں نے کہا کہ آپ نے ان سے حتمی طور پر منع فرما دیا ہے کیونکہ یہ گندگی کھاتے ہیں۔

[1] صحيح البخاري، الأطعمة، حديث: 5519.

٤٢٢١ ، ٤٢٢٢ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَصَابُوا حُمُرًا وَّطَبَخُوهَا، فَنَادٰى مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ: أَكْفِئُوا الْقُدُورَ. [الحديث: ٤٢٢١، انظر: ٤٢٢٣، ٤٢٢٥، ٤٢٢٦، ٥٥٢٥].

[الحديث: ٤٢٢٢، راجع: ٣١٥٥]

[4222,4221] حضرت براء بن عازب ؓ اور عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ تھے، انھیں گدھے دستیاب ہوئے تو انھوں نے ان کا گوشت پکایا۔ اس دوران میں نبی ﷺ کے اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ ہنڈیوں کو انڈیل دو۔

٤٢٢٣ ، ٤٢٢٤ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَابْنَ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ يُحَدِّثَانِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ - وَقَدْ نَصَبُوا الْقُدُورَ -: «أَكْفِئُوا الْقُدُورَ». [راجع: ٣١٥٥، ٤٢٢١]

[4224,4223] حضرت براء بن عازب ؓ اور حضرت ابن ابی اوفی ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر فرمایا: ''ہنڈیوں کو الٹ دو۔'' (گوشت پھینک دو۔) اس وقت ہنڈیاں چولہے پر رکھی جا چکی تھیں۔

٤٢٢٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. [راجع: ٤٢٢١]

[4225] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ ایک غزوے میں شریک تھے۔ پھر انھوں نے پہلی حدیث کی طرح روایت نقل کی۔

٤٢٢٦ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ أَنْ نُّلْقِيَ الْحُمُرَ الْأَهْلِيَّةَ نِيئَةً وَّنَضِيجَةً، ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِأَكْلِهِ بَعْدُ.

[راجع: ٤٢٢١]

[4226] حضرت براء بن عازب ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہمیں نبی ﷺ نے غزوۂ خیبر کے دن حکم دیا کہ ہم گدھوں کا گوشت کچا اور پکا ہوا پھینک دیں۔ پھر آپ نے کبھی اس کے کھانے کا حکم نہیں دیا۔

٤٢٢٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا

[4227] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گدھے کا گوشت کھانے سے اس لیے منع کیا تھا کہ وہ لوگوں کا بوجھ

أَدْرِي أَنَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ حَمُولَةَ النَّاسِ فَكَرِهَ أَنْ تَذْهَبَ حَمُولَتُهُمْ، أَوْ حَرَّمَهُ فِي يَوْمِ خَيْبَرَ لَحْمَ الْحُمُرِ.

اٹھاتے ہیں، اس لیے آپ نے یہ پسند نہ کیا کہ ان کے بار بردار ختم ہوجائیں یا آپ نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کا گوشت ہمیشہ کے لیے حرام کردیا تھا۔

٤٢٢٨ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا، قَالَ: فَسَّرَهُ نَافِعٌ فَقَالَ: إِذَا كَانَ مَعَ الرَّجُلِ فَرَسٌ فَلَهُ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ فَرَسٌ فَلَهُ سَهْمٌ. [راجع: ٢٨٦٣]

[4228] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گھوڑے کے دو حصے اور پیادے کے لیے ایک حصہ تقسیم کیا۔ (راویٔ حدیث) حضرت نافع نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے کہا: جس آدمی کے ساتھ گھوڑا ہوتا تو اس کو تین حصے ملتے اور اگر اس کے پاس گھوڑا نہ ہوتا تو اسے ایک حصہ ملتا۔

٤٢٢٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْنَا: أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْكَ؟ فَقَالَ: «إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَّبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَّاحِدٌ». قَالَ جُبَيْرٌ: وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ ﷺ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَّبَنِي نَوْفَلٍ شَيْئًا. [راجع: ٣١٤٠]

[4229] حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کی: آپ نے خمس خیبر سے بنو مطلب کو حصہ دیا ہے اور ہمیں نظرانداز کر دیا، حالانکہ ہم اور وہ آپ سے قرابت میں برابر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہی چیز ہیں۔'' حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کو (خمس خیبر سے) کچھ نہیں دیا تھا۔

٤٢٣٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخَوَانِ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمْ،

[4230] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم لوگ یمن میں تھے جب ہمیں نبی ﷺ کی (مکہ سے) روانگی کی اطلاع ملی۔ ہم بھی ہجرت کرکے آپ کی طرف چل پڑے۔ ایک میں اور دو میرے بھائی۔ میں سب سے چھوٹا تھا۔ بھائیوں میں سے ایک کا نام ابو بردہ اور

أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو رُهْمٍ - إِمَّا قَالَ: بِضْعًا، وَإِمَّا قَالَ: فِي ثَلَاثَةٍ وَّخَمْسِينَ أَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِي - فَرَكِبْنَا سَفِينَةً، فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ، فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ، وَكَانَ أُنَاسٌ مِّنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا - يَعْنِي لِأَهْلِ السَّفِينَةِ -: سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ. وَدَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ - وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا - عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ زَائِرَةً وَّقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ، وَأَسْمَاءُ عِنْدَهَا، فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ: مَنْ هٰذِهِ؟ قَالَتْ: أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، قَالَ عُمَرُ: آلْحَبَشِيَّةُ هٰذِهِ؟ الْبَحْرِيَّةُ هٰذِهِ؟ قَالَتْ أَسْمَاءُ: نَعَمْ، قَالَ: سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ، فَنَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْكُمْ، فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ: كَلَّا وَاللهِ، كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يُطْعِمُ جَائِعَكُم وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِي دَارٍ - أَوْ فِي أَرْضٍ - الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ بِالْحَبَشَةِ وَذٰلِكَ فِي اللهِ وَفِي رَسُولِهِ ﷺ، وَايْمُ اللهِ لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَّلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتَّى أَذْكُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذَى وَنُخَافُ، وَسَأَذْكُرُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَأَسْأَلُهُ وَاللهِ لَا أَكْذِبُ وَلَا أَزِيغُ وَلَا أَزِيدُ عَلَيْهِ. [راجع: ٣١٣٦]

دوسرے کا نام ابو رہم تھا۔ انھوں نے کہا: ہمارے ساتھ میری قوم کے پچاس سے کچھ زیادہ یا انھوں نے کہا: ترپین (53) یا باون (52) افراد اور بھی تھے۔ ہم سب کشتی میں سوار ہوئے تو ہماری کشتی نے ہمیں نجاشی کی سرزمین حبشہ میں جا اتارا۔ وہاں ہماری ملاقات حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور ہم نے ان کے پاس ہی قیام کیا۔ پھر ہم سب اکٹھے روانہ ہوئے تو نبی ﷺ سے اس وقت ملاقات ہوئی جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے۔ دوسرے لوگ ہم اہل سفینہ سے کہنے لگے کہ ہم ہجرت کے اعتبار سے تم پر سبقت رکھتے ہیں۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بھی ہمارے ساتھ آئی تھیں۔ وہ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس ملاقات کے لیے گئیں جبکہ اسماء رضی اللہ عنہا نے بھی نجاشی کی طرف جماعت مہاجرین کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو اس وقت حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بھی ان کے ہاں موجود تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو دیکھ کر پوچھا: یہ کون ہے؟ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہی حبشہ سے ہجرت کر کے آنے والی؟ سمندری راستے سے آنے والی؟ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: ہاں، وہی ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی ہے، اس بنا پر ہم رسول اللہ ﷺ پر تم سے زیادہ حق رکھتے ہیں۔ یہ بات سن کر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا غصے میں آ گئیں اور کہنے لگیں: اللہ کی قسم! ہرگز نہیں، تم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، تم میں سے اگر کوئی بھوکا ہوتا تو آپ اسے کھانا کھلاتے اور تمھارے جاہلوں کو نصیحت کرتے تھے۔ لیکن ہم ایسی جگہ میں یا سرزمین حبشہ کے ایسے ایسے علاقے میں رہتے تھے جو نہ صرف دور تھا

بلکہ دین اسلام سے وہاں نفرت تھی۔ یہ سب کچھ ہم نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خاطر برداشت کیا تھا۔ اللہ کی قسم! میں اس وقت تک نہ تو کھانا کھاؤں گی اور نہ کچھ پیوں گی جب تک میں رسول اللہ ﷺ سے ان باتوں کا ذکر نہ کرلوں جو آپ نے کہی ہیں۔ وہاں ہمیں ایذا دی جاتی تھی اور ہم خوف و ہراس میں مبتلا رہتے تھے۔ میں یہ سب کچھ نبی ﷺ سے ضرور بیان کروں گی اور آپ سے دریافت کروں گی۔ اللہ کی قسم! میں نہ جھوٹ بولوں گی اور نہ غلط کہوں گی اور نہ اپنی طرف سے کوئی بات بڑھاؤں گی۔

٤٢٣١ - **فَلَمَّا** جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: «فَمَا قُلْتِ لَهُ؟» قَالَتْ: قُلْتُ لَهُ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: «لَيْسَ بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ، وَلَهُ وَلِأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ، وَلَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ». قَالَتْ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسٰى وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ يَأْتُونَنِي أَرْسَالًا يَسْأَلُونِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ، مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ أَفْرَحُ وَلَا أَعْظَمُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ.

[4231] (انھوں نے مزید کہا:) پھر جب نبی ﷺ تشریف لائے تو حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اللہ کے نبی! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ اور یہ باتیں کی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو نے عمر کو کیا جواب دیا ہے؟'' انھوں نے کہا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ اور یہ کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تم سے زیادہ مجھ پر حق نہیں رکھتے۔ ان کی اور ان کے ساتھیوں کی ایک ہجرت ہے اور اے کشتی والو! تمھاری دو ہجرتیں ہوئی ہیں۔'' حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: اس واقعے کے بعد میں نے دیکھا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری اور تمام کشتی والے میرے پاس گروہ در گروہ آنے لگے اور مجھ سے اس حدیث کے متعلق دریافت کرتے۔ ان کے لیے دنیا میں نبی ﷺ کے ان کے متعلق اس (حوصلہ افزا) ارشاد سے زیادہ خوش کن اور باعث فخر کوئی اور چیز نہیں تھی۔

قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسٰى وَإِنَّهُ لَيَسْتَعِيدُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنِّي.

حضرت ابوبردہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بلاشبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ مجھ سے اس حدیث کو بار بار سنتے تھے۔

٤٢٣٢ - **قَالَ** أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفْقَةِ

[4232] حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں اشعری احباب

الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ، وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرَ مَنَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ، وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ - أَوْ قَالَ: الْعَدُوَّ - قَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكُمْ أَنْ تَنْظُرُوهُمْ».

کے قرآن پڑھنے کی آواز پہچان لیتا ہوں جبکہ وہ رات کے وقت آتے ہیں۔ اگرچہ میں نے دن کے وقت ان کی اقامت گاہوں کو نہیں دیکھا، تاہم ان کی آوازوں سے ان کی اقامت گاہوں کو پہچان لیتا ہوں۔ ان میں سے ایک حکیم ہیں کہ جب کہیں اس کی دشمنوں سے مڈبھیڑ ہوجاتی ہے تو ان سے کہتا ہے: میرے دوستوں کے کہنے کے مطابق تم تھوڑی دیر کے لیے ان کا انتظار کرلو۔"

٤٢٣٣ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: سَمِعَ حَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى، قَالَ: قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ أَنِ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَسَمَ لَنَا وَلَمْ يَقْسِمْ لِأَحَدٍ لَّمْ يَشْهَدِ الْفَتْحَ غَيْرَنَا. [راجع: ٣١٣٦]

[4233] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں فتح خیبر کے بعد حاضر ہوئے۔ آپ نے ہمارے لیے مال غنیمت میں حصہ مقرر کیا اور ہمارے علاوہ جو شخص فتح خیبر میں حاضر نہیں ہوا اسے حصہ نہیں دیا۔

٤٢٣٤ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مَّالِكِ ابْنِ أَنَسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ثَوْرٌ: قَالَ سَالِمٌ مَّوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: افْتَتَحْنَا خَيْبَرَ وَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَّلَا فِضَّةً، إِنَّمَا غَنِمْنَا الْبَقَرَ وَالْإِبِلَ وَالْمَتَاعَ وَالْحَوَائِطَ، ثُمَّ انْصَرَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلٰى وَادِي الْقُرٰى وَمَعَهُ عَبْدٌ لَّهُ يُقَالُ لَهُ: مِدْعَمٌ، أَهْدَاهُ لَهُ أَحَدُ بَنِي الضِّبَابِ، فَبَيْنَمَا هُوَ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ حَتّٰى أَصَابَ ذٰلِكَ الْعَبْدَ، فَقَالَ النَّاسُ: هَنِيئًا لَّهُ الشَّهَادَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَلْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَصَابَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا». فَجَاءَ

[4234] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نے خیبر فتح کیا تو ہمیں مال غنیمت میں سونا، چاندی نہیں ملا تھا بلکہ گائے، اونٹ، سامان اور باغات ملے تھے۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ وادی القریٰ میں آئے جبکہ آپ کے ساتھ ایک مِدعم نامی غلام بھی تھا، جو بنوضباب کے ایک شخص نے آپ کو بطور نذرانہ پیش کیا تھا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کا کجاوہ اتار رہا تھا کہ اچانک کسی نامعلوم سمت سے ایک تیر آکر اسے لگا (اور وہ غلام تیر لگنے سے مر گیا) تو لوگوں نے کہا: اسے شہادت مبارک ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بلکہ ایسا ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو چادر اس نے خیبر کے روز تقسیم غنیمت سے پہلے چرائی تھی وہ اس پر آگ کا شعلہ بن کر بھڑک رہی ہے۔" نبی ﷺ کی یہ بات سن کر ایک شخص ایک یا دو تسمے لے کر حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے بھی یہ اٹھا

رَجُلٌ حِينَ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بِشِرَاكٍ أَوْ بِشِرَاكَيْنِ فَقَالَ: هٰذَا شَيْءٌ كُنْتُ أَصَبْتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «شِرَاكٌ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَّارٍ». [انظر: ٦٧٠٧]

لیے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ایک یا دو تسمے بھی جہنم کی آگ بنتے۔''

٤٢٣٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ أَتْرُكَ آخِرَ النَّاسِ بَبَّانًا لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ مَّا فُتِحَتْ عَلَيَّ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْبَرَ وَلٰكِنِّي أَتْرُكُهَا خِزَانَةً لَّهُمْ يَقْتَسِمُونَهَا. [راجع: ٢٣٣٤]

[4235] حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر مجھے آنے والی نسلوں کے مفلس ہونے کا ڈر نہ ہوتا کہ ان کے لیے کچھ نہیں بچے گا تو میں جو علاقہ فتح کرتا اسے مجاہدین میں تقسیم کر دیتا جیسا کہ نبی ﷺ نے اراضیٔ خیبر کو تقسیم کر دیا تھا۔ لیکن میں ان اراضی کو آنے والے مسلمانوں کے لیے خزانے کے طور پر چھوڑ رہا ہوں تاکہ وہ آئندہ خود تقسیم کرتے رہیں۔

٤٢٣٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْبَرَ. [راجع: ٢٣٣٤]

[4236] حضرت عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اگر مجھے آنے والے مسلمانوں کی فکر نہ ہوتی تو میں مفتوحہ اراضی مجاہدین میں تقسیم کر دیتا جیسا کہ نبی ﷺ نے خیبر کی اراضی کو تقسیم کر دیا تھا۔

٤٢٣٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ وَسَأَلَهُ إِسْمَاعِيلُ ابْنُ أُمَيَّةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ قَالَ لَهُ بَعْضُ بَنِي سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ: لَا تُعْطِهِ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ، فَقَالَ: وَاعَجَبَاهُ لِوَبْرٍ تَدَلّٰى مِنْ قَدُومِ الضَّأْنِ. [راجع: ٢٨٢٧]

[4237] حضرت عنبسہ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ ؓ، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے (اموال خیبر میں سے) کچھ طلب کیا۔ سعید بن عاص کے کسی لڑکے نے کہا: اللہ کے رسول! اسے کچھ نہ دیں۔ ابوہریرہ ؓ نے کہا: یہ شخص تو ابن قوقل ؓ کا قاتل ہے۔ اس لڑکے نے کہا: حیرت ہے اس بلی جیسے انسان پر جو قدوم ضأن نامی پہاڑی سے اتر آیا ہے۔

٤٢٣٨ - وَيُذْكَرُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَانَ عَلَى سَرِيَّةٍ مِّنَ الْمَدِينَةِ قِبَلَ نَجْدٍ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَدِمَ أَبَانُ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِخَيْبَرَ بَعْدَمَا افْتَتَحَهَا وَإِنَّ حُزْمَ خَيْلِهِمْ لَلِيفٌ! قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَا تَقْسِمْ لَهُمْ، قَالَ أَبَانُ: وَأَنْتَ بِهٰذَا يَا وَبْرُ تَحَدَّرَ مِنْ رَّأْسِ ضَالٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَبَانُ اجْلِسْ»، فَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: الضَّالُ: السِّدْرُ. [راجع: ٢٨٢٧]

[4238] حضرت عنبسہ بن سعید ہی سے روایت ہے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کو بتا رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابان بن سعید رضی اللہ عنہ کو کسی مہم پر مدینہ طیبہ سے نجد کی طرف بھیجا تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ابان رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی نبی ﷺ کے پاس خیبر میں آئے جب آپ اسے فتح کر چکے تھے۔ مہم سے واپس آنے والوں کے گھوڑوں کی پٹیاں (ڈوریں) چھال کی تھیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! مال غنیمت میں ان کا حصہ نہ لگایئے۔ حضرت ابان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے وبر! تیری حیثیت تو صرف یہ ہے کہ جنگلی بیری کی چوٹی سے اتر کر آیا ہے۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے ابان! تم بیٹھ جاؤ۔'' آپ نے مال غنیمت سے انھیں کچھ نہ دیا۔ ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا: ''ضال'' جنگلی بیری کو کہتے ہیں۔

٤٢٣٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنِي جَدِّي: أَنَّ أَبَانَ بْنَ سَعِيدٍ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ، وَقَالَ أَبَانُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: وَاعَجَبًا لَكَ، وَبْرٌ تَدَأْدَأَ مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ يَنْعَى عَلَيَّ امْرَأً أَكْرَمَهُ اللهُ بِيَدِي، وَمَنَعَهُ أَنْ يُهِينَنِي بِيَدِهِ. [راجع: ٢٨٢٧]

[4239] حضرت ابان بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور سلام عرض کیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ تو ابن قوقل کا قاتل ہے۔ حضرت ابان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: تجھ پر حیرت ہے، اے وبر! تو ضان پہاڑ سے اتر کر مجھے اس شخص کی موت کا طعنہ دیتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں عزت دی اور اس کو اپنے ہاتھوں میری توہین کرنے سے روک دیا۔

٤٢٤٠، ٤٢٤١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتَ النَّبِيِّ ﷺ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ

[4241,4240] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی لخت جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف قاصد روانہ کیا وہ ان سے رسول اللہ ﷺ کی اس وراثت کا مطالبہ کرتی تھیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مدینہ طیبہ میں بطور فے دی تھی۔ کچھ فدک سے اور کچھ خیبر کے

بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَّمَا بَقِيَ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي هٰذَا الْمَالِ»، وَإِنِّي وَاللهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِّنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَأَبٰى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَّدْفَعَ إِلٰى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ فِي ذٰلِكَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ: وَعَاشَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ سِتَّةَ أَشْهُرٍ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ لَيْلًا وَّلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَّصَلّٰى عَلَيْهَا، وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِّنَ النَّاسِ وَجْهٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتِ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُّجُوهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ أَبِي بَكْرٍ وَّمُبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ يُبَايِعُ تِلْكَ الْأَشْهُرَ، فَأَرْسَلَ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ: أَنِ ائْتِنَا وَلَا يَأْتِنَا أَحَدٌ مَّعَكَ، كَرَاهِيَةً لِّيَحْضُرَ عُمَرُ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا وَاللهِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا عَسَيْتَهُمْ أَنْ يَّفْعَلُوا بِي؟ وَاللهِ لَآتِيَنَّهُمْ، فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ، فَقَالَ: إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا فَضْلَكَ وَمَا أَعْطَاكَ اللهُ، وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللهُ إِلَيْكَ، وَلٰكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَّ عَلَيْنَا بِالْأَمْرِ وَكُنَّا نَرٰى لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ نَصِيبًا حَتّٰى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ.

خمس سے باقی بچی تھی۔ حضرت ابوبکر ؓ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہماری وراثت نہیں چلتی۔ جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے، البتہ آل محمد اس مال فے سے کھا پی سکتے ہیں۔'' اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ کے صدقات میں کچھ بھی تبدیلی نہیں کروں گا۔ وہ اسی حالت میں رہیں گے جس حالت پر رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں تھے۔ اور میں ان میں وہی عمل کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ بہرحال حضرت ابوبکر ؓ نے سیدہ فاطمہ ؓ کو ان اموال میں سے کچھ دینے سے انکار کردیا۔ بنابریں وہ حضرت ابوبکر ؓ سے ناراض ہوگئیں اور ان سے میل ملاقات ترک کردی۔ پھر فوت ہونے تک ان سے بات چیت نہیں کی۔ اور وہ نبی ﷺ کے بعد صرف چھ ماہ بقید حیات رہیں۔ جب ان کی وفات ہوئی تو ان کے شوہر حضرت علی ؓ نے راتوں رات انھیں دفن کردیا اور حضرت ابوبکر ؓ کو خبر تک نہ کی اور خود ہی ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ سیدہ فاطمہ ؓ کی حیات طیبہ میں تو حضرت علی ؓ کی وجاہت لوگوں میں رہی، جب سیدہ کا انتقال ہوگیا تو حضرت علی ؓ نے لوگوں کی توجہ کو بدلا ہوا پایا، چنانچہ حضرت علی ؓ نے حضرت ابوبکر ؓ سے مصالحت اور ان سے بیعت کا پروگرام بنایا کیونکہ چھ ماہ تک انھوں نے آپ کی بیعت نہیں کی تھی۔ انھوں نے حضرت ابوبکر ؓ کو پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیں اور آپ کے ساتھ کوئی اور شخص نہ آئے۔ وہ حضرت عمر ؓ کی حاضری کو نامناسب خیال کرتے تھے۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! آپ اکیلے ان کے پاس نہ جائیں، لیکن حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: مجھے ان سے امید نہیں کہ میرے ساتھ کوئی بدسلوکی کریں گے، اللہ کی قسم! میں ان کے پاس ضرور جاؤں گا،

چنانچہ آپ ان حضرات کے پاس تشریف لے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہلے خطبہ پڑھا اور کہا: اے ابوبکر! ہم تمھاری بزرگی کو جانتے ہیں اور وہ فضائل جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائے ہیں ہمیں ان کا بھی اعتراف ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو خیر و برکت آپ کو دی ہے ہمیں قطعاً اس پر کوئی حسد نہیں لیکن یہ شکوہ ضرور ہے کہ آپ خلافت کے معاملے میں منفرد رہے اور اس سلسلے میں ہم سے کوئی مشورہ نہیں کیا۔ ہم لوگ بھی رسول اللہ ﷺ سے قرابت کی وجہ سے مشاورت کا حق تو رکھتے تھے۔ باتیں سنتے سنتے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو بہ پڑے۔

فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي، وَأَمَّا الَّذِي شَجَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَمْوَالِ فَلَمْ آلُ فِيهَا عَنِ الْخَيْرِ وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ. فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَبِي بَكْرٍ: مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ، فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الظُّهْرَ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ شَأْنَ عَلِيٍّ وَّتَخَلُّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعَذَرَهُ بِالَّذِي اعْتَذَرَ إِلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ فَعَظَّمَ حَقَّ أَبِي بَكْرٍ وَّحَدَّثَ أَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ نَفَاسَةً عَلٰى أَبِي بَكْرٍ وَّلَا إِنْكَارًا لِّلَّذِي فَضَّلَهُ اللهُ بِهِ وَلٰكِنَّا نُرٰى لَنَا فِي هٰذَا الْأَمْرِ نَصِيبًا، فَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا فَوَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا، فَسُرَّ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُونَ وَقَالُوا: أَصَبْتَ، وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلٰى عَلِيٍّ قَرِيبًا حِينَ رَاجَعَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ. [راجع: ۳۰۹۲، ۳۰۹۳]

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گویا ہوئے تو فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! رسول اللہ ﷺ کی قرابت مجھے اپنی قرابت سے زیادہ عزیز ہے کہ میں اس کا لحاظ کروں اور جو میرے اور تمھارے درمیان ان متروکہ اموال کے متعلق اختلاف واقع ہوا ہے تو میں نے ان میں خیر خواہی کرنے سے کوئی کوتاہی نہیں کی۔ اور میں نے وہی طریقہ اختیار کیا ہے جو رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا تھا۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آج زوال کے بعد آپ سے بیعت کا وعدہ ہے، چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب نماز ظہر ادا کی تو منبر پر تشریف لائے، خطبہ پڑھنے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان اور ان کا مرتبہ اور مقام بیان کیا، پھر بیعت میں دیر اور اس معذرت کو ذکر کیا جو انھوں نے کی تھی۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے استغفار اور خطبہ پڑھا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عظمت شان کو بیان کیا اور بتایا کہ جو کچھ انھوں نے کیا ہے اس کا باعث حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر حسد کرنا نہیں اور نہ ان کے فضائل سے انکار ہی مقصود تھا جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے

انھیں برتری عطا فرمائی ہے۔ لیکن ہم خلافت کے معاملے میں مشورے کی حد تک اپنا کچھ نہ کچھ حق ضرور سمجھتے تھے جس کے متعلق خود مختاری کا مظاہرہ کیا گیا۔ اس سے ہمیں دلی رنج پہنچا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس بیان پر تمام مسلمان خوش ہوئے اور کہنے لگے: اے علی! تم نے درست کہا ہے۔ اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے امرِ معروف کی طرف رجوع کرلیا تو تمام مسلمان ان کے بہت قریب ہوگئے۔

فائدہ: مال فے سے مراد وہ مال ہے جو جنگ و قتال کے بغیر مسلمانوں کے ہاتھ آئے، مدینہ طیبہ میں یہ وہ اموال تھے جو بنو نضیر کو جلا وطن کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کو ملے تھے، اسی طرح فدک کی زمین بھی آپ کو بطور فے ہی ملی تھی، کچھ خیبر کی اراضی بھی اسی طرح آپ کے ہاتھ آئی تھیں۔

٤٢٤٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي عُمَارَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ قُلْنَا: الْآنَ نَشْبَعُ مِنَ التَّمْرِ.

[4242] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: خیبر فتح ہوا تو ہم نے کہا: اب ہم لوگ کھجوروں سے سیر ہوں گے۔

٤٢٤٣ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا شَبِعْنَا حَتّٰى فَتَحْنَا خَيْبَرَ.

[4243] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا تھا حتی کہ ہم نے خیبر فتح کیا، تب سیر شکم ہوئے۔

فائدہ: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ فتح خیبر کے بعد مسلمانوں کو مالی اعتبار سے کشادگی نصیب ہوئی اور خیبر کی سرزمین کھجوروں کی پیداوار کے لیے بہت مشہور تھی، وہاں سے یہ پھل بکثرت آنے لگا تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو پیٹ بھر کر کھانا نصیب ہوا، قبل ازیں ان کی معیشت اور اقتصادی حالت بہت کمزور تھی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: دو، دو، تین، تین ماہ تک رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں آگ نہ جلتی تھی، صرف کھجوروں اور پانی پر گزارا ہوتا تھا۔[1] بہر حال جب خیبر فتح ہوا تو معاشی حالت بہتر ہوگئی، گندم، جو اور کھجور وغیرہ کی فراوانی ہوگئی۔

(٤٠) بَابُ اسْتِعْمَالِ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى أَهْلِ خَيْبَرَ

باب: 40- نبی ﷺ کا اہل خیبر پر تحصیل دار مقرر کرنا

[1] صحیح البخاري، الرقاق، حدیث: 6459.

٤٢٤٤، ٤٢٤٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا؟» فَقَالَ: لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ، بِالثَّلَاثَةِ، فَقَالَ: «لَا تَفْعَلْ، بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا». [راجع: ٢٢٠١، ٢٢٠٢]

[4245,4244] حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو خیبر کا تحصیل دار مقرر کیا۔ وہ وہاں سے عمدہ کھجوریں لایا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: ''کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہیں؟'' اس نے کہا: اللہ کے رسول! واللہ ایسی نہیں ہیں۔ ہم اس طرح کی ایک صاع کھجوریں دوسری دو یا تین صاع کے عوض خرید لیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا مت کیا کرو بلکہ گھٹیا کھجوریں درہموں کے بدلے فروخت کر کے ان درہموں سے عمدہ کھجوریں خرید لیا کرو۔''

٤٢٤٦، ٤٢٤٧ - وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ، عَنْ سَعِيدٍ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ وَّأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ مِّنَ الْأَنْصَارِ إِلٰى خَيْبَرَ فَأَمَّرَهُ عَلَيْهَا. [راجع: ٢٢٠١، ٢٢٠٢]

[4247,4246] حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انصار کے خاندان بنوعدی کے بھائی کو خیبر بھیجا اور اسے وہاں کا عامل مقرر فرمایا۔

وَعَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ: مِثْلَهُ.

عبدالمجید سے روایت ہے، انھوں نے ابوصالح سمان سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری ؓ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

(٤١) بَابُ مُعَامَلَةِ النَّبِيِّ ﷺ أَهْلَ خَيْبَرَ

باب: 41- نبی ﷺ کا اہل خیبر سے معاملہ کرنا

٤٢٤٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَعْطَى النَّبِيُّ ﷺ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَّعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا. [راجع: ٢٢٨٥]

[4248] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے یہودیوں کو خیبر کی زمین اس شرط پر دی کہ وہ اسے درست رکھیں اور اس میں کھیتی باڑی کریں تو اس کی پیداوار سے انھیں نصف ملے گا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اہل خیبر سے یہ معاملہ بطور مزارعت کیا تھا، جبکہ بعض ائمہ کے نزدیک معاملۂ مزارعت جائز نہیں

ہے، اگرچہ مزارعت کی بعض صورتیں ناجائز ہیں، مثلاً: کسی قطعۂ ارضی کی پیداوار مالک اپنے لیے مختص کرے۔ دوسری زمین پیداوار دے یا نہ دے، ایسا کرنا شرعاً ناجائز ہے، تاہم ان مخصوص صورتوں کے عدم جواز کی وجہ سے مطلق طور پر اس معاملے کو ناجائز کہنا درست نہیں ہے کیونکہ متعدد صحابۂ کرام ؓ سے قولی اور عملی طور پر اس کا جواز منقول ہے۔ واللّٰہ أعلم.

(٤٢) بَابُ الشَّاةِ الَّتِي سُمَّتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ بِخَيْبَرَ

باب: 42- وہ بکری جسے نبی ﷺ کے لیے خیبر میں زہر آلود کیا گیا تھا

رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت عروہ نے اس روایت کو حضرت عائشہ ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٤٢٤٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ. [راجع: ٣١٦٩]

[4249] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب خیبر فتح کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ کو ایک بکری کا زہر آلود گوشت بطور ہدیہ پیش کیا گیا۔

(٤٣) [بَابُ] غَزْوَةِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ

باب: 43- غزوۂ زید بن حارثہ ؓ

٤٢٥٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُسَامَةَ عَلَى قَوْمٍ فَطَعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ: «إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ، وَايْمُ اللهِ لَقَدْ كَانَ خَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ». [راجع: ٣٧٣٠]

[4250] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسامہ ؓ کو ایک قوم پر امیر مقرر فرمایا تو کچھ لوگوں نے ان کی امارت کو ہدف تنقید بنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر آج تمھیں اس کی امارت پر اعتراض ہے تو تم ہی کچھ دن پہلے اس کے باپ کی امارت پر اعتراض کر چکے ہو۔ اللہ کی قسم! یقیناً وہ اس امارت کے اہل اور حق دار تھے اور بلاشبہ وہ مجھے سب سے زیادہ عزیز تھے جس طرح یہ (اسامہ بن زید ؓ) ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔"

(٤٤) بَابُ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ

باب: 44- عمرۂ قضا کا بیان

ذَكَرَهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس کو حضرت انس ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٤٢٥١ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبٰى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَّدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى أَنْ يُّقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كُتِبَ الْكِتَابُ كَتَبُوا: هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ. قَالُوا: لَا نُقِرُّ لَكَ بِهٰذَا، لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ مَا مَنَعْنَاكَ شَيْئًا، وَّلٰكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، فَقَالَ: أَنَا رَسُولُ اللهِ، وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ. ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ: «امْحُ رَسُولُ اللهِ»، قَالَ عَلِيٌّ: لَا وَاللهِ لَا أَمْحُوكَ أَبَدًا، فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْكِتَابَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ، فَكَتَبَ: هٰذَا مَا قَاضٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ لَا يُدْخِلُ مَكَّةَ السِّلَاحَ إِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ، وَأَنْ لَّا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَّتْبَعَهُ، وَأَنْ لَّا يَمْنَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ أَحَدًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُّقِيمَ بِهَا، فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلُ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا: قُلْ لِّصَاحِبِكَ: اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِي: يَا عَمِّ! يَا عَمِّ! فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ: دُونَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ، حَمَلَتْهَا، فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَّزَيْدٌ وَّجَعْفَرٌ، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أَخَذْتُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّي، وَقَالَ جَعْفَرٌ: هِيَ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي، وَقَالَ زَيْدٌ: بِنْتُ أَخِي، فَقَضٰى بِهَا النَّبِيُّ ﷺ لِخَالَتِهَا

[4251] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب نبی ﷺ نے ذوالقعدہ میں عمرہ کرنے کا ارادہ کیا تو اہل مکہ نے آپ کو مکے میں داخل ہونے سے روک دیا یہاں تک کہ آپ نے ان سے ان شرائط پر صلح کر لی کہ آپ آئندہ سال عمرے کے موقع پر مکے میں تین دن تک ٹھہر سکیں گے۔ جب معاہدہ لکھا جانے لگا تو اس میں لکھا کہ یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمد رسول اللہ ﷺ نے صلح کی ہے تو مشرکین مکہ نے کہا: ہم اس کا اقرار نہیں کرتے۔ اگر ہمیں یقین ہو کہ آپ واقعی اللہ کے رسول ہیں تو پھر آپ کو کسی چیز سے نہیں روک سکتے تھے لیکن آپ محمد بن عبداللہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کا رسول بھی ہوں اور محمد بن عبداللہ بھی ہوں۔" پھر آپ نے حضرت علی ؓ سے فرمایا: "لفظ "رسول اللہ" مٹا دو۔" حضرت علی ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! میں تو آپ کا نام کبھی نہیں مٹاؤں گا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے وہ دستاویز اپنے ہاتھ میں لی، حالانکہ آپ اچھی طرح لکھ نہیں سکتے تھے۔ آپ نے لکھا: "یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمد بن عبداللہ نے صلح کی ہے کہ وہ مکے میں ہتھیار لے کر داخل نہیں ہوں گے مگر وہ تلوار جو نیام میں ہوگی۔ اور اہل مکہ میں سے اگر کوئی آپ کے ساتھ جانا چاہے تو آپ اس کو اپنے ساتھ نہیں لے جائیں گے۔ اور اگر آپ کے ساتھیوں میں سے کوئی مکہ میں رہنا چاہے تو اس کو منع نہیں کریں گے۔" چنانچہ جب آپ آئندہ سال مکہ میں داخل ہوئے اور مدت گزر گئی تو مکہ والے حضرت علی ؓ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ آپ اپنے صاحب سے کہیں کہ وہ یہاں سے چلے جائیں کیونکہ مدت ختم ہو چکی ہے۔ نبی ﷺ مکہ سے باہر تشریف لے گئے تو حضرت حمزہ ؓ کی بیٹی نے آواز دینا شروع کی: اے چچا! اے میرے

وَقَالَ: «الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ». وَقَالَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ». وَقَالَ لِجَعْفَرٍ: «أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي»، وَقَالَ لِزَيْدٍ: «أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا». وَقَالَ عَلِيٌّ: أَلَا تَتَزَوَّجُ بِنْتَ حَمْزَةَ؟ قَالَ: «إِنَّهَا بِنْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ».

[راجع: ١٧٨١]

چچا جان! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے قبضے میں لیا اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اسے سنبھالو۔ یہ تمھارے چچا کی بیٹی ہے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اسے پکڑ لیا، لیکن اس کے متعلق حضرت علی، حضرت زید اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہم جھگڑنے لگے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اسے پکڑا ہے اور وہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میری بیوی ہے۔ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خالہ کے حق میں فیصلہ کیا اور فرمایا: ''خالہ، ماں کی طرح ہوتی ہے۔'' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم مجھ سے ہو اور میں تجھ سے ہوں۔'' حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم صورت و سیرت میں میرے مشابہ ہو۔'' اور حضرت زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم ہمارے بھائی اور مولیٰ ہو۔'' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: (اللہ کے رسول!) آپ حمزہ کی بیٹی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے (جس سے میرا نکاح نہیں ہوسکتا)۔''

٤٢٥٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ - هُوَ ابْنُ رَافِعٍ -: حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، فَنَحَرَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَقَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ، وَلَا يَحْمِلَ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ إِلَّا سُيُوفًا، وَلَا يُقِيمَ بِهَا إِلَّا مَا أَحَبُّوا، فَاعْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ صَالَحَهُمْ، فَلَمَّا أَنْ أَقَامَ بِهَا ثَلَاثًا أَمَرُوهُ

[4252] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عمرے کی نیت سے نکلے تو کفار قریش آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوگئے، چنانچہ آپ نے اپنا قربانی کا جانور مقام حدیبیہ میں ذبح کر دیا اور وہیں اپنا سر منڈوا دیا اور ان سے اس شرط پر معاہدہ کیا کہ آپ آئندہ سال عمرہ کر سکیں گے، نیز تلواروں کے علاوہ دوسرا کوئی ہتھیار ہمراہ نہیں لائیں گے اور نہ مکہ مکرمہ میں ان کی مرضی کے خلاف قیام ہی کریں گے، اس لیے آپ نے آئندہ سال عمرہ کیا اور معاہدے کے مطابق آپ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ جب آپ نے تین دن اقامت مکمل کر لی تو کفار نے کہا کہ اب آپ چلے جائیں تو آپ وہاں سے چلے آئے۔

أَنْ يَّخْرُجَ فَخَرَجَ.

٤٢٥٣ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ قَالَ: كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: أَرْبَعًا، إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ. [راجع: ١٧٧٥]

[4253] حضرت مجاہد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اور حضرت عروہ بن زبیر دونوں مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو حضرت ابن عمر ؓ، حضرت عائشہ ؓ کے حجرے کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے۔ عروہ نے سوال کیا کہ نبی ﷺ نے کل کتنے عمرے کیے تھے؟ حضرت ابن عمر ؓ نے جواب دیا: آپ نے چار عمرے کیے تھے اور ایک ان میں سے ماہ رجب میں کیا تھا۔

٤٢٥٤ - ثُمَّ سَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ، قَالَ عُرْوَةُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ، فَقَالَتْ: مَا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ عُمْرَةً إِلَّا وَهُوَ شَاهِدٌ، وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ. [راجع: ١٧٧٦]

[4254] پھر ہم نے حضرت عائشہ ؓ کے مسواک کرنے کی آواز سنی۔ حضرت عروہ نے ان سے پوچھا: اے ام المومنین! کیا آپ نے ابو عبدالرحمٰن (حضرت عبداللہ بن عمر ؓ) کی بات نہیں سنی؟ کہ نبی ﷺ نے چار عمرے کیے ہیں ان میں سے ایک رجب میں تھا۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: نبی ﷺ نے جب بھی عمرہ کیا تو عبداللہ بن عمر ؓ آپ کے ہمراہ تھے لیکن آپ نے ماہ رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا۔

فائدہ: حضرت عائشہ ؓ نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کی کسی بات کا انکار نہیں کیا، صرف اس بات کی وضاحت کی کہ آپ نے کوئی عمرہ رجب میں نہیں کیا، یہ وضاحت سن کر حضرت عبداللہ بن عمر ؓ خاموش ہو گئے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے بھول کر یا سہواً یہ بات کہہ دی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے متعلق محدثین نے تیرہ نسیانات کو جمع کیا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عمرہ رجب میں کیا تھا۔ حضرت عائشہ ؓ کا اعتراض تعداد پر نہیں تھا بلکہ ماہ رجب میں عمرہ کرنے پر تھا، ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمٰن پر رحم فرمائے، رسول اللہ ﷺ نے کوئی عمرہ رجب میں نہیں کیا۔[1]

٤٢٥٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ: لَمَّا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

[4255] حضرت ابن ابی اوفی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا تو ہم نے آپ کو مشرکین اور ان کے لڑکوں سے پردے میں رکھا تاکہ

1 صحيح البخاري، العمرة، حديث :1776.

سَتَرْنَاهُ مِنْ غِلْمَانِ الْمُشْرِكِينَ وَمِنْهُمْ أَنْ يُؤْذُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ. [راجع: ١٦٠٠]

وہ رسول اللہ ﷺ کو اذیت نہ پہنچا سکیں۔

٤٢٥٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - هُوَ ابْنُ زَيْدٍ - عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَفْدٌ وَهَنَتْهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ. فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ، وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ، وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ. [راجع: ١٦٠٢]

[4256] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام ؓ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو مشرکین نے کہا کہ تمھارے پاس وہ لوگ آ رہے ہیں جنھیں یثرب کے بخار نے کمزور کر دیا ہے، اس لیے نبی ﷺ نے صحابۂ کرام ؓ کو حکم دیا کہ وہ پہلے تین چکروں میں رمل کریں، نیز رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان آرام سے چلیں۔ آپ نے تمام چکروں میں اکڑ کر چلنے کا حکم اس لیے نہیں دیا کہ مبادا امت پر دشوار ہو جائے۔

٤٢٥٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّمَا سَعَى النَّبِيُّ ﷺ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ. [راجع: ١٦٤٩]

[4257] حضرت ابن عباس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی اس لیے کی تھی کہ مشرکین کو اپنی قوت دکھائیں۔

وَزَادَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَامِهِ الَّذِي اسْتَأْمَنَ قَالَ: «ارْمُلُوا، لِيَرَى الْمُشْرِكُونَ قُوَّتَهُمْ». وَالْمُشْرِكُونَ مِنْ قِبَلِ قُعَيْقِعَانَ.

ابن عباس ؓ ہی سے مروی ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب نبی ﷺ امن کے سال مکہ مکرمہ تشریف لائے تو فرمایا: ”اکڑ کر چلو تاکہ مشرکین کو اپنی طاقت دکھائیں۔“ اور مشرکین جبل قعیقعان کی طرف کھڑے دیکھ رہے تھے۔

٤٢٥٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ، وَمَاتَتْ بِسَرِفَ. [راجع: ١٨٣٧]

[4258] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے حضرت میمونہ ؓ سے نکاح کیا تو آپ بحالت احرام تھے اور جب آپ نے ان سے خلوت کی تو اپنا احرام کھول چکے تھے۔ حضرت میمونہ ؓ کا انتقال بھی اسی مقام سرف میں ہوا تھا۔

٤٢٥٩ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَزَادَ ابْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَّأَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَطَاءٍ وَّمُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ مَيْمُونَةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ. [راجع: ١٨٣٧]

[4259] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: نبی ﷺ نے حضرت میمونہ ؓ سے عمرۂ قضا میں نکاح کیا تھا۔

(٤٥) بَابُ غَزْوَةِ مُؤْتَةَ مِنْ أَرْضِ الشَّامِ

باب:45- علاقۂ شام میں غزوۂ موتہ کا بیان

٤٢٦٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ وَقَفَ عَلَى جَعْفَرٍ يَّوْمَئِذٍ وَّهُوَ قَتِيلٌ فَعَدَدْتُّ بِهِ خَمْسِينَ بَيْنَ طَعْنَةٍ وَّضَرْبَةٍ، لَيْسَ مِنْهَا شَيْءٌ فِي دُبُرِهِ، يَعْنِي فِي ظَهْرِهِ. [انظر: ٤٢٦١]

[4260] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ حضرت جعفر ؓ کی شہادت کے دن میں نے ان (کی لاش) پر کھڑے ہوکر ان کے جسم پر نیزوں اور تلواروں کے پچاس زخم شمار کیے۔ اور (وہ سارے زخم جسم کے اگلے حصے پر تھے) ان کی پشت پر کوئی زخم نہ تھا۔

فائدہ: آئندہ روایت میں نوے زخموں کا ذکر ہے، ان میں منافات نہیں ہے کیونکہ پچاس زخم جسم کے اگلے حصے پر تھے اورنوے زخم تمام جسم پر ہوں گے یا پچاس زخم نیزوں اور تلواروں کے ہوں گے اورنوے زخم تیروں وغیرہ کے ہوں گے، اس کے علاوہ ایک عدد کی تخصیص زائد کی نفی پر دلالت نہیں کرتی۔ واللّٰہ أعلم.[1]

٤٢٦١ - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ، وَّإِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ». قَالَ عَبْدُ اللهِ: كُنْتُ فِيهِمْ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَوَجَدْنَاهُ فِي الْقَتْلٰى وَوَجَدْنَا مَا فِي جَسَدِهِ بِضْعًا وَّتِسْعِينَ

[4261] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ موتہ میں حضرت زید بن حارثہ ؓ کو امیر مقرر کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر اور اگر جعفر شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ امیر ہوں گے۔'' حضرت عبداللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں: میں اس جنگ میں مجاہدین کے ساتھ موجود تھا۔ جب ہم نے حضرت جعفر بن ابی طالب ؓ کو تلاش کیا تو ان کی لاش دیگر لاشوں میں پڑی ہوئی تھی اور ہم نے ان کے جسم پر نیزوں اور تیروں کے نوے سے زیادہ

1 فتح الباري: 641/7.

مِنْ طَعْنَةٍ وَّرَمْيَةٍ. [راجع: ٤٢٦٠]

زخم دیکھے۔

٤٢٦٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَى زَيْدًا وَّجَعْفَرًا وَّابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَّأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ: «أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ - وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ - حَتّٰى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوفِ اللهِ حَتّٰى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِمْ».

[راجع: ١٢٤٦]

[4262] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت عبداللہ بن رواحہ ؓ کی شہادت کی خبر اس وقت اپنے صحابۂ کرام کو دی جب ان کے متعلق دیگر ذرائع سے کوئی اطلاع نہیں آئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''زید نے اسلامی جھنڈا اٹھایا۔ وہ شہید کر دیے گئے تو پھر جعفر نے جھنڈا اٹھا لیا۔ وہ بھی جام شہادت نوش کر چکے تو پھر ابن رواحہ ؓ نے جھنڈا اٹھا لیا۔ وہ بھی شہید کر دیے گئے۔ اس دوران میں آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ حتی کہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار (خالد بن ولید ؓ) نے جھنڈا پکڑ لیا۔ پھر اللہ نے اس کے ہاتھوں فتح عطا فرمائی۔''

٤٢٦٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: لَمَّا جَاءَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَّعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ جَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَأَنَا أَطَّلِعُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ - تَعْنِي مِنْ شِقِّ الْبَابِ - فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيْ رَسُولَ اللهِ! إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ - قَالَ: فَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ - فَأَمَرَهُ أَنْ يَّنْهَاهُنَّ، قَالَ: فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتٰى فَقَالَ: قَدْ نَهَيْتُهُنَّ وَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يُطِعْنَهُ، قَالَ: فَأَمَرَ أَيْضًا فَذَهَبَ ثُمَّ أَتٰى فَقَالَ: وَاللهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا، فَزَعَمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ»، قَالَتْ

[4263] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب حضرت ابن حارثہ، جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ ؓ کے شہید ہونے کی خبر پہنچی تو رسول اللہ ﷺ (مسجد میں) بیٹھ رہے جبکہ آپ میں حزن و ملال کے آثار معلوم ہوتے تھے۔ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: میں دروازے کے سوراخ میں سے دیکھ رہی تھی کہ ایک شخص نے آپ کے پاس آ کر کہا: اللہ کے رسول! حضرت جعفر ؓ کے خاندان کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ نے اسے حکم دیا کہ انھیں رونے دھونے سے منع کرو، چنانچہ وہ آدمی گیا اور واپس آ کر کہنے لگا: میں نے ان کو منع کیا ہے لیکن وہ میرا کہنا نہیں مانتیں۔ آپ نے پھر اسے وہی حکم دیا۔ وہ گیا اور واپس آ کر کہنے لگا: اللہ کی قسم! وہ ہم پر غالب آ گئی ہیں۔ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان کے منہ میں مٹی ڈالو۔'' حضرت ام المومنین نے فرمایا کہ میں

عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَكَ، فَوَاللّٰهِ مَا أَنْتَ تَفْعَلُ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْعَنَاءِ. [راجع: ١٢٩٩]

نے کہا: اللہ تعالیٰ تیری ناک خاک آلود کرے، اللہ کی قسم! تو نہ تو وہ کام کرتا ہے، اور نہ رسول اللہ ﷺ کو تنگ کرنے سے باز ہی آتا ہے۔

٤٢٦٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَيَّا ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ. [راجع: ٣٧٠٩]

[4264] حضرت عامر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ جب حضرت جعفر ؓ کے صاحب زادے کو سلام کہتے تو یوں فرماتے: اے دو پروں والے کے بیٹے! تجھ پر سلام ہو۔

فائدہ: جنگ موتہ میں حضرت زید بن حارثہ ؓ کی شہادت کے بعد حضرت جعفر ؓ نے لپک کر جھنڈا اٹھایا اور دشمنوں سے جنگ شروع کر دی۔ جب جنگ شدت اختیار کر گئی تو اپنے گھوڑے سے کود پڑے، لڑتے لڑتے دشمن کی ضرب سے دایاں ہاتھ کٹ گیا، اس کے بعد انھوں نے بائیں ہاتھ میں جھنڈا لے لیا اور اسے مسلسل بند رکھا یہاں تک کہ بایاں ہاتھ بھی کٹ گیا حتی کہ آپ شہید ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے انھیں دونوں بازوؤں کے عوض جنت میں ایسے دو بازو عطا فرمائے جن کے ذریعے سے وہ جہاں چاہتے ہیں اڑ کر پہنچ جاتے ہیں'' اس لیے ان کا لقب جعفر طیار اور جعفر ذوالجناحین پڑ گیا۔ ان دونوں پروں کی کیفیت کا بیان کسی حدیث میں نہیں ہے، اس لیے ہم اسے حقیقت پر محمول کرتے ہوئے ان پر ایمان لاتے، اور ان کی کیفیت اللہ کے سپرد کرتے ہیں اور نہ اس کی کوئی تاویل ہی کرتے ہیں۔ بعض لوگ اس کی تاویل کرتے ہیں کہ اس سے مراد صفت ملکیہ اور قوت روحانیہ ہے جو حضرت جعفر ؓ کو عطا کی گئیں لیکن ہمیں اس تاویل سے اتفاق نہیں ہے۔ واللّٰہ أعلم۔

٤٢٦٥ - حَدَّثَنَا [أَبُو نُعَيْمٍ:] حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ: لَقَدِ انْقَطَعَتْ فِي يَدِي يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ فَمَا بَقِيَ فِي يَدِي إِلَّا صَفِيحَةٌ يَمَانِيَةٌ. [انظر: ٤٢٦٦]

[4265] حضرت خالد بن ولید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جنگ موتہ میں نو تلواریں میرے ہاتھ سے ٹوٹی تھیں۔ صرف ایک چوڑے پھل والی یمنی تلوار میرے ہاتھ میں رہ گئی تھی۔

٤٢٦٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ: لَقَدْ دُقَّ فِي يَدِي يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ وَصَبَرَتْ فِي يَدِي صَفِيحَةٌ لِي يَمَانِيَةٌ. [راجع: ٤٢٦٥]

[4266] حضرت خالد بن ولید ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: غزوۂ موتہ میں میرے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹی تھیں اور میرے ہاتھ میں صرف ایک یمنی چوڑی تلوار رہ گئی تھی۔

٤٢٦٧ - حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِي: وَاجَبَلَاهُ، وَاكَذَا، وَاكَذَا، تُعَدِّدُ عَلَيْهِ، فَقَالَ حِينَ أَفَاقَ: مَا قُلْتِ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي: آنْتَ كَذٰلِكَ؟. [انظر: ٤٢٦٨]

٤٢٦٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ بِهٰذَا، فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ. [راجع: ٤٢٦٧]

(٤٦) بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ ﷺ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ إِلَى الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ

٤٢٦٩ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو ظَبْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْحُرَقَةِ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِّنْهُمْ، فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَكَفَّ الْأَنْصَارِيُّ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتّٰى قَتَلْتُهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «يَا أُسَامَةُ! أَقَتَلْتَهُ بَعْدَمَا قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ؟» قُلْتُ: كَانَ مُتَعَوِّذًا، فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ. [انظر: ٦٨٧٢]

[4267] حضرت نعمان بن بشیر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن رواحہ ؓ پر غشی طاری ہوئی تو ان کی ہمشیر عمرہ، ہائے پہاڑ جیسا بھائی، ہائے ایسا! ہائے ایسا! کہہ کر رونے لگی، اور ان کی دیگر صفات شمار کرتی تھی۔ جب وہ ہوش میں آئے تو کہنے لگے: اے ہمشیر! تو نے میرے متعلق جو کچھ بھی کہا، مجھے کہا گیا کہ واقعی تو ایسا ہے؟

[4268] حضرت نعمان بن بشیر ؓ ہی سے روایت ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن رواحہ ؓ بے ہوش ہو گئے۔ انھوں نے پہلی حدیث کی طرح بیان کیا۔ پھر جب وہ شہید ہو گئے تو ان کی بہن ان پر نہ روئی۔

باب:46- نبی ﷺ کا حضرت اسامہ بن زید ؓ کو قبیلۂ جہینہ کی ایک شاخ حرقات کی طرف بھیجنا

[4269] حضرت اسامہ بن زید ؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حرقہ کی طرف روانہ کیا۔ ہم نے اس قوم پر صبح کے وقت حملہ کر کے انھیں شکست سے دوچار کر دیا۔ اس دوران میں میں اور ایک انصاری آدمی کفار کے ایک شخص سے ملے۔ جب ہم نے اس پر غلبہ پالیا تو وہ لا الہ الا اللہ کہنے لگا۔ انصاری تو فوراً رک گیا، لیکن میں نے اسے نیزہ مار کر قتل کر دیا۔ جب ہم مدینہ طیبہ واپس آئے تو نبی ﷺ کو اس واقعے کی اطلاع ہوئی۔ آپ نے فرمایا: ''اے اسامہ! تو نے اسے لا الہ الا اللہ پڑھنے کے بعد قتل کر دیا؟'' میں نے عرض کی: اس نے تو قتل سے بچنے کے لیے کلمہ پڑھا تھا۔ بہرحال آپ ﷺ اپنی بات کو بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ میرے دل میں آرزو پیدا ہوئی، کاش! میں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوتا۔

٤٢٧٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ يَقُولُ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ، مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ، وَمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ. [انظر: ٤٢٧١، ٤٢٧٢، ٤٢٧٣]

[4270] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ سات جنگوں میں شریک رہا ہوں۔ اور نو ایسے لشکروں میں شرکت کی ہے جنھیں آپ نے روانہ کیا تھا۔ کبھی ہمارے امیر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوتے اور کبھی فوج کے سربراہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ ہوتے تھے۔

٤٢٧١ - وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ يَقُولُ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبَعْثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ، مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ وَمَرَّةً أُسَامَةُ. [راجع: ٤٢٧٠]

[4271] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ سات غزوات میں حصہ لیا اور نو ایسے لشکروں میں شرکت کی ہے جنھیں خود آپ ﷺ نے روانہ کیا تھا۔ کبھی ہمارے امیر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوتے اور کبھی حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ ہوتے۔

٤٢٧٢ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ تِسْعَ غَزَوَاتٍ، وَغَزَوْتُ مَعَ ابْنِ حَارِثَةَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَيْنَا. [راجع: ٤٢٧٠]

[4272] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کے ساتھ سات جنگوں میں شرکت کی ہے۔ اور میں نے ابن حارثہ کے ہمراہ بھی ایک جنگ میں شرکت کی تھی۔ آپ ﷺ نے انھیں ہم پر امیر مقرر کیا تھا۔

٤٢٧٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، فَذَكَرَ خَيْبَرَ وَالْحُدَيْبِيَةَ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ وَيَوْمَ الْقَرَدِ، قَالَ يَزِيدُ: وَنَسِيتُ بَقِيَّتَهُمْ. [راجع: ٤٢٧٠]

[4273] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ سات جنگیں لڑی ہیں۔ انھوں نے غزوۂ خیبر، غزوۂ حدیبیہ، غزوۂ حنین اور غزوۂ ذاتِ قرد کا ذکر کیا۔ (راویٔ حدیث) یزید بن ابوعبید نے کہا کہ باقی غزوات کے نام میں بھول گیا ہوں۔

(٤٧) بَابُ غَزْوَةِ الْفَتْحِ

باب: 47- غزوۂ فتح مکہ کا بیان

وَمَا بَعَثَ بِهِ حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أَهْلِ

اور اس خط کی وضاحت جو حضرت حاطب بن ابی بلتعہ

مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِغَزْوِ النَّبِيِّ ﷺ.

٤٢٧٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ: «انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوا مِنْهَا»، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ، قُلْنَا لَهَا: أَخْرِجِي الْكِتَابَ، قَالَتْ: مَا مَعِي كِتَابٌ، فَقُلْنَا: لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ، أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ، قَالَ: فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَإِذَا فِيهِ: مِنْ حَاطِبِ ابْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ بِمَكَّةَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا حَاطِبُ! مَا هٰذَا؟» قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ، إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ - يَقُولُ: كُنْتُ حَلِيفًا - وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا، وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مَنْ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ، فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي، وَلَمْ أَفْعَلْهُ ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ»، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ! دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ: «إِنَّهُ

ؓ نے اہل مکہ کو لکھا تھا، جس میں انھوں نے اہل مکہ کو نبی ﷺ کے حملے کی خبر دی تھی۔

[4274] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، حضرت زبیر اور حضرت مقداد ؓ کو روانہ فرمایا اور حکم دیا: ''تم چلتے رہو حتی کہ روضۂ خاخ پہنچو۔ یقیناً وہاں تمھیں اونٹنی پر سوار عورت ملے گی جس کے پاس ایک خط ہے۔ تم اس سے حاصل کر کے لے آؤ۔'' انھوں نے کہا: ہم وہاں سے چل پڑے۔ ہمارے گھوڑے ہمیں بڑی تیزی سے لے جا رہے تھے۔ جب ہم روضۂ خاخ پہنچے تو واقعی وہاں ہمیں اونٹنی پر سوار ایک عورت ملی۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط نکال دے، وہ کہنے لگی: میرے پاس کوئی خط وغیرہ نہیں ہے۔ ہم نے کہا: تجھے خط نکالنا ہوگا بصورت دیگر ہم تیرے کپڑے اتار پھینکیں گے، چنانچہ اس نے اپنے بالوں کے جوڑے سے خط نکال کر ہمارے حوالے کر دیا جسے لے کر ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس میں یہ لکھا تھا: ''حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کے نام۔'' اس خط کے ذریعے سے وہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ راز مشرکین کو بتا رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے حاطب! یہ کیا ہے؟'' حاطب نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ میرے معاملے میں جلدی سے کام نہ لیں۔ دراصل میں قریش کے خاندان سے نہیں تھا بلکہ میں ان کا حلیف تھا اور آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کی مکہ مکرمہ میں قرابت داری ہے جس کی وجہ سے اہل مکہ ان کے اہل و عیال اور اموال و متاع کی حفاظت کریں گے۔ میں نے خیال کیا کہ جب میرا ان سے کوئی نسبتی رشتہ نہیں ہے تو میں ان پر کوئی احسان کر دوں جس کی وجہ سے وہ میری قرابت کی نگہبانی کریں۔ میں نے یہ کام اپنے دین سے

قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ اطَّلَعَ عَلٰى مَنْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ»، فَأَنْزَلَ اللهُ السُّورَةَ: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ عَدُوِّى وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِٱلْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا۟ بِمَا جَآءَكُم مِّنَ ٱلْحَقِّ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ ٱلسَّبِيلِ﴾. [راجع: ۳۰۰۷]

برگشتہ ہو کر نہیں کیا اور نہ اسلام کے بعد کفر کو پسند کرنے کی وجہ ہی سے ایسا کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اس شخص نے سچ سچ کہہ دیا ہے۔'' (اس کے باوجود) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ مجھے اجازت دیں، میں اس منافق کی گردن اڑاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ شخص بدر کی جنگ میں شریک ہو چکا ہے۔ تمھیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے غزوۂ بدر میں حاضر ہونے والوں سے فرمایا ہے: تم جو چاہو عمل کرو۔ یقیناً میں تمھیں بخش چکا ہوں۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی: ''اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ تم انھیں اپنی محبت اور دوستی کا یقین دلاتے ہو حالانکہ وہ حق (سچے دین) کے منکر ہوئے ہیں جو تمھارے پاس آیا ہے...... تو یقیناً وہ سیدھی راہ سے بھٹک گیا۔''

فائدہ: روضۂ خاخ، مدینہ طیبہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان ایک مقام ہے۔ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو دس دینار دیے تھے کہ وہ اس خط کو مشرکین مکہ تک بحفاظت پہنچا دے لیکن بذریعۂ وحی یہ راز فاش ہو گیا۔ اور مسلمانوں کی جنگی تیاریوں کی خبر قریش تک نہ پہنچ سکی، بالآخر آپ ﷺ نے 10 رمضان المبارک کو مکہ مکرمہ کا رخ کیا اور آپ کے ساتھ دس ہزار صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی نفری تھی۔

(٤٨) بَابُ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ

باب: 48- غزوۂ فتح مکہ کا بیان جو رمضان المبارک میں ہوا

٤٢٧٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَزَا غَزْوَةَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ. قَالَ: وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ مِثْلَ ذٰلِكَ.

[4275] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ فتح مکہ رمضان المبارک میں کیا۔ راویٔ حدیث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن مسیب کو اسی طرح کہتے سنا ہے۔

وَعَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ ابْنَ

ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى إِذَا بَلَغَ الْكَدِيدَ - الْمَاءَ الَّذِي بَيْنَ قُدَيْدٍ وَّعُسْفَانَ - أَفْطَرَ فَلَمْ يَزَلْ مُفْطِرًا حَتَّى انْسَلَخَ الشَّهْرُ. [راجع: ١٩٤٤]

کا بیان ہے کہ اس سفر میں نبی ﷺ بحالت روزہ تھے لیکن جب قدید اور عسفان کے درمیان کدید نامی چشمے پر پہنچے تو روزہ توڑ دیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے روزہ نہیں رکھا حتی کہ رمضان کا مہینہ ختم ہوگیا۔

فائدہ: قدید، چشموں اور باغات پر مشتمل ایک بستی کا نام ہے جبکہ کدید اس سے سولہ میل کے فاصلے پر ایک چشمہ ہے اور یہ چشمہ مکہ کے قریب ہے۔

٤٢٧٦ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِينَةِ وَمَعَهُ عَشَرَةُ آلَافٍ، وَّذٰلِكَ عَلٰى رَأْسِ ثَمَانِ سِنِينَ وَنِصْفٍ، مِنْ مَّقْدَمِهِ الْمَدِينَةَ، فَسَارَ هُوَ وَمَنْ مَّعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلٰى مَكَّةَ، يَصُومُ وَيَصُومُونَ، حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيدَ - وَهُوَ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ - أَفْطَرَ وَأَفْطَرُوا.

[4276] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ماہ رمضان میں دس ہزار صحابۂ کرام ؓ کے ہمراہ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوئے۔ اس وقت آپ کو مدینہ طیبہ میں تشریف لائے ساڑھے آٹھ سال پورے ہونے والے تھے۔ اس سفر میں آپ اور آپ کے ساتھ آنے والے مسلمان روزے سے تھے۔ پھر جب آپ مقام کدید پر پہنچے جو عسفان اور قدید کے درمیان ایک چشمہ ہے تو وہاں آپ نے روزہ توڑ دیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی روزہ توڑ دیا۔

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْآخِرُ فَالْآخِرُ. [راجع: ١٩٤٤]

امام زہری فرماتے ہیں کہ شرعی احکام میں رسول اللہ ﷺ کے سب سے آخری عمل کو ہی لیا جائے گا۔

٤٢٧٧ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ إِلٰى حُنَيْنٍ وَّالنَّاسُ مُخْتَلِفُونَ فَصَائِمٌ وَّمُفْطِرٌ، فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى رَاحِلَتِهِ دَعَا بِإِنَاءٍ مِّنْ لَّبَنٍ أَوْ مَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلٰى رَاحَتِهِ - أَوْ رَاحِلَتِهِ - ثُمَّ نَظَرَ النَّاسَ، فَقَالَ الْمُفْطِرُونَ لِلصُّوَّمِ: أَفْطِرُوا. [راجع: ١٩٤٤]

[4277] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حنین کی طرف ماہِ رمضان میں تشریف لے گئے اور آپ کے ہمراہ لوگوں کا حال مختلف تھا۔ کچھ تو روزہ رکھے ہوئے تھے اور کچھ روزے کے بغیر تھے۔ جب آپ اپنی اونٹنی پر پوری طرح بیٹھ گئے تو دودھ یا پانی کا برتن منگوایا اور اسے اپنی ہتھیلی یا اونٹنی پر رکھا۔ پھر آپ نے لوگوں کی طرف دیکھا (اور روزہ افطار کیا) تو بے روزہ لوگوں نے روزہ داروں سے کہا: اب تم بھی اپنا روزہ توڑ لو۔

٤٢٧٨ - وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ

[4278] حضرت معمر سے روایت ہے، انھیں عکرمہ نے

أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ. وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ١٩٤٤]

بواسطہ ایوب بتایا، وہ ابن عباس ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے سال نکلے۔ حماد بن زید نے ایوب سے، انھوں نے عکرمہ سے بروایت ابن عباس ؓ نبی ﷺ سے ذکر کیا۔

فائدہ: حنین مکہ مکرمہ سے دس میل دور ایک وادی ہے۔ اس غزوے کا سبب یہ تھا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خزاعہ کی مدد کے لیے مکہ مکرمہ سے نکلنے کا ارادہ کیا تو قبیلہ ہوازن کو یہ خبر پہنچائی گئی کہ آپ ان پر حملہ کرنے والے ہیں، وہ آپ کا مقابلہ کرنے کے لیے ذوالمجاز منڈی میں آ گئے۔ رسول اللہ ﷺ چلتے رہے حتی کہ وادئ حنین میں اتوار کی رات کو پہنچے، پھر نصف شوال اتوار کے دن ان سے صلح ہو گئی۔[1]

٤٢٧٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَافَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ، ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا لِيُرَاهُ النَّاسُ فَأَفْطَرَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ، قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: صَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ، فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ. [راجع: ١٩٤٤]

[4279] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک میں سفر کیا۔ آپ اس وقت بحالت روزہ تھے لیکن جب مقام عسفان پر پہنچے تو آپ نے پانی کا برتن طلب فرمایا۔ آپ نے دن کے وقت پانی نوش فرمایا تاکہ لوگ آپ کو دیکھ لیں (اور وہ بھی روزہ توڑ دیں)، پھر آپ نے روزہ نہیں رکھا حتی کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ حضرت ابن عباس ؓ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے دوران سفر میں روزہ رکھا اور ترک بھی کیا، اس لیے دوران سفر میں جس کا جی چاہے روزہ رکھ لے اور جو کوئی چاہے افطار کرے، یعنی مسافر کے لیے اجازت ہے۔

(٤٩) بَابٌ: أَيْنَ رَكَزَ النَّبِيُّ ﷺ الرَّايَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ؟

باب: 49- نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دن جھنڈا کہاں نصب کیا؟

٤٢٨٠ - حَدَّثَنِي [عُبَيْدُ] بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا سَارَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ قُرَيْشًا

[4280] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال روانہ ہوئے اور قریش کو یہ خبر پہنچی تو ابوسفیان بن حرب، حکیم بن حزام اور

1 عمدة القاري: 264/12.

خَرَجَ أَبُو سُفْيَانَ [بْنُ حَرْبٍ] وَحَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَلْتَمِسُونَ الْخَبَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَقْبَلُوا يَسِيرُونَ حَتَّى أَتَوْا مَرَّ الظَّهْرَانِ، فَإِذَا هُمْ بِنِيرَانٍ كَأَنَّهَا نِيرَانُ عَرَفَةَ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: مَا هٰذِهِ؟ لَكَأَنَّهَا نِيرَانُ عَرَفَةَ، فَقَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ: نِيرَانُ بَنِي عَمْرٍو، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: عَمْرٌو أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ، فَرَآهُمْ نَاسٌ مِّنْ حَرَسِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَدْرَكُوهُمْ فَأَخَذُوهُمْ فَأَتَوْا بِهِمْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَسْلَمَ أَبُو سُفْيَانَ فَلَمَّا سَارَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ: «احْبِسْ أَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ خَطْمِ الْجَبَلِ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ»، فَحَبَسَهُ الْعَبَّاسُ فَجَعَلَتِ الْقَبَائِلُ تَمُرُّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ كَتِيبَةً كَتِيبَةً عَلٰى أَبِي سُفْيَانَ، فَمَرَّتْ كَتِيبَةٌ فَقَالَ: يَا عَبَّاسُ! مَنْ هٰذِهِ؟ فَقَالَ: هٰذِهِ غِفَارُ، قَالَ: مَا لِي وَلِغِفَارَ؟ ثُمَّ مَرَّتْ جُهَيْنَةُ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدُ بْنُ هُذَيْمٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَمَرَّتْ سُلَيْمٌ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتَّى أَقْبَلَتْ كَتِيبَةٌ لَّمْ يَرَ مِثْلَهَا، قَالَ: مَنْ هٰذِهِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الْأَنْصَارُ، عَلَيْهِمْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَهُ الرَّايَةُ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: يَا أَبَا سُفْيَانَ! الْيَوْمُ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ، الْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: يَا عَبَّاسُ! حَبَّذَا يَوْمُ الذِّمَارِ، ثُمَّ جَاءَتْ كَتِيبَةٌ - وَهِيَ أَقَلُّ الْكَتَائِبِ - فِيهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ وَرَايَةُ النَّبِيِّ ﷺ مَعَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ.

بدیل بن ورقاء رسول اللہ ﷺ کے متعلق معلومات لینے نکلے۔ چلتے چلتے جب مرالظہران پہنچے تو انھوں نے دیکھا کہ جگہ جگہ بکثرت آگ روشن ہے، گویا وہ عرفہ کی آگ ہے۔ ابوسفیان نے کہا: یہاں جگہ جگہ آگ کیوں روشن ہے؟ یہ جگہ جگہ آگ کے آلاؤ تو میدان عرفات کا منظر پیش کر رہے ہیں۔ بدیل بن ورقاء نے کہا: یہ بنوعمرو کی آگ معلوم ہوتی ہے۔ ابوسفیان نے کہا: بنوعمرو کے لوگ تو اس سے بہت کم ہیں۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے محافظ دستے (پہرے داروں) نے انھیں دیکھ کر گرفتار کر لیا اور پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے۔ حضرت ابوسفیان اس دوران میں مسلمان ہوگئے۔ پھر جب آپ ﷺ روانہ ہوئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”ابوسفیان کو گھوڑوں کے ہجوم کی جگہ رکھنا تاکہ وہ مسلمانوں کی شان و شوکت بچشم خود ملاحظہ کرے۔“ چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے انھیں ایسی ہی جگہ ٹھہرایا۔ اب وہ قبائل جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ان کے قریب سے گروہ در گروہ گزرنے لگے۔ جب پہلا قافلہ گزرا تو ابوسفیان نے پوچھا: عباس! یہ کون ہیں؟ انھوں نے جواب دیا کہ یہ قبیلۂ غفار کے لوگ ہیں۔ ابوسفیان نے کہا: مجھے ان سے کوئی غرض نہیں۔ پھر قبیلۂ جہینہ گزرا تو ابوسفیان نے ایسا ہی کہا: قبیلۂ سعد بن ہذیم گزرا تو بھی انھوں نے یہی کہا: پھر قبیلۂ سلیم گزرا تو بھی انھوں نے یہی کہا۔ آخر میں ایک ایسا لشکر گزرا کہ ابوسفیان نے اس جیسا لشکر کبھی نہیں دیکھا تھا۔ پوچھا یہ کون ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ انصاری ہیں اور ان کے امیر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہیں جو جھنڈا تھامے ہوئے ہیں۔ تب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: ابوسفیان! آج تو گردنیں مارنے کا دن ہے۔ آج کعبہ میں کفار کا قتل جائز ہوگا۔ ابوسفیان نے کہا: اے عباس!

تحفظ و حفاظت کا دن اچھا ہے۔ پھر ایک سب سے چھوٹی جماعت آئی۔ اس میں خود رسول اللہ ﷺ اور آپ کے کچھ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بھی تھے اور نبی ﷺ کا جھنڈا حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا۔

فَلَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِأَبِي سُفْيَانَ قَالَ: أَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ؟ قَالَ: «مَا قَالَ؟» قَالَ: قَالَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: «كَذَبَ سَعْدٌ وَّلٰكِنْ هٰذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللهُ فِيهِ الْكَعْبَةَ، وَيَوْمٌ تُكْسٰى فِيهِ الْكَعْبَةُ»، قَالَ: وَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُرْكَزَ رَايَتُهُ بِالْحَجُونِ.

جب رسول اللہ ﷺ ابوسفیان کے قریب سے گزرے تو اس نے کہا: آپ کو معلوم نہیں کہ سعد بن عبادہ نے کیا کہا ہے؟ آپ نے پوچھا: ''اس نے کیا کہا ہے؟'' ابوسفیان نے کہا: اس نے ایسے ایسے کہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سعد نے غلط کہا ہے کیونکہ یہ تو وہ دن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں کعبہ کو بزرگی دے گا اور اس دن کعبہ کو غلاف پہنایا جائے گا۔'' اس (عروہ) نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ آپ کا جھنڈا مقام حجون میں گاڑ دیا جائے۔

وَقَالَ عُرْوَةُ: وَأَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ! هَاهُنَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ قَالَ: وَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَنْ يَّدْخُلَ مِنْ أَعْلٰى مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ وَّدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ [كُدًى] فَقُتِلَ مِنْ خَيْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ رَجُلَانِ: حُبَيْشُ بْنُ الْأَشْعَرِ، وَكُرْزُ بْنُ جَابِرٍ الْفِهْرِيُّ.

عروہ نے کہا: مجھے نافع بن جبیر بن مطعم نے خبر دی، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے کہا: ابوعبداللہ! رسول اللہ ﷺ نے آپ کو یہیں جھنڈا نصب کرنے کا حکم دیا تھا؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس دن رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ کداء کی بالائی جانب سے مکہ میں داخل ہوں اور خود نبی ﷺ کدی (کے نشیبی علاقے) کی طرف سے داخل ہوئے۔ اس دن حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی فوج سے دو آدمی، یعنی حضرت حبیش بن اشعر اور کرز بن جابر فہری رضی اللہ عنہما شہید ہوئے۔

٤٢٨١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُغَفَّلٍ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلٰى نَاقَتِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ يُرَجِّعُ وَقَالَ: لَوْلَا أَنْ يَّجْتَمِعَ النَّاسُ حَوْلِي لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ.

[4281] حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کو اونٹنی پر سوار دیکھا۔ آپ اس وقت سورۂ فتح بڑی خوش الحانی سے پڑھ رہے تھے۔ راوی کہتا ہے: اگر میرے گرد لوگوں کے جمع ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں بھی اسی طرح خوش الحانی

[انظر: ٤٨٣٥، ٥٠٣٤، ٥٠٤٧، ٧٥٤٠]

کے ساتھ پڑھ کر سناتا جیسے انھوں نے پڑھ کر سنایا تھا۔

٤٢٨٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ زَمَنَ الْفَتْحِ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيْنَ نَنْزِلُ غَدًا؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِّنْ مَّنْزِلٍ؟». [راجع: ١٥٨٨]

[4282] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فتح مکہ کے روز عرض کی: اللہ کے رسول! ہم کل کہاں قیام کریں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی مکان چھوڑا ہے؟''

٤٢٨٣ - ثُمَّ قَالَ: «لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ». قِيلَ لِلزُّهْرِيِّ: مَنْ وَّرِثَ أَبَا طَالِبٍ؟ قَالَ: وَرِثَهُ عَقِيلٌ وَّطَالِبٌ. قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَيْنَ نَنْزِلُ غَدًا، فِي حَجَّتِهِ. وَلَمْ يَقُلْ يُونُسُ: حَجَّتِهِ، وَلَا زَمَنَ الْفَتْحِ.

[4283] پھر آپ نے فرمایا: ''مومن، کافر کا وارث نہیں بنتا اور نہ کافر مومن کا وارث بنتا ہے۔'' زہری سے کہا گیا: ابوطالب کا وارث کون ہوا تھا؟ تو انھوں نے کہا: عقیل اور طالب وارث ہوئے تھے۔ معمر نے زہری سے روایت کرتے ہوئے کہا: ہم کل کہاں اقامت کریں گے۔ یہ حجۃ الوداع کے وقت کہا تھا۔ البتہ یونس نے اپنی روایت میں حجۃ الوداع کا ذکر نہیں کیا اور نہ فتح مکہ ہی کا زمانہ کہا ہے۔

فائدہ: ابوطالب کے چار بیٹے تھے: طالب، عقیل، جعفر اور علی۔ طالب اور عقیل کافر تھے، انھوں نے اپنے باپ کی جائیداد پر قبضہ کر لیا تھا اور حضرت جعفر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما مسلمان ہونے کی وجہ سے ابوطالب کے وارث نہ بن سکے۔ طالب غزوۂ بدر میں مارا گیا اور عقیل متروکہ جائیداد کو فروخت کر رہا تھا، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عقیل نے ہمارے لیے کیا چھوڑا ہے، جہاں ہم اقامت کریں۔''

٤٢٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْزِلُنَا - إِنْ شَاءَ اللهُ إِذَا فَتَحَ اللهُ - الْخَيْفُ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ». [راجع: ١٥٨٩]

[4284] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے مکہ فتح کیا تو ان شاء اللہ ہمارا قیام ''خیف'' میں ہوگا جہاں قریش نے کفر پر جمے رہنے کی قسمیں اٹھائی تھیں۔''

فائدہ: خیف کے معنی پہاڑ کی ڈھلوان کے ہیں، یعنی بڑے پہاڑ سے اترنے کی جگہ، اس سے مراد وادئ محصب ہے جو خیف

بنو کنانہ کے نام سے مشہور تھی، وہاں قریش اور کنانہ نے بنو ہاشم سے بائیکاٹ کے لیے آپس میں عہد و پیمان کیا تھا کہ جب تک یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کو ہمارے حوالے نہیں کرتے ہم ان سے خرید و فروخت اور رشتہ ناتا نہیں کریں گے، رسول اللہ ﷺ نے وہاں، یعنی خیف بنو کنانہ میں اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے قیام فرمایا کہ مکہ فتح ہوا، اسلام کو اللہ تعالیٰ نے غلبہ عنایت فرمایا، وہ کفر جس کے لیے کفار نے اس قدر اہتمام کیا تھا وہ باطل ثابت ہوا۔

٤٢٨٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ أَرَادَ حُنَيْنًا: «مَنْزِلُنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ». [راجع: ١٥٨٩]

[4285] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حنین کا ارادہ کیا تو فرمایا: ''ان شاء اللہ کل ہماری قیام گاہ خیف بنو کنانہ ہوگی جہاں کفار مکہ نے کفر پر قائم رہنے کی قسمیں اٹھائی تھیں۔''

٤٢٨٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: «اقْتُلْهُ»، قَالَ مَالِكٌ: وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ فِيمَا نَرٰى - وَاللهُ أَعْلَمُ - يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا. [راجع: ١٨٤٦]

[4286] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے وقت جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر خود تھا۔ آپ نے اسے اتارا ہی تھا کہ ایک آدمی نے آ کر عرض کی: ابن خطل کعبے کے پردے سے چمٹا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے وہیں قتل کر دو۔'' امام مالک فرماتے ہیں: ہمارے گمان کے مطابق نبی ﷺ اس دن محرم نہیں تھے۔ واللہ أعلم.

فائدہ: ابن خطل کا نام عبداللہ تھا، یہ اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گیا، نیز اس نے ایک آدمی کو ناحق قتل بھی کیا تھا، اس کی دو لونڈیاں تھیں جو رسول اللہ ﷺ کی ہجو میں گایا کرتی تھیں، اس مردود کو چاہِ زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑا کر کے قتل کر دیا گیا۔[1]

٤٢٨٧ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّونَ وَثَلَاثُمِائَةِ نُصُبٍ فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ وَيَقُولُ:

[4287] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو بیت اللہ کے چاروں طرف تین سو ساٹھ (360) بت تھے۔ انھیں آپ اپنے ہاتھ کی چھڑی سے مارتے اور فرماتے: ''حق آ گیا اور باطل مٹ گیا۔ حق آ گیا، باطل سے نہ پہلے کچھ ہوا

1 فتح الباري: 21/8.

«جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ، جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ». [راجع: ٢٤٧٨]

ہے نہ آئندہ کچھ ہو سکے گا۔“

٤٢٨٨ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَبَى أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْآلِهَةُ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ، فَأُخْرِجَ صُورَةُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ فِي أَيْدِيهِمَا مِنَ الْأَزْلَامِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَاتَلَهُمُ اللهُ، لَقَدْ عَلِمُوا مَا اسْتَقْسَمَا بِهَا قَطُّ»، ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِي الْبَيْتِ وَخَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ. تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ. وَقَالَ وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٣٩٨]

[4288] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے (اس وقت تک) بیت اللہ میں داخل ہونے سے انکار کر دیا جب تک اس میں معبودانِ باطلہ ہیں۔ آپ کے حکم سے ان بتوں کو بیت اللہ سے نکال دیا گیا۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل ؑ کی مورتیوں کو نکالا گیا تو ان کے ہاتھوں میں قسمت آزمائی کے تیر تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ان مشرکین کو ہلاک کرے! یہ خوب جانتے تھے کہ ان دونوں حضرات نے ان تیروں سے کبھی قسمت آزمائی نہیں کی۔“ اس کے بعد آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور اس کے اطراف میں نعرۂ تکبیر بلند کیا، پھر باہر تشریف لائے اور نماز نہیں پڑھی۔ معمر نے ایوب سے روایت کرنے میں عبدالصمد کی متابعت کی۔ وہیب نے کہا: ایوب نے عکرمہ کے ذریعے سے نبی ﷺ سے روایت بیان کی ہے۔

(٥٠) بَابُ دُخُولِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ

باب: 50- نبی ﷺ بالائی جانب سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے

٤٢٨٩ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُرْدِفًا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَجَبَةِ حَتَّى أَنَاخَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَمَكَثَ فِيهِ نَهَارًا

[4289] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر فتح مکہ کے دن، مکہ مکرمہ میں اس کی بالائی جانب سے داخل ہوئے تھے جبکہ حضرت اسامہ بن زید ؓ آپ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کے ہمراہ حضرت بلال ؓ اور کعبہ کے دربان حضرت عثمان بن طلحہ ؓ بھی تھے۔ آپ نے اپنی سواری کو مسجد کے قریب بٹھایا اور حضرت عثمان ؓ کو بیت اللہ کی چابی لانے کا حکم دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ بیت اللہ

طَوِيلًا، ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ عُمَرَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ، فَوَجَدَ بِلَالًا وَرَاءَ الْبَابِ قَائِمًا فَسَأَلَهُ: أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَأَشَارَ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ. قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ: كَمْ صَلَّى مِنْ سَجْدَةٍ؟ [راجع: ٣٩٧]

کے اندر داخل ہوئے۔ آپ کے ہمراہ حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ آپ بیت اللہ کے اندر کافی دیر تک ٹھہرے۔ جب باہر تشریف لائے تو لوگ اندر جانے کے لیے دوڑنے لگے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سب سے پہلے اندر جانے والوں میں تھے۔ انھوں نے بیت اللہ کے دروازے کے پیچھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہوئے دیکھا تو ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز کہاں پڑھی ہے؟ انھوں نے اس جگہ کی نشاندہی کی جہاں آپ نے نماز پڑھی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں یہ دریافت کرنا بھول گیا کہ آپ ﷺ نے نماز کی کتنی رکعات پڑھی تھیں؟

٤٢٩٠ - حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ الَّتِي بِأَعْلَى مَكَّةَ. تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ وَوُهَيْبٌ فِي كَدَاءٍ. [راجع: ١٥٧٧]

[4290] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے سال کداء کی جانب سے داخل ہوئے جو مکہ کی بالائی جانب ہے۔ ابواسامہ اور وہیب نے شعبہ سے کداء کا لفظ بیان کرنے میں حفص بن میسرہ کی متابعت کی ہے۔

٤٢٩١ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ. [راجع: ١٥٧٧]

[4291] حضرت عروہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ کی بالائی جانب کداء کی طرف سے داخل ہوئے۔

(٥١) بَابُ مَنْزِلِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ

باب: 51- فتح مکہ کے دن قیام نبوی کا بیان

٤٢٩٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: مَا أَخْبَرَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى غَيْرَ أُمِّ هَانِئٍ، فَإِنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ

[4292] ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے علاوہ ہمیں کسی نے یہ خبر نہیں دی کہ اس نے نبی ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہے، ام ہانی نے بتایا کہ جب مکہ فتح ہوا تو آپ ﷺ نے ان کے گھر غسل

فِي بَيْتِهَا، ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، قَالَتْ: لَمْ أَرَهُ صَلَّى صَلَاةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ. [راجع: ١١٠٣]

فرمایا، پھر آٹھ رکعات ادا کیں۔ انھوں نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو اتنی ہلکی پھلکی نماز پڑھتے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا، البتہ آپ رکوع اور سجود پوری طرح کرتے تھے۔

(٥٢) بَابٌ:

باب: 52- بلاعنوان

٤٢٩٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: «سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي». [راجع: ٧٩٤]

[4293] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ اپنے رکوع اور سجود میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے: «سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي» ”اے اللہ! ہمارے پروردگار! تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے۔ اے اللہ! مجھے معاف کردے۔“

٤٢٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِي مَعَ أَشْيَاخِ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لِمَ تُدْخِلُ هٰذَا الْفَتَى مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلُهُ؟ فَقَالَ: إِنَّهُ مِمَّنْ قَدْ عَلِمْتُمْ فَدَعَاهُمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَعَانِي مَعَهُمْ، قَالَ: وَمَا أُرِيتُهُ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ مِنِّي، فَقَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ ٱللَّهِ وَٱلْفَتْحُ ۝ وَرَأَيْتَ ٱلنَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ ٱللَّهِ أَفْوَاجًا﴾؟ حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أُمِرْنَا أَنْ نَحْمَدَ اللهَ وَنَسْتَغْفِرَهُ إِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا نَدْرِي، وَلَمْ يَقُلْ بَعْضُهُمْ شَيْئًا. فَقَالَ لِي: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، أَكَذَاكَ تَقُولُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَمَا تَقُولُ؟ قُلْتُ: هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَعْلَمَهُ اللهُ لَهُ ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ ٱللَّهِ وَٱلْفَتْحُ﴾ فَتْحُ

[4294] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت عمر ؓ مجھے شیوخ بدر کے ساتھ بٹھاتے تھے۔ ان میں سے کسی نے کہا: آپ اس بچے کو ہمارے ساتھ کیوں بٹھاتے ہیں جبکہ اس جیسے تو ہمارے اپنے بیٹے ہیں؟ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: یہ ان لوگوں میں سے ہے جن کی علمی فضیلت تم لوگ بھی جانتے ہو، چنانچہ ایک دن حضرت عمر ؓ نے شیوخِ بدر کو بلایا اور ان کے ساتھ مجھے بھی آنے کی دعوت دی۔ میں سمجھ گیا کہ مجھے اس لیے بلایا گیا تاکہ انھیں میری برتری دکھائیں۔ انھوں نے فرمایا: تم لوگ اس سورت کے متعلق کیا جانتے ہو؟ «اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ o وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًاo» حتی کہ انھوں نے پوری سورت پڑھی۔ ان میں سے کسی نے کہا: نصرت و فتح کے بعد ہمیں اللہ کی حمد و ثنا اور اس سے معافی مانگنے کا حکم دیا گیا ہے۔ کچھ نے کہا: ہمیں معلوم نہیں۔ کچھ تو بالکل خاموش رہے۔ حضرت عمر ؓ نے مجھے فرمایا: اے ابن عباس! کیا تم بھی اسی طرح کہتے ہو

مَكَّةَ فَذَاكَ عَلَامَةُ أَجَلِكَ ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا﴾ قَالَ عُمَرُ: مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ. [راجع: ٣٦٢٧]

(جس طرح یہ حضرات کہہ رہے ہیں)؟ میں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا: اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو مدتِ حیات کی اطلاع دی ہے۔ الفتح سے مراد فتح مکہ ہے، یعنی جب مکہ فتح ہو جائے اور اللہ کی مدد آ جائے تو یہ آپ کی علامتِ وفات ہے، اس لیے آپ اللہ کی حمد کریں اور استغفار کریں۔ بے شک وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: میں بھی اس آیت کریمہ سے وہی جانتا ہوں جو تم جانتے ہو۔

٤٢٩٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ: أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ: ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ، سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ: إِنَّهُ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللهُ، وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرًا، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ: إِنَّ اللهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ، وَإِنَّمَا أَذِنَ لَهُ فِيهِ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ، وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ».

[4295] حضرت ابو شریح عدوی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے عمرو بن سعید سے کہا جب وہ مکہ میں لشکر بھیج رہا تھا: اے امیر! اگر مجھے اجازت ہو تو میں تم سے ایک حدیث بیان کروں جو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے اگلے روز فرمائی تھی۔ میرے کانوں نے وہ سنا، میرے دل نے اسے محفوظ کیا اور میری آنکھوں نے آپ ﷺ کو دیکھا جب آپ گفتگو کر رہے تھے۔ آپ نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، پھر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرام ٹھہرایا ہے، لوگوں نے اسے حرام قرار نہیں دیا۔ اللہ پر ایمان اور قیامت پر یقین رکھنے والے کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس (مکے) میں خونریزی کرے اور اس کے کسی درخت ہی کو کاٹے۔ اگر کوئی رسول اللہ ﷺ کے قتال و جنگ سے رخصت ثابت کرنا چاہے تو اسے کہہ دو: بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو اجازت دی تھی تمھیں اجازت نہیں دی۔ اور میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی میں اس کی اجازت تھی، پھر آج سے اس کی حرمت وہی ہو گئی ہے جیسے کل تھی۔ (آپ نے فرمایا:) جو شخص یہاں موجود ہے وہ غائب کو یہ خبر پہنچا دے۔''

فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ: مَاذَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو؟

حضرت ابو شریح ؓ سے دریافت کیا گیا: پھر عمرو بن

قَالَ: قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ، إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلا فَارًّا بِخَرْبَةٍ.

سعید نے آپ کو کیا جواب دیا؟ انھوں نے کہا: مجھے یہ جواب دیا کہ اے ابوشریح! میں یہ حدیث تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ حرم مکہ کسی مجرم کو پناہ نہیں دیتا اور نہ کسی قاتل ہی کو جو کسی کا خون بہا کر بھاگ آئے اور نہ کسی فسادی کو جو فساد برپا کر کے بھاگ آئے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: الْخَرْبَةُ: الْبَلِيَّةُ. [راجع: ١٠٤]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے فرمایا: لفظ "خَرْبَه" کے معنی ہیں: خرابی کرنے والا، یعنی مجرم۔

٤٢٩٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَّزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ: «إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ». [راجع: ٢٢٣٦]

[4296] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فتح مکہ کے موقع پر مکہ مکرمہ میں فرما رہے تھے: "اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے شراب کی خرید و فروخت کو حرام قرار دیا ہے۔"

(٥٣) بَابُ مَقَامِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ

باب: 53- فتح مکہ کے موقع پر نبی ﷺ کا مکہ میں قیام

٤٢٩٧ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَشْرًا نَقْصُرُ الصَّلَاةَ. [راجع: ١٠٨١]

[4297] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ دس دن اقامت کی۔ اس دوران میں ہم نماز قصر کرتے رہے۔

٤٢٩٨ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ. [راجع: ١٠٨٠]

[4298] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مکہ مکرمہ میں انیس روز قیام فرمایا۔ آپ دو، دو رکعت نماز (قصر) پڑھتے رہے۔

٤٢٩٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو

[4299] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے،

شِهَابٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ تِسْعَ عَشْرَةَ نَقْصُرُ الصَّلَاةَ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَنَحْنُ نَقْصُرُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَإِذَا زِدْنَا أَتْمَمْنَا. [راجع: ١٠٨٠]

انھوں نے کہا: ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں انیس دن قیام کیا اور نماز قصر کرتے رہے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: اگر ہم انیس دن تک قیام کریں تو قصر کرتے ہیں اور اگر اس سے زیادہ قیام ہو تو نماز پوری پڑھتے ہیں۔

(٥٤) بَابٌ:

باب: 54- بلا عنوان

٤٣٠٠ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ عَامَ الْفَتْحِ. [انظر: ٦٣٥٦]

[4300] حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دن (از راہِ شفقت) ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا۔

٤٣٠١ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُنَيْنٍ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا وَنَحْنُ مَعَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: وَزَعَمَ أَبُو جَمِيلَةَ أَنَّهُ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ وَخَرَجَ مَعَهُ عَامَ الْفَتْحِ.

[4301] حضرت ابو جمیلہ ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کی صحبت پائی اور وہ آپ کے ساتھ غزوۂ فتح مکہ کے لیے نکلے تھے۔

٤٣٠٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو قِلَابَةَ: أَلَا تَلْقَاهُ فَتَسْأَلَهُ؟ قَالَ: فَلَقِيتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرَّ النَّاسِ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ فَنَسْأَلُهُمْ: مَا لِلنَّاسِ؟ مَا لِلنَّاسِ؟ مَا هٰذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُولُونَ: يَزْعُمُ أَنَّ اللهَ أَرْسَلَهُ، أَوْحٰى إِلَيْهِ، أَوْحَى اللهُ بِكَذَا، فَكُنْتُ أَحْفَظُ ذَاكَ الْكَلَامَ فَكَأَنَّمَا يُقَرُّ فِي صَدْرِي، وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِإِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ فَيَقُولُونَ: اتْرُكُوهُ

[4302] ایوب نے کہا: مجھ سے ابوقلابہ نے کہا: عمرو بن سلمہ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ قصہ کیوں نہیں پوچھتے؟ ابوقلابہ نے کہا: پھر میں ان کی خدمت میں گیا اور ان سے سوال کیا، انھوں نے فرمایا: ہم ایک چشمے پر رہائش پذیر تھے جو لوگوں کے لیے عام گزرگاہ تھا۔ ہماری طرف سے جو مسافر سوار گزرتے ہم ان سے پوچھتے رہتے کہ آپ لوگوں کا کیا حال ہے؟ اور اس شخص کی کیا کیفیت ہے؟ لوگ جواب دیتے: وہ کہتا ہے کہ اللہ نے اسے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اللہ اس کی طرف وحی اتارتا ہے یا یوں کہا کہ اللہ نے اس پر یہ یہ وحی بھیجی ہے۔ (پھر وہ لوگ قرآن کی کوئی آیت

وَقَوْمَهُ فَإِنَّهُ إِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ، فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ أَهْلِ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ وَبَدَرَ أَبِي قَوْمِي بِإِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: جِئْتُكُمْ وَاللهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ حَقًّا، فَقَالَ: «صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا وَصَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا»، فَنَظَرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّي لِمَا كُنْتُ أَتَلَقَّى مِنَ الرُّكْبَانِ، فَقَدَّمُونِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ سِنِينَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّي، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْحَيِّ: أَلَا تُغَطُّونَ عَنَّا اسْتَ قَارِئِكُمْ؟ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوا لِي قَمِيصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِي بِذٰلِكَ الْقَمِيصِ.

سناتے تو) میں وہ کلام خوب یاد کرلیا کرتا گویا کوئی اسے میرے سینے میں جما دیتا ہے۔ اوراہل عرب مسلمان ہونے کے لیے فتح مکہ کے منتظر تھے اور کہتے تھے کہ حضرت محمد ﷺ کو اوراس کی قوم کو چھوڑ دو۔ اگر حضرت محمد ﷺ ان پر غالب آ گئے تو وہ نبیٔ برحق ہیں۔ پھر جب مکہ فتح ہوا تو ہر ایک قوم نے چاہا کہ وہ پہلے مسلمان ہوجائے اور میرے باپ نے مسلمان ہونے میں اپنی قوم سے بھی جلدی کی۔ جب میرا باپ (مسلمان ہوکر) آیا تو اس نے اپنی قوم سے کہا: اللہ کی قسم! میں نبیٔ حق سے ملاقات کر کے تمھارے پاس آ رہا ہوں۔ انھوں نے فرمایا ہے: ''فلاں وقت یہ نماز پڑھا کرو اور فلاں وقت وہ نماز پڑھا کرو۔ اور جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک آدمی اذان دے اور جسے قرآن زیادہ یاد ہو وہ جماعت کرائے۔'' لوگوں نے اس پر غور کیا تو مجھ سے زیادہ قرآن پڑھنے والا کسی کو نہ پایا کیونکہ میں مسافر سواروں سے سن سن کر بہت یاد کر چکا تھا، لہٰذا سب نے مجھے امام منتخب کرلیا، حالانکہ میں اس وقت چھ سات برس کا تھا۔ ایسا ہوا کہ اس وقت میرے تن پر صرف ایک چادر تھی، وہ بھی جب میں سجدہ کرتا تو سکڑ جاتی۔ قبیلے کی ایک عورت نے یہ منظر دیکھ کر کہا: تم اپنے قاری کا سرین ہم سے کیوں نہیں چھپاتے؟ آخرکار انھوں نے ایک کپڑا خرید کر میرا کرتا بنایا اور میں جتنا اس کرتے سے خوش ہوا اتنا کسی چیز سے کبھی خوش نہیں ہوا۔

٤٣٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ

[4303] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کو وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈی سے پیدا ہونے والے بچے کو اپنے قبضے میں لے لیں۔ عتبہ نے کہا تھا کہ وہ میرا بیٹا ہے، چنانچہ فتح مکہ کے موقع پر جب رسول اللہ ﷺ

عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدٍ أَنْ يَقْبِضَ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ، وَقَالَ عُتْبَةُ: إِنَّهُ ابْنِي، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَكَّةَ فِي الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبَلَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَقْبَلَ مَعَهُ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ سَعْدُ [بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ]: هٰذَا ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ، فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا أَخِي، هٰذَا ابْنُ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَإِذَا أَشْبَهُ النَّاسِ بِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هُوَ لَكَ، هُوَ أَخُوكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ» مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «احْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ»، لِمَا رَأٰى مِنْ شَبَهِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: قَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ». وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَصِيحُ بِذٰلِكَ. [راجع: ٢٠٥٣]

مکہ میں داخل ہوئے تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اس بچے کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ بھی آئے۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے۔ اس نے مجھے وصیت کی تھی کہ یہ اس کا بیٹا ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے والد زمعہ کا بیٹا ہے اوران کے بستر پر پیدا ہوا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو دیکھا تو وہ عتبہ بن ابی وقاص سے بہت مشابہت رکھتا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اے عبد بن زمعہ! یہ بچہ تیری کفالت میں ہوگا۔ یہ تیرا بھائی ہے۔'' کیونکہ وہ زمعہ کے بستر پر پیدا ہوا تھا، نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے سودہ! تم اس بچے سے پردہ کرو'' کیونکہ آپ نے اس لڑکے میں عتبہ بن ابی وقاص کی مشابہت پائی تھی۔ ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''لڑکا اس کا ہوتا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زنا کرنے والے کے حصے میں پتھر ہیں۔'' ابن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کو پکار پکار کر بیان کیا کرتے تھے۔

٤٣٠٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ، فَفَزِعَ قَوْمُهَا إِلٰى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُونَهُ، قَالَ عُرْوَةُ: فَلَمَّا كَلَّمَهُ أُسَامَةُ فِيهَا تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَتُكَلِّمُنِي فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللهِ؟»، قَالَ أُسَامَةُ: اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ، فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللهِ خَطِيبًا فَأَثْنٰى عَلَى

[4304] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں فتح مکہ کے موقع پر ایک عورت نے چوری کی تو اس عورت کی قوم حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے پاس گھبرائی ہوئی آئی تا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے (اس کی معافی کے متعلق) اس کی سفارش کر دیں۔ عروہ نے کہا: جب حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کی تو آپ کے چہرۂ مبارک کا رنگ تبدیل ہوگیا۔ آپ نے فرمایا: ''تم مجھ سے اللہ کی حد کے متعلق گفتگو کرتے ہو؟'' حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے

اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ النَّاسَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا»، ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ، فَقُطِعَتْ يَدُهَا، فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ وَتَزَوَّجَتْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَتْ تَأْتِينِي بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٢٦٤٨]

رسول! میرے لیے (اس جسارت پر) دعائے مغفرت کر دیں۔ جب شام ہوئی تو رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی جس کے وہ لائق ہے، پھر فرمایا: ''اما بعد! تم سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک ہوگئے کہ اگر ان میں کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے لیکن اگر کمزور چوری کر لیتا تو اس پر حد جاری کر دیتے۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹوں گا۔'' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم فرمایا۔ اس کے بعد اس عورت نے صدق دل سے توبہ کی اور نکاح کر لیا۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد وہ میرے پاس آتی تو میں اس کی حاجت رسول اللہ ﷺ کے حضور پیش کرتی تھی۔

٤٣٠٥، ٤٣٠٦ - **حَدَّثَنَا** عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ: حَدَّثَنِي مُجَاشِعٌ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِأَخِي بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! جِئْتُكَ بِأَخِي لِتُبَايِعَهُ عَلَى الْهِجْرَةِ، قَالَ: «ذَهَبَ أَهْلُ الْهِجْرَةِ بِمَا فِيهَا»، فَقُلْتُ: عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ؟ قَالَ: «أُبَايِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ وَالْجِهَادِ». فَلَقِيتُ مَعْبَدًا بَعْدُ وَكَانَ أَكْبَرَهُمَا، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: صَدَقَ مُجَاشِعٌ. [راجع: ٢٩٦٢، ٢٩٦٣]

[4306,4305] حضرت مجاشع ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں فتح مکہ کے بعد اپنے بھائی کو ساتھ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! میں اپنے بھائی کو ساتھ لایا ہوں تاکہ آپ اس سے ہجرت پر بیعت لیں۔ آپ نے فرمایا: ''ہجرت والے اس کا ثواب لے کر چلے گئے۔'' میں نے عرض کی: پھر آپ اس سے کس چیز پر بیعت لیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''میں اسلام، ایمان اور جہاد پر بیعت لوں گا۔'' (راوی کہتے ہیں:) بعد ازاں میری ملاقات ابو معبد سے ہوئی جو ان دونوں میں سے بڑا تھا تو میں نے اس حدیث کے متعلق اس سے دریافت کیا، اس نے کہا: مجاشع نے صحیح کہا ہے۔

٤٣٠٧، ٤٣٠٨ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ:

[4308,4307] حضرت مجاشع بن مسعود ؓ روایت کرتے ہیں کہ میں ابو معبد کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ ہجرت پر اس سے بیعت لیں تو آپ

انْطَلَقْتُ بِأَبِي مَعْبَدٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لِيُبَايِعَهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ: «مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِأَهْلِهَا، أُبَايِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ». فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: صَدَقَ مُجَاشِعٌ. وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ مُجَاشِعٍ: إِنَّهُ جَاءَ بِأَخِيهِ مُجَالِدٍ. [راجع: ٢٩٦٢، ٢٩٦٣]

نے فرمایا: ''ہجرت تو اہل ہجرت کے ساتھ گزر چکی ہے۔ اب میں اسلام اور جہاد پر بیعت لوں گا۔'' (راویٔ حدیث کہتے ہیں:) پھر میں ابو معبد سے ملا اور اس سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ مجاشع نے سچ کہا ہے۔ خالد نے ابوعثمان کے واسطے سے مجاشع سے روایت کی کہ وہ اپنے بھائی مجالد کو لے کر آئے تھے۔

٤٣٠٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُهَاجِرَ إِلَى الشَّامِ، قَالَ: لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ فَانْطَلِقْ فَاعْرِضْ نَفْسَكَ فَإِنْ وَجَدْتَ شَيْئًا وَإِلَّا رَجَعْتَ. [راجع: ٣٨٩٩]

[4309] حضرت مجاہد سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی: میرا شام کی طرف ہجرت کرنے کا ارادہ ہے۔ انھوں نے فرمایا: اب ہجرت ختم ہے لیکن جہاد باقی ہے۔ جاؤ، خود کو دیکھو۔ اگر تم اپنے آپ کو جہاد کے قابل پاتے ہو تو ٹھیک بصورت دیگر یہ خیال چھوڑ دو۔

٤٣١٠ - وَقَالَ النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ: لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ - أَوْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ - مِثْلَهُ. [راجع: ٣٨٩٩]

[4310] حضرت مجاہد ہی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہجرت کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت ختم ہے، یا فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی ہجرت نہیں۔

٤٣١١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ مُجَاهِدِ ابْنِ جَبْرٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ. [راجع: ٣٨٩٩]

[4311] مجاہد بن جبر سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت ختم ہے۔

٤٣١٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ فَسَأَلَهَا عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَتْ: لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ، كَانَ الْمُؤْمِنُ يَفِرُّ أَحَدُهُمْ بِدِينِهِ إِلَى اللهِ

[4312] حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں عبید بن عمیر کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملنے گیا تو انھوں نے آپ سے ہجرت کے بارے میں پوچھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آج ہجرت باقی نہیں رہی کیونکہ پہلے آدمی اپنے دین کو بچانے کے لیے اللہ

وَإِلَى رَسُولِهِ ﷺ مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللهُ الْإِسْلَامَ فَالْمُؤْمِنُ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ. [راجع: ٣٠٨٠]

اور اس کے رسول ﷺ کی طرف بھاگتا تھا، مبادا دین کی وجہ سے کسی فتنے میں مبتلا ہو جائے۔ آج فتح مکہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ دیا ہے، اس لیے مومن جہاں چاہے اپنے رب کی عبادت کر سکتا ہے لیکن جہاد اور ہجرت (کی نیت کا ثواب) باقی ہے۔

٤٣١٣ - **حَدَّثَنَا** إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، وَلَمْ تَحْلِلْ لِّي قَطُّ إِلَّا سَاعَةً مِّنَ الدَّهْرِ، لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا، وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ»، فَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَإِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ لِلْقَيْنِ وَالْبُيُوتِ، فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ: «إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ حَلَالٌ».

[4313] حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن خطبے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا اسی دن اس نے مکے کو حرمت والا قرار دے دیا تھا۔ یہ شہر اللہ کے حرام ٹھہرانے سے قیامت تک کے لیے حرمت والا ہے۔ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا۔ میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا تھا۔ یہاں حدود حرم میں شکار کے قابل کسی جانور کو نہ چھیڑا جائے۔ یہاں کے کانٹے دار درخت بھی نہ کاٹے جائیں، اور نہ یہاں کی گھاس اکھاڑی جائے، نیز یہاں پر گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے سوائے اس شخص کے جو اس کے اعلان کا ارادہ رکھتا ہو۔'' حضرت عباس بن عبدالمطلب ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! اذخر گھاس کی اجازت دیں کیونکہ وہ لوہاروں اور گھروں کی ضرورت ہے۔ آپ خاموش ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے اذخر اس سے مستثنیٰ ہے۔ چنانچہ یہ تمھارے لیے حلال ہے۔''

وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، بِمِثْلِ هٰذَا أَوْ نَحْوِ هٰذَا. رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ١٣٤٩]

دوسری روایت ابن جریج سے ایسے ہی ہے، انھوں نے عبدالکریم سے، انھوں نے عکرمہ سے اور انھوں نے ابن عباس ؓ سے بیان کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ ؓ نے بھی نبی ﷺ سے اسے بیان کیا ہے۔

(٥٥) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [التوبة: ٢٥-٢٧]

باب:55- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور حنین کے دن کو یاد کرو جب تم اپنی کثرت پر اترا گئے...... اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔'' کا بیان

٤٣١٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: رَأَيْتُ بِيَدِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ضَرْبَةً، قَالَ: ضُرِبْتُهَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ، قُلْتُ: شَهِدْتَ حُنَيْنًا؟ قَالَ: قَبْلَ ذٰلِكَ.

[4314] اسماعیل سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے ابن ابی اوفی ؓ کے ہاتھ پر تلوار کا زخم دیکھا۔ انھوں نے بتایا کہ غزوۂ حنین میں مجھے نبی ﷺ کے ہمراہ یہ زخم آیا تھا۔ میں نے پوچھا: آپ غزوۂ حنین میں موجود تھے؟ انھوں نے فرمایا: میں اس سے پہلے غزوات میں بھی حاضر ہوتا رہا ہوں۔

٤٣١٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عُمَارَةَ! أَتَوَلَّيْتَ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ: أَمَّا أَنَا فَأَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ لَمْ يُوَلِّ، وَلٰكِنْ عَجِلَ سَرَعَانُ الْقَوْمِ فَرَشَقَتْهُمْ هَوَازِنُ، وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِرَأْسِ بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ يَقُولُ: «أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ». [راجع: ٢٨٦٤]

[4315] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، ان کے پاس ایک آدمی آیا اور ان سے کہنے لگا: ابو عمارہ! کیا تم نے حنین کی لڑائی میں پیٹھ پھیر لی تھی؟ انھوں نے جواب دیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی ﷺ اپنی جگہ سے نہیں ہٹے تھے، البتہ قوم میں جو جلد باز تھے انھوں نے اپنی جلد بازی کا ثبوت دیا تو ہوازن کے تیراندازوں نے انھیں اپنے تیروں سے چھلنی کر دیا۔ اس دوران میں حضرت ابوسفیان بن حارث ؓ آپ ﷺ کے سفید خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: ''میں نبی برحق ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔''

٤٣١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: قِيلَ لِلْبَرَاءِ وَأَنَا أَسْمَعُ: أَوَلَّيْتُمْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ فَقَالَ: أَمَّا النَّبِيُّ ﷺ فَلَا، كَانُوا رُمَاةً فَقَالَ: «أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ». [راجع: ٢٨٦٤]

[4316] حضرت ابواسحاق سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت براء ؓ سے سنا جبکہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا: (ابو عمارہ!) کیا تم لوگوں نے نبی ﷺ کے ہمراہ حنین کے دن پیٹھ پھیر لی تھی؟ (بھاگ گئے تھے؟) انھوں نے کہا: جہاں تک نبی ﷺ کا تعلق ہے تو آپ نے پیٹھ نہیں پھیری تھی۔ دراصل قبیلہ ہوازن کے لوگ

سخت تیر انداز تھے اور آپ نے اس وقت فرمایا: ''میں نبی ہوں، جس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔''

٤٣١٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: سَمِعَ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِّنْ قَيْسٍ: أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ فَقَالَ: لٰكِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَفِرَّ، كَانَتْ هَوَازِنُ رُمَاةً وَّإِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمُ انْكَشَفُوا فَأَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَاسْتُقْبِلْنَا بِالسِّهَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ آخِذٌ بِزِمَامِهَا وَهُوَ يَقُولُ: «أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ». قَالَ إِسْرَائِيلُ وَزُهَيْرٌ: نَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَغْلَتِهِ.

[راجع: ٢٨٦٤]

[4317] حضرت براء رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ان سے قبیلۂ قیس کے ایک آدمی نے پوچھا: کیا تم لوگ غزوۂ حنین میں رسول اللہ ﷺ کو تنہا چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے؟ انھوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ سے نہیں ہٹے تھے۔ دراصل قبیلۂ ہوازن کے لوگ بڑے ماہر تیرانداز تھے۔ جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ پسپا ہو گئے۔ ہم لوگ مال غنیمت پر ٹوٹ پڑے۔ آخر کار ہمیں ان کے تیروں کا سامنا کرنا پڑا۔ میں نے بچشم خود دیکھا کہ نبی ﷺ اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ اس کی لگام تھامے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''میں نبی ہوں اس میں ذرا بھی جھوٹ نہیں۔'' اسرائیل اور زہیر راوی نے بیان کیا کہ نبی ﷺ اپنے خچر سے اتر پڑے تھے۔

٤٣١٨، ٤٣١٩ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ [قَالَ]: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ: وَزَعَمَ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَعِي مَنْ تَرَوْنَ، وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ، إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ، وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِكُمْ»، وَكَانَ أَنْظَرَهُمْ رَسُولُ

[4319,4318] حضرت مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس قبیلۂ ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر آیا تو آپ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ انھوں نے آپ سے یہ درخواست کی کہ ان کے مال اور قیدی واپس کر دیے جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''میرے ساتھ میرے صحابۂ کرام بھی ہیں جنھیں تم دیکھ رہے ہو اور دیکھو سچی بات مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔ تم دو میں سے ایک چیز کا انتخاب کر لو: قیدی لے لو یا مال واپس لے جاؤ۔ میں نے تمھارا انتظار کیا تھا۔'' واقعی رسول اللہ ﷺ نے طائف سے واپسی پر تقریباً دس دن ان کا انتظار کیا تھا۔ آخر جب ان پر یہ بات واضح ہو گئی کہ رسول اللہ ﷺ انھیں صرف ایک چیز واپس

اللهِ ﷺ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاؤُونَا تَائِبِينَ، وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ»، فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ»، فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا، هٰذَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ. [راجع: ٢٣٠٧، ٢٣٠٨]

کریں گے تو انھوں نے کہا کہ ہم اپنے قیدیوں کی واپسی چاہتے ہیں۔ تب رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے، مسلمانوں کو خطاب کیا۔ آپ نے پہلے اللہ کے شایان شان حمد و ثنا کی، پھر فرمایا: ”امابعد! تمھارے بھائی تائب (مسلمان) ہوکر ہمارے پاس آئے ہیں، میری رائے یہ ہے کہ میں ان کے قیدی انھیں واپس کردوں، لہٰذا تم میں سے جو کوئی اپنی خوشی سے واپس کرنا چاہے وہ واپس کر دے، یہ بہتر ہے۔ اور جو لوگ اپنا حصہ نہ چھوڑنا چاہتے ہوں ان کا حق قائم رہے گا۔ اس کی صورت یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ سب سے پہلے ہمیں جو غنیمت عطا کرے گا اس میں سے ہم انھیں اس کے بدلے میں دے دیں گے۔“ تمام صحابۂ کرام ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! ہم بخوشی قیدی آزاد کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہم نہیں جانتے کہ تم میں سے کس نے بخوشی اجازت دی ہے اور کس نے اجازت نہیں دی۔ تم سب اپنے خیموں میں واپس چلے جاؤ حتی کہ تمھارے نمائندہ حضرات تمھارا فیصلہ ہمارے پاس لائیں۔“ چنانچہ تمام صحابہ چلے گئے۔ پھر ان کے نمائندوں نے ان سے بات کی اس کے بعد وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صحابۂ کرام ؓ کی رائے آپ سے عرض کی کہ وہ خوش ہیں اور فراخدلی سے اجازت دیتے ہیں۔ (امام زہری ؒ نے فرمایا:) یہ واقعہ ہے جو قبیلۂ ہوازن کے قیدیوں کے متعلق مجھے پہنچا ہے۔

٤٣٢٠ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عُمَرَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا

[4320] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب ہم غزوۂ حنین سے واپس آئے تو حضرت عمر ؓ نے نبی ﷺ سے اپنی ایک نذر کے متعلق پوچھا جو انھوں نے اعتکاف کے متعلق زمانۂ جاہلیت میں مانی تھی۔ نبی ﷺ نے انھیں اپنی نذر پوری کرنے کا حکم دیا۔

قَفَلْنَا مِنْ حُنَيْنٍ سَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ نَذْرٍ كَانَ نَذَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اعْتِكَافٍ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِوَفَائِهِ.

وَقَالَ بَعْضُهُمْ: حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

اس روایت کو کچھ حضرات نے حماد سے بیان کیا، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے۔

وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اور اس روایت کو جریر بن حازم اور حماد بن سلمہ نے بھی ایوب سے بیان کیا، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اور انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا۔

٤٣٢١ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ ابْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَضَرَبْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ بِالسَّيْفِ فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ، وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ، ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ، فَقُلْتُ: مَا بَالُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَمْرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ»، فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَهُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَهُ، فَقُمْتُ فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَهُ فَقُمْتُ فَقَالَ: «مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ؟» فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: صَدَقَ وَسَلَبُهُ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنْهُ،

[4321] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ حنین کے سال روانہ ہوئے۔ جب ہماری کفار کے ساتھ جنگ شروع ہوئی تو مسلمانوں کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس دوران میں نے ایک مشرک کو دیکھا کہ وہ ایک مسلمان پر غلبہ حاصل کیے ہوئے ہے۔ میں نے اس کے پیچھے سے ہو کر اس کے کندھے پر تلوار ماری اور اس کی زرہ کاٹ دی۔ وہ میری طرف پلٹ آیا اور مجھے اتنے زور سے دبایا کہ میں نے اس کے دبانے سے موت کی سختی محسوس کی۔ پھر جب اسے موت نے آلیا تو اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے پوچھا کہ لوگوں کا کیا حال ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ ایسا اللہ کے حکم سے ہوا ہے۔ بہر حال لوگ (رسول اللہ ﷺ کی طرف) لوٹ آئے تو نبی ﷺ نے بیٹھ کر اعلان کیا: ''جس نے کسی کو قتل کیا ہے اور اس کے پاس گواہ ہے تو اس کو مقتول کا ساز و سامان ملے گا۔'' میں نے کہا: میرے لیے کون گواہی دے گا؟ پھر میں بیٹھ گیا۔ پھر نبی ﷺ نے اسی بات کو دہرایا تو میں نے کھڑے ہو کر کہا: میرے لیے کون گواہی دے گا؟ (لوگوں کی خاموشی دیکھ کر) میں پھر بیٹھ گیا۔ نبی ﷺ نے پھر

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَا هَا اللهِ، إِذًا لَّا يَعْمِدُ إِلٰى أَسَدٍ مِّنْ أُسْدِ اللهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللهِ وَرَسُولِهِ ﷺ فَيُعْطِيَكَ سَلَبَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «صَدَقَ فَأَعْطِهِ»، فَأَعْطَانِيهِ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ، فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ.

[راجع: ۲۱۰۰]

اسی بات کو دہرایا تو میں کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوقتادہ! کیا ماجرا ہے؟'' میں نے آپ کو سارا واقعہ بتایا تو ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! ابوقتادہ نے سچ کہا ہے۔ اس مقتول کا سامان میرے پاس ہے۔ آپ انھیں میری طرف سے خوش کر دیں، یعنی سامان میرے پاس ہی رہنے دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہوگا! تب تو رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کو نظر انداز کر دیا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے دفاع کرتا ہے اور تجھے اس کا سامان دے دیں، ایسا نہیں ہوسکتا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے۔ تم مقتول کا سامان اس کے حوالے کر دو۔'' ابوقتادہ کہتے ہیں کہ اس نے مقتول کا سامان میرے حوالے کر دیا اور میں نے اس سامان کے عوض قبیلۂ بنوسلمہ میں ایک باغ خرید لیا۔ یہ پہلی جائیداد تھی جو میں نے اسلام لانے کے بعد حاصل کی۔

٤٣٢٢ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَّوْلٰى أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ نَظَرْتُ إِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِينَ وَآخَرُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَخْتِلُهُ مِنْ وَّرَائِهِ لِيَقْتُلَهُ، فَأَسْرَعْتُ إِلَى الَّذِي يَخْتِلُهُ فَرَفَعَ يَدَهُ لِيَضْرِبَنِي وَأَضْرِبُ يَدَهُ فَقَطَعْتُهَا، ثُمَّ أَخَذَنِي فَضَمَّنِي ضَمًّا شَدِيدًا حَتّٰى تَخَوَّفْتُ، ثُمَّ بَرَكَ فَتَحَلَّلَ وَدَفَعْتُهُ ثُمَّ قَتَلْتُهُ وَانْهَزَمَ الْمُسْلِمُونَ وَانْهَزَمْتُ مَعَهُمْ، فَإِذَا بِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فِي النَّاسِ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَمْرُ اللهِ، ثُمَّ تَرَاجَعَ النَّاسُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ

[4322] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب حنین کی جنگ ہو رہی تھی تو میں نے ایک مسلمان کو دیکھا جو ایک مشرک سے لڑ رہا تھا جبکہ ایک دوسرا مشرک اس کو پیچھے سے دھوکا دے کر قتل کرنا چاہتا تھا۔ میں جلدی سے تاک لگانے والے مشرک کی طرف گیا تو اس نے مجھے مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا۔ میں نے اس کا ہاتھ تلوار سے کاٹ دیا۔ پھر اس نے مجھے اس قدر زور سے دبایا کہ میں نے موت کا خطرہ محسوس کیا۔ آخر کار وہ سست پڑ گیا اور اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ پھر میں نے اسے دور ہٹا کر قتل کر دیا۔ اس دوران میں مسلمانوں میں اضطراب پیدا ہوا تو میں بھی اس اضطراب کی زد میں آ گیا۔ میں نے اچانک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لوگوں میں دیکھا تو ان سے پوچھا کہ لوگوں کا کیا حال ہے؟ انھوں نے فرمایا: اللہ کا حکم ایسا ہی ہے۔ پھر لوگ

أَقَامَ بَيِّنَةً عَلَى قَتِيلٍ قَتَلَهُ فَلَهُ سَلَبُهُ»، فَقُمْتُ لِأَلْتَمِسَ بَيِّنَةً عَلَى قَتِيلِي فَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ، ثُمَّ بَدَا لِي فَذَكَرْتُ أَمْرَهُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ جُلَسَائِهِ: سِلَاحُ هٰذَا الْقَتِيلِ الَّذِي يَذْكُرُ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنْهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَلَّا لَا يُعْطِهِ أُصَيْبِغَ مِنْ قُرَيْشٍ وَّيَدَعَ أَسَدًا مِّنْ أُسْدِ اللهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللهِ وَرَسُولِهِ ﷺ، قَالَ: فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَدَّاهُ إِلَيَّ فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا فَكَانَ أَوَّلَ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ.

[راجع: ۲۱۰۰]

رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹے تو آپ نے اعلان فرمایا: ''جو کوئی اپنے مقتول پر گواہ پیش کر دے جس کو اس نے قتل کیا ہے تو اس کے لیے اس کا سامان ہے۔'' میں کھڑا ہوا تا کہ اپنے مقتول پر گواہ تلاش کروں تو میں نے کسی کو نہ دیکھا جو میرے لیے گواہی دے، چنانچہ میں بیٹھ گیا۔ پھر مجھے خیال آیا تو میں نے سارا واقعہ رسول اللہ ﷺ سے کہہ دیا۔ آپ کے پاس بیٹھنے والوں میں سے ایک شخص نے کہا: جس مقتول کا اس نے ذکر کیا ہے اس کا سامان میرے پاس ہے۔ آپ اسے میری طرف سے راضی کر دیں۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گویا ہوئے: ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا اللہ کے رسول! آپ اس کو سامان نہ دیں۔ آپ قریش کے ایک بزدل کو مقتول کا سامان دیں اور اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کو نظر انداز کر دیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے لڑتا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ اٹھے اور وہ سامان مجھے عطا فرمایا۔ میں نے اس سامان کے عوض ایک باغ خرید لیا۔ یہ پہلی جاگیر تھی جو میں نے اسلام لانے کے بعد حاصل کی۔

(٥٦) بَابُ غَزْوَةِ أَوْطَاسٍ

باب: 56- غزوۂ اوطاس کا بیان

٤٣٢٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلٰى جَيْشٍ إِلٰى أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَّهَزَمَ اللهُ أَصْحَابَهُ، قَالَ أَبُو مُوسٰى: وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ فَرُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ، رَمَاهُ جُشَمِيٌّ بِسَهْمٍ فَأَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ

[4323] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ غزوۂ حنین سے فارغ ہوئے تو حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کو سپہ سالار بنا کر ایک لشکر کے ہمراہ اوطاس کی طرف روانہ کیا جو وہاں پہنچ کر درید بن صمہ سے نبرد آزما ہوئے۔ درید تو جنگ میں مارا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھیوں کو شکست سے دوچار کر دیا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے بھی ابو عامر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ روانہ کیا تھا۔ حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں

فَقُلْتُ: يَا عَمِّ! مَنْ رَّمَاكَ؟ فَأَشَارَ إِلٰى أَبِي مُوسٰى فَقَالَ: ذَاكَ قَاتِلِي الَّذِي رَمَانِي، فَقَصَدْتُّ لَهُ فَلَحِقْتُهُ، فَلَمَّا رَآنِي وَلّٰى فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ: أَلَا تَسْتَحْيِي؟ أَلَا تَثْبُتُ؟ فَكَفَّ، فَاخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَيْنِ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ، ثُمَّ قُلْتُ لِأَبِي عَامِرٍ: قَتَلَ اللّٰهُ صَاحِبَكَ، قَالَ: فَانْزِعْ هٰذَا السَّهْمَ، فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ، قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! أَقْرِئِ النَّبِيَّ السَّلَامَ وَقُلْ لَّهُ: اسْتَغْفِرْ لِي، وَاسْتَخْلَفَنِي أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ فَمَكَثَ يَسِيرًا ثُمَّ مَاتَ، فَرَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِهِ عَلٰى سَرِيرٍ مُّرْمَلٍ وَّعَلَيْهِ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيرِ فِي ظَهْرِهِ وَجَنْبَيْهِ، فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ أَبِي عَامِرٍ وَّقَالَ: قُلْ لَّهُ: اسْتَغْفِرْ لِي، فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ»، وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبِطَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِّنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ». فَقُلْتُ: وَلِيَ فَاسْتَغْفِرْ، فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ، وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيمًا». قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: إِحْدَاهُمَا لِأَبِي عَامِرٍ وَّالْأُخْرٰى لِأَبِي مُوسٰى.

[راجع: ٢٨٨٤]

ایک جشمی آدمی نے تیر مارا جو کہ وہاں پیوست ہو کر رہ گیا۔ میں حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے پوچھا: چچا جان! آپ کو کس نے تیر مارا ہے؟ انھوں نے ابو موسیٰ اشعری کو اشارے سے بتایا کہ وہ میرا قاتل ہے جس نے مجھے تیر مارا ہے۔ میں دوڑ کر اس کے پاس جا پہنچا مگر جب اس نے مجھے دیکھا تو بھاگ نکلا۔ میں اس کے پیچھے ہولیا اور کہنے لگا کہ تجھے شرم نہیں آتی اب تو ٹھہرتا کیوں نہیں ہے؟ آخر وہ رک گیا۔ پھر میرے اور اس کے درمیان تلوار کے دو وار ہوئے۔ بالآخر میں نے اسے مار ڈالا۔ پھر واپس آ کر میں نے ابو عامر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے قاتل کو ہلاک کر دیا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ اب یہ تیر نکالو۔ میں نے تیر نکالا تو زخم سے پانی بہنے لگا۔ انھوں نے مجھے فرمایا: بھتیجے! نبی ﷺ کو میری طرف سے سلام عرض کرنا اور آپ سے کہنا کہ میرے لیے بخشش کی دعا فرمائیں۔ پھر ابو عامر رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنی جگہ لوگوں کا سپہ سالار مقرر کیا، چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد وہ انتقال کر گئے۔ میں واپس آ کر نبی ﷺ کی خدمت میں آپ کے گھر حاضر ہوا۔ اس وقت آپ بان سے بنی ہوئی چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے جس پر ہلکا سا بستر تھا۔ چارپائی کی رسیوں کے نشانات آپ کے پہلو اور پشت پر پڑ گئے تھے۔ میں نے آپ سے تمام حالات بیان کیے اور حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ بھی بیان کیا اور ان کی دعائے مغفرت کی درخواست بھی پیش کی۔ آپ نے پانی منگوایا، وضو کرنے کے بعد ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی: ''اے اللہ! عبید، یعنی ابو عامر رضی اللہ عنہ کو بخش دے۔'' اس وقت میں آپ کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھ رہا تھا۔ آپ نے پھر فرمایا: ''اے اللہ! اسے قیامت کے دن انسانوں میں سے اکثر پر برتری عطا فرما۔'' میں نے عرض کی:

اللہ کے رسول! میرے لیے بھی مغفرت کی دعا فرمائیں۔ آپ نے دعا کی: ''اے اللہ! عبداللہ بن قیس کے گناہ بخش دے اور روز قیامت اسے مقام عزت عطا فرما۔'' (راویٔ حدیث) ابوبردہ نے کہا کہ ان میں سے ایک دعا ابوعامر رضی اللہ عنہ کے لیے اور دوسری ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے لیے تھی۔

فائدہ: اس حدیث میں دعا کے وقت ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے جس میں ان لوگوں کی تردید ہے جو دعا میں ہاتھ اٹھانا صرف استسقاء کے ساتھ خاص کرتے ہیں، نیز دعا کے لیے باوضو ہونے کا استحباب بھی ثابت ہوتا ہے لیکن اس سے تعزیت کے وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا محل نظر ہے کیونکہ تعزیت کے وقت مخصوص جگہ پر بیٹھ کر فاتحہ خوانی کرنا اور ہاتھ اٹھانا اس سے ثابت نہیں ہوتا، چونکہ حضرت ابوعامر رضی اللہ عنہ نے شہادت کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کی درخواست کی تھی جسے پورا کیا گیا۔ اس کا مروجہ تعزیت سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ واللہ أعلم.

(٥٧) بَابُ غَزْوَةِ الطَّائِفِ فِي شَوَّالٍ سَنَةَ ثَمَانٍ، قَالَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ

باب: 57- غزوۂ طائف کا بیان جو شوال آٹھ ہجری میں ہوا۔ یہ بات موسیٰ بن عقبہ نے کہی ہے

٤٣٢٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: سَمِعَ سُفْيَانَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدِي مُخَنَّثٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا عَبْدَ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ فَتَحَ اللهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ».

[4324] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میرے ہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میرے پاس ایک مخنث بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے سنا کہ وہ حضرت عبداللہ بن امیہ سے کہہ رہا تھا: اے عبداللہ! دیکھ اگر کل اللہ تعالیٰ تمھیں طائف میں فتح عطا کرے تو غیلان کی بیٹی پر قبضہ کر لینا کیونکہ جب وہ آتی ہے تو اس کے آگے چار بل پڑتے ہیں اور جب جاتی ہے تو آٹھ بل دکھائی دیتے ہیں۔ یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آئندہ یہ لوگ (مخنث) تمھارے گھروں میں نہ آیا کریں۔''

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: الْمُخَنَّثُ: هِيتٌ.

ابن عیینہ نے ابن جریج کے حوالے سے بیان کیا کہ اس مخنث کا نام ''ہیت'' تھا۔

حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا وَزَادَ: وَهُوَ مُحَاصِرٌ الطَّائِفَ يَوْمَئِذٍ.

ایک روایت میں اس چیز کا اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت طائف کا محاصرہ کیے ہوئے تھے۔

[انظر: ٥٢٣٥، ٥٨٨٧]

٤٣٢٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ الْأَعْمٰى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا حَاصَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الطَّائِفَ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا، قَالَ: «إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللهُ»، فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا: نَذْهَبُ وَلَا نَفْتَحُهُ؟ وَقَالَ مَرَّةً: «نَقْفُلُ»، فَقَالَ: «اغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ»، فَغَدَوْا فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ: «إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ» فَأَعْجَبَهُمْ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ. وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: فَتَبَسَّمَ. قَالَ: قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْخَبَرَ كُلَّهُ. [انظر: ٦٠٨٦، ٧٤٨٠]

[4325] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے طائف کا محاصرہ کیا تو دشمن سے کچھ نہ پا سکے۔ آخر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم ان شاء اللہ کل یہاں سے لوٹ جائیں گے۔'' یہ بات مسلمانوں پر بہت گراں گزری اور وہ کہنے لگے: کیا ہم فتح کے بغیر واپس جائیں؟ آپ نے فرمایا: ''اچھا صبح جنگ کا آغاز کرو۔'' چنانچہ انھوں نے صبح جنگ چھیڑ دی تو انھیں بہت زخم آئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کل ان شاء اللہ ہم واپس چلیں گے۔'' یہ سن کر مسلمان بہت خوش ہوئے تو نبی ﷺ کو ہنسی آ گئی۔ کبھی سفیان نے کہا کہ آپ ﷺ تبسم فرمانے لگے۔ حمیدی نے کہا کہ ہم سے سفیان نے سارا واقعہ بیان کیا۔

٤٣٢٦، ٤٣٢٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا - وَّهُوَ أَوَّلُ مَنْ رَّمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ - وَأَبَا بَكْرَةَ، وَكَانَ تَسَوَّرَ حِصْنَ الطَّائِفِ فِي أُنَاسٍ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَا: سَمِعْنَا النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ».

[4327,4326] حضرت ابوعثمان سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے سنا..... انھوں نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیر پھینکا..... نیز میں نے ابوبکرہ سے بھی سنا اور وہ ان چند آدمیوں میں سے ہیں جو طائف کے قلعے کی دیوار پر چڑھے اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان دونوں حضرات نے کہا کہ ہم نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''جس نے دیدہ دانستہ خود کو اپنے والد کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب کیا اس پر جنت حرام ہے۔''

وَقَالَ هِشَامٌ: وَأَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَوْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا وَّأَبَا بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ عَاصِمٌ: قُلْتُ: لَقَدْ شَهِدَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ حَسْبُكَ بِهِمَا، قَالَ: أَجَلْ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَأَوَّلُ مَنْ رَّمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَنَزَلَ

ہشام نے کہا: ہمیں معمر نے عاصم سے بیان کیا کہ ان (عاصم) سے ابوالعالیہ یا ابوعثمان نہدی نے کہا: میں نے حضرت سعد اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہما کو نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے سنا۔ عاصم کہتے ہیں کہ میں نے (ابوالعالیہ یا ابوعثمان نہدی سے) کہا: آپ کے ہاں تو دو ایسے شخص گواہی دے رہے ہیں جو تمھیں کافی ہیں۔ انھوں نے کہا: ہاں

إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ وَّعِشْرِينَ مِنَ الطَّائِفِ. [انظر: ٦٧٦٦، ٦٧٦٧]

کیونکہ ان میں سے ایک (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) تو وہ ہیں جنھوں نے سب سے پہلے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا اور دوسرے (حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ) تئیس (23) مردوں میں سے تیسرے شخص ہیں جو طائف کے قلعے سے اتر کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

٤٣٢٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: أَلَا تُنْجِزُ لِي مَا وَعَدْتَنِي؟ فَقَالَ لَهُ: «أَبْشِرْ»، فَقَالَ: قَدْ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ «أَبْشِرْ». فَأَقْبَلَ عَلَى أَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ، فَقَالَ: «رَدَّ الْبُشْرَى فَاقْبَلَا أَنْتُمَا»، قَالَا: قَبِلْنَا. ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ: «اشْرَبَا مِنْهُ، وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا وَأَبْشِرَا»، فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا فَنَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ أَنْ أَفْضِلَا لِأُمِّكُمَا، فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً.

[راجع: ١٨٨]

[4328] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا جب آپ جعرانہ میں ٹھہرے تھے، جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام ہے۔ آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ اس دوران میں نبی ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا: آپ نے مجھ سے ایک وعدہ کیا تھا کیا آپ اسے پورا نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: ''تیرے لیے بشارت ہے۔'' وہ بولا یہ کیا بات ہے؟ آپ اکثر یہی فرماتے رہتے ہیں: خوش ہو جاؤ۔ یہ سن کر آپ ﷺ حضرت ابوموسیٰ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کی طرف غضبناک حالت میں متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''اس دیہاتی نے تو بشارت کو مسترد کر دیا ہے، لہٰذا تم دونوں قبول کرلو۔'' ان دونوں حضرات نے کہا: ہمیں منظور ہے۔ پھر آپ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا، اپنے دونوں ہاتھ اور منہ اس میں دھوئے اور اس میں کلی بھی کی، پھر فرمایا: ''تم دونوں اس میں سے کچھ نوش کرلو اور کچھ اپنے منہ اور سینے پر ڈال لو، نیز خوش ہو جاؤ۔'' ہم دونوں پیالہ لے کر تعمیل حکم کرنے لگے تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پس پردہ پکارا کہ اپنی ماں کے لیے بھی کچھ پانی چھوڑ دینا تو انھوں نے کچھ پانی بچا کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا۔

٤٣٢٩ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ يَعْلَى

[4329] حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: کاش میں رسول اللہ ﷺ کو اس حالت میں دیکھوں جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ ایک دفعہ آپ جعرانہ

كَانَ يَقُولُ: لَيْتَنِي أَرٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَبَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ مَعَهُ فِيهِ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ إِذْ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مُّتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ تَرٰى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِي جُبَّةٍ بَعْدَمَا تَضَمَّخَ بِالطِّيبِ؟ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلٰى يَعْلٰى بِيَدِهِ أَنْ تَعَالَ، فَجَاءَ يَعْلٰى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ، كَذٰلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ: «أَيْنَ الَّذِي يَسْأَلُنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا»، فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَأُتِيَ بِهِ فَقَالَ: «أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا، ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ».

[راجع: ١٥٣٦]

میں تشریف فرما تھے۔ آپ پر ایک کپڑے سے سایہ کیا گیا تھا۔ اس مقام پر آپ کے ہمراہ صحابۂ کرام ؓ بھی تھے۔ اچانک ایک دیہاتی آیا جس پر خوشبو سے لت پت جبہ تھا۔ اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس شخص کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے جس نے عمرے کا احرام ایسے جبے میں باندھا ہے جو خوشبو سے لت پت ہے؟ حضرت عمر ؓ نے اپنے ہاتھ سے حضرت یعلیٰ ؓ کو اشارہ کیا کہ آؤ (اور نزول وحی کی حالت کو دیکھو) چنانچہ حضرت یعلیٰ ؓ آئے اور اپنا سر اس پردے میں داخل کیا، دیکھتے ہیں کہ نبی ﷺ کا چہرۂ انور سرخ ہے، کچھ دیر تک آپ خراٹے لیتے رہے، پھر یہ حالت جاتی رہی تو آپ نے فرمایا: ''وہ شخص کہاں ہے جس نے ابھی ابھی عمرے کے متعلق سوال کیا تھا؟ اسے تلاش کر کے آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''جو خوشبو تم نے لگا رکھی ہے اسے تین مرتبہ دھوڈالو اور جبے کو اتار دو، پھر اپنے عمرے میں وہی کچھ کرو جو حج میں کرتے ہو۔''

٤٣٣٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ: لَمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلٰى رَسُولِهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَسَمَ فِي النَّاسِ فِي الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَكَأَنَّهُمْ وَجَدُوا إِذْ لَمْ يُصِبْهُمْ مَّا أَصَابَ النَّاسَ فَخَطَبَهُمْ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللهُ بِي؟ وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَأَلَّفَكُمُ اللهُ بِي، وَكُنْتُمْ عَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللهُ بِي؟» كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ، قَالَ: «مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تُجِيبُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ؟» قَالَ: كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ

[4330] حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو غزوۂ حنین میں غنیمت عطا فرمائی تو آپ نے ان لوگوں میں مال غنیمت تقسیم کیا جن کے دل اسلام پر جمانے مقصود تھے اور انصار کو کچھ نہ دیا، گویا وہ اس وجہ سے غمناک ہوئے کہ جو مال لوگوں کو ملا انھیں نہ ملا۔ آپ نے انھیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''اے گروہ انصار! کیا میں نے تمھیں گمراہ نہیں پایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمھیں سیدھی راہ دکھائی؟ تم ایک دوسرے سے جدا جدا تھے، اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تم میں اتحاد و اتفاق پیدا فرمایا۔ تم محتاج تھے، اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمھیں غنی کر دیا؟'' آپ ﷺ جب بھی کچھ فرماتے تو انصار کہتے کہ اللہ

أَمَنُّ، قَالَ: «لَوْ شِئْتُمْ قُلْتُمْ جِئْتَنَا كَذَا وَكَذَا، أَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ ﷺ إِلَى رِحَالِكُمْ؟ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا، الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ، إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ». [انظر: ٧٢٤٥]

اور اس کے رسول کا بہت احسان ہے۔ آپ نے فرمایا: ”تمھیں رسول اللہ ﷺ کو جواب دینے سے کس چیز نے روک رکھا ہے؟“ لیکن جب بھی آپ کوئی بات فرماتے تو وہ کہتے: واقعی اللہ اور اس کے رسول کا سب سے بڑا احسان ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ آپ ہمارے پاس ان ان حالات میں تشریف لائے۔ کیا تم خوش نہیں ہو کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کا نبی ﷺ لے کر جاؤ؟ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا۔ انصار تو اندر کا کپڑا، یعنی استر ہیں اور دوسرے لوگ باہر کے کپڑے، یعنی ابرہ کی طرح ہیں۔ میرے بعد تمھیں ترجیحات سے واسطہ پڑے گا۔ صبر کرتے رہو حتی کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کرو۔“

٤٣٣١ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ نَاسٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ حِينَ أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ مَا أَفَاءَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ، فَطَفِقَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْطِي رِجَالًا الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ، فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، يُعْطِي قُرَيْشًا وَّيَتْرُكُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ؟ قَالَ أَنَسٌ: فَحُدِّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِّنْ أَدَمٍ وَّلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟» فَقَالَ فُقَهَاءُ الْأَنْصَارِ: أَمَّا رُؤَسَاؤُنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا، وَأَمَّا

[4331] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو ہوازن کے اموال بطور انعام عطا فرمائے تو انصار کے کچھ لوگوں کو رنج ہوا کیونکہ نبی ﷺ نے کچھ لوگوں کو سو، سو اونٹ دینا شروع کر دیے۔ انصار نے کہا: اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو معاف فرمائے، آپ قریش کو دے رہے ہیں اور ہمیں نظر انداز کر دیا ہے، حالانکہ ابھی ہماری تلواروں سے ان کا خون ٹپک رہا ہے؟ حضرت انس نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو ان کی گفتگو بیان کی گئی تو آپ نے انصار کی طرف پیغام بھیج کر چمڑے کے ایک خیمے میں انھیں جمع کیا۔ آپ نے ان کے ہمراہ کسی اور کو نہ بلایا۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے تو نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”تمھاری جو بات مجھے معلوم ہوئی ہے کیا وہ صحیح ہے؟“ انصار کے جو سمجھدار لوگ تھے، انھوں نے عرض

نَاسٌ مِّنَّا حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَإِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرٍ أَتَأَلَّفُهُمْ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ ﷺ إِلَى رِحَالِكُمْ؟ فَوَاللهِ لَمَا تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِّمَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ رَضِينَا، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: «سَتَجِدُونَ أَثَرَةً شَدِيدَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُا اللهَ وَرَسُولَهُ ﷺ فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ». قَالَ أَنَسٌ: فَلَمْ يَصْبِرُوا. [راجع: ٣١٤٦]

کیا: اللہ کے رسول! جو لوگ ہمارے معزز اور سردار ہیں، انھوں نے تو کوئی ایسی بات نہیں کی، البتہ ہمارے کچھ نوخیز لڑکوں نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کی مغفرت کرے، آپ قریش کو دے رہے ہیں اور ہمیں چھوڑ رہے ہیں، حالانکہ ابھی ہماری تلواروں سے ان کا خون ٹپک رہا ہے؟ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ، میں ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جو ابھی نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے ہیں، اس طرح ان کی دل جوئی کرنا میرا مقصود ہے۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو مال و دولت لے کر اپنے گھروں کو جائیں اور تم اللہ کے نبی ﷺ کو اپنے گھروں میں لے جاؤ؟ اللہ کی قسم! جو چیز تم اپنے ساتھ لے جاؤ گے وہ اس سے بہت بہتر ہے جو وہ لے جا رہے ہیں۔'' انصار نے کہا: اللہ کے رسول! ہم اس پر خوش ہیں۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''میرے بعد تم دیکھو گے کہ تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی، اس وقت صبر سے کام لینا حتی کہ قیامت کے دن اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے ملاقات کرو۔ یقیناً میں حوض کوثر پر ہوں گا۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن انصار نے صبر سے کام نہیں لیا۔

٤٣٣٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَنَائِمَ فِي قُرَيْشٍ فَغَضِبَتِ الْأَنْصَارُ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ؟» قَالُوا: بَلَى، قَالَ: «لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا - أَوْ شِعْبًا - لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ - أَوْ شِعْبَهُمْ» -. [راجع: ٣١٤٦]

[4332] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جس روز مکہ فتح ہوا رسول اللہ ﷺ نے قریش میں اموالِ غنیمت تقسیم کیے تو انصار غضبناک ہو گئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ دنیا لے کر جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو ساتھ لے کر جاؤ؟'' انھوں نے کہا: کیوں نہیں، ہم اس پر راضی ہیں۔ آپ ﷺ نے مزید فرمایا: ''اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔''

٤٣٣٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ

[4333] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے،

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ: أَنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ الْتَقَى وَهَوَازِنُ وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَشَرَةُ آلَافٍ وَّالطُّلَقَاءُ فَأَدْبَرُوا، قَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ!»، قَالُوا: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، نَحْنُ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ»، فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ، فَأَعْطَى الطُّلَقَاءَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا. فَقَالُوا فَدَعَاهُمْ فَأَدْخَلَهُمْ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: «أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ؟» فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَّاخْتَرْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ». [راجع: ٣١٤٦]

انھوں نے کہا کہ جس روز غزوۂ حنین تھا، ہوازن کے لوگ مسلمانوں کے مقابلے میں آئے جبکہ نبی ﷺ کے ہمراہ دس ہزار کی نفری اور طلقاء بھی تھے۔ وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے تو آپ نے آواز دی: ''اے انصار کی جماعت!'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم حاضر ہیں اور آپ کی مدد کو آگئے ہیں۔ پھر نبی ﷺ (اپنی سواری سے) اترے اور فرمایا: ''میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔'' جب مشرکین شکست خوردہ ہو کر بھاگ گئے تو آپ نے طلقاء اور مہاجرین کو اموال دیے اور انصار کو کچھ نہ دیا۔ انھوں نے جو کچھ کہنا تھا کہا۔ آپ ﷺ نے انھیں ایک خیمے میں جمع کر کے فرمایا: ''تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ بھیڑ بکریاں اور اونٹ وغیرہ لے جائیں اور تم اللہ کا رسول ﷺ لے کر جاؤ؟'' نبی ﷺ نے مزید فرمایا: ''اگر لوگ کسی وادی میں چلیں اور انصار کوئی پہاڑی راستہ اختیار کریں تو میں انصار کا پہاڑی راستہ اختیار کروں گا۔''

فائدہ: طلقاء طلیق کی جمع ہے، اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنھیں فتح مکہ کے موقع پر آپ نے نہ قتل کیا اور نہ انھیں قیدی ہی بنایا بلکہ ان پر احسان فرماتے ہوئے آزاد کر دیا اور فرمایا: ''آج تم پر کوئی ملامت نہیں تم آزاد ہو۔''[1] ان حضرات پر سابقہ جرائم کے متعلق بھی کوئی گرفت نہ کی گئی بلکہ انھیں عام معافی سے نوازا گیا۔

٤٣٣٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ [ابْنِ مَالِكٍ] رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ نَاسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: «إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَّمُصِيبَةٍ وَّإِنِّي أَرَدْتُّ أَنْ أَجْبُرَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى بُيُوتِكُمْ؟» قَالُوا: بَلَى، قَالَ: «لَوْ سَلَكَ النَّاسُ

[4334] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے انصار کے کچھ لوگوں کو اکٹھا کر کے فرمایا: ''قریش ابھی نومسلم اور تازہ مصیبت اٹھائے ہوئے ہیں، اس لیے میں چاہتا ہوں کہ مال غنیمت سے ان کی دل جوئی کروں۔ کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ دوسرے لوگ تو دنیا لے کر جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو ساتھ لے کر اپنے گھروں کی طرف لوٹو؟'' انھوں نے عرض کی: ہم تو اس پر راضی ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اگر دوسرے لوگ وادی

[1] عمدة القاري: 306/12.

وَادِيًا وَّسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَّسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ، أَوْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ». [راجع: ٣١٤٦]

کے اندر چلیں اور انصار پہاڑی راستہ منتخب کریں تو میں بھی انصار کی وادی یا گھاٹی ہی کو اختیار کروں گا۔"

٤٣٣٥ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَمَّا قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ قِسْمَةَ حُنَيْنٍ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ: مَا أَرَادَ بِهَا وَجْهَ اللهِ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ: «رَحْمَةُ اللهِ عَلٰى مُوسٰى، لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ». [راجع: ٣١٥٠]

[4335] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ حنین سے ملنے والے مال غنیمت کی تقسیم کر رہے تھے تو انصار کے ایک شخص نے کہا: اس تقسیم میں رضائے الٰہی کا کوئی خیال نہیں رکھا گیا۔ میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی اطلاع دی تو آپ کے چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے، انھیں اس سے بھی زیادہ تکلیف دی گئی، لیکن انھوں نے صبر سے کام لیا۔"

٤٣٣٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ النَّبِيُّ ﷺ نَاسًا، أَعْطَى الْأَقْرَعَ مِائَةً مِّنَ الْإِبِلِ، وَأَعْطٰى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَأَعْطٰى نَاسًا، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا أُرِيدَ بِهٰذِهِ الْقِسْمَةِ وَجْهُ اللهِ، فَقُلْتُ: لَأُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «رَحِمَ اللهُ مُوسٰى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ». [راجع: ٣١٥٠]

[4336] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے غزوۂ حنین کے موقع پر کچھ لوگوں کو بہت جانور عطا فرمائے، چنانچہ اقرع بن حابس کو سو اونٹ دیے، عیینہ بن حصن فزاری کو بھی اتنے ہی دیے، دوسرے اشراف عرب کو بھی آپ نے اسی حساب سے دیا۔ اس پر ایک شخص نے کہا: اس تقسیم میں اللہ کی رضا کا کوئی خیال نہیں رکھا گیا۔ میں نے (دل میں) کہا کہ میں اس امر کی اطلاع نبی ﷺ کو ضرور دوں گا۔ جب آپ ﷺ نے یہ سنا تو فرمایا: "اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے انھیں اس سے بھی زیادہ دکھ پہنچایا گیا لیکن انھوں نے صبر کیا۔"

٤٣٣٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ ابْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، [عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ] رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ أَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ وَغَيْرُهُمْ بِنَعَمِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَشَرَةُ آلَافٍ [وَّ]مِنَ الطُّلَقَاءِ فَأَدْبَرُوا عَنْهُ حَتّٰى بَقِيَ وَحْدَهُ فَنَادٰى يَوْمَئِذٍ نِدَاءَيْنِ لَمْ يَخْلِطْ

[4337] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب حنین کی لڑائی ہوئی تو ہوازن، غطفان اور ان کے علاوہ دیگر قبائل اپنے جانوروں اور اہل وعیال سمیت آئے جبکہ نبی ﷺ کے ہمراہ دس ہزار کی نفری اور کچھ طلقاء تھے۔ وہ آپ کو چھوڑ کر بھاگ گئے حتی کہ آپ اکیلے رہ گئے۔ اس دن آپ ﷺ نے دو آوازیں دیں جن میں کوئی خلط ملط نہیں تھا۔ آپ نے دائیں جانب متوجہ ہو کر فرمایا:

بَيْنَهُمَا، الْتَفَتَ عَنْ يَمِينِهِ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ!»، قَالُوا: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ، ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ!»، قَالُوا: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ، وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ: «أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ»، فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ غَنَائِمَ كَثِيرَةً فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَالطُّلَقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: إِذَا كَانَتْ شَدِيدَةٌ فَنَحْنُ نُدْعَى وَيُعْطَى الْغَنِيمَةَ غَيْرُنَا؟ فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟» فَسَكَتُوا، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! أَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا، وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ تَحُوزُونَهُ إِلَى بُيُوتِكُمْ؟» قَالُوا: بَلَى، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَأَخَذْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ». وَقَالَ هِشَامٌ قُلْتُ: يَا أَبَا حَمْزَةَ! وَأَنْتَ شَاهِدٌ ذٰلِكَ؟ قَالَ: وَأَيْنَ أَغِيبُ عَنْهُ؟. [راجع: ٣١٤٦]

''اے گروہ انصار!'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم حاضر ہیں۔ آپ فکر نہ کریں۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر آپ بائیں جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''اے گروہ انصار!'' انصار نے کہا: اللہ کے رسول! آپ فکر نہ کریں، ہم حاضر ہیں۔ آپ اس وقت سفید خچر پر سوار تھے آپ نے نیچے اتر کر فرمایا: ''میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔'' بالآخر مشرکین شکست کھا گئے۔ اس دن آپ نے بہت سا مالِ غنیمت پایا اور وہ مہاجرین اور طلقاء میں تقسیم کر دیا اور انصار کو کچھ نہ دیا۔ انصار نے کہا: جب کوئی سخت مصیبت آتی ہے تو ہمیں بلایا جاتا ہے اور غنیمت کا مال ہمارے علاوہ دوسروں کو دیا جاتا ہے؟ آپ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے ان کو ایک خیمے میں جمع کر کے فرمایا: ''اے جماعتِ انصار! وہ کیا بات ہے جو مجھے پہنچی ہے؟'' وہ خاموش ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: ''اے گروہِ انصار! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو دنیا لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کا رسول لے کر جاؤ؟'' انھوں نے عرض کی: کیوں نہیں، ہم اس پر راضی ہیں۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگ کسی وادی میں چلیں اور انصار کسی گھاٹی کو اختیار کریں تو میں انصار کا پہاڑی راستہ لوں گا۔'' (راویٔ حدیث) حضرت ہشام نے کہا: ابوحمزہ! کیا آپ وہاں حاضر تھے؟ انھوں نے جواب دیا: میں وہاں سے غائب کب ہوا تھا؟

(٥٨) بَابُ السَّرِيَّةِ الَّتِي قِبَلَ نَجْدٍ

باب: 58- نجد کی طرف چھوٹا لشکر بھیجنے کا بیان

٤٣٣٨ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ فَكُنْتُ فِيهَا، فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا،

[4338] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے نجد کی طرف ایک لشکر روانہ کیا۔ میں بھی اس میں شریک تھا۔ ہمارے حصے میں بارہ بارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ بطور انعام ملا، اس طرح ہم

وَنُفِّلْنَا بَعِيرًا بَعِيرًا، فَرَجَعْنَا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ بَعِيرًا . [راجع: ٣١٣٤]

تیرہ، تیرہ اونٹ لے کر واپس لوٹے۔

(٥٩) بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ ﷺ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلٰى بَنِي جَذِيمَةَ

باب: 59- نبی ﷺ کا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنو جذیمہ کی طرف بھیجنا

٤٣٣٩ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي نُعَيْمٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلٰى بَنِي جَذِيمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا: أَسْلَمْنَا، فَجَعَلُوا يَقُولُونَ: صَبَأْنَا صَبَأْنَا، فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ مِنْهُمْ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا أَسِيرَهُ حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا أَسِيرَهُ، فَقُلْتُ: وَاللهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي، وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ، حَتّٰى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرْنَاهُ لَهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَيْهِ فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ»، مَرَّتَيْنِ. [انظر: ٧١٨٩]

[4339] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنو جذیمہ کی طرف بھیجا تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے انھیں اسلام کی دعوت دی۔ وہ اچھی طرح یوں نہ کہہ سکے کہ ہم اسلام لائے بلکہ کہنے لگے: ہم نے اپنا دین بدل ڈالا، ہم نے اپنا دین بدل ڈالا۔ (اس پر) حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے انھیں قتل کرنا شروع کر دیا اور بعض کو قید کر کے ہم میں سے ہر ایک کو ایک ایک قیدی دے دیا۔ پھر ایک روز حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ ہر شخص اپنے قیدی کو مار ڈالے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اپنے قیدی کو ہرگز قتل نہیں کروں گا اور نہ میرا کوئی ساتھی ہی اپنے قیدی کو مارے گا۔ پھر جب ہم نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے یہ قصہ بیان کیا تو آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی: ''اے اللہ! میں خالد کے فعل سے بری الذمہ ہوں۔'' دو بار یہی فرمایا۔

فائدہ: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے چونکہ اجتہادی غلطی ہوئی تھی، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے خود کو بری الذمہ قرار دیا لیکن حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو کچھ نہیں کہا، البتہ قوم کے افراد بے گناہ مارے گئے تھے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیج کر ان کے مقتولین کی دیت اور ان کے نقصانات کا معاوضہ ادا فرمایا۔[1]

(٦٠) بَابُ سَرِيَّةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، وَعَلْقَمَةَ بْنِ مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِيِّ، وَيُقَالُ: إِنَّهَا سَرِيَّةُ الْأَنْصَارِي

باب: 60- عبداللہ بن حذافہ سہمی اور علقمہ بن مجزز مدلجی رضی اللہ عنہما کے سریے کا بیان، نیز اس کو سریۂ انصاری بھی کہا جاتا ہے

1 فتح الباري: 72/8.

٤٣٤٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً وَّاسْتَعْمَلَ عَلَيْهَا رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ فَغَضِبَ فَقَالَ: أَلَيْسَ أَمَرَكُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُطِيعُونِي؟ قَالُوا: بَلٰى، قَالَ: فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا، فَجَمَعُوا فَقَالَ: أَوْقِدُوا نَارًا، فَأَوْقَدُوهَا فَقَالَ: ادْخُلُوهَا، فَهَمُّوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يُمْسِكُ بَعْضًا وَّيَقُولُونَ: فَرَرْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنَ النَّارِ فَمَا زَالُوا حَتّٰى خَمَدَتِ النَّارُ فَسَكَنَ غَضَبُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ».

[انظر: ٧١٤٥، ٧٢٥٧]

[4340] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا اور اس کا سالار ایک انصاری شخص کو مقرر فرمایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس کی اطاعت کریں۔ اتفاق سے اسے غصہ آیا تو کہنے لگا: کیا نبی ﷺ نے تمھیں میری اطاعت کا حکم نہیں دیا تھا؟ لوگوں نے کہا کہ کیوں نہیں، تب اس نے کہا کہ تم سب میرے لیے لکڑیاں جمع کرو۔ انھوں نے لکڑیاں جمع کر دیں۔ اس نے کہا کہ اب آگ سلگاؤ۔ انھوں نے آگ بھی سلگائی۔ پھر اس نے کہا کہ اس میں کود جاؤ۔ انھوں نے کود جانے کا ارادہ کیا تو ان میں سے کچھ ایک دوسرے کو روکنے لگے اور انھوں نے کہا کہ ہم اس آگ سے راہ فرار اختیار کر کے تو نبی ﷺ کے پاس آئے ہیں۔ وہ اسی طرح بحث مباحثے میں رہے کہ آگ بجھ گئی اور اس کا غصہ بھی جاتا رہا۔ پھر جب نبی ﷺ کو اس واقعے کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا: ''اگر وہ اس آگ میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک اس سے نہ نکل سکتے کیونکہ اطاعت اسی کام میں ضروری ہے جو شریعت کے خلاف نہ ہو۔''

(٦١) [بَابُ] بَعْثِ أَبِي مُوسٰى وَمُعَاذٍ إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

باب: 61- حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت معاذ بن جبل ؓ کو حجۃ الوداع سے پہلے یمن روانہ کرنے کا بیان

٤٣٤١، ٤٣٤٢ - حَدَّثَنَا مُوسٰى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَا مُوسٰى وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ، قَالَ: وَبَعَثَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى مِخْلَافٍ، قَالَ: وَالْيَمَنُ مِخْلَافَانِ، ثُمَّ قَالَ: «يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا». فَانْطَلَقَ

[4342,4341] حضرت ابوبردہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت معاذ بن جبل ؓ کو یمن کی طرف بھیجا اور ہر ایک کو یمن کی الگ الگ ولایت میں تعینات فرمایا۔ اس وقت یمن دو ولایات پر مشتمل تھا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''لوگوں پر آسانی کرنا، سختی سے کام نہ لینا، انھیں خوش رکھنا، نفرت نہ دلانا۔'' بہرحال

كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا إِلٰى عَمَلِهِ، قَالَ: وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا إِذَا سَارَ فِي أَرْضِهِ كَانَ قَرِيبًا مِّنْ صَاحِبِهِ أَحْدَثَ بِهِ عَهْدًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَارَ مُعَاذٌ فِي أَرْضِهِ قَرِيبًا مِّنْ صَاحِبِهِ أَبِي مُوسٰى فَجَاءَ يَسِيرُ عَلٰى بَغْلَتِهِ حَتَّى انْتَهٰى إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ وَّقَدِ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ قَدْ جُمِعَتْ يَدَاهُ إِلٰى عُنُقِهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ: يَا عَبْدَ اللهِ ابْنَ قَيْسٍ! أَيَّمَ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ، قَالَ: لَا أَنْزِلُ حَتّٰى يُقْتَلَ، قَالَ: إِنَّمَا جِيءَ بِهِ لِذٰلِكَ فَانْزِلْ، قَالَ: مَا أَنْزِلُ حَتّٰى يُقْتَلَ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ! كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: أَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا، قَالَ: فَكَيْفَ تَقْرَأُ أَنْتَ يَا مُعَاذُ؟ قَالَ: أَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَأَقُومُ وَقَدْ قَضَيْتُ جُزْئِي مِنَ النَّوْمِ فَأَقْرَأُ مَا كَتَبَ اللهُ لِي فَأَحْتَسِبُ نَوْمَتِي كَمَا أَحْتَسِبُ قَوْمَتِي. [راجع: ٢٢٦١، وانظر: ٤٣٤٥]

ان میں سے ہر ایک اپنے کام پر روانہ ہوا۔ ان میں سے جو کوئی اپنے علاقے کا دورہ کرتے کرتے اپنے ساتھی کے قریب آجاتا تو اس سے ضرور ملاقات کرتا اور اسے سلام کر کے مزاج پرسی کرتا۔ ایک بار ایسا ہوا کہ حضرت معاذ بن جبل ؓ اپنے علاقے کا دورہ کرتے کرتے حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ کے قریب پہنچ گئے تو وہ اپنے خچر پر سوار ہو کر حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ کے پاس آئے۔ اس دوران میں حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ان کے پاس بہت سے لوگ جمع تھے۔ وہاں انھوں نے ایک شخص کو دیکھا جس کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے تھے۔ حضرت معاذ بن جبل ؓ نے پوچھا: عبداللہ بن قیس! یہ کون ہے؟ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نے جواب دیا کہ یہ شخص مسلمان ہونے کے بعد مرتد ہو گیا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل ؓ نے کہا: جب تک اسے قتل نہیں کیا جاتا میں اپنے خچر سے نہیں اتروں گا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نے فرمایا: آپ نیچے اتریں، اسے اسی لیے (قتل کرنے کے لیے) یہاں لایا گیا ہے۔ انھوں نے کہا: میں تو اس کے مارے جانے سے پہلے ہرگز نہیں اتروں گا، چنانچہ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ کے حکم سے وہ قتل کر دیا گیا۔ تب حضرت معاذ ؓ اپنی سواری سے نیچے اترے اور پوچھا کہ اے عبداللہ! تم قرآن کیسے پڑھتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ میں تو تھوڑا تھوڑا ہر وقت پڑھتا رہتا ہوں۔ پھر حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نے پوچھا: اے معاذ! تم کیسے تلاوت کرتے ہو؟ انھوں نے کہا: میں اول شب میں سو جاتا ہوں، پھر اٹھ بیٹھتا ہوں، اس کے بعد جتنا اللہ کو منظور ہوتا ہے پڑھ لیتا ہوں۔ میں تو سوتا بھی ثواب کی نیت سے ہوں جیسے اٹھتا بھی ثواب کی نیت سے ہوں۔

فائدہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا یہ کمال ایمان تھا کہ مرتد کو دیکھتے ہی انھیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث یاد آ گئی کہ جو اسلام سے مرتد ہو جائے اسے قتل کر دو۔ جب تک شریعت کی حد جاری نہ ہوئی اس وقت تک انھوں نے اپنی سواری سے اترنا گوارا نہ کیا، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ عبادات میں طاقت اور ہمت حاصل کرنے کے لیے جو کچھ بھی کیا جائے گا وہ باعث ثواب ہے، ایسے حالات میں سونے، کھانے اور آرام کرنے میں بھی ثواب کی امید کی جا سکتی ہے۔[1]

٤٣٤٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَسَأَلَهُ عَنْ أَشْرِبَةٍ تُصْنَعُ بِهَا فَقَالَ: «وَمَا هِيَ؟» قَالَ: الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ، فَقُلْتُ لِأَبِي بُرْدَةَ: مَا الْبِتْعُ؟ قَالَ: نَبِيذُ الْعَسَلِ، وَالْمِزْرُ: نَبِيذُ الشَّعِيرِ، فَقَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ». رَوَاهُ جَرِيرٌ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ. [راجع: ٢٢٦١]

[4343] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انھیں یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو انھوں نے آپ ﷺ سے ان مشروبات کے متعلق سوال کیا جو وہاں تیار کیے جاتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''وہ کیا ہیں؟'' حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا: بتع اور مزر ہیں۔ (راوی کہتا ہے کہ) میں نے ابو بردہ سے پوچھا: بتع (اور مزر) کیا ہے؟ تو انھوں نے بتایا کہ بتع شہد کا شیرہ اور مزر جو کا شیرہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشے والی چیز حرام ہے۔'' اس حدیث کو جریر اور عبدالواحد نے شیبانی کے ذریعے سے ابو بردہ سے روایت کیا ہے۔

٤٣٤٤، ٤٣٤٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ جَدَّهُ أَبَا مُوسَى وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: «يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا»، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنَّ أَرْضَنَا بِهَا شَرَابٌ مِّنَ الشَّعِيرِ: الْمِزْرُ، وَشَرَابٌ مِّنَ الْعَسَلِ: الْبِتْعُ، فَقَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ»، فَانْطَلَقَا، فَقَالَ مُعَاذٌ لِّأَبِي مُوسَى: كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: قَائِمًا وَّقَاعِدًا وَّعَلَى رَاحِلَتِي، وَأَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا. قَالَ: أَمَّا أَنَا فَأَنَامُ فَأَقُومُ وَأَنَامُ، فَأَحْتَسِبُ نَوْمَتِي كَمَا

[4345,4344] حضرت سعید بن ابو بردہ اپنے والد (حضرت ابو بردہ) سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان (سعید) کے دادا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا: ''لوگوں پر آسانی کرنا، ان پر تنگی نہ کرنا، انھیں خوشخبری سنانا، نفرت نہ دلانا اور ایک دوسرے سے موافقت پیدا کرنا۔'' حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے علاقے میں کچھ مشروبات جو سے تیار ہوتے ہیں جنھیں مزر اور کچھ شہد سے بنتے ہیں جنھیں بتع کہا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔'' چنانچہ دونوں حضرات یمن کی طرف روانہ ہوئے۔ پھر (ایک ملاقات میں)

1 فتح الباري: 77/8.

أَحْتَسِبُ قَوْمَتِي، وَضَرَبَ فُسْطَاطًا فَجَعَلَا يَتَزَاوَرَانِ، فَزَارَ مُعَاذٌ أَبَا مُوسٰى، فَإِذَا رَجُلٌ مُوثَقٌ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ أَبُو مُوسٰى: يَهُودِيٌّ أَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ، فَقَالَ مُعَاذٌ: لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهُ. [راجع: ٢٢٦١، ٤٣٤٢]

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ سے پوچھا: آپ قرآن کیسے پڑھتے ہیں؟ انھوں نے کہا: کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر، سواری پر وقفے وقفے سے پڑھتا رہتا ہوں۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں سوتا ہوں، پھر اٹھتا ہوں اور نیند کو بھی قیام کی طرح ثواب سمجھتا ہوں۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے ایک خیمہ لگوایا تاکہ وہ دونوں ایک دوسرے کی زیارت کریں۔ ایک مرتبہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی ملاقات کے لیے آئے تو دیکھا کہ ایک آدمی بندھا ہوا ہے، پوچھا: یہ کون ہے؟ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے کہا: یہ یہودی ہے جو اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گیا ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کی گردن ضرور اڑاؤں گا۔

تَابَعَهُ الْعَقَدِيُّ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ. وَقَالَ وَكِيعٌ وَّالنَّضْرُ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

عقدی اور وہب نے شعبہ سے روایت کرنے میں مسلم کی متابعت کی ہے۔ وکیع، ابونضر اور ابوداود نے شعبہ سے، انھوں نے سعید سے، انھوں نے اپنے والد کے ذریعے سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔

رَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ.

جریر بن عبدالحمید نے شیبانی سے اور انھوں نے ابو بردہ سے بیان کیا ہے۔

فائدہ: نرمی اور آسانی کا مطلب حدود وقصاص میں نرمی کرنا نہیں بلکہ دنیوی اور انتظامی امور میں نرمی کرنا ہے کیونکہ حدود کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر یقین رکھتے ہو تو اللہ کے دین کے معاملے میں تمھیں ان دونوں پر ترس نہیں آنا چاہیے۔''[1]

٤٣٤٦ - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ - هُوَ النَّرْسِيُّ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَائِذٍ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى

[4346] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے میری قوم کے وطن میں بھیجا۔ جب میں واپس آیا تو رسول اللہ ﷺ وادی بطحاء (خیف بنوکنانہ) میں پڑاؤ کیے ہوئے تھے۔ آپ نے

1 النور 24:2.

الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى أَرْضِ قَوْمِي فَجِئْتُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مُنِيخٌ بِالْأَبْطَحِ، فَقَالَ: «أَحَجَجْتَ يَا عَبْدَ اللهِ ابْنَ قَيْسٍ؟» قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «كَيْفَ قُلْتَ؟» قَالَ: قُلْتُ: لَبَّيْكَ إِهْلَالًا كَإِهْلَالِكَ، قَالَ: «فَهَلْ سُقْتَ مَعَكَ هَدْيًا؟» قُلْتُ: لَمْ أَسُقْ، قَالَ: «فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَاسْعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ»، فَفَعَلْتُ حَتَّى مَشَطَتْ لِي امْرَأَةٌ مِّنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ وَّمَكَثْنَا بِذٰلِكَ حَتَّى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ. [راجع: ١٥٥٩]

دریافت فرمایا: ''اے عبداللہ بن قیس! تم نے حج کا احرام باندھ لیا ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''نیت کیا کی تھی؟'' میں نے عرض کی: یوں کہا تھا کہ میں حاضر ہوں اور جس طرح آپ نے احرام باندھا ہے میں نے بھی اسی طرح باندھا ہے۔ آپ نے پوچھا: ''کیا تم اپنے ساتھ قربانی کا جانور لائے ہو؟'' میں نے کہا: میں اپنے ساتھ کوئی جانور نہیں لایا۔ آپ نے فرمایا: ''تم پہلے بیت اللہ کا طواف کرو، پھر صفا اور مروہ کی سعی کر کے احرام کی پابندی سے آزاد ہو جاؤ۔'' بہرحال میں نے اس طرح کیا۔ پھر بنو قیس کی خاتون نے میرے سر میں کنگھی کی۔ ہم اسی قاعدے کے مطابق حج کرتے رہے حتی کہ حضرت عمر ؓ خلیفہ ہوئے۔

٤٣٤٧ - حَدَّثَنِي حِبَّانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ: «إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَّشْهَدُوا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ، فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ، فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ». [راجع: ١٣٩٥]

[4347] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل ؓ کو یمن کی طرف بھیجا تو انھیں فرمایا: ''تم اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو، وہاں جا کر انھیں پہلے کلمۂ شہادت کی دعوت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد اللہ تعالیٰ کے رسول برحق ہیں۔ اگر وہ اس کا اقرار کرنے میں تمھاری اطاعت کر لیں تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر روزانہ پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب یہ بھی مان لیں تو انھیں خبردار کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر زکاۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے وصول کر کے ان کے غرباء پر تقسیم کر دی جائے گی۔ پھر اگر وہ اسے تسلیم کر لیں تو زکاۃ وصول کرتے وقت ان کا سب سے عمدہ مال لینے سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی آہ و بکا سے بھی ڈرتے رہنا کیونکہ اس کی بددعا اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: طَوَّعَتْ: طَاعَتْ

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) نے کہا ہے کہ طوّعت

وَأَطَاعَتْ لُغَةٌ، طِعْتُ وَطُعْتُ وَأَطَعْتُ.

کے وہی معنی ہیں جو طَاعَتْ اور أَطَاعَتْ کے ہیں، طِعْتُ، طُعْتُ اور أَطَعْتُ کے بھی ایک ہی معنی ہیں۔

٤٣٤٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ: أَنَّ مُعَاذًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا قَدِمَ الْيَمَنَ صَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ فَقَرَأَ: ﴿وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا﴾ [النساء: ١٢٥]. فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: لَقَدْ قَرَّتْ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ.

[4348] حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ جب حضرت معاذ بن جبل ؓ یمن آئے تو لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی اور نماز میں یہ آیت تلاوت کی: ''اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم ؑ کو مخلص دوست بنایا۔'' ایک شخص بول پڑا کہ حضرت ابراہیم ؑ کی والدہ ماجدہ کی آنکھ ٹھنڈی ہوگئی ہوگی۔

زَادَ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرٍو: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَرَأَ مُعَاذٌ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ سُورَةَ النِّسَاءِ، فَلَمَّا قَالَ: ﴿وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا﴾ قَالَ رَجُلٌ خَلْفَهُ: قَرَّتْ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ.

معاذ نے شعبہ سے، انھوں نے حبیب سے، انھوں نے سعید سے، انھوں نے عمرو بن میمون سے اس حدیث میں یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت معاذ ؓ کو یمن بھیجا۔ وہاں انھوں نے صبح کی نماز میں سورۂ نساء پڑھی۔ جب اس آیت پر پہنچے: ''اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم ؑ کو مخلص دوست بنایا۔'' تو ان کے پیچھے ایک شخص نے کہا: والدۂ ابراہیم کی آنکھ ٹھنڈی ہوگئی ہوگی۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ حضرت ابراہیم ؑ کو جب اللہ تعالیٰ نے اپنا مخلص دوست بنالیا تو ان کی والدہ ماجدہ کو بہت خوشی ہوئی کہ ان کا بیٹا خلیل اللہ ہوا، آنکھوں کا ٹھنڈا ہونا سرور اور خوشی سے کنایہ ہے، سرور کے آنسو ٹھنڈے ہوتے ہیں جبکہ حزن و ملال کے آنسو گرم ہوتے ہیں۔ واضح رہے کہ اس شخص نے نادانستہ طور پر دوران نماز میں یہ الفاظ کہے یا وہ ابھی نماز میں داخل نہیں ہوا تھا، اس لیے اسے اپنی نماز دہرانے کا حکم نہیں دیا گیا، یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت معاذ بن جبل ؓ نے اسے نماز کے اعادے کا حکم دیا ہو لیکن وہ نقل نہیں کیا گیا۔ واللہ اعلم۔

(٦٢) [بَابٌ]: بَعْثُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

باب: 62- حجۃ الوداع سے پہلے حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت خالد بن ولید ؓ کو یمن بھیجنا

٤٣٤٩ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ

[4349] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حضرت خالد بن ولید ؓ

ابْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ عَلِيًّا بَعْدَ ذٰلِكَ مَكَانَهُ فَقَالَ: «مُرْ أَصْحَابَ خَالِدٍ مَّنْ شَاءَ مِنْهُمْ أَنْ يُّعَقِّبَ مَعَكَ فَلْيُعَقِّبْ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُقْبِلْ»، فَكُنْتُ فِيمَنْ عَقَّبَ مَعَهُ، قَالَ: فَغَنِمْتُ أَوَاقِيَ ذَوَاتِ عَدَدٍ.

کے ہمراہ یمن کی طرف روانہ کیا۔ پھر حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی جگہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو تعینات فرمایا، نیز حکم دیا: ”خالد رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں سے کہہ دو کہ ان میں سے جو تمھارے ساتھ یمن میں رہنا چاہے وہ تمھارے ساتھ لوٹ جائے اور جو چاہے (مدینہ) واپس چلا آئے۔“ (حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) میں بھی انھی لوگوں میں سے تھا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن لوٹ گئے تھے اور مجھے کئی اوقیہ چاندی مالِ غنیمت سے حاصل ہوئی تھی۔

٤٣٥٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوفٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ عَلِيًّا إِلَى خَالِدٍ لِّيَقْبِضَ الْخُمُسَ وَكُنْتُ أُبْغِضُ عَلِيًّا وَّقَدِ اغْتَسَلَ، فَقُلْتُ لِخَالِدٍ: أَلَا تَرٰى إِلٰى هٰذَا؟ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: «يَا بُرَيْدَةُ! أَتُبْغِضُ عَلِيًّا؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «لَا تُبْغِضْهُ فَإِنَّ لَهُ فِي الْخُمُسِ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ».

[4350] حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس خمس لینے کے لیے بھیجا اور میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ناراض رہتا تھا جبکہ انھوں نے وہاں غسل کیا۔ میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ دیکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا کیا ہے؟ پھر جب ہم نبی ﷺ کے پاس آئے تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: ”اے بریدہ! کیا تو علی سے ناراض رہتا ہے؟“ میں نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: ”تم حضرت علی سے عداوت نہ رکھو کیونکہ اس کا مال خمس میں اس سے زیادہ حق ہے۔“

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غنیمت کے مال سے خمس لینے کے لیے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس یمن بھیجا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مال خمس سے ایک لونڈی لی، پھر صبح کے وقت غسل کیا، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے گمان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک حیض آنے کا انتظار کیے بغیر لونڈی سے جماع کیا ہے، ان کے نزدیک غسل کرنے کی وجہ یہی تھی، جب رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: ”علی رضی اللہ عنہ کے لونڈی سے جماع کرنے میں کوئی قباحت نہیں کیونکہ ان کا حصہ اس سے کہیں زیادہ تھا۔“ باقی رہا ایک حیض انتظار نہ کرنے کا مسئلہ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خیال کے مطابق وہ لونڈی کنواری تھی اور اس کے استبراء کی چنداں ضرورت نہ تھی کیونکہ لونڈی سے ایک حیض کا انتظار اس لیے کیا جاتا ہے تاکہ اس کے حاملہ نہ ہونے کا یقین ہو جائے، جبکہ کنواری لونڈی کو حمل کا امکان نہیں ہوتا، اس لیے استبراء کی بھی ضرورت نہ تھی۔[1]

٤٣٥١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ

[4351] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ

1 فتح الباري: 84/8.

عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي أَدِيمٍ مَقْرُوظٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا، قَالَ: فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ: بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ، وَأَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ، وَزَيْدِ الْخَيْلِ، وَالرَّابِعُ إِمَّا عَلْقَمَةُ وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ: كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهٰذَا مِنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «أَلَا تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِينُ مَنْ فِي السَّمَاءِ يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَّمَسَاءً؟» قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، نَاشِزُ الْجَبْهَةِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ، مُشَمَّرُ الْإِزَارِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اتَّقِ اللهَ، قَالَ: «وَيْلَكَ، أَوَلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَّتَّقِيَ اللهَ؟» قَالَ: ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ، فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: «لَا، لَعَلَّهُ أَنْ يَّكُونَ يُصَلِّي»، فَقَالَ خَالِدٌ: وَكَمْ مِّنْ مُّصَلٍّ يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَمْ أُومَرْ أَنْ أَنْقُبَ قُلُوبَ النَّاسِ وَلَا أَشُقَّ بُطُونَهُمْ»، قَالَ: ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ وَّقَالَ: «إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَّتْلُونَ كِتَابَ اللهِ رَطْبًا، لَّا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ» - وَأَظُنُّهُ قَالَ -: «لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ». [راجع: ٣٣٤٤]

فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں صاف کردہ چمڑے میں تھوڑا سا سونا بھیجا جو ابھی مٹی سے علیحدہ نہیں کیا گیا تھا۔ آپ نے اسے چار اشخاص عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید الخیل اور چوتھے علقمہ بن علاثہ یا عامر بن طفیل میں تقسیم کر دیا۔ آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے کہا: ہم ان لوگوں سے اس سونے کے زیادہ حق دار تھے۔ نبی ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''تم لوگ مجھ پر اعتماد نہیں کرتے، حالانکہ اس پروردگار کو مجھ پر اعتماد ہے جو آسمانوں پر ہے اور صبح شام میرے پاس آسمانی خبر آتی رہتی ہے۔'' اس دوران میں ایک دوسرا شخص کھڑا ہوا جس کی آنکھیں دھنسی ہوئیں، رخسار پھولے ہوئے، پیشانی ابھری ہوئی، گھنی ڈاڑھی، سر منڈا اور اونچی ازار باندھے ہوئے تھا، کہنے لگا: اللہ کے رسول! آپ اللہ سے ڈریں۔ آپ نے فرمایا: ''تو ہلاک ہو جائے! کیا میں روئے زمین کے لوگوں میں اللہ سے ڈرنے کا زیادہ حق دار نہیں ہوں؟'' پھر وہ شخص چلا گیا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، شاید وہ نماز پڑھتا ہوگا۔'' حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: بہت سے نمازی ایسے ہوتے ہیں کہ وہ منہ سے ایسی باتیں کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہوتیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے کسی کے دل ٹٹولنے یا پیٹ چیرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔'' پھر آپ نے اس شخص کی طرف دیکھا جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر جا رہا تھا اور فرمایا: ''یقیناً اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے کہ کتاب اللہ کی تلاوت سے ان کی زبانیں تر ہوں گی، حالانکہ وہ (کتاب) ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گی۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے پار نکل جاتا

ہے۔'' آپ نے یہ بھی فرمایا: ''اگر میں ان کو پاؤں تو انھیں قوم ثمود کی طرح قتل کروں۔''

فائدہ: یہ واقعہ جعرانہ میں تقسیم غنائم کے علاوہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ پر اعتراض کرنے کی وجہ سے ذوالخویصرہ اگرچہ قتل کا مستوجب ہو چکا تھا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے قتل کی اجازت اس لیے نہ دی کہ دوسرے لوگ باتیں کریں گے کہ اس نے اپنوں کو قتل کرنا شروع کر دیا ہے، نیز اس وقت اس کی جماعت نے تحریک کی شکل میں ظہور نہیں کیا تھا، جب تحریک کی شکل اختیار کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انھیں قتل کروایا۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی اس تحریک کو کچلنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔

٤٣٥٢ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَلِيًّا أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ. زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِسِعَايَتِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «بِمَ أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ؟» قَالَ: بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ»، قَالَ: وَأَهْدَى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا.

[راجع: ١٥٥٧]

[4352] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اپنے احرام پر قائم رہیں۔ محمد بن بکر نے بواسطہ ابن جریج عطاء سے کچھ اضافہ بیان کیا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب اپنی ولایت سے واپس آئے تو نبی ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: ''اے علی! تم نے احرام کس طرح باندھا ہے''؟ انھوں نے کہا: جس طرح نبی ﷺ نے احرام باندھا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قربانی کا جانور بھیج دو اور جس طرح احرام باندھا ہے اسی کے مطابق عمل کرو۔'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے لیے قربانی کے جانور لائے تھے۔

٤٣٥٣، ٤٣٥٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ الْبَصْرِيُّ أَنَّهُ ذَكَرَ لِابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ، فَقَالَ: أَهَلَّ النَّبِيُّ ﷺ بِالْحَجِّ وَأَهْلَلْنَا بِهِ مَعَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ: «مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً»، وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ هَدْيٌ فَقَدِمَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِّنَ الْيَمَنِ حَاجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «بِمَ أَهْلَلْتَ فَإِنَّ مَعَنَا

[4354,4353] بکر بن عبداللہ بصری سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ذکر کیا تھا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج و عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی ﷺ نے صرف حج کا احرام باندھا تھا اور ہم نے بھی آپ کے ہمراہ حج کا احرام باندھا تھا۔ جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو آپ نے فرمایا: ''جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو وہ اپنے حج کے احرام کو عمرے کے احرام میں تبدیل کر لے۔'' چونکہ نبی ﷺ کے ساتھ قربانی کا جانور تھا

أَهْلَلْتَ؟» قَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «فَأَمْسِكْ فَإِنَّ مَعَنَا هَدْيًا».

اور حضرت علی بن ابی طالب ؓ بھی یمن سے حج کے ارادے سے آئے تھے تو نبی ﷺ نے ان سے پوچھا: ''احرام باندھتے وقت تم نے کیا نیت کی تھی؟ تمھاری بیوی ہمارے ساتھ ہے۔'' انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کے احرام کے مطابق اپنے احرام کی نیت کی تھی۔ آپ نے فرمایا: ''پھر تم اس احرام پر قائم رہو کیونکہ ہمارے ساتھ قربانی کا جانور ہے۔''

(٦٣) [بَابُ] غَزْوَةِ ذِي الْخَلَصَةِ

باب:63- غزوۂ ذی الخلصہ کا بیان

٤٣٥٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ: حَدَّثَنَا بَيَانٌ عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: كَانَ بَيْتٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُقَالُ لَهُ: ذُو الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ، فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟» فَنَفَرْتُ فِي مِائَةٍ وَّخَمْسِينَ رَاكِبًا فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَّجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ. [راجع: ٣٠٢٠]

[4355] حضرت جریر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ زمانۂ جاہلیت میں ایک گھر تھا جسے ذوالخلصہ، کعبۂ یمانیہ اور کعبۂ شامیہ کہا جاتا تھا۔ نبی ﷺ نے مجھے فرمایا: ''کیا تم مجھے ذوالخلصہ سے آرام نہیں پہنچاؤ گے؟'' میں ایک سو پچاس سوار لے کر گیا۔ اسے ہم نے توڑ پھوڑ دیا اور اس کے مجاوروں کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ بیان کیا تو آپ نے ہمارے اور قبیلۂ احمس کے لیے دعا فرمائی۔

٤٣٥٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ: قَالَ لِي جَرِيرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟ - وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ - فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِّنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَّكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ: «اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا». فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا،

[4356] حضرت جریر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم ذوالخلصہ کو اجاڑ کر مجھے سکون نہیں پہنچاتے؟'' ذوالخلصہ، قبیلۂ خثعم میں ایک بت خانہ تھا جسے وہ کعبۂ یمانیہ کے نام سے پکارتے تھے۔ میں قبیلۂ احمس کے ایک سو پچاس سوار لے کر چل پڑا۔ وہ لوگ گھوڑوں والے تھے اور میں گھوڑے پر نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا تو میں نے آپ کی انگلیوں کے نشانات اپنے سینے پر دیکھے۔ آپ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! اسے گھوڑے پر ثابت رکھ، نیز اسے ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا بنا دے۔'' چنانچہ انھوں نے وہاں

ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ، قَالَ: فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ. [راجع: ٣٠٢٠]

جا کر ذوالخلصہ کو توڑا اور اسے آگ لگا دی۔ اس کے بعد جریر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک قاصد روانہ کیا۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے قاصد نے آکر کہا: اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے! میں آپ کے پاس جب آیا ہوں تو اس وقت بت خانہ کو توڑ کر خارشی اونٹ کی طرح بالکل سیاہ بنا دیا گیا تھا۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے قبیلۂ احمس کے گھوڑوں اور ان کے شہسواروں کے لیے پانچ مرتبہ خیر و برکت کی دعا فرمائی۔

٤٣٥٧ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟» فَقُلْتُ: بَلَى، فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِّنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَّكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَضَرَبَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ يَدِهِ فِي صَدْرِي فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا»، قَالَ: فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسٍ بَعْدُ، قَالَ: وَكَانَ ذُو الْخَلَصَةِ بَيْتًا بِالْيَمَنِ لِخَثْعَمَ وَبَجِيلَةَ فِيهِ نُصُبٌ تُعْبَدُ يُقَالُ لَهُ: الْكَعْبَةُ، قَالَ: فَأَتَاهَا فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا، قَالَ: وَلَمَّا قَدِمَ جَرِيرٌ الْيَمَنَ كَانَ بِهَا رَجُلٌ يَّسْتَقْسِمُ بِالْأَزْلَامِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ رَسُولَ رَسُولِ اللهِ ﷺ هَاهُنَا فَإِنْ قَدَرَ عَلَيْكَ ضَرَبَ عُنُقَكَ. قَالَ: فَبَيْنَمَا هُوَ يَضْرِبُ بِهَا إِذْ وَقَفَ عَلَيْهِ جَرِيرٌ، فَقَالَ: لَتَكْسِرَنَّهَا وَلَتَشْهَدَنَّ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ أَوْ لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَكَ، قَالَ: فَكَسَرَهَا وَشَهِدَ، ثُمَّ بَعَثَ جَرِيرٌ رَّجُلًا

[4357] حضرت جریر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم مجھے ذوالخلصہ سے راحت نہیں پہنچاتے؟'' میں نے عرض کی: کیوں نہیں، ضرور پہنچاتا ہوں، چنانچہ میں قبیلۂ احمس کے ایک سو پچاس سواروں کو لے کر روانہ ہوا۔ وہ سب گھوڑوں پر سوار تھے جبکہ میں گھوڑے پر سوار نہیں ہو سکتا تھا۔ میں نے نبی ﷺ سے اس کی شکایت کی تو آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا حتی کہ میں نے اس کے اثرات اپنے سینے میں محسوس کیے۔ پھر آپ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! اسے ثابت رکھ اور اسے ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔'' اس کے بعد میں کبھی گھوڑے سے نہیں گرا۔ واضح رہے کہ ذوالخلصہ یمن میں قبیلۂ خثعم اور بجیلہ کا ایک گھر تھا جس میں بت نصب تھے جن کی عبادت کی جاتی تھی۔ اسے کعبہ کہا جاتا تھا۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے اسے آگ لگا دی اور گرا دیا۔ جب حضرت جریر رضی اللہ عنہ یمن پہنچے تو وہاں ایک شخص تیروں کے ذریعے سے فال نکال رہا تھا۔ اسے کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کا قاصد یہاں آ پہنچا ہے، اگر تو اس کے ہتھے چڑھ گیا تو وہ تیری گردن اڑا دے گا، چنانچہ ایک دن ایسا ہوا کہ وہ فال کھول رہا تھا، اتنے میں حضرت

مِّنْ أَحْمَسَ يُكْنٰى أَبَا أَرْطَاةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُبَشِّرُهُ بِذٰلِكَ، فَلَمَّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُ حَتّٰى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ، قَالَ: فَبَرَّكَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ. [راجع: ٣٠٢٠]

جریر رضی اللہ عنہ وہاں پہنچ گئے۔ انھوں نے فرمایا: تو فال کے ان تیروں کو توڑ کر کلمۂ شہادت پڑھ لے بصورتِ دیگر میں تیری گردن اڑا دوں گا، چنانچہ اس نے تیر توڑ کر کلمۂ شہادت پڑھ لیا۔ پھر حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے قبیلۂ احمس سے ایک شخص کو نبی ﷺ کی خدمت میں بھیجا جس کی کنیت ابو ارطاۃ تھی تاکہ وہ آپ کو خوشخبری سنائے۔ جب وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے کہا: اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں جب وہاں سے آیا ہوں تو ذوالخلصہ کو توڑ پھوڑ کر خارشی اونٹ کی طرح سیاہ کر دیا گیا تھا۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے قبیلۂ احمس کے سواروں اور اس کے پیادوں کے لیے پانچ مرتبہ دعا فرمائی۔

(٦٤) بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، وَهِيَ غَزْوَةُ لَخْمٍ وَّجُذَامَ

باب: 64- غزوۂ ذات سلاسل کا بیان اور اسے غزوۂ لخم اور جذام بھی کہا جاتا ہے

قَالَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ. وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عُرْوَةَ: هِيَ بِلَادُ بَلِيٍّ وَّعُذْرَةَ وَبَنِي الْقَيْنِ.

اسماعیل بن ابو خالد نے کہا: یہ وہ غزوہ ہے جو قبائل لخم اور جذام کے ساتھ پیش آیا۔ ابن اسحاق نے یزید اور عروہ کے ذریعے سے بیان کیا کہ ذات السلاسل، قبائل بلی، عذرہ اور بنو قین کے شہر ہیں۔

٤٣٥٨ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: «عَائِشَةُ»، قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: «أَبُوهَا»، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «عُمَرُ»، فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ مَخَافَةَ أَنْ يَجْعَلَنِي فِي آخِرِهِمْ. [راجع: ٣٦٦٢]

[4358] حضرت ابو عثمان نہدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو غزوۂ ذات سلاسل کے لیے امیر بنا کر روانہ کیا۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں (واپسی پر) آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کی: آپ کو سب سے زیادہ عزیز کون شخص ہے؟ آپ نے فرمایا: ''عائشہ۔'' میں نے پوچھا: مردوں میں سے کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ان کے والد گرامی۔'' میں نے پوچھا کہ اس کے بعد کون؟ تو آپ نے فرمایا: ''عمر۔'' اس طرح درجہ بدرجہ آپ نے کئی آدمیوں

کے نام لیے۔ اس کے بعد میں خاموش ہوگیا، مبادا آپ ﷺ مجھے سب سے آخر میں کردیں۔

(٦٥) بَابُ ذَهَابِ جَرِيرٍ إِلَى الْيَمَنِ

باب: 65- حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی یمن روانگی کا بیان

٤٣٥٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: كُنْتُ بِالْيَمَنِ فَلَقِيتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ ذَا كَلَاعٍ وَّذَا عَمْرٍو، فَجَعَلْتُ أُحَدِّثُهُمْ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ ذُو عَمْرٍو: لَئِنْ كَانَ الَّذِي تَذْكُرُ مِنْ أَمْرِ صَاحِبِكَ، لَقَدْ مَرَّ عَلَى أَجَلِهِ مُنْذُ ثَلَاثٍ وَّأَقْبَلَا مَعِي، حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ رُفِعَ لَنَا رَكْبٌ مِّنْ قِبَلِ الْمَدِينَةِ فَسَأَلْنَاهُمْ فَقَالُوا: قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ وَّالنَّاسُ صَالِحُونَ، فَقَالَا: أَخْبِرْ صَاحِبَكَ أَنَّا قَدْ جِئْنَا وَلَعَلَّنَا سَنَعُودُ إِنْ شَاءَ اللهُ، وَرَجَعَا إِلَى الْيَمَنِ فَأَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ بِحَدِيثِهِمْ، قَالَ: أَفَلَا جِئْتَ بِهِمْ؟ فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ، قَالَ لِي ذُو عَمْرٍو: يَا جَرِيرُ! إِنَّ لَكَ عَلَيَّ كَرَامَةً، وَإِنِّي مُخْبِرُكَ خَبَرًا، إِنَّكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَّا كُنْتُمْ إِذَا هَلَكَ أَمِيرٌ تَأَمَّرْتُمْ فِي آخَرَ، فَإِذَا كَانَتْ بِالسَّيْفِ كَانُوا مُلُوكًا، يَغْضَبُونَ غَضَبَ الْمُلُوكِ، وَيَرْضَوْنَ رِضَا الْمُلُوكِ.

[4359] حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں یمن میں تھا کہ وہاں دو اشخاص ذوکلاع اور ذوعمرو سے ملا۔ میں انھیں رسول اللہ ﷺ کے حالات سنانے لگا تو ذوعمرو نے مجھ سے کہا: تم نے اپنے صاحب کے حالات جو کچھ مجھ سے بیان کیے ہیں، اگر وہ درست ہیں تو ان کو فوت ہوئے آج تین دن گزر گئے ہیں۔ پھر وہ دونوں میرے ساتھ آئے۔ ابھی تھوڑا سا سفر ہی کیا تھا کہ ہمیں کچھ آدمی مدینہ طیبہ کی طرف سے آتے ہوئے دکھائی دیے۔ ہم نے ان سے حالات دریافت کیے تو انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی ہے اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کر دیا گیا ہے، باقی سب خیریت اور لوگوں میں امن و امان قائم ہے۔ یہ سن کر ذوکلاع اور ذوعمرو نے کہا: اپنے صاحب سے کہنا کہ ہم یہاں تک آئے تھے اور اگر اللہ نے چاہا تو پھر آئیں گے۔ اس کے بعد وہ دونوں یمن کی طرف واپس چلے گئے۔ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ان کی خبر سنائی تو انھوں نے فرمایا: تم انھیں ساتھ کیوں نہیں لائے؟ پھر اس کے بعد مجھ سے ذوعمرو نے کہا: اے جریر! مجھ پر تجھے بزرگی حاصل ہے۔ میں تجھے ایک بات بتاتا ہوں کہ تم عرب لوگ ہمیشہ خیر و برکت سے رہو گے جب تک تم میں سے ایک امیر ہلاک ہوجائے تو دوسرا امیر بنانے میں مشورہ کرتے رہو گے۔ پھر جب یہ خلافت بزور تلوار ہوگی تو وہ بادشاہ ہوں گے اور بادشاہوں کی طرح ایک دوسرے پر غصہ کریں گے اور بادشاہوں کی طرح ایک

دوسرے پر ناراض ہوں گے۔

(٦٦) بَابُ غَزْوَةِ سِيفِ الْبَحْرِ، وَهُمْ يَتَلَقَّوْنَ عِيرًا لِّقُرَيْشٍ، وَّأَمِيرُهُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 66- غزوۂ سیف البحر کا بیان اور یہ دستہ قریش کے ایک قافلۂ تجارت کی گھات میں تھا اور ان کے امیر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے

٤٣٦٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ وَّهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُمِائَةٍ، فَخَرَجْنَا فَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَنِيَ الزَّادُ، فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ الْجَيْشِ فَجُمِعَ، فَكَانَ مِزْوَدَ تَمْرٍ، فَكَانَ يَقُوتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى فَنِيَ فَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ: مَا تُغْنِي عَنْكُمْ تَمْرَةٌ؟ فَقَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَنِيَتْ، ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ فَإِذَا حُوتٌ مِّثْلُ الظَّرِبِ فَأَكَلَ مِنْهُ الْقَوْمُ ثَمَانَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِضِلَعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنُصِبَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا. [راجع: ٢٤٨٣]

[4360] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر ساحلِ سمندر کی طرف بھیجا اور ان کا امیر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ اس میں تین سو آدمی شریک تھے۔ بہرحال ہم (مدینہ طیبہ سے) نکلے، ابھی راستے ہی میں تھے کہ زادِراہ ختم ہوگیا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ سب لوگ اپنا اپنا زادِ سفر ایک جگہ جمع کر دیں۔ زادِ سفر کھجور کے دو تھیلوں کے برابر جمع ہوا۔ اس میں سے وہ ہمیں ہر روز تھوڑا تھوڑا دیتے رہے حتی کہ وہ بھی ختم ہوگیا۔ پھر تو ہمیں ہر روز ایک ایک کھجور ملتی تھی۔ راویٔ حدیث نے کہا: بھلا تمھارا ایک کھجور سے کیا کام چلتا ہوگا؟ انھوں نے کہا کہ (ایک کھجور بھی غنیمت تھی) جب وہ بھی نہ رہی تو ہمیں اس کی قدر و قیمت معلوم ہوئی۔ پھر ہم سمندر کی طرف گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ بڑے ٹیلے کی طرح ایک مچھلی موجود ہے۔ ہمارا لشکر اس میں سے اٹھارہ (18) دن تک کھاتا رہا۔ پھر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اس کی دو پسلیاں کھڑی کی جائیں، دیکھا تو وہ اس قدر اونچی تھیں کہ سواری کے اونٹ پر کجاوہ رکھ کر اس کے نیچے سے گزارا گیا تو وہ سواری ان کے نیچے سے صاف نکل گئی اور پسلیوں تک نہ پہنچ سکی۔

٤٣٦١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: بَعَثَنَا

[4361] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم تین سو (300) سواروں کو بھیجا اور ہمارا امیر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو

رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثَمِائَةِ رَاكِبٍ، أَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيرَ قُرَيْشٍ فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ، فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبَطَ، فَسُمِّيَ ذٰلِكَ الْجَيْشُ جَيْشَ الْخَبَطِ، فَأَلْقَى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا: الْعَنْبَرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ وَّادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهِ حَتَّى ثَابَتْ إِلَيْنَا أَجْسَامُنَا فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِّنْ أَعْضَائِهِ فَنَصَبَهُ فَعَمَدَ إِلَى أَطْوَلِ رَجُلٍ مَّعَهُ، قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: ضِلَعًا مِّنْ أَعْضَائِهِ فَنَصَبَهُ وَأَخَذَ رَجُلًا وَّبَعِيرًا فَمَرَّ تَحْتَهُ، قَالَ جَابِرٌ: وَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ إِنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ نَهَاهُ.

بنایا۔ ہم قریش کے قافلے کا انتظار کرتے تھے۔ ساحل سمندر پر ہم پندرہ (15) دن تک پڑاؤ ڈالے رہے۔ ہمیں اس دوران میں سخت بھوک اور فاقے کا سامنا کرنا پڑا۔ نوبت بایں جارسید کہ ہم نے کیکر کے پتے کھا کر وقت پاس کیا، اس لیے اس لشکر کو "کیکر کے پتے کھانے والا لشکر" کہا جاتا ہے۔ پھر اتفاق سے سمندر نے ہمارے لیے ایک جانور کنارے پر پھینک دیا اس کا نام عنبر تھا۔ ہم نے اس کو پندرہ دن تک کھایا اور اس کی چربی کو تیل کے طور پر جسموں پر ملا تو ہمارے جسم موٹے اور قوی ہو گئے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی لی اور اسے کھڑا کیا۔ پھر لشکر سے جو طویل تر آدمی تھا اسے نیچے سے گزارا۔ سفیان بن عیینہ نے ایک مرتبہ اس طرح بیان کیا کہ انھوں نے ایک پسلی نکال کر کھڑی کر دی۔ پھر ایک شخص کو اونٹ پر سوار کر دیا تو وہ اس کے نیچے سے گزر گیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لشکر کے ایک آدمی نے پہلے تین اونٹ ذبح کیے، پھر تین اونٹ ذبح کیے اور جب تیسری مرتبہ تین اونٹ ذبح کیے تو پھر (امیر لشکر) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اسے روک دیا۔

وَكَانَ عَمْرٌو يَقُولُ: أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ: أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ لِأَبِيهِ: كُنْتُ فِي الْجَيْشِ فَجَاعُوا قَالَ: انْحَرْ، قَالَ: نَحَرْتُ، قَالَ: ثُمَّ جَاعُوا، قَالَ: انْحَرْ، قَالَ: نَحَرْتُ، قَالَ: ثُمَّ جَاعُوا، قَالَ: انْحَرْ، قَالَ: نَحَرْتُ، ثُمَّ جَاعُوا، قَالَ: انْحَرْ، قَالَ: نُهِيتُ. [راجع: ٢٤٨٣]

عمرو کہتے ہیں: ہمیں ابوصالح نے خبر دی کہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے کہا: میں اس لشکر میں تھا، لوگوں کو بھوک لگی تو ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اونٹ ذبح کرو۔ میں نے اونٹ ذبح کر دیا۔ پھر لوگوں کو بھوک لگی تو کہا کہ اونٹ نحر کرو۔ میں نے اونٹ ذبح کر دیا۔ پھر بھوک کا شکار ہوئے تو انھوں نے کہا: اونٹ ذبح کرو۔ میں نے اونٹ ذبح کر دیا۔ پھر لوگوں کو بھوک لگی تو اس مرتبہ مجھے امیر لشکر کی طرف سے منع کر دیا گیا۔

٤٣٦٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ

[4362] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے

جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ وَأُمِّرَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَّمْ نَرَ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ: الْعَنْبَرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ، فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِّنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ، وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَّقُولُ: قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: كُلُوا. فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «كُلُوا رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللّٰهُ، أَطْعِمُونَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ مِّنْهُ»، فَأَتَاهُ بَعْضُهُمْ فَأَكَلَهُ. [راجع: ٢٤٨٣]

کہا کہ جیش الخبط میں ہم بھی جہاد کے لیے گئے اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو ہم پر امیر مقرر کیا گیا تھا۔ ہمیں بھوک نے سخت ستایا تو سمندر نے ایک مردہ مچھلی پھینکی جسے عنبر کہا جاتا تھا۔ ہم نے اس جیسی مچھلی کبھی نہیں دیکھی تھی۔ ہم اسے پندرہ دن تک کھاتے رہے۔ حضرت ابوعبیدہ نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی لی جس کے نیچے سے ایک اونٹ سوار گزر گیا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس مچھلی کا گوشت کھاؤ۔ جب ہم مدینہ طیبہ لوٹ کر آئے تو نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اللہ کا بھیجا ہوا رزق تھا اسے کھاؤ اگر تمھارے پاس بچا ہو تو اس سے ہمیں بھی کھلاؤ۔'' (یہ سن کر) کسی نے آپ کو اس کا ٹکڑا لا کر دیا تو آپ نے بھی اسے تناول فرمایا۔

(٦٧) [بَابُ] حَجِّ أَبِي بَكْرٍ بِالنَّاسِ فِي سَنَةِ تِسْعٍ

باب: 67- نو ہجری کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا لوگوں کے ہمراہ حج کرنا

٤٣٦٣ - حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُّؤَذِّنُ فِي النَّاسِ: أَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ. [راجع: ٣٦٩]

[4363] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حجۃ الوداع سے پہلے جس حج کا امیر بنا کر بھیجا تھا، اس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے کئی آدمیوں کے ہمراہ قربانی کے دن یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کرنے کے لیے نہ آئے اور نہ کوئی شخص بیت اللہ کا ننگا طواف کرے۔

٤٣٦٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: آخِرُ سُورَةٍ نَّزَلَتْ كَامِلَةً: بَرَاءَةٌ، وَآخِرُ سُورَةٍ نَّزَلَتْ خَاتِمَةُ سُورَةِ النِّسَاءِ ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ﴾

[4364] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ آخری سورت جو پوری نازل ہوئی وہ سورۂ براءت ہے اور آخری آیت جو نازل ہوئی وہ سورۂ نساء کی یہ آیت ہے: ''اور آپ سے پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیں کہ اللہ تمھیں کلالہ کے متعلق فتویٰ دیتا ہے۔''

[النساء: ١٧٦]. [انظر: ٤٦٠٥، ٤٦٥٤، ٦٧٤٤]

(٦٨) [بَابُ] وَفْدِ بَنِي تَمِيمٍ

باب: 68- بنو تمیم کے وفد کا بیان

٤٣٦٥ – حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي صَخْرَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى نَفَرٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِي تَمِيمٍ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا، فَرُئِيَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ، فَجَاءَ نَفَرٌ مِّنَ الْيَمَنِ فَقَالَ: «اقْبَلُوا الْبُشْرٰى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ»، قَالُوا: قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ. [راجع: ٣١٩٠]

[4365] حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: بنوتمیم کا وفد نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''اے بنوتمیم! بشارت قبول کرو۔'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے ہمیں بشارت دی ہے مال بھی تو عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ کے چہرے پر اس کے اثرات دیکھے گئے۔ پھر یمن سے ایک وفد آیا تو آپ نے فرمایا: ''بنوتمیم نے تو بشارت کو قبول نہیں کیا تم ہی اس بشارت کو قبول کر لو۔'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم نے قبول کیا۔

فائدہ: بنوتمیم کا پورا قبیلہ اس طرح کا نہ تھا، صرف چند افراد تھے جن سے یہ غلطی ہوئی، رسول اللہ ﷺ اس لیے ناراض ہوئے کہ ان لوگوں نے جنت کی دائمی نعمتوں کو ٹھکرا کر دنیا کے حقیر مال کا مطالبہ کیا، حالانکہ اگر وہ رسول اللہ ﷺ کی بشارت کو قبول کر لیتے تو انھیں دنیا میں بھی بہت کچھ ملتا، البتہ اہل یمن کی خوش بختی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی بشارت کو قبول کیا، اس سے یمن اور اہل یمن کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

(٦٩) بَابٌ:

باب: 69- بلا عنوان

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: غَزْوَةُ عُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ بَدْرٍ، بَنِي الْعَنْبَرِ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ فَأَغَارَ وَأَصَابَ مِنْهُمْ نَاسًا وَّسَبٰى مِنْهُمْ سِبَاءً.

ابن اسحاق نے کہا: عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر کا بنوتمیم کی شاخ بنوعنبر سے لڑائی کرنا۔ نبی ﷺ نے انھیں اس غزوے کے لیے بھیجا تھا۔ انھوں نے ان پر حملہ کیا اور ان کے مردوں کو ہلاک کر کے ان کی عورتوں کو قیدی بنالیا۔

٤٣٦٦ – حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ

[4366] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں اس وقت سے ہمیشہ بنوتمیم سے محبت کرتا ہوں جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبانی ان کی تین خوبیاں سنی ہیں۔ آپ ﷺ نے ان کے متعلق فرمایا: ''بنوتمیم

يَقُولُهَا فِيهِمْ: «هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ». وَكَانَتْ فِيهِمْ سَبِيَّةٌ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ: «أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ»، وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ: «هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمٍ، أَوْ قَوْمِي». [راجع: ٢٥٤٣]

دجال کے خلاف میری امت میں سب سے زیادہ سخت لوگ ثابت ہوں گے۔" بنوتمیم کی ایک قیدی خاتون حضرت عائشہ ؓ کے پاس تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے آزاد کردو کیونکہ یہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔" بنوتمیم کے صدقات آئے تو آپ نے فرمایا: "یہ ایک قوم یا میری قوم کے صدقات ہیں۔"

٤٣٦٧ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدِ بْنِ زُرَارَةَ، فَقَالَ عُمَرُ: بَلْ أَمِّرِ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا أَرَدْتَ إِلَّا خِلَافِي، قَالَ عُمَرُ: مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ، فَتَمَارَيَا حَتّٰى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، فَنَزَلَ فِي ذٰلِكَ ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تُقَدِّمُوا۟ بَيْنَ يَدَىِ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ﴾ [الحجرات: ١] حَتّٰى انْقَضَتْ. [انظر: ٤٨٤٥، ٤٨٤٧، ٧٣٠٢]

[4367] حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ بنوتمیم کے چند سوار نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوبکر ؓ نے کہا: آپ قعقاع بن معبد بن زرارہ کو امیر مقرر کر دیں۔ حضرت عمر ؓ نے کہا: بلکہ آپ اقرع بن حابس کو ان کا امیر بنا دیں۔ اس بات پر حضرت ابوبکر ؓ نے حضرت عمر سے کہا: تمھارا مقصد صرف مجھ سے اختلاف کرنا ہے۔ حضرت عمر ؓ نے کہا: میری غرض آپ کی مخالفت کرنا نہیں ہے۔ دونوں اتنا جھگڑے کہ ان کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کیں: "اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے مت بڑھو......" آخر آیت تک

(٧٠) بَابُ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ

باب:70- وفد عبدالقیس کا بیان

٤٣٦٨ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ [رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا]: إِنَّ لِي جَرَّةً تُنْتَبَذُ لِي فِيهَا نَبِيذًا فَأَشْرَبُهُ حُلْوًا فِي جَرٍّ، إِنْ أَكْثَرْتُ مِنْهُ فَجَالَسْتُ الْقَوْمَ فَأَطَلْتُ الْجُلُوسَ خَشِيتُ أَنْ أَفْتَضِحَ، فَقَالَ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا النَّدَامٰى»، فَقَالُوا: يَا

[4368] حضرت ابو جمرہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے کہا: میرا ایک مٹکا ہے جس میں میرے لیے نبیذ، یعنی کھجور کا شربت تیار کیا جاتا ہے۔ میں اسے میٹھا کر کے پیتا رہتا ہوں۔ اگر میں اس سے زیادہ پی لوں اور قوم میں دیر تک بیٹھا رہوں تو مجھے خطرہ رہتا ہے کہ مبادا رسوا ہو جاؤں۔ حضرت ابن عباس ؓ نے کہا کہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: "قوم کا آنا مبارک ہو، رسوا اور شرمندہ ہو کر نہیں

رَسُولَ اللهِ! إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ مُّضَرَ وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحُرُمِ، حَدِّثْنَا بِجُمَلٍ مِّنَ الْأَمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُو بِهِ مَنْ وَّرَاءَنَا، قَالَ: «آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَّأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: الْإِيمَانُ بِاللهِ، هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللهِ؟ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: مَا انْتُبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ». [راجع: ٥٣]

آئے۔'' انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلۂ مضر کے مشرک رہتے ہیں، اس لیے ہم آپ کے پاس حرمت والے مہینوں کے سوانہیں آسکتے۔ آپ ہمیں دین کے معاملے میں مختصر مگر جامع احکام بتائیں جن پر عمل پیرا ہوکر ہم جنت میں داخل ہوسکیں اور اپنے پیچھے رہنے والوں کو بھی ان کی دعوت دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے روکتا ہوں۔ اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہوں۔ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر ایمان لانا کیا چیز ہے؟ اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا، نیز تم مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرتے رہنا۔ چار چیزوں سے تمھیں منع کرتا ہوں: کدو کے برتن، لکڑی کے بنائے ہوئے برتن، سبز روغن کردہ مٹکے اور تارکول سے روغن شدہ برتنوں میں نبیذ نہ بنایا جائے۔''

٤٣٦٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَّقُولُ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَّبِيعَةَ وَقَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ، فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ، فَمُرْنَا بِأَشْيَاءَ نَأْخُذُ بِهَا وَنَدْعُو إِلَيْهَا مَنْ وَّرَاءَنَا، قَالَ: «آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ، وَّأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: الْإِيمَانِ بِاللهِ، شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ - وَعَقَدَ وَاحِدَةً - وَّإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَأَنْ تُؤَدُّوا لِلّٰهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ». [راجع: ٥٣]

[4369] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ قبیلۂ عبدالقیس کا وفد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم ربیعہ قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلۂ مضر کے کافر رہتے ہیں۔ ہم حرمت والے مہینوں کے علاوہ آپ کے پاس نہیں آسکتے، لہٰذا آپ ہمیں چند ایسے امور کا حکم دیں جن پر ہم خود بھی عمل کریں اور اپنے پیچھے جو لوگ ہیں ان کو دعوت دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے تمھیں منع کرتا ہوں: اللہ پر ایمان لانا، یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اس کے بعد آپ نے ایک گرہ لگائی۔ نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، نیز تم مالِ غنیمت سے اللہ

کے لیے خمس ادا کرو۔ اور میں تمھیں کدو کے برتن، لکڑی کو کرید کر بنائے گئے برتن، سبز مٹکوں اور تارکول کے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کرتا ہوں۔"

٤٣٧٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو: وَّقَالَ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرٍ: أَنَّ كُرَيْبًا مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَرْسَلُوا إِلَى عَائِشَةَ فَقَالُوا: اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَإِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّيهِمَا وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْهُمَا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَكُنْتُ أَضْرِبُ مَعَ عُمَرَ النَّاسَ عَنْهُمَا، قَالَ كُرَيْبٌ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي، فَقَالَتْ: سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَأَخْبَرْتُهُمْ فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهَى عَنْهُمَا وَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِي حَرَامٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْخَادِمَ فَقُلْتُ: قُومِي إِلَى جَنْبِهِ فَقُولِي: تَقُولُ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَمْ أَسْمَعْكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا؟ فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي، فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ! سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، إِنَّهُ أَتَانِي أُنَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ

[4370] حضرت کریب مولی ابن عباس سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما، عبدالرحمٰن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما نے انھیں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجا اور کہا کہ انھیں ہم سب کی طرف سے سلام کہیں اور ان سے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے متعلق سوال کریں کیونکہ ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ آپ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتی ہیں اور ہمیں یہ بھی خبر پہنچی ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ لوگوں کو ان دو رکعتوں کے پڑھنے کی بنا پر مارتا تھا۔ کریب کہتے ہیں کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور انھیں وہ پیغام پہنچایا جو ان حضرات نے مجھے دیا تھا۔ ام المومنین نے فرمایا: ان کے متعلق حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرو، چنانچہ میں نے ان حضرات کو حضرت ام المومنین کے ارشاد کی اطلاع دی تو انھوں نے مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس وہی پیغام دے کر بھیجا جو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیا تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو ان دو رکعتوں سے منع کرتے ہوئے سنا۔ دراصل واقعہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے نماز عصر پڑھی، پھر میرے پاس تشریف لائے جبکہ میرے پاس انصار کے قبیلۂ بنو حرام کی چند عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ میں نے آپ کے پاس خادمہ بھیجی اور اس سے کہا کہ آپ ﷺ کے پہلو میں کھڑے ہو کر عرض کرو: اللہ کے رسول! ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: کیا میں نے آپ کو ان دو

الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ». [راجع: ١٢٣٣]

رکعتوں سے منع کرتے نہیں سنا ہے جبکہ اب میں آپ کو یہ دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھ رہی ہوں؟ پھر اگر آپ ﷺ ہاتھ سے اشارہ فرمائیں تو پیچھے ہٹ جانا، چنانچہ خادمہ نے اسی طرح کیا۔ آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ کیا تو وہ پیچھے ہٹ گئی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''اے ابوامیہ کی بیٹی! تم نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے متعلق پوچھا ہے۔ دراصل میرے پاس قبیلۂ عبدالقیس کے لوگ اپنی قوم کی جانب سے بغرض اسلام آئے تھے، جنھوں نے مجھے ظہر کی نماز کے بعد دو رکعتوں سے غافل کر دیا۔ یہ وہی دو رکعتیں ہیں۔''

٤٣٧١ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ - هُوَ ابْنُ طَهْمَانَ - عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ - بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ - فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُوَاثَى، يَعْنِي قَرْيَةً مِّنَ الْبَحْرَيْنِ. [راجع: ٨٩٢]

[4371] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی مسجد، یعنی مسجد نبوی کے بعد سب سے پہلا جمعہ جواثیٰ کی مسجد عبدالقیس میں قائم ہوا۔ جواثیٰ، علاقۂ بحرین کا ایک گاؤں ہے۔

(٧١) بَابُ وَفْدِ بَنِي حَنِيفَةَ، وَحَدِيثِ ثُمَامَةَ ابْنِ أُثَالٍ

باب: 71- وفد بنوحنیفہ اور ثمامہ بن اُثال کے واقعات کا بیان

٤٣٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ: ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟» فَقَالَ: عِنْدِي

[4372] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے نجد کی طرف کچھ سوار بھیجے تو وہ قبیلۂ بنوحنیفہ کے ایک شخص کو گرفتار کر لائے جسے ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا۔ صحابۂ کرام ؓ نے اسے مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور ثمامہ سے پوچھا: ''ثمامہ! بتاؤ کیا خیال ہے؟'' اس نے کہا: اے محمد (ﷺ)! میرے پاس خیر ہے۔ اگر آپ مجھے مار دیں گے تو

خَيْرٌ يَّا مُحَمَّدُ! إِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَا دَمٍ، وَّإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ، وَّإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ، فَتُرِكَ حَتّٰى كَانَ الْغَدُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: «مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟» قَالَ: مَا قُلْتُ لَكَ، إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ، فَتَرَكَهُ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ، فَقَالَ: «مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟» فَقَالَ: عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ، فَقَالَ: «أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ»، فَانْطَلَقَ إِلٰى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ، فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، يَا مُحَمَّدُ! وَاللهِ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَّجْهِكَ، فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ إِلَيَّ، وَاللهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ فَأَصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيَّ، وَاللهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ إِلَيَّ، وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ، فَمَاذَا تَرٰى؟ فَبَشَّرَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَأَمَرَهُ أَنْ يَّعْتَمِرَ، فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ: صَبَوْتَ؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ وَلٰكِنْ أَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَا وَاللهِ لَا يَأْتِيكُمْ مِّنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَأْذَنَ فِيهَا النَّبِيُّ ﷺ. [راجع: ٤٦٢]

ایسے شخص کو ماریں گے جو خونی ہے اور اگر احسان رکھ کر مجھے چھوڑ دیں گے تو میں آپ کا شکر گزار ہوں گا۔ اگر آپ مال چاہتے ہیں تو جتنا چاہیں طلب کریں۔ یہ سن کر آپ نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا۔ پھر دوسرے دن پوچھا: ''اے ثمامہ! بتاؤ تمھارا کیا خیال ہے؟ اس نے کہا: میرا خیال وہی ہے جو کل عرض کر چکا ہوں کہ اگر آپ احسان کریں گے تو ایک قدر دان پر احسان کریں گے۔ آپ نے پھر اسے رہنے دیا۔ تیسرے دن پوچھا: ''اے ثمامہ تمھارا کیا خیال ہے؟'' اس نے کہا: وہی جو میں آپ سے پہلے بیان کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ثمامہ کو چھوڑ دو۔'' چنانچہ اسے چھوڑ دیا گیا تو وہ مسجد کے قریب ایک تالاب پر گیا۔ وہاں سے غسل کر کے پھر مسجد میں آ گیا اور کہنے لگا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بلاشبہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اے محمد (ﷺ)! اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ مجھے روئے زمین پر آپ کے چہرے سے بڑھ کر کوئی اور چہرہ برا معلوم نہ ہوتا تھا اور اب مجھے آپ کا چہرہ سب چہروں سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ کی قسم! مجھے آپ کے دین سے بڑھ کر کوئی اور دین برا معلوم نہ ہوتا تھا اور اب مجھے آپ کا دین سب سے اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اللہ کی قسم! میرے نزدیک آپ کے شہر سے زیادہ کوئی شہر برا نہ تھا اور اب مجھے آپ کا شہر سب شہروں سے زیادہ محبوب ہے۔ آپ کے سواروں نے مجھے اس وقت گرفتار کیا جب میں عمرے کی نیت سے جا رہا تھا۔ اب آپ کیا فرماتے ہیں؟ نبی ﷺ نے اسے مبارک باد دی، نیز اسے عمرہ کرنے کا حکم دیا، چنانچہ وہ عمرہ کرنے کے لیے جب مکے آیا تو کسی نے اس سے کہا: تو بے دین ہو گیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں بلکہ میں تو محمد رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر مسلمان ہوا ہوں۔

اللہ کی قسم! اب نبی ﷺ کی اجازت کے بغیر تمھارے پاس یمامہ سے گندم کا ایک دانہ بھی نہیں آئے گا۔

فائدہ: حضرت ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ جب عمرہ کر کے واپس آئے اور یمامہ پہنچ کر اہل یمن کو حکم نامہ جاری کر دیا کہ اہل مکہ کو غلہ نہ بھیجا جائے تو انھوں نے غلہ روک لیا، آخر اہل مکہ نے تنگ آ کر رسول اللہ ﷺ کو خط لکھا کہ آپ تو صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور ہم آپ سے صلہ رحمی کے امیدوار ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ثمامہ کو لکھا کہ وہ دوسرے لوگوں کو مکہ میں غلہ بھیجنے سے منع نہ کرے، چنانچہ انھوں نے اپنے دوسرے حکم نامہ کے ذریعے سے اس پابندی کو ختم کر دیا۔[1]

٤٣٧٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ يَقُولُ: إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ، وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِّنْ قَوْمِهِ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ ابْنِ شَمَّاسٍ وَّفِي يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قِطْعَةُ جَرِيدٍ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ: «لَوْ سَأَلْتَنِي هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللهِ فِيكَ، وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللهُ، وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا رَأَيْتُ، وَهٰذَا ثَابِتُ ابْنُ قَيْسٍ يُجِيبُكَ عَنِّي»، ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ. [راجع: ٣٦٢٠]

[4373] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: مسیلمہ کذاب نبی ﷺ کے عہد مبارک میں (مدینہ طیبہ) آیا اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ اگر محمد ﷺ مجھے اپنا خلیفہ نامزد کر دیں تو میں آپ کا فرمانبردار ہو جاؤں گا۔ اور وہ اپنی قوم کے بیشتر لوگوں کو بھی ساتھ لایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک چھڑی تھی۔ آپ نے مسیلمہ کذاب اور اس کے ساتھیوں کے سامنے کھڑے ہو کر فرمایا: ''اگر تو مجھ سے یہ چھڑی مانگے تو میں تجھے یہ بھی نہیں دوں گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تیری تقدیر میں لکھ دیا ہے تو اس سے نہیں بچ سکتا۔ اور اگر تو روگردانی کرے گا تو اللہ تعالیٰ تجھے تباہ کر دے گا بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ تو وہی ہے جس کا حال مجھے اللہ (خواب میں) دکھا چکا ہے۔ اب میری طرف سے یہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ تجھ سے گفتگو کرے گا۔'' پھر آپ واپس تشریف لے آئے۔

٤٣٧٤ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: «إِنَّكَ أُرَى الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا أَرَيْتُ»، فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَّأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ

[4374] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کا مطلب دریافت کیا: ''تو وہی شخص ہے جس کا حال مجھے خواب میں بتایا گیا ہے۔'' تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ رسول

1 فتح الباري: 111/8.

ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا، فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي، أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ، وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ». [راجع: ٣٦٢١]

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک مرتبہ میں سو رہا تھا کہ میں نے بحالت خواب اپنے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھے۔ میں اس سے فکر مند ہوا۔ پھر خواب ہی میں مجھے بذریعۂ وحی ارشاد ہوا کہ ان دونوں پر پھونک مارو۔ میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے۔ میں نے اس کی تعبیر یہ سمجھی کہ میرے بعد دو جھوٹے شخص نبوت کا دعویٰ کریں گے: ایک اسود عنسی اور دوسرا مسیلمہ کذاب ہوگا۔''

٤٣٧٥ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ فَأُتِيتُ بِخَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِي كَفِّي سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَكَبُرَا عَلَيَّ، فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا، فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا: صَاحِبَ صَنْعَاءَ، وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ». [راجع: ٣٦٢١]

[4375] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بحالت خواب مجھے روئے زمین کے خزانے دے دیے گئے اور سونے کے دو کنگن میرے ہاتھوں میں پہنائے گئے جو مجھے بہت بڑے (بھاری) معلوم ہوئے۔ پھر مجھے بذریعۂ وحی حکم ہوا کہ میں ان پر پھونک ماروں۔ میں نے ان پر پھونکا تو وہ دونوں اڑ گئے۔ میں نے خواب کی تعبیر یہ سمجھی کہ دو کذاب ہیں، جن کے درمیان میں خود ہوں: اور وہ دونوں صاحب صنعاء (عنسی) اور صاحب یمامہ (مسیلمہ) ہیں۔''

٤٣٧٦ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَهْدِيَّ بْنَ مَيْمُونٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ يَقُولُ: كُنَّا نَعْبُدُ الْحَجَرَ فَإِذَا وَجَدْنَا حَجَرًا هُوَ أَخْيَرُ مِنْهُ أَلْقَيْنَاهُ وَأَخَذْنَا الْآخَرَ فَإِذَا لَمْ نَجِدْ حَجَرًا جَمَعْنَا جُثْوَةً مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ جِئْنَا بِالشَّاةِ فَحَلَبْنَاهُ عَلَيْهِ ثُمَّ طُفْنَا بِهِ، فَإِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَجَبٍ قُلْنَا: مُنَصِّلُ الْأَسِنَّةِ، فَلَا نَدَعُ رُمْحًا فِيهِ حَدِيدَةٌ وَّلَا سَهْمًا فِيهِ حَدِيدَةٌ إِلَّا نَزَعْنَاهُ وَأَلْقَيْنَاهُ شَهْرَ رَجَبٍ.

[4376] مہدی بن میمون سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ابو رجاء عطاردی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم پتھروں کی عبادت کیا کرتے تھے، چنانچہ جب ہم کوئی ایسا پتھر دیکھتے جو پہلے پتھر سے اچھا ہوتا تو پہلے کو پھینک کر اسے پکڑ لیتے تھے۔ اگر ہمیں کوئی پتھر نہ ملتا تو مٹی کا ڈھیر بنا لیتے، پھر بکری لاتے اور اس پر بکری کا دودھ دوہتے، پھر اس کا طواف کرتے تھے۔ جب رجب کا مہینہ آتا تو ہم کہتے: یہ تیروں سے پھل الگ کر دینے کا مہینہ ہے، لہٰذا ہم کوئی نیزہ نہیں چھوڑتے تھے جس میں لوہا لگا ہوتا اور نہ کوئی تیر ہی جس میں پھل ہوتا مگر اسے نکال پھینکتے تھے۔ الغرض ہم اسے ماہ رجب میں پھینک دیتے تھے۔

٤٣٧٧ - وَسَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ يَقُولُ: كُنْتُ يَوْمَ بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ غُلَامًا أَرْعَى الْإِبِلَ عَلَى أَهْلِي، فَلَمَّا سَمِعْنَا بِخُرُوجِهِ فَرَرْنَا إِلَى النَّارِ، إِلَى مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ.

[4377] (مہدی بن میمون ہی نے کہا کہ) میں نے ابورجاء کو یہ کہتے ہوئے سنا: جب نبی ﷺ مبعوث ہوئے تو میں کمسن لڑکا تھا، اپنے گھر والوں کے اونٹ چرایا کرتا تھا۔ جب ہمیں آپ کے غلبے کی خبر ملی تو ہم بھاگ کر آگ کی طرف چلے گئے، یعنی مسیلمہ کذاب کو نبی مان لیا۔

فائدہ: ابورجاء نے رسول اللہ ﷺ کا عہد پایا تھا لیکن شرف صحابیت سے محروم رہے، اس کے بعد مسلمان ہوئے۔

(٧٢) [بَابُ] قِصَّةِ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيِّ

باب: 72- اسود عنسی کا واقعہ

٤٣٧٨ - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ نَشِيطٍ - وَكَانَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ اسْمُهُ عَبْدُ اللهِ -: أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ فِي دَارِ بِنْتِ الْحَارِثِ، وَكَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ الْحَارِثِ بْنِ كُرَيْزٍ وَهِيَ أُمُّ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ، فَأَتَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَهُوَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ: خَطِيبُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَفِي يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَضِيبٌ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَكَلَّمَهُ، فَقَالَ لَهُ مُسَيْلِمَةُ: إِنْ شِئْتَ خَلَّيْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْأَمْرِ ثُمَّ جَعَلْتَهُ لَنَا بَعْدَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ سَأَلْتَنِي هٰذَا الْقَضِيبَ مَا أَعْطَيْتُكَهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا رَأَيْتُ، وَهٰذَا ثَابِتُ ابْنُ قَيْسٍ وَسَيُجِيبُكَ عَنِّي»، فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ. [راجع: ٣٦٢٠]

[4378] حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمیں یہ بات پہنچی کہ مسیلمہ کذاب مدینہ طیبہ میں آیا ہے اور اس نے بنت حارث کی حویلی میں پڑاؤ کیا ہے۔ اس کے نکاح میں حارث بن کریز کی بیٹی تھی اور وہ (عبداللہ بن) عبداللہ بن عامر کی ماں تھی۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس بھی تھے۔ یہ وہی ہیں جنھیں رسول اللہ ﷺ کا خطیب کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں کھجور کی چھڑی تھی۔ آپ ﷺ اس کے پاس آ کر ٹھہرے اور اس سے گفتگو کی تو مسیلمہ کذاب نے کہا: اگر آپ چاہیں تو اپنے بعد حکومت اور خلافت ہمارے حوالے کر دیں۔ آپ کی زندگی میں حکومت آپ کے پاس رہے گی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو مجھ سے یہ چھڑی مانگے تو میں تجھے یہ بھی نہیں دوں گا اور میں سمجھتا ہوں کہ تو وہی ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے۔ یہ ثابت بن قیس ہیں میری طرف سے تیری باتوں کا یہی جواب دیں گے۔'' اس کے بعد نبی ﷺ وہاں سے تشریف لے آئے۔

٤٣٧٩ - قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللهِ ﷺ الَّتِي

[4379] عبیداللہ بن عبداللہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے رسول اللہ ﷺ کے اس

ذَكَرَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : ذُكِرَ لِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُرِيتُ أَنَّهُ وُضِعَ فِي يَدَيَّ إِسْوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَفُظِعْتُهُمَا وَكَرِهْتُهُمَا، فَأُذِنَ لِي فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ».

خواب کے متعلق دریافت کیا جس کا آپ نے ذکر فرمایا تھا۔ حضرت ابن عباس ؓ نے بتایا کہ میری معلومات کے مطابق نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں سو رہا تھا، مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن ہیں۔ میں ان سے بہت گھبرایا اور ان دونوں کنگنوں سے مجھے تشویش لاحق ہوئی۔ اس دوران میں مجھے ان پر پھونک مارنے کی اجازت دی گئی۔ میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ دونوں کنگن اڑ گئے۔ میں نے اس خواب کی تعبیر دو جھوٹوں سے کی جو عنقریب ظاہر ہوں گے۔''

فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ : أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ الَّذِي قَتَلَهُ فَيْرُوزُ بِالْيَمَنِ، وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ. [راجع: ٣٦٢١]

عبید اللہ نے کہا: ان میں ایک اسود عنسی ہے جسے فیروز نے یمن میں قتل کیا اور دوسرا مسیلمہ کذاب ہے۔

(٧٣) [بَابُ] قِصَّةِ أَهْلِ نَجْرَانَ

باب:73- نجران کے عیسائیوں کا واقعہ

٤٣٨٠ - حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ صَاحِبَا نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يُرِيدَانِ أَنْ يُلَاعِنَاهُ، قَالَ: فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: لَا تَفْعَلْ، فَوَاللهِ لَئِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَاعَنَّا لَا نُفْلِحُ نَحْنُ وَلَا عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا، قَالَا: إِنَّا نُعْطِيكَ مَا سَأَلْتَنَا وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا أَمِينًا وَّلَا تَبْعَثْ مَعَنَا إِلَّا أَمِينًا، فَقَالَ: «لَأَبْعَثَنَّ مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ»، فَاسْتَشْرَفَ لَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «قُمْ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ»، فَلَمَّا قَامَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰذَا أَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ». [راجع: ٣٧٤٥]

[4380] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ سرداران نجران عاقب اور سید مباہلے کے ارادے سے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ فرمایا: ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: مباہلہ مت کرو کیونکہ اگر وہ سچے نبی ہیں اور ہم ان سے مباہلہ کریں تو ہماری اور ہماری اولاد سب کی تباہی ہو جائے گی، چنانچہ دونوں نے آپ سے عرض کی: آپ جو ہمیں فرمائیں گے ہم وہ ادا کرتے رہیں گے۔ آپ ہمارے ساتھ کسی امانت دار کو بھیج دیں۔ ازراہ کرم کسی امین ہی کو بھیجیں۔ آپ نے فرمایا: ''میں تمھارے ساتھ ضرور ایک ایسے امانت دار کو بھیجوں گا جو اعلیٰ درجے کا امین ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام گردنیں اٹھا کر دیکھنے لگے (کہ وہ کون خوش قسمت ہے؟) تو آپ نے فرمایا: ''ابوعبیدہ بن جراح! کھڑے ہو جاؤ۔'' پھر جب وہ

کھڑے ہو گئے تو آپ نے فرمایا: ''یہ شخص اس امت کے امین ہیں۔''

٤٣٨١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: ابْعَثْ لَنَا رَجُلًا أَمِينًا، فَقَالَ: «لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ» فَاسْتَشْرَفَ لَهُ النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ. [راجع: ٣٧٤٥]

[4381] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ اہل نجران نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: ہمارے پاس کسی امین شخص کو بھیجیں۔ آپ نے فرمایا: ''میں تمھارے پاس ایسا امانت دار ضرور بھیجوں گا جو کامل امین ہے۔'' لوگوں نے آپ کی طرف گردنیں اونچی کیں تو آپ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا۔

٤٣٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ، وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ». [راجع: ٣٧٤٤]

[4382] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ہر امت میں ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے۔''

(٧٤) [بَابُ] قِصَّةِ عُمَانَ وَالْبَحْرَيْنِ

باب: 74- عمان اور بحرین کا واقعہ

٤٣٨٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا»، ثَلَاثًا، فَلَمْ يَقْدَمْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ دَيْنٌ أَوْ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنِي، قَالَ جَابِرٌ: فَجِئْتُ أَبَا بَكْرٍ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا»، ثَلَاثًا.

[4383] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اگر بحرین سے مال آیا تو میں تجھے اتنا اتنا دوں گا۔'' یہ تین مرتبہ فرمایا، لیکن بحرین سے جب مال آیا تو رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو چکی تھی۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس وہ مال پہنچا تو انھوں نے ایک منادی کے ذریعے سے اعلان کیا کہ جس شخص کا نبی ﷺ کے ذمے قرض ہو یا آپ نے کسی سے کوئی وعدہ کیا ہو تو وہ میرے پاس آئے۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انھیں بتایا کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا: ''اگر بحرین سے مال آیا تو

قَالَ: فَأَعْطَانِي، قَالَ جَابِرٌ: فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَلَمْ يُعْطِنِي، فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، فَإِمَّا أَنْ تُعْطِيَنِي وَإِمَّا أَنْ تَبْخَلَ عَنِّي، فَقَالَ: أَقُلْتَ: تَبْخَلُ عَنِّي؟ وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ؟ قَالَهَا ثَلَاثًا، مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيَكَ.

میں تجھے اتنا اتنا دوں گا۔" آپ نے تین مرتبہ ایسا فرمایا تھا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر نے مجھے مال دیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے مال طلب کیا لیکن انھوں نے مجھے کچھ نہ دیا۔ میں دوبارہ ان کے پاس گیا پھر بھی کچھ نہ دیا۔ میں تیسری مرتبہ پھر گیا لیکن انھوں نے پھر بھی کچھ نہ دیا۔ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: میں آپ کے پاس آیا آپ نے مجھے مال نہ دیا، پھر دوبارہ آیا تو آپ نے نہ دیا، پھر تیسری مرتبہ آیا تو آپ نے مجھے کچھ نہ دیا، مجھے مال دیں یا پھر آپ میرے معاملے میں بخل سے کام لیتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ نے میری طرف بخل کی نسبت کی ہے؟ بخل سے زیادہ بری بیماری کون سی ہو سکتی ہے؟ انھوں نے یہ جملہ تین مرتبہ دہرایا۔ (کہنے لگے:) میں نے ایک مرتبہ بھی تم سے روکنے کا ارادہ نہیں کیا۔ میں چاہتا تھا کہ ذرا ٹھہر کر دوں گا۔

وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: جِئْتُهُ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ: عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَوَجَدْتُهَا خَمْسَمِائَةٍ، فَقَالَ: خُذْ مِثْلَهَا، مَرَّتَيْنِ. [راجع: ٢٢٩٦]

ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو مجھے انھوں نے کہا: ان کو شمار کرو۔ میں نے شمار کیا تو وہ پانچ سو درہم تھے۔ انھوں نے فرمایا: اس طرح دو مرتبہ اور لے لو۔

(٧٥) بَابُ قُدُومِ الْأَشْعَرِيِّينَ وَأَهْلِ الْيَمَنِ

باب: 75- اہل یمن اور اشعری لوگوں کا (رسول اللہ ﷺ کے پاس) آنا

وَقَالَ أَبُو مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ».

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "وہ (اشعری) مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔"

٤٣٨٤ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَإِسْحَاقُ ابْنُ نَصْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ

[4384] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے۔ ہم کچھ عرصہ (مدینہ طیبہ میں) ٹھہرے۔ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور

الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِينًا مَّا نُرَى ابْنَ مَسْعُودٍ وَّأُمَّهُ إِلَّا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ مِنْ كَثْرَةِ دُخُولِهِمْ وَلُزُومِهِمْ لَهُ. [راجع: ٣٧٦٣]

ان کی والدہ ماجدہ کو اہل بیت ہی سے گمان کرتے تھے کیونکہ یہ حضرات آپ ﷺ کے گھر بکثرت آتے جاتے اور آپ کے ہاں اکثر رہتے تھے۔

٤٣٨٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ أَبُو مُوسٰى أَكْرَمَ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ جَرْمٍ وَّإِنَّا لَجُلُوسٌ عِنْدَهُ وَهُوَ يَتَغَدّٰى دَجَاجًا وَّفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ، فَدَعَاهُ إِلَى الْغَدَاءِ، فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ، فَقَالَ: هَلُمَّ فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْكُلُهُ، فَقَالَ: إِنِّي حَلَفْتُ لَا آكُلُهُ، فَقَالَ: هَلُمَّ أُخْبِرْكَ عَنْ يَّمِينِكَ، إِنَّا أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ نَفَرٌ مِّنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَأَبٰى أَنْ يَّحْمِلَنَا، فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ أَنْ لَّا يَحْمِلَنَا، ثُمَّ لَمْ يَلْبَثِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أُتِيَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ، فَلَمَّا قَبَضْنَاهَا قُلْنَا: تَغَفَّلْنَا النَّبِيَّ ﷺ يَمِينَهُ لَا نُفْلِحُ بَعْدَهَا أَبَدًا. فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَّا تَحْمِلَنَا وَقَدْ حَمَلْتَنَا، قَالَ: «أَجَلْ وَلٰكِنْ لَّا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِّنْهَا». [راجع: ٣١٣٣]

[4385] حضرت زہدم سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب حضرت ابوموسیٰ ؓ آئے تو انھوں نے قبیلۂ جرم کا بہت اعزاز و احترام کیا۔ ہم آپ کی خدمت میں بیٹھے تھے جبکہ آپ مرغی کا گوشت کھا رہے تھے۔ حاضرین میں سے ایک صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نے انھیں بھی کھانے پر بلایا تو ان صاحب نے کہا: جب سے میں نے ان مرغیوں کو کچھ چیزیں کھاتے دیکھا ہے، اسی وقت سے مجھے ان کے گوشت سے گھن آنے لگی ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نے فرمایا: آؤ، میں نے خود نبی ﷺ کو اس کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔ اس نے کہا: لیکن میں نے اس کا گوشت نہ کھانے کی قسم اٹھا رکھی ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نے کہا کہ آؤ میں تمھاری قسم کے متعلق بھی تمھیں بتاتا ہوں۔ ہمارے قبیلۂ اشعر کے کچھ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے سواریاں مانگنے لگے۔ آپ نے ہمیں سواریاں مہیا کرنے سے انکار کر دیا۔ ہم نے پھر سواری کا مطالبہ کیا تو آپ نے قسم اٹھائی کہ آپ ہمیں سواری مہیا نہیں کریں گے۔ پھر نبی ﷺ تھوڑی دیر ہی ٹھہرے تھے کہ آپ کے پاس غنیمت کے اونٹ آ گئے۔ آپ نے ان میں سے پانچ اونٹ ہمیں دینے کا حکم دیا۔ جب ہم نے انھیں اپنے قبضے میں لے لیا تو ہمیں خیال آیا کہ ہم نے تو نبی ﷺ کو قسم سے غافل کر دیا ہے۔ اس کے بعد تو ہم کسی صورت میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے، چنانچہ میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: اللہ

کے رسول! آپ نے تو ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم اٹھائی تھی جبکہ اب آپ نے ہمیں سواریاں مہیا کر دی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں ایسا ہی ہے لیکن جب میں کسی بات پر قسم اٹھا لیتا ہوں پھر اس کے علاوہ کوئی دوسری صورت مجھے بہتر نظر آئے تو وہی کرتا ہوں جو اچھا اور بہتر ہوتا ہے (اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں)۔''

٤٣٨٦ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرَةَ جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ: جَاءَتْ بَنُو تَمِيمٍ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَبْشِرُوا يَا بَنِي تَمِيمٍ»، فَقَالُوا: أَمَّا إِذَا بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا، فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَجَاءَ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اقْبَلُوا الْبُشْرٰى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ»، قَالُوا: قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ. [راجع: ٣١٩٠]

[4386] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ بنوتمیم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''اے بنوتمیم! تمھیں بشارت ہو۔'' انھوں نے کہا: جب آپ نے ہمیں بشارت دی ہے تو مال بھی دیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ انور متغیر ہو گیا۔ اس کے بعد یمن سے کچھ لوگ آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اہل یمن! تم ہی بشارت قبول کر لو جبکہ بنوتمیم نے قبول نہیں کی۔'' انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم یہ بشارت قبول کرتے ہیں۔

فائدہ: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ بنوتمیم کے لوگ تو 9 ہجری میں مدینہ طیبہ آئے تھے جبکہ اشعری حضرات اس سے پہلے غزوۂ خیبر کے موقع پر سات ہجری میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ ان کا اجتماع کیونکر ممکن ہے؟ پھر اس کا بایں طور جواب دیا ہے کہ کچھ اشعری حضرات غزوۂ خیبر کے بعد بھی آئے ہوں گے۔[1]

٤٣٨٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْإِيمَانُ هَاهُنَا - وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْيَمَنِ - وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ

[4387] حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایمان یہاں ہے...... آپ نے اپنے دست مبارک سے یمن کی طرف اشارہ فرمایا...... بے رحمی اور سخت دلی ربیعہ اور مضر میں ہے جو اونٹوں کی دموں کے پاس اپنی آوازیں بلند کرتے ہیں، جہاں شیطان کے دو سینگ طلوع ہوں گے۔''

1 فتح الباري: 123/8.

أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ، رَبِيعَةَ وَمُضَرَ». [راجع: ٣٣٠٢]

٤٣٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَأَلْيَنُ قُلُوبًا، الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ، وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ، وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ». [راجع: ٣٣٠١]

[4388] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تمھارے پاس یمن کے لوگ آئیں گے جو رقیق القلب اور نرم مزاج ہیں۔ ایمان یمن ہی کا عمدہ اور حکمت بھی یمن ہی کی اچھی ہے۔ فخر وتکبر اونٹوں والوں میں ہے اور سکون و وقار بکریوں والوں میں ہے۔''

وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ: سَمِعْتُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس حدیث کو غندر نے شعبہ سے، انھوں نے ذکوان سے سنا، انھوں نے ابو ہریرہ ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا۔

٤٣٨٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْفِتْنَةُ هَاهُنَا، هَاهُنَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ». [راجع: ٣٣٠١]

[4389] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایمان تو یمن کا ہے اور دین کی خرابی ادھر (مشرق) سے ہوگی اور ادھر ہی سے شیطان کا سینگ نمودار ہوگا۔''

٤٣٩٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً، الْفِقْهُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ». [راجع: ٣٣٠١]

[4390] حضرت ابو ہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تمھارے ہاں اہل یمن آئے ہیں جو نرم دل اور رقیق القلب ہیں۔ دین کی سمجھ یمن والوں میں ہے اور حکمت بھی یمن کی ہے۔''

٤٣٩١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَجَاءَ خَبَّابٌ فَقَالَ: يَا

[4391] حضرت علقمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے پاس تھے کہ حضرت خباب بن ارت ؓ تشریف لائے اور کہا: اے ابوعبدالرحمٰن!

أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! أَيَسْتَطِيعُ هٰؤُلَاءِ الشَّبَابُ أَنْ يَّقْرَؤُا كَمَا تَقْرَأُ؟ قَالَ : أَمَا إِنَّكَ لَوْ شِئْتَ أَمَرْتُ بَعْضَهُمْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ ، قَالَ : أَجَلْ ، قَالَ : اقْرَأْ يَا عَلْقَمَةُ! فَقَالَ زَيْدُ بْنُ حُدَيْرٍ أَخُو زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ : أَتَأْمُرُ عَلْقَمَةَ أَنْ يَّقْرَأَ [وَلَيْسَ بِأَقْرَئِنَا] قَالَ : أَمَا إِنَّكَ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي قَوْمِكَ وَقَوْمِهِ ، فَقَرَأْتُ خَمْسِينَ آيَةً مِّنْ سُورَةِ مَرْيَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : كَيْفَ تَرٰى؟ قَالَ : قَدْ أَحْسَنَ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَا أَقْرَأُ شَيْئًا إِلَّا وَهُوَ يَقْرَؤُهُ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلٰى خَبَّابٍ وَّعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ : أَلَمْ يَأْنِ لِهٰذَا الْخَاتَمِ أَنْ يُّلْقٰى؟ قَالَ : أَمَا إِنَّكَ لَنْ تَرَاهُ عَلَيَّ بَعْدَ الْيَوْمِ ، فَأَلْقَاهُ . رَوَاهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ .

کیا یہ نوجوان آپ کی طرح قرآن پڑھ سکتے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو تو میں ان میں سے کسی کو حکم کرتا ہوں کہ وہ قرآن پڑھے۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اے علقمہ! تم قرآن پڑھو۔ یہ سن کر زیاد بن حدیر کے بھائی زید بن حدیر نے کہا: آپ علقمہ کو قرآن پڑھنے کا حکم دیتے ہیں، حالانکہ وہ ہم سے اچھا قرآن پڑھنے والا نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا: اگر تم چاہو تو میں نبی ﷺ کی حدیث سناؤں جو آپ نے تمھاری قوم اور اس کی قوم کے متعلق ارشاد فرمائی تھی۔ حضرت علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے سورۂ مریم کی پچاس آیات پڑھ کر سنائیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کہو کیسا پڑھتا ہے؟ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے کہا: بہت خوب پڑھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو آیت میں پڑھتا ہوں علقمہ اسی طرح پڑھتا ہے، پھر انھوں نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔ آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا: کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ اسے پھینک دیا جائے؟ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج کے بعد آپ یہ انگوٹھی میرے ہاتھ میں نہیں دیکھیں گے، چنانچہ انھوں نے انگوٹھی کو اتار پھینکا۔ اس حدیث کو غندر نے شعبہ سے بیان کیا ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دین اسلام کے کچھ احکام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے مخفی بھی تھے، تاہم جب انھیں اس کی حقیقت کا پتہ چلتا تو اس سے فوراً رجوع کر لیتے۔

(٧٦) [بَابُ] قِصَّةِ دَوْسٍ وَّالطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الدَّوْسِيِّ

باب: 76- قبیلۂ دوس اور طفیل بن عمرو دوسی کا واقعہ

٤٣٩٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ

[4392] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی کی خدمت میں حاضر

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ، عَصَتْ وَأَبَتْ، فَادْعُ اللهَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّائْتِ بِهِمْ». [راجع: ٢٩٣٧]

ہوئے اور عرض کی: قبیلۂ دوس تباہ ہو گیا کیونکہ اس نے نافرمانی کی اور انکار کی روش اختیار کی۔ آپ اللہ تعالیٰ سے ان کے خلاف دعا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! قبیلۂ دوس کو ہدایت دے اور انھیں میرے یہاں لے آ۔''

٤٣٩٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قُلْتُ فِي الطَّرِيقِ:

يَا لَيْلَةً مِّنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا
عَلٰى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

وَأَبَقَ غُلَامٌ لِّي فِي الطَّرِيقِ، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَايَعْتُهُ، فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ، فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! هٰذَا غُلَامُكَ»، فَقُلْتُ: هُوَ لِوَجْهِ اللهِ، فَأَعْتَقْتُهُ. [راجع: ٢٥٣٠]

[4393] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ کیا تو راستے میں یہ شعر کہتا تھا:

کیسی ہے تکلیف کی لمبی یہ رات
خیر اس نے کفر سے دی ہے نجات

راستے میں میرا ایک غلام بھاگ گیا تھا۔ جب میں نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچا اور بیعت کر لی تو میں آپ کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ وہ غلام مجھے دکھائی دیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوہریرہ! یہ ہے تمھارا غلام۔'' میں نے کہا: اب یہ اللہ کے لیے ہے اور میں نے اسے آزاد کر دیا ہے۔

(٧٧) [بَابُ] قِصَّةِ وَفْدِ طَيِّئٍ، وَحَدِيثُ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

باب: 77- قبیلۂ طے کا وفد اور عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا واقعہ

٤٣٩٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: أَتَيْنَا عُمَرَ فِي وَفْدٍ فَجَعَلَ يَدْعُو رَجُلًا رَّجُلًا وَّيُسَمِّيهِمْ، فَقُلْتُ: أَمَا تَعْرِفُنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: بَلٰى، أَسْلَمْتَ إِذْ كَفَرُوا، وَأَقْبَلْتَ إِذْ أَدْبَرُوا، وَوَفَيْتَ إِذْ غَدَرُوا، وَعَرَفْتَ إِذْ أَنْكَرُوا. فَقَالَ

[4394] حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم وفد کی صورت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انھوں نے ایک ایک آدمی کا نام لے کر اپنے پاس بلایا۔ میں نے عرض کی: اے امیر المومنین! کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: کیوں نہیں، خوب پہچانتا ہوں۔ جب لوگوں نے کفر کیا تو تم نے اسلام قبول کیا۔ جب انھوں نے پیٹھ پھیری تو تم سامنے آئے تھے۔

عَدِيٌّ : فَلَا أُبَالِي إِذًا .

جب انھوں نے غداری کی تو تم نے عہد اسلام کو نبھایا اور جب انھوں نے اسلام کو اجنبی خیال کیا تو تم نے اسے سینے سے لگایا۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے کہا: اب مجھے کوئی پروا نہیں۔

(٧٨) بَابُ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

باب: 78- حجۃ الوداع کا بیان

٤٣٩٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ عِنْدَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ، ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا». فَقَدِمْتُ مَعَهُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَشَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ»، فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ، فَقَالَ: «هٰذِهِ مَكَانَ عُمْرَتِكِ»، قَالَتْ: فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا، ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى، وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا». [راجع: ٢٩٤]

[4395] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے تو ہم نے عمرے کا احرام باندھا۔ پھر ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس قربانی ہے وہ حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھے اور اس وقت تک محرم رہے جب تک حج اور عمرے دونوں سے فارغ نہ ہو جائے۔'' جب میں آپ ﷺ کے ہمراہ مکہ پہنچی تو مجھے حیض آ چکا تھا، اس لیے میں نے نہ بیت اللہ کا طواف کیا اور نہ صفا و مروہ کے درمیان سعی ہی کر سکی، اس بات کا میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکوہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''سر کے بال کھول دو اور ان میں کنگھی کر لو، نیز عمرہ ترک کر کے حج کا احرام باندھ لو۔'' چنانچہ میں نے حسب ارشاد ایسا ہی کر لیا۔ جب ہم نے حج کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تنعیم کی طرف بھیجا تو میں نے وہاں سے عمرہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ (تنعیم) تمھارے احرام باندھنے کی جگہ ہے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جن لوگوں نے صرف عمرے کا احرام باندھا تھا انھوں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی، پھر انھوں نے عمرے کا احرام کھول دیا، پھر حج کے افعال کر کے منیٰ سے واپس آنے کے بعد ایک اور طواف کیا۔ اور جنھوں نے حج اور عمرے دونوں کا اکٹھا احرام باندھا تھا، انھوں نے ایک ہی طواف کیا۔

٤٣٩٦ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ، فَقُلْتُ: مِنْ أَيْنَ؟ قَالَ: هٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ؟ قَالَ: مِنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿ثُمَّ مَحِلُّهَآ إِلَى ٱلْبَيْتِ ٱلْعَتِيقِ﴾ [الحج: ٣٣] وَمِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ أَصْحَابَهُ أَنْ يَحِلُّوا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ: إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَاهُ قَبْلُ وَبَعْدُ.

[4396] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ جب انسان بیت اللہ کا طواف کرے تو احرام کھول دے۔ (ابن جریج نے کہا:) میں نے (حضرت عطاء سے) پوچھا: ابن عباس ؓ نے یہ موقف کہاں سے اخذ کیا ہے؟ انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کے اس قول سے: ''پھر ان کا حلال ہونا بیت عتیق کے پاس ہے۔'' انھوں نے نبی ﷺ کے اس ارشاد سے بھی اخذ کیا ہے جو آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر صحابۂ کرام سے فرمایا: وہ اب حلال ہو جائیں۔ میں نے کہا: آپ ﷺ کا یہ فرمان تو وقوف عرفات کے بعد تھا۔ حضرت عطاء نے کہا: حضرت ابن عباس ؓ کا موقف ہے کہ وقوف عرفات سے پہلے اور اس کے بعد احرام کھول سکتا ہے۔

٤٣٩٧ - حَدَّثَنِي بَيَانٌ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ طَارِقًا عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالْبَطْحَاءِ، فَقَالَ: «أَحَجَجْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «كَيْفَ أَهْلَلْتَ؟» قُلْتُ: لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ»، فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِّنْ قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي. [راجع: ١٥٥٩]

[4397] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں بطحائے مکہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''تم نے حج کا احرام باندھا ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''احرام باندھتے وقت کیا نیت کی تھی؟'' میں نے کہا: لبیک کہتے وقت میں نے نیت کی تھی کہ وہی احرام باندھتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اچھا، بیت اللہ کا طواف کرو، صفا و مروہ کی سعی کرو، پھر احرام کھول دو۔'' چنانچہ میں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی، پھر میں بنو قیس کی ایک عورت کے پاس آیا تو اس نے میرے سر کی جوئیں نکالیں اور کنگھی کی۔

٤٣٩٨ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ:

[4398] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین سیدہ حفصہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات ؓ کو حجۃ الوداع کے سال حکم دیا کہ وہ احرام کھول دیں، حضرت حفصہ ؓ نے پوچھا: آپ کو احرام کھولنے سے کس چیز نے روکا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میں

فَمَا يَمْنَعُكَ؟ فَقَالَ: «لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي، فَلَسْتُ أُحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ هَدْيِي». [راجع: ١٥٦٦]

نے اپنے سر کو گوند لگا رکھی ہے اور قربانی کے جانوروں کو ہار پہنائے ہیں، لہٰذا میں تو احرام کی پابندیوں سے اس وقت تک آزاد نہیں ہوں گا جب تک اپنی قربانی ذبح نہ کر لوں۔''

٤٣٩٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ - وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَّدِيفُ رَسُولِ اللهِ ﷺ - فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَّا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَّسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، فَهَلْ يَقْضِي أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ». [راجع: ١٥١٣]

[4399] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلۂ خثعم کی ایک عورت نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا جبکہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ اس عورت نے کہا: اللہ کے رسول! اللہ کی طرف سے عائد شدہ فریضۂ حج میرے باپ پر اس وقت فرض ہوا ہے جب وہ بہت بوڑھے ہو چکے ہیں۔ وہ سواری پر بھی ٹھیک طرح نہیں بیٹھ سکتے، میں ان کی طرف سے حج کروں تو کیا ان کا حج ہو جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔''

٤٤٠٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ مُرْدِفٌ أُسَامَةَ عَلَى الْقَصْوَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ حَتَّى أَنَاخَ عِنْدَ الْبَيْتِ، ثُمَّ قَالَ لِعُثْمَانَ: «ائْتِنَا بِالْمِفْتَاحِ» فَجَاءَهُ بِالْمِفْتَاحِ، فَفَتَحَ لَهُ الْبَابَ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَأُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ، ثُمَّ أَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَمَكَثَ نَهَارًا طَوِيلًا ثُمَّ خَرَجَ فَابْتَدَرَ النَّاسُ الدُّخُولَ فَسَبَقْتُهُمْ فَوَجَدْتُ بِلَالًا قَائِمًا مِنْ وَّرَاءِ الْبَابِ فَقُلْتُ لَهُ: أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: صَلَّى بَيْنَ ذَيْنِكَ الْعَمُودَيْنِ

[4400] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ فتح مکہ کے سال تشریف لائے تو اپنی قصواء نامی اونٹنی پر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بیٹھایا ہوا تھا جبکہ آپ کے ہمراہ حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ آپ نے کعبہ کے پاس اپنی اونٹنی بٹھا دی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حکم دیا: ''کعبہ کی چابی لاؤ۔'' وہ چابی لائے اور دروازہ کھولا۔ نبی ﷺ اندر داخل ہوئے تو آپ کے ہمراہ حضرت اسامہ، حضرت بلال اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی اندر گئے۔ پھر انھوں نے دروازہ اندر سے بند کر دیا اور دیر تک اندر رہے۔ جب آپ باہر تشریف لائے تو لوگ اندر جانے کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے لگے۔ میں ان سب سے آگے بڑھا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو

الْمُقَدَّمَيْنِ، وَكَانَ الْبَيْتُ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ سَطْرَيْنِ، صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ مِنَ السَّطْرِ الْمُقَدَّمِ، وَجَعَلَ بَابَ الْبَيْتِ خَلْفَ ظَهْرِهِ، وَاسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الَّذِي يَسْتَقْبِلُكَ حِينَ تَلِجُ الْبَيْتَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ، قَالَ: وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى؟ وَعِنْدَ الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَرْمَرَةٌ حَمْرَاءُ. [راجع: ٣٩٧]

دروازے کے پیچھے کھڑے ہوئے پایا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کہاں نماز پڑھی تھی؟ انھوں نے فرمایا: ان اگلے دو ستونوں کے درمیان پڑھی تھی اور دو قطاروں میں کعبے کے چھ ستون تھے، یعنی آپ نے اگلی قطار کے دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی تھی اور بیت اللہ کے دروازے کو اپنے پیچھے رکھا تھا اور چہرۂ مبارک اس سمت کی طرف رکھا جو آپ کے سامنے تھا جبکہ بیت اللہ میں داخل ہوتے ہیں۔ آپ کے اور دیوار کے درمیان (تین ہاتھ کا فاصلہ تھا) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ ﷺ نے بیت اللہ کے اندر کتنی نماز پڑھی؟ جس جگہ آپ نے نماز پڑھی تھی وہاں سرخ رنگ کا سنگ مرمر بچھا ہوا تھا۔

٤٤٠١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُمَا: أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَاضَتْ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَحَابِسَتُنَا هِيَ؟» فَقُلْتُ: إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ يَا رَسُولَ اللهِ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَلْتَنْفِرْ». [راجع: ٢٩٤]

[4401] ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو حیض آ گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا وہ ہمیں روکنے والی ہے؟“ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ طواف افاضہ کر چکی ہے۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے چاہیے کہ وہ اب کوچ کرے۔“

٤٤٠٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَلَا نَدْرِي مَا حَجَّةُ الْوَدَاعِ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ ذَكَرَ الْمَسِيحَ

[4402] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم حجۃ الوداع کے متعلق گفتگو کرتے تھے جبکہ نبی ﷺ ہم میں موجود تھے۔ لیکن ہم نہیں سمجھتے تھے کہ حجۃ الوداع کا مفہوم کیا ہے؟ پھر آپ ﷺ نے ایک دن اللہ کی حمد اور اس کی ثنا بیان کی، پھر مسیح دجال کا تفصیل سے ذکر کیا اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی انبیاء مبعوث کیے ہیں

الدَّجَّالَ فَأَطْنَبَ فِي ذِكْرِهِ وَقَالَ: «ما بَعَثَ اللهُ مِنْ نَّبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ، أَنْذَرَهُ نُوحٌ وَّالنَّبِيُّونَ مِنْ بَعْدِهِ، وَإِنَّهُ يَخْرُجُ فِيكُمْ فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ شَأْنِهِ فَلَيْسَ يَخْفٰى عَلَيْكُمْ أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ عَلٰى مَا يَخْفٰى عَلَيْكُمْ»، ثَلَاثًا. «إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَإِنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ». [راجع: ٣٠٥٧]

سب نے اپنی اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے۔ الغرض حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی امت کو اس سے خبردار کیا اور دوسرے انبیاء علیہم السلام نے بھی اس سے متنبہ کیا۔ اس کا ظہور تم ہی میں ہوگا جس کا حال تم پر پوشیدہ نہیں رہے گا، لہٰذا یہ بات تم پر پوشیدہ نہ رہے کہ تمھارا رب اس ہئیت اور صورت پر نہیں ہے جو تم پر مخفی رہے۔'' آپ نے تین مرتبہ ایسا فرمایا۔ (پھر اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:) ''بے شک تمھارا رب یک چشم نہیں جبکہ دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا، گویا اس کی ایک آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہے۔''

٤٤٠٣ - «أَلَا إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟» قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: «اللّٰهُمَّ اشْهَدْ»، ثَلَاثًا، «وَيْلَكُمْ - أَوْ وَيْحَكُمْ - انْظُرُوا لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [راجع: ١٧٤٢]

[4403] ''حضرات خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر تمھارے خون اور تمھارے مال اس طرح حرام کر رکھے ہیں جس طرح اس دن کی حرمت اس شہر اور اس مہینے میں ہے۔ خبردار! کیا میں نے تمھیں احکام شریعت پہنچا دیے ہیں؟'' سب نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! گواہ رہنا۔'' یہ تین مرتبہ فرمایا۔ افسوس! دیکھنا میرے بعد پھر کافروں جیسے کام نہ شروع کر دینا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنا شروع کر دو۔''

٤٤٠٤ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً، وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَمَا هَاجَرَ حَجَّةً وَّاحِدَةً لَّمْ يَحُجَّ بَعْدَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ.

[4404] حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے انیس جنگیں لڑیں اور ہجرت کے بعد آپ نے ایک ہی حج کیا ہے، یعنی حجۃ الوداع۔ اس کے بعد آپ نے کوئی حج نہیں کیا۔

قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: وَبِمَكَّةَ أُخْرٰى. [راجع: ٣٩٤٩]

ابواسحاق کا بیان ہے کہ آپ نے (ہجرت سے پہلے) مکہ میں ایک اور حج کیا تھا۔

فائدہ: ابواسحاق کی روایت سے وہم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجرت سے پہلے ایک حج کیا ہے، حالانکہ آپ نے ہجرت سے پہلے متعدد حج کیے ہیں کیونکہ آپ نے مکہ میں رہتے ہوئے کوئی حج ترک نہیں کیا۔ قریش کے لیے تو حج بیت اللہ باعث فخر تھا۔ جب قریش کافر ہونے کے باوجود حج ترک نہیں کرتے تھے تو کیا رسول اللہ ﷺ اسے چھوڑ دیتے ہوں گے ایسا ہرگز نہیں۔

٤٤٠٥ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو ابْنِ جَرِيرٍ، عَنْ جَرِيرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِجَرِيرٍ: «اسْتَنْصِتِ النَّاسَ»، فَقَالَ: «لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [راجع: ١٢١]

[4405] حضرت جریر ؓ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ نے انھیں فرمایا: ''جریر! لوگوں کو خاموش کراؤ۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''میرے بعد کفار کا طریقہ اختیار نہ کرنا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو۔''

٤٤٠٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ، أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ؟» قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: «فَأَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ؟» قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: «فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّه سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَأَعْرَاضَكُمْ - عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَسَيَسْأَلُكُمْ عَنْ

[4406] حضرت ابوبکرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''زمانہ اس دن کی ہیئت پر گردش کر رہا ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کو پیدا کیا تھا۔ سال بارہ ماہ کا ہے۔ ان میں چار مہینے حرمت والے ہیں، تین تو مسلسل ہیں: ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم۔ اور ایک رجب ہے جو جمادی الاخری اور شعبان کے درمیان ہے۔'' اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''یہ کون سا مہینہ ہے؟'' ہم نے کہا: ''اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاموش رہے۔ ہم نے گمان کیا کہ شاید آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟'' ہم نے کہا: کیوں نہیں، پھر آپ نے فرمایا: ''یہ کون سا شہر ہے؟'' ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے حتی کہ ہم نے گمان کیا کہ شاید آپ اس کا کوئی اور نام تجویز کریں گے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا مکہ مکرمہ نہیں ہے؟'' ہم نے کہا: جی ہاں یہ مکہ مکرمہ ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا: ''یہ کون سا دن ہے؟'' ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے۔ ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کے بغیر کوئی اور نام ذکر کریں گے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا یہ یوم نحر نہیں؟'' ہم نے کہا: واقعی یہ قربانی کا دن

أَعْمَالِكُمْ، أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلَّغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ» - فَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ يَقُولُ: صَدَقَ مُحَمَّدٌ ﷺ - ثُمَّ قَالَ: «أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟» مَرَّتَيْنِ. [راجع: ٦٧]

ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''تمھارے خون، تمھارے اموال اور تمھاری عزتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمھارا یہ دن تمھارے اس شہر میں، تمھارے اس مہینے میں باعث حرمت ہے۔ تم عنقریب اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہو، وہ تم سے تمھارے اعمال کے متعلق بازپرس کرے گا۔ خبردار! میرے بعد تم اپنے دین سے برگشتہ نہ ہونا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو۔ خبردار! تم میں سے حاضر، غائب کو پہنچا دے۔ شاید جس کو پیغام پہنچے وہ کسی سننے والے سے زیادہ اس پیغام کو محفوظ کرنے والا ہو......'' محمد بن سیرین جب اس حدیث کو بیان کرتے تو کہتے تھے: محمد ﷺ نے سچ فرمایا ہے...... پھر آپ ﷺ نے دو بار فرمایا: ''کیا میں نے (دین) پہنچا دیا ہے؟''

فائدہ: عرب لوگ اپنے مفاد کی خاطر مہینوں کو آگے پیچھے کر لیتے تھے۔ اسے نسئ کہتے ہیں۔ قرآن کریم نے اس قباحت کو ذکر کیا ہے۔ حسن اتفاق سے حجۃ الوداع کے موقع پر مہینوں کی اصل ترتیب تھی جس پر انھیں اللہ نے پیدا کیا تھا۔

٤٤٠٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ [الثَّوْرِيُّ] عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ: أَنَّ أُنَاسًا مِّنَ الْيَهُودِ قَالُوا: لَوْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِينَا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا، فَقَالَ عُمَرُ: أَيَّةُ آيَةٍ؟ فَقَالُوا: ﴿ٱلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ ٱلْإِسْلَٰمَ دِينًا﴾ [المائدة: ٣]، فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ مَكَانٍ أُنْزِلَتْ، أُنْزِلَتْ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ. [راجع: ٤٥]

[4407] حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ چند یہودیوں نے کہا: اگر یہ آیت کریمہ ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید مناتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کون سی آیت کریمہ ہے؟ انھوں نے کہا: ''آج کے دن میں نے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے دین اسلام کو پسند کر لیا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جانتا ہوں یہ آیت کس مقام پر نازل ہوئی! یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ عرفہ میں تشریف فرما تھے۔

٤٤٠٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

[4408] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے تو کچھ لوگ ہم میں سے عمرے کا احرام باندھے ہوئے تھے اور کچھ صرف

قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَّمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ، وَّمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ، وَأَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْحَجِّ، فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتّٰى يَوْمِ النَّحْرِ.

حج کا جبکہ کچھ حضرات نے حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے حج کی نیت کی تھی۔ جو لوگ صرف حج کا احرام باندھے ہوئے تھے یا جنھوں نے حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھا تھا وہ قربانی کے دن حلال ہوئے تھے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَّقَالَ: مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

ایک روایت میں ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حجۃ الوداع کے لیے روانہ ہوئے تھے۔

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ مِّثْلَهُ. [راجع: ٢٩٤]

ایک دوسرے طریق سے بھی امام مالک ؒ سے اسی طرح کی روایت ہے۔

٤٤٠٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ - هُوَ ابْنُ سَعْدٍ -: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: عَادَنِي النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَّجَعٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَّلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِّي وَاحِدَةٌ، فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: «لَا»، قُلْتُ: أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ؟ قَالَ: «لَا»، قُلْتُ: فَالثُّلُثُ؟ قَالَ: «الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَأُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ: «إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً وَّلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَّيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، اللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي

[4409] حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ بیماری نے مجھے موت کے منہ میں لا ڈالا تھا۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ دیکھ رہے ہیں کہ میری بیماری کس حد کو پہنچ چکی ہے۔ میرے پاس مال ہے جس کی وارث صرف میری ایک بیٹی ہے، تو کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کی: آدھا کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کی: پھر ایک تہائی اللہ کی راہ میں دے دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تہائی بھی بہت زیادہ ہے۔ تم اپنے وارثوں کو مال دار چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ تم انھیں محتاج چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے، اگر اس سے اللہ کی رضا مقصود ہو تو تمھیں اس پر ثواب ملے گا حتی کہ اس لقمے پر بھی تمھیں ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھو گے۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا میں (مکہ ہی میں رہ جاؤں گا) اپنے ساتھیوں کے ساتھ (مدینے) نہیں جا سکوں گا؟ آپ ﷺ

هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ، لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ» رَثٰى لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ. [راجع: ٥٦]

نے فرمایا: ''تجھے ہرگز پیچھے (مکہ میں) نہیں چھوڑا جائے گا مگر تم اللہ کی رضا جوئی کے لیے جو عمل بھی کرو گے تو تمھارا مقام و مرتبہ اللہ کے ہاں بلند ہو گا۔ امید ہے کہ تم ابھی زندہ رہو گے اور تم سے کچھ لوگوں کو نفع پہنچے گا اور کچھ لوگ تیری وجہ سے نقصان اٹھائیں گے۔ اے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت پوری کر دے اور انھیں ایڑیوں کے بل مت پھیر، لیکن نقصان میں تو سعد بن خولہ رہے۔'' رسول اللہ ﷺ اظہار افسوس کرتے تھے کہ وہ مکہ ہی میں فوت ہو گئے تھے۔

فائدہ: آپ کی اس پیش گوئی کے مطابق حضرت سعد رضی اللہ عنہ صحت یاب ہوئے اور کئی سال زندہ رہے۔ وہ فاتح فارس بنے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جنگ قادسیہ میں سپہ سالار تھے۔

٤٤١٠ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ. [راجع: ١٧٢٦]

[4410] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنا سر منڈوایا تھا۔

٤٤١١ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ: أَخْبَرَهُ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأُنَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ. [راجع: ١٧٢٦]

[4411] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ اور آپ کے کچھ صحابۂ کرام نے حجۃ الوداع کے موقع پر سر منڈوائے تھے اور کچھ ساتھیوں نے بال کٹوائے تھے۔

٤٤١٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ أَقْبَلَ يَسِيرُ عَلٰى حِمَارٍ وَّرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ بِمِنًى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَسَارَ الْحِمَارُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ

[4412] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ وہ گدھی پر سوار ہو کر آئے جبکہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں کھڑے لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ گدھی صف کے کچھ حصے کے آگے سے گزری۔ پھر وہ اس سے اتر کر لوگوں کے ساتھ صف میں شامل ہو گئے۔

فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ. [راجع: ٧٦]

٤٤١٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: سُئِلَ أُسَامَةُ وَأَنَا شَاهِدٌ عَنْ سَيْرِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّتِهِ فَقَالَ: الْعَنَقَ، فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ. [راجع: ١٦٦٦]

[4413] حضرت عروہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میری موجودگی میں حضرت اسامہ بن زید ؓ سے پوچھا گیا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ کی سواری کی رفتار کیسی تھی؟ انھوں نے بتایا کہ (عام طور پر) درمیانی رفتار تھی اور جب کشادہ راستہ مل جاتا تو اسے تیز چلاتے تھے۔

٤٤١٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ: أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا. [راجع: ١٦٧٤]

[4414] حضرت ابو ایوب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ کے ہمراہ مغرب و عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھی تھیں، یعنی ان دونوں کو جمع کیا تھا۔

(٧٩) بَابُ غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَهِيَ غَزْوَةُ الْعُسْرَةِ

باب: 79- غزوۂ تبوک کا بیان، اسے غزوۂ عسرت بھی کہا جاتا ہے

٤٤١٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَسْأَلُهُ الْحُمْلَانَ لَهُمْ إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنَّ أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ، فَقَالَ: «وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلٰى شَيْءٍ»، وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَلَا أَشْعُرُ وَرَجَعْتُ حَزِينًا مِنْ مَنْعِ النَّبِيِّ ﷺ وَمِنْ مَخَافَةِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ ﷺ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ إِلٰى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمْ أَلْبَثْ إِلَّا سُوَيْعَةً إِذْ

[4415] حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے میرے دوستوں نے، جو جیش عسرت، یعنی غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جانے والے تھے، آپ کے پاس سواریوں کے لیے بھیجا۔ میں نے آ کر عرض کی: اللہ کے نبی! میرے دوستوں نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے کہ آپ انھیں سواریاں مہیا کریں۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں تمھیں کوئی سواری دینے والا نہیں۔'' اتفاق سے آپ اس وقت غصے میں تھے لیکن مجھے معلوم نہ تھا۔ میں بہت رنجیدہ ہو کر واپس لوٹا۔ مجھے ایک رنج تو یہ تھا کہ نبی ﷺ نے سواریاں نہیں دیں اور دوسرا یہ رنج تھا کہ کہیں نبی ﷺ میرے سواری مانگنے سے ناراض نہ ہو گئے ہوں۔ میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور نبی ﷺ نے

سَمِعْتُ بِلَالًا يُنَادِي: أَيْ عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ! فَأَجَبْتُهُ، فَقَالَ: أَجِبْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَدْعُوكَ، فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ: «خُذْ هٰذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهٰذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ - لِسِتَّةِ أَبْعِرَةٍ ابْتَاعَهُنَّ حِينَئِذٍ مِّنْ سَعْدٍ - فَانْطَلِقْ بِهِنَّ إِلٰى أَصْحَابِكَ فَقُلْ: إِنَّ اللهَ - أَوْ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ - يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ فَارْكَبُوهُنَّ». فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِمْ بِهِنَّ فَقُلْتُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ، وَلٰكِنِّي وَاللهِ لَا أَدَعُكُمْ حَتّٰى يَنْطَلِقَ مَعِي بَعْضُكُمْ إِلٰى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، لَا تَظُنُّوا أَنِّي حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَّمْ يَقُلْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالُوا لِي: إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ وَّلَنَفْعَلَنَّ مَا أَحْبَبْتَ، فَانْطَلَقَ أَبُو مُوسٰى بِنَفَرٍ مِّنْهُمْ حَتّٰى أَتَوُا الَّذِينَ سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَنْعَهُ إِيَّاهُمْ ثُمَّ إِعْطَاءَهُمْ بَعْدُ فَحَدَّثُوهُمْ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَهُمْ بِهِ أَبُو مُوسٰى. [راجع: ٣١٣٣]

جو فرمایا تھا، وہ ان سے کہہ دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد میں نے سنا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ پکار رہے ہیں: اے عبداللہ بن قیس! میں ان کے پاس گیا تو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمھیں یاد فرمایا ہے، آپ کے پاس جاؤ۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے چھ تیار اونٹوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ''لے جاؤ ان دو اونٹوں کو، (اور ان دو اونٹوں کو، (یعنی تین دفعہ فرمایا)۔'' آپ نے یہ (چھ) اونٹ اسی وقت حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے خریدے تھے۔ آپ نے مزید فرمایا: ''ان اونٹوں کو اپنے ساتھیوں کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے، یا آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ اونٹ تمھیں سواری کے لیے دیے ہیں، لہٰذا تم ان پر سوار ہو جاؤ۔ پھر میں ان اونٹوں کو لے کر ان کے پاس آیا اور کہا کہ نبی ﷺ نے تمھاری سواری کے لیے یہ اونٹ عنایت فرمائے ہیں لیکن اللہ کی قسم! میں تمھیں ہرگز چھوڑنے والا نہیں ہوں یہاں تک کہ تم میں سے کچھ لوگ میرے ساتھ اس شخص کے پاس چلیں جس نے رسول اللہ ﷺ کی گفتگو سنی تھی تاکہ تمھیں یہ خیال نہ ہو کہ میں نے اپنی طرف سے تمھیں ایسی بات کہہ دی تھی جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کہی تھی۔ انھوں نے کہا: (نہیں اس اہتمام کی چنداں ضرورت نہیں)۔ ہم تجھے سچا سمجھتے ہیں اور اگر تم تصدیق کرانا چاہتے ہو تو ہم ایسا ہی کریں گے۔ چنانچہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ چند آدمیوں کو لے کر ان لوگوں کے پاس آئے جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی (پہلی) گفتگو اور آپ کا انکار سنا تھا مگر اس کے بعد سواری عنایت فرمائی، تو انھوں نے بھی اسی طرح بیان کیا جس طرح حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تھا، یعنی حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی تصدیق کی۔

٤٤١٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ

[4416] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا فَقَالَ: أَتُخَلِّفُنِي فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ؟ قَالَ: «أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي».

کہ جب رسول اللہ ﷺ تبوک کی طرف تشریف لے جانے لگے تو آپ نے مدینہ منورہ میں حضرت علی ؓ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ انھوں نے عرض کی: آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑ کر جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ میرے پاس تمھارا وہی درجہ ہو جو موسیٰ ؑ کے ہاں ہارون ؑ کا تھا۔ صرف اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں ہوگا۔''

وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ: سَمِعْتُ مُصْعَبًا. [راجع: ٣٧٠٦]

ابو داود نے اس حدیث کو ایک دوسری سند سے بیان کیا ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے شیعہ حضرات نے حضرت علی ؓ کے لیے خلافت بلافصل کا استدلال کیا ہے جو کئی لحاظ سے محل نظر ہے: * حضرت ہارون ؑ حضرت موسیٰ ؑ سے پہلے ہی فوت ہو چکے تھے، اس لیے خلافت کا قیاس صحیح نہیں۔ * حضرت علی ؓ کو دنیوی معاملات اور گھریلو دیکھ بھال کے لیے جانشین نامزد کیا تھا جیسا کہ بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں اور دیگر گھریلو خواتین کو بلا کر تلقین کی کہ علی کی بات کو سننا اور اس کی اطاعت کرنا۔ * دینی معاملات، یعنی نماز پنجگانہ کی امامت کے لیے حضرت ابن ام مکتوم ؓ کو نامزد فرمایا۔ اس لحاظ سے تو خلافت کے یہ حق دار تھے۔

٤٤١٧ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يُخْبِرُ قَالَ: أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعُسْرَةَ، قَالَ: كَانَ يَعْلَى يَقُولُ: تِلْكَ الْغَزْوَةُ أَوْثَقُ أَعْمَالِي عِنْدِي. قَالَ عَطَاءٌ: فَقَالَ صَفْوَانُ: قَالَ يَعْلَى: فَكَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الْآخَرِ - قَالَ عَطَاءٌ: فَلَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ أَيُّهُمَا عَضَّ الْآخَرَ فَنَسِيتُهُ - قَالَ: فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاضِّ، فَانْتَزَعَ إِحْدَى ثَنِيَّتَيْهِ فَأَتَيَا النَّبِيَّ ﷺ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ، قَالَ عَطَاءٌ: وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَفَيَدَعُ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا

[4417] حضرت یعلیٰ بن امیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۂ تبوک میں حاضر ہوا۔ حضرت یعلیٰ ؓ فرمایا کرتے تھے کہ میرے نزدیک یہ غزوہ میرا انتہائی قابل وثوق عمل ہے۔ میرا ایک مزدور تھا، وہ ایک دوسرے شخص سے جھگڑ پڑا تو ایک نے دوسرے کا ہاتھ چبا ڈالا۔ (راویٔ حدیث) حضرت عطاء نے کہا: مجھے صفوان بن یعلیٰ نے بتایا تھا کہ کس نے دوسرے کا ہاتھ چبایا مگر یہ میں بھول گیا ہوں۔ انھوں نے کہا: جس کا ہاتھ چبایا گیا تھا اس نے اپنا ہاتھ، چبانے والے کے منہ سے کھینچا تو اس کے سامنے والے دو دانتوں میں سے ایک دانت نکل گیا۔ وہ دونوں نبی ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے اس کے دانت کو ضائع قرار دیا۔ حضرت عطاء نے کہا: میرا خیال ہے کہ حضرت صفوان بن یعلیٰ نے

كَأَنَّهَا فِي فِي فَحْلٍ يَقْضَمُهَا؟». [راجع: ١٨٤٨]

کہا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں چھوڑے رکھتا جسے تو چباتا رہتا گویا وہ اونٹ کے منہ میں ہے جسے وہ چباتا ہے؟''

(٨٠) [بَابُ] حَدِيثِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

باب: 80- حضرت کعب بن مالک ؓ کا واقعہ

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَعَلَى ٱلثَّلَٰثَةِ ٱلَّذِينَ خُلِّفُوا۟﴾ [التوبة: ١١٨].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور ان تینوں پر بھی (اللہ نے توجہ فرمائی) جن کا معاملہ ملتوی کر دیا گیا تھا۔''

٤٤١٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ - وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ - قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ ابْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ، قَالَ كَعْبٌ: لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا، إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ.

[4418] حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے..... جب حضرت کعب ؓ نابینا ہو گئے تو ان کے بیٹوں میں سے حضرت عبداللہ ہی انھیں جدھر انھوں نے آنا جانا ہوتا لے جاتے..... انھوں نے کہا: میں نے حضرت کعب بن مالک ؓ سے غزوہ تبوک میں شریک نہ ہونے کا واقعہ سنا، حضرت کعب ؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے جتنے غزوات کیے ہیں ان میں سے کسی غزوے میں بھی آپ ﷺ سے پیچھے نہیں رہا۔ میں صرف غزوۂ تبوک میں پیچھے رہ گیا تھا۔ البتہ میں غزوۂ بدر میں بھی شریک نہیں تھا لیکن جنگ بدر سے پیچھے رہ جانے پر اللہ تعالیٰ نے کسی پر عتاب نہیں فرمایا کیونکہ رسول اللہ ﷺ قریش کے ایک قافلے کا ارادہ کر کے باہر نکلے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے وقت طے کیے بغیر مسلمانوں کا سامنا دشمن سے کرا دیا۔

وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا، كَانَ مِنْ خَبَرِي أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ، وَاللهِ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِي قَبْلَهُ رَاحِلَتَانِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ

میں تو عقبہ کی رات بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا جہاں میں نے اسلام پر قائم رہنے کا مضبوط قول و قرار کیا تھا۔ اگرچہ لوگوں میں غزوۂ بدر کی شہرت زیادہ ہے لیکن میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ مجھے بیعت عقبہ کے بدلے میں غزوۂ بدر میں شرکت کا موقع ملا ہوتا۔ اور میرا قصہ یہ ہے کہ میں جس زمانے میں غزوۂ تبوک سے پیچھے رہا، اتنا طاقت ور اور خوشحال تھا کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ اللہ

اللهِ ﷺ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا، حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ غَزَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَّاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَّمَفَازًا وَّعَدُوًّا كَثِيرًا، فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ، فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَثِيرٌ وَّلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ - يُرِيدُ الدِّيوَانَ -

کی قسم! اس سے پہلے میرے پاس دو اونٹنیاں کبھی جمع نہیں ہوئی تھیں جبکہ اس موقع پر میرے پاس دو اونٹنیاں موجود تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ قاعدہ تھا کہ جب کسی غزوے میں جانے کا ارادہ کرتے تو اس کو مکمل طور پر ظاہر نہ کرتے بلکہ کسی اور مقام کا نام لیا کرتے تھے۔ لیکن یہ غزوہ چونکہ سخت گرمی میں ہوا اور طویل بیابان کا سفر تھا اور دشمن زیادہ تعداد میں تھے، اس لیے آپ نے مسلمانوں سے یہ معاملہ صاف صاف بیان کر دیا تاکہ وہ اس جنگ کے لیے اچھی طرح تیار ہو جائیں اور انھیں وہ سمت بھی بتلا دی جس سمت آپ جانا چاہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسلمان کثیر تعداد میں تھے اور کوئی رجسٹر یا دفتر وغیرہ نہ تھا جس میں ان کے نام محفوظ ہوتے۔

قَالَ كَعْبٌ: فَمَا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَّتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنْ سَيَخْفٰى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيُ اللهِ، وَغَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ، وَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ فَطَفِقْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَأَقُولُ فِي نَفْسِي: أَنَا قَادِرٌ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادٰى بِي حَتّٰى اشْتَدَّ النَّاسَ الْجِدُّ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا فَقُلْتُ: أَتَجَهَّزُ بَعْدَهُ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ فَغَدَوْتُ بَعْدَ أَنْ فَصَلُوا لِأَتَجَهَّزَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، فَلَمْ يَزَلْ بِي حَتّٰى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ، وَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ وَلَيْتَنِي فَعَلْتُ، فَلَمْ يُقَدَّرْ لِي ذٰلِكَ.

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صورت حال ایسی تھی کہ جو شخص لشکر میں سے غائب ہونا چاہتا وہ یہ سوچ سکتا تھا کہ اگر بذریعۂ وحی آپ کو اطلاع نہ دی گئی تو میری غیر حاضری کا کسی کو پتہ نہ چل سکے گا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اس جنگ کا ارادہ ایسے وقت میں کیا تھا جب پھل پک چکے تھے اور ہر طرف سایہ عام تھا۔ خیر رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کے ساتھ دیگر مسلمانوں نے بھی سفر کا سامان تیار کرنا شروع کیا۔ میری کیفیت یہ تھی کہ میں صبح اس ارادے سے نکلتا کہ میں بھی باقی مسلمانوں کے ساتھ مل کر تیاری کروں گا لیکن جب شام کو واپس آتا تو کوئی فیصلہ نہ کر سکا ہوتا۔ پھر میں اپنے دل کو یہ کہہ کر تسلی دے لیتا کہ میں تیاری مکمل کرنے پر پوری طرح قادر ہوں۔ اسی طرح وقت گزرتا رہا حتی کہ لوگوں نے زور شور سے تیاری کر لی۔ پھر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ مسلمان روانہ ہو گئے جبکہ میں اپنی تیاری کے سلسلے میں کچھ بھی نہ کر سکا۔ پھر میں نے اپنے دل میں یہ کہا

کہ میں آپ کی روانگی کے ایک یا دو دن بعد تیاری مکمل کر لوں گا اور ان سے جا ملوں گا۔ لیکن ان کے روانہ ہو جانے کے بعد بھی یہی کیفیت رہی کہ صبح کے وقت تیاری کے خیال سے نکلا لیکن جب گھر لوٹا تو وہی کیفیت تھی، یعنی کچھ بھی نہ کر سکا۔ پھر دوسری صبح کو بھی اسی خیال سے نکلا لیکن جب واپس آیا تو کچھ نہ کر پایا۔ میری کیفیت مسلسل یہی رہی یہاں تک کہ مسلمان تیز تیز چل کر آگے بڑھ گئے۔ میں نے پھر ارادہ کیا کہ میں بھی چل پڑوں اور ان سے جا ملوں، کاش کہ میں نے ایسا کر لیا ہوتا لیکن یہ سعادت میرے مقدر ہی میں نہ تھی۔

فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَطُفْتُ فِيهِمْ أَحْزَنَنِي أَنِّي لَا أَرٰى إِلَّا رَجُلًا مَّغْمُوصًا عَلَيْهِ النِّفَاقُ أَوْ رَجُلًا مِّمَّنْ عَذَرَ اللهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ. وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ: «مَا فَعَلَ كَعْبٌ؟» فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سَلِمَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ! حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَنَظَرُهُ فِي عِطْفِهِ، فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: بِئْسَ مَا قُلْتَ، وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ! مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّهُ تَوَجَّهَ قَافِلًا حَضَرَنِي هَمِّي فَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ: بِمَاذَا أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا؟ وَاسْتَعَنْتُ عَلٰى ذٰلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِّنْ أَهْلِي، فَلَمَّا قِيلَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ وَعَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَخْرُجَ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيهِ كَذِبٌ، فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ.

رسول اللہ ﷺ کے جانے کے بعد حالت یہ تھی کہ جب میں باہر لوگوں کے پاس جاتا اور ان میں چل پھر کر دیکھتا تو جو بات مجھے غمگین کرتی یہ تھی کہ جو شخص نظر آتا وہ صرف ایسا ہوتا جس پر نفاق کا الزام تھا، یا پھر وہ ضعیف اور کم زور لوگ تھے جنھیں اللہ تعالیٰ نے معذور قرار دیا تھا۔ ادھر رسول اللہ ﷺ نے راستے میں تو مجھے کہیں بھی یاد نہ فرمایا۔ مگر جب تبوک پہنچ گئے اور ایک موقع پر لوگوں کے ساتھ تشریف فرما تھے تو آپ نے فرمایا: ''کعب نے کیا کیا ہے؟'' بنوسلمہ کے ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! اسے صحت و خوشحالی کی دو چادروں نے روک رکھا ہے اور وہ اپنی ان چادروں کے کناروں کو دیکھنے میں مشغول ہوگا۔ یہ سن کر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم نے بہت بری بات کہی ہے۔ اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! ہم نے کعب میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں دیکھا۔ یہ گفتگو سن کر رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب مجھے یہ خبر ملی کہ آپ واپس آ رہے ہیں تو خیال ہوا کہ کوئی حیلہ سوچنا چاہیے تا کہ آپ کی ناراضی سے بچ جاؤں، نیز میں نے اس

سلسلے میں اپنے خاندان کے ہر صاحب عقل شخص سے مدد مانگی۔ پھر جب یہ اطلاع ملی کہ رسول اللہ ﷺ (شہر کے) قریب آ گئے ہیں تو یہ خیال باطل میرے قلب سے نکل گیا اور میں نے یقین کرلیا کہ جھوٹ بول کر آپ کی ناراضی سے نہیں بچ سکوں گا، اس لیے میں نے سچ بولنے کا ارادہ کرلیا۔

وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَادِمًا وَّكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعَةً وَّثَمَانِينَ رَجُلًا، فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللهِ، فَجِئْتُهُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ: «تَعَالَ»، فَجِئْتُ أَمْشِي حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي: «مَا خَلَّفَكَ؟ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ؟» فَقُلْتُ: بَلٰى، إِنِّي وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ! لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنْ سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ، وَّاللهِ لَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا وَّلٰكِنِّي وَاللهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضٰى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللهُ أَنْ يُّسْخِطَكَ عَلَيَّ، وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ، إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عَفْوَ اللهِ، لَا وَاللهِ مَا كَانَ لِي مِنْ عُذْرٍ، وَّاللهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوٰى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللهُ فِيكَ».

رسول اللہ ﷺ صبح کے وقت تشریف لائے اور آپ کا دستور تھا کہ جب سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھتے، پھر لوگوں سے ملاقات کے لیے تشریف فرما ہوتے، چنانچہ جب آپ نماز سے فراغت کے بعد ملاقات کے لیے بیٹھے تو پیچھے رہ جانے والوں نے آنا شروع کیا اور قسمیں اٹھا کر آپ کے سامنے طرح طرح کے عذر پیش کرنے لگے۔ ان لوگوں کی تعداد اسّی سے کچھ زیادہ تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بیان کردہ عذر قبول کر لیے۔ ان سے بیعت لی اور ان کے لیے مغفرت کی دعا فرمائی اور ان کی نیتوں کو اللہ کے حوالے کر دیا۔ الغرض میں بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے جب آپ کو سلام کیا تو آپ مسکرائے لیکن ایسی مسکراہٹ جس میں غصے کی آمیزش تھی۔ پھر آپ نے فرمایا: ''ادھر آؤ۔'' میں آگے بڑھا اور آپ کے سامنے جا کر بیٹھ گیا۔ آپ نے دریافت فرمایا: ''تم کیوں پیچھے رہ گئے؟ تم نے تو سواری خرید نہیں لی تھی؟'' میں نے عرض کی: بجا ارشاد! اللہ کی قسم! میں اگر آپ کے علاوہ کسی اور دنیاوی شخصیت کے سامنے ہوتا تو ضرور یہ خیال کرتا کہ میں کسی عذر بہانے سے اس کے غضب سے نجات پا سکتا ہوں کیونکہ میں قوت گویائی اور دلیل بازی میں ماہر ہوں۔ لیکن اللہ کی قسم! مجھے یقین ہے کہ اگر آج میں آپ کے سامنے جھوٹ بول کر آپ کو راضی بھی کر لوں تو عنقریب اللہ آپ کو حقیقت حال سے آگاہ کر

دے گا اور آپ مجھ سے ناراض ہو جائیں گے۔ اور اگر میں آپ سے ساری بات سچ سچ بیان کر دوں تو آپ مجھ سے ناراض تو ہوں گے، تاہم مجھے امید ہے کہ اس صورت میں اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرما دے گا۔ واقعہ یہ ہے کہ اللہ کی قسم! مجھے کوئی معذوری نہیں تھی اور یہ حقیقت ہے کہ اللہ کی قسم! میں اتنا تنومند اور خوشحال کبھی نہ تھا جتنا میں اس موقع پر تھا جس میں آپ کے ساتھ جانے سے رہ گیا۔ میری یہ گفتگو سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ شخص ہے جس نے صحیح بات بتائی ہے۔ اچھا جاؤ اور انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمھارے بارے میں کوئی فیصلہ صادر فرمائے۔''

فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِّنْ بَنِي سَلِمَةَ فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي: وَاللهِ مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا، وَلَقَدْ عَجَزْتَ أَنْ لَّا تَكُونَ اعْتَذَرْتَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمَا اعْتَذَرَ إِلَيْهِ الْمُتَخَلِّفُونَ، قَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَكَ، فَوَاللهِ مَا زَالُوا يُؤَنِّبُونِي حَتّٰى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ فَأُكَذِّبَ نَفْسِي ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: هَلْ لَقِيَ هٰذَا مَعِيَ أَحَدٌ؟ قَالُوا: نَعَمْ، رَجُلَانِ، قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا قِيلَ لَكَ، فَقُلْتُ: مَنْ هُمَا؟ قَالُوا: مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْعَمْرِيُّ وَهِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ.

میں اٹھ گیا اور جب میں جانے لگا تو بنوسلمہ کے کچھ لوگ میرے گرد جمع ہو گئے اور میرے پیچھے چلنے لگے۔ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہمارے علم میں نہیں ہے کہ تم نے آج سے پہلے کبھی کوئی گناہ کیا ہو تو تم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عذر پیش کرنے سے کیوں قاصر رہے جیسا کہ دوسرے پیچھے رہ جانے والوں نے آپ کی خدمت میں عذر پیش کیے ہیں۔ تم نے جو گناہ کیا تھا، اس کی تلافی کے لیے تو رسول اللہ ﷺ کا تمھارے لیے استغفار ہی کافی تھا۔ اللہ کی قسم! ان لوگوں نے مجھے اتنی ملامت کی کہ ایک دفعہ تو میں نے ارادہ کر لیا کہ میں واپس جاؤں اور جو کچھ میں نے آپ سے کہا تھا، اس کے متعلق کہوں کہ وہ جھوٹ تھا۔ پھر میں نے ان لوگوں سے پوچھا: یہ معاملہ جو میرے ساتھ پیش آیا ہے میرے علاوہ کسی اور کے ساتھ بھی ہوا ہے؟ وہ کہنے لگے: ہاں، دو اور آدمیوں نے بھی وہی کچھ کہا ہے جو تم نے کہا ہے اور ان کو بھی وہی جواب ملا جو آپ کو ملا ہے۔ میں نے پوچھا: وہ دونوں کون ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ ایک حضرت مُرارہ بن ربیع العمری اور دوسرے حضرت ہلال بن امیہ واقفی رضی اللہ عنہما ہیں۔

فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا، لِي فِيهِمَا أُسْوَةٌ، فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي وَنَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ، فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَتَغَيَّرُوا لَنَا حَتَّى تَنَكَّرَتْ فِي نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا هِيَ الَّتِي أَعْرِفُ، فَلَبِثْنَا عَلَى ذٰلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً، فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ، وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ، وَآتِي رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي: هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَيَّ أَمْ لَا؟ ثُمَّ أُصَلِّي قَرِيبًا مِّنْهُ فَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي أَقْبَلَ إِلَيَّ، وَإِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي.

انھوں نے میرے سامنے دو ایسے نیک آدمیوں کے نام لیے جو غزوۂ بدر میں شرکت کر چکے تھے اور ان کا طرز عمل میرے لیے قابل تقلید تھا، چنانچہ ان دونوں کا ذکر سن کر میں (نے اپنا ارادہ بدل دیا اور) آگے چل پڑا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے باقی تمام پیچھے رہ جانے والوں میں سے صرف ہم تینوں کے ساتھ بات چیت کرنے سے لوگوں کو منع فرما دیا تھا، لہٰذا لوگ ہم سے دور دور رہنے لگے اور ہمارے لیے اس حد تک بدل گئے کہ میں محسوس کرنے لگا کہ کوئی اجنبی سرزمین ہے۔ ہم پچاس دن تک اسی حال میں رہے۔ دوسرے دونوں ساتھی تو تھک ہار کر گھر میں بیٹھ گئے اور روتے رہے لیکن میں چونکہ سب میں جوان اور طاقتور تھا، لہٰذا باہر نکلا کرتا تھا۔ مسلمانوں کے ساتھ نماز میں شریک ہوا کرتا اور بازاروں میں پھرا کرتا تھا لیکن مجھ سے کوئی شخص بات نہ کرتا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھی اس وقت حاضر ہوتا جب آپ نماز کے بعد لوگوں کے ساتھ تشریف فرما ہوتے۔ میں جب آپ کو سلام کرتا تو اپنے دل میں یہی سوچتا رہتا کہ آیا میرے سلام کے جواب میں رسول اللہ ﷺ کے لب مبارک متحرک ہوئے تھے یا نہیں؟ پھر میں آپ کے قریب ہی نماز پڑھتا اور دز دیدہ نظروں سے آپ کی طرف دیکھتا۔ جب میں نماز کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ میری طرف دیکھتے اور جب میں آپ کی طرف توجہ کرتا تو آپ دوسری طرف دیکھنے لگتے۔

حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ ذٰلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ - وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ - فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَوَاللهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا قَتَادَةَ! أَنْشُدُكَ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُنِي أُحِبُّ اللهَ

جب لوگوں کی یہ بے اعتنائی بہت طویل اور ناقابل برداشت ہوگئی تو ایک دن میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پھلانگ کر اندر چلا گیا۔ یہ صاحب میرے چچا زاد بھائی اور میرے محبوب ترین دوست تھے۔ میں نے انھیں سلام کیا لیکن اللہ کی قسم! انھوں نے میرے سلام کا جواب نہ

وَرَسُولَهُ؟ فَسَكَتَ، فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ فَسَكَتَ، فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ، فَقَالَ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ.

دیا۔ میں نے ان سے کہا: اے ابوقتادہ! میں تمھیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم مجھے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا دوست جانتے ہو؟ لیکن وہ خاموش رہے۔ میں نے ان سے دوبارہ یہی سوال کیا لیکن وہ پھر خاموش رہے۔ میں نے پھر یہی بات دہرائی تو کہنے لگے: اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ یہ سن کر میری آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور میں منہ موڑ کر واپس چلا آیا اور دیوار پھلانگ کر باہر آ گیا۔

قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي بِسُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبَطِيٌّ مِّنْ أَنْبَاطِ أَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ: مَنْ يَّدُلُّ عَلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ؟ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ حَتّٰى إِذَا جَاءَنِي دَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِّنْ مَّلِكِ غَسَّانَ فَإِذَا فِيهِ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ، وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَّلَا مَضْيَعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ، فَقُلْتُ لَمَّا قَرَأْتُهَا: وَهٰذَا أَيْضًا مِّنَ الْبَلَاءِ، فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّورَ فَسَجَرْتُهُ بِهَا حَتّٰى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً مِّنَ الْخَمْسِينَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَأْتِينِي فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ، فَقُلْتُ: أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ؟ قَالَ: لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا وَلَا تَقْرَبْهَا، وَأَرْسَلَ إِلٰى صَاحِبَيَّ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي: الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَتَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللهُ فِي هٰذَا الْأَمْرِ.

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن میں مدینہ کے بازار سے گزر رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ علاقۂ شام کا ایک نبطی جو مدینہ میں غلہ فروخت کرنے آیا تھا لوگوں سے پوچھ رہا ہے: کوئی شخص ہے جو مجھے کعب بن مالک کا بتا سکے؟ لوگ میری طرف اشارہ کر کے اسے بتانے لگے۔ جب وہ میرے پاس آیا تو اس نے مجھے شاہ غسان کا ایک خط دیا جس میں لکھا ہوا تھا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمھارے صاحب نے تم پر زیادتی کی ہے، حالانکہ تمھیں اللہ نے اس لیے نہیں بنایا کہ تم ذلیل وخوار اور برباد رہو، لہٰذا تم ہمارے پاس چلے آؤ ہم تمھیں شایان شان عزت ومرتبہ دیں گے۔ میں نے جب یہ خط پڑھا تو دل میں کہا: یہ بھی ایک امتحان ہے اور وہ خط لے کر تنور کی طرف گیا اور اسے نذر آتش کر دیا۔ پھر جب پچاس دنوں میں سے چالیس راتیں گزر گئیں تو میرے پاس رسول اللہ ﷺ کا ایک قاصد آیا اور کہنے لگا: رسول اللہ ﷺ نے تمھیں حکم دیا ہے کہ تم اپنی رفیقۂ حیات سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ میں نے کہا: کیا میں اسے طلاق دے دوں؟ یا پھر کیا کروں؟ اس نے کہا: نہیں، بس اس سے کنارہ کش ہو جاؤ اور اس کے قریب نہ جاؤ۔ میرے دونوں ساتھیوں کو بھی اسی قسم کا حکم دیا گیا تھا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا: تم اپنے میکے چلی جاؤ اور جب تک اللہ تعالیٰ اس معاملے کا فیصلہ

صادر نہ فرما دے وہیں مقیم رہو۔

قَالَ كَعْبٌ: فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ هِلَالَ ابْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَّيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ؟ قَالَ: «لَا وَلٰكِنْ لَّا يَقْرَبْكِ»، قَالَتْ: إِنَّهُ وَاللهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلٰى شَيْءٍ، وَّاللهِ مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلٰى يَوْمِهِ هٰذَا، فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي: لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي امْرَأَتِكَ كَمَا أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ، فَقُلْتُ: وَاللهِ لَا أَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَمَا يُدْرِينِي مَا يَقُولُ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ.

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اللہ کے رسول! ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ ایک ناتواں اور بوڑھا شخص ہے، اس کے پاس کوئی خادم بھی نہیں تو کیا آپ یہ بھی ناپسند فرمائیں گے کہ میں ان کی خدمت کرتی رہوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، لیکن وہ تمھارے قریب نہ آئے۔'' اس نے کہا: اللہ کی قسم! انھیں تو کسی بات کا ہوش ہی نہیں اور جس دن سے یہ معاملہ پیش آیا ہے وہ مسلسل رو رہے ہیں۔ یہ سن کر میرے بعض اہل خانہ نے مشورہ دیا کہ اگر تم بھی رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیوی کے سلسلے میں اجازت لے لو تو کیا حرج ہے جیسے آپ نے حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کو خدمت کرنے کی اجازت دے دی ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت ہرگز نہیں طلب کروں گا۔ نامعلوم میرے اجازت طلب کرنے پر آپ کیا جواب دیں جبکہ میں ایک نوجوان آدمی ہوں۔

فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ حَتّٰى كَمُلَتْ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِّنْ حِينَ نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ كَلَامِنَا، فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صُبْحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً وَّأَنَا عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوتِنَا فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّذِي ذَكَرَ اللهُ: قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ، سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ فَأَوْفٰى عَلٰى جَبَلِ سَلْعٍ بِأَعْلٰى صَوْتِهِ: يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ! أَبْشِرْ، قَالَ: فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَّقَدْ عَرَفْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ وَّآذَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِتَوْبَةِ اللهِ

الغرض اس کے بعد دس دن اور گزر گئے حتی کہ جس دن سے رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو ہمارے ساتھ بائیکاٹ کرنے کا حکم دیا تھا اس دن سے پچاس دن پورے ہو گئے۔ پچاسویں رات کی صبح کو میں اپنے ایک گھر کی چھت پر نماز فجر سے فراغت کے بعد بیٹھا ہوا تھا اور میری حالت بعینہ وہی تھی جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کہ میں اپنی جان سے تنگ تھا اور زمین اپنی فراخی کے باوجود میرے لیے تنگ ہو چکی تھی کہ اچانک میں نے کسی پکارنے والے کی آواز سنی جو کوہ سلع پر چڑھ کر اپنی بلند ترین آواز میں پکار رہا تھا: اے کعب بن مالک! خوش ہو جاؤ۔ میں یہ سنتے ہی

عَلَيْنَا حِينَ صَلّٰى صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا وَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُونَ وَرَكَضَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا وَّسَعٰى سَاعٍ مِّنْ أَسْلَمَ فَأَوْفٰى عَلَى الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ، فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُ إِيَّاهُمَا بِبُشْرَاهُ، وَاللّٰهِ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ، وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا، وَانْطَلَقْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا، يُهَنُّونَنِي بِالتَّوْبَةِ، يَقُولُونَ: لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ.

سجدے میں گر گیا اور سمجھ گیا کہ آزمائش کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ دراصل رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر کے بعد اعلان فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرما لی ہے، لہٰذا لوگ ہمیں خوشخبری دینے کے لیے دوڑ پڑے۔ کچھ لوگ خوشخبری دینے کے لیے میرے دوسرے دونوں ساتھیوں کی طرف گئے اور ایک شخص گھوڑا دوڑا کر میری طرف چلا اور ایک دوڑنے والا جو قبیلۂ اسلم کا فرد تھا دوڑ کر پہاڑ پر چڑھ گیا اور اس کی آواز گھوڑے سے تیز نکلی، لہٰذا یہ شخص جس کی آواز میں، میں نے خوشخبری سنی تھی میرے پاس پہنچا تو میں نے اپنے کپڑے اتار کر خوشخبری دینے والے کو انعام میں پہنا دیے۔ اللہ کی قسم! میرے پاس اس دن ان کپڑوں کے علاوہ کوئی جوڑا نہ تھا، لہٰذا میں نے دو کپڑے ادھار لے کر پہنے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جانے کے لیے چل پڑا۔ لوگ گروہ در گروہ مجھ سے ملتے اور توبہ قبول ہونے کی مبارک دیتے ہوئے کہتے: تم کو مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمھاری توبہ قبول فرما لی اور تمھیں معاف کر دیا۔

قَالَ كَعْبٌ: حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ، فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِي وَهَنَّانِي، وَاللّٰهِ مَا قَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ، وَلَا أَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ، قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ: «أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَّرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ»، قَالَ: قُلْتُ: أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ: «لَا، بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ»، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ،

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں مسجد میں پہنچا تو رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اور لوگ آپ کے اردگرد بیٹھے تھے۔ مجھے دیکھتے ہی حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آئے اور انھوں نے مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی۔ اللہ کی قسم! مہاجرین میں سے ان کے علاوہ اور کوئی شخص میری طرف اٹھ کر نہیں آیا اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے اس سلوک کو میں کبھی نہیں بھولا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو آپ نے خوشی سے دمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ فرمایا: ”تمھیں آج کا دن مبارک ہو۔ یہ دن ان تمام دنوں میں سے سب سے بہتر ہے جو تمھاری پیدائش کے بعد سے آج

وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ.

تک تم پر گزرے ہیں۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہ (معافی) آپ کی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، یہ معافی اللہ کی طرف سے ہے۔'' رسول اللہ ﷺ جس وقت خوش ہوتے تو آپ کا چہرۂ مبارک اس طرح دمک اٹھتا جیسے وہ چاند کا ٹکڑا ہو اور ہم اس چہرے کو دیکھ کر جان لیا کرتے تھے کہ آپ خوش ہیں۔

فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلٰى رَسُولِهِ ﷺ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ»، قُلْتُ: فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ اللهَ إِنَّمَا نَجَّانِي بِالصِّدْقِ، وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَّا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَّا بَقِيتُ، فَوَاللهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي، مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِلٰى يَوْمِي هٰذَا كَذِبًا، وَّإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَّحْفَظَنِيَ اللهُ فِيمَا بَقِيتُ، وَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى عَلٰى رَسُولِهِ ﷺ ﴿لَقَد تَّابَ ٱللَّهُ عَلَى ٱلنَّبِيِّ وَٱلْمُهَٰجِرِينَ وَٱلْأَنصَارِ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿وَكُونُوا۟ مَعَ ٱلصَّٰدِقِينَ﴾ [التوبة: ١١٧-١١٩]

الغرض جب میں آپ کے سامنے بیٹھا تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں اس توبہ کی خوشی میں چاہتا ہوں کہ اپنا مال اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے بطور صدقہ دے دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب نہیں، اپنا کچھ مال اپنے پاس بھی رکھو کیونکہ ایسا کرنا تمھارے لیے بہتر ہوگا۔'' میں نے عرض کی: اچھا میں اپنا وہ حصہ جو خیبر میں ہے (اپنے پاس) روک لیتا ہوں۔ پھر میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! چونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے صرف سچ بولنے کی برکت سے نجات دی ہے، اس لیے میں اپنی توبہ کی (قبولیت کی) خوشی میں یہ عہد کرتا ہوں کہ جب تک زندہ رہوں گا ہمیشہ سچ بات کہوں گا، چنانچہ اللہ کی قسم! میرے علم میں ایسا کوئی مسلمان نہیں جسے سچ بولنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اتنے خوبصورت انداز میں نوازا ہو جس قدر حسین و خوبصورت انداز میں اس نے مجھے نوازا ہے جس دن سے میں نے رسول اللہ ﷺ کے روبرو یہ عہد کیا تھا۔ میں نے جس دن رسول اللہ ﷺ سے یہ بات کہی اس دن سے آج تک کبھی قصداً جھوٹ نہیں بولا اور مجھے توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ باقی ماندہ زندگی میں بھی مجھے جھوٹ سے محفوظ رکھے گا۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر یہ آیات نازل فرمائیں: ''تحقیق اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی، مہاجرین اور انصار کی توبہ قبول کر لی ہے...... اللہ تعالیٰ کے اس قول تک...... اور سچ بولنے والوں کا ساتھ دو۔''

فَوَاللهِ مَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَيَّ مِنْ نِّعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ أَنْ هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْ لَّا أَكُونَ كَذَبْتُهُ، فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا، فَإِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا، حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ، شَرَّ مَا قَالَ لِأَحَدٍ، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿سَيَحْلِفُونَ بِٱللَّهِ لَكُمْ إِذَا ٱنقَلَبْتُمْ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿فَإِنَّ ٱللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ ٱلْقَوْمِ ٱلْفَٰسِقِينَ﴾ [التوبة: ٩٥، ٩٦]

اللہ کی قسم! جب سے مجھے اللہ نے دین اسلام کی رہنمائی فرمائی ہے اس کے بعد سے اللہ تعالیٰ نے مجھے جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان میں سب سے عظیم نعمت میرے نقطۂ نگاہ سے یہ ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سچ بولنے کی توفیق عطا ہوئی اور میں جھوٹ بول کر ہلاک نہ ہوا جیسے دوسرے وہ لوگ ہلاک ہو گئے جنھوں نے جھوٹ بولا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نزول وحی کے وقت ان لوگوں کے متعلق ایسے الفاظ استعمال کیے ہیں جس سے زیادہ برے الفاظ کسی اور کے لیے استعمال نہیں فرمائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''وہ تمھارے لیے جلد ہی اللہ کی قسمیں اٹھائیں گے جب تم ان کی طرف لوٹو گے۔'' ......اس آیت تک...... ''تحقیق اللہ تعالیٰ بدکردار لوگوں سے راضی نہیں ہوگا۔''

قَالَ كَعْبٌ: وَكُنَّا تَخَلَّفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولٰئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ حَلَفُوا لَهُ، فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمْرَنَا حَتّٰى قَضَى اللهُ فِيهِ، فَبِذٰلِكَ قَالَ: ﴿وَعَلَى ٱلثَّلَٰثَةِ ٱلَّذِينَ خُلِّفُوا۟﴾ [التوبة: ١١٨] وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللهُ مِمَّا خُلِّفْنَا عَنِ الْغَزْوِ، إِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ. [راجع: ٢٧٥٧]

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ہم تینوں کا معاملہ ان لوگوں کے معاملے سے مؤخر کر دیا گیا تھا جن کے عذر رسول اللہ ﷺ نے ان کی قسموں کی وجہ سے قبول کر لیے تھے۔ ان سے بیعت لے لی تھی اور ان کے گناہ معاف ہونے کی دعا بھی فرما دی تھی اور ہمارے مقدر کا فیصلہ معلق کر دیا تھا یہاں تک کہ اللہ نے خود اس کا فیصلہ فرمایا۔ اس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور ان تینوں پر بھی (اللہ نے توجہ فرمائی) جن کا فیصلہ مؤخر کر دیا گیا تھا۔ (ان کی توبہ بھی قبول کی گئی)۔'' اس آیت میں خُلِّفُوا سے مراد یہ نہیں کہ انھیں جہاد سے پیچھے چھوڑ دیا گیا بلکہ اس سے مراد یہی ہے کہ انھیں معلق کر دیا گیا اور ان کے مقدر کا فیصلہ مؤخر کر دیا گیا تھا جبکہ ان لوگوں کے عذر قبول کر لیے گئے تھے جنھوں نے قسمیں اٹھا اٹھا کر عذر پیش کیے تھے۔

(٨١) [بَابٌ]: نُزُولِ النَّبِيِّ ﷺ الْحِجْرَ

باب: 81- نبی ﷺ کا مقام حجر میں پڑاؤ کرنا

٤٤١٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِالْحِجْرِ قَالَ: «لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ، إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ»، ثُمَّ قَنَّعَ رَأْسَهُ وَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى أَجَازَ الْوَادِيَ. [راجع: ٤٣٣]

[4419] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ مقام حجر سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ''جن لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہو جب تم ان کی بستیوں سے گزرو تو گریہ وزاری کرتے ہوئے گزرو مبادا تم پر وہی عذاب آ جائے جو ان پر آیا تھا۔ پھر آپ نے اپنے سر مبارک پر چادر ڈال لی اور بڑی تیزی کے ساتھ چلنے لگے یہاں تک کہ اس وادی سے باہر نکل گئے۔

٤٤٢٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ: «لَا تَدْخُلُوا عَلَى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ». [راجع: ٤٣٣]

[4420] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اصحاب حجر کے متعلق فرمایا: ''اس عذاب دی گئی قوم کی بستی سے جب تمھیں گزرنا پڑے تو روتے ہوئے گزرو، مبادا تم پر وہی عذاب آ جائے جو ان پر آیا تھا۔''

(٨٢) بَابٌ:

باب: 82- بلاعنوان

٤٤٢١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: ذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ فَقُمْتُ أَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ - لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ - فَغَسَلَ وَجْهَهُ، وَذَهَبَ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ عَلَيْهِ كُمَّا الْجُبَّةِ، فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ جُبَّتِهِ، فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ. [راجع: ١٨٢]

[4421] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو میں آپ کے لیے وضو کا پانی لے کر حاضر ہوا...... جہاں تک مجھے یقین ہے یہ واقعہ غزوۂ تبوک کا ہے...... آپ نے اپنا چہرہ مبارک دھویا پھر آپ نے اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھونے کا ارادہ کیا تو جبے کی آستین تنگ نکلی، چنانچہ آپ نے اپنے ہاتھ جبے کے نیچے سے نکال لیے اور انھیں دھویا، پھر موزوں پر مسح فرمایا۔

٤٤٢٢ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا

[4422] حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں

سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّاسِ ابْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، حَتّٰى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: «هٰذِهِ طَابَةُ، وَهٰذَا أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ». [راجع: ١٤٨١]

نے کہا: ہم لوگ غزوۂ تبوک سے نبی ﷺ کے ہمراہ واپس آ رہے تھے۔ جب ہم مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا: ''یہ طابہ ہے اور یہ اُحد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔''

فائدہ: طابہ، مدینہ طیبہ کا نام ہے اور اُحد پہاڑ کا محبت کرنا مبنی بر حقیقت ہے۔ اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر چیز میں قوتِ ادراک اور احساس پیدا کرنے پر قادر ہے۔

٤٤٢٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ: «إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا مَّا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَّلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ؟ قَالَ: «وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ، حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ». [راجع: ٢٨٣٨]

[4423] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے۔ جب آپ مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا: ''مدینہ طیبہ میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ تم جس راستے پر چلے یا جس وادی کو تم نے عبور کیا وہ تمھارے ساتھ تھے۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ مدینہ طیبہ میں ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں وہ مدینہ طیبہ میں تھے لیکن عذر نے ان کو روک رکھا تھا۔''

فائدہ: یہ لوگ معذور تھے، کسی مجبوری کی بنا پر سفر پر قادر نہیں لیکن ان کی نیت درست تھی، اس لیے وہ ثواب میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ شریک تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ معذور جب کسی عذر کی وجہ سے کوئی کام چھوڑ دے تو اسے کام کرنے والے کا ثواب ملے گا۔

(٨٣) بَابُ كِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ إِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ

باب: 83- نبی ﷺ کا کسریٰ اور قیصر کی طرف خط لکھنا

٤٤٢٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلٰى كِسْرٰى مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ

[4424] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا خط حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کے ذریعے سے کسریٰ بادشاہ کی طرف روانہ کیا اور انھیں حکم دیا کہ وہ یہ خط بحرین کے گورنر کو دیں اور بحرین کا گورنر یہ خط کسریٰ کو پہنچائے گا۔ کسریٰ نے جب

السَّهْمِيِّ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى، فَلَمَّا قَرَأَ مَزَّقَهُ، فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ.

[راجع: ٦٤]

آپ کا خط مبارک پڑھا تو اسے ٹکڑے ٹکڑے کردیا۔ راوی کے گمان کے مطابق امام ابن مسیّب نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس پر بددعا کی کہ وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیں۔

فائدہ: شاہ فارس کسریٰ نے صرف خط پھاڑنے کی گستاخی نہیں کی بلکہ اپنے گورنر باذان کو لکھا کہ مدینہ طیبہ جاکر اس آدمی سے ملیں، اگر وہ نبوت کے دعوے سے توبہ کرلے تو بہتر بصورت دیگر اس کا سر اتار کر میرے پاس حاضر کرے، چنانچہ باذان مدینہ آیا اور اس نے کسریٰ کا حکم نامہ پڑھ کر سنایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج رات میرے رب نے اسے اس کے بیٹے شیرویہ کے ہاتھوں قتل کرا دیا ہے اور اب تمھاری حکومت پارہ پارہ ہونے والی ہے۔'' چنانچہ چھ ماہ تک اس کا بیٹا شیرویہ فارس کا بادشاہ رہا، پھر وہ بھی زہر کھا کر ہلاک ہوگیا۔ بالآخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں یہ سلطنت تباہ و برباد ہوگئی اور ہزار سالہ آتش کدہ ہمیشہ کے لیے بجھ گیا۔

٤٤٢٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: لَقَدْ نَفَعَنِي اللهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَيَّامَ الْجَمَلِ بَعْدَمَا كِدْتُ أَلْحَقُ بِأَصْحَابِ الْجَمَلِ فَأُقَاتِلَ مَعَهُمْ، قَالَ: لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرَى قَالَ: «لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً». [انظر: ٧٠٩٩]

[4425] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے جمل کی لڑائی میں اللہ تعالیٰ نے ایک کلمے کی وجہ سے بہت فائدہ پہنچایا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔ قریب تھا کہ میں اصحاب جمل کے ساتھ شریک ہوجاتا اور ان کی معیت میں لڑائی کرتا۔ انھوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہنچی کہ اہل فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنی ملکہ بنالیا ہے تو آپ نے فرمایا: ''وہ قوم کبھی کامیابی حاصل نہیں کرسکتی جنھوں نے اپنی حکومت کا والی ایک عورت کو بنالیا ہو۔''

فائدہ: یہ حدیث کسریٰ کو خط لکھنے کا تکملہ ہے کہ کسریٰ کو اس کے بیٹے شیرویہ نے نو ہجری گیارہ جمادی الاخری کو قتل کردیا۔ چھ ماہ تک وہ ایران کا بادشاہ رہا، ایک دن خزانے میں اسے ایک دوا کی شیشی ملی جس پر ''قوتِ باہ کی دوا'' لکھا ہوا تھا۔ اس میں زہر تھا۔ شیرویہ نے اسے کھایا تو ہلاک ہوگیا اس کے بعد شقاوت و بدبختی اس خاندان کا مقدر بن گئی۔ سربراہی کے لیے اس خاندان میں کوئی مرد نہ تھا تو کسریٰ کی پوتی، شیرویہ کی بیٹی بوران کو ملک کا حکمران بنا دیا گیا۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ قوم کیسے فلاح پاسکتی ہے جس کی حکمران عورت ہو۔'' حتی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں اس کا کلیتًا خاتمہ ہوگیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو سربراہ مملکت بنانا جائز نہیں۔ خلاف ورزی کی صورت میں برے انجام سے دوچار ہونا یقینی ہے

جیسا کہ پاکستان اس کا دوبار تجربہ کر چکا ہے۔ زنانہ حکومت کی وجہ سے ملک میں جو نحوست پھیلی ہے اس کی ابھی تک تلافی نہیں ہو سکی۔ واللہ المستعان.

٤٤٢٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ يَقُولُ: أَذْكُرُ أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الْغِلْمَانِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ نَتَلَقَّى رَسُولَ اللهِ ﷺ.

وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: مَعَ الصِّبْيَانِ. [راجع: ٣٠٨٣]

[4426] حضرت سائب بن یزید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں بچوں کے ہمراہ ثنیۃ الوداع تک گیا تھا۔ ہم رسول اللہ ﷺ کا استقبال کرنے کے لیے نکلے تھے۔

سفیان نے ایک مرتبہ (غلمان کے بجائے) صبیان کا لفظ بیان کیا تھا۔

٤٤٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ: أَذْكُرُ أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الصِّبْيَانِ نَتَلَقَّى النَّبِيَّ ﷺ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ مَقْدَمَهُ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ. [راجع: ٣٠٨٣]

[4427] حضرت سائب بن یزید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں بچوں کے ہمراہ ثنیۃ الوداع تک گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی تبوک سے واپسی پر ہم آپ کا استقبال کرنے کے لیے نکلے تھے۔

(٨٤) بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ ﷺ وَوَفَاتِهِ

باب: 84- نبی ﷺ کی بیماری اور وفات کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ﴾ [الزمر: ٣٠].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''یقیناً آپ وفات پانے والے ہیں اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔''

٤٤٢٨ - وَقَالَ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: «يَا عَائِشَةُ! مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ، فَهٰذَا أَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِي مِنْ ذٰلِكَ السُّمِّ».

[4428] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ اپنی اس بیماری میں فرمایا کرتے تھے جس میں آپ کی وفات ہوئی: ''اے عائشہ! اس کھانے کا درد میں برابر محسوس کر رہا ہوں جو میں نے غزوۂ خیبر کے وقت کھایا تھا۔ اس وقت میں اس زہر کے سبب اپنی شہ رگ کٹتی ہوئی محسوس کرتا ہوں۔''

٤٤٢٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ:

[4429] حضرت ام فضل بنت حارث ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو نماز مغرب میں والمرسلات عرفا پڑھتے ہوئے سنا۔ اس کے بعد آپ نے ہمیں کوئی نماز نہیں پڑھائی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا، ثُمَّ مَا صَلَّى لَنَا بَعْدَهَا حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ. [راجع: ٧٦٣]

آپ کو فوت کرلیا۔

٤٤٣٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: إِنَّ لَنَا أَبْنَاءً مِثْلَهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ، فَسَأَلَ عُمَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ ٱللَّهِ وَٱلْفَتْحُ﴾ [النصر: ١] فَقَالَ: أَجَلُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ، فَقَالَ: مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ. [راجع: ٣٦٢٧]

[4430] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مجھے اپنے قریب بٹھایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انھیں کہا: ان جیسے ہمارے بھی بیٹے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً تم ان کا مقام جانتے ہو۔ پھر آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کریمہ کے متعلق پوچھا: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی وفات کی اطلاع دی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی اس آیت کریمہ سے وہی جانتا ہوں جو آپ جانتے ہیں۔

٤٤٣١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَوْمُ الْخَمِيسِ، وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ؟ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَجَعُهُ فَقَالَ: «ائْتُونِي أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا»، فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ، فَقَالُوا: مَا شَأْنُهُ أَهَجَرَ؟ اسْتَفْهِمُوهُ، فَذَهَبُوا يَرُدُّونَ عَلَيْهِ فَقَالَ: «دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ»، وَأَوْصَاهُمْ بِثَلَاثٍ، قَالَ: «أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ»، وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ - أَوْ قَالَ: فَنَسِيتُهَا -. [راجع: ١١٤]

[4431] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے جمعرات کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا تمھیں معلوم بھی ہے کہ جمعرات کے دن کیا ہوا تھا؟ اس دن رسول اللہ ﷺ کے مرض میں شدت پیدا ہوئی۔ اس وقت آپ نے فرمایا: ''تم میرے پاس آؤ، میں تمھیں کوئی دستاویز لکھ دوں کہ اس کے بعد تم کبھی صحیح راستے کو نہ چھوڑو گے۔'' لیکن وہاں اختلاف ہو گیا، حالانکہ نبی ﷺ کے سامنے اختلاف نہیں ہونا چاہیے تھا۔ کچھ لوگوں نے کہا: آپ کا کیا حال ہے؟ کیا آپ شدتِ مرض کی وجہ سے بے معنی کلام کر رہے ہیں؟ آپ سے بات سمجھنے کی کوشش کرو۔ اس کے بعد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آپ سے پوچھنے لگے تو آپ نے فرمایا: ''جاؤ، میں جس کام میں مشغول ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کے لیے تم کہہ رہے ہو۔'' اس کے بعد آپ نے صحابۂ کرام کو تین چیزوں کی وصیت فرمائی: آپ نے فرمایا: ''مشرکین کو جزیرۂ عرب

سے نکال دو۔ آنے والے وفود کی اسی طرح خاطر تواضع کرنا جس طرح میں کرتا آیا ہوں۔'' تیسری بات کو راوی نے بیان نہیں کیا یا اس نے کہا کہ میں تیسری بات بھول گیا ہوں۔

٤٤٣٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلُمُّوا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّا تَضِلُّوا بَعْدَهُ»، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ، حَسْبُنَا كِتَابُ اللهِ، فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا، فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُولُ: قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّا تَضِلُّوا بَعْدَهُ، وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُولُ غَيْرَ ذٰلِكَ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالْاِخْتِلَافَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قُومُوا»، قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: فَكَانَ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ أَنْ يَّكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ، لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ. [راجع: ١١٤]

[4432] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت قریب آیا اور گھر میں کچھ لوگ موجود تھے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''آؤ، میں تمھیں ایسی دستاویز لکھ دوں جس کے بعد تم گمراہ نہیں ہو گے۔'' بعض حضرات نے کہا: رسول اللہ ﷺ پر بیماری کا غلبہ ہے جبکہ تمھارے پاس قرآن مجید موجود ہے اور اللہ کی کتاب ہمیں کافی ہے، چنانچہ گھر والوں میں کچھ اختلاف پیدا ہو گیا جس کی بنا پر وہ جھگڑنے لگے۔ ان میں سے کچھ کہتے تھے کہ کاغذ اور دوات کو آپ کے قریب کر دیا جائے تاکہ تمھارے لیے ایسی دستاویز لکھ دیں جس کے بعد گمراہی کا اندیشہ نہ رہے جبکہ کچھ حضرات اس کے خلاف تھے۔ جب لوگوں کی بے فائدہ باتیں زیادہ ہونے لگیں اور اختلاف کا آغاز ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔'' عبیداللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ کہا کرتے تھے: یہ کیسی مصیبت ہے جو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے تحریر کرنے کے درمیان ان کی بے فائدہ گفتگو اور اختلاف کے سبب حائل ہوئی۔

فائدہ: اس حدیث کو ''حدیث قرطاس'' کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات سوموار کے دن ہوئی اور دستاویز کا واقعہ جمعرات کے دن پیش آیا۔ اس پر صحابۂ کرام ؓ کا تنازعہ ہوا جس کی بنا پر آپ نے دستاویز نہ لکھی۔ اس کے متعلق روافض بہت شور وغل کرتے ہیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو احکام الٰہی پہنچانے کا حکم تھا، کسی کے خوف سے آپ فریضۂ تبلیغ نہیں چھوڑ سکتے خصوصاً ایسی چیز جو گمراہی سے بچاتی ہوا سے تو کسی صورت میں نظر انداز نہیں کر سکتے تھے، ایسی بات ہوتی تو آپ حضرت عمر ؓ کو روک دیتے جیسا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ نے حضرت عمر ؓ کو روک دیا تھا۔ اگر ایسا ضروری معاملہ ہوتا تو آپ اس کے بعد تین چار دن زندہ رہے، ان ایام میں کسی سے لکھوا لیتے۔

٤٤٣٣، ٤٤٣٤ - حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ

[4434،4433] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے،

جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ، فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَضَحِكَتْ، فَسَأَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِهِ يَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ. [راجع: ٣٦٢٣، ٣٦٢٤]

انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے حضرت فاطمہ ؓ کو اپنی مرض وفات میں بلایا اور ان کے کان میں کوئی بات کی تو وہ رونے لگیں۔ آپ نے انھیں پھر دوبارہ بلایا اور کچھ آہستہ سے فرمایا تو وہ ہنسنے لگیں۔ ہم نے (سیدہ فاطمہ ؓ سے) اس کی بابت دریافت کیا تو انھوں نے کہا: پہلے نبی ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ اس مرض میں آپ ﷺ روح قبض ہوگی تو یہ سن کر میں رونے لگی۔ پھر دوسری دفعہ یہ فرمایا: (اے فاطمہ!) میرے بعد اہل بیت میں سے سب سے پہلے تیری روح قبض ہوگی، یعنی تو مجھ سے ملے گی۔ یہ سن کر میں ہنسنے لگی۔

٤٤٣٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَسْمَعُ: أَنَّهُ لَا يَمُوتُ نَبِيٌّ حَتّٰى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ - وَأَخَذَتْهُ بُحَّةٌ - يَقُولُ: ﴿مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم﴾ [النسآء: ٦٩] الْآيَةَ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ. [انظر: ٤٤٣٦، ٤٤٣٧، ٤٤٦٣، ٤٥٨٦، ٦٣٤٨، ٦٥٠٩]

[4435] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں (رسول اللہ ﷺ سے) سنا کرتی تھی کہ کوئی نبی اس وقت تک فوت نہیں ہوتا جب تک اس کو اختیار نہیں دیا جاتا کہ دنیا اختیار کرے یا آخرت۔ میں نے نبی ﷺ سے آپ کی مرض وفات میں سنا، جبکہ آپ کا گلہ بیٹھ گیا تھا، آپ یہ پڑھتے تھے: ''ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا۔'' میں سمجھ گئی کہ اب آپ کو اختیار دیا گیا ہے۔

٤٤٣٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَرَضَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلَ يَقُولُ: «فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلٰى». [راجع: ٤٤٣٥]

[4436] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ کو وہ بیماری لاحق ہوئی جس میں آپ کی وفات ہوئی تھی تو فرمانے لگے: ''اے اللہ! مجھے اعلیٰ رفقاء میں پہنچا دے۔''

٤٤٣٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ صَحِيحٌ يَقُولُ: «إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُحَيَّا أَوْ يُخَيَّرَ»،

[4437] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تندرستی کی حالت میں فرماتے تھے: ''نبی اس وقت تک فوت نہیں ہوتا حتی کہ وہ اپنی جگہ جنت میں نہ دیکھ لے، پھر اسے زندگی یا موت کا اختیار دیا جاتا ہے۔'' جب آپ ﷺ بیمار ہوئے اور آپ کی وفات کا

فَلَمَّا اشْتَكٰى وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ، وَرَأْسُهُ عَلٰى فَخِذِ عَائِشَةَ، غُشِيَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا أَفَاقَ شَخَصَ بَصَرُهُ نَحْوَ سَقْفِ الْبَيْتِ، ثُمَّ قَالَ: «اللّٰهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلٰى»، فَقُلْتُ: إِذًا لَّا يُجَاوِرُنَا، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ حَدِيثُهُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ. [راجع: ٤٤٣٥]

وقت قریب آیا تو آپ میری ران پر سر رکھے ہوئے تھے۔ پہلے آپ پر غشی طاری ہوئی، پھر کچھ افاقہ ہوا تو چھت کی طرف دیکھ کر فرمایا: ''اے اللہ! مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے۔'' اس وقت میں نے (دل میں) کہا کہ اب آپ ہمارے پاس رہنا پسند نہیں کریں گے۔ تب مجھے آپ کی اس حدیث کی تصدیق ہوگئی جو آپ بحالت صحت فرمایا کرتے تھے۔

فائدہ: ''رفیق اعلیٰ'' کی تعبیر میں اختلاف ہے، ہمارے نزدیک اس سے مراد وہ رفاقت ہے جو درج ذیل آیت میں بیان ہوئی ہے: ''اور جو شخص اللہ اور رسول کی اطاعت کرتا ہے تو ایسے لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے، یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ اور رفیق ہونے کے لحاظ سے یہ لوگ کتنے اچھے ہیں۔''[1]

٤٤٣٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا مُسْنِدَتُهُ إِلٰى صَدْرِي، وَمَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سِوَاكٌ رَّطْبٌ يَّسْتَنُّ بِهِ، فَأَبَدَّهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَصَرَهُ، فَأَخَذْتُ السِّوَاكَ، فَقَضَمْتُهُ وَنَفَضْتُهُ وَطَيَّبْتُهُ ثُمَّ دَفَعْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَنَّ بِهِ، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَنَّ اسْتِنَانًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ، فَمَا عَدَا أَنْ فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَفَعَ يَدَهُ أَوْ إِصْبَعَهُ ثُمَّ قَالَ: «فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلٰى»، ثَلَاثًا، ثُمَّ قَضٰى، وَكَانَتْ تَقُولُ: مَاتَ وَرَأْسُهُ بَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي. [راجع: ٨٩٠]

[4438] حضرت عائشہ ؓ ہی سے ایک اور روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ نبی ﷺ کے پاس آئے جبکہ میں آپ کو اپنے سینے کا سہارا دے کر بیٹھی تھی۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ کے پاس تازہ مسواک تھی جس سے وہ اپنے دانتوں کو صاف کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ اسے دیر تک دیکھتے رہے۔ میں نے وہ مسواک (ان سے) لے کر چبائی اور اسے جھاڑ کر صاف اور نرم کیا، پھر نبی ﷺ کو پیش کی تو آپ نے اس سے اپنے دانتوں کو صاف کیا۔ میں نے اس سے پہلے کبھی رسول اللہ ﷺ کو اس طرح اچھی مسواک کرتے نہیں دیکھا۔ پھر مسواک سے فارغ ہوتے ہی رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ یا انگلی اٹھائی اور تین مرتبہ فرمایا: ''اے اللہ! میں اچھے رفقاء کی رفاقت چاہتا ہوں۔'' پھر آپ وفات پا گئے۔ حضرت عائشہ ؓ فرمایا کرتی تھیں کہ آپ ﷺ کی وفات میرے سینے اور ٹھوڑی کے درمیان ہوئی۔

٤٤٣٩ - حَدَّثَنِي حِبَّانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ:

[4439] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوتے تو معوذات سے

1 النسآء 4:69.

أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ، فَلَمَّا اشْتَكَى وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ طَفِقْتُ أَنْفُثُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفُثُ، وَأَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْهُ. [انظر: ٥٠١٦، ٥٧٣٥، ٥٧٥١]

اپنے بدن پر دم کرتے اور اپنا ہاتھ اپنے بدن پر پھیرتے تھے۔ جب آپ اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں آپ کی وفات ہوئی تو میں معوذات پڑھ کر آپ پر دم کرتی تھی جس طرح آپ کرتے تھے، پھر نبی ﷺ کا ہاتھ آپ کے جسم پر پھیرتی تھی۔

٤٤٤٠ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلَيَّ ظَهْرَهُ يَقُولُ: «اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ». [انظر: ٥٦٧٤]

[4440] حضرت عائشہ ؓ سے ایک اور روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ سے سنا اور موت سے پہلے آپ کی طرف کان لگایا جبکہ آپ نے اپنی پیٹھ کا میرے ساتھ سہارا لیا ہوا تھا، آپ فرماتے تھے: ''اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے۔''

٤٤٤١ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالٍ الْوَزَّانِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ: «لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ»، قَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْلَا ذٰلِكَ لَأُبْرِزَ قَبْرُهُ، خُشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا. [راجع: ٤٣٥]

[4441] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے اپنی اس بیماری میں فرمایا جس سے دوبارہ نہ اٹھ سکے: ''اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت کرے، انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔'' حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ آپ کی قبر کو سجدہ گاہ بنا لیا جائے گا تو آپ کی قبر کو برسرعام ظاہر کر دیا جاتا۔

٤٤٤٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ، فَخَرَجَ

[4442] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے اور آپ کا مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ نے اپنی بیویوں سے اجازت طلب کی کہ میرے گھر میں آپ کی تیمار داری کی جائے۔ ازواج مطہرات نے (بخوشی) اجازت دے دی۔ آپ دو مردوں کے سہارے

وَهُوَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ. قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللهِ بِالَّذِي قَالَتْ عَائِشَةُ، فَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ: هَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ تُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا دَخَلَ بَيْتِي وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ قَالَ: «هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَّمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ»، فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِّحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتّٰى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ، قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَصَلّٰى بِهِمْ وَخَطَبَهُمْ. [راجع: ١٩٨]

باہر تشریف لائے جبکہ آپ کے قدم زمین پر لکیر کھینچ رہے تھے۔ آپ حضرت عباس بن عبدالمطلب ؓ اور ایک دوسرے شخص کے درمیان تھے۔ (راویٔ حدیث) عبیداللہ نے کہا: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ ؓ کے ارشاد کا حضرت عبداللہ (بن عباس ؓ) سے ذکر کیا تو حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے کہا: تم جانتے ہو کہ دوسرا شخص کون تھا جس کا ام المومنین نے نام نہیں لیا؟ میں نے کہا: نہیں۔ حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: وہ حضرت علی بن ابی طالب ؓ تھے۔ نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ نے بیان فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے تو آپ کا مرض شدت اختیار کر گیا۔ آپ نے فرمایا: ''میرے اوپر سات مشکیزے بہاؤ جن کے تسمے نہ کھولے گئے ہوں ممکن ہے کہ میں لوگوں کو وصیت کروں۔'' چنانچہ ہم نے آپ کو نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت حفصہ ؓ کے ایک بڑے برتن میں بٹھا دیا۔ پھر ہم نے آپ پر سات مشکیزوں کا پانی بہانا شروع کیا حتی کہ آپ نے اپنے دست مبارک سے ہماری طرف اشارہ فرمایا کہ تم نے تعمیل کر دی ہے۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: پھر آپ لوگوں کی طرف تشریف لے گئے اور انھیں نماز پڑھا کر خطبہ دیا۔

٤٤٤٣، ٤٤٤٤ - وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَا: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَّهُ عَلٰى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَّجْهِهِ فَقَالَ - وَهُوَ كَذٰلِكَ -: «لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَّسَاجِدَ»، يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا. [راجع: ٤٣٥، ٤٣٦]

[4444,4443] حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو آپ اپنے چہرے پر چادر ڈالتے تھے۔ پھر جب سانس گھٹنے لگتا تو اسے چہرے سے ہٹا دیتے۔ پھر اسی حالت میں آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے، انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔'' آپ اپنی امت کو اس (فعل) سے ڈراتے تھے جو یہود و نصاریٰ نے کیا تھا۔

٤٤٤٥ - أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ: أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ، وَمَا حَمَلَنِي عَلٰى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِي قَلْبِي أَنْ يُحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا وَلَا كُنْتُ أَرٰى أَنَّهُ لَنْ يَقُومَ أَحَدٌ مَقَامَهُ إِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهِ، فَأَرَدْتُ أَنْ يَعْدِلَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَبِي بَكْرٍ.

[4445] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے (مرض کے دوران میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امام بنانے کے معاملے میں) بار بار پوچھا، آپ سے بار بار پوچھنے پر مجھے اس بات نے آمادہ کیا کہ مجھے یقین تھا کہ جو شخص بھی امامت میں رسول اللہ ﷺ کے قائم مقام ہوگا لوگ اس سے بدفالی لیں گے، اس لیے میں چاہتی تھی کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کا حکم نہ دیں۔

رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو مُوسٰى وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ١٩٨]

اس روایت کو ابن عمر، ابوموسیٰ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے بھی نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٤٤٤٦ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ وَإِنَّهُ لَبَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي، فَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٨٩٠]

[4446] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کا سر مبارک وفات کے وقت میری ٹھوڑی اور سینے کے درمیان تھا۔ اور جب سے میں نے نبی ﷺ پر موت کی سختی دیکھی ہے، اس کے بعد موت کی سختی کو کسی کے لیے برا نہیں سمجھتی۔

فائدہ: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو سوموار کا دن تھا، آپ کو لانے والے کئی حضرات تھے، ایک جانب تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے، دوسری جانب کبھی حضرت علی، حضرت اسامہ، حضرت ثوبان اور کبھی حضرت فضل رضی اللہ عنہم ہوتے بعض اوقات گھر کے اندر ایک جانب حضرت بریرہ اور حضرت نوبہ ہوتی تھیں۔ چنانچہ دوسری جانب کوئی متعین آدمی نہ تھا اس لیے آپ نے کسی کا نام نہیں لیا۔

٤٤٤٧ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

[4447] حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ان تین بزرگوں میں سے ایک ہیں جن کی توبہ قبول کی گئی تھی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ ایک دن حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے باہر آئے جبکہ آپ مرض وفات میں مبتلا تھے۔ لوگوں نے پوچھا: اے

خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَقَالَ النَّاسُ: يَا أَبَا الْحَسَنِ! كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللهِ بَارِئًا، فَأَخَذَ بِيَدِهِ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ وَاللهِ بَعْدَ ثَلَاثٍ عَبْدُ الْعَصَا، وَإِنِّي وَاللهِ لَأَرٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ سَوْفَ يُتَوَفّٰى مِنْ وَجَعِهِ هٰذَا، إِنِّي لَأَعْرِفُ وُجُوهَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ، اذْهَبْ بِنَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلْنَسْأَلْهُ فِيمَنْ هٰذَا الْأَمْرُ؟ إِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ، وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا عَلِمْنَاهُ فَأَوْصٰى بِنَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّا وَاللهِ لَئِنْ سَأَلْنَاهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَمَنَعَنَاهَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ بَعْدَهُ، وَإِنِّي وَاللهِ لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ.

[انظر: ٦٢٦٦]

ابوالحسن! رسول اللہ ﷺ اب کیسے ہیں؟ انھوں نے کہا: الحمد للہ اب اچھے ہیں۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور کہا: اللہ کی قسم! تم تین (دن) کے بعد محکوم اور لاٹھی کے غلام بن جاؤ گے کیونکہ اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ عنقریب آپ اس مرض سے وفات پا جائیں گے۔ میں بنومطلب کے چہرے ان کی موت کے وقت پہچانتا ہوں۔ آؤ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر اس امر کے متعلق دریافت کریں کہ آپ کے بعد کون آپ کا خلیفہ ہوگا؟ اگر آپ نے ہم لوگوں کو خلافت دی تو معلوم ہو جائے گا اور اگر آپ نے کسی دوسرے کو خلافت سونپی تو بھی معلوم ہو جائے گا اور تب آپ ہمارے متعلق حسن سلوک کی اسے وصیت فرمائیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر ہم نے آپ سے اس امر سے متعلق دریافت کیا اور آپ نے ہمیں محروم فرما دیا تو آپ کے بعد لوگ ہمیں کبھی خلیفہ نامزد نہیں کریں گے۔ اللہ کی قسم! میں تو رسول اللہ ﷺ سے خلافت کے متعلق سوال نہیں کروں گا۔

٤٤٤٨ - **حَدَّثَنَا** سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَاهُمْ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي لَهُمْ، لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي صُفُوفِ الصَّلَاةِ، ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ، فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ أَنَسٌ: وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلَاتِهِمْ فَرَحًا

[4448] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، دریں اثنا کہ مسلمان سوموار کے دن نماز فجر میں تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ انھیں نماز پڑھا رہے تھے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ ظاہر ہوئے۔ آپ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کا پردہ اٹھایا اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا جبکہ وہ دوران نماز میں صفیں باندھے ہوئے تھے۔ آپ مسکراتے ہوئے ہنس پڑے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹنا شروع کیا تاکہ صف میں شامل ہو جائیں، انھوں نے خیال کیا کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے تشریف لانا چاہتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قریب تھا کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی صحت یابی کی خوشی میں نماز ہی توڑ دیتے،

بِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَأَرْخَى السِّتْرَ. [راجع: ٦٨٠]

تاہم آپ نے ان کی طرف اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا کہ تم اپنی نماز پوری کرو۔ پھر آپ حجرے کے اندر تشریف لے گئے اور پردہ لٹکا لیا۔

٤٤٤٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ مِنْ نِّعَمِ اللهِ عَلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تُوُفِّيَ فِي بَيْتِي، وَفِي يَوْمِي، وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَأَنَّ اللهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ. وَدَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَبِيَدِهِ السِّوَاكُ وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَّسُولَ اللهِ ﷺ، فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ، فَقُلْتُ: آخُذُهُ لَكَ؟ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَّعَمْ، فَتَنَاوَلْتُهُ، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ: أُلَيِّنُهُ لَكَ؟ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَّعَمْ، فَلَيَّنْتُهُ، فَأَمَرَّهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ أَوْ عُلْبَةٌ - يَشُكُّ عُمَرُ - فِيهَا مَاءٌ، فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ يَقُولُ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ»، ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ: «فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلٰى»، حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ. [راجع: ٨٩٠]

[4449] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے احسانات میں سے ایک احسان مجھ پر یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میری باری کے دن میرے گھر میں وفات پائی۔ وفات کے وقت آپ کا سر مبارک میرے سینے اور گردن کے درمیان تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آخری وقت میرا اور آپ کا لعاب دہن ملا دیا کیونکہ (میرے بھائی) حضرت عبدالرحمٰن ؓ ایک تازہ مسواک پکڑے گھر میں داخل ہوئے۔ میں اس وقت آپ کو سہارا دیے ہوئے تھی۔ میں نے دیکھا کہ آپ مسواک کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہے ہیں اور مجھے معلوم تھا کہ آپ مسواک کو بہت پسند کرتے تھے۔ میں نے عرض کی: یہ مسواک آپ کے لیے لے لوں؟ آپ نے سر مبارک سے اشارہ کر کے فرمایا: ''ہاں۔'' چنانچہ میں نے وہ مسواک لے کر آپ کو دی لیکن آپ کو سخت محسوس ہوئی، اس لیے میں نے کہا: میں اسے آپ کے لیے نرم کر دوں؟ آپ نے سر کے اشارے سے فرمایا: ''ہاں۔'' لہٰذا میں نے اسے چبا کر نرم کر دیا۔ پھر آپ نے اسے دانتوں پر پھیرا اور آپ کے سامنے چمڑے یا لکڑی کا ایک بڑا پیالہ تھا...... (راویٔ حدیث) عمر کو شک ہے...... اس (پیالے) میں پانی تھا۔ آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ مبارک (بار بار) اس (پانی والے برتن) میں داخل کرتے اور (انھیں تر کر کے) اپنے چہرۂ انور پر پھیرتے اور فرماتے: ''لا الہ الا اللہ، موت کی بڑی سختیاں ہوتی ہیں۔'' پھر آپ نے اپنا ہاتھ اٹھا کر فرمایا: ''اے اللہ! مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے۔'' حتی کہ آپ کی روح مبارک پرواز کر گئی اور

ہاتھ نیچے جھک گیا۔

٤٤٥٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَقُولُ: «أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟» - يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ - فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ، فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدُورُ عَلَيَّ فِيهِ فِي بَيْتِي، فَقَبَضَهُ اللهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي وَخَالَطَ رِيقُهُ رِيقِي، ثُمَّ قَالَتْ: دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ بِهِ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ لَهُ: أَعْطِنِي هٰذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، فَأَعْطَانِيهِ، فَقَضَمْتُهُ ثُمَّ مَضَغْتُهُ، فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَاسْتَنَّ بِهِ، وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى صَدْرِي.

[راجع: ٨٩٠]

[4450] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرض موت میں پوچھتے رہتے تھے: ''کل میرا قیام کہاں ہو گا؟ کل میں کہاں رہوں گا؟'' آپ حضرت عائشہ ؓ کی باری کے منتظر تھے۔ آخر کار تمام ازواج مطہرات نے آپ کو حضرت عائشہ ؓ کے گھر قیام کی اجازت دے دی اور آپ کی وفات انھی کے گھر میں ہوئی۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: آپ کی وفات اسی دن ہوئی جس دن قاعدے کے مطابق میرے ہاں قیام کی باری تھی۔ رحلت کے وقت آپ کا سر مبارک میرے سینے اور گردن کے درمیان تھا اور میرا لعاب آپ کے لعاب دہن سے مل گیا تھا۔ پھر فرمایا: اس دوران میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ داخل ہوئے اور ان کے پاس مسواک تھی جسے وہ استعمال کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو میں نے کہا: عبدالرحمٰن! یہ مسواک مجھے دو۔ انھوں نے وہ مسواک مجھے دے دی تو میں نے اسے اچھی طرح چبایا اور اسے جھاڑ کر رسول اللہ ﷺ کو دے دی تو آپ نے وہ مسواک استعمال کی۔ اس وقت آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

٤٤٥١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي، وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَكَانَتْ إِحْدَانَا تُعَوِّذُهُ بِدُعَاءٍ إِذَا مَرِضَ، فَذَهَبْتُ أُعَوِّذُهُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ: «فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى، فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى». وَمَرَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَفِي

[4451] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کی وفات میرے گھر میں اور میری باری کے دن ہوئی۔ آپ اس وقت میرے سینے اور گردن کے درمیان تھے۔ ہماری عادت تھی کہ جب آپ ﷺ بیمار ہوتے تو ہم میں سے کوئی آپ کے لیے دعائیں پڑھ کر شفا طلب کرتی تھی، چنانچہ میں آپ کے لیے شفا کی دعا کرنے لگی تو آپ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمانے لگے: ''رفیق اعلیٰ میں، رفیق اعلیٰ میں۔'' اس دوران

يَدِهِ جَرِيدَةٌ رَّطْبَةٌ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ بِهَا حَاجَةً، فَأَخَذْتُهَا فَمَضَغْتُ رَأْسَهَا وَنَفَضْتُهَا، فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِ، فَاسْتَنَّ بِهَا كَأَحْسَنِ مَا كَانَ مُسْتَنًّا. ثُمَّ نَاوَلَنِيهَا فَسَقَطَتْ يَدُهُ - أَوْ سَقَطَتْ مِنْ يَدِهِ - فَجَمَعَ اللهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِّنَ الدُّنْيَا، وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِّنَ الْآخِرَةِ.

[راجع: ٨٩٠]

میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ پاس سے گزرے جبکہ ان کے ہاتھ میں کھجور کی تازہ مسواک تھی۔ نبی ﷺ نے اس کی طرف نگاہ اٹھائی تو میں نے خیال کیا کہ آپ مسواک چاہتے ہیں۔ میں نے مسواک پکڑی، اس کا کنارہ چبایا اور نرم کر کے اسے آپ ﷺ کے حضور پیش کیا۔ آپ نے اس کے ساتھ مسواک کی اور بہت اچھی مسواک کی۔ پھر وہ مجھے دینے لگے تو آپ کا دست مبارک نیچے جھک گیا یا مسواک آپ کے ہاتھ سے گر پڑی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے دنیا کے آخری دن اور آخرت کے پہلے دن میرے لعاب دہن اور آپ کے لعاب دہن کو جمع کر دیا۔

٤٤٥٢، ٤٤٥٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَقْبَلَ عَلَى فَرَسٍ مِّنْ مَّسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ حَتَّى نَزَلَ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ، فَتَيَمَّمَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُغَشًّى بِثَوْبِ حِبَرَةٍ، فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ وَبَكَى، ثُمَّ قَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، وَاللهِ لَا يَجْمَعُ اللهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ، أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا. [راجع: ١٢٤١، ١٢٤٢]

[4453,4452] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر ؓ اپنی رہائش گاہ سنح سے گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔ پھر سواری سے اتر کر مسجد میں داخل ہوئے اور لوگوں سے بالکل ہم کلام نہ ہوئے۔ سیدھے عائشہ ؓ کے پاس آئے اور رسول اللہ ﷺ کا قصد کیا۔ آپ کو دھاری دار یمنی چادر میں ڈھانپا گیا تھا۔ انھوں نے آپ کے چہرۂ انور سے کپڑا اٹھایا، پھر آپ پر جھکے اور آپ کے چہرۂ انور کو بوسہ دیا اور رو پڑے، پھر فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا۔ بہر حال ایک موت جو آپ کے لیے لکھی جا چکی تھی وہ تو ہو چکی۔

٤٤٥٤ - قَالَ [الزُّهْرِيُّ]: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ: اجْلِسْ يَا عُمَرُ! فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يَجْلِسَ، فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَتَرَكُوا عُمَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَّا بَعْدُ، مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا ﷺ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ

[4454] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر ؓ جب آئے تو حضرت عمر ؓ لوگوں سے کچھ کہہ رہے تھے۔ حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: اے عمر! بیٹھ جاؤ، لیکن حضرت عمر ؓ نے بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ اس دوران میں لوگ حضرت عمر ؓ کو چھوڑ کر حضرت ابوبکر ؓ کے پاس آ گئے۔ آپ نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا: تم میں

مَاتَ، وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللهَ فَإِنَّ اللهَ حَيٌّ لَّا يَمُوتُ، قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ ٱلرُّسُلُ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿ٱلشَّٰكِرِينَ﴾ [آل عمران: ١٤٤] وَقَالَ: وَاللهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللهَ أَنْزَلَ هٰذِهِ الْآيَةَ حَتّٰى تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ، فَتَلَقَّاهَا النَّاسُ مِنْهُ كُلُّهُمْ، فَمَا أَسْمَعُ بَشَرًا مِّنَ النَّاسِ إِلَّا يَتْلُوهَا، فَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ: وَاللهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ تَلَاهَا، فَعَقِرْتُ حَتّٰى مَا تُقِلُّنِي رِجْلَايَ، وَحَتّٰى أَهْوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلَاهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ مَاتَ! [راجع: ١٢٤٢]

سے جو بھی محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ حضرت محمد ﷺ کی وفات ہو چکی ہے اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے، اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے: ''محمد (ﷺ) صرف رسول ہیں۔ ان سے پہلے بھی کئی رسول گزر چکے ہیں...... اور اللہ شکر ادا کرنے والوں کو اچھی جزا دے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ کی قسم! ایسا محسوس ہوا جیسے پہلے لوگوں کو معلوم ہی نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے اور جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی تلاوت کی تو اب سب لوگ اس آیت کو ان سے لے رہے ہیں۔ اب تو یہ حال تھا کہ میں جس شخص کو بھی سنتا وہی اس کی تلاوت کر رہا ہوتا۔ حضرت سعید بن میسّب نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے اس وقت ہوش آیا جب میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس آیت کی تلاوت کرتے سنا کہ نبی ﷺ کی وفات ہو گئی ہے۔ میں تو سکتے میں آ گیا اور مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میری دونوں ٹانگیں لڑکھڑانے لگی ہیں اور میں زمین پر گر جاؤں گا۔

٤٤٥٥، ٤٤٥٦، ٤٤٥٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَبَّلَ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ مَوْتِهِ. [راجع: ١٢٤١، ١٢٤٢، وانظر: ٥٧٠٩]

[4457,4456,4455] حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو بوسہ دیا۔

٤٤٥٨ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَزَادَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَّا تَلُدُّونِي، فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ

[4458] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم نے آپ ﷺ کو بصورت لدود دوا پلانا چاہی تو آپ نے منع فرمایا۔ ہم سمجھے کہ آپ کا منع کرنا ایسا ہے جیسے

لِلدَّوَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: «أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي؟» قُلْنَا: كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ: «لَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ، إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ».

ہر مریض دوا سے کراہت کرتا ہے۔ پھر آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں منع نہیں کرتا رہا کہ مجھے لدود کی صورت میں دوا مت پلاؤ؟'' ہم نے عرض کی: مریض تو منع کیا ہی کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''گھر میں کوئی آدمی باقی نہ رہے، سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے، صرف حضرت عباس کو چھوڑ دو کیونکہ وہ اس وقت تمھارے ساتھ موجود نہیں تھے۔''

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٥٧١٢، ٦٨٨٦، ٦٨٩٧]

یہ روایت ابو الزناد نے بھی بیان کی ہے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے۔

فائدہ: منہ کے ایک کنارے سے دوائی ڈالنے کو لدود، جو دوائی حلق میں ڈالی جائے اسے وجور اور جو ناک میں ڈالی جائے اسے سعوط کہا جاتا ہے۔

٤٤٥٩ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَزْهَرُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَتْ: مَنْ قَالَهُ؟ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَإِنِّي لَمُسْنِدَتُهُ إِلَى صَدْرِي، فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَانْخَنَثَ، فَمَاتَ فَمَا شَعَرْتُ، فَكَيْفَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ؟. [راجع: ٢٧٤١]

[4459] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، ان کے پاس ذکر ہوا کہ نبی ﷺ نے حضرت علی ؓ کو کوئی خاص وصیت کی ہے۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: یہ کون کہتا ہے؟ میں خود نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھی، آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ آپ نے طشت منگوایا، پھر ایک طرف جھک گئے اور آپ کی وفات ہو گئی۔ اس وقت مجھے بھی معلوم نہیں ہوا، پھر حضرت علی ؓ کو آپ نے کب وصی بنا دیا؟

٤٤٦٠ - **حَدَّثَنَا** أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَوْصَى النَّبِيُّ ﷺ؟ فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أُمِرُوا بِهَا؟ قَالَ: أَوْصَى بِكِتَابِ اللهِ. [راجع: ٢٧٤٠]

[4460] حضرت طلحہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے پوچھا: کیا نبی ﷺ نے کوئی وصیت کی تھی؟ انھوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: پھر لوگوں پر وصیت کیونکر فرض کی گئی ہے یا لوگوں کو اس کا کیونکر حکم دیا گیا ہے؟ انھوں نے کہا: آپ ﷺ نے اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کا حکم دیا تھا۔

٤٤٦١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دِينَارًا، وَّلَا دِرْهَمًا، وَّلَا عَبْدًا وَّلَا أَمَةً، إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ الَّتِي كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهُ، وَأَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيلِ صَدَقَةً. [راجع: ٢٧٣٩]

[4461] حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے نہ دینار نہ درہم اور نہ کوئی لونڈی اور غلام چھوڑا، صرف ایک سفید خچر تھا جس پر آپ سواری فرمایا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ ہتھیار اور زمین چھوڑی تھی جسے آپ نے مسافروں کے لیے صدقہ کر دیا تھا۔

٤٤٦٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ: وَا كَرْبَ أَبَاهُ! فَقَالَ: «لَيْسَ عَلَى أَبِيكِ كَرْبٌ بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ». فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ: يَا أَبَتَاهُ، أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ، مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ يَا أَبَتَاهُ، إِلٰى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ! فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ: يَا أَنَسُ! أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ التُّرَابَ؟.

[4462] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ سخت بیمار ہوئے اور آپ پر غشی طاری ہوئی تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے میرے والد کو سخت تکلیف ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے فاطمہ! آج کے بعد تمھارے والد کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔'' پھر جب آپ ﷺ وفات پا گئے تو سیدہ فاطمہ نے فرمایا: اے میرے ابا جان! جس نے اپنے رب کی دعوت کو قبول کر لیا۔ اے میرے ابو جان! جنت الفردوس آپ کا ٹھکانا ہے۔ اے والد گرامی! ہم حضرت جبرئیل علیہ السلام کو آپ کے انتقال کی خبر دیتے ہیں۔ پھر جب آپ کو دفن کر دیا گیا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے انس! تمھارے دل رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالنے کے لیے کیونکر آمادہ ہوئے تھے؟

(٨٥) بَابُ آخِرِ مَا تَكَلَّمَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ

باب: 85- آخری کلمہ جو نبی ﷺ کی زبان مبارک سے نکلا

٤٤٦٣ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ: قَالَ يُونُسُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِي رِجَالٍ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ: «إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ»، فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلٰى

[4463] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ تندرستی کی حالت میں فرمایا کرتے تھے: ''کوئی نبی فوت نہیں ہوتا حتی کہ وہ اپنی جگہ جنت میں دیکھ لیتا ہے۔ پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے۔'' چنانچہ جب آپ ﷺ کی وفات قریب ہوئی اور آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا تو آپ پر غشی طاری ہوگئی۔ پھر افاقہ ہوا تو آپ نے

فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ، فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى»، فَقُلْتُ: إِذًا لَّا يَخْتَارُنَا، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ، قَالَتْ: فَكَانَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا: «اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى». [راجع: ٤٤٣٥]

گھر کی چھت کی طرف نظر جما دی، پھر آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! میں رفیق اعلیٰ کا طلبگار ہوں۔'' میں نے کہا: اب ہمیں اختیار نہیں کریں گے اور مجھے محسوس ہوا کہ یہ وہی کلام ہے جو ہم سے تندرستی کی حالت میں بیان فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: آپ کا آخری کلام جو آپ کی زبان سے نکلا وہ یہ تھا: ''اے اللہ! میں اپنے رفیق اعلیٰ کو اختیار کرتا ہوں۔''

(٨٦) بَابُ وَفَاةِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: 86- نبی ﷺ کی وفات کا بیان

٤٤٦٤، ٤٤٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا. [انظر: ٤٩٧٨، راجع: ٣٨٥١]

[4465,4464] حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مکہ مکرمہ میں دس سال اقامت پذیر رہے، آپ پر قرآن مجید نازل ہوتا رہا اور دس سال مدینہ طیبہ میں قیام فرمایا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ پر پہلی وحی آنے کے بعد تین سال تک سلسلہ وحی منقطع رہا جسے شمار نہیں کیا گیا، یعنی فترت وحی کے بعد دس سال تک مکہ مکرمہ میں مقیم رہے اور آپ پر قرآن نازل ہوتا رہا۔

٤٤٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ.

[4466] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تریسٹھ (63) برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ. [راجع: ٣٥٣٦]

ابن شہاب نے کہا: مجھے سعید بن مسیّب نے اسی طرح کی روایت بیان کی۔

(٨٧) بَابٌ:

باب: 87- بلاعنوان

٤٤٦٧ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ

[4467] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے وفات پائی تو آپ کی زرہ ایک یہودی

عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ - يَعْنِي: صَاعًا - مِّنْ شَعِيرٍ. [راجع: ٢٠٦٨]

کے پاس تیس (30) صاع جو کے عوض گروی رکھی ہوئی تھی۔

(٨٨) بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ ﷺ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ

باب:88- نبی ﷺ کا مرض وفات میں حضرت اسامہ بن زید ؓ کو (امیر لشکر بنا کر) بھیجنا

٤٤٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ أُسَامَةَ فَقَالُوا فِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِي أُسَامَةَ، وَإِنَّهُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ». [راجع: ٣٧٣٠]

[4468] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت اسامہ ؓ کو امیر لشکر مقرر کیا تو کچھ لوگوں نے ان کی امارت پر اعتراض کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو کچھ تم نے اسامہ کے بارے میں کہا ہے وہ سب مجھ تک پہنچ چکا ہے اور بلاشبہ وہ سب لوگوں سے مجھے زیادہ پیارے ہیں۔''

٤٤٦٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا وَّأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمَارَتِهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنْ تَطْعُنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعُنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَايْمُ اللهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِّلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ». [راجع: ٣٧٣٠]

[4469] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر تیار کیا اور اس پر حضرت اسامہ بن زید ؓ کو امیر مقرر کیا۔ کچھ لوگوں نے ان کی امارت پر اعتراض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''اگر تم اس کی امارت پر اعتراض کرتے ہو تو اس سے پہلے تم نے ان کے والد کی امارت پر بھی اعتراض کیا تھا۔ اللہ کی قسم! وہ امارت کے لائق اور اہل تھے اور مجھے لوگوں سے زیادہ عزیز تھے اور بلاشبہ ان کے بعد یہ (اسامہ) مجھے لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔''

(٨٩) بَابٌ:

باب:89- بلاعنوان

٤٤٧٠ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَهُ: مَتٰى هَاجَرْتَ؟ قَالَ: خَرَجْنَا مِنَ

[4470] حضرت (عبدالرحمٰن بن عسیلہ) صنابحی ؒ سے روایت ہے، ان سے ابو الخیر نے کہا: آپ نے کب ہجرت کی تھی؟ انھوں نے کہا: ہم یمن سے ہجرت کر کے نکلے اور جحفہ پہنچے تو ایک سوار نظر آیا۔ میں نے اس سے

الْيَمَنِ مُهَاجِرِينَ، فَقَدِمْنَا الْجُحْفَةَ، فَأَقْبَلَ رَاكِبٌ فَقُلْتُ لَهُ: الْخَبَرَ؟ فَقَالَ: دَفَنَّا النَّبِيَّ ﷺ مُنْذُ خَمْسٍ، قُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، أَخْبَرَنِي بِلَالٌ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ فِي السَّبْعِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ.

حالات پوچھے تو اس نے کہا: پانچ روز ہوئے ہیں ہم نے نبی ﷺ کو دفن کر دیا ہے۔ میں (ابوالخیر) نے کہا: کیا آپ نے لیلۃ القدر کے متعلق کچھ سنا ہے؟ اس نے کہا: ہاں، مجھے نبی ﷺ کے مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا کہ لیلۃ القدر آخری عشرے کی ساتویں رات ہے۔

(٩٠) بَابٌ: كَمْ غَزَا النَّبِيُّ ﷺ؟

باب: 90- نبی ﷺ نے کتنے غزوات میں شمولیت فرمائی؟

٤٤٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ، قُلْتُ: كَمْ غَزَا النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: تِسْعَ عَشْرَةَ. [راجع: ٣٩٤٩]

[4471] حضرت ابواسحاق سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کتنے غزوات میں شرکت کی ہے؟ انھوں نے کہا: سترہ (17) میں۔ میں نے (پھر) پوچھا: نبی ﷺ نے (خود) کتنے غزوات میں حصہ لیا؟ انھوں نے فرمایا: انیس (19) (غزوات) میں۔

٤٤٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ خَمْسَ عَشْرَةَ.

[4472] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ پندرہ (15) غزوات میں شرکت کی۔

٤٤٧٣ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلِ بْنِ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَهْمَسٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً.

[4473] حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سولہ (16) غزوات میں شرکت کی تھی۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

65 - كِتَابُ التَّفْسِير

تفسیر کا بیان

(۱) سُورَةُ الْفَاتِحَةِ — بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ — تفسیر سورۂ فاتحہ

﴿ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ﴾: اِسْمَانِ مِنَ الرَّحْمَةِ، اَلرَّحِيمُ وَالرَّاحِمُ بِمَعْنًى وَاحِدٍ، كَالْعَلِيمِ وَالْعَالِمِ.

لفظ الرحمٰن اور الرحیم (اللہ کی صفات ہیں جو) لفظ الرحمۃ سے مشتق ہیں، نیز الرحیم اور الراحم دونوں ہم معنی ہیں، جیسے العلیم اور العالم دونوں ہم معنی ہیں۔

(۱) بَابُ مَا جَاءَ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب: 1- سورۂ فاتحہ کی تفسیر کا بیان

وَسُمِّيَتْ أُمَّ الْكِتَابِ: أَنَّهُ يُبْدَأُ بِكِتَابَتِهَا فِي الْمَصَاحِفِ، وَيُبْدَأُ بِقِرَاءَتِهَا فِي الصَّلَاةِ.

اس سورت کا نام ام الکتاب اس لیے رکھا گیا ہے کہ قرآن مجید لکھنے کا آغاز اسی سے کیا جاتا ہے، نیز نماز میں بھی (دیگر سورتوں سے) پہلے اسی کو پڑھا جاتا ہے۔

﴿ٱلدِّينِ﴾ [٤]: اَلْجَزَاءُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ، كَمَا تَدِينُ تُدَانُ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿بِٱلدِّينِ﴾ [الماعون: ١]: بِالْحِسَابِ. ﴿مَدِينِينَ﴾ [الواقعة: ٨٦]: مُحَاسَبِينَ.

الدین کے معنی بدلہ دینے کے ہیں، خواہ اچھا ہو یا برا۔ عرب کا محاورہ ہے: ''جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔'' امام مجاہد کہتے ہیں: الدین حساب کے معنی میں ہے جیسا کہ مدینین کے معنی محاسبین ہیں، یعنی حساب کیے گئے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد ہے کہ مالك یوم الدین کے دو معنی ہیں: (ا) مالك یوم الجزاء. (ب) مالك یوم الحساب. یہ دونوں معنی لازم ملزوم ہیں کیونکہ حساب، جزا کے لیے ہوتا ہے اور جزا و سزا، محاسبہ کے بغیر ممکن نہیں۔

٤٤٧٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ

[4474] حضرت ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

قَالَ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمْ أُجِبْهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي فَقَالَ: «أَلَمْ يَقُلِ اللهُ: ﴿ٱسْتَجِيبُواْ لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ﴾ [الأنفال: ٢٤]؟» ثُمَّ قَالَ لِي: «لَأُعَلِّمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ السُّوَرِ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ»، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قُلْتُ لَهُ: أَلَمْ تَقُلْ: «لَأُعَلِّمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ؟» قَالَ: «﴿ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ». [انظر: ٤٦٤٧، ٤٧٠٣، ٥٠٠٦]

انھوں نے کہا: میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے آواز دی لیکن میں اس وقت حاضر نہ ہو سکا۔ (نماز پڑھ کر آپ کے پاس آیا) تو میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں نماز پڑھنے میں مصروف تھا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی نہیں: اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو جب وہ تمھیں بلائیں۔'' پھر فرمایا: ''میں تیرے مسجد سے باہر جانے سے قبل تجھے ایک ایسی سورت بتاؤں گا جو قرآن کی تمام سورتوں سے بڑھ کر ہے۔'' پھر آپ نے میرا ہاتھ تھام لیا۔ جب آپ نے مسجد سے باہر آنے کا ارادہ فرمایا تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا تھا: ''میں تجھے ایک ایسی سورت بتاؤں گا جو قرآن کی تمام سورتوں سے بڑھ کر ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''وہ سورت ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ﴾، یعنی فاتحہ ہے۔ یہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔''

فائدہ: واضح رہے کہ سورۂ فاتحہ کو اَلسَّبْعُ الْمَثَانِي درج ذیل وجوہات کی بنا پر کہا گیا ہے: * اس کی سات آیات کو نماز میں بار بار پڑھا جاتا ہے یا اس کا نزول دو مرتبہ ہوا: ایک مرتبہ مکہ میں اور دوسری بار مدینہ طیبہ میں۔ * اس میں بڑے جامع انداز میں اللہ تعالیٰ کی تعریف اور ثناء بیان کی گئی ہے۔ * یہ سورت امت محمدیہ کو استثنائی اور خصوصی طور پر عطا کی گئی ہے۔ اور اسے اَلْقُرْآنُ الْعَظِيمُ اس لیے کہا گیا ہے کہ قرآنِ کریم کے بنیادی مضامین اس سورت میں اجمالاً (مختصر طور پر) آ گئے ہیں۔ گویا کوزے میں سمندر کو بند کر دیا گیا ہے۔

(٢) بَابُ ﴿غَيْرِ ٱلْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ﴾ [الفاتحة: ٧]

باب:2- ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کی تفسیر

٤٤٧٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: ﴿غَيْرِ ٱلْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ﴾ فَقُولُوا: آمِينَ، فَمَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ

[4475] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوئی اس کے سابقہ سب گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». [راجع: ٧٨٢]

(٢) سُورَةُ الْبَقَرَةِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ 2- تفسیر سورۂ بقرہ

(١) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَعَلَّمَ ءَادَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا﴾ [البقرة: ٣١]

٤٤٧٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ أَبُو النَّاسِ، خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ، فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ ذَنْبَهُ فَيَسْتَحِي، اِئْتُوا نُوحًا؛ فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ سُؤَالَهُ رَبَّهُ مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ فَيَسْتَحِي، فَيَقُولُ: ائْتُوا خَلِيلَ الرَّحْمٰنِ، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، ائْتُوا مُوسٰى عَبْدًا كَلَّمَهُ اللهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ قَتْلَ النَّفْسِ بِغَيْرِ نَفْسٍ فَيَسْتَحِي مِنْ رَبِّهِ فَيَقُولُ: ائْتُوا عِيسٰى عَبْدَ اللهِ وَرَسُولَهُ وَكَلِمَةَ اللهِ وَرُوحَهُ، فَيَقُولُ:

باب: 1- اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”اور (اللہ نے حضرت) آدم (علیہ السلام) کو تمام چیزوں کے نام بتا دیے“ کا بیان

[4476] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”قیامت کے دن سب لوگ جمع ہو کر مشورہ کریں گے کہ آج ہم اپنے پروردگار کے حضور کسی کو سفارشی بنائیں، چنانچہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آ کر عرض کریں گے: آپ لوگوں کے باپ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور تمام فرشتوں سے سجدہ کروایا، نیز آپ کو تمام نام سکھائے، لہٰذا آپ اپنے پروردگار کے حضور ہماری سفارش کریں کہ وہ ہمیں اس (تکلیف دہ) جگہ سے (نکال کر) راحت و آرام دے۔ وہ کہیں گے: آج میں اس قابل نہیں ہوں اور وہ اپنا گناہ یاد کر کے اللہ سے شرمائیں گے اور کہیں گے: تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ انھیں اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے رسول بنا کر اہل زمین کی طرف بھیجا تھا۔ سب لوگ ان کے پاس آئیں گے تو وہ جواب دیں گے کہ آج میں اس قابل نہیں ہوں۔ وہ بھی اپنا گناہ یاد کر کے شرمائیں گے کہ انھوں نے اپنے رب سے ایک ایسا سوال کیا تھا جس کے متعلق انھیں کوئی علم نہ تھا۔ پھر وہ کہیں گے: تم سب خلیل الرحمٰن (ابراہیم علیہ السلام) کے پاس جاؤ۔ لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوں گے لیکن وہ بھی یہی کہیں گے کہ میں اس قابل

لَسْتُ هُنَاكُمْ، اِئْتُوا مُحَمَّدًا ﷺ عَبْدًا غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، فَيَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ عَلٰى رَبِّي فَيُؤْذَنَ [لِي]، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ ثُمَّ يُقَالُ: اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ إِلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي، مِثْلَهُ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ الثَّالِثَةَ، ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ فَأَقُولُ: مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ».

نہیں ہوں۔ تم سب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ ان سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا تھا اور انھیں تورات عطا فرمائی تھی۔ لوگ ان کے پاس آئیں گے لیکن وہ عذر کر دیں گے کہ مجھ میں اتنی ہمت نہیں۔ انھیں ایک شخص کا قتل ناحق یاد آئے گا اور انھیں اپنے رب کے حضور جاتے ہوئے شرم دامن گیر ہو گی۔ وہ کہیں گے: تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ اللہ کے بندے، اس کے رسول، نیز اللہ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی یہی کہیں گے: مجھ میں اس کی ہمت نہیں۔ تم سب حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ وہ اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے ہیں، چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے۔ میں ان کے ساتھ جاؤں گا اور اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت مل جائے گی۔ پھر میں اپنے رب کو دیکھتے ہی سجدہ ریز ہو جاؤں گا اور جب تک اللہ چاہے گا میں سجدے میں رہوں گا۔ پھر مجھ سے کہا جائے گا: اپنا سر اٹھاؤ اور جو چاہو مانگو۔ تمھیں دیا جائے گا۔ جو چاہو کہو۔ تمھاری بات سنی جائے گی۔ سفارش کرو، تمھاری سفارش قبول کی جائے گی۔ اس وقت میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور جیسے اللہ تعالیٰ نے مجھے تعلیم دی ہو گی ویسے ہی اس کی حمد و ثنا بجا لاؤں گا۔ پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں انھیں جنت میں داخل کر آؤں گا۔ پھر دوبارہ اللہ کے حضور آؤں گا تو اپنے رب کو پہلے کی طرح دیکھوں گا اور سفارش کروں گا۔ اس مرتبہ پھر میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں انھیں جنت میں داخل کر آؤں گا۔ پھر تیسری مرتبہ کے بعد جب میں چوتھی مرتبہ واپس آؤں گا تو عرض کروں گا کہ اب جہنم میں ان لوگوں کے علاوہ اور کوئی باقی نہیں رہا جن کا قرآن نے

ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہنا ضروری قرار دے دیا ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ: يَعْنِي قَوْلَ اللهِ تَعَالٰى: ﴿خَٰلِدِينَ فِيهَا﴾ [البقرة: ١٦٢]. [راجع . ٤٤]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ قرآن کی رو سے دوزخ میں بند رہنے سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے لیے ﴿خَالِدِيْنَ فِيْهَا﴾ کہا گیا ہے کہ وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

(٢) بَابٌ:

باب:2- بلا عنوان

قَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿إِلَىٰ شَيَٰطِينِهِمْ﴾ [١٤]: أَصْحَابِهِمْ مِنَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُشْرِكِينَ. ﴿مُحِيطٌۢ بِٱلْكَٰفِرِينَ﴾ [١٩]: اَللهُ جَامِعُهُمْ. صِبْغَةٌ: دِينٌ. ﴿عَلَى ٱلْخَٰشِعِينَ﴾ [٤٥]: عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَقًّا.

امام مجاہد بیان کرتے ہیں: إِلٰى شَيَاطِيْنِهِمْ سے مراد ''کفار کے دوست منافقین اور مشرکین ہیں۔'' مُحِيْطٌ بِالْكٰفِرِيْنَ کے معنی ہیں: ''اللہ کافروں کو اکٹھا کرنے والا ہے۔'' صِبْغَةٌ سے اللہ تعالیٰ کا دین مراد ہے۔ عَلَى الْخَاشِعِيْنَ سے مراد حقیقی مومن ہیں۔

قَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿بِقُوَّةٍ﴾ [٦٣]: يَعْمَلُ بِمَا فِيهِ. وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: ﴿مَرَضٌ﴾ [١٠] شَكٌّ، ﴿وَمَا خَلْفَهَا﴾ [٦٦] عِبْرَةٌ لِّمَنْ بَقِيَ ﴿لَا شِيَةَ﴾ [٧١] لَا بَيَاضَ.

امام مجاہد نے مزید فرمایا: بِقُوَّةٍ کے معنی ہیں: جو کچھ اس (کتاب) میں ہے، اس پر سختی سے عمل پیرا ہوں۔ ابوالعالیہ نے چند معانی کی وضاحت بایں الفاظ کی ہے: مَرَضٌ سے مراد شکوک وشبہات ہیں۔ وَمَا خَلْفَهَا کے معنی یہ ہیں کہ وہ سزا ان لوگوں کے لیے باعث عبرت ہے جو باقی بچے۔ لَاشِيَةَ سے مراد یہ ہے کہ اس گائے میں کوئی سفید نشان نہ ہو۔

وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿يَسُومُونَكُمْ﴾ [٤٩]: يُولُونَكُمْ، اَلْوَلَايَةُ مَفْتُوحَةٌ، مَصْدَرُ الْوَلَاءِ وَهِيَ: الرُّبُوبِيَّةُ وَإِذَا كُسِرَتِ الْوَاوُ فَهِيَ الْإِمَارَةُ.

ابو العالیہ کے علاوہ (ابوعبید القاسم بن سلام) نے کہا: يَسُوْمُوْنَكُمْ کے معنی یہ ہیں کہ وہ تم پر سخت عذاب دینے کے لیے والی مقرر کرتے تھے۔ (امام بخاری سورۃ الکہف میں آنے والے ایک لفظ اَلْوَلَايَةُ کی لغوی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:) وَلَايَة کے واؤ پر فتحہ پڑھنے کی صورت میں یہ وَلَاء کا مصدر ہوگا جس کے معنی ربوبیت، یعنی پرورش کرنے کے ہیں اور واؤ پر کسرہ پڑھنے کی صورت میں اس کے معنی سرداری ہیں۔

وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْحُبُوبُ الَّتِي تُؤْكَلُ كُلُّهَا

بعض اہل لغت (جیسے امام فراء وغیرہ) نے فُوْمِهَا میں

فُومٌ. وَقَالَ قَتَادَةُ: ﴿فَبَآءُو﴾: [٩٠] فَانْقَلَبُوا. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿يَسْتَفْتِحُونَ﴾: [٨٩] يَسْتَنْصِرُونَ ﴿شَرَوْا﴾: [١٠٢] بَاعُوا ﴿رَاعِنَا﴾: [١٠٤] مِنَ الرُّعُونَةِ إِذَا أَرَادُوا أَنْ يُحَمِّقُوا إِنْسَانًا قَالُوا: رَاعِنًا ﴿لَا تَجْزِي﴾ [١٢٣] لَا تُغْنِي ﴿خُطُوَاتِ﴾ [١٦٨] مِنَ الْخَطْوِ، وَالْمَعْنَى آثَارُهُ ﴿ابْتَلَىٰ﴾ [١٢٤] اِخْتَبَرَ.

لفظ فُوم کے معنی یہ لکھے ہیں: ہر وہ اناج جو کھایا جائے فوم کہلاتا ہے۔قتادہ نے فَبَآءُو کے یہ معنی بیان کیے ہیں: (وہ غضب پر غضب لے کر) واپس ہوئے۔ قتادہ کے علاوہ (ابوعبیدہ) نے کہا: یَسْتَفْتِحُوْنَ سے مراد یہ ہے کہ وہ مدد طلب کرتے تھے۔ شَرَوْا کے معنی ہیں: انھوں نے (خودکو) فروخت کیا۔ رَاعِنَا، اَلرُّعُونَة سے نکلا ہے۔ اہل عرب جب کسی شخص کو احمق بنانا چاہتے تو اسے رَاعِنَا کے لفظ سے پکارتے۔ لَاتَجْزِيْ کے معنی ہیں کہ (کوئی جان کسی جان کے) کچھ کام نہ آئے گی۔ خُطُوَاتِ، الخَطْو سے مشتق ہے۔ اس کے معنی نقش قدم ہیں۔ اِبْتَلٰی کے معنی ہیں: اس نے آزمایا اور امتحان لیا۔

(٣) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ [٢٢]

باب:3- ارشاد باری تعالیٰ: ''تم دانستہ طور پر اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ'' کا بیان

٤٤٧٧ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُرَحْبِيلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ؟ قَالَ: «أَنْ تَجْعَلَ لِلهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ»، - قُلْتُ: إِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيمٌ، - قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ»، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ». [انظر: ٤٧٦١، ٦٠٠١، ٦٨١١، ٦٨٦١، ٧٥٢٠، ٧٥٣٢]

[4477] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے پوچھا: اللہ کے ہاں سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ، حالانکہ اس نے تمھیں پیدا کیا ہے۔'' میں نے کہا: یہ تو واقعی بہت بڑا گناہ ہے۔ اس کے بعد کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالو کہ وہ تمھارے ساتھ کھائیں گے۔'' میں نے پوچھا: اس کے بعد کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرنا۔''

فائدہ: توحید کی دو اقسام ہیں: ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کو خالق و مالک تسلیم کیا جائے۔ اسے توحید ربوبیت کہتے ہیں۔ اس توحید کے مشرکین بھی قائل تھے۔ یہ توحید نجات کے لیے کافی نہیں۔ دوسری قسم یہ ہے کہ معبود حقیقی صرف اللہ کو مانا جائے۔ عبادت کی جملہ اقسام صرف ایک اللہ کے لیے بجا لائی جائیں۔ اسے توحید الوہیت کہتے ہیں۔ تمام انبیاء ؑ اسی توحید کے علمبردار تھے اور اسی کی دعوت دیتے تھے۔ اسی پر قیامت کے دن نجات کا دارومدار ہے۔ مشرکین مکہ اس توحید کے منکر تھے، اسی بنا پر انھیں ابدی جہنمی کہا گیا ہے۔

(٤) بَابٌ: ﴿وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ﴾ إِلَى ﴿يَظْلِمُونَ﴾ [٥٧]

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: ''ہم نے تم پر بادلوں کا سایہ کیا اور تم پر من اور سلویٰ اتارا...... ظلم کرتے تھے'' کا بیان

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿الْمَنَّ﴾ صَمْغَةٌ. ﴿وَالسَّلْوَىٰ﴾: اَلطَّيْرُ.

امام مجاہد فرماتے ہیں کہ مَنّ گوند کی طرح تھا اور سَلْوٰی پرندے تھے۔

٤٤٧٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ». [انظر: ٤٦٣٩، ٥٧٠٨]

[4478] حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھمبی من کی قسم سے ہے اور اس کا پانی آنکھ (کی بیماریوں) کے لیے شفا ہے۔''

(٥) بَابٌ: ﴿وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ﴾ [٥٨] الْآيَةَ

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور جب ہم نے کہا کہ تم اس گاؤں میں داخل ہو جاؤ اور اس میں جہاں سے چاہو (بافراغت) کھاؤ'' کا بیان

﴿رَغَدًا﴾: وَاسِعًا كَثِيرًا.

رَغَدًا کے معنی ہیں: بہت وسیع، فراخ۔

٤٤٧٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ: ﴿وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ﴾ فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ، فَبَدَّلُوا وَقَالُوا: حِطَّةٌ: حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ». [راجع: ٣٤٠٣]

[4479] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا تھا: ''تم دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے اور گناہوں کی معافی مانگتے ہوئے داخل ہو جاؤ۔'' لیکن وہ سرینوں کو زمین پر گھسیٹتے ہوئے داخل ہوئے اور معافی مانگنے کے بجائے وہ ''بالی میں دانہ'' کہتے رہے۔''

(٦) بَابٌ: ﴿مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ﴾ [٩٧]

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: ''جو شخص جبریل کا دشمن ہے'' کی تفسیر

وَقَالَ عِكْرِمَةُ: جَبْرَ، وَمِيكَ، وَسَرَافِ: عَبْدٌ، إِيلْ: اَللهُ.

حضرت عکرمہ ؒ نے کہا: لفظ جبر، میک اور سراف تینوں کے معنی بندہ کے ہیں۔ اور لفظ ایل (عبرانی زبان میں) اللہ کے معنی میں ہے، (تو ان کے معنی "اللہ کا بندہ" ہوئے۔)

٤٤٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ: سَمِعَ عَبْدَ اللهِ ابْنَ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: سَمِعَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ بِقُدُومِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي أَرْضٍ يَخْتَرِفُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ، فَمَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟ وَمَا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ؟ قَالَ: «أَخْبَرَنِي بِهِنَّ جِبْرِيلُ آنِفًا»، قَالَ: جِبْرِيلُ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قَالَ: ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَقَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ: «﴿مَن كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ﴾ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ الْحُوتِ، وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ، وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ»، قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ، يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ، وَإِنَّهُمْ إِنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلَامِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ يَبْهَتُونِي، فَجَاءَتِ الْيَهُودُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللهِ فِيكُمْ؟» قَالُوا: خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا، وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا، قَالَ: «أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ؟» فَقَالُوا: أَعَاذَهُ اللهُ مِنْ ذٰلِكَ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ

[4480] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن سلام ؓ نے رسول اللہ ﷺ کے مدینہ طیبہ تشریف لانے کی خبر سنی تو وہ اپنے باغ میں پھل توڑ رہے تھے۔ وہ اسی وقت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میں آپ سے ایسی تین باتیں پوچھتا ہوں جنھیں نبی کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا۔ قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے؟ اہل جنت کی دعوت کے لیے سب سے پہلے کیا چیز پیش کی جائے گی؟ اور بچہ اپنی ماں یا اپنے باپ کے ہم شکل کب ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے ابھی جبریل ان باتوں کی خبر دے گئے ہیں۔" عبداللہ بن سلام ؓ بولے: جبریل؟ آپ نے فرمایا: "ہاں۔" عبداللہ بن سلام ؓ نے کہا: وہ تو فرشتوں میں سے یہود کے دشمن ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "جو کوئی جبریل کا دشمن ہے تو اسی نے اس قرآن کو اللہ کے حکم سے آپ کے دل پر اتارا ہے۔ (پھر آپ نے ان کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:) قیامت کی سب سے پہلی نشانی آگ ہو گی جو انسانوں کو مشرق سے مغرب کی طرف جمع کر لائے گی۔ اہل جنت کی مہمانی کے لیے جو کھانا سب سے پہلے پیش کیا جائے گا وہ مچھلی کے کلیجے کا ایک اضافی حصہ ہو گا۔ اور جب مرد کا پانی رحم مادر میں پہلے پہنچے تو بچہ باپ کی شکل پر ہوتا ہے اور جب ماں کا پانی رحم میں پہلے پہنچ جائے تو بچہ ماں کی صورت پر ہوتا ہے۔" یہ سنتے ہی سیدنا عبداللہ بن سلام ؓ کہنے لگے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، فَقَالُوا: شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا، وَانْتَقَصُوهُ، قَالَ: فَهٰذَا الَّذِي كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللهِ. [راجع: ٣٣٢٩]

پھر عرض کرنے لگے: اللہ کے رسول! یہود بہت بہتان تراش قوم ہے۔ اگر میرے متعلق کچھ پوچھنے سے پہلے انھیں میرے اسلام لانے کا پتہ چل گیا تو وہ مجھ پر بہتان طرازی سے باز نہیں آئیں گے۔ اتنے میں چند یہودی آئے تو نبی ﷺ نے ان سے دریافت کیا: ''عبداللہ بن سلام تمھارے ہاں کیسا آدمی ہے؟'' وہ کہنے لگے: ہم میں سب سے بہتر اور سب سے بہتر باپ کے بیٹے، ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر عبداللہ بن سلام اسلام لے آئیں تو پھر ان کے متعلق تمھارا کیا خیال ہوگا؟'' یہودی کہنے لگے: اللہ تعالیٰ انھیں اسلام لانے سے اپنی پناہ میں رکھے۔ یہ سن کر حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (فوراً) سامنے آئے اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر یہودی کہنے لگے: یہ ہم میں سب سے بدتر اور سب سے بدتر شخص کا بیٹا ہے اور ان کی توہین شروع کر دی۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے اسی بات کا اندیشہ تھا۔

(٧) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿مَا نَنسَخْ مِنْ ءَايَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ أَوْ مِثْلِهَآ﴾ [١٠٦]

باب: 7- ارشاد باری تعالیٰ: ''جس آیت کو ہم منسوخ کر دیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی اور لے آتے ہیں'' کا بیان

٤٤٨١ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَقْرَؤُنَا أُبَيٌّ، وَأَقْضَانَا عَلِيٌّ، وَإِنَّا لَنَدَعُ مِنْ قَوْلِ أُبَيٍّ، وَذَاكَ أَنَّ أُبَيًّا يَقُولُ: لَا أَدَعُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَقَدْ

[4481] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم میں قرآن کے بہترین قاری حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں اور ہم میں سب سے زیادہ فیصلے کرنے کی صلاحیت حضرت علی رضی اللہ عنہ رکھتے ہیں۔ لیکن (اس کے باوجود) ہم حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی یہ بات نہیں مانتے جو ابی بن کعب کہتے ہیں کہ میں نے

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿مَا نَنسَخْ مِنْ ءَايَةٍ أَوْ نُنسِهَا﴾

[انظر: ٥٠٠٥]

رسول اللہ ﷺ سے جن آیات کی بھی تلاوت سنی ہے انھیں ترک نہیں کروں گا، حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''جس آیت کو ہم منسوخ کر دیں یا بھلا دیں، اس سے بہتر یا اس جیسی کوئی اور آیت لے آتے ہیں۔'' (یعنی حضرت ابی رضی اللہ عنہ نسخ کے قائل نہیں جبکہ مذکورہ آیت سے نسخ ثابت ہوتا ہے۔)

(٨) بَابٌ: ﴿وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ﴾ [١١٦]

باب: 8- ارشاد باری تعالیٰ: ''انھوں نے کہا کہ اللہ کی اولاد ہے (نہیں بلکہ) وہ اس سے پاک ہے'' کی وضاحت

٤٤٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللهُ: كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ، وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ، فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَزَعَمَ أَنِّي لَا أَقْدِرُ أَنْ أُعِيدَهُ كَمَا كَانَ، وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ: لِي وَلَدٌ، فَسُبْحَانِي أَنْ أَتَّخِذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا».

[4482] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ابن آدم نے میری تکذیب کی ہے اور مجھے گالی دی ہے، حالانکہ اسے یہ زیب نہیں دیتا۔ اس کا مجھے جھٹلانا یہ ہے کہ اس کے خیال کے مطابق میں اسے قیامت کے دن اصلی حالت میں نہیں اٹھا سکتا اور اس کا مجھے گالی دینا یہ ہے کہ وہ میرے لیے اولاد تجویز کرتا ہے، حالانکہ میری ذات اس سے پاک ہے کہ میں اپنے لیے بیوی یا اولاد بناؤں۔''

(٩) بَابٌ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ [١٢٥]

باب: 9- ارشاد باری تعالیٰ: ''ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو تم اپنے لیے جائے نماز بنالو'' کا بیان

﴿مَثَابَةً﴾: يَثُوبُونَ: يَرْجِعُونَ.

مَثَابَةً کا لفظ يَثُوبُونَ سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں: وہ لوٹتے ہیں۔

٤٤٨٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَافَقْتُ اللهَ فِي ثَلَاثٍ - أَوْ وَافَقَنِي رَبِّي

[4483] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری تین باتیں بالکل اللہ (کی وحی) کے مطابق ہوئیں یا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تین

فِي ثَلَاثٍ - قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَوِ اتَّخَذْتَ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى، وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ، فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ الْحِجَابِ. قَالَ: وَبَلَغَنِي مُعَاتَبَةُ النَّبِيِّ ﷺ بَعْضَ نِسَائِهِ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِنَّ قُلْتُ: إِنِ انْتَهَيْتُنَّ أَوْ لَيُبَدِّلَنَّ اللهُ رَسُولَهُ ﷺ خَيْرًا مِنْكُنَّ، حَتّٰى أَتَيْتُ إِحْدٰى نِسَائِهِ قَالَتْ: يَا عُمَرُ! أَمَا فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا يَعِظُ نِسَاءَهُ حَتّٰى تَعِظَهُنَّ أَنْتَ؟ فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿عَسَىٰ رَبُّهُۥٓ إِن طَلَّقَكُنَّ أَن يُبْدِلَهُۥٓ أَزْوَٰجًا خَيْرًا مِّنكُنَّ مُسْلِمَٰتٍ﴾ [التحريم: ٥] اَلْآيَةَ.

[راجع: ٤٠٢]

باتوں میں میرے ساتھ اتفاق کیا۔ (اول) میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر آپ مقام ابراہیم کو جائے نماز قرار دے لیں (تو بہت اچھا ہو۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''تم مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ'') (دوم) میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کے پاس اچھے برے ہر قسم کے لوگ آتے ہیں۔ اگر آپ امہات المومنین کو پردے کا حکم دے دیں (تو مناسب ہے)۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب نازل فرمائی۔ (سوم) مجھے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کسی بیوی سے ناراض ہیں تو میں ان کے پاس گیا اور انھیں کہا: دیکھو! تم اس قسم کی باتوں سے باز آ جاؤ بصورت دیگر اللہ تعالیٰ اپنے رسول کریم ﷺ کو تم سے بہتر بیویاں بدل دے گا۔ اس کے بعد جب میں آپ کی ایک اہلیہ کے پاس گیا تو وہ بول اٹھیں: اے عمر! تم جو نصیحت کرتے ہو کیا رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں کو وہ نصیحت نہیں کر سکتے؟ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اگر پیغمبر تمھیں طلاق دے دے تو عجب نہیں کہ اس کا پروردگار تمھارے بدلے میں اسے تم سے بہتر بیویاں دے دے جو فرمانبردار ہوں گی......''

وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ: سَمِعْتُ أَنَسًا، عَنْ عُمَرَ.

ابن ابی مریم نے کہا: ہمیں یحییٰ بن ایوب نے خبر دی، انھیں حمید نے حدیث بیان کی ہے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ: مقام ابراہیم کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں۔ راجح یہ ہے کہ اس سے مراد وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر کی تھی۔ وہ پتھر اب تک موجود ہے۔ اس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدم مبارک کے نشانات ہیں۔ اب اس پتھر کو شیشے کے ایک گلوب میں محفوظ کر دیا گیا ہے جسے ہر حاجی اور عمرہ کرنے والا آسانی دیکھ سکتا ہے۔ طواف مکمل کرنے کے بعد اس مقام پر دو رکعت پڑھنے کا حکم ہے۔

(١٠) بَابٌ: ﴿وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَٰهِـۧمُ ٱلْقَوَاعِدَ مِنَ ٱلْبَيْتِ وَإِسْمَـٰعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ إِنَّكَ أَنتَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ﴾ [١٢٧]

باب: 10- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور جب ابراہیم اور حضرت اسماعیل (ﷺ) بیت اللہ کی بنیادیں اور دیواریں اٹھا رہے تھے (اور یہ دعا کر رہے تھے:) اے ہمارے رب! تو ہم سے (یہ نیکی) قبول کر لے۔ بے شک تو ہی خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے'' کا بیان

﴿ٱلْقَوَاعِدَ﴾: أَسَاسُهُ، وَاحِدَتُهَا قَاعِدَةٌ. ﴿وَٱلْقَوَاعِدُ مِنَ ٱلنِّسَآءِ﴾ [النور: ٦٠]: وَاحِدَتُهَا قَاعِدٌ.

اَلْقَوَاعِد، قَاعِدَةٌ کی جمع ہے جس کے معنی بنیاد کے ہیں۔ اور قرآن میں وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ میں وارد قواعد کا مفرد قَاعِدٌ ہے۔

٤٤٨٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: قَالَ: «أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ بَنَوُا الْكَعْبَةَ وَاقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟ قَالَ: «لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ». فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، مَا أُرٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ. [راجع: ١٢٦]

[4484] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ سیدہ عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم دیکھتی نہیں ہو کہ جب تمھاری قوم نے بیت اللہ کو تعمیر کیا تو اسے حضرت ابراہیم ؑ کی بنیادوں سے کم کر دیا؟'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ اسے حضرت ابراہیم ؑ کی بنیادوں کے مطابق پورا کیوں نہیں کر دیتے؟ آپ نے فرمایا: ''اگر تیری قوم ابھی نئی نئی کفر سے نہ نکلی ہوتی تو میں ایسا ہی کرتا۔'' حضرت ابن عمر ؓ نے کہا: اگر حضرت عائشہ ؓ نے واقعی رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کونوں کو جو حطیم کے قریب ہیں طواف کے وقت چھونا اسی لیے ترک کر دیا تھا کہ بیت اللہ کی تعمیر اساس ابراہیمی کے مطابق نہیں ہوئی تھی۔ (اور وہ کونے اصلی نہیں ہیں۔)

(١١) بَابٌ: ﴿قُولُوٓا۟ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْنَا﴾ [١٣٦]

باب: 11- ارشاد باری تعالیٰ: ''تم کہو: ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس چیز پر جو ہماری طرف نازل کی گئی'' کا بیان

٤٤٨٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَؤُونَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَ﴿قُولُوٓاْ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْنَا﴾» الْآيَةَ. [انظر: ٧٣٦٢، ٧٥٤٢]

[4485] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اہل کتاب، تورات کو خود عبرانی زبان میں پڑھتے لیکن مسلمانوں کے لیے اس کی تفسیر عربی میں کرتے تھے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اہل کتاب کی تصدیق یا تکذیب نہ کرو بلکہ یوں کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس چیز پر جو ہماری طرف نازل کی گئی۔''

(١٢) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿سَيَقُولُ ٱلسُّفَهَآءُ مِنَ ٱلنَّاسِ مَا وَلَّىٰهُمْ عَن قِبْلَتِهِمُ﴾ [١٤٢] الْآيَةَ

باب: 12- ارشاد باری تعالیٰ: ''عنقریب بے وقوف لوگ کہیں گے کہ مسلمانوں کو ان کے پہلے قبلے سے کس چیز نے پھیر دیا'' کا بیان

٤٤٨٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، سَمِعَ زُهَيْرًا، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُونَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ، وَإِنَّهُ صَلَّى أَوْ صَلَّاهَا صَلَاةَ الْعَصْرِ وَصَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ، فَخَرَجَ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ صَلَّى مَعَهُ، فَمَرَّ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ وَهُمْ رَاكِعُونَ، قَالَ: أَشْهَدُ بِاللهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قِبَلَ مَكَّةَ، فَدَارُوا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ، وَكَانَ الَّذِي مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ، قَبْلَ أَنْ تُحَوَّلَ قِبَلَ الْبَيْتِ، رِجَالٌ قُتِلُوا لَمْ نَدْرِ مَا نَقُولُ فِيهِمْ، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَـٰنَكُمْ إِنَّ ٱللَّهَ بِٱلنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ [١٤٣]. [راجع: ٤٠]

[4486] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے سولہ یا سترہ مہینے تک نماز پڑھی، البتہ آپ کی خواہش تھی کہ قبلہ، بیت اللہ (کعبہ) ہو جائے۔ بالآخر آپ نے ایک دن نماز عصر (بیت اللہ کی طرف رخ کر کے) پڑھی اور آپ کے ہمراہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ جن حضرات نے آپ کے ہمراہ یہ نماز پڑھی تھی، ان میں سے ایک شخص مدینہ طیبہ کی ایک مسجد کے قریب سے گزرا تو نمازی مسجد میں بحالت رکوع تھے۔ اس (صحابی) نے کہا: میں اللہ کا نام لے کر گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ مکہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔ یہ سن کر مسجد کے تمام نمازی اسی حالت میں بیت اللہ کی طرف پھر گئے۔ (سلام کے بعد آپس میں) کہنے لگے کہ جو حضرات کعبہ کے قبلہ بننے سے قبل انتقال کر گئے ہیں ان کے متعلق ہم کیا کہیں؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''اللہ تعالیٰ

ایسا نہیں کہ تمھارے ایمان (نمازوں) کو ضائع کر دے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بے حد شفقت کرنے والا، انتہائی مہربان ہے۔''

(١٣) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا۟ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ وَيَكُونَ ٱلرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾ [١٤٣]

باب: 13 - ارشاد باری تعالیٰ: ''اور اسی طرح ہم نے تمھیں امت وسط بنایا ہے تا کہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور رسول تم پر گواہی دے'' کی تفسیر

٤٤٨٧ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَأَبُو أُسَامَةَ - وَاللَّفْظُ لِجَرِيرٍ - عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ - وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُدْعَى نُوحٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ! فَيَقُولُ: هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيُقَالُ لِأُمَّتِهِ: هَلْ بَلَّغَكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: مَا أَتَانَا مِنْ نَذِيرٍ، فَيَقُولُ: مَنْ يَشْهَدُ لَكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ، فَيَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ ﴿وَيَكُونَ ٱلرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾ فَذَٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا۟ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ وَيَكُونَ ٱلرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾» وَالْوَسَطُ: الْعَدْلُ. [راجع: ٣٣٣٩]

[4487] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام کو بلایا جائے گا تو وہ عرض کریں گے: پروردگار! میں حاضر ہوں۔ آپ کا جو ارشاد ہو میں اسے بجا لانے کے لیے تیار ہوں۔ پروردگار فرمائے گا: کیا تم نے لوگوں کو ہمارے احکام بتا دیے تھے؟ وہ کہیں گے: ''ہاں۔'' پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا: کیا انھوں نے تمھیں میرا حکم پہنچایا تھا؟ وہ کہیں گے: ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا آیا ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام سے فرمائے گا: تمھارا کوئی گواہ ہے؟ وہ عرض کریں گے: حضرت محمد ﷺ اور ان کی امت گواہ ہے۔ پھر اس امت کے لوگ گواہی دیں گے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ کا پیغام پہنچایا تھا۔'' اور پیغمبر علیہ السلام تم پر گواہ بنیں گے۔'' اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا یہی مطلب ہے: ''اسی طرح ہم نے تمھیں امت وسط بنایا ہے تا کہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور رسول تمھارے لیے گواہی دے۔'' آیت میں لفظ وَسَط کے معنی عادل اور منصف کے ہیں۔

(١٤) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَمَا جَعَلْنَا ٱلْقِبْلَةَ ٱلَّتِى كُنتَ عَلَيْهَآ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يَتَّبِعُ ٱلرَّسُولَ﴾ الْآيَةَ [١٤٣].

باب: 14 - ارشاد باری تعالیٰ: ''جس قبلے پر تم پہلے تھے اسے ہم نے صرف اس لیے مقرر کیا تھا کہ ہم جان لیں رسول کا سچا تابع فرمان کون ہے'' کا بیان

٤٤٨٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا: بَيْنَا النَّاسُ يُصَلُّونَ الصُّبْحَ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ إِذْ جَاءَ جَاءٍ فَقَالَ: أَنْزَلَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قُرْآنًا أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا، فَتَوَجَّهُوا إِلَى الْكَعْبَةِ. [راجع: ٤٠٣]

[4488] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک صاحب آئے اور انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ پر قرآن نازل کیا ہے کہ آپ نماز میں کعبہ کی طرف منہ کریں، لہٰذا آپ حضرات بھی کعبہ کی طرف منہ کرلیں، تو سب نمازی اسی وقت کعبہ کی طرف پھر گئے۔

(١٥) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي ٱلسَّمَآءِ﴾ الْآيَةَ [١٤٤]

باب: 15- ارشاد باری تعالیٰ: ”یقیناً ہم آپ کے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف پھرنا دیکھ رہے ہیں“ کا بیان

٤٤٨٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَبْقَ مِمَّنْ صَلَّى الْقِبْلَتَيْنِ غَيْرِي.

[4489] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جن لوگوں نے دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی، ان میں سے میرے علاوہ اور کوئی باقی نہیں رہا۔

فائدہ: جن صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے بیت المقدس اور کعبہ کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھی تھیں، ان میں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سب سے آخر میں فوت ہوئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بصرہ میں رہتے ہوئے اپنی عمر کے آخر حصہ میں یہ ارشاد فرمایا، آپ نے 103 سال عمر پائی اور 90 ہجری میں فوت ہوئے، البتہ کچھ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ان کی وفات کے وقت زندہ تھے جو تحویل قبلہ کے بعد مسلمان ہوئے چونکہ انھوں نے ایک ہی قبلہ کی طرف منہ کر کے نمازیں ادا کی تھیں لہٰذا وہ اس روایت کا مصداق نہیں ہیں۔ واللہ أعلم.

(١٦) بَابٌ: ﴿وَلَئِنْ أَتَيْتَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ بِكُلِّ ءَايَةٍ مَّا تَبِعُوا۟ قِبْلَتَكَ﴾ الْآيَةَ [١٤٥].

باب: 16- ارشاد باری تعالیٰ: ”اگر آپ ان لوگوں کے سامنے جنھیں کتاب مل چکی ہے ہر قسم کے دلائل لے آئیں، تب بھی یہ لوگ آپ کے قبلے کو تسلیم نہیں کریں گے“ کا بیان

٤٤٩٠ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: بَيْنَمَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ

[4490] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک ایک صاحب ان کے پاس آئے اور کہنے لگے: آج رات رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ کو بیت اللہ کی طرف منہ

أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ، أَلَا فَاسْتَقْبِلُوهَا، وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا بِوُجُوهِهِمْ إِلَى الْكَعْبَةِ. [راجع: ٤٠٣]

کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، لہٰذا آپ لوگ بھی اپنا رخ بیت اللہ کی طرف کر لیں۔ اس وقت لوگوں کا رخ شام (بیت المقدس) کی طرف تھا تو وہ اسی حالت میں کعبہ کی طرف پھر گئے۔

(١٧) بَابٌ: ﴿ٱلَّذِينَ ءَاتَيْنَٰهُمُ ٱلْكِتَٰبَ يَعْرِفُونَهُۥ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَآءَهُمْ﴾ الْآيَةَ [١٤٦]

باب: 17- ارشاد باری تعالیٰ: ''وہ لوگ جنھیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے اس طرح پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں'' کی تفسیر

وضاحت: تورات میں تحویل قبلہ کا معاملہ رسول اللہ ﷺ کی علامت کے طور پر موجود تھا کہ وہ ابتدا میں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں گے، پھر تحویل قبلہ ہوگا، آخر کار وہ آخر الزمان نبی ﷺ کعبے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں گے۔

٤٤٩١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ، فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا، وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ. [راجع: ٤٠٣]

[4491] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک وقت لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے ان کے پاس آ کر کہا: آج رات نبی ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ کو حکم ہوا ہے کہ کعبہ کی طرف منہ کر لیں، اس لیے آپ لوگ کعبے کی طرف منہ کر لیں۔ اس وقت ان کا منہ شام (بیت المقدس) کی طرف تھا، چنانچہ سب نمازی کعبے کی طرف پھر گئے۔

(١٨) بَابٌ: ﴿وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا﴾ الْآيَةَ [١٤٨]

باب: 18- ارشاد باری تعالیٰ: ''ہر صاحب مذہب کا ایک قبلہ ہوتا ہے جس کی طرف وہ منہ کرتا ہے'' کا بیان

٤٤٩٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، ثُمَّ صَرَفَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ. [راجع: ٤٠]

[4492] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی، پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا۔

فائدہ: تحویل قبلہ کا حکم رجب یا شعبان 2 ہجری میں نازل ہوا۔

(۱۹) [بَابٌ]: ﴿وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ﴾ [۱٤٩] الْآيَةَ.

باب: 19- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور تو جہاں سے بھی نکلے (نماز کے وقت) اپنا رخ مسجد حرام کی طرف پھیر لے'' کا بیان

﴿شَطْرَهُ﴾: [۱٥٠] تِلْقَاءَهُ.

آیت میں شَطْرَهُ کے معنی ہیں: ''مسجد حرام کی طرف''۔

٤٤٩٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ: بَيْنَمَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ: أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ فَأُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا، فَاسْتَدَارُوا كَهَيْئَتِهِمْ فَتَوَجَّهُوا إِلَى الْكَعْبَةِ، وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ. [راجع: ٤٠٣]

[4493] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کے پاس ایک صاحب آئے اور کہا: آج رات قرآن نازل ہوا ہے اور کعبے کی طرف منہ کر لینے کا حکم دیا گیا ہے، اس لیے آپ لوگ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر لیں، چنانچہ وہ لوگ اسی حالت میں پھر گئے اور خانہ کعبہ کی طرف منہ کر لیا، پہلے ان کا منہ شام کی طرف تھا۔

(۲۰) [بَابٌ]: ﴿وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ﴾ [۱٥٠].

باب: 20- ارشاد باری تعالیٰ: ''جس جگہ سے بھی آپ نکلیں، اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں اور (اے مسلمانو!) تم جہاں کہیں بھی ہو اپنے چہرے اسی طرف کیا کرو'' کا بیان

٤٤٩٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ، فَاسْتَقْبِلُوهَا، وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ، فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْقِبْلَةِ. [راجع: ٤٠٣]

[4494] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ لوگ ابھی مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ ہی رہے تھے کہ ایک آنے والے نے آ کر خبر دی: آج رات رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ کو خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اس لیے آپ لوگ بھی اسی طرح منہ کر لیں۔ وہ لوگ اس وقت شام (بیت المقدس) کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے وہ اسی حالت میں کعبے کی طرف پھر گئے۔

(٢١) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ﴾ الْآيَةَ [١٥٨].

﴿شَعَآئِرِ﴾: عَلَامَاتٌ، وَاحِدَتُهَا شَعِيرَةٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الصَّفْوَانُ: الْحَجَرُ. وَيُقَالُ: الْحِجَارَةُ الْمُلْسُ الَّتِي لَا تُنْبِتُ شَيْئًا، وَالْوَاحِدَةُ صَفْوَانَةٌ بِمَعْنَى الصَّفَا، وَالصَّفَا لِلْجَمِيعِ.

٤٤٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ: أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ فَمَنْ حَجَّ ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ فَمَا أُرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: كَلَّا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا، إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ، كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ، وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطَّوَّفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ فَمَنْ حَجَّ ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾. [راجع: ١٦٤٣]

باب: 21- ارشاد باری تعالیٰ: ''یقیناً صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں'' کا بیان

شَعَائِر کے معنی ہیں: علامات۔ اس کا واحد شَعِيرَةٌ ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ کہتے ہیں: صفوان کے معنی ہیں: پتھر۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ صَفْوَانُ ایسے چکنے پتھر کو کہتے ہیں جو کچھ نہیں اُگاتا۔ اس کا مفرد صَفْوَانَةٌ ہے جو صَفَا کے ہم معنی ہے، نیز لفظ صفا جمع کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

[4495] حضرت عروہ ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ابھی نوعمر تھا کہ میں نے نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے: ''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی یادگار چیزوں میں سے ہیں، لہٰذا جب کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی حرج نہیں کہ وہ ان کے درمیان سعی کرے۔'' میرے خیال کے مطابق اگر کوئی ان کی سعی نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اس پر حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں۔ اگر مسئلہ تیرے خیال کے مطابق ہوتا تو آیت کے الفاظ اس طرح ہوتے: ''اگر کوئی ان کا طواف نہ کرے تو چنداں گناہ نہیں۔'' درحقیقت یہ آیت انصار کے متعلق نازل ہوئی تھی جو (قبل از اسلام) منات بت کے نام سے لبیک کہتے تھے۔ وہ بت مقام قدید پر رکھا تھا اور انصار صفا و مروہ کی سعی کو اچھا خیال نہیں کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو انھوں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا، تب یہ آیت نازل ہوئی: ''یقیناً صفا اور مروہ اللہ کی (عظمت کی) نشانیوں میں سے ہیں، لہٰذا اگر کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس

پر کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کے درمیان سعی کرے۔"

٤٤٩٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَقَالَ: كُنَّا نَرَى أَنَّهُمَا مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ فَمَنْ حَجَّ ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ﴾. [راجع: ١٦٤٨]

[4496] حضرت عاصم بن سلیمان سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے صفا اور مروہ کی سعی کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: ہم ان کے درمیان سعی کرنے کو جاہلیت کے کاموں سے سمجھتے تھے۔ جب اسلام آیا تو ہم ان کے درمیان سعی کرنے سے رک گئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "بے شک صفا اور مروہ اللہ کی (عظمت کی) نشانیوں میں سے ہیں، لہٰذا جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اسے (ان کے درمیان سعی کرنے میں) کوئی گناہ نہیں۔"

(٢٢) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ ٱللَّهِ﴾ [١٦٥]

باب: 22- ارشاد باری تعالیٰ: "کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے سوا دوسروں کو اس کا ہمسر اور مدمقابل بناتے ہیں اور ان سے یوں محبت کرتے ہیں جیسے اللہ سے محبت ہونی چاہیے" کا بیان

يَعْنِي أَضْدَادًا، وَاحِدُهَا نِدٌّ.

أَنْدَاد کے معنی ہیں: أضداد۔ اس کا مفرد نِدٌّ ہے جس کے معنی ہیں: ہمسر اور نظیر۔

٤٤٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ»، وَقُلْتُ أَنَا: مَنْ مَاتَ وَهُوَ لَا يَدْعُو لِلهِ نِدًّا دَخَلَ الْجَنَّةَ. [راجع: ١٢٣٨]

[4497] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "جس نے اللہ کے سوا کسی اور کو اس کا شریک بنایا اور اسی حالت میں مر گیا وہ سیدھا دوزخ میں جائے گا۔" حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں کہتا ہوں: جس نے اللہ کے سوا کسی دوسرے کو اس کا شریک نہ مانا اور اسی حالت میں فوت ہوا وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔

(٢٣) بَابٌ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلْقِصَاصُ﴾ الْآيَةَ [١٧٨]

باب: 23- ارشاد باری تعالیٰ: "ایمان والو! تمھارے لیے قتل کے مقدمات میں قصاص کا حکم لکھ دیا گیا ہے" کا بیان

﴿عُفِيَ﴾ : تُرِكَ .

عُفِيَ کے معنی ہیں: چھوڑ دیا گیا۔

٤٤٩٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ : سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ ، فَقَالَ اللهُ تَعَالَى لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ : ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلْقِصَاصُ فِي ٱلْقَتْلَى ٱلْحُرُّ بِٱلْحُرِّ وَٱلْعَبْدُ بِٱلْعَبْدِ وَٱلْأُنثَىٰ بِٱلْأُنثَىٰ فَمَنْ عُفِيَ لَهُۥ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ﴾ فَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ ﴿فَٱتِّبَاعٌۢ بِٱلْمَعْرُوفِ وَأَدَآءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَٰنٍ﴾ يَتَّبِعُ بِالْمَعْرُوفِ وَيُؤَدِّي بِإِحْسَانٍ ﴿ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ﴾ مِمَّا كُتِبَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ﴿فَمَنِ ٱعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُۥ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ قَتَلَ بَعْدَ قَبُولِ الدِّيَةِ . [انظر: ٦٨٨١]

[4498] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: بنی اسرائیل میں قصاص ہی تھا۔ ان میں دیت دینے کا قانون نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے فرمایا: ''تم پر مقتولین کے باب میں قصاص فرض کیا گیا ہے، آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت، ہاں جس کسی کو اپنے بھائی کی طرف سے کچھ معافی مل جائے۔'' معافی یہ ہے کہ وہ قتل عمد میں دیت لینا قبول کر لے تو ''دستور کے مطابق دیت کا مطالبہ ہو اور اچھے طریقے سے اس کی ادائیگی ہو۔ یہ تمھارے رب کی طرف سے رعایت اور مہربانی ہے۔'' یہ مہربانی ان لوگوں کی بنسبت ہے جو تم سے پہلے گزرے ہیں۔ ان میں قطعاً معافی نہ تھی۔ ''اس کے بعد اگر کوئی زیادتی کرے گا تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔'' زیادتی سے مراد یہ ہے کہ دیت بھی لے لے اور قتل بھی کر دے۔

٤٤٩٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ : حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ : أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ» . [راجع: ٢٧٠٣]

[4499] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''کتاب اللہ کا حکم تو قصاص ہی ہے۔''

٤٥٠٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ : سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ بَكْرٍ السَّهْمِيَّ : حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ الرُّبَيِّعَ عَمَّتَهُ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا إِلَيْهَا الْعَفْوَ فَأَبَوْا ، فَعَرَضُوا الْأَرْشَ فَأَبَوْا ، فَأَتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَأَبَوْا إِلَّا الْقِصَاصَ ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْقِصَاصِ ، فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ : يَا رَسُولَ اللهِ! أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ؟ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ

[4500] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ ان کی پھوپھی حضرت ربیع ؓ نے ایک لڑکی کے دانت توڑ دیے۔ پھر کچھ لوگوں نے لڑکی سے معافی کی درخواست کی لیکن اس کے ورثاء معافی کے لیے تیار نہ ہوئے۔ پھر انھوں نے دیت کی پیش کش کی تو لڑکی کے ورثاء نے دیت لینے سے انکار کر دیا۔ پھر وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بایں حالت پیش ہوئے کہ قصاص کے علاوہ کسی اور چیز پر راضی نہ تھے، چنانچہ آپ نے قصاص کا حکم دے دیا۔ اس پر حضرت انس

ثَنِيَّتُهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أَنَسُ! كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ»، فَرَضِيَ الْقَوْمُ فَعَفَوْا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ». [راجع: ٢٧٠٣]

بن نضر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا ربیع رضی اللہ عنہا کے دانت توڑ دیے جائیں گے؟ ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے! اس کے دانت نہیں توڑے جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دیکھو انس! کتاب اللہ میں تو قصاص ہی ہے۔'' پھر وہ لوگ راضی ہو گئے اور انھوں نے معاف کر دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے کچھ بندے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ کا نام لے کر قسم اٹھا لیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو ضرور پورا کرتا ہے۔''

(٢٤) بَابٌ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ [١٨٣]

باب: 24- ارشاد باری تعالیٰ: ''ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ شعار بن جاؤ'' کی تفسیر

٤٥٠١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ عَاشُورَاءُ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ [قَالَ]: «مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ لَمْ يَشَأْ لَمْ يَصُمْهُ». [راجع: ١٨٩٢]

[4501] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ اہل جاہلیت عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے۔ جب رمضان کی فرضیت نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو چاہے عاشوراء کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔''

٤٥٠٢ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ عَاشُورَاءُ يُصَامُ قَبْلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ [قَالَ]: «مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ». [راجع: ١٥٩٢]

[4502] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرضیت رمضان سے پہلے عاشوراء کا روزہ رکھا جاتا تھا۔ جب رمضان کی فرضیت نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب جو چاہے عاشوراء کا روزہ رکھے اور جو چاہے اسے چھوڑ دے۔''

٤٥٠٣ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: دَخَلَ عَلَيْهِ الْأَشْعَثُ

[4503] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس اشعث بن قیس کندی اس وقت آئے جب وہ کھانا تناول کر رہے تھے۔ حضرت اشعث نے کہا: آج تو

وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ: اَلْيَوْمُ عَاشُورَاءُ، فَقَالَ: كَانَ يُصَامُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تُرِكَ، فَادْنُ فَكُلْ.

عاشوراء کا دن ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رمضان کی فرضیت سے پہلے عاشوراء کا روزہ رکھا جاتا تھا، جب رمضان کا حکم نازل ہوا تو اسے چھوڑ دیا گیا، لہٰذا قریب آ کر کھانا کھاؤ۔

٤٥٠٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُهُ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ الْفَرِيضَةَ وَتُرِكَ عَاشُورَاءُ، فَكَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ. [راجع: ١٥٩٢]

[4504] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: دور جاہلیت میں قریش عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے اور نبی ﷺ بھی (ملتِ ابراہیم کی پیروی میں) اس دن کا روزہ رکھتے تھے۔ جب آپ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو بھی اس دن کے روزے کو برقرار رکھا بلکہ اپنے صحابہ کو اس دن روزہ رکھنے کا پابند کیا۔ پھر جب رمضان کا حکم نازل ہوا تو رمضان کے روزے فرض ہو گئے اور عاشوراء کی فرضیت ترک کر دی گئی، پھر جس کا دل چاہتا روزہ رکھتا اور جس کا جی نہ چاہتا روزہ نہ رکھتا۔

(٢٥) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ [١٨٤]

باب: 25- ارشاد باری تعالیٰ: ''(روزے) گنتی کے چند ہی دن ہیں۔ اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں اتنی ہی تعداد پوری کرے اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہوں (پھر نہ رکھیں) تو وہ فدیہ دے دیں۔ ایک روزے کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے اور جو خوشی سے کچھ زیادہ بھلائی کرے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے لیکن اگر تم سمجھو تو تمھارے حق میں بہتر کام روزے رکھنا ہی ہے'' کی تفسیر

وَقَالَ عَطَاءٌ: يُفْطِرُ مِنَ الْمَرَضِ كُلِّهِ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى.

حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ ہر قسم کی بیماری میں روزہ افطار کیا جا سکتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ فِي الْمُرْضِعِ وَالْحَامِلِ: إِذَا خَافَتَا عَلٰى أَنْفُسِهِمَا أَوْ وَلَدِهِمَا

حضرت حسن بصری اور ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ اگر دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت کو اپنی یا اپنے بچے کی جان کا

تُفْطِرَانِ ثُمَّ تَقْضِيَانِ.

خطرہ ہوتو وہ بھی روزہ چھوڑ دیں لیکن بعد میں انھیں قضا دینا ہوگی۔

وَأَمَّا الشَّيْخُ الْكَبِيرُ إِذَا لَمْ يُطِقِ الصِّيَامَ، فَقَدْ أَطْعَمَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بَعْدَ مَا كَبِرَ، عَامًا أَوْ عَامَيْنِ، كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا خُبْزًا وَلَحْمًا وَأَفْطَرَ.

اگر بوڑھا ناتواں روزہ نہ رکھ سکے تو وہ فدیہ دے دے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب بوڑھے ہو گئے تھے تو وہ ایک یا دو سال تک رمضان میں روزانہ ایک مسکین کو روٹی اور گوشت کھلاتے اور خود روزہ نہ رکھتے تھے۔

قِرَاءَةُ الْعَامَّةِ: ﴿يُطِيقُونَهُ﴾ وَهُوَ أَكْثَرُ.

اور اکثر حضرات نے ﴿يُطِيْقُوْنَهٗ﴾ پڑھا ہے۔ (جس کے معنی روزے کی طاقت رکھنا ہے۔)

٤٥٠٥ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: (وَعَلَى الَّذِينَ يُطَوَّقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ، هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْمَرْأَةُ الْكَبِيرَةُ لَا يَسْتَطِيعَانِ أَنْ يَصُومَا، فَلْيُطْعِمَانِ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا.

[4505] حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ یوں قراءت کرتے تھے: [وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطَوَّقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ] یعنی وہ لوگ جو بمشقت روزہ رکھتے ہیں وہ (ہر روزے کے بدلے) ایک مسکین کو بطور فدیہ کھانا کھلائیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ نہیں بلکہ محکم ہے اور اس سے مراد بہت بوڑھا مرد یا انتہائی بوڑھی عورت ہے جو روزے کی طاقت نہ رکھتے ہوں انھیں چاہیے کہ وہ ہر روزے کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔

(٢٦) بَابٌ: ﴿فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ [١٨٥]

باب: 26- ارشاد باری تعالیٰ: ''تم میں سے جو شخص اس مہینے میں (صحت و سلامتی کے ساتھ گھر میں) موجود ہو اسے چاہیے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے'' کا بیان

٤٥٠٦ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَرَأَ (فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ) قَالَ: هِيَ مَنْسُوخَةٌ. [راجع: ١٩٤٩]

[4506] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ پڑھا ہے اور فرمایا کہ یہ آیت منسوخ ہے۔

٤٥٠٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ

[4507] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَعَلَى ٱلَّذِينَ يُطِيقُونَهُۥ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ [١٨٤] كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: مَاتَ بُكَيْرٌ قَبْلَ يَزِيدَ.

انھوں نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''جو لوگ روزے کی طاقت رکھتے ہیں (اگر وہ نہ رکھیں) تو ان کے ذمے بطور فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔'' اس کے بعد جو شخص چاہتا روزہ چھوڑ کر اس کا فدیہ دے دیتا یہاں تک کہ وہ آیت نازل ہوئی جو اس کے بعد ہے۔ اس نے پہلی آیت کو منسوخ کر دیا۔

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں: (راوی حدیث) بکیر بن عبداللہ (اپنے شیخ) یزید بن ابی عبید سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔

(٢٧) بَابٌ: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ ٱلصِّيَامِ ٱلرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَآئِكُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَٱبْتَغُواْ مَا كَتَبَ ٱللَّهُ لَكُمْ﴾ [١٨٧]

باب: 27- ارشاد باری تعالیٰ: ''تمھارے لیے روزوں کی رات اپنی بیویوں سے صحبت کرنا حلال کر دیا گیا ہے...... اور اللہ نے تمھارے لیے جو لکھ رکھا ہے وہ تلاش کرو'' کا بیان

٤٥٠٨ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ. وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ: لَمَّا نَزَلَ صَوْمُ رَمَضَانَ كَانُوا لَا يَقْرَبُونَ النِّسَاءَ رَمَضَانَ كُلَّهُ، وَكَانَ رِجَالٌ يَخُونُونَ أَنْفُسَهُمْ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿عَلِمَ ٱللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ﴾ الْآيَةَ.

[راجع: ١٩١٥]

[4508] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رمضان کے روزوں کی فرضیت نازل ہوئی تو لوگ پورا رمضان اپنی بیویوں کے پاس نہیں جاتے تھے، البتہ کچھ لوگ خیانت کا ارتکاب ضرور کرتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''اللہ تعالیٰ کو تمھاری پوشیدہ خیانتوں کا علم ہے، مگر اس نے تمھارا قصور معاف کر دیا اور تم سے درگزر فرمایا۔''

(٢٨) بَابٌ: ﴿وَكُلُواْ وَٱشْرَبُواْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ ٱلْخَيْطُ ٱلْأَبْيَضُ مِنَ ٱلْخَيْطِ ٱلْأَسْوَدِ مِنَ ٱلْفَجْرِ﴾ الْآيَةَ، [١٨٧].

باب: 28- ارشاد باری تعالیٰ: ''تم کھاتے پیتے رہو تا آنکہ تمھیں سیاہی شب کی دھاری سے سپیدۂ صبح کی دھاری نمایاں نظر آنے لگے'' کا بیان

﴿ٱلْعَـٰكِفُ﴾ [الحج: ٢٥]: الْمُقِيمُ.

﴿الْعٰكِفُ﴾ کے معنی ہیں: اقامت رکھنے والا۔

٤٥٠٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيٍّ قَالَ: أَخَذَ عَدِيٌّ عِقَالًا أَبْيَضَ وَعِقَالًا أَسْوَدَ، حَتَّى كَانَ بَعْضُ اللَّيْلِ نَظَرَ، فَلَمْ يَسْتَبِينَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! جَعَلْتُ تَحْتَ وِسَادَتِي، قَالَ: «إِنَّ وِسَادَكَ إِذًا لَعَرِيضٌ: أَنْ كَانَ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ تَحْتَ وِسَادَتِكَ». [راجع: ١٩١٦]

[4509] حضرت عدی بن حاتم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے ایک سفید دھاگا اور سیاہ دھاگا لیا (اور سوتے وقت انھیں اپنے ساتھ رکھ لیا) جب رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو انھوں نے دیکھا کہ ان میں کوئی تمیز نہیں ہوئی۔ جب صبح ہوئی تو انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے اپنے تکیے کے نیچے سفید اور سیاہ دھاگے رکھے تھے (لیکن کچھ پتہ نہیں چلا)۔ آپ ﷺ نے (بطور مذاق) فرمایا: ''پھر تو تمھارا تکیہ بہت وسیع وعریض ہوگا کہ صبح کا سفید خط اور رات کا سیاہ خط اس کے نیچے آ گیا۔''

٤٥١٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ؟ أَهُمَا الْخَيْطَانِ؟ قَالَ: «إِنَّكَ لَعَرِيضُ الْقَفَا إِنْ أَبْصَرْتَ الْخَيْطَيْنِ»، ثُمَّ قَالَ: «لَا، بَلْ هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ». [راجع: ١٩١٦]

[4510] حضرت عدی بن حاتم ؓ ہی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے جدا ہو اس کا کیا مطلب ہے؟ کیا اس سے حقیقت کے اعتبار سے دو دھاگے مراد ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو نے ان دو دھاگوں کو (اپنے تکیے کے نیچے) دیکھا تو پھر تمھاری گدی بہت لمبی چوڑی ہوگی۔'' پھر فرمایا: ''ان سے مراد رات کی تاریکی اور صبح کی سفیدی ہے۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنی زبان دانی کے بل بوتے قرآن کو سمجھنا حماقت کی علامت ہے۔ اس کے صاحب قرآن کی وضاحت ازبس ضروری ہے۔ واللہ أعلم.

٤٥١١ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: أُنْزِلَتْ: ﴿وَكُلُوا۟ وَٱشْرَبُوا۟ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ ٱلْخَيْطُ ٱلْأَبْيَضُ مِنَ ٱلْخَيْطِ ٱلْأَسْوَدِ﴾ وَلَمْ يُنْزَلْ: ﴿مِنَ ٱلْفَجْرِ﴾ وَكَانَ رِجَالٌ إِذَا أَرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الْأَبْيَضَ وَالْخَيْطَ الْأَسْوَدَ، وَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ

[4511] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تم پر سفید دھاگا، سیاہ دھاگے سے ممتاز ہو جائے۔'' اور مِنَ الْفَجْرِ کے الفاظ ابھی نازل نہیں ہوئے تھے۔ کچھ لوگ جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرتے تو اپنے دونوں پاؤں سے سفید اور سیاہ دھاگا باندھ لیتے۔ پھر جب تک وہ دونوں دھاگے صاف دکھائی نہ دینے لگ جاتے،

حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُ رُؤْيَتُهُمَا . فَأَنْزَلَ اللهُ بَعْدُ : ﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾ فَعَلِمُوا أَنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ .

کھاتے پیتے رہتے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مِنَ الْفَجْرِ کے الفاظ اتارے تو انھیں معلوم ہوا کہ ان (دونوں دھاگوں) سے مراد تو رات اور دن ہے۔

(۲۹) بَابُ : ﴿وَلَيْسَ ٱلْبِرُّ بِأَن تَأْتُوا۟ ٱلْبُيُوتَ مِن ظُهُورِهَا وَلَٰكِنَّ ٱلْبِرَّ مَنِ ٱتَّقَىٰ﴾ الْآيَةَ [۱۸۹]

باب: 29- ارشاد باری تعالیٰ: ''گھروں کے پیچھے سے تمھارا داخل ہونا کچھ نیکی نہیں بلکہ نیکی یہ ہے کہ انسان تقویٰ اختیار کرے'' کا بیان

٤٥١٢ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كَانُوا إِذَا أَحْرَمُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، أَتَوُا الْبَيْتَ مِنْ ظَهْرِهِ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَيْسَ ٱلْبِرُّ بِأَن تَأْتُوا۟ ٱلْبُيُوتَ مِن ظُهُورِهَا وَلَٰكِنَّ ٱلْبِرَّ مَنِ ٱتَّقَىٰ ۗ وَأْتُوا۟ ٱلْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَٰبِهَا﴾ . [راجع: ۱۸۰۳]

[4512] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: زمانۂ جاہلیت میں جب لوگ احرام باندھ لیتے (پھر اگر کسی ضرورت کی وجہ سے گھر آنا ہوتا) تو پچھلی دیوار سے گھر میں داخل ہوتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اور یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم گھروں میں ان کے پیچھے کی طرف سے آؤ، البتہ نیکی یہ ہے کہ انسان تقویٰ اختیار کرے۔ اور تم گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ۔''

(۳۰) بَابُ قَوْلِهِ : ﴿وَقَٰتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ ٱلدِّينُ لِلَّهِ ۖ فَإِنِ ٱنتَهَوْا۟ فَلَا عُدْوَٰنَ إِلَّا عَلَى ٱلظَّٰلِمِينَ﴾ [۱۹۳]

باب: 30- ارشاد باری تعالیٰ: ''تم ان (کفار) سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین (خالص) اللہ کے لیے ہو جائے۔ پھر اگر وہ باز آ جائیں تو ظالموں کے علاوہ کسی پر زیادتی جائز نہیں'' کا بیان

٤٥١٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَتَاهُ رَجُلَانِ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا: إِنَّ النَّاسَ قَدْ ضُيِّعُوا وَأَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ النَّبِيِّ ﷺ، فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَخْرُجَ؟ فَقَالَ: يَمْنَعُنِي أَنَّ اللهَ حَرَّمَ دَمَ أَخِي، قَالَا: أَلَمْ يَقُلِ اللهُ: ﴿وَقَٰتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ

[4513] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے دور ابتلاء میں ان کے پاس دو شخص آئے اور کہنے لگے: لوگ آپس میں لڑ بھڑ کر تباہ ہو رہے ہیں جبکہ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اور صحابیٔ رسول ہونے کے باوجود خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟ آپ کو باہر نکل کر انھیں روکنے سے کون سی چیز رکاوٹ ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس بات نے روکا

فِتْنَةٌ﴾؟ فَقَالَ: قَاتَلْنَا حَتَّى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ، وَكَانَ الدِّينُ لِلَّهِ، وَأَنْتُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا حَتَّى تَكُونَ فِتْنَةٌ، وَيَكُونَ الدِّينُ لِغَيْرِ اللهِ. [راجع: ٣١٣٠]

ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے کسی بھی بھائی کا خون مجھ پر حرام کیا ہے۔ انھوں نے کہا: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ان سے لڑو یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے۔'' اس پر حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا: ہم تو اس وقت تک لڑے ہیں یہاں تک کہ فتنہ (کفر و شرک) باقی نہ رہا اور حاکمیت خالص اللہ تعالیٰ کے لیے ہو گئی، لیکن تم لوگ فتنہ و فساد کے لیے لڑنا چاہتے ہو تا کہ اللہ کے سوا دوسروں کی حاکمیت ہو۔

٤٥١٤ - وَزَادَ عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي فُلَانٌ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ ابْنِ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيِّ: أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ تَحُجَّ عَامًا وَتَعْتَمِرَ عَامًا، وَتَتْرُكَ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ عَلِمْتَ مَا رَغَّبَ اللهُ فِيهِ؟ قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي، بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: إِيمَانٍ بِاللهِ وَرَسُولِهِ، وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، وَصِيَامِ رَمَضَانَ، وَأَدَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، قَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! أَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللهُ فِي كِتَابِهِ: ﴿وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ٱقْتَتَلُوا۟ فَأَصْلِحُوا۟ بَيْنَهُمَا ۖ فَإِنۢ بَغَتْ إِحْدَىٰهُمَا عَلَى ٱلْأُخْرَىٰ فَقَٰتِلُوا۟ ٱلَّتِى تَبْغِى حَتَّىٰ تَفِىٓءَ إِلَىٰٓ أَمْرِ ٱللَّهِ﴾ [الحجرات: ٩] ﴿وَقَٰتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ﴾ قَالَ: فَعَلْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَ الْإِسْلَامُ قَلِيلًا، فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِي دِينِهِ: إِمَّا قَتَلُوهُ وَإِمَّا يُعَذِّبُوهُ حَتَّى كَثُرَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ. [راجع: ٣١٣٠]

[4514] حضرت نافع سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ابوعبدالرحمٰن! کیا وجہ ہے کہ آپ ایک سال حج کرتے ہیں اور دوسرے سال عمرے کے لیے جاتے ہیں، نیز آپ نے جہاد فی سبیل اللہ ترک کر رکھا ہے، حالانکہ آپ خوب جانتے ہیں کہ اللہ نے اس کے متعلق کس قدر رغبت دلائی ہے؟ انھوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اسلام کی بنیاد تو پانچ چیزوں پر ہے: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، پانچ وقت نماز پڑھنا، رمضان کے روزے رکھنا، زکاۃ ادا کرنا اور حج کرنا۔ اس نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کتاب اللہ میں اللہ کا ارشاد گرامی آپ کو معلوم نہیں: ''اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرا دو، پھر اگر ان دونوں میں سے کوئی جماعت دوسری جماعت پر زیادتی کرتی ہے تو تم سب اس کے خلاف لڑو جو جماعت زیادتی کرتی ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔'' (اور اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ارشاد گرامی ہے:) ''تم ان کے خلاف جنگ لڑو یہاں تک کہ فتنہ و فساد کا خاتمہ ہو جائے۔'' حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ہم یہ فرض ادا کر چکے ہیں۔ اس وقت مسلمان بہت تھوڑے تھے۔ انسان اپنے دین کے

بارے میں آزمائش سے دوچار ہوتا تھا۔ مخالفین اسے قتل کر دیتے یا سنگین سزا سے دوچار کر دیتے۔ اب اسلام بڑھ چکا ہے اور وہ فتنہ وفساد باقی نہیں رہا۔

٤٥١٥ - قَالَ: فَمَا قَوْلُكَ فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ؟ قَالَ: أَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللهُ عَفَا عَنْهُ، وَأَمَّا أَنْتُمْ فَكَرِهْتُمْ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ، وَأَمَّا عَلِيٌّ فَابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَخَتَنُهُ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ فَقَالَ: هٰذَا بَيْتُهُ حَيْثُ تَرَوْنَ.

[4515] اس شخص نے کہا: حضرت علی اور حضرت عثمان ؓ کے متعلق تمھاری کیا رائے ہے؟ حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا: حضرت عثمان ؓ (کے فرار) کو تو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا ہے لیکن اللہ کی معافی کو تم لوگ پسند نہیں کرتے۔ اب رہے سیدنا علی ؓ تو وہ رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی اور آپ کے داماد ہیں۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ یہ دیکھو ان کا گھر (رسول اللہ ﷺ کے گھر سے متصل) ہے۔

(٣١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَأَنفِقُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَلَا تُلْقُوا۟ بِأَيْدِيكُمْ إِلَى ٱلتَّهْلُكَةِ ۛ وَأَحْسِنُوٓا۟ ۛ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُحْسِنِينَ﴾، [١٩٥]

باب: 31- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں خود ہلاکت میں نہ پڑو، احسان کا طریقہ اختیار کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے'' کی تفسیر

﴿ٱلتَّهْلُكَةِ﴾ وَالْهَلَاكُ وَاحِدٌ

اَلتَّهْلُكَة اور ہلاکت کے ایک ہی معنی ہیں۔

٤٥١٦ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ: ﴿وَأَنفِقُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَلَا تُلْقُوا۟ بِأَيْدِيكُمْ إِلَى ٱلتَّهْلُكَةِ﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِي النَّفَقَةِ.

[4516] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے اس آیت کے متعلق فرمایا: ''اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہو اور خود اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔'' یہ آیت اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے متعلق نازل ہوئی۔

(٣٢) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ بِهِۦٓ أَذًى مِّن رَّأْسِهِۦ﴾ [١٩٦].

باب: 32- ارشاد باری تعالیٰ: ''اگر کوئی شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو'' کا بیان

٤٥١٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ مَعْقِلٍ قَالَ: قَعَدْتُ إِلٰى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِي

[4517] حضرت عبداللہ بن معقل سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں کوفہ کی مسجد میں حضرت کعب بن عجرہ ؓ کے پاس بیٹھا تھا اور میں نے ان سے روزوں کے فدیے

هٰذَا الْمَسْجِدِ، يَعْنِي مَسْجِدَ الْكُوفَةِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ: فِدْيَةٍ مِّنْ صِيَامٍ فَقَالَ: حُمِلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِي فَقَالَ: «مَا كُنْتُ أُرٰى أَنَّ الْجَهْدَ قَدْ بَلَغَ بِكَ هٰذَا، أَمَا تَجِدُ شَاةً؟» قُلْتُ: لَا، قَالَ: «صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ نِّصْفُ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ، وَاحْلِقْ رَأْسَكَ»، فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً. [راجع: ١٨١٤]

کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے کہا: مجھے محرم کی حیثیت سے نبی ﷺ کی خدمت میں بایں حالت اٹھا کر لایا گیا کہ جوئیں میرے چہرے پر گر کر پھیل رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے خیال میں تیری یہ مشقت انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ کیا تمھارے پاس کوئی بکری ہے؟ (جو تو فدیہ میں دے سکے)''۔ میں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر تم تین دن کے روزے رکھو، یا چھ مساکین کو کھانا کھلا دو، ہر مسکین کو آدھے صاع کے برابر اناج دو اور سر منڈوا لو۔'' حضرت کعب ؓ کہتے ہیں کہ اس وقت تو یہ آیت کریمہ میرے متعلق نازل ہوئی تھی، البتہ اس کا حکم تم سب کے لیے عام ہے۔

(٣٣) بَابٌ: ﴿فَمَن تَمَتَّعَ بِٱلْعُمْرَةِ إِلَى ٱلْحَجِّ﴾ [١٩٦]

باب: 33- ارشاد باری تعالیٰ: ''جس نے حج (کے احرام) تک عمرے کا فائدہ اٹھایا'' کا بیان

٤٥١٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عِمْرَانَ أَبِي بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: نَزَلَتْ آيَةُ الْمُتْعَةِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، فَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يُنْزَلْ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا حَتّٰى مَاتَ، قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ يُقَالُ: إِنَّهُ عُمَرُ. [راجع: ١٥٧١]

[4518] حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حج تمتع کی آیت تو کتاب اللہ میں نازل ہوئی اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حج تمتع کیا۔ قرآن کریم میں اس کی حرمت نازل نہیں ہوئی اور نہ مرتے دم تک آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا۔ اب جو شخص اپنی رائے سے جو چاہے کہتا رہے۔

محمد (امام بخاری ؒ) کہتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ اس سے مراد حضرت عمر ؓ ہیں (کیونکہ ان کی رائے حج تمتع کے خلاف تھی)۔

(٣٤) بَابٌ: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ﴾ [١٩٨]

باب: 34- ارشاد باری تعالیٰ: ''تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم (سفر حج میں) اپنے رب کا فضل، یعنی معاش تلاش کرو'' کی تفسیر

٤٥١٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ عُكَاظُ وَمَجَنَّةُ وَذُو الْمَجَازِ أَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَتَأَثَّمُوا أَنْ يَتَّجِرُوا فِي الْمَوَاسِمِ، فَنَزَلَتْ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُم فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ). [راجع: ١٧٧٠]

[4519] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز دور جاہلیت کی منڈیاں تھیں، اس لیے موسم حج میں صحابۂ کرام ؓ نے وہاں کاروبار کو برا خیال کیا تو یہ آیت نازل ہوئی: ''تم پر کوئی گناہ نہیں کہ (حج کے ساتھ ساتھ) تم اپنے رب کا فضل، یعنی معاش بھی تلاش کرتے رہو۔'' یعنی موسم حج میں تجارت کے لیے ان منڈیوں میں جاؤ۔

فائدہ: آیت کریمہ کے آخر میں "فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ" کے الفاظ آیت کا حصہ نہیں بلکہ وہ حضرت ابن عباس ؓ کے اپنے تشریحی الفاظ ہیں جو انھوں نے آیت کے مفہوم و مدعیٰ کو واضح کرنے کے لیے استعمال کیے ہیں۔ اس قسم کے مدرج الفاظ، تشریحی یا تفسیری الفاظ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس کا قطعاً یہ مطلب نہیں کہ صحابۂ کرام ؓ کے نزدیک قرآن مجید کی بالمعنی تلاوت جائز تھی۔[1]

(٣٥) بَابٌ: ﴿ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ [١٩٩]

باب: 35- ارشاد باری تعالیٰ: ''پھر تم وہیں سے پلٹو جہاں سے دوسرے لوگ لوٹتے ہیں'' کی تفسیر

٤٥٢٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ، وَكَانُوا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ، وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَاتٍ، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللهُ نَبِيَّهُ ﷺ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ ثُمَّ يَقِفَ بِهَا، ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾. [راجع: ١٦٦٥]

[4520] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ (حج کے موقع پر) قریش اور ان کے ہم مسلک مزدلفہ ہی میں ٹھہر جاتے اور وہ اپنا نام حمس رکھتے تھے۔ باقی عرب کے لوگ مزدلفہ سے آگے میدان عرفات میں وقوف کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم دیا کہ وہ عرفات میں آئیں اور وہاں وقوف کریں پھر واپس مزدلفہ آئیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے: ''پھر جہاں سے دوسرے لوگ پلٹتے ہیں تم بھی وہاں سے پلٹو۔''

٤٥٢١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ:

[4521] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: (حج تمتع کرنے والا) حاجی جب تک احرام کی

[1] الاتقان: 77/1.

أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يَطُوفُ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ مَا كَانَ حَلَالًا حَتّٰى يُهِلَّ بِالْحَجِّ، فَإِذَا رَكِبَ إِلٰى عَرَفَةَ فَمَنْ تَيَسَّرَ لَهُ هَدِيَّةٌ مِنَ الْإِبِلِ أَوِ الْبَقَرِ أَوِ الْغَنَمِ، مَا تَيَسَّرَ لَهُ مِنْ ذٰلِكَ، أَيَّ ذٰلِكَ شَاءَ، غَيْرَ إِنْ لَمْ يَتَيَسَّرْ لَهُ فَعَلَيْهِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ، وَذٰلِكَ قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ، فَإِنْ كَانَ آخِرُ يَوْمٍ مِنَ الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيَنْطَلِقْ حَتّٰى يَقِفَ بِعَرَفَاتٍ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلٰى أَنْ يَكُونَ الظَّلَامُ، ثُمَّ لِيَدْفَعُوا مِنْ عَرَفَاتٍ، فَإِذَا أَفَاضُوا مِنْهَا حَتّٰى يَبْلُغُوا جَمْعًا الَّذِي يُتَبَرَّزُ فِيهِ، ثُمَّ لِيَذْكُرُوا اللهَ كَثِيرًا. وَأَكْثِرُوا التَّكْبِيرَ وَالتَّهْلِيلَ قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا، ثُمَّ أَفِيضُوا، فَإِنَّ النَّاسَ كَانُوا يُفِيضُونَ، وَقَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿ثُمَّ أَفِيضُوا۟ مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ ٱلنَّاسُ وَٱسْتَغْفِرُوا۟ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ حَتّٰى تَرْمُوا الْجَمْرَةَ.

پابندیوں سے آزاد رہے تو وہ بیت اللہ کا نفل طواف کرتا رہے۔ پھر جب (آٹھویں تاریخ کو) حج کا احرام باندھے اور عرفات جانے کے لیے سوار ہو تو اونٹ، گائے اور بکری وغیرہ سے جو قربانی میسر ہو اسے (نحر کے دن) ذبح کرے۔ اور اگر قربانی کا جانور میسر نہ ہو تو حج کے دنوں میں یوم عرفہ سے پہلے تین دن کے روزے رکھے۔ اگر آخری روزہ عرفہ کے دن آ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ پھر (منیٰ سے) چل کر عرفات کو جائے، وہاں نماز عصر کے بعد رات کی تاریکی تک وقوف کرے۔ پھر عرفات سے اس وقت لوٹے جب دوسرے لوگ واپس آئیں اور سب لوگوں کے ساتھ مزدلفہ میں رات بسر کرے، وہاں صبح تک اللہ کا ذکر، تکبیر و تہلیل بکثرت کرے۔ پھر وہاں سے لوگوں کے ساتھ منیٰ واپس آئے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''پھر وہاں سے پلٹو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتے رہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت زیادہ بخشنے والا بے حد مہربان ہے۔'' پھر جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تسبیح و تہلیل اور ذکر الٰہی کرتے رہو۔

(٣٦) بَابٌ: ﴿وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِى ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ حَسَنَةً﴾ الْآيَةَ [٢٠١]

باب: 36- ارشاد باری تعالیٰ: ''ان میں سے کوئی کہتا ہے: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بہتری عطا کر......'' کا بیان

٤٥٢٢ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ». [انظر: ٦٣٨٩]

[4522] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بہتری عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے نجات دے۔''

(٣٧) بَابٌ: ﴿وَهُوَ أَلَدُّ ٱلْخِصَامِ﴾ [٢٠٤]

باب: 37- ارشاد باری تعالیٰ: ''حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے'' کی تفسیر

وَقَالَ عَطَاءٌ: ﴿وَٱلنَّسْلَ﴾ [٢٠٥] الْحَيَوَانُ.

عطاء نے فرمایا: وَالنَّسْلَ سے مراد جاندار مخلوق ہے۔

٤٥٢٣ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ تَرْفَعُهُ [قَالَ]: «أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ».

[4523] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ اسے مرفوع بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔''

وَقَالَ عَبْدُ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٢٤٥٧]

عبداللہ کہتے ہیں: ہمیں سفیان نے بیان کیا، ان سے ابن جریج نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے حضرت عائشہ ؓ نے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں۔

(٣٨) [بَابٌ]: ﴿أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا۟ ٱلْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ ٱلَّذِينَ خَلَوْا۟ مِن قَبْلِكُم﴾ الْآيَةَ [٢١٤]

باب: 38- ارشاد باری تعالیٰ: ''کیا تم لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یونہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے، حالانکہ ابھی تک تمھیں ان لوگوں جیسے حالات پیش نہیں آئے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں.....'' کی تفسیر

٤٥٢٤ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ﴿حَتَّىٰٓ إِذَا ٱسْتَيْـَٔسَ ٱلرُّسُلُ وَظَنُّوٓا۟ أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا۟﴾ [يوسف: ١١٠] خَفِيفَةً ذَهَبَ بِهَا هُنَاكَ، وَتَلَا: ﴿حَتَّىٰ يَقُولَ ٱلرَّسُولُ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مَعَهُۥ مَتَىٰ نَصْرُ ٱللَّهِ ۗ أَلَآ إِنَّ نَصْرَ ٱللَّهِ قَرِيبٌ﴾

[4524] ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس ؓ اس آیت کو بایں الفاظ تلاوت کرتے تھے: ﴿حَتّٰى اِذَا اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا﴾ یعنی ذال کو تشدید کے بغیر پڑھتے اور اس کے معنی سورۂ بقرہ میں موجود آیت: ''یہاں تک کہ اللہ کے رسول اور اس کے ساتھ ایمان لانے والے سب پکار اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟ (اس وقت انھیں تسلی دی گئی کہ) سنو! اللہ کی مدد قریب ہے۔'' کے تناظر میں اس طرح کرتے (''جب رسول مایوس ہو گئے اور انھوں نے گمان کیا کہ ان سے جھوٹا وعدہ کیا گیا تھا تو اس وقت ان کے پاس ہماری مدد آ پہنچی۔'')

فَلَقِيتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ.

(ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ) میں حضرت عروہ بن زبیر سے ملا تو میں نے ان کے سامنے مذکورہ آیت کے متعلق حضرت ابن عباس کا موقف بیان کیا۔

٤٥٢٥ - فَقَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: مَعَاذَ اللهِ، وَاللهِ مَا وَعَدَ اللهُ رَسُولَهُ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا عَلِمَ أَنَّهُ كَائِنٌ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ، وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلِ الْبَلَاءُ بِالرُّسُلِ حَتّٰى خَافُوا أَنْ يَكُونَ مَنْ مَعَهُمْ يُكَذِّبُونَهُمْ فَكَانَتْ تَقْرَؤُهَا: (وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا) مُثَقَّلَةً. [راجع: ٣٣٨٩]

[4525] حضرت عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت عائشہ ؓ تو حضرات انبیاء ؑ کے متعلق اس موقف سے اللہ کی پناہ مانگتی تھیں اور فرماتی تھیں: اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء ؑ سے کوئی جھوٹا وعدہ نہیں کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے جو وعدہ فرماتے، رسول کو اس پر پورا پورا یقین ہوتا کہ اس کی موت سے پہلے پہلے یہ ہو کر رہے گا، البتہ یہ ضرور ہوتا تھا کہ جب انبیاء ؑ مصائب و آلام سے دوچار ہوتے تو اپنے ماننے والوں سے انھیں کھٹکا لگا رہتا تھا کہ مبادا وہ بھی اس کی تکذیب کر دیں (اس وقت اللہ کی مدد آ جاتی)۔ حضرت عائشہ ؓ كُذِّبُوا کو ذال کی تشدید سے پڑھتی تھیں۔

(٣٩) بَابٌ: ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾ [٢٢٣]

باب: 39- ارشاد باری تعالیٰ: ''عورتیں تمھاری کھیتیاں ہیں، لہٰذا جس طرح تم چاہو اپنی کھیتی میں آؤ'' کی تفسیر

٤٥٢٦ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ، فَأَخَذْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى مَكَانٍ قَالَ: تَدْرِي فِيمَا أُنْزِلَتْ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: أُنْزِلَتْ فِي كَذَا وَكَذَا ثُمَّ مَضٰى. [انظر: ٤٥٢٧]

[4526] حضرت نافع سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابن عمر ؓ جب قرآن پڑھتے تو اس سے فارغ ہونے تک کوئی بات نہ کرتے تھے۔ ایک دن میں نے ان کے قرآن کو اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا تو انھوں نے سورۂ بقرہ کی تلاوت شروع کی یہاں تک کہ وہ ایک مقام پر پہنچے۔ انھوں نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ آیت کس چیز کے متعلق نازل ہوئی تھی؟ میں نے کہا: نہیں۔ انھوں نے فرمایا: یہ آیت فلاں فلاں چیز کے متعلق نازل ہوئی تھی۔ پھر انھوں نے پڑھنا شروع کر دیا۔

٤٥٢٧ - وَعَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾ قَالَ: يَأْتِيهَا فِي.

[4527] حضرت نافع ہی سے ایک دوسری روایت ہے، وہ حضرت ابن عمر ؓ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے ''تم اپنی کھیتی کو جہاں سے چاہو آ سکتے ہو'' کے متعلق فرمایا: مرد، بیوی کی...... میں جماع کر سکتا ہے۔

رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ. [راجع: ٤٥٢٦]

اس روایت کو محمد بن یحییٰ نے اپنے باپ یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے عبیداللہ سے، انھوں نے حضرت نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

فائدہ: پہلی حدیث میں آیت اور اس کا سبب نزول دونوں مبہم ہیں جبکہ دوسری روایت میں آیت کا تعین ہے لیکن فی کے بعد اس کے مجرور کو حذف کر دیا گیا ہے۔ دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام پر دُبُرِهَا محذوف ہے، نیز بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ پہلے وطی فی الدبر کے قائل تھے اس کے بعد انھوں نے اس موقف سے رجوع کر لیا تھا۔ چنانچہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے یہ روایت نقل کی ہے کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے وطی فی الدبر کا ذکر ہوا تو انھوں نے فرمایا: کیا مسلمانوں میں سے کوئی یہ عمل کرتا ہے۔[1] بہر حال اس سلسلے میں ہمارا موقف یہ ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی تفسیر میں جو کچھ فرمایا ہے وہ ان کا پہلا موقف تھا جو صحیح اسناد سے ثابت ہے لیکن انھوں نے اس کے بعد رجوع کر لیا تھا جیسا کہ حدیث بالا سے معلوم ہوتا ہے۔ مذکورہ احادیث کی روشنی میں مرد کو اس قبیح عمل سے اجتناب کرنا چاہیے اور عورت کو بھی چاہیے کہ اس منکر عمل کے بارے میں اپنے شوہر کی بات نہ مانے۔ اگر وہ ایسا کرنے کا کہے تو انکار کر دے۔

٤٥٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ: سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ: إِذَا جَامَعَهَا مِنْ وَرَائِهَا جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ، فَنَزَلَتْ: ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾.

[4528] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: یہودی کہا کرتے تھے: اگر آدمی اپنی بیوی کے ساتھ اس کے پیچھے سے (فرج میں) مباشرت کرے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: ''تمھاری بیویاں، تمھاری کھیتی ہیں، لہٰذا اپنی کھیتی میں جیسے چاہو آؤ۔''

(٤٠) بَابٌ: ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَٰجَهُنَّ﴾ [٢٣٢]

باب: 40- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دو پھر وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو تم انھیں اپنے خاوندوں سے نکاح کرنے سے مت روکو'' کا بیان

٤٥٢٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ: كَانَتْ لِي أُخْتٌ تُخْطَبُ إِلَيَّ.

[4529] حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میری ایک بہن تھی، اس سے نکاح کے متعلق مجھے پیغام بھیجا گیا۔

1 ابن کثیر: 272/6.

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ: حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ. حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ: أَنَّ أُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا، فَتَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، فَخَطَبَهَا، فَأَبَى مَعْقِلٌ فَنَزَلَتْ: ﴿فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾. [انظر: ٥١٣٠، ٥٣٣٠، ٥٣٣١]

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بہن کو اس کے شوہر نے طلاق دے دی اور اسے چھوڑے رکھا یہاں تک کہ اس کی عدت ختم ہوگئی۔ پھر اس کے شوہر نے پیغام نکاح بھیجا تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''تم ان مطلقہ عورتوں کو مت روکو کہ وہ اپنے (پہلے) شوہروں سے نکاح کریں۔''

(٤١) بَابٌ: ﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾ [٢٣٤]

باب: 41- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور اپنی بیویاں چھوڑ جائیں تو ایسی بیوائیں چار ماہ دس دن تک انتظار کریں۔ پھر جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو تم پر کوئی گناہ نہیں، وہ اپنی ذات کے معاملے میں دستور کے مطابق جو چاہیں کریں۔ اور اللہ تمھارے ہر عمل سے خوب خبردار ہے جو تم کرتے ہو'' کا بیان

﴿يَعْفُونَ﴾ [٢٣٧]: يَهَبْنَ.

يَعْفُوْنَ کے معنی ہیں: وہ عورتیں اپنا حق مہر ہبہ کر دیں۔

٤٥٣٠ - حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيبٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: ﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا﴾ قَالَ: قَدْ نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الْأُخْرَى فَلِمَ تَكْتُبُهَا أَوْ تَدَعُهَا؟ قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْهُ مِنْ مَكَانِهِ. [انظر: ٤٥٣٦]

[4530] حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے عرض کی: آیت کریمہ: ''تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور ان کی بیویاں موجود ہوں تو وہ اپنی بیویوں کے حق میں وصیت کر جائیں......'' اسے دوسری آیت نے منسوخ کر دیا ہے، لہٰذا تم اسے قرآن میں کیوں لکھ رہے ہو یا اس کو قرآن میں کیوں چھوڑ رہے ہو؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! میں قرآن میں سے کوئی چیز اس کی جگہ سے تبدیل نہیں کروں گا۔

٤٥٣١ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ:

[4531] حضرت مجاہد سے روایت ہے، انھوں نے اس آیت: ''تم میں سے جو لوگ وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ

﴿وَٱلَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَٰجًا﴾ قَالَ: كَانَتْ هٰذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ [أَهْلِ] زَوْجِهَا وَاجِبٌ، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿وَٱلَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَٰجًا وَصِيَّةً لِّأَزْوَٰجِهِم مَّتَـٰعًا إِلَى ٱلْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِيٓ أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ﴾ قَالَ: جَعَلَ اللهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ بِسَبْعَةِ أَشْهُرٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَصِيَّةً، إِنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا، وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ، وَهُوَ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى: ﴿غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ﴾ فَالْعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا، زَعَمَ ذٰلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ.

جائیں" کے متعلق فرمایا کہ یہ عدت (چار ماہ دس دن) جو عورت گزارتی تھی یہ اپنے شوہر کے گھر والوں کے پاس گزارنا ضروری تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں وہ اپنی بیویوں کے حق میں ایک سال تک فائدہ اٹھانے اور گھر سے نہ نکالنے کی وصیت کر جائیں، البتہ اگر وہ خود نکلنا چاہیں تو ان کے اپنے بارے میں دستور کے مطابق کوئی کام کرنے کی بنا پر تمھیں کوئی گناہ نہیں ہوگا۔" مجاہد فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ایسی عورت کے لیے باقی سال، یعنی سات ماہ بیس دن وصیت کے قرار دیے ہیں۔ اگر وہ چاہے تو اپنے لیے کی گئی وصیت کے مطابق شوہر کے گھر میں رہے اور اگر چاہے تو کسی اور جگہ چلی جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان: "انھیں نہ نکالا جائے، ہاں اگر وہ خود چلی جائیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں" کے یہی معنی ہیں، چنانچہ ایام عدت (چار ماہ دس دن) تو وہی ہیں جنھیں گزارنا اس پر واجب ہے۔ شبل نے کہا: ابن ابو نجیح نے حضرت مجاہد سے یوں ہی بیان کیا ہے۔

وَقَالَ عَطَاءٌ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَسَخَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى: ﴿غَيْرَ إِخْرَاجٍ﴾، قَالَ عَطَاءٌ: إِنْ شَاءَتِ اعْتَدَّتْ عِنْدَ أَهْلِهِ وَسَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا، وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ﴾، قَالَ عَطَاءٌ: ثُمَّ جَاءَ الْمِيرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنٰى فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سُكْنٰى لَهَا.

حضرت عطاء نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس آیت نے عورت کے لیے اپنے خاوند کے گھر عدت گزارنے کو منسوخ کر دیا ہے، اب وہ جہاں چاہے ایام عدت گزار سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿غَيْرَ إِخْرَاجٍ﴾ سے یہی مراد ہے۔ حضرت عطاء نے کہا: اگر وہ عورت چاہے تو اپنے خاوند کے اہل خانہ کے ہاں عدت گزارے اور اپنے حق میں کی گئی وصیت کے مطابق اسی گھر میں رہے اور اگر چاہے تو کہیں اور چلی جائے، اس لیے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "تم پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ بیویاں (اپنے بارے میں) جو کریں۔" عطاء مزید کہتے ہیں کہ پھر میراث کا حکم نازل ہوا جس نے عورت کے لیے رہائش کے حق کو منسوخ

کر دیا۔ اب عورت جہاں چاہے عدت گزارے اور اس کے لیے رہائش کا بندوبست کرنا ضروری نہیں۔

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، بِهٰذَا.

ایک روایت میں یہی قول مجاہد سے بھی مروی ہے۔

وَعَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَسَخَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا فِي أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ، لِقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿غَيْرَ إِخْرَاجٍ﴾، نَحْوَهُ. [انظر: ٥٣٤٤]

ابن ابونجیح سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عطاء سے، وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ اس آیت نے عورت کے لیے شوہر کے گھر میں عدت گزارنے کے حکم کو منسوخ قرار دیا ہے۔ اب وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ﴿غَيْرَ إِخْرَاجٍ﴾ سے یہی ثابت ہوتا ہے۔

فائدہ: جمہور اہل علم اس امر پر متفق ہیں کہ آیت حول منسوخ ہے اور آیت تربص اس کے لیے ناسخ ہے۔ پہلے عورت بیوگی کی عدت ایک سال گزارا کرتی تھی، پھر جب آیت تربص نازل ہوئی تو اس میں بیوگی کی عدت سال کے بجائے چار ماہ دس دن مقرر کی گئی۔ لیکن امام مجاہد اور عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس موقف کے برعکس نقل کیا ہے کہ آیت حول منسوخ نہیں بلکہ وصیت کا حکم آیت حول میں چار ماہ دس دن کی عدت کے مقرر ہونے کے بعد دیا گیا ہے، پھر ان بیوگان کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ چاہیں تو اس وصیت سے استفادہ کریں، اگر استفادہ نہ کرنا چاہیں تو جہاں چاہیں عدت کے ایام گزار لیں۔ ہمارے رجحان کے مطابق جمہور اہل علم کا موقف مبنی برحقیقت ہے کہ آیت تربص ناسخ اور آیت حول منسوخ ہے۔

٤٥٣٢ - حَدَّثَنِي حِبَّانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: جَلَسْتُ إِلٰى مَجْلِسٍ فِيهِ عُظْمٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَفِيهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلٰى، فَذَكَرْتُ حَدِيثَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ فِي شَأْنِ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: وَلٰكِنَّ عَمَّهُ كَانَ لَا يَقُولُ ذٰلِكَ، فَقُلْتُ: إِنِّي لَجَرِيءٌ إِنْ كَذَبْتُ عَلٰى رَجُلٍ فِي جَانِبِ الْكُوفَةِ - وَرَفَعَ صَوْتَهُ - قَالَ: ثُمَّ خَرَجْتُ فَلَقِيتُ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ - أَوْ مَالِكَ بْنَ عَوْفٍ - قُلْتُ:

[4532] حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک مجلس میں بیٹھا تھا جس میں انصار کے بڑے بڑے لوگ تھے۔ ان میں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بھی تھے۔ وہاں میں نے سبیعہ بنت حارث کے متعلق حضرت عبداللہ بن عتبہ کی حدیث بیان کی تو عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے کہا کہ ان کے چچا تو اس کے قائل نہیں ہیں۔ میں نے بلند آواز میں (عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے) کہا: اگر میں نے جھوٹ بولا ہے تو میں نے اس شخص پر افترا باندھا ہے جو کوفہ میں موجود ہے۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ پھر میں وہاں سے نکلا اور مالک بن عامر یا مالک بن عوف سے

كَيْفَ كَانَ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ؟ فَقَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: أَتَجْعَلُونَ عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ وَلَا تَجْعَلُونَ لَهَا الرُّخْصَةَ؟ لَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرَى بَعْدَ الطُّولَى. [انظر: ٤٩١٠]

ملاقات کی اور ان سے دریافت کیا کہ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے جبکہ وہ حاملہ ہو اس کے متعلق حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کیا کہتے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم ایسی عورت پر سختی تو کرتے ہو لیکن اسے رخصت نہیں دیتے۔'' سورۂ نساء قصریٰ، سورۂ نساء طولیٰ کے بعد نازل ہوئی ہے۔

وَقَالَ أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ: لَقِيتُ أَبَا عَطِيَّةَ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ.

ایوب نے محمد بن سیرین سے بیان کیا کہ میں نے ابوعطیہ مالک بن عامر سے ملاقات کی ہے۔

فائدہ: حضرت سبیعہ کے خاوند فوت ہوئے تو وہ حاملہ تھیں۔ چار ماہ دس دن سے پہلے انھوں نے بچے کو جنم دیا اور نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ وضع حمل سے تیری عدت ختم ہو گئی ہے۔ ابن سیرین نے یہ حدیث بیان کی تو عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے کہا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا موقف تو یہ ہے کہ وہ لمبی عدت گزارے، یعنی اگر حمل چار ماہ دس دن سے پہلے وضع ہو جائے تو چار ماہ دس دن پورے کرنے ہوں گے بصورت دیگر وضع حمل انتہائے عدت ہوگی۔ اس پر ابن سیرین ناراض ہوئے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد مالک بن عامر سے پوچھا تو انھوں نے ابن ابی لیلیٰ کی بات کی تردید کی اور بتایا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ سورۂ نساء قصریٰ، یعنی سورۂ طلاق جس میں عدت وضع حمل ہے سوۂ نساء طولیٰ، یعنی بقرہ کے بعد نازل ہوئی۔ گویا سورۂ طلاق کی آیت نے سورۂ بقرہ کی آیت میں تخصیص کر دی کہ حمل والی عورت کی عدت وضع حمل ہی ہے وہ طلاق کی وجہ سے ہو یا وفات کی وجہ سے۔

(٤٢) بَابٌ: ﴿حَٰفِظُواْ عَلَى ٱلصَّلَوَٰتِ وَٱلصَّلَوٰةِ ٱلْوُسْطَىٰ﴾ [٢٣٨]

باب: 42- ارشاد باری تعالیٰ: ''تمام نمازوں کا خیال رکھو خاص طور پر صلاۃ وسطیٰ پر توجہ دو'' کا بیان

٤٥٣٣ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ.

وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: قَالَ هِشَامٌ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ: «حَبَسُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ، مَلَأَ اللهُ

[4533] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے غزوۂ خندق کے موقع پر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ان (کفار) کے گھروں اور قبروں یا پیٹوں کو آگ سے بھر دے کیونکہ انھوں نے ہمیں بہترین نماز کی ادائیگی سے روکے رکھا حتی کہ سورج غروب ہو گیا۔''

قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ، أَوْ: أَجْوَافَهُمْ نَارًا» شَكَّ يَحْيٰى. [راجع: ٢٩٣١]

فائدہ: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد نماز عصر ہے کیونکہ غروب آفتاب سے پہلے نماز عصر ہی پڑھی جاتی ہے بلکہ ایک روایت میں صراحت ہے کہ انھوں نے ہمیں صلاۃ وسطیٰ، یعنی نماز عصر ادا کرنے سے مشغول رکھا۔[1]

(٤٣) بَابٌ: ﴿وَقُومُوا لِلَّهِ قَـٰنِتِينَ﴾ [٢٣٨]

باب: 43- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ کے حضور خاموشی سے کھڑے ہوا کرو'' کا بیان

أَيْ: مُطِيعِينَ

قٰنِتِيْنَ کے معنی ہیں: فرمانبرداری اور اطاعت گزاری کرنے والے۔

٤٥٣٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ، يُكَلِّمُ أَحَدُنَا أَخَاهُ فِي حَاجَتِهِ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿حَـٰفِظُوا عَلَى الصَّلَوَٰتِ وَالصَّلَوٰةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَـٰنِتِينَ﴾ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ. [راجع: ١٢٠٠]

[4534] حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نماز میں بات چیت کر لیا کرتے تھے۔ ہم میں سے کوئی بھی اپنے بھائی سے ضروری بات کر لیتا تھا حتی کہ یہ آیت نازل ہوئی: ''تمام نمازوں کی حفاظت کرو خاص طور پر نماز وسطیٰ کا اہتمام کرو۔ اور اللہ کے حضور خاموشی سے کھڑے ہوا کرو۔'' چنانچہ ہمیں اس آیت کے ذریعے سے دوران نماز میں چپ رہنے کا حکم دیا گیا۔

(٤٤) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا فَإِذَآ أَمِنتُمْ﴾ [٢٣٩] الْآيَةَ.

باب: 44- ارشاد باری تعالیٰ: ''اگر تم حالت خوف میں ہو تو پیدل یا سوار (جیسے ممکن ہو نماز پڑھ لیا کرو) البتہ جب تم حالت امن میں آ جاؤ......'' کا بیان

وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ: ﴿كُرْسِيُّهُ﴾ [٢٥٥]: عِلْمُهُ. يُقَالُ: ﴿بَسْطَةً﴾ [٢٤٧]: زِيَادَةً وَفَضْلًا. ﴿أَفْرِغْ﴾ [٢٥٠]: أَنْزِلْ. ﴿وَلَا يَئُودُهُۥ﴾ [٢٥٥]: لَا يُثْقِلُهُ، آدَنِي: أَثْقَلَنِي، وَالْآدُ وَالْأَيْدُ: اَلْقُوَّةُ. اَلسِّنَةُ: اَلنُّعَاسُ، ﴿لَمْ يَتَسَنَّهْ﴾ [٢٥٩]: لَمْ

حضرت ابن جبیر نے فرمایا: كُرْسِيُّهُ سے مراد اللہ تعالیٰ کا علم ہے۔ بَسْطَةً کے معنی کثرت وفضیلت کے ہیں۔ أَفْرِغْ کا مفہوم ہے: نازل فرما۔ وَلَا يَؤُدُهُ کے معنی ہیں: اس پر گراں نہیں گزرتا، جیسے کہا جاتا ہے: آدَنِي اس نے مجھے بوجھل بنا دیا، نیز اَلْآدُ اور اَلْأَيْدُ کے معنی ہیں: قوت۔ اَلسِّنَةُ

[1] صحیح مسلم، المساجد، حدیث: 628.

يَتَغَيَّرْ. ﴿فَبُهِتَ﴾ [٢٥٨]. ذَهَبَتْ حُجَّتُهُ. ﴿خَاوِيَةٌ﴾ [٢٥٩]: لَا أَنِيسَ فِيهَا. ﴿عُرُوشِهَا﴾: أَبْنِيَتِهَا. ﴿نُنشِزُهَا﴾ [٢٥٩]: نُخْرِجُهَا. ﴿إِعْصَارٌ﴾ [٢٦٦]: رِيحٌ عَاصِفٌ تَهُبُّ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ كَعَمُودٍ فِيهِ نَارٌ.

کے معنی ہیں: اونگھ۔ لَمْ يَتَسَنَّهْ کے معنی ہیں: اس میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ فَبُهِتَ کے معنی ہیں کہ اس سے کوئی دلیل نہ بن پائی۔ خَاوِيَةٌ کے معنی ہیں: خالی جگہ جہاں کوئی غمگسار نہ ہو۔ عُرُوشِهَا کے معنی ہیں: اس کی بنیادیں۔ نُنْشِزُهَا کے معنی ہیں: ہم ان ہڈیوں کو نکالیں گے۔ إِعْصَارٌ سے مراد وہ شدید ہوا جو زمین سے آسمان کی طرف چلتی ہو، گویا وہ آگ بھرا ستون ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿صَلْدًا﴾ [٢٦٤]: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ: ﴿وَابِلٌ﴾ [٢٦٤]: مَطَرٌ شَدِيدٌ. اَلطَّلُّ: اَلنَّدَى، وَهٰذَا مَثَلُ عَمَلِ الْمُؤْمِنِ. ﴿يَتَسَنَّهْ﴾ [٢٥٩]: يَتَغَيَّرْ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: صَلْدًا سے مراد (ایسا چٹیل پتھر) جس پر کوئی چیز نہ ٹکتی ہو۔ حضرت عکرمہ نے فرمایا: وَابِلٌ سے مراد موسلا دھار بارش اور طَلٌّ سے مراد شبنم ہے۔ اور یہاں ہر مومن کے عمل کی مثال بیان کی گئی ہے۔ يَتَسَنَّهْ سے مراد تغیر پذیر ہونا ہے۔

٤٥٣٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ: يَتَقَدَّمُ الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُصَلِّي بِهِمُ الْإِمَامُ رَكْعَةً، وَتَكُونُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ لَمْ يُصَلُّوا، فَإِذَا صَلَّوْا - الَّذِينَ مَعَهُ - رَكْعَةً اسْتَأْخَرُوا مَكَانَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا وَلَا يُسَلِّمُونَ. وَيَتَقَدَّمُ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا، فَيُصَلُّونَ مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْإِمَامُ وَقَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَيَقُومُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً بَعْدَ أَنْ يَنْصَرِفَ الْإِمَامُ، فَيَكُونُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ أَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلَى أَقْدَامِهِمْ، أَوْ رُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيهَا.

[4535] حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب نماز خوف کے متعلق دریافت کیا جاتا تو فرماتے: امام، مسلمانوں کی ایک جماعت کو لے کر خود آگے بڑھے اور انھیں ایک رکعت نماز پڑھائے۔ اس دوران میں مسلمانوں کی دوسری جماعت ان کے اور دشمن کے درمیان میں رہے اور یہ لوگ ابھی نماز میں شریک نہ ہوں۔ جب امام کے ساتھ والی جماعت ایک رکعت پڑھ لے تو سلام پھیرے بغیر پیچھے ہٹ کر ان لوگوں کی جگہ پر آ جائے جنھوں نے ابھی نماز نہیں پڑھی اور یہ لوگ آگے بڑھ کر امام کے ساتھ ایک رکعت ادا کر لیں۔ پھر امام سلام پھیر دے گا، اس کی دو رکعت پوری ہو گئیں۔ اب امام کے سلام پھیرنے کے بعد دونوں گروہ اٹھ کر اپنی اپنی ایک رکعت پڑھ لیں، چنانچہ سب کی دو دو رکعت مکمل ہو جائیں گی، البتہ اگر خوف اس سے بھی زیادہ ہو تو ہر شخص جیسے ممکن ہو تنہائی میں پڑھ لے پیدل یا سوار، قبلے کی طرف رُخ ہو یا نہ ہو۔

قَالَ مَالِكٌ: قَالَ نَافِعٌ: لَا أُرَى عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذٰلِكَ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٩٤٢]

امام مالک فرماتے ہیں کہ حضرت نافع بیان کرتے ہیں: مجھے یقین ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ طریقۂ نماز رسول اللہ ﷺ سے سن کر ہی بیان کیا ہوگا۔

(٤٥) بَابٌ: ﴿وَٱلَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَٰجًا﴾ [٢٤٠]

باب: 45- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور اپنی بیویاں چھوڑ جائیں'' کا بیان

٤٥٣٦ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَيَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: قُلْتُ لِعُثْمَانَ: هٰذِهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ: ﴿وَٱلَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَٰجًا﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿غَيْرَ إِخْرَاجٍ﴾ قَدْ نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الْأُخْرٰى فَلِمَ تَكْتُبُهَا؟ قَالَ: تَدَعُهَا يَا ابْنَ أَخِي، لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْهُ مِنْ مَكَانِهِ. قَالَ حُمَيْدٌ: أَوْ نَحْوَ هٰذَا. [راجع: ٤٥٣٠]

[4536] حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ یہ آیت جو سورۂ بقرہ میں ہے: ''تم میں سے جو لوگ وفات پا جائیں اور اپنی بیویاں چھوڑ جائیں'' ان پر اپنی بیویوں کے حق میں وصیت کرنا لازم ہے کہ انھیں خرچ دیا جائے اور انھیں ایک سال تک گھر سے نہ نکالا جائے۔'' اسے تو دوسری آیت نے منسوخ کر دیا ہے تو اب آپ اسے کیوں لکھتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اس موضوع کو چھوڑ دیں۔ میں قرآن کا کوئی لفظ اس کی جگہ سے نہیں بدل سکتا۔ (راویٔ حدیث) حمید کہتے ہیں کہ یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس طرح کا کوئی اور جواب دیا۔

(٤٦) بَابٌ: ﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَٰهِـۧمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ ٱلْمَوْتَىٰ﴾ [٢٦٠]

باب: 46- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور اس وقت کو یاد کرو جب حضرت ابراہیم نے کہا: اے میرے رب! مجھے دکھا کہ تو کس طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے؟'' کا بیان

﴿فَصُرْهُنَّ﴾: قَطِّعْهُنَّ.

فَصُرْهُنَّ کے معنی ہیں: پھر ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔

٤٥٣٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَحْنُ

[4537] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت شک کے زیادہ لائق ہیں جبکہ انھوں نے کہا تھا: اے میرے رب! مجھے دکھا دے کہ تو مردوں کو کیسے زندہ

أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ: ﴿رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتَىٰ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي﴾ [٢٦٠] [راجع: ٣٣٧٢]

کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا: کیا تمھیں یقین نہیں ہے؟ کہا: کیوں نہیں، لیکن اس لیے کہ میرا دل (پوری طرح) مطمئن ہو جائے۔''

(٤٧) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَن تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ﴾ [٢٦٦].

باب: 47- ارشاد باری تعالیٰ: ''کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے پاس کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو...... تاکہ تم غور و فکر کرو'' کا بیان

٤٥٣٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: وَسَمِعْتُ أَخَاهُ أَبَا بَكْرِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمًا لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ: فِيمَ تَرَوْنَ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ؟ ﴿أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَن تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ﴾ قَالُوا: اللهُ أَعْلَمُ، فَغَضِبَ عُمَرُ، فَقَالَ: قُولُوا: نَعْلَمُ، أَوْ لَا نَعْلَمُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فِي نَفْسِي مِنْهَا شَيْءٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ عُمَرُ: يَا ابْنَ أَخِي! قُلْ وَلَا تَحْقِرْ نَفْسَكَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ضُرِبَتْ مَثَلًا لِعَمَلٍ. قَالَ عُمَرُ: أَيُّ عَمَلٍ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لِعَمَلٍ، قَالَ عُمَرُ: لِرَجُلٍ غَنِيٍّ يَعْمَلُ بِطَاعَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ بَعَثَ اللهُ لَهُ الشَّيْطَانَ فَعَمِلَ بِالْمَعَاصِي، حَتَّى أَغْرَقَ أَعْمَالَهُ. ﴿فَصُرْهُنَّ﴾: قَطِّعْهُنَّ.

[4538] عبید بن عمیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ نبی ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا کہ تمھارے خیال کے مطابق درج ذیل آیت کس معاملے کے متعلق نازل ہوئی تھی؟ ''کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اس کا ایک باغ ہو......'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غصے میں آ کر کہا: یہ کیا بات ہوئی؟ صاف کہو کہ ہمیں معلوم ہے یا معلوم نہیں۔ اس وقت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہنے لگے: امیر المؤمنین! میرے دل میں ایک بات آئی ہے۔ آپ نے فرمایا: میرے بھتیجے! بیان کرو اور خود کو حقیر نہ خیال کرو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اس آیت میں عمل کی مثال بیان کی گئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کون سے عمل کی مثال بیان کی گئی ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: بس عمل کی مثال ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا: یہ ایک مال دار شخص کی مثال ہے جو اللہ کی اطاعت میں عمل کرتا رہتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس پر شیطان کو غالب کر دیتا ہے تو وہ گناہوں میں مصروف ہو جاتا ہے اور اس کے نیک اعمال سب کے سب فنا ہو جاتے ہیں۔ ''فَصُرْهُنَّ'' کے معنی ہیں: ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔

(٤٨) بَابٌ: ﴿لَا يَسْـَٔلُونَ ٱلنَّاسَ إِلْحَافًا﴾ [٢٧٣]

باب: 48- ارشاد باری تعالیٰ: ''وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے'' کی تفسیر

يُقَالُ: أَلْحَفَ عَلَيَّ وَأَلَحَّ عَلَيَّ، وَأَحْفَانِي بِالْمَسْأَلَةِ. [﴿فَيُحْفِكُمْ﴾ [محمد:٣٧]: يُجْهِدْكُمْ].

عربی زبان میں أَلْحَفَ عَلَيَّ، أَلَحَّ عَلَيَّ اور أَحْفَانِي بِالْمَسْأَلَةِ استعمال ہوتا ہے۔ ان کے معنی ہیں: اس نے مجھ سے بہت اصرار کیا اور انتہائی گریہ زاری سے پیچھے لگ کر مانگا۔ فَيُحْفِكُمْ کے معنی ہیں: وہ تم سے اصرار کرے۔

٤٥٣٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ أَبِي نَمِرٍ: أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَا: سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلَا اللُّقْمَةُ وَلَا اللُّقْمَتَانِ، إِنَّمَا الْمِسْكِينُ الَّذِي يَتَعَفَّفُ، اقْرَؤُا إِنْ شِئْتُمْ»، يَعْنِي قَوْلَهُ تَعَالَى: ﴿لَا يَسْـَٔلُونَ ٱلنَّاسَ إِلْحَافًا﴾. [راجع: ١٤٧٦]

[4539] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''مسکین وہ نہیں جسے ایک یا دو کھجوریں اور ایک یا دو لقمے در بدر پھرنے پر مجبور کر دیں بلکہ مسکین وہ ہے جو کسی سے سوال نہ کرے۔ اگر تم مطلب سمجھنا چاہو تو اس آیت کو پڑھ لو: ''وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے۔''

(٤٩) بَابٌ: ﴿وَأَحَلَّ ٱللَّهُ ٱلْبَيْعَ وَحَرَّمَ ٱلرِّبَوٰا۟﴾ [٢٧٥]

باب: 49- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے'' کا بیان

﴿ٱلْمَسِّ﴾: اَلْجُنُونِ

اَلْمَسّ کے معنی ہیں: جنون، یعنی دیوانگی۔

٤٥٤٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا، فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ. [راجع: ٤٥٩]

[4540] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب سود کے متعلق سورۂ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نے وہ لوگوں کو پڑھ کر سنائیں پھر آپ نے شراب کی خرید و فروخت کی حرمت کا بھی اعلان فرمایا۔

فائدہ: یہاں ایک اشکال ہے کہ شراب کی حرمت تو غزوۂ اُحد کے فوراً بعد نازل ہوئی تھی اور اسی وقت اس کی خرید وفروخت بھی حرام ٹھہری تھی تو اس موقع پر تجارت خمر کی حرمت کا اعلان چہ معنی دارد؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس وقت تجارت خمر کے اعلان سے مقصود اس کی قباحت و برائی اور سنگینی کو ظاہر کرنا تھا۔ گویا سود اور شراب سنگینی اور شناعت میں ایک جیسے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس وقت مجمع میں رسول اللہ ﷺ نے کچھ ایسے لوگ محسوس کیے ہوں جنھیں تجارت خمر کی حرمت کا علم نہ ہو، اس لیے آپ نے دوبارہ اعلان فرما دیا۔

(٥٠) بَابٌ: ﴿يَمْحَقُ ٱللَّهُ ٱلرِّبَوٰاْ﴾ [٢٧٦]

باب: 50- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے'' کا بیان

يُذْهِبُهُ

يَمْحَقُ کے معنی ہیں: يُذْهِبُهُ، یعنی اللہ تعالیٰ اسے دور کرتا ہے اور ختم کرتا ہے۔

٤٥٤١ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ: سَمِعْتُ أَبَا الضُّحٰى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ الْأَوَاخِرُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتَلَاهُنَّ فِي الْمَسْجِدِ، فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ.

[راجع: ٤٥٩]

[4541] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب سورۂ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور انھیں مسجد میں تلاوت فرمایا۔ پھر آپ نے تجارت خمر کو بھی حرام قرار دیا۔

(٥١) بَابٌ: ﴿فَأْذَنُواْ بِحَرْبٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ﴾ [٢٧٩]

باب: 51- ارشاد باری تعالیٰ: ''(اگر تم سود سے باز نہیں آؤ گے) تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے تمھارے خلاف اعلانِ جنگ ہے'' کا بیان

فَاعْلَمُوا

فَأْذَنُوا کے معنی ہیں: آگاہ ہو جاؤ اور جان لو۔

٤٥٤٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَرَأَهُنَّ

[4542] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب سورۂ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو نبی ﷺ نے مسجد میں جا کر انھیں تلاوت فرمایا۔ پھر آپ نے شراب کی سوداگری بھی حرام کر دی۔

النَّبِيُّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، وَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ. [راجع: ٤٥٩]

(٥٢) [بَابٌ:] ﴿وَإِن كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ﴾ [٢٨٠] الْآيَةَ.

باب: 52- ارشاد باری تعالیٰ: ''اگر (مقروض) تنگدست ہے تو اس کی آسودہ حالی تک مہلت دینی چاہیے'' کا بیان

وضاحت: اس آیت میں مقروض کو مہلت دینے بلکہ رأس المال کو صدقہ کر دینے کی ترغیب ہے۔ جب اصل مال کے متعلق یہ حکم ہے تو اصل مال سے زائد بطور سود لینے کی کیسے اجازت ہو سکتی ہے، اس لیے یہ آیت بھی حرمت سود کے سلسلے میں ہے۔

٤٥٤٣ - وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَرَأَهُنَّ عَلَيْنَا، ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ. [راجع: ٤٥٩]

[4543] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب سورۂ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور ہمیں وہ آیات پڑھ کر سنائیں۔ اس کے بعد آپ نے شراب کی تجارت کو حرام قرار دینے کا اعلان فرمایا۔

(٥٣) بَابٌ: ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ﴾ [٢٨١].

باب: 53- ارشاد باری تعالیٰ: ''اس دن سے ڈرتے رہو جس دن تم سب کو اللہ کے حضور لوٹنا ہے'' کا بیان

٤٥٤٤ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ آيَةُ الرِّبَا.

[4544] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ پر آخری آیت جو نازل ہوئی وہ سود کے متعلق تھی۔

فائدہ: واضح رہے کہ اس آیت کو جو آخری آیت کہا گیا ہے وہ متعلقات ربا کے لحاظ سے ہے اور ربا کی اصل حرمت تو اس آیت کے نزول سے بہت پہلے نازل ہو چکی تھی جیسا کہ واقعہ اُحد کے ضمن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے ایمان والو! دگنا چوگنا کر کے سود مت کھاؤ۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم نجات پا سکو۔''[1] مختلف صحابۂ کرام ؓ نے اپنے اپنے علم کے اعتبار سے

1 آل عمران 130:3.

مختلف آیات کو آخری آیت قرار دیا ہے، ان میں کوئی تضاد نہیں۔

(٥٤) بَابٌ: ﴿وَإِن تُبْدُواْ مَا فِيٓ أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ﴾ الْآيَةَ [٢٨٤].

باب: 54- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور جو کچھ تمھارے دلوں میں ہے، خواہ تم اسے چھپاؤ یا ظاہر کرو (اللہ تم سے اس کا حساب لے گا)'' کی تفسیر

٤٥٤٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّهَا قَدْ نُسِخَتْ: ﴿وَإِن تُبْدُواْ مَا فِيٓ أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ﴾ الْآيَةَ. [انظر: ٤٥٤٦]

[4545] حضرت مروان اصفر سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ کے ایک صحابی، یعنی عبداللہ بن عمر ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ آیت کریمہ: ''خواہ تم اپنے خیال کو ظاہر کر دو یا چھپائے رکھو....'' منسوخ ہو چکی ہے۔

فائدہ: اس آیت کا ناسخ درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی وسعت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا۔''[1]

(٥٥) بَابٌ: ﴿ءَامَنَ ٱلرَّسُولُ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِۦ﴾ [٢٨٥].

باب: 55- ارشاد باری تعالیٰ: ''رسول پر جو کچھ اس کے رب کی طرف سے نازل ہوا وہ اس پر ایمان لایا'' کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿إِصْرًا﴾ [٢٨٦]: عَهْدًا. وَيُقَالُ: ﴿غُفْرَانَكَ﴾ [٢٨٥]: مَغْفِرَتَكَ، فَاغْفِرْ لَنَا.

حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں: إِصْرًا کے معنی ہیں: عہد و پیمان۔ اور غُفْرَانَكَ کے معنی ہیں: تیری مغفرت، یعنی ہمیں بخش دے۔

٤٥٤٦ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا رَوْحٌ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ - قَالَ: أَحْسِبُهُ ابْنَ عُمَرَ - ﴿وَإِن تُبْدُواْ مَا فِيٓ أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ﴾ قَالَ: نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا. [راجع: ٤٥٤٥]

[4546] حضرت مروان اصفر سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب ؓ میں سے کسی ایک سے بیان کرتے ہیں..... میرے خیال کے مطابق وہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ہیں..... انھوں نے فرمایا: ﴿وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ﴾ کو اس کے بعد والی آیت نے منسوخ کر دیا ہے۔

1 البقرہ 2:286.

فائدہ: بعد والی آیت سے مراد سورۂ بقرہ کی آخری آیت، یعنی مذکورہ آیت کے بعد والی آیت نمبر 286 ہے۔

(٣) سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ 3۔ تفسیر سورۂ آل عمران

﴿تُقَـٰةً﴾ [٢٨] وَتَقِيَّةٌ وَاحِدَةٌ، ﴿صِرٌّ﴾ [١١٧]: بَرْدٌ. ﴿شَفَا حُفْرَةٍ﴾ [١٠٣]: مِثْلُ شَفَا الرَّكِيَّةِ وَهُوَ حَرْفُهَا. ﴿تُبَوِّئُ﴾ [١٢١]: تَتَّخِذُ مُعَسْكَرًا. ﴿رِبِّيُّونَ﴾ [١٤٦] الْجُمُوعُ، وَاحِدُهَا رِبِّيٌّ. ﴿تَحُسُّونَهُم﴾ [١٥٢]: تَسْتَأْصِلُونَهُمْ قَتْلًا. ﴿غُزًّى﴾ [١٥٦]: وَاحِدُهَا غَازٍ. ﴿سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا﴾ [١٨١]: سَنَحْفَظُ. ﴿نُزُلًا﴾ [١٩٨]: ثَوَابًا، وَيَجُوزُ: وَمُنْزَلٌ مِنْ عِنْدِ اللهِ كَقَوْلِكَ: أَنْزَلْتُهُ. ﴿وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ﴾ [١٤]: الْمُسَوَّمُ: الَّذِي لَهُ سِيمَاءُ بِعَلَامَةٍ أَوْ بِصُوفَةٍ أَوْ بِمَا كَانَ.

تُقٰةً اور تَقِيَّةٌ دونوں کے معنی ایک ہی ہیں، یعنی بچاؤ کرنا۔ صِرٌّ ٹھنڈک، سردی۔ شَفَا حُفْرَةٍ کے معنی ہیں: گڑھے کا کنارہ جیسا کہ شَفَا الرَّكِيَّةِ کنویں کے کنارے کو کہتے ہیں۔ تُبَوِّئُ: تم لشکر کے لیے مورچے متعین کر رہے تھے۔ رِبِّيُّوْنَ جمع ہے۔ اس کا واحد رِبِّيٌّ ہے، یعنی اللہ والا۔ تَحُسُّوْنَهُمْ تم انھیں قتل کر کے جڑ سے اکھاڑ رہے تھے۔ غُزًّا اس کی واحد غَازٍ ہے۔ اللہ کے راستے میں لڑنے والا۔ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا کا مطلب ہے: ہم محفوظ کر لیں گے۔ نُزُلًا کے معنی ہیں: ثواب اور اجر۔ اللہ کی طرف سے ضیافت بھی ہوسکتا ہے جیسا کہ آپ کہیں: أَنْزَلْتُهُ میں نے اس کی ضیافت کی۔ اَلْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ، اَلْمُسَوَّمُ نشان زدہ، جس کو کسی علامت، اون یا کسی بھی چیز سے نشان زدہ کیا گیا ہو۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ﴾ الْمُطَهَّمَةِ الْحِسَانِ. وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى: ﴿الْمُسَوَّمَةِ﴾: اَلرَّاعِيَةِ. وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: ﴿وَحَصُورًا﴾ [٣٩]: لَا يَأْتِي النِّسَاءَ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ: ﴿مِّن فَوْرِهِمْ﴾ [١٢٥]: غَضَبِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ﴾ [الروم:١٩] النُّطْفَةُ تَخْرُجُ مَيِّتَةً، وَيُخْرِجُ مِنْهَا الْحَيَّ. ﴿وَالْإِبْكَـٰرِ﴾ [٤١]: أَوَّلُ الْفَجْرِ. وَالْعَشِيِّ: مَيْلُ الشَّمْسِ إِلٰى أَنْ تَغْرُبَ.

مجاہد نے اَلْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ کے معنی فربہ اور عمدہ گھوڑے کے کیے ہیں۔ سعید بن جبیر اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے کہا کہ اَلْمُسَوَّمَةِ کے معنی ہیں: چرنے والے۔ سعید بن جبیر نے کہا: وَحَصُوْرًا کے معنی ہیں: وہ شخص جو عورتوں کے پاس نہ آتا ہو۔ عکرمہ نے کہا: مِنْ فَوْرِهِمْ کے معنی ہیں: بدر کے دن اپنے غیظ و غضب کے ساتھ۔ مجاہد نے کہا: يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ کا مطلب ہے کہ نطفہ خارج ہوتا ہے تو غیر جاندار اور اس سے جاندار بچہ پیدا ہوتا ہے، نیز فرمایا: وَالْإِبْكَارِ سے مراد ابتدائے فجر اور وَالْعَشِيِّ سے مراد زوال آفتاب سے غروب آفتاب تک کا وقت ہے۔

(١) [بَابٌ :] ﴿مِنْهُ ءَايَٰتٌ مُّحْكَمَٰتٌ﴾ [٧]

باب : 1- (ارشاد باری تعالیٰ :) ''اس کی کچھ آیات محکم ہیں'' کا بیان

قَالَ مُجَاهِدٌ: اَلْحَلَالُ وَالْحَرَامُ ﴿وَأُخَرُ مُتَشَٰبِهَٰتٌ﴾ يُصَدِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا كَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَمَا يُضِلُّ بِهِۦٓ إِلَّا ٱلْفَٰسِقِينَ﴾ [البقرة: ٢٦]، وَكَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿وَيَجْعَلُ ٱلرِّجْسَ عَلَى ٱلَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ﴾ [يونس: ١٠٠] وَكَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَٱلَّذِينَ ٱهْتَدَوْا۟ زَادَهُمْ هُدًى وَءَاتَىٰهُمْ تَقْوَىٰهُمْ﴾ [محمد: ١٧].

مجاہد نے کہا: اس سے مراد حلال وحرام کی آیات ہیں۔ ''اور کچھ آیات متشابہ ہیں۔'' اس سے مراد وہ آیات جو ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اس سے صرف فاسق لوگ گمراہ ہوتے ہیں۔'' نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بے عقل لوگوں پر گندگی واقع کرتا ہے۔'' جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں، اللہ تعالیٰ انھیں مزید ہدایت سے ہمکنار کرتا ہے اور انھیں تقویٰ کی توفیق دیتا ہے۔''

﴿زَيْغٌ﴾: شَكٌّ ﴿فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَٰبَهَ مِنْهُ ٱبْتِغَآءَ ٱلْفِتْنَةِ﴾ اَلْمُشْتَبِهَاتِ ﴿وَٱلرَّٰسِخُونَ فِى ٱلْعِلْمِ﴾ يَعْلَمُونَ تَأْوِيلَهُ وَ﴿يَقُولُونَ ءَامَنَّا بِهِۦ﴾ اَلْآيَةَ.

زَيْغٌ کے معنی شک کے ہیں۔ ''اب جن کے دلوں میں کجی ہے وہ فتنہ انگیزی کی خاطر متشابہات ہی کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔'' اِبْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ سے مراد متشابہات کی پیروی ہے۔ اور ''جو لوگ علم میں رسوخ رکھتے ہیں'' وہ ان کی تاویل کو جانتے ہیں اور ''کہتے ہیں کہ ہم ان متشابہات پر ایمان لائے ہیں۔''

٤٥٤٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَلَا رَسُولُ اللهِ ﷺ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿هُوَ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ عَلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ مِنْهُ ءَايَٰتٌ مُّحْكَمَٰتٌ هُنَّ أُمُّ ٱلْكِتَٰبِ وَأُخَرُ مُتَشَٰبِهَٰتٌ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَٰبَهَ مِنْهُ ٱبْتِغَآءَ ٱلْفِتْنَةِ وَٱبْتِغَآءَ تَأْوِيلِهِۦ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُۥٓ إِلَّا ٱللَّهُ وَٱلرَّٰسِخُونَ فِى ٱلْعِلْمِ يَقُولُونَ ءَامَنَّا بِهِۦ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّآ أُو۟لُوا۟ ٱلْأَلْبَٰبِ﴾ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِذَا

[4547] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''وہی تو ہے جس نے تم پر یہ کتاب نازل کی، جس میں سے کچھ آیات محکم ہیں وہی کتاب کی اصل بنیاد ہیں اور کچھ دوسری متشابہات، یعنی ملتی جلتی ہیں۔ پھر جن لوگوں کے دلوں میں ٹیڑھ ہے وہ فتنے کی تلاش میں ہمیشہ متشابہات ہی کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اور انھیں معنی پہنانے کی کوشش کرتے ہیں، حالانکہ ان کے حقیقی معنی اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، ہاں جو لوگ علم میں پختہ کار ہیں وہ کہتے ہیں: ہمارا ان پر ایمان ہے۔ یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہیں۔ اور حقیقت

رَأَيْتِ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ، فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللهُ فَاحْذَرُوهُمْ».

یہ ہے کہ کسی چیز سے صحیح سبق تو صرف دانش مند ہی حاصل کرتے ہیں۔" حضرت عائشہ ﷞ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو قرآن کریم کی متشابہ آیات کا کھوج لگانے کی کوشش کرتے ہیں تو سمجھ لو کہ یہی وہ لوگ ہیں جن کا نام اللہ تعالیٰ نے اصحاب زیغ رکھا ہے۔ ایسے لوگوں سے اجتناب کرو۔"

(٢) بَابٌ: ﴿وَإِنِّىٓ أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ﴾ [٣٦].

باب:2- (ارشاد باری تعالیٰ:) "میں اس (مریم ﷤) کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں" کی تفسیر

٤٥٤٨ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا وَالشَّيْطَانُ يَمَسُّهُ حِينَ يُولَدُ، فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا»، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَإِنِّىٓ أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ﴾. [راجع: ٣٢٨٦]

[4548] حضرت ابوہریرہ ﷜ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے پیدا ہوتے ہی چھوتا ہے، چنانچہ شیطان کے چھونے سے بچہ چلانے لگتا ہے۔ البتہ حضرت مریم اور ان کے بیٹے کے ساتھ یہ معاملہ نہیں ہوا۔" پھر حضرت ابوہریرہ ﷜ کہتے تھے کہ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: "میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔"

(٣) بَابٌ: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَأَيْمَٰنِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُو۟لَٰٓئِكَ لَا خَلَٰقَ﴾ لَا خَيْرَ ﴿لَهُمْ فِى ٱلْءَاخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [٧٧].

باب:3- (ارشاد باری تعالیٰ:) "بے شک وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی سی قیمت کے عوض بیچ ڈالتے ہیں تو ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں...... اور انھیں دکھ دینے والا عذاب ہوگا" کا بیان

مُؤْلِمٌ: مُوجِعٌ، مِنَ الْأَلَمِ، وَهُوَ فِي مَوْضِعِ مُفْعِلٍ.

لَا خَلَاقَ کے معنی ہیں: لَاخَيْرَ، یعنی ان کے لیے کوئی بھلائی نہیں ہوگی اور أَلِيمٌ بمعنی مُؤْلِمٌ ہے، یعنی تکلیف دینے

والا۔ یہ لفظ أَلَم سے مأخوذ ہے اور مُفْعِل، یعنی مؤلِم کی جگہ استعمال ہوا ہے۔

٤٥٤٩، ٤٥٥٠ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ يَمِينَ صَبْرٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ». فَأَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَأَيْمَـٰنِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُوْلَـٰٓئِكَ لَا خَلَـٰقَ لَهُمْ فِى ٱلْـَٔاخِرَةِ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، قَالَ: فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَقَالَ: مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قُلْنَا: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فِيَّ أُنْزِلَتْ، كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «بَيِّنَتُكَ أَوْ يَمِينُهُ». فَقُلْتُ: إِذًا يَحْلِفَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينِ صَبْرٍ، يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ». [راجع: ٢٣٥٦، ٢٣٥٧]

[4550,4549] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مال روک دینے والی قسم اٹھائی تاکہ اس کے ذریعے سے کسی مسلمان کا مال کاٹ لے تو اللہ کے ساتھ اس کی ملاقات بایں حالت ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اس پر انتہائی ناراض ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی: ''بے شک وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی سی قیمت کے عوض بیچ ڈالتے ہیں تو ایسے لوگوں کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں'' آخر تک۔ ابووائل کہتے ہیں کہ اس دوران میں حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور کہنے لگے: تمھیں ابوعبدالرحمٰن کیا سنا رہے تھے؟ ہم نے کہا: انھوں نے ایسا ایسا بیان کیا ہے۔ حضرت اشعث رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ آیت تو میرے متعلق نازل ہوئی تھی۔ میرے چچا کے بیٹے کی زمین میں میرا کنواں تھا (جس کا اس نے انکار کر دیا)۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''گواہ لاؤ یا پھر اس سے قسم لی جائے گی۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ تو قسم اٹھا لے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی مسلمان کا مال مار لینے کی نیت سے خواہ مخواہ جھوٹی قسم اٹھائے تو جب وہ اللہ سے ملاقات کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضبناک ہوگا۔''

٤٥٥١ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ - هُوَ ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ -: سَمِعَ هُشَيْمًا: أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا أَقَامَ سِلْعَةً فِي السُّوقِ، فَحَلَفَ فِيهَا لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا - مَا لَمْ يُعْطَهُ - لِيُوقِعَ فِيهَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ،

[4551] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے بازار میں سامان لگایا، پھر قسم اٹھائی کہ اسے اس سامان کے اتنے دام مل رہے تھے، حالانکہ اس شخص کو وہ قیمت نہیں دی گئی تھی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ اس طرح کسی مسلمان کو اپنے دام تزویر میں پھنسائے (اسے ٹھگ لے۔) اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ

فَنَزَلَتْ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. [راجع: ٢٠٨٨] بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمٰنِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ......﴾

فائدہ: حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ آیت کنویں کے معاملے میں حضرت اشعث رضی اللہ عنہ اور ان کے مخالف کے متعلق نازل ہوئی جبکہ دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بازار میں ایک شخص نے سامان فروخت کرنے کی غرض سے جھوٹی قسم اٹھائی تو اس شخص کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ ان روایات میں کوئی تضاد نہیں کیونکہ یہ آیت عام ہے اور اس کے نزول کا سبب دونوں واقعات ہو سکتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

٤٥٥٢ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا تَخْرِزَانِ فِي بَيْتٍ وَفِي الْحُجْرَةِ، فَخَرَجَتْ إِحْدَاهُمَا وَقَدْ أُنْفِذَ بِإِشْفًى فِي كَفِّهَا، فَادَّعَتْ عَلَى الْأُخْرَى فَرُفِعَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَذَهَبَ دِمَاءُ قَوْمٍ وَأَمْوَالُهُمْ، ذَكِّرُوهَا بِاللهِ وَاقْرَؤُوا عَلَيْهَا: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ﴾» فَذَكَّرُوهَا فَاعْتَرَفَتْ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ». [راجع: ٢٥١٤]

[4552] حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ دو عورتیں کسی گھر یا حجرے میں موزے سیا کرتی تھیں۔ ان میں سے ایک عورت باہر نکلی تو اس کے ہاتھ میں موزے سینے والا سوآ چبھا ہوا تھا۔ اس نے دوسری عورت پر الزام لگایا۔ مقدمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں پیش ہوا تو آپ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''اگر صرف دعویٰ کی بنیاد پر لوگوں کے مطالبات تسلیم کیے جانے لگیں تو بہت لوگوں کا خون اور مال برباد ہو جائے۔'' اس عورت کو اللہ کی یاد دلاؤ اور اس کے سامنے یہ آیت پڑھو: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ ......﴾ چنانچہ لوگوں نے اسے وعظ و نصیحت کی تو اس نے (اپنے جرم کا) اعتراف کر لیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''قسم مدعا علیہ پر ہوتی ہے۔''

فائدہ: معاملات میں قانون یہ ہے کہ دعویٰ کرنے والا گواہ پیش کرتا ہے اور اگر وہ گواہ پیش نہ کر سکے تو جس کے خلاف دعویٰ ہو وہ قسم دے کر اس الزام سے بری ہو سکتا ہے۔ بعض خاص حالات میں مدعی سے بھی قسم لے کر فیصلہ کیا جا سکتا ہے جیسا کہ قسامہ میں ہوتا ہے۔

(٤) بَابٌ: ﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ﴾ [٦٤].

باب: 4- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''(اے پیغمبر!) کہہ دیجیے: اے اہل کتاب! ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے درمیان اور تمھارے درمیان یکساں مسلم ہے، وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں'' کا بیان

﴿سَوَآءٍ﴾ : قَصْدًا .

سَوَآءٍ قصد کے معنی میں ہے۔ اس سے یکساں اور مشترک چیز مراد ہے۔

٤٥٥٣ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مَعْمَرٍ. وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ قَالَ: انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى هِرَقْلَ، قَالَ: وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى هِرَقْلَ، قَالَ: فَقَالَ هِرَقْلُ: هَلْ هُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ، فَأُجْلِسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ: أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَقُلْتُ: أَنَا، فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي، ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ: قُلْ لَهُمْ: إِنِّي سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: وَايْمُ اللهِ! لَوْلَا أَنْ يُؤْثِرَ عَلَيَّ الْكَذِبَ لَكَذَبْتُ، ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: سَلْهُ: كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ، قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا

[4553] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ابوسفیان بن حرب نے میرے روبرو یہ بیان دیا: جس مدت کے دوران میں میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان (صلح حدیبیہ کا) معاہدہ ہوا تھا، میں ان دنوں ایک تجارتی سفر پر روانہ ہوا۔ جب میں ملک شام میں تھا تو نبی ﷺ کا ایک نامہ مبارک ہرقل کے پاس لایا گیا۔ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ اسے لے کر آئے تھے۔ انھوں نے لا کر عظیم بصریٰ کے حوالے کر دیا تھا اور عظیم بصریٰ نے وہ خط ہرقل کو پہنچایا۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ ہرقل نے دریافت کیا: ہماری حدود سلطنت میں اسی مدعیٔ نبوت کی قوم کا کوئی آدمی موجود ہے؟ درباریوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ پھر مجھے قریش کے چند دوسرے لوگوں کی معیت میں بلایا گیا۔ جب ہم ہرقل کے دربار میں حاضر ہوئے تو اس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھا لیا اور پوچھنے لگا: یہ شخص جو خود کو نبی کہتا ہے تم میں سے کون اس کا قریبی رشتہ دار ہے؟ ابوسفیان نے کہا: میں اس کا قریبی رشتہ دار ہوں، چنانچہ درباریوں نے مجھے اس کے بالکل سامنے اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھا دیا۔ اس کے بعد ہرقل نے ترجمان کو بلایا اور اسے کہا: ان سے کہو کہ میں اس شخص سے اس مدعیٔ نبوت کے متعلق کچھ سوالات کروں گا۔ اگر یہ غلط بیانی کرے تو تم لوگوں نے اسے جھٹلا دینا ہے۔ ابوسفیان کہتے ہیں: اللہ کی قسم! اگر غلط بیانی کرنے کی بدنامی کا مجھے ڈر نہ ہوتا تو میں آپ کے متعلق ضرور جھوٹ بولتا۔ پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا: اس سے پوچھو کہ تم لوگوں میں اس کا نسب کیسا ہے؟ میں نے کہا: وہ اونچے نسب والا ہے۔ اس نے کہا: اس کے آباء و اجداد

قَالَ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: أَيَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ، قَالَ: يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا بَلْ يَزِيدُونَ، قَالَ: هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سُخْطَةً لَهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: تَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ، قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ، قَالَ: قُلْتُ: لَا، وَنَحْنُ مِنْهُ فِي هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا، قَالَ: وَاللهِ مَا أَمْكَنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهِ، قَالَ: فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: قُلْ لَهُ: إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فِيكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي أَحْسَابِ قَوْمِهَا، وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ، قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ أَبِيهِ. وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ أَضُعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ، فَقُلْتَ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ، وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ، فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللهِ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ، فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوبِ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ فَزَعَمْتَ

میں سے کوئی بادشاہ تھا؟ میں نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا: تو کیا تم اس کے دعوائے نبوت سے پہلے اسے جھوٹ سے متہم کرتے تھے؟ میں نے کہا: نہیں۔ کہنے لگا: اچھا یہ بتاؤ کہ مال دار لوگوں نے اس کی پیروی کی ہے یا غریبوں نے؟ میں نے کہا: بلکہ اس کے پیروکار غریب و نادار ہیں۔ وہ کہنے لگا: کیا اس کے پیروکار (دن بہ دن) بڑھ رہے ہیں یا ان کی تعداد کم ہو رہی ہے؟ میں نے کہا: بلکہ ان کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ وہ کہنے لگا: کیا اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص اس دین سے متنفر ہو کر مرتد بھی ہوا ہے؟ میں نے کہا: ہرگز نہیں۔ اس نے پوچھا: کیا تم لوگوں نے اس سے کوئی جنگ لڑی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ وہ کہنے لگا: پھر تمھاری اور اس کی جنگ کا نتیجہ کیا رہا؟ میں نے کہا: جنگ ہمارے اور اس کے درمیان برابر کی چوٹ ہے۔ کبھی وہ ہمیں زک پہنچا دیتا ہے اور کبھی ہم اسے نقصان سے دوچار کر دیتے ہیں۔ وہ کہنے لگا: کیا وہ بدعہدی بھی کرتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، البتہ اس وقت ہم نے اس کے ساتھ صلح کا معاہدہ کر رکھا ہے، معلوم نہیں وہ اس میں کیا کرے گا؟ ابوسفیان کہتے ہیں: مجھے اس جملے کے علاوہ اپنی طرف سے کوئی اور بات داخل کرنے کا موقع نہ ملا۔ ہرقل کہنے لگا: کیا یہ بات (دعوائے نبوت) اس سے پہلے بھی کسی نے کہی تھی؟ میں نے جواب دیا: نہیں۔ اس کے بعد ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ تم اس شخص سے کہو: میں نے تم سے اس شخص کا نسب پوچھا تو تم نے بتایا کہ وہ اونچے نسب کا حامل ہے۔ واقعی دستور بھی یہی ہے کہ انبیاء ﷺ ہمیشہ اپنی قوم کے اونچے نسب ہی سے بھیجے جاتے ہیں۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ آیا اس کے بزرگوں میں سے کوئی بادشاہ گزرا ہے؟ تو تم نے اس بات کا انکار کیا۔ میں کہتا

أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ، فَزَعَمْتَ أَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوهُ فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا، يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ، قُلْتُ: رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ.

ہوں: اگر اس کے بزرگوں میں سے کوئی بادشاہ گزرا ہوتا تو میں کہتا کہ یہ شخص اپنی خاندانی سلطنت کا طلب گار ہے۔ پھر میں نے تم سے اس کے پیروکاروں کی نسبت سوال کیا کہ وہ قوم کے کمزور لوگ ہیں یا معزز حضرات؟ تمھارا جواب تھا کہ اس کی پیروی کرنے والے کمزور و ناتواں ہیں۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ پیغمبروں کے پیروکار اکثر ایسے ہی لوگ ہوا کرتے ہیں۔ پھر میرا سوال تھا کہ تم نے کبھی اس پر دعوائے نبوت سے پہلے جھوٹ کا شبہ کیا ہے تو تمھارا جواب انکار میں تھا۔ تب میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ ایسا تو ممکن نہیں کہ وہ لوگوں پر کذب بیانی سے اجتناب کرے لیکن اللہ پر جھوٹ باندھتا پھرے۔ اور میں نے تم سے یہ بھی دریافت کیا کہ کبھی کوئی شخص اس کے دین میں داخل ہو کر نفرت کرتے ہوئے مرتد بھی ہوا ہے تو تمھارا جواب نفی میں تھا۔ بہرحال ایمان چیز ہی ایسی ہے جب اس کی چاشنی دل کے نہاں خانے میں اتر جاتی ہے تو نکلتی نہیں۔ میں نے یہ بھی پوچھا کہ وہ لوگ بڑھ رہے ہیں یا روبہ انحطاط ہیں؟ تو تم نے جواب دیا کہ ان کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ واقعی ایمان کا معاملہ ایسا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ پایۂ تکمیل کو پہنچ جاتا ہے۔ میں نے تم سے یہ بھی پوچھا کہ کبھی تمھاری اس سے جنگ ہوئی ہے؟ تم نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا کہ لڑائی تمھارے اور اس کے درمیان برابر کی چوٹ ہے۔ کبھی وہ تمھیں نقصان سے دوچار کر دیتے ہیں اور کبھی تم انھیں زک پہنچا دیتے ہو۔ اسی طرح رسولوں کو آزمائش میں ڈالا جاتا ہے لیکن آخر کار انجام انھی کے حق میں ہوتا ہے۔ میں نے تم سے پوچھا: کیا اس نے کبھی بدعہدی کی ہے؟ تم نے اس کا بھی انکار کیا ہے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ پیغمبر عہد شکنی نہیں کیا کرتے۔ میرا سوال تھا: آیا اس سے قبل بھی کسی

نے ایسی بات کہی تھی۔ تم نے بتایا کہ نہیں۔ میں کہتا ہوں: اگر یہ بات اس سے پہلے کسی اور نے کہی ہوتی تو میں کہتا کہ یہ شخص ایک ایسی بات کی نقالی کر رہا ہے جو اس سے قبل کہی جا چکی ہے۔

قَالَ: ثُمَّ قَالَ: بِمَ يَأْمُرُكُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ، قَالَ: إِنْ يَّكُ مَا تَقُولُ فِيهِ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ، وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ أَكُ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ، وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ، وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ، قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ:

ابوسفیان نے کہا: بعدازاں اس نے دریافت کیا: وہ تمھیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟ میں نے جواب دیا: وہ ہمیں نماز، زکاۃ، صلہ رحمی اور پاکدامنی اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ تب ہرقل نے کہا: جو کچھ تم نے اس کے متعلق بتایا ہے اگر وہ برحق ہے تو وہ یقیناً نبی ہے۔ مجھے اس بات کا علم تھا کہ ایک نبی آنے والا ہے، لیکن میرا یہ خیال نہ تھا کہ وہ تم میں سے ہوگا۔ اگر مجھے یقین ہو کہ میں اس کے پاس پہنچ سکوں گا تو ضرور اس سے ملاقات کو اپنے لیے سعادت خیال کرتا۔ اگر میں اس کے پاس حاضر ہوسکوں تو ضرور اس کے پاؤں دھو کر اس کی خدمت بجا لاؤں، نیز عنقریب اس شخص کی حکومت میرے ان دو قدموں تک پہنچ کر رہے گی۔ اس کے بعد ہرقل نے رسول اللہ ﷺ کا نامۂ مبارک منگوایا، اسے پڑھا تو اس میں یہ لکھا تھا:

«بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ: سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، أَمَّا بَعْدُ: فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ، وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ، وَ﴿يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ تَعَالَوْاْ إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا ٱللَّهَ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿ٱشْهَدُواْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾»، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد (ﷺ) کی طرف سے روم کے بادشاہ ہرقل کے نام: اس شخص پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اما بعد! میں تجھے کلمۂ اسلام (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کی دعوت دیتا ہوں۔ مسلمان ہو جاؤ تو محفوظ رہو گے۔ اللہ تعالیٰ تجھے دو چند اجر دے گا۔ اگر تم یہ بات نہیں مانو گے تو تمھاری رعایا کا گناہ بھی تم پر ہوگا۔ اور ''اے اہل کتاب! ایسی بات کی طرف آ جاؤ جو ہمارے درمیان اور تمھارے درمیان یکساں

اللَّغَطُ، وَأُمِرَ بِنَا فَأُخْرِجْنَا، قَالَ: فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا: لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، إِنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ، فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ سَيَظْهَرُ، حَتَّى أَدْخَلَ اللهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ.

مسلم ہے۔ ہم اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کریں...... گواہ رہو کہ ہم تو فرمانبردار ہیں۔'' جب ہرقل پڑھ چکا تو دربار میں آوازیں بلند ہونے لگیں اور بہت شور وغل اٹھا اور ہمیں باہر نکال دیا گیا۔ میں نے باہر آ کر اپنے ساتھیوں سے کہا: ابو کبشہ کے بیٹے کا معاملہ تو بڑا زور پکڑ گیا ہے۔ اس سے تو شاہ روم بھی خوفزدہ ہے۔ اس روز کے بعد مجھے برابر یقین رہا کہ رسول اللہ ﷺ ضرور غالب آ کر رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام جاگزیں کر دیا۔

قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَدَعَا هِرَقْلُ عُظَمَاءَ الرُّومِ فَجَمَعَهُمْ فِي دَارٍ لَهُ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الرُّومِ! هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرَّشَدِ آخِرَ الْأَبَدِ، وَأَنْ يَثْبُتَ لَكُمْ مُلْكُكُمْ؟ قَالَ: فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ فَوَجَدُوهَا قَدْ غُلِّقَتْ، فَقَالَ: عَلَيَّ بِهِمْ، فَدَعَا بِهِمْ فَقَالَ: إِنِّي إِنَّمَا اخْتَبَرْتُ شِدَّتَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ، فَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكُمُ الَّذِي أَحْبَبْتُ، فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ.

[راجع: ٧]

امام زہری کہتے ہیں: پھر ہرقل نے روم کے بڑے بڑے سرداروں کو دعوت دی اور انھیں اپنے ایک خاص محل میں اکٹھا کیا، پھر ان سے کہا: کیا تم اپنی کامیابی، بھلائی اور ہمیشہ کے لیے اپنی بادشاہت پر قائم رہنا چاہتے ہو؟ (تو اسلام قبول کر لو)۔ راوی کہتا ہے: یہ اعلانِ حق سنتے ہی وہ لوگ جنگلی گدھوں کی طرح بدکتے ہوئے دروازوں کی طرف دوڑے۔ دیکھا تو وہ بند تھے۔ اس کے بعد ہرقل نے حکم دیا کہ انھیں میرے پاس واپس لاؤ۔ پھر اس نے ان سب کو بلا کر کہا: میں تمھارا امتحان لینا چاہتا تھا کہ اپنے دین پر کس قدر مضبوط ہو سو وہ میں دیکھ چکا ہوں۔ تمھاری یہ پختگی مجھے بہت پسند آئی۔ اس پر سب حاضرین خوش ہو گئے اور اسے سجدہ کیا۔

(٥) بَابٌ: ﴿لَن تَنَالُوا۟ ٱلْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا۟ مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ الْآيَةَ [٩٢].

باب: 5- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''تم اس وقت تک اصل نیکی حاصل نہ کرسکو گے جب تک وہ کچھ اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو جو تمھیں محبوب ہو'' کی تفسیر

٤٥٥٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: أَنَّهُ

[4554] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مدینہ طیبہ میں حضرت ابوطلحہ ؓ کے پاس سب

سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ نَخْلًا، وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءُ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ، فَلَمَّا أُنْزِلَتْ: ﴿لَن تَنَالُوا۟ ٱلْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا۟ مِمَّا تُحِبُّونَ﴾، قَامَ أَبُو طَلْحَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ اللهَ يَقُولُ: ﴿لَن تَنَالُوا۟ ٱلْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا۟ مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءُ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ، أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ، فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللهُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَايِحٌ، ذٰلِكَ مَالٌ رَايِحٌ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّي أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ»، قَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ.

انصار سے زیادہ کھجوروں کے باغات تھے۔ اور ''بیرحاء'' نامی باغ انھیں اپنی جائیداد میں سب سے زیادہ عزیز تھا۔ یہ مسجد نبوی کے بالکل سامنے تھا اور خود رسول اللہ ﷺ اس باغ میں تشریف لے جاتے اور اس کا شیریں اور عمدہ پانی نوش جاں فرمایا کرتے تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''جب تک تم اپنی پسندیدہ اور مرغوب چیز کو خرچ نہیں کرو گے نیکی کو نہ پا سکو گے۔'' مجھے اپنی جائیداد میں سب سے زیادہ عزیز ''بیرحاء'' ہے اور یہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے۔ میں اللہ سے اس کے اجر و ثواب اور اس کے ہاں اس کے ذخیرہ بننے کی امید رکھتا ہوں۔ اللہ کے رسول! آپ جہاں مناسب خیال کریں اسے خرچ کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہت خوب! یہ مال و دولت فنا ہونے والا اور زوال پذیر ہے، میں نے تمھاری بات سن لی ہے، میرا خیال ہے کہ تم اسے اپنے رشتے داروں میں تقسیم کر دو۔'' حضرت ابوطلحہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں ایسا ہی کروں گا، چنانچہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ باغ اپنے عزیزوں اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: «ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ».

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ مال تو بہت ہی نفع بخش (رابح) بن گیا ہے۔''

حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ: «مَالٌ رَايِحٌ». [راجع: ١٤٦١]

یحییٰ بن یحییٰ بھی امام مالک سے مَالٌ رَايِحٌ کے الفاظ ذکر کرتے ہیں۔

٤٥٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَأُبَيٍّ وَأَنَا أَقْرَبُ إِلَيْهِ، وَلَمْ يَجْعَلْ لِي مِنْهَا شَيْئًا. [راجع: ١٤٦١]

[4555] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ باغ حضرت حسان اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما میں تقسیم کر دیا جبکہ میں ان کا زیادہ قریبی تھا لیکن انھوں نے مجھے اس میں سے کچھ نہ دیا۔

فائدہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، اس بنا پر وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو اپنا بیٹا ہی سمجھتے تھے۔ غالباً اسی وجہ سے انھیں باغ میں سے کچھ نہ دیا۔

(٦) بَابٌ: ﴿قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ﴾ [آل عمران: ٩٣]

٤٥٥٦ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ الْيَهُودَ جَاؤُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ: «كَيْفَ تَفْعَلُونَ بِمَنْ زَنَى مِنْكُمْ؟» قَالُوا: نُحَمِّمُهُمَا وَنَضْرِبُهُمَا، فَقَالَ: «لَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ الرَّجْمَ؟» فَقَالُوا: لَا نَجِدُ فِيهَا شَيْئًا، فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ، فَوَضَعَ مِدْرَاسُهَا، الَّذِي يُدَرِّسُهَا مِنْهُمْ، كَفَّهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ، فَطَفِقَ يَقْرَأُ مَا دُونَ يَدِهِ وَمَا وَرَاءَهَا وَلَا يَقْرَأُ آيَةَ الرَّجْمِ، فَنَزَعَ يَدَهُ عَنْ آيَةِ الرَّجْمِ فَقَالَ: مَا هٰذِهِ؟ فَلَمَّا رَأَوْا ذٰلِكَ قَالُوا: هِيَ آيَةُ الرَّجْمِ، فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيبًا مِنْ حَيْثُ مَوْضِعُ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ.

قَالَ: فَرَأَيْتُ صَاحِبَهَا يَجْنَأُ عَلَيْهَا يَقِيهَا الْحِجَارَةَ. [راجع: ١٣٢٩]

باب: 6- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''آپ ان سے کہہ دیں کہ اگر تم سچے ہو تو تورات لے آؤ پھر اسے پڑھو'' کا بیان

[4556] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں چند یہودی اپنے ایک مرد اور عورت کو لے کر حاضر ہوئے۔ ان دونوں نے زنا کا ارتکاب کیا تھا۔ آپ نے ان یہودیوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: ''تم میں سے کوئی زنا کا مرتکب ہو تو تم اس سے کیا سلوک کرتے ہو؟'' انھوں نے جواب دیا کہ ہم ان کا منہ کالا کر دیتے ہیں اور انھیں مارتے پیٹتے ہیں۔ آپ گویا ہوئے: ''کیا تمھیں تورات میں رجم کا حکم نہیں ملا؟'' وہ کہنے لگے: ہمیں تو اس میں ایسا کوئی حکم نہیں ملا۔ اس پر حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بول اٹھے اور ان سے کہنے لگے: تم جھوٹے ہو۔ تورات لاؤ اور اسے پڑھو اگر تم سچے ہو۔ تورات لائی گئی تو ان کے بڑے مدرس نے جو انھیں تورات پڑھایا کرتا تھا اپنا ہاتھ آیت رجم پر رکھ دیا، پھر آگے پیچھے سے پڑھنے لگا اور آیت رجم نہیں پڑھتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے آیت رجم سے اس کا ہاتھ کھینچا (ہٹایا) اور فرمایا: یہ کیا ہے؟ جب یہودیوں نے آیت رجم دیکھی تو کہنے لگے: واقعی یہ تو آیت رجم ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ان دونوں کے متعلق حکم جاری فرمایا اور انھیں قریب ہی مسجد کے پاس جہاں جنازے رکھے جاتے تھے رجم کر دیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے اس عورت کے آشنا کو دیکھا کہ وہ اپنی داشتہ کو پتھروں سے

بچانے کے لیے اس پر جھکا جا رہا تھا۔

(٧) بَابٌ: ﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ [١١٠]

باب: 7- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کیے گئے ہو“ کا بیان

٤٥٥٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ قَالَ: خَيْرَ النَّاسِ لِلنَّاسِ، تَأْتُونَ بِهِمْ فِي السَّلَاسِلِ فِي أَعْنَاقِهِمْ، حَتَّى يَدْخُلُوا فِي الْإِسْلَامِ. [راجع: ٣٠١٠]

[4557] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے آیت کریمہ ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ کی تفسیر میں فرمایا: تم سب لوگوں میں سے تمام لوگوں کے لیے بہتر ہو کیونکہ تم انھیں، ان کی گردنوں میں زنجیریں ڈال کر لے آتے ہو جس کی بدولت وہ حلقہ بگوش اسلام ہو جاتے ہیں۔

(٨) بَابٌ: ﴿إِذْ هَمَّت طَّآئِفَتَانِ مِنكُمْ أَن تَفْشَلَا﴾ [١٢٢]

باب: 8- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”جب تم میں سے دو جماعتیں پست ہمتی کا ارادہ کر چکی تھیں“ کا بیان

٤٥٥٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: فِينَا نَزَلَتْ: ﴿إِذْ هَمَّت طَّآئِفَتَانِ مِنكُمْ أَن تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا﴾ قَالَ: نَحْنُ الطَّائِفَتَانِ، بَنُو حَارِثَةَ وَبَنُو سَلِمَةَ وَمَا نُحِبُّ - وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: وَمَا يَسُرُّنِي - أَنَّهَا لَمْ تُنْزَلْ لِقَوْلِ اللهِ: ﴿وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا﴾. [راجع: ٤٠٥١]

[4558] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: درج ذیل آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی تھی: ﴿إِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا﴾ دو گروہوں سے مراد ہم، یعنی بنو حارثہ اور بنو سلمہ ہیں، تاہم ہمیں یہ بات پسند نہیں کہ یہ آیت نازل نہ ہوتی کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”اللہ تعالیٰ ان دونوں گروہوں کا سرپرست ہے۔“

فائدہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ اس آیت میں ہمارے بودے پن کا ذکر ہے لیکن اس فضیلت کے سامنے ہمیں اپنے اس عیب کے فاش ہونے کا بالکل ملال نہیں، اس لیے کہ اس میں ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کی سرپرستی کا بھی ذکر ہے۔

(٩) بَابٌ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ [١٢٨]

باب: 9- (ارشاد باری تعالیٰ: ”اے پیغمبر!) آپ کے اختیار میں کچھ نہیں“ کی تفسیر

٤٥٥٩ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا» بَعْدَمَا يَقُولُ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ»، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ ٱلْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿فَإِنَّهُمْ ظَٰلِمُونَ﴾.

رَوَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.

[راجع: ٤٠٦٩]

[4559] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ جب نماز فجر کی دوسری رکعت سے سر اٹھاتے تو دعا کرتے: ''اے اللہ! فلاں، فلاں اور فلاں پر لعنت فرما۔'' یہ الفاظ آپ [سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ] کہنے کے بعد کہا کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اے نبی! آپ کے اختیار میں کچھ نہیں (اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کی توبہ قبول کرے چاہے تو انھیں عذاب دے) بلاشبہ وہ ظالم ہیں۔''

اس روایت کو اسحاق بن راشد نے بھی زہری سے بیان کیا ہے۔

٤٥٦٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلٰى أَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَرُبَّمَا قَالَ - إِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ» - اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ»، يَجْهَرُ بِذٰلِكَ، وَكَانَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ: «اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا» لِأَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ حَتّٰى أَنْزَلَ اللهُ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ ٱلْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ [الآية]. [راجع: ٧٩٧]

[4560] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی پر بددعا کرنا چاہتے یا کسی کے لیے دعا کرنا چاہتے تو بعد از رکوع قنوت کیا کرتے۔ متعدد مرتبہ آپ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کے بعد یہ دعا کی: ''اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابو ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلۂ مضر پر اپنی گرفت سخت کر دے اور انھیں ایسی قحط سالی سے دو چار کر دے جیسی زمانۂ یوسف ؑ میں ہوئی تھی۔'' آپ یہ بددعا بآواز بلند کیا کرتے تھے۔ نماز فجر کی بعض رکعات میں آپ اس طرح بددعا کرتے تھے: ''اے اللہ! فلاں اور فلاں پر لعنت کر۔'' عرب کے چند قبائل کا نام لیا کرتے تھے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾

(١٠) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَٱلرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِىٓ أُخْرَىٰكُمْ﴾ [١٥٣]

باب: 10 - ارشاد باری تعالیٰ: ''اور رسول، تمھارے پیچھے سے تمھیں پکار رہا تھا'' کا بیان

وَهُوَ تَأْنِيثُ آخِرِكُمْ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿إِحْدَى ٱلْحُسْنَيَيْنِ﴾ [التوبة:٥٢]: فَتْحًا أَوْ شَهَادَةً.

أُخْرَاكُمْ، آخِرُكُمْ کی تانیث ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں: اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ سے مراد فتح یا شہادت ہے۔

٤٥٦١ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ جُبَيْرٍ وَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ، فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ، وَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا. [راجع: ٣٠٣٩]

[4561] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے غزوۂ اُحد میں حضرت عبداللہ بن جبیر ؓ کو (تیر اندازوں کے) پیدل دستے پر امیر مقرر فرمایا۔ اس دن بہت سے مسلمان شکست خوردہ ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ یہ آیت کریمہ اسی کے متعلق نازل ہوئی: جبکہ رسول تمھیں تمھارے پیچھے سے بلا رہا تھا...... اس وقت نبی ﷺ کے ہمراہ صرف بارہ صحابۂ کرام ؓ باقی رہ گئے تھے۔

(١١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿أَمَنَةً نُّعَاسًا﴾ [١٥٤]

باب: 11- ارشاد باری تعالیٰ: ''اونگھ کی شکل میں طمانیت (نازل کی)'' کا بیان

٤٥٦٢ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو يَعْقُوبَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ: أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ: غَشِيَنَا النُّعَاسُ وَنَحْنُ فِي مَصَافِّنَا يَوْمَ أُحُدٍ، قَالَ: فَجَعَلَ سَيْفِي يَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَآخُذُهُ، وَيَسْقُطُ وَآخُذُهُ. [راجع: ٤٠٦٨]

[4562] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ ؓ بیان کرتے ہیں: غزوۂ اُحد میں جب ہم صفیں باندھے کھڑے تھے تو ہم پر غنودگی طاری ہونے لگی۔ پھر میرے ہاتھ سے میری تلوار چھوٹ چھوٹ جاتی تھی اور میں اسے تھامتا تھا، وہ پھر گرنے کو ہوتی اور میں پھر اسے تھام لیتا۔

(١٢) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿ٱلَّذِينَ ٱسْتَجَابُوا۟ لِلَّهِ وَٱلرَّسُولِ مِنۢ بَعْدِ مَآ أَصَابَهُمُ ٱلْقَرْحُ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا۟ مِنْهُمْ وَٱتَّقَوْا۟ أَجْرٌ عَظِيمٌ﴾ [١٧٢]

باب: 12- ارشاد باری تعالیٰ: ''جنھوں نے زخم پہنچنے کے بعد بھی اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر لبیک کہا، ان میں جو لوگ نیک کردار اور پرہیز گار ہیں ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے'' کی تفسیر

﴿ٱلْقَرْحُ﴾: الْجِرَاحُ. ﴿ٱسْتَجَابُوا۟﴾:

اَلْقَرْحُ کے معنی ہیں: اَلْجِرَاح، یعنی زخم۔ اِسْتَجَابُوْا

أَجَابُوا ، وَ﴿ يَسْتَجِيبُ ﴾ [الأنعام: ٣٦] : يُجِيبُ.

بمعنی أَجَابُوا، یعنی انھوں نے قبول کیا جیسا کہ يَسْتَجِيبُ بمعنی يُجِيبُ ہے، یعنی وہ قبول کرتا ہے۔

وضاحت: جب اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ کو جو صدمہ پہنچا تھا وہ پہنچ چکا اور مشرکین مکہ کو لوٹ گئے تو آپ کو خطرہ محسوس ہوا کہ مبادا وہ لوٹ کر پھر حملہ آور ہوں، لہٰذا آپ نے فرمایا: ''کون ان کافروں کا تعاقب کرتا ہے؟'' آپ کا ارشاد سن کر ستر آدمی تعاقب کے لیے تیار ہو گئے جن میں سیدنا ابوبکر اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما بھی تھے۔[1]

(١٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿ ٱلَّذِينَ قَالَ لَهُمُ ٱلنَّاسُ إِنَّ ٱلنَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَٱخْشَوْهُمْ ﴾ [١٧٣].

باب: 13- ارشاد باری تعالیٰ: ''وہ لوگ کہ جب لوگوں نے ان سے کہا: دشمن نے تمھارے مقابلے میں ایک بہت بڑا لشکر تیار کر رکھا ہے، لہٰذا ان سے ڈرو'' کی تفسیر

٤٥٦٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أُرَاهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿ حَسْبُنَا ٱللَّهُ وَنِعْمَ ٱلْوَكِيلُ ﴾ قَالَهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ ﷺ حِينَ قَالُوا: ﴿ إِنَّ ٱلنَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَٱخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَـٰنًا وَقَالُوا حَسْبُنَا ٱللَّهُ وَنِعْمَ ٱلْوَكِيلُ ﴾. [انظر: ٤٥٦٤]

[4563] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو انھوں نے کہا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ اور محمد ﷺ نے یہ کلمہ اس وقت کہا جب منافقین نے افواہ پھیلائی کہ ''لوگوں نے آپ سے لڑنے کے لیے بہت بڑا لشکر تیار کر رکھا ہے، لہٰذا ان سے ڈرو۔'' یہ خبر سن کر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان بڑھ گیا اور انھوں نے بھی یہی کہا: ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے۔''

٤٥٦٤ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ آخِرَ قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ: حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ. [راجع: ٤٥٦٣]

[4564] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو آخری کلمات جو آپ کی زبان سے نکلے وہ یہ تھے: ''مجھے اللہ کافی ہے جو بہترین کارساز ہے۔''

(١٤) بَابٌ: ﴿ وَلَا يَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ ﴾ [١٨٠] الْآيَةَ

باب: 14- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے بہت کچھ دیا ہے اور وہ اس میں بخل کرتے ہیں تو وہ بخل کو اپنے لیے ہرگز بہتر نہ سمجھیں'' کا بیان

[1] صحيح البخاري، المغازي، حديث: 4077.

﴿سَيُطَوَّقُونَ﴾ كَقَوْلِكَ : طَوَّقْتُهُ بِطَوْقٍ .

سَيُطَوَّقُونَ کے معنی ہیں: وہ طوق ڈالے جائیں گے، جیسے کہتے ہیں: طَوَّقْتُهُ بِطَوْقٍ میں نے اسے طوق ڈالا۔

٤٥٦٥ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ - هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ دِينَارٍ - عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ، مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ شُجَاعًا أَقْرَعَ، لَهُ زَبِيبَتَانِ، يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ» - يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ - «يَقُولُ: أَنَا مَالُكَ، أَنَا كَنْزُكَ»، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. [راجع: ١٤٠٣]

[4565] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو اللہ تعالیٰ مال عطا فرمائے، پھر وہ اس میں سے زکاۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کا مال ایک گنجے سانپ کی شکل میں ہو گا۔ اس کی آنکھوں پر دو کالے نقطے ہوں گے۔ قیامت کے دن وہ سانپ اس کے گلے کا طوق بن جائے گا اور اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ''جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کچھ دے رکھا ہے وہ اس میں کنجوسی کو اپنے لیے بہتر خیال نہ کریں......''

(١٥) بَابٌ: ﴿وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَـٰبَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ ٱلَّذِينَ أَشْرَكُوٓا۟ أَذًى كَثِيرًا﴾ [١٨٦]

باب: 15- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور یقیناً تم اپنے سے پیشتر اہل کتاب اور ان لوگوں سے جنھوں نے شرک کیا بہت سی تکلیف دہ باتیں ضرور سنو گے'' کا بیان

٤٥٦٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَكِبَ عَلٰى حِمَارٍ عَلٰى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ ابْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، قَالَ: حَتّٰى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللهِ ابْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ، فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ

[4566] حضرت اسامہ بن زید ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر علاقہ فدک کی بنی ہوئی موٹی چادر ڈالی گئی تھی اور مجھے بھی اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ آپ قبیلہ حارث بن خزرج کے محلے میں حضرت سعد بن عبادہ ؓ کی عیادت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ یہ واقعہ غزوۂ بدر سے پہلے کا ہے۔ راستے میں آپ ایک مجلس سے گزرے جس میں ملے جلے لوگ، یعنی مسلمان، مشرکین اور یہودی موجود تھے۔ ان میں عبداللہ بن ابی ابن سلول (رئیس المنافقین) بھی موجود تھا، جو ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا اور اسی

الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ: عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ، وَالْيَهُودِ وَالْمُسْلِمِينَ، وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللهِ ابْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ: لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ، فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ، وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ: أَيُّهَا الْمَرْءُ! إِنَّهُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا. اِرْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ، فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ! فَاغْشَنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا، فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ، فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتّٰى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ، فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَنُوا، ثُمَّ رَكِبَ النَّبِيُّ ﷺ دَابَّتَهُ فَسَارَ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَيَا سَعْدُ! أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ؟ - يُرِيدُ عَبْدَاللهِ بْنَ أُبَيٍّ - قَالَ كَذَا وَكَذَا»، قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اُعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ عَنْهُ، فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ اللهُ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ، وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هٰذِهِ [الْبُحَيْرَةِ] عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ بِالْعِصَابَةِ، فَلَمَّا أَبَى اللهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ اللهُ شَرِقَ بِذٰلِكَ، فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ، فَعَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ يَعْفُونَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُمُ اللهُ وَيَصْبِرُونَ عَلَى

مجلس میں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ جب سواری کی گرد وغبار ان لوگوں پر پڑی تو عبداللہ بن ابی نے اپنی ناک پر چادر ڈالی اور کہنے لگا: ہم پر گرد وغبار نہ اڑاؤ۔ تب رسول اللہ ﷺ نے السلام علیکم کہا اور ٹھہر گئے۔ اپنی سواری سے اتر کر آپ نے انھیں اسلام کی دعوت دی اور قرآن پڑھ کر سنایا تو عبداللہ بن ابی ابن سلول نے کہا: اے نوجوان! آپ کی باتیں بہت اچھی ہیں، تاہم آپ جو کچھ کہتے ہیں اگر سچ بھی ہو تب بھی آپ ہماری مجالس میں آ کر ہمیں تکلیف نہ دیا کریں بلکہ اپنے گھر واپس چلے جائیں، پھر جو شخص آپ کے پاس آئے آپ اسے اپنی باتیں سنائیں۔ اس پر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! آپ ضرور ہماری مجالس میں تشریف لا کر ہمیں یہ باتیں سنایا کریں کیونکہ ہم ان باتوں کو پسند کرتے ہیں۔ آخر کار بات اس حد تک بڑھ گئی کہ مسلمان، مشرک اور یہودی ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ وہ ایک دوسرے پر حملہ کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔ نبی ﷺ مسلسل ان کو خاموش کراتے رہے یہاں تک وہ خاموش ہو گئے۔ بعدازاں نبی ﷺ اپنی سواری پر بیٹھ کر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اے سعد! ابوحباب، یعنی عبداللہ بن ابی نے جو کچھ کہا ہے کیا تم نے سن لیا ہے؟ اس شخص نے یہ یہ باتیں کی ہیں۔'' حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول اللہ! اسے معاف کر دیں اور درگزر سے کام لیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی ہے! اللہ کی طرف سے آپ پر جو کچھ نازل ہوا ہے وہ برحق اور سچ ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اس بستی والوں نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ اس شخص کی تاج پوشی کریں اور اس

الْأَذٰى، قَالَ اللهُ تَعَالٰى : ﴿وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ ٱلَّذِينَ أَشْرَكُوٓا۟ أَذًى كَثِيرًا﴾ الآيَة، وَقَالَ اللهُ : ﴿وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّنۢ بَعْدِ إِيمَٰنِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم﴾ [البقرة:١٠٩] إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَأَوَّلُ الْعَفْوَ مَا أَمَرَهُ اللهُ بِهِ حَتّٰى أَذِنَ اللهُ فِيهِمْ، فَلَمَّا غَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بَدْرًا فَقَتَلَ اللهُ بِهِ صَنَادِيدَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ قَالَ ابْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُولَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَعَبَدَةِ الْأَوْثَانِ: هٰذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ، فَبَايَعُوا الرَّسُولَ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمُوا. [راجع: ٢٩٨٧]

کے سر پر سرداری کی پگڑی باندھیں، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے یہ منصوبہ اس حق کے ذریعے سے مسترد کر دیا جو آپ کو عطا فرمایا ہے تو وہ اس وجہ سے جل بھن گیا ہے اور جو کچھ اس نے کہا ہے اس حسد کا نتیجہ ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے معاف کر دیا۔ نبی ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ عادت رہی ہے کہ بت پرستوں اور یہودیوں کی ناشائستہ حرکات کو معاف کر دیا کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم دیا تھا اور ان کی ایذاء رسانی پر صبر کیا کرتے تھے۔ ارشاد باری تعالیٰ اسی سے متعلق ہے: ''اور یقیناً تم اپنے سے پیشتر اہل کتاب اور مشرکین سے بہت سی تکلیف دہ باتیں ضرور سنو گے (اور اگر تم صبر سے کام لو اور تقویٰ اختیار کرو تو یہ بڑے حوصلے اور دل گردے کی بات ہے)۔'' اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا: ''بہت سے اہل کتاب تو اپنے دلوں کے حسد وبغض کی بنا پر یہ تمنا رکھتے ہیں کہ تمھیں ایمان سے پھیر کر دوبارہ کافر بنا ڈالیں۔'' نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عفو و درگزر کو اپنا وتیرہ بنائے رکھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اہل کفر کی بابت جہاد کی اجازت دے دی، پھر جب آپ نے جنگ بدر لڑی اور اس جہاد کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قریش کے بڑے بڑے سرداروں کو مار ڈالا تو عبداللہ بن ابی ابن سلول اور اس کے ساتھی جو مشرک اور بت پرست تھے، کہنے لگے: اب یہ امر، یعنی اسلام ظاہر و غالب ہو چکا ہے، تب انھوں نے (بادل نخواستہ) رسول اللہ ﷺ سے بیعت کر لی اور مسلمان ہو گئے۔

(١٦) بَابٌ : ﴿لَا تَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَآ أَتَوا۟﴾ [١٨٨]

باب: 16- (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''یہ لوگ جو اپنے کرتوت پر خوش ہیں آپ ہرگز یہ نہ سمجھیں (کہ وہ عذاب سے بچ جائیں گے)۔'' کا بیان

٤٥٦٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُنَافِقِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوا عَنْهُ، وَفَرِحُوا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَإِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اعْتَذَرُوا إِلَيْهِ وَحَلَفُوا، وَأَحَبُّوا أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا، فَنَزَلَتْ: ﴿لَا تَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَآ أَتَوا۟ وَّيُحِبُّونَ أَن يُحْمَدُوا۟ بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا۟﴾.

[4567] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کئی منافق ایسے تھے کہ جب رسول اللہ ﷺ جہاد کے لیے تشریف لے جاتے تو وہ آپ ﷺ سے پیچھے (مدینہ ہی میں) رہ جاتے اور رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہنے پر بغلیں بجاتے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ جہاد سے واپس (مدینہ) آتے تو وہ (منافق) عذر پیش کر کے حلف اٹھا لیتے اور اس بات کو پسند کرتے کہ جو کام انھوں نے نہیں کیا، اس میں بھی ان کی تعریف کی جائے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی: ''جو لوگ اپنے ناپسندیدہ کاموں سے خوش ہوتے ہیں اور اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ جو کام انھوں نے نہیں کیا، اس پر بھی ان کی تعریف کی جائے (آپ انھیں عذاب سے نجات یافتہ خیال نہ کریں)۔''

٤٥٦٨ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ مَرْوَانَ قَالَ لِبَوَّابِهِ: اذْهَبْ يَا رَافِعُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ: لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَا أُوتِيَ وَأَحَبَّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ أَجْمَعُونَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا لَكُمْ وَلِهٰذِهِ؟ إِنَّمَا دَعَا النَّبِيُّ ﷺ يَهُودًا فَسَأَلَهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوهُ إِيَّاهُ وَأَخْبَرُوهُ بِغَيْرِهِ، فَأَرَوْهُ أَنْ قَدِ اسْتَحْمَدُوا إِلَيْهِ بِمَا أَخْبَرُوهُ عَنْهُ فِيمَا سَأَلَهُمْ، وَفَرِحُوا بِمَا أَتَوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ، ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿وَإِذْ أَخَذَ ٱللَّهُ مِيثَٰقَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ﴾ كَذٰلِكَ حَتّٰى قَوْلِهِ: ﴿يَفْرَحُونَ بِمَآ أَتَوا۟ وَّيُحِبُّونَ أَن يُحْمَدُوا۟ بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا۟﴾.

[4568] حضرت علقمہ بن وقاص سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مروان (امیر مدینہ) نے اپنے دربان سے کہا: اے رافع! حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں جاؤ اور ان سے دریافت کرو کہ اگر ہر وہ شخص جو عطا شدہ چیز سے خوش ہو اور یہ بات بھی پسند کرے کہ ناکردہ فعل پر بھی اس کی تعریف کی جائے، وہ ضرور عذاب سے دوچار ہوگا، تب تو ہم سب عذاب دیے جائیں گے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مذکورہ آیت کریمہ سے تمھارا (مسلمانوں کا) کیا تعلق؟ اصل واقعہ یہ ہے کہ ایک دن نبی ﷺ نے چند یہودیوں کو بلا کر ان سے کوئی بات دریافت کی تو انھوں نے اصل بات چھپا کر کوئی اور بات بتا دی اور آپ کو باور کرایا کہ آپ کے سوال کا جواب دے کر انھوں نے قابل تعریف کام کیا ہے، اس طرح وہ بات چھپانے سے بھی بہت خوش ہوئے۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: ''اس وقت کو یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب

سے عہد و پیمان لیا تھا (کہ وہ لوگوں کے سامنے کتاب کو وضاحت سے بیان کریں گے)...... اللہ کے اس ارشاد تک...... کہ وہ اپنے کرتوتوں پر خوش ہوتے ہیں اور چاہتے کہ اپنے ناکردہ کاموں پر بھی ان کی تعریف کی جائے۔"

تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ .

عبدالرزاق نے ابن جریج سے روایت کرنے میں ہشام کی متابعت کی ہے۔

حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ : أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ : أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ ، بِهٰذَا .

حجاج نے ابن جریج سے روایت کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابن ابی ملیکہ نے بتایا، انھوں نے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے، انھوں نے خبر دی کہ مروان نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

فائدہ: آیت کریمہ اگرچہ مورد کے اعتبار سے خاص ہے لیکن لفظ کی عمومیت ہر اس شخص کو شامل ہے جو اچھا کام کرے پھر اس پر فخر وغرور کرتے ہوئے خوشی کا اظہار کرے اور یہ بھی پسند کرے کہ اس کے ناکردہ کاموں پر بھی لوگ اس کی تعریف کریں۔ لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ کہنا ہے کہ یہ آیت صرف اہل کتاب کے ساتھ خاص ہے، اسے ان کا موقف ہی قرار دیا جا سکتا ہے جو جمہور کے موقف کے خلاف ہے۔ واللّٰہ أعلم.

(١٧) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ﴾ [١٩٠]

باب: 17- ارشاد باری تعالیٰ: "بلاشبہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے اور دن اور رات کے بدل بدل کر آنے جانے میں اہل عقل کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں" کا بیان

٤٥٦٩ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ ، فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ : ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ﴾ ثُمَّ

[4569] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک رات میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں گزاری۔ رسول اللہ ﷺ کچھ دیر تک تو اپنی زوجۂ محترمہ کے ساتھ محو گفتگو رہے، اس کے بعد سو گئے۔ جب تہائی شب رہ گئی تو آپ اٹھ بیٹھے، آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ آیات تلاوت فرمائیں: "بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے اور دن اور رات کے بدل بدل کر آنے جانے میں عقل مندوں کے لیے بہت سی

قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ، فَصَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ. [راجع: ١١٧]

نشانیاں ہیں۔" پھر آپ اٹھ کھڑے ہوئے، وضو کیا، مسواک کی اور گیارہ رکعت نماز پڑھی۔ اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی تو دو رکعت (سنت) پڑھیں۔ اس کے بعد آپ باہر تشریف لائے اور صبح کی نماز پڑھائی۔

(١٨) بَابٌ: ﴿ٱلَّذِينَ يَذْكُرُونَ ٱللَّهَ قِيَـٰمًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِى خَلْقِ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ﴾ الآيَةَ [١٩١]

باب: 18- (ارشاد باری تعالیٰ:) "جو لوگ کھڑے، بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے ہیں اور زمین و آسمان کی تخلیق میں غور وفکر کرتے ہیں" کا بیان

٤٥٧٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَطُرِحَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وِسَادَةٌ، فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي طُولِهَا، فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ، فَقَرَأَ الْآيَاتِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ آلِ عِمْرَانَ، حَتّٰى خَتَمَ، ثُمَّ أَتٰى سِقَاءً مُعَلَّقًا، فَأَخَذَهُ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِي، ثُمَّ أَخَذَ بِأُذُنِي فَجَعَلَ يَفْتِلُهَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ. [راجع: ١١٧]

[4570] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہا۔ میں نے (دل میں) سوچا کہ آج میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کا ضرور بغور مشاہدہ کروں گا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے لیے بستر بچھا دیا گیا جس پر آپ لمبائی کے رخ لیٹ گئے۔ پھر جب بیدار ہوئے تو اپنے چہرۂ مبارک سے نیند کے آثار دور کرنے لگے۔ اس کے بعد آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمانا شروع کیں حتی کہ سورت ختم کر دی۔ پھر آپ ایک لٹکے ہوئے مشکیزے کے پاس آئے، اسے پکڑا اور اس سے وضو کیا، پھر کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی۔ میں بھی اٹھ کھڑا ہوا اور جو کچھ آپ نے کیا تھا وہ سب کچھ میں نے کیا۔ اس کے بعد میں آپ کے پہلو میں آ کر کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اپنا دست مبارک میرے سر پر رکھا، پھر میرا کان پکڑ کر اسے ملنے لگے۔ آپ نے اس وقت دو رکعت پڑھیں، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت اور پھر وتر پڑھا۔

(١٩) بَابٌ: ﴿رَبَّنَآ إِنَّكَ مَن تُدْخِلِ ٱلنَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُۥ وَمَا لِلظَّـٰلِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ﴾ [١٩٢]

باب: 19- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اے ہمارے رب! بلاشبہ جسے تو جہنم میں داخل کرے گا درحقیقت تو نے اسے ذلیل ورسوا کر دیا، واقعی ظلم پیشہ لوگوں کا کوئی مددگار نہیں'' کا بیان

٤٥٧١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مَعْنُ ابْنُ عِيسَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ، قَالَ: فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ، أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ، أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي، وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ. [راجع: ١١٧]

[4571] حضرت ابن عباس ؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت کریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس ؓ نے انھیں بتایا: انھوں نے ایک مرتبہ اپنی خالہ حضرت میمونہ ؓ کے گھر رات بسر کی جو نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ہیں۔ انھوں نے کہا: میں وہاں تکیے کے عرض میں سو گیا جبکہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کی بیوی اس کے طول میں آرام فرما ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کم و بیش آدھی رات تک سوئے رہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرۂ انور سے نیند دور کرنے لگے۔ بعد ازاں سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں اور اٹھ کر ایک لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف گئے، اس سے اچھی طرح وضو کیا، پھر کھڑے ہو کر نماز شروع کی۔ میں نے بھی وہی کچھ کیا جو آپ نے کیا تھا۔ پھر میں آپ کے پہلو میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر اسے مروڑنے لگے۔ اس کے بعد آپ نے دو رکعت نماز ادا کی، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت اور پھر وتر پڑھا۔ اس کے بعد آپ لیٹ گئے۔ مؤذن کے آنے تک آپ لیٹے رہے، پھر ہلکی سی دو رکعت نماز ادا کی، پھر گھر سے باہر تشریف لائے اور نماز فجر پڑھائی۔

(٢٠) [بَابٌ]: ﴿رَبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَٰنِ﴾ الْآيَةَ [١٩٣]

باب: 20- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”اے ہمارے رب! بلاشبہ ہم نے ایک منادی کرنے والے کو سنا جو باآواز بلند ایمان لانے کے لیے آواز دے رہا تھا“ کا بیان

٤٥٧٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ، قَالَ: فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ، أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ، أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي، وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ. [راجع: ١١٧]

[4572] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت کریب سے روایت ہے، حضرت ابن عباس ؓ نے انھیں بتایا کہ وہ ایک رات نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت میمونہ ؓ کے گھر سوئے اور وہ آپ کی خالہ تھیں۔ انھوں نے بتایا کہ میں تکیے کے عرض میں لیٹ گیا۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کی اہلیہ تکیے کی لمبائی میں محو استراحت ہوئے۔ آپ نے کم وبیش آدھی رات تک آرام فرمایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے اور بیٹھ کر چہرے سے نیند کے آثار دور کرنے کے لیے ہاتھ پھیرنے لگے۔ بعدازاں آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں۔ پھر اٹھ کر لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف گئے اور اس کے پانی سے خوب اچھی طرح وضو کیا، بعدازاں کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی۔ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ میں بھی اٹھ کھڑا ہوا جس طرح آپ نے کیا تھا اسی طرح میں نے بھی کیا، پھر جا کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرے دائیں کان کو پکڑ کر اسے ملنے لگے۔ پھر آپ نے دو رکعت پڑھیں، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت اور پھر وتر پڑھا۔ اس کے بعد آپ لیٹ گئے اور مؤذن کے آنے تک لیٹے رہے۔ مؤذن کے آنے کے بعد دو ہلکی سی رکعت پڑھیں، اس کے بعد گھر سے باہر آ کر نماز فجر پڑھائی۔

(٤) سُورَةُ النِّسَاءِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ 4- تفسیر سورۃ النساء

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿يَسْتَنكِفَ﴾ [١٧٢]: يَسْتَكْبِرَ، قِوَامًا: قِوَامُكُمْ مِنْ مَعَايِشِكُمْ. ﴿لَهُنَّ سَبِيلًا﴾ [١٥]: يَعْنِي الرَّجْمَ لِلثَّيِّبِ وَالْجَلْدَ لِلْبِكْرِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یَسْتَنْکِفَ کے معنی ہیں: تکبر کرتا ہے۔ قِوَامًا سے مراد زندگی اور معیشت کی بنیادیں ہیں۔ لَهُنَّ سَبِيلًا میں سبیل سے مراد شادی شدہ کے لیے رجم اور کنوارے کے لیے کوڑوں کی سزا ہے۔

وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ﴾ [٣]: يَعْنِي اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثًا وَأَرْبَعًا، وَلَا تُجَاوِزُ الْعَرَبُ رُبَاعَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ سے مراد دو دو، تین تین اور چار چار ہیں۔ اہل عرب رُبَاعَ، یعنی فعال وزن سے تجاوز نہیں کرتے۔

وضاحت: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک قراءت قِيَامًا کے بجائے قِوَامًا بھی منقول ہے۔

(١) بَابٌ: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ﴾ [٣].

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے متعلق انصاف نہیں کر سکو گے'' کا بیان

٤٥٧٣ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَجُلًا كَانَتْ لَهُ يَتِيمَةٌ فَنَكَحَهَا، وَكَانَ لَهَا عَذْقٌ وَكَانَ يُمْسِكُهَا عَلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مِنْ نَفْسِهِ شَيْءٌ، فَنَزَلَتْ فِيهِ: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ﴾ أَحْسِبُهُ قَالَ: كَانَتْ شَرِيكَتَهُ فِي ذٰلِكَ الْعَذْقِ وَفِي مَالِهِ. [راجع: ٢٤٩٤]

[4573] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص کسی یتیم لڑکی کی پرورش کرتا تھا۔ اس شخص نے صرف اس غرض سے اس کے ساتھ نکاح کر لیا کہ وہ ایک کھجور کے درخت کی مالک تھی۔ وہ آدمی اسی درخت کی وجہ سے اس کی پرورش کرتا رہا ورنہ اس کے دل میں لڑکی کی کوئی الفت نہ تھی۔ اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ''اگر تمھیں اس بات کا اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے متعلق عدل نہ کر سکو گے۔'' (حدیث کے راوی کہتے ہیں کہ) میرے خیال کے مطابق وہ لڑکی اس درخت اور دوسرے مال اسباب میں اس

مرد کی حصے دار تھی۔

٤٥٧٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ﴾ فَقَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي! هٰذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشْرِكُهُ فِي مَالِهِ، وَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا، فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا، فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ، فَنُهُوا عَنْ ذٰلِكَ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا لَهُنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ فِي الصَّدَاقِ، فَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ. قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: وَإِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ﴾ [١٢٧]. قَالَتْ عَائِشَةُ: وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى فِي آيَةٍ أُخْرَى: ﴿وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ﴾ [١٢٧] رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ، قَالَتْ: فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا عَمَّنْ رَغِبُوا فِي مَالِهِ وَجَمَالِهِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ إِذَا كُنَّ قَلِيلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ. [راجع: ٢٤٩٤]

[4574] حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا مطلب دریافت کیا: ''اور اگر تمھیں اس بات کا اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے متعلق انصاف نہ کر سکو گے'' ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بھانجے! اس سے مراد وہ یتیم لڑکی ہے جو اپنے سرپرست کی زیر کفالت ہوتی اور وہ اس کے مال میں شریک بھی ہوتی۔ پھر اس سرپرست کو اس کا مال و جمال پسند آ جاتا تو اس سے نکاح کر لیتا لیکن حق مہر دینے کی بابت اس کی نیت بدلی ہوتی، یعنی وہ اسے اتنا حق مہر نہ دیتا جو اسے دوسرے مرد سے مل سکتا تھا۔ اس آیت میں اس امر سے منع کیا گیا ہے کہ ایسی لڑکیوں سے مہر کے معاملے میں انصاف کے بغیر نکاح نہ کیا جائے۔ اور اگر سرپرست اس سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو اسے پورا پورا حق مہر ادا کرے جو دوسروں سے زیادہ سے زیادہ اسے مل سکتا ہے۔ اور یہ حکم دیا گیا کہ تم ان لڑکیوں کے علاوہ جو عورتیں تمھیں پسند ہوں ان سے نکاح کر لو۔ حضرت عروہ نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اس آیت کے نزول کے بعد لوگوں نے پھر رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں فتویٰ طلب کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اور وہ آپ سے عورتوں کے متعلق فتویٰ پوچھتے ہیں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ کا جو فرمان ہے: ''جن کے ساتھ نکاح کرنے سے تم باز رہتے ہو یا لالچ کی وجہ سے خود ان کے ساتھ نکاح کرنا چاہتے ہو'' اس سے مراد یہی ہے کہ اگر کسی کو اپنی زیر پرورش یتیم لڑکی سے نکاح کرنے میں دلچسپی نہیں جو مال اور جمال میں کم ہے تو مال و جمال والی لڑکی سے بھی نکاح نہ کرو جس

کے ساتھ تمھیں نکاح میں رغبت ہے مگر اس صورت میں کہ انصاف کے ساتھ اسے پورا پورا حق مہر ادا کرو۔

فائدہ: اس آیت کریمہ میں یتیم لڑکیوں کے سرپرستوں کو دونوں قسم کی ناانصافیوں سے روکا گیا ہے کہ اگر عورت خواہ قلیلۃ المال والجمال ہو یا کثیرۃ المال والجمال، دونوں صورتوں میں اگر تم حقوق کی ادائیگی کر سکتے ہو تو خود نکاح کر لو بصورت دیگر ان کا دوسروں سے نکاح کر دو۔ تم درمیان میں رکاوٹ نہ بنو۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سرپرست جس عورت کی کفالت کرتا ہو وہ خود بھی اس سے نکاح کر سکتا ہے۔

(٢) بَابٌ: ﴿وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا﴾ [٦]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور جو فقیر ہو وہ دستور کے مطابق کھائے، پھر جب تم یتیموں کا مال انھیں واپس کرو تو ان پر گواہ بنا لیا کرو اور حساب لینے کے لیے تو اللہ ہی کافی ہے'' کا بیان

﴿وَبِدَارًا﴾ [٦]: مُبَادَرَةً. ﴿أَعْتَدْنَا﴾ [١٨]: أَعْدَدْنَا، أَفْعَلْنَا مِنَ الْعَتَادِ.

بِدَارًا کے معنی ہیں: مُبَادَرَةً، یعنی جلدی کرنا۔ أَعْتَدْنَا اور أَعْدَدْنَا ایک ہی معنی میں ہیں۔ یہ عَتَاد سے باب افعال کے وزن پر ہے اور عتاد کے معنی تیار کرنا ہیں۔

٤٥٧٥ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي مَالِ الْيَتِيمِ إِذَا كَانَ فَقِيرًا: أَنَّهُ يَأْكُلُ مِنْهُ مَكَانَ قِيَامِهِ عَلَيْهِ بِمَعْرُوفٍ. [راجع: ٢٢١٢]

[4575] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ اس ارشاد باری تعالیٰ کے متعلق فرماتی ہیں: ''اور جو سرپرست خوشحال ہو وہ خود کو بچائے رکھے اور جو تنگ دست ہو وہ دستور کے مطابق کھائے۔'' یہ آیت مال یتیم کے متعلق نازل ہوئی، یعنی اگر سرپرست نادار ہے تو یتیم کی پرورش کے عوض اس کے مال سے دستور کے مطابق کھا سکتا ہے۔

(٣) بَابٌ: ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ﴾ [٨] الْآيَةَ

باب: 3- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جب ترکہ کی تقسیم کے موقع پر قرابت دار، یتیم اور مساکین حاضر (موجود) ہوں'' کا بیان

٤٥٧٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ

[4576] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، وہ درج ذیل آیت کریمہ کے متعلق فرماتے ہیں: ''اور جب

عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ﴿وَإِذَا حَضَرَ ٱلْقِسْمَةَ أُوْلُواْ ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَـٰمَىٰ وَٱلْمَسَـٰكِينُ﴾ قَالَ: هِيَ مُحْكَمَةٌ وَلَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ.

ترکہ کی تقسیم کے وقت قرابت دار، یتیم اور مساکین موجود ہوں......" یہ آیت محکم ہے منسوخ نہیں۔

تَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.
[راجع: ٢٧٥٩]

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت کرنے میں سعید بن جبیر نے حضرت عکرمہ کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اگر تقسیم ترکہ کے وقت کچھ محتاج، یتیم اور فقیر قسم کے لوگ آ جائیں یا دور کے رشتہ دار وہاں موجود ہوں تو از راہ احسان انھیں بھی کچھ نہ کچھ دیا جائے۔ تنگ دلی یا تنگ ظرفی کا مظاہرہ نہ کیا جائے۔ اور اگر ایسا نہ کر سکو تو کم از کم نرم لب و لہجے سے انھیں جواب دو، ان سے سختی کے ساتھ بات نہ کرو۔

(٤) بَابٌ: ﴿يُوصِيكُمُ ٱللَّهُ فِىٓ أَوْلَـٰدِكُمْ﴾ [١١]

باب: 4- (ارشاد باری تعالیٰ:) "تمھاری اولاد کے بارے میں اللہ تعالیٰ تاکیدی حکم دیتا ہے" کا بیان

٤٥٧٧ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: عَادَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ فِي بَنِي سَلِمَةَ مَاشِيَيْنِ فَوَجَدَنِي النَّبِيُّ ﷺ لَا أَعْقِلُ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ، ثُمَّ رَشَّ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ، فَقُلْتُ: مَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي مَالِي يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَنَزَلَتْ: ﴿يُوصِيكُمُ ٱللَّهُ فِىٓ أَوْلَـٰدِكُمْ﴾. [راجع: ١٩٤]

[4577] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر ؓ پیدل چل کر بنو سلمہ میں آئے اور میری تیمار داری کی۔ میں اس وقت بے ہوش تھا۔ آپ ﷺ نے پانی منگوایا، اس سے وضو کیا، پھر آپ نے وہ پانی مجھ پر چھڑک دیا۔ مجھے ہوش آئی تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ میرے مال کے متعلق کیا حکم دیتے ہیں؟ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: "اللہ تعالیٰ تمھیں تمھاری اولاد کی بابت وصیت کرتا ہے۔"

(٥) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَٰجُكُمْ﴾ [١٢]

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: "تمھاری بیویوں کے ترکے میں سے نصف حصہ تمھارا ہے" کی تفسیر

٤٥٧٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ

[4578] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: (ابتداءً) میت کا سارا مال اولاد کو ملتا تھا اور والدین کو وہی کچھ ملتا جو مرنے والا ان کے لیے وصیت کر

وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ، فَنَسَخَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا أَحَبَّ، فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ، وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسَ وَالثُّلُثَ، وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ، وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ. [راجع: ٢٧٤٧]

جاتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی صوابدید کے مطابق اس میں ترمیم کر دی، چنانچہ (اللہ تعالیٰ نے) مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصے کے برابر مقرر فرمایا اور والدین میں سے ہر ایک کے لیے چھٹا اور تہائی حصہ مقرر فرمایا اور اسی طرح بیوی کے لیے آٹھواں اور چوتھا، نیز خاوند کے لیے آدھا اور چوتھا حصہ طے کر دیا۔

(٦) بَابٌ: ﴿لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُوا۟ ٱلنِّسَآءَ كَرْهًا ۖ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا۟ بِبَعْضِ مَآ ءَاتَيْتُمُوهُنَّ﴾ [١٩] الْآيَةَ.

باب:6- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''(اے ایمان والو!) تمھارے لیے یہ جائز نہیں کہ تم زبردستی (بیوہ) عورتوں کے وارث بن بیٹھو اور انھیں اس نیت سے مت روکو کہ جو مال تم انھیں دے چکے ہو اس کا کچھ اڑا لو'' کا بیان

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ﴾: لَا تَقْهَرُوهُنَّ. ﴿حُوبًا﴾ [٢]: إِثْمًا. ﴿تَعُولُوا﴾ [٣]: تَمِيلُوا. ﴿نِحْلَةً﴾ [٤]: فَالنِّحْلَةُ: الْمَهْرُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ کے معنی ہیں: لَا تَقْهَرُوْهُنَّ، یعنی ان پر جبر نہ کرو۔ حُوْبًا کے معنی گناہ اور تَعُوْلُوا کے معنی ہیں: تَمِيْلُوا، یعنی تم مائل ہو جاؤ۔ نِحْلَة سے مراد حق مہر ہے۔

٤٥٧٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، - قَالَ الشَّيْبَانِيُّ: وَذَكَرَهُ أَبُو الْحَسَنِ السُّوَائِيُّ، وَلَا أَظُنُّهُ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ -: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُوا۟ ٱلنِّسَآءَ كَرْهًا ۖ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا۟ بِبَعْضِ مَآ ءَاتَيْتُمُوهُنَّ﴾ قَالَ: كَانُوا إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ أَوْلِيَاؤُهُ أَحَقَّ بِامْرَأَتِهِ، إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا وَإِنْ شَاؤُوا زَوَّجُوهَا، وَإِنْ شَاؤُوا لَمْ يُزَوِّجُوهَا، وَهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي ذٰلِكَ. [انظر: ٦٩٤٨]

[4579] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ درج ذیل آیت کے متعلق فرماتے ہیں: ''اے ایمان والو! تمھارے لیے جائز نہیں کہ تم زبردستی عورتوں کے مالک بن بیٹھو اور نہ اس غرض ہی سے انھیں قید رکھو کہ جو کچھ تم انھیں دے چکے ہو اس کا کچھ مار لے جاؤ۔'' دور جاہلیت کا یہ دستور تھا کہ جب کوئی آدمی مر جاتا تو اس کے رشتہ دار اس کی بیوی کے حق دار خیال کیے جاتے۔ ان میں سے کوئی چاہتا تو اس سے شادی کر لیتا، یا اپنی مرضی کے مطابق کسی دوسری جگہ اس کا نکاح کر دیتا، چاہتے تو بغیر شادی کے اسے پڑا رہنے دیتے، یعنی عورت کے گھر والوں کی نسبت میت کے رشتے دار اس کے زیادہ حق دار خیال کیے جاتے تھے۔ اس زیادتی کے تدارک کے لیے یہ آیت نازل ہوئی۔

(٧) بَابٌ: ﴿وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا﴾[٣٣]

باب:7- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جو کچھ ترکہ والدین یا قریبی رشتہ دار چھوڑ جائیں ہم نے اس کے وارث مقرر کر دیے ہیں۔ اور وہ لوگ جن سے تم نے عقد (موالات) باندھ رکھا ہے انھیں بھی ان کا حصہ ادا کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر گواہ ہے'' کا بیان

وَقَالَ مَعْمَرٌ: ﴿مَوَالِيَ﴾: أَوْلِيَاءَ وَرَثَةً. ﴿عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾. هُوَ مَوْلَى الْيَمِينِ: وَهُوَ الْحَلِيفُ. وَالْمَوْلَى أَيْضًا: اِبْنُ الْعَمِّ، وَالْمَوْلَى: اَلْمُنْعِمُ الْمُعْتِقُ، وَالْمَوْلَى: الْمُعْتَقُ، وَالْمَوْلَى: اَلْمَلِيكُ، وَالْمَوْلَى: مَوْلًى فِي الدِّينِ.

حضرت معمر کہتے ہیں: مَوَالِي سے مراد وارث بننے والے رشتہ دار ہیں۔ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ سے مراد وہ لوگ ہیں جنھیں قسم اٹھا کر تعلق دار بنا لیا گیا ہو، یعنی حلیف، نیز مَوْلٰی کے معنی چچازاد بھائی بھی ہیں۔ آزادی دے کر احسان کرنے والے، آزاد ہونے والے، غلام، بادشاہ اور دین میں رہنمائی کرنے والے کو بھی مَوْلٰی کہتے ہیں۔

٤٥٨٠ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِدْرِيسَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ﴿وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ﴾ قَالَ: وَرَثَةً ﴿وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾: كَانَ الْمُهَاجِرُونَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَرِثُ الْمُهَاجِرِيُّ الْأَنْصَارِيَّ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ، لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمْ، فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ﴾ نُسِخَتْ، ثُمَّ قَالَ: ﴿وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ مِنَ النَّصْرِ وَالرِّفَادَةِ وَالنَّصِيحَةِ، وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيرَاثُ وَيُوصِي لَهُ.

[4580] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ میں مَوَالِيَ سے مراد وارث ہیں۔ اور وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمٰنُكُمْ سے مراد یہ ہے کہ جب مہاجرین، ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آئے تو اس بھائی چارے کی وجہ سے جو نبی ﷺ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان کرایا تھا، قرابت داروں کے علاوہ انصار کے وارث مہاجرین بھی ہوتے تھے۔ پھر جب یہ آیت وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نازل ہوئی تو یہ دستور منسوخ ہو گیا۔ پھر بیان کیا کہ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمٰنُكُمْ سے مراد وہ لوگ ہیں جن سے مدد و معاونت اور خیر خواہی کا معاہدہ ہوا ہو۔ اب ان کے لیے میراث کا حکم تو منسوخ ہو گیا، البتہ ان کی خاطر وصیت کی جا سکتی ہے۔

سَمِعَ أَبُو أُسَامَةَ إِدْرِيسَ، وَسَمِعَ إِدْرِيسُ طَلْحَةَ. [راجع: ٢٢٩٢]

(اس روایت کے راوی) ابو اسامہ کا ادریس سے اور ادریس کا طلحہ سے سماع ثابت ہے۔

(٨) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ﴾ [٤٠]

باب: 8- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ تعالیٰ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا'' کی تفسیر

يَعْنِي زِنَةَ ذَرَّةٍ

مِثْقَالَ سے مراد وزن ہے، یعنی ذَرَّة کے وزن جتنا بھی ظلم نہیں کرے گا۔

٤٥٨١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ: أَنَّ أُنَاسًا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «نَعَمْ، هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ، ضَوْءٌ لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ضَوْءٌ لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ؟» قَالُوا: لَا، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا، إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ: تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ، فَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللهِ مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ بَرٌّ أَوْ فَاجِرٌ وَغُبَّرَاتُ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَيُدْعَى الْيَهُودُ، فَيُقَالُ لَهُمْ: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ قَالُوا: كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرًا ابْنَ اللهِ، فَيُقَالُ لَهُمْ: كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ، فَمَاذَا تَبْغُونَ؟ فَقَالُوا: عَطِشْنَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا، فَيُشَارُ أَلَا تَرِدُونَ! فَيُحْشَرُونَ إِلَى النَّارِ كَأَنَّهَا سَرَابٌ يَحْطِمُ

[4581] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے عہد مبارک میں کچھ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔ کیا تمھیں دوپہر کے وقت آفتاب دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے جبکہ وہ خوب روشن ہو اور درمیان میں کوئی بادل بھی حائل نہ ہو؟'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: ''کیا تمھیں چودھویں کا چاند دیکھنے میں کوئی دشواری آتی ہے جبکہ وہ چاندنی بکھیر رہا ہو اور اس میں کوئی بادل بھی رکاوٹ نہ ہو؟'' صحابہ نے عرض کی: نہیں۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ رب العزت کو دیکھنے میں اتنی ہی دقت ہوسکتی ہے جتنی سورج یا چاند کو دیکھنے میں ہوسکتی ہے۔ (یعنی بالکل دشواری نہیں ہوگی۔) جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ہر گروہ اس کے پیچھے ہو جائے جس کی وہ عبادت کرتا تھا، چنانچہ اللہ کے سوا بتوں اور پتھروں کی عبادت کرنے والوں میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا۔ سب دوزخ میں گر پڑیں گے۔ صرف وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے اور ان میں اچھے برے سب طرح کے مسلمان اور اہل کتاب کے کچھ باقی ماندہ لوگ ہوں گے۔ (سب سے پہلے) یہودیوں کو بلایا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: وہ کون ہے جس کی تم عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم حضرت عزیر علیہ السلام کی

بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ، ثُمَّ يُدْعَى النَّصَارٰى فَيُقَالُ لَهُمْ: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ قَالُوا: كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللهِ، فَيُقَالُ لَهُمْ: كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللهُ مِنْ صَاحِبَةٍ، فَيُقَالُ لَهُمْ: مَاذَا تَبْغُونَ؟ فَكَذٰلِكَ مِثْلَ الْأَوَّلِ، حَتّٰى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ، أَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ فِي أَدْنٰى صُورَةٍ مِنَ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا، فَيُقَالُ: مَاذَا تَنْتَظِرُونَ؟ تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ، قَالُوا: فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا عَلٰى أَفْقَرِ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ، وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ، وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ رَبَّنَا الَّذِي كُنَّا نَعْبُدُ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: لَا نُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا»، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. [راجع: ٢٢]

عبادت کرتے تھے جو اللہ کا بیٹا ہے۔ تب ان سے کہا جائے گا کہ تم جھوٹے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو اپنی بیوی اور بیٹا نہیں بنایا۔ اچھا اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہم پیاسے ہیں ہمیں پانی پلا، چنانچہ انھیں ایک سراب کی طرف اشارہ کیا جائے گا اور کہا جائے گا: وہاں جاؤ۔ درحقیقت وہ پانی نہیں بلکہ جہنم ہوگا جس کا ایک حصہ دوسرے کو چکنا چور کر رہا ہوگا۔ وہ بے تاب ہو کر اس کی طرف دوڑ پڑیں گے اور آگ میں کود جائیں گے۔ ان کے بعد عیسائیوں کو بلایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم اللہ کے بیٹے حضرت مسیح علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا: تم جھوٹے ہو، بھلا اللہ کے لیے بیوی اور اولاد کہاں سے آئی؟ پھر ان سے کہا جائے گا: اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ بھی ایسا ہی کہیں گے جیسا یہودیوں نے کہا تھا۔ (اور وہ بھی دوزخ میں جا گریں گے۔) اب وہی لوگ رہ جائیں گے جو خالص اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ ان میں اچھے برے ہر طرح کے لوگ ہوں گے۔ (اس وقت) ان کے پاس اللہ تعالیٰ ایک صورت میں جلوہ گر ہوگا جو اس پہلی صورت سے ملتی جلتی ہوگی جسے وہ دیکھ چکے ہوں گے۔ ان لوگوں سے کہا جائے گا کہ تم کس کے انتظار میں کھڑے ہو؟ ہر امت تو اپنے معبود کے ساتھ چلی گئی ہے۔ وہ عرض کریں گے: ہمیں دنیا میں جہاں لوگوں کی زیادہ ضرورت تھی، اس وقت تو ہم نے ان کا ساتھ نہ دیا تو اس وقت کیوں دیں؟ بلکہ ہم تو اپنے سچے پروردگار کا انتظار کر رہے ہیں جس کی ہم دنیا میں عبادت کرتے تھے۔ اس وقت پروردگار فرمائے گا: میں تمھارا رب ہوں۔ پھر سب دو یا تین بار یوں کہیں گے: ''ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے والے نہیں ہیں۔''

(٩) بَابٌ: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰٓؤُلَآءِ شَهِيدًا﴾ [٤١]

باب:9- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اس وقت کیا حالت ہو گی، جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان سب پر آپ کو بطور گواہ پیش کریں گے'' کا بیان

اَلْمُخْتَالُ وَالْخَتَّالُ وَاحِدٌ. ﴿نَطْمِسَ وُجُوهًا﴾ [٤٧]: نُسَوِّيهَا حَتَّى تَعُودَ كَأَقْفَائِهِمْ، طَمَسَ الْكِتَابَ: مَحَاهُ. ﴿بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا﴾ [٥٥]: وَقُودًا.

مُخْتَال اور خَتَّال دونوں ہم معنی ہیں، یعنی مغرور۔ نَطْمِسَ وُجُوْهًا کے معنی ہیں کہ ہم ان کے چہروں کو بالکل برابر کر دیں گے حتی کہ وہ گدی کی مانند ہو جائیں گے جیسا کہ طَمَسَ الْكِتَابَ کے معنی ہیں: اس نے لکھا ہوا مٹا دیا۔ سَعِيْرًا کے معنی ہیں: ایندھن۔

٤٥٨٢ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ - قَالَ يَحْيَى: بَعْضُ الْحَدِيثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ - قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِقْرَأْ عَلَيَّ»، قُلْتُ: أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: «فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي»، فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى بَلَغْتُ: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰٓؤُلَآءِ شَهِيدًا﴾ قَالَ: «أَمْسِكْ»، فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ. [انظر: ٥٠٤٩، ٥٠٥٠، ٥٠٥٥، ٥٠٥٦]

[4582] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔'' میں نے عرض کی: بھلا میں آپ کو کیا سناؤں، خود آپ پر تو قرآن نازل ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے دوسروں سے سننا اچھا لگتا ہے۔'' چنانچہ میں نے سورۂ نساء پڑھنا شروع کر دی حتی کہ میں اس آیت پر پہنچا: ''بھلا اس دن کیا حال ہو گا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے، پھر آپ کو ان لوگوں پر بحیثیت گواہ کھڑا کریں گے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''بس رک جاؤ۔'' میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔

(١٠) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰٓ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَآءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ ٱلْغَآئِطِ﴾ [٤٣]

باب: 10- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی رفع حاجت سے (فارغ ہو کر) آیا ہو......'' کا بیان

﴿صَعِيدًا﴾ [٤٣]: وَجْهَ الْأَرْضِ. وَقَالَ

صَعِيْدًا سے مراد روئے زمین ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ

جَابِرٌ: كَانَتِ الطَّوَاغِيتُ الَّتِي يَتَحَاكَمُونَ إِلَيْهَا: فِي جُهَيْنَةَ وَاحِدٌ، وَفِي أَسْلَمَ وَاحِدٌ، وَفِي كُلِّ حَيٍّ وَاحِدٌ، كُهَّانٌ يَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، وَقَالَ عُمَرُ: الْجِبْتُ: السِّحْرُ، ﴿وَٱلطَّٰغُوتِ﴾ [٥١، ٦٠]: الشَّيْطَانُ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ: (الْجِبْتُ) - بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ -: شَيْطَانٌ. ﴿وَٱلطَّٰغُوتِ﴾: الْكَاهِنُ.

فرماتے ہیں کہ طواغیت سے مراد وہ سردار ہیں جن کے پاس لوگ مقدمات لے کر جایا کرتے تھے۔ ایسا ایک سردار قبیلۂ جہینہ میں تھا اور ایک قبیلۂ اسلم میں۔ الغرض ہر قبیلے کا ایک سردار تھا۔ یہی وہ کاہن تھے جن کے پاس شیطان (غیب کی خبریں لے کر) آیا کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جِبْت سے مراد جادو ہے اور طاغوت سے مراد شیطان ہے۔ حضرت عکرمہ کا کہنا ہے کہ جِبْت، حبشی زبان میں شیطان کو کہتے ہیں اور طاغوت کاہن کو کہتے ہیں۔

٤٥٨٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: هَلَكَتْ قِلَادَةٌ لِأَسْمَاءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ فِي طَلَبِهَا رِجَالًا، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسُوا عَلَى وُضُوءٍ، وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَصَلَّوْا وَهُمْ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى، يَعْنِي آيَةَ التَّيَمُّمِ. [راجع: ٣٣٤]

[4583] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک مرتبہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو گیا تو نبی ﷺ نے کچھ لوگوں کو اسے تلاش کرنے کے لیے روانہ کیا۔ اس دوران میں نماز کا وقت ہو گیا۔ لوگ باوضو نہیں تھے اور نہ انھیں پانی ہی مل سکا، چنانچہ انھوں نے وضو کے بغیر ہی نماز پڑھ لی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی۔

فائدہ: یاد رہے کہ یہ ہار حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا تھا لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا اور انھی سے گم ہوا۔

(١١) بَابٌ: ﴿أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ وَأُو۟لِى ٱلْأَمْرِ مِنكُمْ﴾ [٥٩]

باب: 11- (ارشاد باری تعالیٰ): ''اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی بات مانو اور ان لوگوں کا بھی کہا مانو جو تم میں سے صاحبِ امر ہیں'' کی تفسیر

ذَوِي الْأَمْرِ.

اولی الامر کا مطلب صاحب اقتدار ہیں۔

٤٥٨٤ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ﴿أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ وَأُو۟لِى ٱلْأَمْرِ مِنكُمْ﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ

[4584] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ درج ذیل آیت کریمہ ﴿اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ﴾ حضرت عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی جبکہ نبی ﷺ نے انھیں ایک مہم پر بطور افسر روانہ کیا تھا۔

ابْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ، إِذْ بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ.

(١٢) بَابٌ: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾ [٦٥]

باب: 12- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''تیرے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تنازعات میں آپ کو حکم تسلیم نہ کر لیں'' کی تفسیر

٤٥٨٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي شَرِيجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اسْقِ يَا زُبَيْرُ، ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ». فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ؟ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ: «اسْقِ يَا زُبَيْرُ! ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ، ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ»، وَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ ﷺ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ حِينَ أَحْفَظَهُ الْأَنْصَارِيُّ، وَكَانَ أَشَارَ عَلَيْهِمَا بِأَمْرٍ لَهُمَا فِيهِ سَعَةٌ، قَالَ الزُّبَيْرُ: فَمَا أَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَاتِ إِلَّا نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾. [راجع: ٢٣٦٠]

[4585] حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری کے درمیان حرہ میں واقع ایک برساتی نالے کے متعلق جھگڑا ہوا تو نبی ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم (اپنے درختوں کو) پانی پلا لو، پھر اپنے ہمسائے (کے باغ) کی طرف پانی جانے دو۔'' یہ سن کر انصاری کہنے لگا: اللہ کے رسول! اس لیے کہ وہ آپ کی پھوپھی کا بیٹا ہے؟ یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اے زبیر! تم (اپنے باغ کو) پانی پلاؤ اور جب تک پانی منڈیروں تک نہ پہنچ جائے اپنے ہمسائے کے لیے پانی نہ چھوڑو۔'' جب انصاری نے آپ کو غصہ دلایا تو نبی ﷺ نے اپنے صریح حکم سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا پورا پورا حق دلایا جبکہ آپ کے پہلے حکم میں وسعت اور دونوں کی رعایت ملحوظ تھی۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے خیال کے مطابق یہ آیت کریمہ اسی مقدمہ میں نازل ہوئی: ''(اے محمد ﷺ) تیرے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تنازعات میں آپ کو حکم تسلیم نہ کریں۔''

فائدہ: مذکورہ قانون صرف منافق کے لیے نہیں بلکہ ساری امت کے لیے اور قیامت تک کے لیے ہے۔ قانون یہ ہے کہ جو مسلمان رسول اللہ ﷺ کے ارشاد، حکم یا فیصلے کو دل و جان سے قبول کر لینے اور اس کے آگے سر تسلیم خم کر دینے پر آمادہ نہیں ہوتا وہ سرے سے مسلمان ہی نہیں۔

(١٣) بَابٌ: ﴿فَأُولَٰٓئِكَ مَعَ ٱلَّذِينَ أَنۡعَمَ ٱللَّهُ عَلَيۡهِم مِّنَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ﴾ [٦٩]

باب:13- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''تو یہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے، (یعنی) انبیاء......'' کا بیان

٤٥٨٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمْرَضُ إِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ»، وَكَانَ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ، أَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيدَةٌ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ﴿مَعَ ٱلَّذِينَ أَنۡعَمَ ٱللَّهُ عَلَيۡهِم مِّنَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ وَٱلصِّدِّيقِينَ وَٱلشُّهَدَآءِ وَٱلصَّٰلِحِينَ﴾، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ. [راجع: ٤٤٣٥]

[4586] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ہر نبی کو اس کی بیماری میں اختیار دیا جاتا ہے کہ چاہے تو دنیا میں رہے اور چاہے تو آخرت کو پسند کرے۔'' اور آپ ﷺ کو مرض الموت میں جب سخت دھچکا لگا تو میں نے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''ان لوگوں کی رفاقت جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا، یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صلحاء کی رفاقت۔'' میں اس وقت سمجھ گئی کہ اب آپ کو بھی اختیار دیا گیا ہے۔

(١٤) بَابٌ: ﴿وَمَا لَكُمۡ لَا تُقَٰتِلُونَ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ﴾ إِلَى ﴿ٱلظَّالِمِ أَهۡلُهَا﴾ [٧٥]

باب: 14- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں جہاد نہیں کرتے ......جس کے باشندے ظالم ہیں'' کا بیان

٤٥٨٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ. [راجع: ١٣٥٧]

[4587] حضرت عبیداللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس ؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میں اور میری والدہ کمزور لوگوں میں سے تھے۔

٤٥٨٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ تَلَا: ﴿إِلَّا ٱلۡمُسۡتَضۡعَفِينَ مِنَ ٱلرِّجَالِ وَٱلنِّسَآءِ وَٱلۡوِلۡدَٰنِ﴾ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِمَّنْ عَذَرَ اللهُ. وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿حَصِرَتۡ﴾ [٩٠]:

[4588] حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس ؓ نے اس آیت کو تلاوت کیا: ''مگر جو مرد، عورتیں اور بچے فی الواقع کمزور اور بے بس ہیں۔'' انھوں نے فرمایا کہ میں اور میری والدہ ان لوگوں میں تھے جنھیں اللہ تعالیٰ نے معذور رکھا۔ حضرت ابن عباس ؓ ہی

ضَاقَتْ، ﴿تَلْوُۥٓا﴾ [١٣٥]: أَلْسِنَتَكُمْ بِالشَّهَادَةِ. وَقَالَ غَيْرُهُ: اَلْمُرَاغَمُ: اَلْمُهَاجَرُ، رَاغَمْتُ: هَاجَرْتُ قَوْمِي. ﴿مَوْقُوتًا﴾ [١٠٣]: مُوَقَّتًا وَقَّتَهُ عَلَيْهِمْ. [راجع: ١٣٥٧]

سے منقول ہے کہ حَصِرَتْ کے معنی تنگ ہونے کے ہیں۔ تَلْوُا کے معنی ہیں: تم گواہی دیتے وقت اپنی زبانوں کو مروڑ لیتے ہو۔ ابن عباس کے علاوہ دوسروں نے کہا ہے: اَلْمُرَاغَمُ کے معنی مُهَاجَر کے ہیں، یعنی ہجرت کا مقام، جیسے رَاغَمْتُ کے معنی ہیں: میں نے اپنی قوم کو چھوڑ دیا۔ مَوْقُوتًا کے معنی ہیں: مقرر شدہ، وَقَّتَهُ عَلَيْهِمْ ان پر وقت مقرر کر دیا۔

(١٥) بَابٌ: ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُم بِمَا كَسَبُوا﴾ [٨٨]

باب: 15- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”(مسلمانو) تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے بارے میں دو گروہ بن گئے ہو، حالانکہ اللہ نے انھیں ان کے اعمال کی بدولت اوندھا کر دیا ہے“ کا بیان

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَدَّدَهُمْ. فِئَةٌ: جَمَاعَةٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: أَرْكَسَهُمْ کے معنی ہیں: اللہ نے ان کو متفرق کر دیا، یعنی ان کی جمعیت کو پاش پاش کر دیا۔ اور فِئَةٌ کے معنی ہیں: جماعت۔

٤٥٨٩ – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ﴾: رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ أُحُدٍ وَكَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ: فَرِيقٌ يَقُولُ: أُقْتُلْهُمْ، وَفَرِيقٌ يَقُولُ: لَا، فَنَزَلَتْ: ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ﴾ وَقَالَ: «إِنَّهَا طَيْبَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ». [راجع: ١٨٨٤]

[4589] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کی تفسیر میں فرمایا: ”تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے بارے میں دو گروہ بن گئے ہو۔“ کچھ منافقین جو بظاہر نبی ﷺ کے ساتھ تھے جنگ اُحد میں (آپ کو چھوڑ کر) مدینہ طیبہ واپس آ گئے تو ان کے متعلق مسلمانوں میں دو گروہ بن گئے: ایک گروہ کہتا تھا کہ ہم ان سے بھی لڑائی کریں گے جبکہ دوسرا گروہ ان سے لڑنے پر آمادہ نہ تھا تو اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: (مسلمانو) تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے بارے میں دو گروہ بن گئے ہو۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ طیبہ ہے۔ یہ ناپاکی اور خباثت کو اس طرح دور کر دیتا ہے جیسے آگ، چاندی کی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔“

بَابٌ

باب: - بلاعنوان

﴿وَإِذَا جَآءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ ٱلْأَمْنِ أَوِ ٱلْخَوْفِ أَذَاعُوا۟ بِهِۦ﴾ [٨٣]: أَيْ أَفْشَوْهُ. ﴿يَسْتَنۢبِطُونَهُۥ﴾ [٨٣]: يَسْتَخْرِجُونَهُ. ﴿حَسِيبًا﴾ [٨٦]: كَافِيًا. ﴿إِلَّآ إِنَـٰثًا﴾ [١١٧]: يَعْنِي الْمَوَاتَ حَجَرًا أَوْ مَدَرًا أَوْ مَا أَشْبَهَهُ. ﴿مَّرِيدًا﴾ [١١٧]: مُتَمَرِّدًا. ﴿فَلَيُبَتِّكُنَّ﴾ [١١٩]: بَتَّكَهُ: قَطَّعَهُ. ﴿قِيلًا﴾ [١٢٢] وَقَوْلًا، وَاحِدٌ. ﴿طَبَعَ﴾ [١٥٥]: خَتَمَ.

آیت کریمہ: ''اور انھیں جب کوئی امن یا خوف کی بات پہنچتی ہے تو اسے خوب ہوا دیتے ہیں اَذَاعُوا کے معنی ہیں: مشہور کر دیتے ہیں۔ یَسْتَنْبِطُوْنَهُ کے معنی صحیح نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں۔ حَسِيْبًا کے معنی ہیں: کافی ہے۔ اِلَّا اِنَاثًا کے معنی ہیں: بے جان چیزیں، جیسے مٹی اور پتھر وغیرہ۔ مَرِيْدًا سے مراد سرکش ہے۔ فَلَيُبَتِّكُنَّ کا لفظ بَتَّكَهُ سے ماخوذ ہے، یعنی اس کو کاٹ ڈالو۔ قِيْلًا اور قَوْلًا دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔ طَبَعَ کے معنی ہیں: مہر لگا دی۔

(١٦) بَابٌ: ﴿وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُۥ جَهَنَّمُ﴾ [٩٣]

باب: 16- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور جو کسی مومن کو دیدہ دانستہ قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے'' کا بیان

٤٥٩٠ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ: آيَةٌ اخْتَلَفَ فِيهَا أَهْلُ الْكُوفَةِ، فَرَحَلْتُ فِيهَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُۥ جَهَنَّمُ﴾ هِيَ آخِرُ مَا نَزَلَ، وَمَا نَسَخَهَا شَيْءٌ. [راجع: ٣٨٥٥]

[4590] حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اس آیت کے متعلق علمائے کوفہ کا اختلاف ہو گیا تھا تو میں اس کے لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں سفر کر کے حاضر ہوا اور اس کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: یہ آیت: ''جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کی سزا دوزخ ہے۔'' اس موضوع سے متعلق آخری آخری ہے۔ اسے کسی دوسری آیت نے منسوخ نہیں کیا۔

(١٧) بَابٌ: ﴿وَلَا تَقُولُوا۟ لِمَنْ أَلْقَىٰٓ إِلَيْكُمُ ٱلسَّلَـٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا﴾ [٩٤]

باب: 17- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اگر کوئی شخص تمھیں سلام کہے تو اسے یہ نہ کہا کرو کہ تم تو مومن نہیں ہو'' کی تفسیر

اَلسَّلَمُ وَالسَّلَامُ وَالسِّلْمُ وَاحِدٌ.

اَلسَّلَمُ، اَلسَّلَامُ اور اَلسِّلْمُ سب کے ایک ہی معنی ہیں۔

٤٥٩١ - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ﴿وَلَا تَقُولُوا۟ لِمَنْ أَلْقَىٰٓ إِلَيْكُمُ ٱلسَّلَٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا﴾ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَانَ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ فَلَحِقَهُ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا غُنَيْمَتَهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ فِي ذٰلِكَ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿عَرَضَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا﴾ تِلْكَ الْغُنَيْمَةُ.

قَالَ: قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿ٱلسَّلَٰمَ﴾.

[4591] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت: ''اگر کوئی شخص تمھیں سلام کہے تو اسے یہ نہ کہا کرو کہ تو مسلمان نہیں'' کے متعلق فرمایا: ایک شخص اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ اسے ایک مہم پر جاتے ہوئے کچھ مسلمان ملے۔ اس نے السلام علیکم کہا۔ لیکن مسلمانوں نے اسے (بہانہ خور جان کر) قتل کر دیا اور اس کی بکریوں پر قبضہ کر لیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت نازل فرمائی۔ آیت کے آخر میں: عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا سے مراد انھی بکریوں کی طرف اشارہ تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (مشہور قراءت کے مطابق) السَّلٰمَ ہی پڑھا ہے۔

(١٨) بَابٌ: ﴿لَا يَسْتَوِى ٱلْقَٰعِدُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ﴾ اَلْآيَةَ [٩٥]

باب: 18- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اہل ایمان میں سے جو لوگ (جہاد سے) بیٹھ رہنے والے ہیں وہ (جہاد کرنے والوں کے) برابر نہیں ہو سکتے'' کا بیان

٤٥٩٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُ رَأَى مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَقْبَلْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ إِلٰى جَنْبِهِ، فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمْلٰى عَلَيْهِ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ)، فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَاللهِ! لَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ مَعَكَ لَجَاهَدْتُ، وَكَانَ أَعْمٰى، فَأَنْزَلَ اللهُ عَلٰى رَسُولِهِ ﷺ وَفَخِذُهُ عَلٰى فَخِذِي فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتّٰى خِفْتُ أَنْ

[4592] حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے مروان بن حکم کو مسجد میں دیکھا، فرماتے ہیں کہ میں ان کے پاس آیا اور ان کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ انھوں نے ہمیں بتایا کہ انھیں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی ﷺ نے ان سے یہ آیت لکھوائی: ''مسلمانوں میں سے بیٹھ رہنے والے اور اللہ کی راہ میں اپنی جانوں اور اپنے مالوں سے جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔'' آپ یہ آیت لکھوا ہی رہے تھے کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آ گئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! اگر میرے اندر ہمت ہوتی تو آپ کے ساتھ مل کر ضرور جہاد میں شرکت کرتا اور وہ نابینا تھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر وحی اتاری جبکہ آپ کی ران میری ران پر تھی۔ اس کا مجھ پر اتنا

تُرَضَّ فَخِذِي، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿غَيْرُ أُوْلِي ٱلضَّرَرِ﴾. [راجع: ٢٨٣٢]

بوجھ پڑا کہ مجھے اپنی ران ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہو گیا۔ جب یہ کیفیت دور ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ کے مزید الفاظ نازل کر دیے۔

٤٥٩٣ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿لَا يَسْتَوِي ٱلْقَٰعِدُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ﴾ دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيْدًا فَكَتَبَهَا فَجَاءَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَشَكَا ضَرَارَتَهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿غَيْرُ أُوْلِي ٱلضَّرَرِ﴾. [راجع: ٢٨٣١]

[4593] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو کتابت کے لیے بلایا اور انھوں نے یہ آیت لکھ دی۔ پھر حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے اور اپنے نابینا ہونے کا عذر پیش کیا تو اللہ تعالیٰ نے ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ کے الفاظ نازل فرما دیے۔

٤٥٩٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿لَا يَسْتَوِي ٱلْقَٰعِدُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ﴾ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ادْعُوا فُلَانًا»، فَجَاءَهُ وَمَعَهُ الدَّوَاةُ وَاللَّوْحُ أَوِ الْكَتِفُ فَقَالَ: «اكْتُبْ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ)» وَخَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَا ضَرِيرٌ فَنَزَلَتْ مَكَانَهَا: ﴿لَا يَسْتَوِي ٱلْقَٰعِدُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُوْلِي ٱلضَّرَرِ وَٱلْمُجَٰهِدُونَ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ﴾. [راجع: ٢٨٣١]

[4594] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''فلاں کاتب کو بلاؤ۔'' چنانچہ وہ اپنے ساتھ دوات اور تختی یا شانے کی ہڈی لے کر حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لکھو: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ اس وقت نبی ﷺ کے پیچھے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تھے۔ انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں تو نابینا ہوں، چنانچہ وہیں بیٹھے بیٹھے یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾

فائدہ: پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اس وقت آئے جب رسول اللہ ﷺ آیت لکھوا رہے تھے جبکہ آخری حدیث میں ہے کہ وہ اس وقت آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں تضاد نہیں کیونکہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پیچھے بیٹھے تھے۔ جب آپ نے کاتب وحی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو کتابت کے لیے بلایا تو اس وقت آپ کے سامنے آئے اور اپنا عذر پیش کیا کہ میں تو نابینا ہوں۔[1]

٤٥٩٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا

[4595] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں

1 فتح الباري: 330/8.

هِشَامٌ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ: أَنَّ مِقْسَمًا مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ عَنْ بَدْرٍ وَالْخَارِجُونَ إِلَى بَدْرٍ.

[راجع: ٣٩٥٤]

نے بتایا: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ میں ان لوگوں کی طرف اشارہ ہے جو غزوۂ بدر میں بلاوجہ شریک نہیں ہوئے تھے اور جو لوگ اس جنگ میں شریک ہوئے تھے۔ مطلب یہ کہ یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔

(١٩) [بَابٌ]: ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ﴾ الْآيَةَ [٩٧]

باب: 19- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جن لوگوں کی جان فرشتے بایں حالت نکالتے ہیں کہ وہ خود پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں (تو) فرشتے ان سے کہتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے.....'' کی تفسیر

٤٥٩٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَغَيْرُهُ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ: قُطِعَ عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعْثٌ، فَاكْتُتِبْتُ فِيهِ، فَلَقِيتُ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ، فَنَهَانِي عَنْ ذٰلِكَ أَشَدَّ النَّهْيِ، ثُمَّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ الْمُشْرِكِينَ يُكَثِّرُونَ سَوَادَ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَأْتِي السَّهْمُ فَيُرْمَى بِهِ، فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ، أَوْ يُضْرَبُ فَيُقْتَلُ، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ﴾ الْآيَةَ.

رَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ. [انظر: ٧٠٨٥]

[4596] ابو الاسود محمد بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اہل مدینہ پر ایک لشکر کی تیاری ضروری قرار دی گئی تو اس میں میرا نام بھی لکھا گیا۔ اس دوران میں میری ملاقات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام عکرمہ سے ہوئی تو میں نے انھیں اس امر سے آگاہ کیا۔ انھوں نے بڑی سختی سے مجھے روک دیا اور فرمایا کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا تھا کہ مسلمانوں میں سے کچھ لوگ مشرکین کے ساتھ رہتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف مشرکین کی جماعت میں اضافے کا سبب بنتے تھے۔ پھر جب کوئی تیر آتا اور ان میں سے کسی کو لگتا تو اسے قتل کر دیتا یا اسے تلوار ماری جاتی تو وہ قتل ہو جاتا۔ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''بے شک وہ لوگ جن کی روح فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں...... آخر آیت تک۔

اس روایت کو لیث بن سعد نے بھی ابوالاسود سے

روایت کیا ہے۔

فائدہ: یہ اس دور کی بات ہے جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے مکہ مکرمہ میں خلافت کا دعویٰ کیا تھا۔ انھوں نے اہل شام سے جنگ کرنے کے لیے اہل مدینہ کو ایک لشکر تیار کرنے کا حکم دیا۔ اس لشکر میں ابوالاسود کا نام بھی لکھا گیا تھا۔ حضرت عکرمہ نے انھیں سختی سے منع کیا۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی مذمت کی ہے جو مشرکین کی تعداد بڑھانے کے لیے ان کے ساتھ جاتے تھے، حالانکہ وہ دل سے مسلمانوں کے خلاف لڑنا نہیں چاہتے تھے۔ ابوالاسود کا بھی یہی حال تھا کہ وہ دل سے اہل شام کے خلاف لڑنا نہیں چاہتے تھے کیونکہ یہ جنگ فی سبیل اللہ نہیں بلکہ صرف ملک گیری کے لیے تھی، ان کا مقصد صرف ان کی تعداد کو بڑھانا تھا، اس لیے حضرت عکرمہ نے انھیں بڑی شدت کے ساتھ لشکر میں شمولیت سے منع کیا۔

(٢٠) [بَابٌ]: ﴿إِلَّا ٱلْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ ٱلرِّجَالِ وَٱلنِّسَآءِ﴾ الْآيَةَ [٩٨]

باب: 20- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''ہاں جو مردوں اور عورتوں میں سے کمزور ہیں'' کی تفسیر

٤٥٩٧ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ﴿إِلَّا ٱلْمُسْتَضْعَفِينَ﴾ قَالَ: كَانَتْ أُمِّي مِمَّنْ عَذَرَ اللهُ. [راجع: ١٣٥٧]

[4597] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے آیت کریمہ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ کے متعلق فرمایا کہ میری والدہ بھی ان ہی لوگوں میں سے تھیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے معذور قرار دیا تھا۔

(٢١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿فَأُوْلَٰٓئِكَ عَسَى ٱللَّهُ أَن يَعْفُوَ عَنْهُمْ﴾ [٩٩] الْآيَةَ

باب: 21- ارشاد باری تعالیٰ: ''قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں معاف کر دے.....'' کا بیان

٤٥٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْعِشَاءَ إِذْ قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ»، ثُمَّ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ: «اَللّٰهُمَّ! نَجِّ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اَللّٰهُمَّ نَجِّ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اَللّٰهُمَّ! نَجِّ الْوَلِيدَ ابْنَ الْوَلِيدِ، اَللّٰهُمَّ! نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اَللّٰهُمَّ! اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ». [راجع: ٧٩٧]

[4598] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ نبی ﷺ نماز عشاء پڑھ رہے تھے کہ آپ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا، پھر سجدہ کرنے سے پہلے یوں دعا کی: ''اے اللہ! عیاش بن ابو ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلۂ مضر کو سخت سزا دے۔ اے اللہ! انھیں ایسی قحط سالی میں مبتلا کر دے جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں قحط سالی آئی تھی۔

(٢٢) بَابٌ: ﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن مَّطَرٍ﴾ [١٠٢] الْآيَةَ

باب: 22- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''ہاں! اگر تم بارش (یا بیماری) کی وجہ سے ہتھیار پہننے میں تکلیف محسوس کرو تو انھیں اتار دینے میں کوئی حرج نہیں'' کا بیان

٤٥٩٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ﴿إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن مَّطَرٍ أَوْ كُنتُم مَّرْضَىٰ﴾ قَالَ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَكَانَ جَرِيحًا.

[4599] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے آیت کریمہ: ﴿إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّنْ مَّطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَّرْضَىٰ﴾ پڑھی اور فرمایا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ زخمی تھے، ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(٢٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ﴾ [١٢٧]

باب: 23- ارشاد باری تعالیٰ: ''لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں۔ آپ ان سے کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ تمھیں ان کے متعلق فتویٰ دیتا ہے اور وہ (بھی) جو کتاب میں تم پر پڑھا جاتا ہے ان یتیم عورتوں کے متعلق'' کا بیان

٤٦٠٠ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ﴾ قَالَتْ عَائِشَةُ: هُوَ الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ الْيَتِيمَةُ هُوَ وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا، فَأَشْرَكَتْهُ فِي مَالِهِ حَتَّى فِي الْعَذْقِ، فَيَرْغَبُ أَنْ يَنْكِحَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا رَجُلًا فَيَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ، بِمَا شَرِكَتْهُ، فَيَعْضُلُهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ.

[راجع: ٢٤٩٤]

[4600] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت: ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ ...... وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ کی تفسیر میں فرمایا: کسی آدمی کے پاس کوئی یتیم بچی ہوتی، وہ اس کا متولی بھی ہوتا اور وارث بھی۔ وہ لڑکی اس کو اپنے مال حتی کہ کھجور کے درخت میں بھی شریک کر لیتی۔ وہ مال کی وجہ سے اس کے ساتھ نکاح کرنے میں رغبت رکھتا اور کسی دوسرے سے اس کے نکاح کو ناپسند کرتا، مبادا وہ یتیم لڑکی کے شریک ہونے کے باعث اس کے مال میں شریک ہو جائے گا، اس لیے وہ اس لڑکی کو کسی دوسرے سے نکاح کرنے

میں رکاوٹ کھڑی کر دیتا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

(٢٤) [بَابٌ :] ﴿وَإِنِ ٱمْرَأَةٌ خَافَتْ مِنۢ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ [١٢٨]

باب: 24- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی طرف سے بدسلوکی یا بے رخی کا اندیشہ ہو......'' کی تفسیر

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : ﴿شِقَاقَ﴾ [٣٥]: تَفَاسُدَ ﴿وَأُحْضِرَتِ ٱلْأَنفُسُ ٱلشُّحَّ﴾ [١٢٨] قَالَ : هَوَاهُ فِي الشَّيْءِ يَحْرِصُ عَلَيْهِ ﴿كَٱلْمُعَلَّقَةِ﴾ [١٢٩] لَا هِيَ أَيِّمٌ وَلَا ذَاتُ زَوْجٍ . ﴿نُشُوزًا﴾ [٢٨]: بُغْضًا .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: شِقَاق کے معنی ہیں: فساد اور جھگڑا۔ وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ کے معنی ہیں: ہر نفس کو اپنے فائدے کا لالچ ہوتا ہے۔ كَالْمُعَلَّقَةِ کے معنی ہیں کہ نہ تو وہ بیوہ رہے اور نہ شوہر والی ہو۔ نُشُوْزًا کے معنی ہیں: بغض وعداوت۔

٤٦٠١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ : أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ﴿وَإِنِ ٱمْرَأَةٌ خَافَتْ مِنۢ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ قَالَتْ : الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِنْهَا، يُرِيدُ أَنْ يُفَارِقَهَا، فَتَقُولُ : أَجْعَلُكَ مِنْ شَأْنِي فِي حِلٍّ، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي ذٰلِكَ . [راجع: ٢٤٥٠]

[4601] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کے متعلق ''اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے زیادتی یا بے رخی کا خوف ہو......'' فرمایا: اس سے مراد ایسا مرد ہے جس کے پاس اس کی عورت رہتی ہو لیکن وہ اس سے کوئی میل جول نہیں رکھتا اور اسے وہ چھوڑ دینا چاہے تو عورت اسے کہے کہ میں تجھے اپنا حق معاف کر دیتی ہوں، یعنی میں تجھے اپنے حقوق سے بری کرتی ہوں۔ ایسی ہی صورت کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

(٢٥) بَابٌ : ﴿إِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ فِى ٱلدَّرْكِ ٱلْأَسْفَلِ مِنَ ٱلنَّارِ﴾ [١٤٥]

باب: 25- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''یقیناً منافق جہنم کے نچلے طبقے میں ہوں گے'' کا بیان

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : أَسْفَلَ النَّارِ . ﴿نَفَقًا﴾ [الأنعام: ٣٥]: سَرَبًا .

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: دَرْكِ الْأَسْفَلِ سے مراد جہنم کا نچلا طبقہ ہے اور نَفَقًا کے معنی ہیں: سرنگ

٤٦٠٢ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ : كُنَّا فِي حَلْقَةِ عَبْدِ اللهِ، فَجَاءَ

[4602] حضرت اسود رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حلقہ درس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک وہاں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ تشریف

حُذَيْفَةُ حَتّٰى قَامَ عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ أُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلٰى قَوْمٍ خَيْرٍ مِنْكُمْ، قَالَ الْأَسْوَدُ: سُبْحَانَ اللهِ، إِنَّ اللهَ يَقُولُ: ﴿إِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ فِي ٱلدَّرْكِ ٱلْأَسْفَلِ مِنَ ٱلنَّارِ﴾ فَتَبَسَّمَ عَبْدُ اللهِ وَجَلَسَ حُذَيْفَةُ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَقَامَ عَبْدُ اللهِ، فَتَفَرَّقَ أَصْحَابُهُ، فَرَمَانِي بِالْحَصَا، فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: عَجِبْتُ مِنْ ضَحِكِهِ وَقَدْ عَرَفَ مَا قُلْتُ، لَقَدْ أُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلٰى قَوْمٍ كَانُوا خَيْرًا مِنْكُمْ ثُمَّ تَابُوا، فَتَابَ اللهُ عَلَيْهِمْ.

لائے اور ہمارے پاس کھڑے ہو کر انھوں نے سلام کیا اور فرمایا کہ نفاق میں وہ جماعت بھی مبتلا ہو گئی تھی جو تم سے بہتر تھی۔ اسود نے کہا: سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: ''منافق، دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے۔'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسکرانے لگے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مسجد کے ایک کونے میں جا کر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اٹھ گئے اور آپ کے شاگرد بھی چلے گئے۔ اسود نے کہا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کنکری ماری تو میں ان کے پاس چلا آیا۔ انھوں نے فرمایا: مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے تبسم پر حیرت ہوئی، حالانکہ جو کچھ میں نے کہا تھا اسے وہ خوب سمجھتے تھے۔ یقیناً نفاق میں ایک ایسی قوم کو مبتلا کیا گیا جو تم سے بہتر تھے۔ پھر انھوں نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کر لی۔

فائدہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کچھ لوگ اسلام کا اقرار کرنے کے بعد مرتد ہو گئے اور مرض نفاق کا شکار ہوئے اور وہ بہتر لوگ تھے کیونکہ وہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں تھے اور صحابۂ کرام کا طبقہ تابعین کے طبقے سے بہتر ہے لیکن ان کے مرتد ہونے اور منافق بن جانے کی وجہ سے ان کے بہتر ہونے کا وصف جاتا رہا۔ ان میں سے جب کچھ تائب ہوئے تو ان کے بہتر ہونے کا وصف واپس آ گیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ان کو متنبہ کرنا چاہتے تھے کہ تم لوگ خیر القرون نہیں ہو، تمھیں بطریق اولی ڈرنا چاہیے کیونکہ اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اپنے اعمال پر وثوق کر کے بیٹھ جاؤ۔ اس طرح ایمان کے رخصت ہو جانے کا بھی اندیشہ ہے۔ یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی مرتد نہیں ہوا، البتہ کچھ اعراب (بدو) دین سے برگشتہ ضرور ہوئے تھے۔

(٢٦) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِنَّآ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ كَمَآ أَوْحَيْنَآ إِلَىٰ نُوحٍ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿وَيُونُسَ وَهَٰرُونَ وَسُلَيْمَٰنَ﴾ [١٦٣]

باب: 26- ارشاد باری تعالیٰ: ''ہم نے تمھاری طرف وحی بھیجی جیسا کہ نوح کی طرف وحی کی تھی ...... یونس، ہارون اور سلیمان علیہم السلام'' کا بیان

٤٦٠٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا يَنْبَغِي

[4603] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ کہے: میں یونس بن

لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى». [راجع: ٣٤١٢]

متی سے بہتر ہوں۔"

٤٦٠٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ: حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَالَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى، فَقَدْ كَذَبَ». [راجع: ٣٤١٥]

[4604] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جس نے کہا: میں یونس بن متی سے بہتر ہوں، اس نے جھوٹ بولا۔"

(٢٧) بَابٌ: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِن لَّمْ يَكُن لَّهَا وَلَدٌ﴾ [١٧٦]

باب: 27- (ارشاد باری تعالیٰ:) "لوگ آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں۔ آپ کہہ دیں کہ اللہ تمہیں کلالہ کے متعلق (یہ) فتویٰ دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص لا ولد مر جائے اور اس کی ایک ہی بہن ہو تو اسے ترکے کا نصف ملے گا اور اگر کلالہ عورت ہو تو اس کا بھائی اس کا وارث ہوگا بشرطیکہ میت کی اولاد نہ ہو" کا بیان

وَالْكَلَالَةُ: مَنْ لَمْ يَرِثْهُ أَبٌ أَوِ ابْنٌ، وَهُوَ مَصْدَرٌ، مِنْ تَكَلَّلَهُ النَّسَبُ.

کلالہ وہ ہے جس کا باپ یا بیٹا وارث نہ ہو اور یہ تَكَلَّلَهُ النَّسَبُ سے مصدر ہے۔

٤٦٠٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: آخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ بَرَاءَةٌ، وَآخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾. [راجع: ٤٣٦٤]

[4605] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: قرآن مجید کی جو آخری سورت نازل ہوئی وہ سورۂ براءت ہے اور جو آیت آخر میں نازل ہوئی وہ ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ ہے۔

(٥) [تَفْسِيرُ] سُورَةِ الْمَائِدَةِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ 5- تفسیر سورۃ المائدہ

(١) بَابٌ

باب: 1- بلا عنوان

﴿وَأَنتُمْ حُرُمٌ﴾ [١]: وَاحِدُهَا حَرَامٌ ﴿فِيمَا

وَأَنْتُمْ حُرُمٌ میں حُرُمٌ، حَرَامٌ کی جمع ہے، یعنی احرام

نَقْضِهِم مِّيثَٰقَهُمْ﴾ [١٣]: بِنَقْضِهِمْ ﴿ٱلَّتِي كَتَبَ ٱللَّهُ﴾ [٢١]: [جَعَلَ اللهُ]. ﴿تَبُوٓأَ﴾ [٢٩]: تَحْمِلَ. ﴿دَآئِرَةٌ﴾ [٥٢]: دَوْلَةٌ. وَقَالَ غَيْرُهُ: اَلْإِغْرَاءُ: اَلتَّسْلِيطُ، ﴿أُجُورَهُنَّ﴾ [٥]: مُهُورَهُنَّ. اَلْمُهَيْمِنُ: اَلْأَمِينُ، اَلْقُرْآنُ أَمِينٌ عَلٰى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ. وَقَالَ سُفْيَانُ: مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ ﴿لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُواْ ٱلتَّوْرَىٰةَ وَٱلْإِنجِيلَ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ﴾ ﴿مَخْمَصَةٍ﴾ [٣]: مَجَاعَةٍ ﴿وَمَنْ أَحْيَاهَا﴾ [٣٢]: يَعْنِي مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا إِلَّا بِحَقٍّ حَيِيَ النَّاسُ مِنْهُ جَمِيعًا ﴿شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا﴾ سَبِيلًا وَسُنَّةً ﴿فَإِنْ عُثِرَ﴾ [١٠٧]: ظَهَرَ ﴿ٱلْأَوْلَيَٰنِ﴾ وَاحِدُهُمَا أَوْلٰى.

باندھے ہوئے۔ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيثٰقَهُمْ میں نَقْضِهِمْ کے معنی ہیں: ان کے عہد کو توڑنے کی وجہ سے، یعنی لفظ ما زائدہ ہے۔ اَلَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ کے معنی ہیں: جسے اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دیا ہے۔ تَبُوْٓأَ کے معنی ہیں: تو اٹھا لے گا۔ دَآئِرَةٌ کے معنی ہیں: گردش زمانہ۔ دوسرے مفسرین نے کہا ہے: اَلْإِغْرَاءُ کے معنی ہیں: مسلط کرنا اور ڈال دینا۔ أُجُوْرَهُنَّ سے مراد عورتوں کے حق مہر ہیں۔ اَلْمُهَيْمِنُ کے معنی ہیں: امانت دار، یعنی قرآن کریم سابقہ تمام آسمانی کتب کا محافظ و نگران ہے۔ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں کہ تمام قرآن میں درج ذیل آیت سے زیادہ سخت اور گراں مجھ پر اور کوئی آیت نہیں: ''اس وقت تک تمھاری کوئی حیثیت نہیں جب تک تم تورات، انجیل اور تمھاری طرف نازل شدہ تعلیمات پر عمل نہ کرو۔'' مَخْمَصَةٍ کے معنی ہیں: بھوک۔ وَمَنْ اَحْيَاهَا کے معنی یہ ہیں کہ جس نے آدمی کا خون ناحق حرام خیال کیا گویا سب آدمی اس کی وجہ سے زندہ رہے۔ شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا کے معنی ہیں: راستہ اور طریقہ۔ عُثِرَ کے معنی ہیں: ظاہر ہونا۔ اَلْاَوْلَيٰنِ کا واحد اَوْلٰی ہے۔ اس سے مراد پہلے دو گواہ ہیں۔

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿ٱلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾ [٣]

باب:2- ارشاد باری تعالیٰ: ''آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا ہے'' کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿مَخْمَصَةٍ﴾ [٣]: مَجَاعَةٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: مَخْمَصَةٍ سے مراد بھوک ہے۔

٤٦٠٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسٍ، عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ: قَالَتِ الْيَهُودُ لِعُمَرَ: إِنَّكُمْ تَقْرَؤُونَ آيَةً لَوْ نَزَلَتْ فِينَا لَاتَّخَذْنَاهَا عِيدًا، فَقَالَ عُمَرُ:

[4606] طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ یہودیوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ لوگ ایک ایسی آیت کی تلاوت کرتے ہیں اگر وہ ہمارے ہاں نازل ہوتی تو ہم اس دن کو جشن کا دن مقرر کر لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنِّي لَأَعْلَمُ حَيْثُ أُنْزِلَتْ، وَأَيْنَ أُنْزِلَتْ، وَأَيْنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَيْثُ أُنْزِلَتْ، يَوْمَ عَرَفَةَ وَإِنَّا وَاللهِ بِعَرَفَةَ - قَالَ سُفْيَانُ: وَأَشُكُّ كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمْ لَا؟ - ﴿ٱلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾.

[راجع: ٤٥]

میں خوب اچھی طرح جانتا ہوں کہ آیت ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ......﴾ کہاں اور کب نازل ہوئی اور جب یہ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ اس وقت کہاں تشریف فرما تھے۔ اللہ کی قسم! ہم اس وقت میدان عرفات میں تھے۔ سفیان نے کہا: مجھے شک ہے کہ اس دن جمعہ تھا یا کوئی اور دن۔

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿فَلَمْ تَجِدُوا مَآءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا﴾ [٦]

باب:3- ارشاد باری تعالیٰ: ''پھر تمھیں پانی نہ مل رہا ہو تو پاک مٹی سے تیمم کرلیا کرو'' کی تفسیر

تَيَمَّمُوا: تَعَمَّدُوا، ﴿ءَآمِّينَ﴾ [٢]: عَامِدِينَ. أَمَّمْتُ وَتَيَمَّمْتُ وَاحِدٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَمَسْتُمُ﴾ [المائدة: ٦ والنساء: ٤٣]، وَ﴿تَمَسُّوهُنَّ﴾ [البقرة: ٢٣٦ والأحزاب: ٤٩]، وَ﴿ٱلَّتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ﴾ [النساء: ٢٣] وَالْإِفْضَاءُ: اَلنِّكَاحُ.

تَيَمَّمُوْا کے معنی ہیں: قصد کرو، آمِّيْنَ سے مراد ارادہ کرنے والے۔ أَمَّمْتُ اور تَيَمَّمْتُ دونوں ہم معنی ہیں، یعنی میں نے ارادہ کیا۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: لَمَسْتُمْ، تَمَسُّوْهُنَّ، وَالَّتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ اور الْإِفْضَاءُ کے معنی نکاح، یعنی جماع کے ہیں۔ مختلف آیات میں مذکورہ چار الفاظ لمس، مسّ، دُخول اور إفضاء کے معنی وطی، یعنی جماع کے ہیں۔

٤٦٠٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي، فَأَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَأَتَى النَّاسُ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوا: أَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ، أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَبِالنَّاسِ، وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ؟ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلٰى فَخِذِي قَدْ نَامَ، فَقَالَ:

[4607] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ جب ہم مقام بیداء یا ذات الجیش پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ کر کہیں گر گیا۔ رسول اللہ ﷺ اس کی تلاش میں وہاں ٹھہر گئے اور صحابۂ کرام نے بھی آپ کے ساتھ قیام کیا۔ وہاں نہ تو پانی کا کوئی چشمہ تھا اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہی تھا۔ صحابۂ کرام ؓ حضرت ابوبکر ؓ کے پاس آئے اور عرض کی: آپ دیکھتے نہیں ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ نے کیا کر رکھا ہے؟ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہیں ٹھہرا لیا ہے اور ہمیں بھی ٹھہرنے پر مجبور کر رکھا ہے، حالانکہ یہاں نہ تو پانی کا چشمہ ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے، چنانچہ حضرت ابوبکر ؓ آئے جبکہ رسول اللہ ﷺ

حَبَسْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَالنَّاسَ، وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ، وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي، وَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلٰى فَخِذِي، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ أَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ، فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ: فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا الْعِقْدُ تَحْتَهُ.

[راجع: ٣٣٤]

میری ران پر اپنا سر مبارک رکھ کر محو استراحت تھے۔ انھوں نے کہا: تم نے رسول اللہ ﷺ اور تمام لوگوں کو یہاں روک رکھا ہے، حالانکہ یہاں کہیں پانی کا چشمہ نہیں اور نہ ان کے پاس پانی ہی ہے۔ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: حضرت ابوبکر ؓ مجھ پر بہت خفا ہوئے اور جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا مجھے سخت سست کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کچوکے لگانے لگے۔ میں نے اس خیال سے کوئی حرکت نہ کی کہ رسول اللہ ﷺ میری ران پر اپنا سر مبارک رکھے ہوئے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ صبح بیدار ہوئے تو وہاں پانی وغیرہ کا کوئی نشان تک نہ تھا، اس وقت اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل کی تو حضرت اسید بن حضیر ؓ نے کہا: اے آل ابی بکر! یہ تمھاری کوئی پہلی برکت تو نہیں۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ جب ہم نے وہ اونٹ اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو ہار اسی کے نیچے سے مل گیا۔

٤٦٠٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: سَقَطَتْ قِلَادَةٌ لِي بِالْبَيْدَاءِ وَنَحْنُ دَاخِلُونَ الْمَدِينَةَ، فَأَنَاخَ النَّبِيُّ ﷺ وَنَزَلَ، فَثَنٰى رَأْسَهُ فِي حَجْرِي رَاقِدًا، أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَكَزَنِي لَكْزَةً شَدِيدَةً وَقَالَ: حَبَسْتِ النَّاسَ فِي قِلَادَةٍ، فَبِيَ الْمَوْتُ؛ لِمَكَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَدْ أَوْجَعَنِي، ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَيْقَظَ وَحَضَرَتِ الصُّبْحُ، فَالْتُمِسَ الْمَاءُ فَلَمْ يُوجَدْ، فَنَزَلَتْ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ﴾ الْآيَةَ، فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: لَقَدْ بَارَكَ اللهُ لِلنَّاسِ فِيكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ! مَا أَنْتُمْ

[4608] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ ہم مدینہ واپس آ رہے تھے کہ مقام بیداء پر میرا ہار گم ہو گیا۔ نبی ﷺ نے وہیں اپنی سواری روک دی اور نیچے اتر پڑے۔ پھر اپنا سر مبارک میری گود میں رکھ کر سو گئے۔ اس دوران میں حضرت ابوبکر ؓ تشریف لائے اور میرے سینے پر زور سے ہاتھ (مکا) مار کر فرمایا کہ ایک ہار کی وجہ سے تم نے لوگوں کو یہاں روک رکھا ہے لیکن میں رسول اللہ ﷺ کے آرام کی وجہ سے بے حس و حرکت بیٹھی رہی جبکہ مجھے بہت تکلیف ہوئی تھی۔ جب نبی ﷺ صبح کے وقت بیدار ہوئے تو پانی کی تلاش شروع ہوئی لیکن وہاں پانی کا نام و نشان تک نہ تھا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ﴾ حضرت اسید بن حضیر ؓ نے کہا: اے آل ابی بکر! تمھاری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے

إِلَّا بَرَكَةٌ لَهُمْ. [راجع: ٣٣٤]

لوگوں کو برکت عطا فرمائی ہے۔ یقیناً تم لوگوں کے لیے خیر و برکت کا باعث ہو۔

(٤) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿فَاذْهَبْ أَنتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ﴾ [٢٤]

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: ''تو اور تیرا رب دونوں جاؤ اوران سے لڑو، ہم تو یہیں بیٹھے ہیں'' کا بیان

٤٦٠٩ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مُخَارِقٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَمْدَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ: حَدَّثَنَا [الْأَشْجَعِيُّ] عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُخَارِقٍ، عَنْ طَارِقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ الْمِقْدَادُ يَوْمَ بَدْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا لَا نَقُولُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى: ﴿فَاذْهَبْ أَنتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ﴾ وَلٰكِنِ امْضِ وَنَحْنُ مَعَكَ، فَكَأَنَّهُ سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[4609] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن کہا: اللہ کے رسول! ہم آپ سے یہ نہیں کہیں گے جیسے بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا: ''تو اور تیرا رب دونوں جاؤ اور (ان سے) لڑو ہم یہیں بیٹھے ہیں۔'' لیکن آپ چلیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے تمام خدشات دور ہو گئے اور آپ بہت خوش ہوئے۔

وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُخَارِقٍ، عَنْ طَارِقٍ: أَنَّ الْمِقْدَادَ قَالَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٣٩٥٢]

امام وکیع نے سفیان سے، انھوں نے مخارق سے، انھوں نے طارق سے بیان کیا کہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے یہ بات نبی ﷺ سے کہی تھی۔

(٥) بَابٌ: ﴿إِنَّمَا جَزَاؤُا الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا﴾ [٣٣] الْآيَةَ

باب: 5- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کرتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے ہیں ان کی سزا بھی یہی ہے (کہ وہ بری طرح قتل کر دیے جائیں یا سولی چڑھا دیے جائیں)'' کا بیان

اَلْمُحَارَبَةُ لِلّٰهِ: اَلْكُفْرُ بِهِ.

اَلْمُحَارَبَةُ لِلّٰهِ ''اللہ سے جنگ لڑنے'' سے مراد اس کے ساتھ کفر کرنا ہے۔

٤٦١٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَلْمَانُ أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ: أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَذَكَرُوا وَذَكَرُوا، فَقَالُوا وَقَالُوا: قَدْ أَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ، فَالْتَفَتَ إِلَى أَبِي قِلَابَةَ وَهُوَ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَقَالَ: مَا تَقُولُ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ؟ أَوْ قَالَ: مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلَابَةَ؟ قُلْتُ: مَا عَلِمْتُ نَفْسًا حَلَّ قَتْلُهَا فِي الْإِسْلَامِ إِلَّا رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ، أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ، أَوْ حَارَبَ اللهَ وَرَسُولَهُ ﷺ، فَقَالَ عَنْبَسَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ بِكَذَا وَكَذَا، قُلْتُ: إِيَّايَ حَدَّثَ أَنَسٌ، قَالَ: قَدِمَ قَوْمٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَكَلَّمُوهُ، فَقَالُوا: قَدِ اسْتَوْخَمْنَا هٰذِهِ الْأَرْضَ، فَقَالَ: «هٰذِهِ نَعَمٌ لَنَا تَخْرُجُ لِتَرْعَى، فَاخْرُجُوا فِيهَا، فَاشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا»، فَخَرَجُوا فِيهَا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا، وَاسْتَصَحُّوا وَمَالُوا عَلَى الرَّاعِي فَقَتَلُوهُ، وَاطَّرَدُوا النَّعَمَ فَمَا يُسْتَبْطَأُ مِنْ هٰؤُلَاءِ، قَتَلُوا النَّفْسَ وَحَارَبُوا اللهَ وَرَسُولَهُ، وَخَوَّفُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، فَقُلْتُ: تَتَّهِمُنِي؟ قَالَ: حَدَّثَنَا بِهٰذَا أَنَسٌ قَالَ: وَقَالَ: يَا أَهْلَ كَذَا، إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا أَبْقَى اللهُ هٰذَا فِيكُمْ، وَمِثْلَ هٰذَا. [راجع: ٢٣٣]

[4610] حضرت ابو قلابہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے تو مجلس میں قسامت کا ذکر آ گیا۔ لوگوں نے کہا: قسامت میں قصاص ہوتا ہے۔ آپ سے پہلے خلفاء نے بھی اس میں قصاص لیا ہے۔ تب حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ ابو قلابہ کی طرف متوجہ ہوئے جبکہ وہ ان کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے پوچھا: عبداللہ بن زید! تمھاری اس کے متعلق کیا رائے ہے یا یوں کہا: اے ابو قلابہ! آپ اس کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ میں نے عرض کی: مجھے تو کوئی ایسی صورت معلوم نہیں کہ اسلام میں کسی کا قتل جائز ہو، سوائے اس شخص کے جو شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے یا کسی کو ناحق قتل کرے یا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہوئے مرتد ہو جائے۔ اس پر حضرت عنبسہ نے کہا: ہم سے تو حضرت انس نے ایسی ایسی حدیث بیان کی تھی۔ میں نے کہا: مجھ سے بھی انھوں نے یہ حدیث بیان کی تھی کہ کچھ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام پر بیعت کرنے کے بعد انھوں نے آپ ﷺ سے عرض کی: ہمیں اس شہر (مدینہ طیبہ) کی آب و ہوا موافق نہیں آئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے یہ اونٹ چرنے کے لیے باہر جا رہے ہیں تم بھی ان کے ساتھ وہاں چلے جاؤ۔ ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔'' چنانچہ وہ لوگ اونٹوں کے ساتھ چلے گئے، وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پیا تو وہ تندرست ہو گئے۔ اس کے بعد انھوں نے چرواہے پر حملہ کیا، اسے قتل کر کے اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ اب ایسے لوگوں سے قصاص لینے میں کیا تامل ہو سکتا تھا؟ انھوں نے ایک شخص کو قتل کیا، اللہ اور اس کے رسول کے خلاف بغاوت کی، پھر رسول اللہ ﷺ کو خوفزدہ کرنے کی کوشش کی۔ حضرت عنبسہ نے اس پر سبحان

اللہ کہا۔ میں نے کہا: کیا تم مجھے جھٹلانا چاہتے ہو؟ انھوں نے کہا: ایسا نہیں ہے۔ یہی حدیث حضرت انس نے مجھ سے بھی بیان کی تھی (لیکن میں نے اس لیے تعجب کا اظہار کیا کہ تمھیں حدیث یاد رہتی ہے)۔ راوی نے کہا کہ حضرت عنبسہ نے فرمایا: اے اہل شام! جب تک تمھارے ہاں ابوقلابہ یا اس جیسے عالم موجود رہیں گے تم ہمیشہ اچھے رہو گے۔

فائدہ: کسی نامعلوم قتل پر اس محلّے کے پچاس آدمی حلف اٹھائیں کہ ہم اس سے بریٔ الذمہ ہیں، قسامت کہلاتا ہے۔ قسامت میں قصاص ہے یا دیت؟ اس میں اختلاف ہے۔ راجح بات یہ ہے کہ قسامہ میں قصاص نہیں بلکہ اس میں صرف دیت دلائی جائے گی۔

(٦) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَٱلْجُرُوحَ قِصَاصٌ﴾ [٤٥]

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور زخموں میں بھی قصاص ہے'' کا بیان

٤٦١١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ - وَهِيَ عَمَّةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَطَلَبَ الْقَوْمُ الْقِصَاصَ، فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْقِصَاصِ، فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: لَا وَاللهِ! لَا تُكْسَرُ سِنُّهَا يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أَنَسُ! كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ»، فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْشَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ». [راجع: ٢٧٠٣]

[4611] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ان کی پھوپھی حضرت ربیع بنت نضر ؓ نے انصار کی ایک لڑکی کا سامنے والا دانت توڑ دیا۔ لڑکی والوں نے قصاص کا مطالبہ کیا اور اس غرض سے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی ﷺ نے بھی قصاص کا حکم دیا تو حضرت انس بن مالک کے چچا حضرت انس بن نضر ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! نہیں، اللہ کی قسم! اس کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے انس! اللہ کی کتاب میں قصاص ہی ہے۔'' اس دوران میں لڑکی والے معافی پر راضی ہو گئے اور انھوں نے دیت قبول کر لی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ کا نام لے کر قسم اٹھا لیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو ضرور سچا کر دیتا ہے۔''

(٧) بَابٌ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ﴾ [٦٧]

باب: 7- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اے رسول! جو کچھ تمھارے رب کی طرف سے تمھاری طرف اتارا گیا ہے اسے دوسروں تک پہنچا دو'' کا بیان

٤٦١٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللهُ يَقُولُ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ﴾ الْآيَةَ. [راجع: ٣٢٣٤]

[4612] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جو شخص بھی تم سے یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ پر جو کچھ نازل کیا تھا، آپ نے اس میں سے کچھ چھپا لیا تھا تو اس نے یقیناً جھوٹ بولا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے: ''اے پیغمبر! جو کچھ تمھارے رب کی طرف سے تمھاری طرف نازل کیا گیا ہے، اسے لوگوں تک پہنچا دو۔''

(٨) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ ٱللَّهُ بِٱللَّغْوِ فِىٓ أَيْمَٰنِكُمْ﴾ [٨٩]

باب: 8- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ تعالیٰ تمھاری مہمل اور لغو قسموں پر مؤاخذہ نہیں کرے گا'' کا بیان

٤٦١٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ [سَلَمَةَ]: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ ٱللَّهُ بِٱللَّغْوِ فِىٓ أَيْمَٰنِكُمْ﴾ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ: لَا وَاللهِ، وَبَلٰى وَاللهِ. [انظر: ٦٦٦٣]

[4613] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ درج ذیل آیت کریمہ: ''اللہ تعالیٰ تم سے تمھاری فضول قسموں پر مؤاخذہ نہیں کرے گا۔'' کسی کے اس طرح قسم کھانے کے بارے میں نازل ہوئی تھی، نہیں! اللہ کی قسم، ہاں! اللہ کی قسم۔

٤٦١٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ أَبَاهَا كَانَ لَا يَحْنَثُ فِي يَمِينٍ حَتّٰى أَنْزَلَ اللهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَا أَرٰى يَمِينًا أُرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا قَبِلْتُ رُخْصَةَ اللهِ، وَفَعَلْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ. [انظر: ٦٦٢١]

[4614] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ ان کے والد گرامی اپنی قسم کی خلاف ورزی نہیں کرتے تھے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے کفارۂ قسم کا حکم نازل فرمایا تو حضرت ابوبکر ؓ نے کہا: اب اگر قسم کے علاوہ کوئی دوسری چیز مجھے اس سے بہتر معلوم ہوتی ہے تو میں اللہ کی دی ہوئی رخصت پر عمل کرتا ہوں اور وہی کام کرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے۔

(٩) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تُحَرِّمُوا۟ طَيِّبَـٰتِ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكُمْ﴾ [٨٧]

باب:9- ارشاد باری تعالیٰ: ''اے ایمان والو! تم ان پاکیزہ چیزوں کو خود پر حرام نہ کرو جنھیں اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے حلال کیا ہے'' کا بیان

٤٦١٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا: أَلَا نَخْتَصِي؟ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ، فَرَخَّصَ لَنَا بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ نَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تُحَرِّمُوا۟ طَيِّبَـٰتِ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكُمْ﴾. [انظر: ٥٠٧١، ٥٠٧٥]

[4615] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ جہاد پر جاتے تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں نہیں ہوا کرتی تھیں۔ ہم نے کہا کہ ایسے حالات میں ہم خود کو خصی نہ کر لیں؟ لیکن نبی ﷺ نے ہمیں اس سے منع کر دیا، اس کے بعد آپ نے ہمیں اس امر کی اجازت دی کہ ہم کسی عورت سے کپڑے کے عوض شادی کر لیں۔ پھر آپ نے تائید کے طور پر یہ آیت پڑھی: ''اے ایمان والو! تم خود پر ان پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ کرو جنھیں اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے حلال کیا ہے۔''

فائدہ: نکاح متعہ آغاز اسلام میں جائز تھا جسے غزوۂ خیبر میں منسوخ کر دیا گیا۔ پھر غزوۂ اوطاس میں محض تین دن کے لیے اجازت ہوئی، پھر ہمیشہ کے لیے اسے ختم کر دیا گیا۔ کتاب و سنت سے اس کی حرمت ثابت ہے۔

(١٠) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِنَّمَا ٱلْخَمْرُ وَٱلْمَيْسِرُ وَٱلْأَنصَابُ وَٱلْأَزْلَـٰمُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ ٱلشَّيْطَـٰنِ﴾ [٩٠]

باب:10- ارشاد باری تعالیٰ: ''یہ شراب، یہ جوا، یہ آستانے اور پانسے سب گندے شیطانی کام ہیں'' کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿وَٱلْأَزْلَـٰمُ﴾: اَلْقِدَاحُ يَقْتَسِمُونَ بِهَا فِي الْأُمُورِ. وَالنُّصُبُ: أَنْصَابٌ يَذْبَحُونَ عَلَيْهَا. وَقَالَ غَيْرُهُ: اَلزَّلَمُ: اَلْقِدْحُ لَا رِيشَ لَهُ وَهُوَ وَاحِدُ الْأَزْلَامِ. وَالْاِسْتِقْسَامُ: أَنْ يُجِيلَ الْقِدَاحَ، فَإِنْ نَهَتْهُ انْتَهٰى، وَإِنْ أَمَرَتْهُ فَعَلَ مَا تَأْمُرُهُ بِهِ - يُجِيلُ: يُدِيرُ - وَقَدْ أَعْلَمُوا الْقِدَاحَ أَعْلَامًا بِضُرُوبٍ، يَسْتَقْسِمُونَ بِهَا،

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اَزْلَام سے مراد وہ تیر ہیں جن کے ذریعے سے وہ اپنے معاملات میں قسمت آزمائی کرتے تھے۔ نُصُب سے وہ آستانے مراد ہیں جہاں وہ جانور ذبح کرتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ دوسروں نے کہا کہ زَلَم سے مراد وہ تیر ہے جس کا پَر نہ ہو۔ یہ مفرد ہے جس کی جمع اَزْلَام ہے۔ اَلْاِسْتِقْسَامُ یہ ہے کہ تیروں کو گھمایا جاتا۔ اگر وہ منع کر دیتا تو کام سے رک جاتے

وَفَعَلْتُ مِنْهُ قَسَمْتُ، وَالْقُسُومُ: الْمَصْدَرُ.

اور اگر حکم دیتا تو اس کے مطابق عمل کرتے۔ یُجِیلُ کے معنی ہیں: گھماتے۔ دراصل ان لوگوں نے تیروں پر مختلف قسم کے نشانات لگا رکھے تھے اور ان کے ذریعے سے فال نکالتے تھے۔ اَلْاِسْتِقْسَامُ سے ثلاثی مجرد قَسَمْتُ ہے اور اس کا مصدر قُسُوم آتا ہے۔

٤٦١٦ - **حَدَّثَنَا** إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَإِنَّ فِي الْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ لَخَمْسَةَ أَشْرِبَةٍ، مَا فِيهَا شَرَابُ الْعِنَبِ. [انظر: ٥٥٧٩]

[4616] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: شراب کی حرمت نازل ہوئی تو مدینہ طیبہ میں اس وقت پانچ قسم کی شراب استعمال ہوتی لیکن انگوری شراب کا استعمال نہیں ہوتا تھا۔

فائدہ: انگور کی شراب بالکل معدوم نہ تھی بلکہ اس کا استعمال بہت کم ہوتا تھا، چنانچہ حضرت عمر ؓ سے مروی ایک حدیث میں انگوری شراب کا بھی ذکر آتا ہے۔

٤٦١٧ - **حَدَّثَنَا** يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَا كَانَ لَنَا خَمْرٌ غَيْرُ فَضِيخِكُمْ هٰذَا الَّذِي تُسَمُّونَهُ الْفَضِيخَ، فَإِنِّي لَقَائِمٌ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَفُلَانًا وَفُلَانًا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: وَهَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ؟ فَقَالُوا: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: حُرِّمَتِ الْخَمْرُ، قَالُوا: أَهْرِقْ هٰذِهِ الْقِلَالَ يَا أَنَسُ! قَالَ: فَمَا سَأَلُوا عَنْهَا وَلَا رَاجَعُوهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ. [راجع: ٢٤٦٤]

[4617] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم لوگ تمھاری تیار کردہ فضیخ نامی شراب کے علاوہ کوئی دوسری شراب استعمال نہیں کرتے تھے۔ یہ نام "فضیخ" تم نے خود ہی تجویز کیا ہے۔ میں کھڑا حضرت ابوطلحہ ؓ کو شراب پلا رہا تھا اور فلاں، فلاں کو بھی، اس دوران میں ایک صاحب آئے اور انھوں نے کہا: کیا تمھیں کچھ خبر بھی ہے؟ لوگوں نے پوچھا: کیا بات ہے؟ اس نے کہا: شراب کو حرام کر دیا گیا ہے۔ شراب پینے والوں نے فوراً کہا: اے انس! اب ان شراب کے مٹکوں کو بہا دو۔ انھوں نے اس آدمی کی اطلاع کے بعد ایک قطرہ بھی نہ طلب کیا اور نہ اسے استعمال ہی کیا۔

٤٦١٨ - **حَدَّثَنَا** صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: صَبَّحَ أُنَاسٌ

[4618] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: غزوۂ اُحد میں کچھ لوگوں نے صبح صبح شراب پی تھی

1 صحيح البخاري، ؟ حديث :4619.

غَدَاةَ أُحُدٍ الْخَمْرَ، فَقُتِلُوا مِنْ يَوْمِهِمْ جَمِيعًا شُهَدَاءَ، وَذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِهَا. [راجع: ٢٨١٥]

اور اسی دن وہ شہید کر دیے گئے۔ اس وقت شراب حرام نہ ہوئی تھی۔

٤٦١٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى وَابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلٰى مِنْبَرِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ: أَمَّا بَعْدُ! أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ: مِنَ الْعِنَبِ، وَالتَّمْرِ، وَالْعَسَلِ، وَالْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ. وَالْخَمْرُ: مَا خَامَرَ الْعَقْلَ. [انظر: ٥٥٨١، ٥٥٨٨، ٥٥٨٩، ٧٣٣٧]

[4619] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ نبی ﷺ کے منبر پر کھڑے ہو کر فرما رہے تھے: اما بعد! لوگو! جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ پانچ چیزوں سے تیار کی جاتی تھی: انگور، کھجور، شہد، گیہوں (گندم) اور جو سے، البتہ شراب ہر وہ چیز ہے جو عقل کو ڈھانپ لے۔

(١١) - بَابٌ: ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا﴾ الْآيَةَ [٩٣]

باب: 11- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے انھیں اس بات پر کوئی گناہ نہیں ہوگا جو وہ پہلے کھا پی چکے ہیں......'' کا بیان

٤٦٢٠ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّ الْخَمْرَ الَّتِي هُرِيقَتِ: الْفَضِيخُ. وَزَادَنِي مُحَمَّدٌ الْبِيكَنْدِيُّ عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ قَالَ: كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ، فَنَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: اُخْرُجْ فَانْظُرْ مَا هٰذَا الصَّوْتُ، قَالَ: فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ: هٰذَا مُنَادٍ يُنَادِي: أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ، فَقَالَ لِي: اِذْهَبْ فَأَهْرِقْهَا، قَالَ: فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ، قَالَ: وَكَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيخَ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللهُ:

[4620] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شراب بہائی گئی تھی اس کا نام ''فضیخ'' تھا۔ محمد بیکندی نے ابونعمان سے یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا کہ شراب کی حرمت نازل ہوئی۔ آپ ﷺ نے منادی کو حکم دیا تو اس نے اعلان کرنا شروع کر دیا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: (انس!) باہر جا کر دیکھو یہ آواز کیسی ہے؟ میں نے باہر آ کر دیکھا اور (واپس آ کر) بتلایا ایک منادی اعلان کر رہا ہے: خبردار! شراب کو حرام کر دیا گیا ہے۔ یہ سنتے ہی انھوں نے حکم دیا: جاؤ اور اس شراب کو بہا دو، چنانچہ مدینے کی گلیوں میں شراب بہنے لگی۔ راوی نے بیان کیا: ان دنوں فضیخ شراب نوش کی جاتی تھی۔ شراب بہتی دیکھ کر کچھ لوگ کہنے

﴿لَيْسَ عَلَى ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوٓا۟﴾. [راجع: ٢٤٦٤]

لگے: کچھ لوگوں نے شراب سے اپنا پیٹ بھر رکھا تھا اور اسی حالت میں وہ شہید کر دیے گئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس پس منظر میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے، ان پر کوئی گناہ نہیں جو وہ پہلے پی چکے ہیں۔''

(١٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿لَا تَسْـَٔلُوا۟ عَنْ أَشْيَآءَ إِن تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ [١٠١]

باب: 12- ارشاد باری تعالیٰ: ''(اے ایمان والو!) ایسی باتوں کے متعلق سوال نہ کیا کرو کہ اگر وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمھیں ناگوار ہوں'' کی تفسیر

٤٦٢١ - حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَارُودِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ، قَالَ: «لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا»، قَالَ: فَغَطَّى أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وُجُوهَهُمْ لَهُمْ خَنِينٌ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ أَبِي؟ قَالَ: «أَبُوكَ فُلَانٌ»، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَا تَسْـَٔلُوا۟ عَنْ أَشْيَآءَ إِن تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾.

رَوَاهُ النَّضْرُ وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ. [راجع: ٩٣]

[4621] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے خطبہ دیا۔ میں نے اس جیسا خطبہ کبھی نہیں سنا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''جو حقائق میں جانتا ہوں اگر وہ تمھیں معلوم ہو جائیں تو تم ہنسو کم اور روو زیادہ۔'' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے اپنے چہرے ڈھانپ لیے اور ان کے رونے کی آواز آنے لگی۔ اس موقع پر ایک آدمی نے پوچھا: میرے والد کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تیرا والد فلاں شخص ہے۔'' اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ''تم ایسی باتیں مت پوچھو، اگر تم پر وہ ظاہر کر دی جائیں تو تمھیں ناگوار گزریں۔''

اس حدیث کو نضر اور روح بن عبادہ نے حضرت شعبہ سے بیان کیا ہے۔

٤٦٢٢ - حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْجُوَيْرِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ قَوْمٌ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتِهْزَاءً فَيَقُولُ الرَّجُلُ: مَنْ أَبِي؟ وَيَقُولُ الرَّجُلُ تَضِلُّ

[4622] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ سے مذاق کے طور پر سوالات کرتے تھے۔ کوئی آدمی کہتا: میرا باپ کون ہے؟ کوئی دوسرا پوچھتا: میری اونٹنی گم ہو گئی ہے وہ کہاں ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: ''اے ایمان والو!

نَاقَتُهُ: أَيْنَ نَاقَتِي؟ فَأَنْزَلَ اللهُ فِيهِمْ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَسْـَٔلُوا۟ عَنْ أَشْيَآءَ إِن تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الْآيَةِ كُلِّهَا.

تم ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمھیں ناگوار ہوگی......"

فائدہ: دراصل منافقین رسول اللہ ﷺ سے مذاق اور استہزاء کے طور پر فضول اور غیر ضروری سوالات کرتے تھے اور سادہ لوح مسلمانوں کو بھی اس قسم کے سوالات کی ترغیب دیتے تھے۔

(١٣) بَابٌ: ﴿مَا جَعَلَ ٱللَّهُ مِنۢ بَحِيرَةٍ وَلَا سَآئِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ﴾ [١٠٣]

باب: 13- (ارشاد باری تعالیٰ:) "اللہ تعالیٰ نے نہ بحیرہ کو کوئی چیز بنایا ہے، نہ سائبہ کو، نہ وصیلہ کو اور نہ حام کو" کا بیان

﴿وَإِذْ قَالَ ٱللَّهُ﴾ [١١٦] يَقُولُ: قَالَ اللهُ، وَإِذْ هَاهُنَا صِلَةٌ. اَلْمَائِدَةُ أَصْلُهَا مَفْعُولَةٌ، كَعِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ، وَتَطْلِيقَةٍ بَائِنَةٍ، وَالْمَعْنٰى مِيدَ بِهَا صَاحِبُهَا مِنْ خَيْرٍ، يُقَالُ: مَادَنِي يَمِيدُنِي. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿مُتَوَفِّيكَ﴾ [آل عمران: ٥٥]: مُمِيتُكَ.

وَ إِذْ قَالَ اللّٰهُ میں لفظ قَالَ، یَقُوْلُ کے معنی میں ہے۔ إِذْ کا لفظ زائد ہے۔ گویا عبارت قَالَ اللّٰهُ ہے۔ لفظ المَائِدَةُ دراصل اسم مفعول کے معنی دیتا ہے جیسا کہ عِیشَةٍ رَّاضِیَةٍ اور تَطْلِیقَةٍ بَائِنَةٍ میں ہے، یعنی مِیدَ بِهَا صَاحِبُهَا: اس کے ذریعے سے خیر و بھلائی دی گئی ہے۔ کہا جاتا ہے: مَادَنِي اور یَمِیدُنِي جب آدمی کسی کو توشہ دے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مُتَوَفِّیْكَ کے معنی ہیں: میں تجھے موت دینے والا ہوں۔

وضاحت: آخری لفظ "مُتَوَفِّیْكَ" سورۃ المائدہ میں نہیں بلکہ سورۂ آل عمران میں ہے جسے فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کی مناسبت سے یہاں بیان کیا گیا ہے۔

٤٦٢٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: اَلْبَحِيرَةُ: الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ، فَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ. وَالسَّائِبَةُ: كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ، فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ. قَالَ: وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

[4623] حضرت سعید بن مسیّب سے روایت ہے، انھوں نے کہا: بحیرہ وہ اونٹنی ہے جس کا دودھ بتوں کے لیے روک دیا جاتا اور کوئی شخص بھی اس کے دودھ کو دوہنے کا مجاز نہ ہوتا تھا۔ اور سائبہ اس اونٹنی کو کہتے تھے جسے کفار اپنے دیوتاؤں کے نام پر آزاد کر دیتے تھے۔ اس سے بار برداری یا سواری کا کام نہ لیا جاتا تھا۔ وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے عمرو

«وَرَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ». وَالْوَصِيلَةُ: اَلنَّاقَةُ الْبِكْرُ تُبَكِّرُ فِي أَوَّلِ نِتَاجِ الْإِبِلِ بِأُنْثَى ثُمَّ تُثَنِّي بَعْدُ بِأُنْثَى، وَكَانُوا يُسَيِّبُونَهُمْ لِطَوَاغِيتِهِمْ إِنْ وَصَلَتْ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى لَيْسَ بَيْنَهُمَا ذَكَرٌ. وَالْحَامُ: فَحْلُ الْإِبِلِ يَضْرِبُ الضِّرَابَ الْمَعْدُودَ، فَإِذَا قَضَى ضِرَابَهُ وَدَعُوهُ لِلطَّوَاغِيتِ وَأَعْفَوْهُ مِنَ الْحَمْلِ، فَلَمْ يُحْمَلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ، وَسَمَّوْهُ الْحَامِي.

بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ وہ اپنی انتڑیوں کو جہنم میں گھسیٹ رہا تھا۔ یہ پہلا شخص تھا جس نے دیوتاؤں کے نام پر جانور چھوڑنے کی رسم نکالی تھی۔'' (سعید بن مسیب نے کہا کہ) وصیلہ اس جوان اونٹنی کو کہتے تھے جو پہلی مرتبہ مادہ بچہ جنم دیتی، پھر دوسری مرتبہ بھی مادہ بچہ پیدا کرتی۔ اسے بھی وہ بتوں کے نام پر آزاد کر دیتے تھے بشرطیکہ وہ مسلسل دو مرتبہ مادہ بچہ پیدا کرتی اور درمیان میں کوئی نر بچہ پیدا نہ ہوتا۔ حام اس نر اونٹ کو کہتے جو ایک مقرر مقدار میں کسی اونٹنی سے جفتی کرتا۔ جب وہ مقرر مقدار پوری کر لیتا تو اسے بھی بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے۔ اس پر نہ بوجھ لادا جاتا اور نہ اس پر سواری ہی کرنے کی کسی کو اجازت ہوتی۔ اسے وہ حام کا نام دیتے تھے۔

وَقَالَ لِي أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: سَمِعْتُ سَعِيدًا يُخْبِرُهُ بِهٰذَا. قَالَ: وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، نَحْوَهُ، وَرَوَاهُ ابْنُ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ. [راجع: ٣٥٢١]

ابو الیمان نے کہا: ہمیں شعیب نے خبر دی، انھوں نے امام زہری سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت سعید بن مسیّب سے یہ حدیث سنی، انھوں نے کہا: حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث سنی۔ ابن ہاد نے ابن شہاب سے، وہ سعید بن مسیّب سے، وہ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث سنی۔

٤٦٢٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْكِرْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، وَرَأَيْتُ عَمْرًا يَجُرُّ قُصْبَهُ، وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ». [راجع: ١٠٤٤]

[4624] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے دیکھا کہ جہنم کی آگ کا کچھ حصہ دوسرے حصے کو کھا رہا تھا۔ اس دوران میں میں نے عمرو بن خزاعی کو دیکھا کہ وہ اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا۔ اور وہ پہلا شخص تھا جس نے سب سے پہلے دیوتاؤں کے نام اونٹنیاں چھوڑنے کی رسم ایجاد کی تھی۔''

(١٤) بَابٌ: ﴿وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ﴾ [١١٧]

٤٦٢٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا»، ثُمَّ قَالَ: «﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ﴾» [الأنبياء: ١٠٤] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، ثُمَّ قَالَ: «أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ، أَلَا وَإِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أُصَيْحَابِي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ﴾ فَيُقَالُ: إِنَّ هٰؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ».

[راجع: ٣٣٤٩]

باب: 14- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور جب تک میں ان میں موجود رہا ان پر نگراں رہا، پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو پھر تو ہی ان پر نگران تھا اور تو ہی تمام چیزوں کی خوب نگرانی کرنے والا ہے'' کا بیان

[4625] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''لوگو! تم قیامت کے دن اللہ کے حضور ننگے پاؤں ننگے بدن اور بے ختنہ جمع کیے جاؤ گے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''جیسے ہم نے اول دفعہ پیدائش کی تھی اسی طرح دوبارہ کریں گے۔ یہ ہمارے ذمے وعدہ ہے اور ہم اسے ضرور کر کے رہیں گے.....'' پھر فرمایا: ''سن لو! قیامت کے دن ساری خلقت میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔ پھر میری امت کے کچھ لوگ حاضر کیے جائیں گے جنھیں فرشتے بائیں جانب لے چلیں گے۔ میں کہوں گا: یا رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ جواب ملے گا: آپ نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد کیا کیا نئی باتیں نکال لی تھیں۔ میں اس وقت وہی کچھ کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا: ''جب تک میں ان لوگوں میں رہا ان کا حال دیکھتا رہا، پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو اس کے بعد تو ہی ان پر نگران تھا۔'' آگے سے جواب ملے گا: جب تم ان سے جدا ہو گئے تھے تو یہ لوگ اپنی ایڑیوں کے بل اسلام سے برگشتہ ہو گئے تھے۔''

فائدہ: اس حدیث اور آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کو غیب کا علم نہیں ہوتا، مگر اتنا ہی جتنا اللہ تعالیٰ انھیں بتا دے، نیز انبیاء علیہم السلام کے رخصت ہونے کے بعد انھیں اپنی امت کے اعمال کی خبر نہیں ہوتی۔ "أُصَيْحَابِي" سے مراد جملہ اہل بدعت ہیں جن کا اوڑھنا بچھونا ہی بدعات و رسومات ہیں۔ ان کے متعلق رسول اللہ ﷺ پہلے نرم گوشہ رکھیں گے، پھر جب حقیقت حال سے آگاہ ہوں گے تو ان سے اعلان بے زاری فرمائیں گے۔ أعاذنا الله منهم أجمعين. آمين ـ يا رب العالمين.

(١٥) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ﴾ الْآيَةَ [١١٨]

باب:15- ارشاد باری تعالیٰ: ''اگر تو انھیں عذاب دے تو بلاشبہ یہ تیرے بندے ہیں......'' کا بیان

٤٦٢٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ، وَإِنَّ نَاسًا يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾». [راجع: ٣٣٤٩]

[4626] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''(قیامت کے دن) تمھیں جمع کیا جائے گا۔ پھر کچھ لوگوں کو بائیں جانب (جہنم کی طرف) لے جایا جائے گا، اس وقت میں وہی کہوں گا جو ایک نیک بندے نے کہا تھا: ''جب تک میں ان میں رہا ان کے حالات دیکھتا رہا...... آخر آیت اَلْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تک۔

(٦) سُورَةُ الْأَنْعَامِ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — 6- تفسیر سورۂ انعام

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿ثُمَّ لَمْ تَكُن فِتْنَتُهُمْ﴾ [٢٣]: مَعْذِرَتُهُمْ. ﴿مَّعْرُوشَاتٍ﴾ [١٤١]: مَا يُعْرَشُ مِنَ الْكَرْمِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ. ﴿حَمُولَةً﴾ [١٤٢]: مَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا. ﴿وَلَلَبَسْنَا﴾ [٩]: لَشَبَّهْنَا. ﴿لِأُنذِرَكُم بِهِ﴾ [١٩] أَهْلَ مَكَّةَ ﴿وَيَنْأَوْنَ﴾ [٢٦]: يَتَبَاعَدُونَ. ﴿تُبْسَلَ﴾: [٧٠] تُفْضَحَ. ﴿أُبْسِلُوا﴾ [٧٠]: أُفْضِحُوا. ﴿بَاسِطُوا أَيْدِيهِمْ﴾ [٩٣]: الْبَسْطُ: الضَّرْبُ. ﴿اسْتَكْثَرْتُم﴾ [١٢٨]: أَضْلَلْتُمْ كَثِيرًا. ﴿مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ﴾ [١٣٦]: جَعَلُوا لِلَّهِ مِنْ ثَمَرَاتِهِمْ وَمَالِهِمْ نَصِيبًا، وَلِلشَّيْطَانِ وَالْأَوْثَانِ نَصِيبًا. ﴿أَكِنَّةً﴾ [٢٥] وَاحِدُهَا كِنَانٌ. ﴿أَمَّا اشْتَمَلَتْ﴾ [١٤٣، ١٤٤]: يَعْنِي هَلْ تَشْتَمِلُ إِلَّا عَلَى ذَكَرٍ أَوْ

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ کے معنی ہیں: پھر ان کا کوئی اور عذر نہیں ہوگا۔ مَعْرُوشَاتٍ کے معنی ہیں: انگور وغیرہ کے وہ باغات جو چھتوں پر چڑھائے جاتے ہیں، یعنی جس کی بیل ہوتی ہے۔ حَمُوْلَةً کے معنی ہیں: وہ جانور جن پر بار برداری کی جاتی ہے۔ لَلَبَسْنَا کے معنی ہیں: ہم خلط ملط کر دیں گے۔ لِأُنْذِرَكُمْ بِهٖ سے مراد اہل مکہ ہیں اور وَيَنْأَوْنَ کے معنی ہیں: دور ہو جاتے ہیں۔ تُبْسَلَ کے معنی ہیں: رسوا کیا جائے اور اُبْسِلُوْا کا مطلب ہے: وہ ذلیل کیے گئے۔ بَاسِطُوْا اَيْدِيْهِمْ میں اَلْبَسْطُ بمعنی مارنا ہے۔ اِسْتَكْثَرْتُمْ یعنی تم نے بہتوں کو گمراہ کیا۔ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ سے مراد یہ ہے کہ انھوں نے اپنے پھلوں اور اموال میں سے کچھ حصہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے کر دیا اور کچھ شیطان اور دیوتاؤں کے لیے ٹھہرا دیا۔ أَكِنَّةً کے معنی ہیں:

أُنْثَى؟ فَلِمَ تُحَرِّمُونَ بَعْضًا وَتُحِلُّونَ بَعْضًا؟ ﴿مَسْفُوحًا﴾: [١٤٥] مُهْرَاقًا. ﴿صَدَفَ﴾ [١٥٧]: أَعْرَضَ. أُبْلِسُوا: أُويِسُوا. ﴿أُبْسِلُوا﴾ [٧٠]: أُسْلِمُوا. ﴿سَرْمَدًا﴾ [القصص: ٧١، ٧٢]: دَائِمًا. ﴿اسْتَهْوَتْهُ﴾ [٧١]. أَضَلَّتْهُ. ﴿تَمْتَرُونَ﴾ [٢]: تَشُكُّونَ. ﴿وَقْرًا﴾ [٢٥]: صَمَمٌ، وَأَمَّا الْوِقْرُ فَإِنَّهُ الْحِمْلُ. ﴿أَسَاطِيرُ﴾ [٢٥]: وَاحِدُهَا أُسْطُورَةٌ وَإِسْطَارَةٌ وَهِيَ التُّرَّهَاتُ. ﴿الْبَأْسَاءُ﴾ [٤٢]: مِنَ الْبَأْسِ، وَيَكُونُ مِنَ الْبُؤْسِ. ﴿جَهْرَةً﴾ [٤٧]: مُعَايَنَةً. ﴿الصُّورِ﴾ [٧٣]: جَمَاعَةُ صُورَةٍ كَقَوْلِهِ سُورَةٌ وَسُوَرٌ. ﴿مَلَكُوتَ﴾ [٧٥]: وَمُلْكٌ، [مِثْلُ] رَهَبُوتٌ، رَحَمُوتٌ، وَتَقُولُ: تُرْهَبُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تُرْحَمَ. ﴿جَنَّ﴾ [٧٦]: أَظْلَمَ. ﴿تَعَالَى﴾ [١٠٠]: عَلَا ﴿وَإِن تَعْدِلْ﴾ [٧٠]: تُقْسِطْ، لَا يُقْبَلُ مِنْهَا فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ. يُقَالُ: عَلَى اللهِ حُسْبَانُهُ: أَيْ حِسَابُهُ، وَيُقَالُ: ﴿حُسْبَانًا﴾ [٩٦]: مَرَامِيَ وَ﴿رُجُومًا لِّلشَّيَاطِينِ﴾ [الملك: ٥]. ﴿مُسْتَقَرٌّ﴾ [٩٨]: فِي الصُّلْبِ وَ﴿وَمُسْتَوْدَعٌ﴾: فِي الرَّحِمِ. الْقِنْوُ: الْعِذْقُ، وَالِاثْنَانِ قِنْوَانِ، وَالْجَمَاعَةُ أَيْضًا قِنْوَانٌ، مِثْلُ [صِنْوٍ] وَ﴿صِنْوَانٌ﴾.

پردہ۔ اس کی واحد کِنَانٌ ہے۔ اَمَّا اشْتَمَلَتْ کا مفہوم یہ ہے کہ رحم میں نر اور مادہ دونوں ہوتے ہیں تو پھر کچھ کو حرام اور کچھ کو حلال کیوں بناتے ہو؟ مَسْفُوْحًا کے معنی ہیں: بہایا ہوا خون۔ صَدَفَ کے معنی روگردانی کرنا، اُبْلِسُوا کے معنی نا امید ہونا اور اُبْسِلُوْا کے معنی ہیں: ہلاکت کے سپرد کر دیے گئے۔ سَرْمَدًا کے معنی ہیں: ہمیشہ۔ اِسْتَهْوَتْهُ کے معنی ہیں: گمراہ کرنا۔ تَمْتَرُوْنَ کے معنی ہیں: تم شک کرتے ہو۔ وَقْرًا واؤ کے فتحہ کے ساتھ بہرا پن اور واؤ کے کسرہ کے ساتھ بوجھ ہے۔ اَسَاطِیْرُ جس کا مفرد اُسْطُوْرَةٌ اور اِسْطَارَةٌ ہے۔ اس کے معنی ہیں: بے اصل اور لغو باتیں۔ اَلْبَأْسَاءَ جو بَأْسٌ اور بُؤْسٌ سے نکلا ہے۔ اس کے معنی ہیں: تکلیف، تنگ دستی اور محتاجی۔ جَهْرَةً کے معنی ہیں: آنکھوں کے سامنے۔ اَلصُّوْرِ، صُوْرَةٌ کی جمع ہے، جیسے سُوْرَةٌ کی جمع سُوَرٌ آتی ہے۔ مَلَكُوْتَ سے مُلْكٌ، یعنی سلطنت مراد ہے، جیسے رَهَبُوت اور رَحَمُوت ہے: تجھے خوفزدہ کرنا تجھ پر رحم کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ جَنَّ کے معنی ہیں: تاریک ہونا۔ تَعٰلٰی کے معنی ہیں: وہ بلند و بالا ہے۔ وَاِنْ تَعْدِلْ کا مطلب ہے کہ اگر وہ عدل و انصاف کرے تو اس دن وہ بھی اس سے قبول نہیں ہو گا۔ حُسْبَانًا کے معنی ہیں: حساب۔ کہا جاتا ہے: اللہ پر اس کا حسبان، یعنی حساب ہے۔ بعض کے نزدیک حسبان ان ستاروں کو بھی کہتے ہیں جو شیاطین کو مارے جاتے ہیں۔ مُسْتَقَرٌّ جائے قرار، یعنی باپ کی پشت اور مُسْتَوْدَعٌ سے مراد ماں کا رحم ہے۔ اَلْقِنْوُ کے معنی ہیں: کھجور کا خوشہ اور اس کا تثنیہ اور جمع قِنْوَان ہے، جیسے صِنْوٌ اور صِنْوَانٌ ہے۔

(١) بَابٌ: ﴿وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ﴾ [٥٩]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور غیب کی چابیاں اسی کے پاس ہیں انھیں اس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا'' کا بیان

٤٦٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَفَاتِحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِى نَفْسٌۢ بِأَىِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌۢ﴾». [راجع: ١٠٣٩]

[4627] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غیب کی کنجیاں پانچ ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بے شک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے۔ وہی بارش برساتا ہے۔ وہی جانتا ہے کہ شکم مادر میں کیا ہے، نیز کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا اور نہ کوئی یہ جانتا ہے کہ وہ کس جگہ مرے گا، بلاشبہ اللہ ہی ان باتوں کا خوب علم رکھنے والا خوب خبردار ہے۔''

(٢) بَابٌ: ﴿قُلْ هُوَ ٱلْقَادِرُ عَلَىٰٓ أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ﴾ الْآيَةَ [٦٥]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''آپ کہہ دیجیے: اللہ اس بات پر قادر ہے کہ وہ تم پر تمھارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے'' کا بیان

﴿يَلْبِسَكُمْ﴾ [٦٥]: يَخْلِطَكُمْ مِنَ الْالْتِبَاسِ، ﴿يَلْبِسُوٓا۟﴾ [٨٢]: يَخْلِطُوا. ﴿شِيَعًا﴾ [٦٥]: فِرَقًا.

يَلْبِسَكُمْ کے معنی ہیں: تمھارے لیے خلط ملط کر دے۔ یہ لفظ التباس سے ماخوذ ہے۔ شِیَعًا کے معنی ہیں: گروہ گروہ۔

٤٦٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿قُلْ هُوَ ٱلْقَادِرُ عَلَىٰٓ أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ﴾ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَعُوذُ بِوَجْهِكَ». ﴿أَوْ مِن تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾ قَالَ: «أَعُوذُ بِوَجْهِكَ». ﴿أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُم بَأْسَ بَعْضٍ﴾ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰذَا أَهْوَنُ - أَوْ هٰذَا أَيْسَرُ -». [انظر: ٧٣١٣، ٧٤٠٦]

[4628] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''کہہ دیجیے: وہ قادر ہے کہ تم پر تمھارے اوپر سے عذاب بھیجے۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے کہا: ''یا اللہ! میں تیری ذات کے وسیلے سے پناہ مانگتا ہوں۔'' پھر فرمایا: ''یا تمھارے نیچے سے عذاب آ جائے۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے کہا: ''اے اللہ! میں تیری ذات کے ذریعے سے اس کی پناہ چاہتا ہوں۔'' پھر فرمایا: ''یا تمھیں مختلف گروہوں میں تقسیم کر کے باہم دست و گریبان کر دے۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ عذاب ہلکا اور آسان ہے۔''

(٣) بَابٌ: ﴿وَلَمْ يَلْبِسُوٓا۟ إِيمَٰنَهُم بِظُلْمٍ﴾ [٨٢]

باب: 3- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہ کیا'' کی تفسیر

٤٦٢٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَلَمْ يَلْبِسُوٓا۟ إِيمَـٰنَهُم بِظُلْمٍ﴾ قَالَ أَصْحَابُهُ: وَأَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ؟ فَنَزَلَتْ: ﴿إِنَّ ٱلشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ [لقمان: ١٣]. [راجع: ٣٢]

[4629] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہ کیا۔'' رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام نے کہا: ہم میں سے کون ایسا ہے جس نے کبھی ظلم نہ کیا ہو؟ تو یہ آیت نازل ہوئی: ''بلاشبہ شرک کرنا ظلم عظیم ہے۔''

(٤) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَيُونُسَ وَلُوطًا ۚ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى ٱلْعَـٰلَمِينَ﴾ [٨٦]

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور یونس اور لوط کو بھی (ہم نے ہدایت دی) ان میں سے ہر ایک کو ہم نے اقوام عالم پر فضیلت دی تھی'' کا بیان

٤٦٣٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ - يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى». [راجع: ٣٣٩٥]

[4630] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کسی بندے کے لیے یہ لائق نہیں کہ وہ کہے: میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔''

٤٦٣١ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى». [راجع: ٣٤١٥]

[4631] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کسی انسان کے شایان شان نہیں کہ وہ کہے: میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔''

(٥) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿أُو۟لَـٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ هَدَى ٱللَّهُ ۖ فَبِهُدَىٰهُمُ ٱقْتَدِهْ﴾ [٩٠]

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: ''یہی وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ نے ہدایت دی، آپ بھی انھی کے راستے پر چلیں'' کی تفسیر

٤٦٣٢ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ: أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ أَفِي صٓ سَجْدَةٌ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ تَلَا ﴿وَوَهَبْنَا﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَبِهُدَىٰهُمُ ٱقْتَدِهْ﴾ ثُمَّ قَالَ: هُوَ مِنْهُمْ.

[4632] حضرت مجاہد سے روایت ہے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آیا سورۂ صٓ میں سجدہ ہے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''ہم نے (ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب) عطا کیے...... آپ بھی انھی کا راستہ اختیار کریں۔'' پھر فرمایا: وہ (حضرت داود علیہ السلام) بھی انھی انبیاء میں سے ہیں (جن کی اقتدا کا حکم دیا گیا ہے)۔

زَادَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْعَوَّامِ، عَنْ مُجَاهِدٍ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: نَبِيُّكُمْ ﷺ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ. [راجع: ٣٤٢١]

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ مجاہد نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: تمھارے نبی ﷺ بھی ان میں سے ہیں جنھیں ان (مذکور انبیاء علیہم السلام) کی اقتدا کا حکم دیا گیا ہے۔

(٦) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَعَلَى ٱلَّذِينَ هَادُوا۟ حَرَّمْنَا كُلَّ ذِى ظُفُرٍ﴾ [١٤٦]

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: ''جن لوگوں نے یہودیت اختیار کی تھی ہم نے ان پر ہر ناخن والا جانور حرام کیا تھا......'' کی تفسیر

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُلَّ ذِي ظُفُرٍ: اَلْبَعِيرُ وَالنَّعَامَةُ. ﴿ٱلْحَوَايَآ﴾: اَلْمَبْعَرُ، وَقَالَ غَيْرُهُ: هَادُوا: صَارُوا يَهُودًا، وَأَمَّا قَوْلُهُ: ﴿هُدْنَآ﴾[الأعراف: ١٥٦]: تُبْنَا، هَائِدٌ: تَائِبٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: كُلَّ ذِىْ ظُفُرٍ سے مراد اونٹ اور شتر مرغ وغیرہ ہیں۔ اور اَلْحَوَايَا سے مراد انتڑیاں ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ دوسروں نے کہا: هَادُوْا کے معنی ہیں: جو لوگ یہودی ہو گئے۔ اور هُدْنَا کے معنی ہیں: ہم نے توبہ کی۔ اسی سے لفظ هَائِد ہے جس کے معنی توبہ کرنے والے کے ہیں۔

٤٦٣٣ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ: قَالَ عَطَاءٌ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ لَمَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا، جَمَلُوهَا ثُمَّ بَاعُوهَا فَأَكَلُوهَا».

[4633] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ یہودیوں کو غارت کرے! جب اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام کیا تو انھوں نے اسے پگھلایا، پھر اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کو کھانا شروع کر دیا۔''

وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ: كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءٌ: سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٢٢٣٦]

ابو عاصم نے کہا: ہم سے عبدالحمید نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے بیان کیا کہ میری طرف عطاء نے لکھا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ نبی ﷺ سے (حدیث مذکور کی طرح) بیان کرتے تھے۔

(٧) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ﴾ [١٥١]

باب: 7- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور بے حیائیوں کے قریب بھی نہ جاؤ، خواہ کھلی ہوں یا چھپی ہوں'' کا بیان

٤٦٣٤ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ، وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ، مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلَا شَيْءَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللهِ، وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ. قُلْتُ: سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَرَفَعَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. [انظر: ٤٦٣٧، ٥٢٢٠، ٧٤٠٣]

[4634] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں۔ اسی وجہ سے اس نے ظاہری اور باطنی سب بے حیائیوں کو حرام قرار دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو اپنی تعریف سے زیادہ اور کوئی چیز پسند نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنی تعریف خود کی ہے۔ (راوی کہتا ہے:) میں نے اپنے استاد سے پوچھا: آیا تم نے یہ حدیث خود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنی تھی؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ میں نے پوچھا: انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے بیان کیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔

(٨) [بَابٌ]:

باب: 8- بلاعنوان

﴿وَكِيلٌ﴾ [١٠٢]: حَفِيظٌ وَمُحِيطٌ بِهِ. ﴿قُبُلًا﴾ [١٠٢] جَمْعُ قَبِيلٍ، وَالْمَعْنَى أَنَّهُ ضُرُوبٌ لِلْعَذَابِ كُلُّ ضَرْبٍ مِنْهَا قَبِيلٌ. ﴿زُخْرُفَ الْقَوْلِ﴾: [١١٢] كُلُّ شَيْءٍ حَسَّنْتَهُ وَزَيَّنْتَهُ وَهُوَ بَاطِلٌ، فَهُوَ زُخْرُفٌ. ﴿وَحَرْثٌ حِجْرٌ﴾ [١٣٨]: حَرَامٌ، وَكُلُّ مَمْنُوعٍ فَهُوَ حِجْرٌ مَحْجُورٌ، وَالْحِجْرُ: كُلُّ بِنَاءٍ بَنَيْتَهُ، وَيُقَالُ

وَكِيْلٌ کے معنی ہیں کہ وہ ہر چیز کا نگہبان اور اس کا احاطہ کرنے والا ہے۔ قُبُلًا، یہ قَبِیل کی جمع ہے۔ اس کے معنی عذاب کی انواع واقسام ہیں۔ عذاب کی ہر قسم کو قَبِیل کہا گیا ہے۔ زُخْرُفَ الْقَوْلِ کے معنی ہر وہ چیز جس کو تم نے آراستہ کیا اور مزین بنایا ہو، حالانکہ وہ باطل اور جھوٹ ہو، اسے زُخْرُف کہتے ہیں۔ وَحَرْثٌ حِجْرٌ کے معنی ہر وہ کھیتی جو ممنوع اور حرام ہو اسے حِجْرٌ مَحْجُوْرٌ کہا جاتا

لِلْأُنْثَى مِنَ الْخَيْلِ: حِجْرٌ. وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ: حِجْرٌ وَحِجًا، وَأَمَّا الْحِجْرُ فَمَوْضِعُ ثَمُودَ، وَمَا حَجَّرْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ حِجْرٌ، وَمِنْهُ سُمِّيَ حَطِيمُ الْبَيْتِ حِجْرًا كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَحْطُومٍ، مِثْلُ قَتِيلٍ مِنْ مَقْتُولٍ، وَأَمَّا حَجْرُ الْيَمَامَةِ فَهُوَ مَنْزِلٌ.

ہے۔ حجر ہر اس عمارت کو بھی کہتے ہیں جسے تم نے بنایا ہو۔ حجر کا اطلاق گھوڑی پر بھی ہوتا ہے اسی طرح حجر اور حِجًا کا اطلاق عقل پر بھی ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ حجر قوم ثمود کا علاقہ بھی ہے۔ زمین کا وہ حصہ جسے تم الگ کر لو اسے بھی حجر کہتے ہیں۔ اسی وجہ سے حَطِيْمُ الْبَيْتِ کو حجر کہتے ہیں۔ گویا وہ مَحْطُوْم کے معنی میں ہے جیسا کہ قَتِيل مَقْتُول کے معنی استعمال ہوتا ہے۔ حَجْرُ الْيَمَامَةِ ایک مقام یا منزل کا نام ہے۔

(٩) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمْ﴾ [١٥٠]

باب: 9- ارشاد باری تعالیٰ: ''آپ کہہ دیجیے کہ تم اپنے گواہوں کو لاؤ'' کا بیان

لُغَةُ أَهْلِ الْحِجَازِ هَلُمَّ لِلْوَاحِدِ وَالِاثْنَيْنِ وَالْجَمْعِ.

اہل حجاز کی لغت میں هَلُمَّ کا لفظ واحد، تثنیہ اور جمع سب کے لیے آتا ہے۔

(١٠) بَابٌ: ﴿لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَٰنُهَا﴾ [١٥٨]

باب: 10- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اس وقت کسی کا ایمان لانا اسے کچھ فائدہ نہیں دے گا'' کی تفسیر

٤٦٣٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا رَآهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا، فَذَاكَ حِينَ: ﴿لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَٰنُهَا لَمْ تَكُنْ ءَامَنَتْ مِن قَبْلُ﴾». [راجع: ٨٥]

[4635] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو لے۔ جب لوگ اسے دیکھیں گے تو ایمان لائیں گے لیکن یہ وقت ہوگا جب ''کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان نفع نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا۔''

٤٦٣٦ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ

[4636] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوگا۔

ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ وَ رَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ، وَذٰلِكَ حِينَ: ﴿لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَٰنُهَا﴾» ثُمَّ قَرَأَ الْآيَةَ. [راجع: ٨٥]

پھر جب سورج مغرب سے طلوع ہو گا اور لوگ اسے دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے، حالانکہ ''اس وقت کا ایمان سود مند نہیں ہو گا۔'' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

فائدہ: ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین علامتیں ایسی ہیں کہ جب ان کا ظہور ہو گا تو کسی جان کو اس کا ایمان نفع نہیں دے گا جبکہ وہ پہلے ایمان نہیں لایا ہو گا یا اس نے اپنے ایمان کی حالت میں اچھے کام نہیں کیے ہوں گے: ان میں سے ایک سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دوسرا دجال کا ظاہر ہونا اور تیسرا دابۃ الارض کا نکلنا ہے۔''[1] ان علامات میں سے ظہور دجال اور دابۃ الارض کا خروج قرب قیامت کی دلیل ہے اور مغرب سے آفتاب کا نکلنا وجود قیامت کی دلیل ہو گی اور اسی وقت سے توبہ کا دروازہ بند کر دیا جائے گا۔

(٧) سُورَةُ الْأَعْرَافِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 7- تفسیر سورۃ الاعراف

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (وَرِيَاشًا) اَلْمَالُ. ﴿إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلْمُعْتَدِينَ﴾ [٥٥]: فِي الدُّعَاءِ وَفِي غَيْرِهِ. ﴿عَفَوا﴾ [٩٥]: كَثُرُوا [وَكَثُرَتْ أَمْوَالُهُمْ]. ﴿ٱلْفَتَّاحُ﴾ [سبأ:٢٦]: الْقَاضِي. ﴿ٱفْتَحْ بَيْنَنَا﴾ [٨٩]: اقْضِ بَيْنَنَا. ﴿نَتَقْنَا ٱلْجَبَلَ﴾ [١٧١]: رَفَعْنَا. ﴿ٱنۢبَجَسَتْ﴾ [١٦٠]: انْفَجَرَتْ. ﴿مُتَبَّرٌ﴾ [١٣٩]: خُسْرَانٌ. ﴿ءَاسَىٰ﴾ [٩٣]: أَحْزَنُ. ﴿تَأْسَ﴾ [المائدة: ٢٦، ٢٨]: تَحْزَنْ. ﴿مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ﴾ [١٢]: يَقُولُ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ. ﴿يَخْصِفَانِ﴾ [٢٢]: أَخَذَا الْخِصَافَ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ، يُؤَلِّفَانِ الْوَرَقَ: يَخْصِفَانِ الْوَرَقَ بَعْضَهُ إِلَى بَعْضٍ. ﴿سَوْءَٰتُهُمَا﴾: كِنَايَةٌ عَنْ فَرْجَيْهِمَا. ﴿وَمَتَٰعٌ إِلَىٰ

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: وَرِيْشًا کے معنی ہیں: مال۔ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ''یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔'' حد سے تجاوز کرنا دعا اور اس کے علاوہ میں بھی ہوتا ہے۔ عَفَوْا کے معنی ہیں: وہ اور ان کا مال بہت زیادہ ہو گئے۔ اَلْفَتَّاحُ کے معنی ہیں: فیصلہ کرنے والا۔ اِفْتَحْ بَيْنَنَا کے معنی ہیں: ہمارے درمیان فیصلہ کر دے۔ نَتَقْنَا الْجَبَلَ: ہم نے پہاڑ اٹھایا۔ اِنْبَجَسَتْ کے معنی ہیں: پھوٹ نکلے۔ مُتَبَّرٌ کے معنی خسارہ اور بربادی کے ہیں۔ آسٰی: میں غم کروں۔ تَأْسَ کے معنی ہیں: تَحْزَنْ، یعنی حزن و ملال کرنا۔ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ کے معنی ہیں: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ، یعنی اس میں لا زائدہ ہے۔ تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا۔ يَخْصِفَانِ وہ اپنے آپ پر جنت کے پتے چپکانے لگے، یعنی انھوں نے

1 صحیح مسلم، الإیمان، حدیث: 398(158).

حِينٍ﴾ [٢٤]: هُوَ هَاهُنَا إِلَى الْقِيَامَةِ، وَالْحِينُ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ إِلَى مَا لَا يُحْصَى عَدَدُهَا. اَلرِّيَاشُ وَالرِّيشُ وَاحِدٌ وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللِّبَاسِ. ﴿وَقَبِيلُهُۥ﴾ [٢٨]: جِيلُهُ الَّذِي هُوَ مِنْهُمْ. ﴿ٱدَّارَكُواْ﴾ [٣٨]: اجْتَمَعُوا. وَمَشَاقُّ الْإِنْسَانِ وَالدَّابَّةِ كُلُّهَا يُسَمَّى سُمُومًا وَّاحِدُهَا سَمٌّ، وَهِيَ عَيْنَاهُ وَمَنْخِرَاهُ، وَفَمُهُ وَأُذُنَاهُ وَدُبُرُهُ وَإِحْلِيلُهُ.

بہشت کے پتے اپنے آپ پر جوڑ لیے (تاکہ ستر نظر نہ آئے)۔ سَوْءَاتُهُمَا سے مراد شرمگاہ ہے۔ وَمَتَاعٌ إِلٰى حِيْنٍ یہاں قیامت تک مراد ہے۔ عرب کے محاورے میں حین ایک ساعت سے لامحدود مدت کو کہتے ہیں۔ اَلرِّيَاش اور اَلرِّيْش دونوں ہم معنی ہیں، یعنی ظاہری لباس۔ وَقَبِيْلُهٗ کے معنی ہیں: اس کا گروہ جس میں وہ شیطان خود بھی شامل ہے۔ اِدَّارَكُوْا کے معنی ہیں: وہ سب جمع ہو گئے۔ آدمی اور حیوانات کے تمام سوراخوں کو سُمُوْم کہتے ہیں جس کا مفرد سَمٌّ ہے اور اس سے مراد دونوں آنکھیں، دونوں نتھنے، منہ، دونوں کان، دبر و قبل، یعنی آگے پیچھے کی شرمگاہیں ہیں۔

﴿غَوَاشٍ﴾ [٤١]: مَا غُشُّوا بِهِ. ﴿نُشُرًا﴾ [٥٧]: مُتَفَرِّقَةً. ﴿نَكِدًا﴾ [٥٨]: قَلِيلًا. ﴿يَغْنَوْاْ﴾ [٩٢]: يَعِيشُوا. ﴿حَقِيقٌ﴾ [١٠٥]: حَقٌّ. ﴿اسْتَرْهَبُوهُمْ﴾ [١١٦]: مِنَ الرَّهْبَةِ. ﴿تَلْقَفُ﴾ [١١٧]: تَلْقَمُ. ﴿طَٰٓئِرُهُمْ﴾ [١٣١]: حَظُّهُمْ. طُوفَانٌ: مِنَ السَّيْلِ، وَيُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيرِ: الطُّوفَانُ. ﴿الْقُمَّلُ﴾ [١٣٣]: اَلْحُمْنَانُ شِبْهُ صِغَارِ الْحَلَمِ. عُرُوشٌ وَعَرِيشٌ: بِنَاءٌ. ﴿سُقِطَ﴾ [١٤٩]: كُلُّ مَنْ نَدِمَ فَقَدْ سُقِطَ فِي يَدِهِ. اَلْأَسْبَاطُ: قَبَائِلُ بَنِي إِسْرَائِيلَ. ﴿يَعْدُونَ فِي ٱلسَّبْتِ﴾ [١٦٣]: يَتَعَدَّوْنَ لَهُ، يُجَاوِزُونَ. ﴿تَعْدُ﴾ [الكهف: ٢٨]: تُجَاوِزْ.

غَوَاشٍ اس سے مراد وہ چیز ہے جس سے کسی چیز کو ڈھانپا جائے۔ نُشُرًا کے معنی جدا جدا اور متفرق کے ہیں۔ نَكِدًا کے معنی ہیں: تھوڑا۔ يَغْنَوْا کے معنی جینے اور زندگی گزارنے کے ہیں۔ حَقِيقٌ حق واجب کو کہتے ہیں۔ اِسْتَرْهَبُوْهُمْ یہ رَهْبَة سے نکلا ہے جس کے معنی خوف کے ہیں۔ تَلْقَفُ کے معنی ہیں: لقمہ بنانے لگا۔ طَائِرُهُمْ کے معنی ہیں: ان کا نصیب اور حصہ۔ طُوْفَانٌ کے معنی سیلاب کے ہیں۔ کثرت اموات کو بھی طوفان کہتے ہیں۔ اَلْقُمَّلُ سے مراد چیچڑیاں جو چھوٹی چھوٹی جوؤں کی طرح ہوتی ہیں۔ عُرُوْشٌ اور عَرِيْشٌ کے معنی عمارت کے ہیں۔ سُقِطَ جب کوئی شرمندہ ہوتا ہے تو اسے سُقِطَ فِيْ يَدِهٖ کہا جاتا ہے۔ اَلْاَسْبَاطُ سے مراد بنی اسرائیل کے خاندان اور قبیلے ہیں۔ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ کے معنی ہیں: وہ ہفتے کے دن حد سے تجاوز کر جاتے تھے۔ اسی سے لفظ تَعْدُ ہے جس کے معنی حد سے بڑھ جانا ہیں۔

﴿شُرَّعًا﴾ [١٦٣]: شَوَارِعَ. ﴿بَئِيسٍ﴾ [١٦٥]: شَدِيدٍ. ﴿أَخْلَدَ إِلَى ٱلْأَرْضِ﴾ [١٧٦]:

شُرَّعًا کے معنی ہیں: پانی کے اوپر تیرتی ہوئی۔ بَئِيْسٍ کے معنی ہیں: سخت۔ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ کے معنی ہیں: بیٹھ

قَعَدَ وَتَقَاعَسَ. ﴿سَنَسْتَدْرِجُهُم﴾ [١٨٢]: نَأْتِيهِمْ مِنْ مَأْمَنِهِمْ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَأَتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا۟﴾. [الحشر: ٢]. ﴿مِّن جِنَّةٍ﴾ [١٨٤]: مِنْ جُنُونٍ. ﴿أَيَّانَ مُرْسَىٰهَا﴾ [١٨٧]: مَتَى خُرُوجُهَا ﴿فَمَرَّتْ بِهِۦ﴾ [١٨٩]: اسْتَمَرَّ بِهَا الْحَمْلُ فَأَتَمَّتْهُ. ﴿يَنزَغَنَّكَ﴾ [٢٠٠]: يَسْتَخِفَّنَّكَ. ﴿طَٰٓئِفٌ﴾ [٢٠١]: مُلِمٌّ: بِهِ لَمَمٌ، وَيُقَالُ: (طَيْفٌ) وَهُوَ وَاحِدٌ. ﴿يَمُدُّونَهُمْ﴾ [٢٠٢]: يُزَيِّنُونَ. ﴿وَخِيفَةً﴾ [٢٠٥]: خَوْفًا. ﴿وَخُفْيَةً﴾ [٥٥] مِنَ الْإِخْفَاءِ. ﴿وَٱلْـَٔاصَالِ﴾ [٢٠٥]: وَاحِدُهَا أَصِيلٌ، مَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ كَقَوْلِكَ: ﴿بُكْرَةً وَأَصِيلًا﴾ [الفرقان: ٥].

رہا، پیچھے ہٹ گیا۔ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ کے معنی ہیں: ہم انھیں ایسی جگہ سے لیں گے جہاں سے ان کو ڈر نہ ہوگا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَاَتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا یعنی اللہ کا عذاب ادھر سے آ پہنچا جہاں سے انھیں گمان بھی نہ تھا۔ مِنْ جِنَّةٍ، یعنی جنون و دیوانگی۔ اَيَّانَ مُرْسٰهَا کے معنی ہیں: وہ (قیامت) کب واقع ہوگی؟ فَمَرَّتْ بِهٖ وہ اسے لیے پھرتی رہی، یعنی اس نے حمل کی مدت کو پورا کیا۔ يَنْزَغَنَّكَ آپ کو اکسائے اور حق سے دور کرنے کی کوشش کرے۔ طٰٓئِفٌ دل میں اترنے والے خیال کو کہتے ہیں۔ اسے طَيْفٌ بھی کہا جاتا ہے۔ دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔ يَمُدُّوْنَهُمْ کے معنی ہیں: وہ مزین کرتے ہیں۔ وَخِيْفَةً کے معنی ہیں: خوف اور خُفْيَةً، اِخْفَاءِ سے ہے، یعنی چپکے چپکے۔ وَالْاٰصَالِ، آصیل کی جمع ہے اور أصیل عصر سے لے کر مغرب تک کے وقت کو کہتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا یعنی صبح شام۔

(١) بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ ٱلْفَوَٰحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ﴾ [٣٣]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ”آپ کہہ دیں کہ میرے رب نے تمام بے حیائیوں کو، خواہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ (سب کو) حرام قرار دیا ہے“ کا بیان

٤٦٣٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ عَبْدِ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَرَفَعَهُ قَالَ: «لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ، فَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللهِ، فَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ». [راجع: ٤٦٣٤]

[4637] حضرت عمرو بن مرہ سے روایت ہے، انھوں نے ابو وائل سے پوچھا: کیا آپ نے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، وہ اسے مرفوع (رسول اللہ ﷺ سے) بیان کرتے تھے کہ ”کوئی شخص بھی اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر غیرت مند نہیں، اسی لیے تو اس نے کھلی اور پوشیدہ بے حیائیوں کو حرام قرار دیا ہے۔ اور کوئی شخص نہیں جسے مدح و تعریف اللہ تعالیٰ سے زیادہ محبوب ہو اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی مدح فرمائی ہے۔“

(٢) بَابٌ: ﴿وَلَمَّا جَآءَ مُوسَىٰ لِمِيقَٰتِنَا وَكَلَّمَهُۥ رَبُّهُۥ قَالَ رَبِّ أَرِنِىٓ أَنظُرْ إِلَيْكَ﴾ الْآيَةَ [١٤٣]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور جب موسیٰ ہمارے مقررہ وقت پر آئے اور ان کے رب نے ان سے کلام کیا تو انھوں نے عرض کی: اے میرے رب! مجھے اپنا دیدار کرا دے......''

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿أَرِنِى﴾: أَعْطِنِي.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: أَرِنِىٓ کا مطلب ہے: مجھے دے۔

٤٦٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِكَ مِنَ الْأَنْصَارِ لَطَمَ فِي وَجْهِي، قَالَ: «اُدْعُوهُ» فَدَعَوْهُ قَالَ: «لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ؟» قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي مَرَرْتُ بِالْيَهُودِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ، فَقُلْتُ: وَعَلَى مُحَمَّدٍ؟ وَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ فَلَطَمْتُهُ، قَالَ: «لَا تُخَيِّرُونِي مِنْ بَيْنِ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ جُزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّورِ؟». [راجع: ٢٤١٢]

[4638] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک یہودی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کے منہ پر کسی نے طمانچہ مارا تھا۔ اس نے عرض کی: اے محمد (ﷺ)! تمھارے ایک انصاری صحابی نے میرے منہ پر طمانچہ رسید کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے بلاؤ۔'' لوگوں نے اسے بلایا تو آپ نے پوچھا: ''تو نے اس کے منہ پر طمانچہ کیوں مارا ہے؟ اس نے کہا: اللہ کے رسول! میرا یہود کے پاس سے گزر ہوا تو میں نے سنا یہ کہہ رہا تھا: اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ ؑ کو تمام انسانوں پر فضیلت دی! میں نے کہا: کیا وہ حضرت محمد ﷺ سے بھی بڑھ کر ہیں؟ مجھے اس بات پر غصہ آ گیا تو میں نے اسے طمانچہ مار دیا۔ (یہ سن کر) آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے دوسرے انبیاء پر فضیلت نہ دیا کرو۔ قیامت کے دن سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے۔ میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا تو دیکھوں گا کہ موسیٰ ؑ عرش کا پایہ تھامے کھڑے ہیں۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا وہ بے ہوش ہی نہ ہوں گے کیونکہ وہ کوہ طور پر بے ہوش ہو چکے تھے۔

[بَابٌ] ﴿الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ﴾ [١٦٠]

باب: - (ارشاد باری تعالیٰ:) ''من اور سلویٰ'' کا بیان

٤٦٣٩ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءُ الْعَيْنِ». [راجع: ٤٤٧٨]

[4639] حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کھمبی ''من'' سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔''

(٣) بَابٌ: ﴿قُلْ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنِّى رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ٱلَّذِى لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ لَآ إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۖ فَـَٔامِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِ ٱلنَّبِىِّ ٱلْأُمِّىِّ ٱلَّذِى يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَكَلِمَـٰتِهِۦ وَٱتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾ [١٥٨]

باب:3- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''کہہ دیجیے! لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں جو آسمانوں اور زمین کی سلطنت کا مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے، لہٰذا تم اللہ پر اور اس کے رسول امی نبی پر ایمان لاؤ جو خود بھی اللہ اور اس کے ارشادات پر یقین رکھتا ہے۔ اور اس کی پیروی کرو امید ہے کہ تم راہ راست پا لو گے'' کا بیان

٤٦٤٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: كَانَتْ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مُحَاوَرَةٌ، فَأَغْضَبَ أَبُو بَكْرٍ عُمَرَ، فَانْصَرَفَ عَنْهُ عُمَرُ مُغْضَبًا فَاتَّبَعَهُ أَبُو بَكْرٍ يَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَهُ، فَلَمْ يَفْعَلْ، حَتّٰى أَغْلَقَ بَابَهُ فِي وَجْهِهِ، فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ - فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: وَنَحْنُ عِنْدَهُ - فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَّا صَاحِبُكُمْ هٰذَا فَقَدْ غَامَرَ»، قَالَ: وَنَدِمَ عُمَرُ عَلٰى مَا كَانَ مِنْهُ، فَأَقْبَلَ حَتّٰى سَلَّمَ وَجَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَقَصَّ عَلٰى

[4640] حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان کچھ تکرار ہوگئی، چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر کو ناراض کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے غضبناک ہو کر چل دیے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ان سے معافی مانگتے ہوئے ان کے پیچھے پیچھے چلے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں معاف نہ کیا بلکہ ان کے سامنے سے اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابوالدرداء کہتے ہیں کہ ہم لوگ اس وقت آپ ﷺ کے پاس موجود تھے۔ آپ نے فرمایا: ''تمھارے یہ صاحب کسی سے جھگڑا کر کے آ رہے ہیں۔'' اس دوران میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی اپنے ردعمل پر پشیمانی ہوئی تو وہ آئے اور سلام کر کے نبی ﷺ کے پاس بیٹھ گئے اور رسول اللہ ﷺ سے پورا واقعہ بیان کیا۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ

رَسُولِ اللهِ ﷺ الْخَبَرَ، قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: وَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يَقُولُ: وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ! لَأَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُو لِي صَاحِبِي؟ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُو لِي صَاحِبِي؟ إِنِّي قُلْتُ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنِّى رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا﴾ فَقُلْتُمْ: كَذَبْتَ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: صَدَقْتَ».

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر) ناراض ہوئے لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مسلسل کہے جا رہے تھے: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! واقعی میری زیادتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میرے ساتھی کو میری خاطر (ستانا) چھوڑتے ہو کہ نہیں؟ کیا تم میری خاطر میرے ساتھی کو (ستانا) نہیں چھوڑ سکتے؟ دیکھو میں نے جب کہا تھا: ''اے لوگو! بلاشبہ میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا پیغمبر ہوں تو تم سب نے میری تکذیب کی لیکن ابوبکر نے مجھے سچا کہا تھا۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: غَامَرَ: سَبَقَ بِالْخَيْرِ. [راجع: ٣٦٦١]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ غامر کے معنی ہیں: بھلائی میں سبقت کرنے والا۔

فائدہ: اگرچہ لغوی طور پر غامر کے معنی جھگڑے میں داخل ہونا ہیں لیکن امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے معنی بھلائی میں سبقت کرنے والا ہیں چونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جھگڑا خیر و بھلائی سے متعلق تھا، اس لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کے معنی سابق بالخیر سے کیے ہیں، یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے معافی مانگنے میں سبقت کی ہے، اس اعتبار سے وہ عمر فاروق پر سبقت لے گئے، بہرحال امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ غامر کے یہ معنی بھی کیے جا سکتے ہیں اگرچہ جمہور محدثین سے یہ معنی منقول نہیں۔ واللّٰه أعلم.

(٤) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿حِطَّةٌ﴾. [١٦١]

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: ''(اور کہتے جاؤ کہ یا اللہ!) ہماری گناہوں سے توبہ ہے'' کا بیان

٤٦٤١ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ: ﴿وَٱدْخُلُوا۟ ٱلْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا۟ حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطَٰيَٰكُمْ﴾ [البقرة:٥٨] فَبَدَّلُوا، فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوا: حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ». [راجع: ٣٤٠٣]

[4641] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا: ''تم دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو جاؤ اور کہو کہ ہمیں معاف کر دیا جائے، ہم تمھارے گناہ معاف کر دیں گے۔'' انھوں نے اس حکم کو یوں بدلا کہ وہ سرینوں کو گھسیٹتے ہوئے اور حِطَّةٌ کے بجائے حَبَّةٌ ''بالی میں دانہ'' کہتے داخل ہوئے۔''

(٥) بَابٌ: ﴿خُذِ ٱلْعَفْوَ وَأْمُرْ بِٱلْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ ٱلْجَٰهِلِينَ﴾ [١٩٩]

اَلْعُرْفُ: اَلْمَعْرُوفُ.

٤٦٤٢ – حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ، فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسٍ، وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ، وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَجَالِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهِ كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا، فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ: يَا ابْنَ أَخِي! لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هٰذَا الْأَمِيرِ فَاسْتَأْذِنْ لِي عَلَيْهِ، قَالَ: سَأَسْتَأْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاسْتَأْذَنَ الْحُرُّ لِعُيَيْنَةَ، فَأَذِنَ لَهُ عُمَرُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ: هِيْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، فَوَاللهِ مَا تُعْطِينَا الْجَزْلَ، وَلَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ، فَغَضِبَ عُمَرُ حَتّٰى هَمَّ بِهِ، فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهِ ﷺ: ﴿خُذِ ٱلْعَفْوَ وَأْمُرْ بِٱلْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ ٱلْجَٰهِلِينَ﴾ وَإِنَّ هٰذَا مِنَ الْجَاهِلِينَ، وَاللهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلَاهَا عَلَيْهِ، وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللهِ. [انظر: ٧٢٨٦]

باب:5- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''آپ درگزر اختیار کریں، معروف کاموں کا حکم دیں اور جاہلوں سے کنارہ کشی کریں'' کا بیان

عرف کے معنی معروف کے ہیں، یعنی اچھا کام۔

[4642] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: عیینہ بن حصن بن حذیفہ نے اپنے بھتیجے حضرت حر بن قیس کے ہاں قیام کیا۔ حضرت حر بن قیس ان خاص لوگوں میں سے تھے جنھیں حضرت عمر ؓ اپنے بہت قریب رکھتے تھے کیونکہ جو لوگ قرآن کریم کے زیادہ عالم اور قاری ہوتے انھیں حضرت عمر ؓ کی مجلس میں بڑی پذیرائی حاصل ہوتی تھی۔ ایسے لوگ ہی آپ کے مشیر ہوتے تھے، قطع نظر اس سے کہ وہ عمر رسیدہ ہوں یا نوجوان۔ بہر حال عیینہ بن حصن نے اپنے بھتیجے سے کہا: تمھیں اس امیر کی مجلس میں بڑا قرب حاصل ہے، لہٰذا مجھے بھی مجلس میں حاضری کی اجازت لے دو۔ حر بن قیس نے کہا: میں آپ کے لیے مجلس میں حاضری کی اجازت مانگوں گا، چنانچہ انھوں نے عیینہ کے لیے اجازت مانگی تو حضرت عمر ؓ نے انھیں مجلس میں آنے کی اجازت دے دی۔ جب وہ مجلس میں پہنچا تو کہنے لگا: اے خطاب کے بیٹے! اللہ کی قسم! نہ تم ہمیں مال دیتے ہو اور نہ عدل کے مطابق فیصلے ہی کرتے ہو۔ حضرت عمر ؓ کو اس کی بات پر بہت غصہ آیا۔ حضرت عمر ؓ اسے مزہ چکھانے کے لیے آگے بڑھ ہی رہے تھے کہ حضرت حر بن قیس نے عرض کی: امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ''آپ درگزر اختیار کریں، نیک کام کی تعلیم دیں اور جاہلوں سے کنارہ کش ہو جائیں۔'' اور بلاشبہ یہ بھی جاہلوں میں سے ہے۔

اللہ کی قسم! جب حضرت حر نے قرآن مجید کی تلاوت کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہیں رک گئے۔ واقعی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کتاب اللہ کا حکم سن کر فوراً گردن جھکا دینے والے تھے۔

٤٦٤٣ - حَدَّثَنِي يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ﴿خُذِ ٱلْعَفْوَ وَأْمُرْ بِٱلْعُرْفِ﴾ قَالَ: مَا أَنْزَلَ اللهُ إِلَّا فِي أَخْلَاقِ النَّاسِ. [انظر: ٤٦٤٤]

[4643] حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: درج ذیل آیت اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے اخلاق کی اصلاح کے لیے نازل فرمائی ہے: ''معافی اختیار کیجیے اور نیکی کا حکم دیتے رہیے۔''

٤٦٤٤ - وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: قَالَ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: أَمَرَ اللهُ نَبِيَّهُ ﷺ أَنْ يَأْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ أَخْلَاقِ النَّاسِ، أَوْ كَمَا قَالَ. [راجع: ٤٦٤٣]

[4644] حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم دیا ہے کہ وہ لوگوں کے اخلاق درست کرنے کے لیے درگزر سے کام لیں۔

(٨) سُورَةُ الْأَنْفَالِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

8- تفسیر سورۂ انفال

(١) [بَابٌ] قَوْلِهِ: ﴿يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْأَنفَالِ قُلِ ٱلْأَنفَالُ لِلَّهِ وَٱلرَّسُولِ فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَأَصْلِحُوا۟ ذَاتَ بَيْنِكُمْ﴾ [١]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''لوگ آپ سے انفال کے متعلق پوچھتے ہیں۔ آپ ان سے کہہ دیں کہ یہ انفال (اموال زائدہ) تو اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں، لہٰذا تم لوگ اللہ سے ڈرتے رہو اور اپنے باہمی تعلقات درست رکھو'' کا بیان

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿ٱلْأَنفَالِ﴾: الْمَغَانِمُ. قَالَ قَتَادَةُ: ﴿رِيحُكُمْ﴾ [٤٦]: الْحَرْبُ. يُقَالُ: نَافِلَةٌ: عَطِيَّةٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اَلْأَنْفَال سے مراد غنیمتیں ہیں۔ حضرت قتادہ نے کہا: رِيْحُكُمْ کے معنی تمھاری لڑائی ہیں۔ لفظ نافِلة، عَطِيَّة کے معنی میں بولا جاتا ہے۔

٤٦٤٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ:

[4645] حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے،

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: سُورَةُ الْأَنْفَالِ؟ قَالَ: نَزَلَتْ فِي بَدْرٍ. [راجع: ٤٠٢٩]

انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: سورۂ انفال کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ تو فرمایا: وہ غزوۂ بدر کے متعلق نازل ہوئی۔

﴿ٱلشَّوْكَةِ﴾ [٧]: اَلْحَدُّ. ﴿مُرْدِفِينَ﴾ [٩]: فَوْجًا بَعْدَ فَوْجٍ. رَدِفَنِي وَأَرْدَفَنِي: جَاءَ بَعْدِي. ﴿ذُوقُوا﴾ [٥٠]: بَاشِرُوا وَجَرِّبُوا، وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ ذَوْقِ الْفَمِ. ﴿فَيَرْكُمَهُۥ﴾ [٣٧]: يَجْمَعُهُ. ﴿شَرِّدْ﴾ [٥٧]: فَرِّقْ. ﴿وَإِن جَنَحُوا﴾ [٦١]: طَلَبُوا، اَلسِّلْمُ وَالسَّلْمُ وَالسَّلَامُ وَاحِدٌ. ﴿يُثْخِنَ﴾ [٦٧] يَغْلِبَ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿مُكَآءً﴾ [٣٥]: إِدْخَالُ أَصَابِعِهِمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ. ﴿وَتَصْدِيَةً﴾: اَلصَّفِيرُ. ﴿لِيُثْبِتُوكَ﴾ [٣١] لِيَحْبِسُوكَ.

اَلشَّوْكَةِ کے معنی ہیں: تلوار کی دھار۔ مُرْدِفِيْن کا مطلب ہے: ایک جماعت کے بعد دوسری جماعت۔ رَدِفَنِي اور أَرْدَفَنِي دونوں کے معنی ایک ہیں، یعنی میرے بعد آیا۔ ذُوْقُوْا کے معنی ہیں: عذاب برداشت کرو اور اس کا خود تجربہ کرو۔ اس سے مراد منہ سے چکھنا نہیں۔ فَيَرْكُمَهٗ کے معنی ہیں: اس کو جمع کر دے۔ شَرِّدْ: متفرق اور منتشر کرنا۔ جَنَحُوْا: صلح و سلامتی طلب کریں۔ اَلسِّلْمُ، اَلسَّلْمُ اور اَلسَّلَامُ ان تینوں الفاظ کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی امن و امان اور صلح و سلامتی۔ يُثْخِنَ کے معنی ہیں: خون ریزی کر کے غلبہ پانا۔ مجاہد رحمہ اللہ نے کہا: مُكَآءً کے معنی ہیں: اپنی انگلیوں کو منہ میں داخل کرنا اور تَصْدِيَةً کے معنی ہیں: سیٹی بجانا۔ لِيُثْبِتُوْكَ کے معنی ہیں: آپ کو قید کر لیں، آپ کو روک لیں۔

[بَابٌ]: ﴿إِنَّ شَرَّ ٱلدَّوَآبِّ عِندَ ٱللَّهِ ٱلصُّمُّ ٱلْبُكْمُ ٱلَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ﴾ [٢٢]

باب: (ارشاد باری تعالیٰ:) ”یقیناً اللہ کے ہاں بدترین قسم کے جانور وہ بہرے گونگے لوگ ہیں جو عقل سے کچھ کام نہیں لیتے“ کا بیان

٤٦٤٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿إِنَّ شَرَّ ٱلدَّوَآبِّ عِندَ ٱللَّهِ ٱلصُّمُّ ٱلْبُكْمُ ٱلَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ﴾ قَالَ: هُمْ نَفَرٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ.

[4646] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے اس آیت ”بدترین حیوانات اللہ کے نزدیک وہ بہرے گونگے ہیں جو عقل سے ذرا کام نہیں لیتے۔“ کے متعلق فرمایا: یہ آیت بنو عبدالدار کے کچھ لوگوں کے متعلق نازل ہوئی تھی۔

(٢) [بَابٌ]: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ﴾ [٢٤]

باب:2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو، جب وہ (رسول) تمھیں ایسی چیز کی طرف دعوت دے جو تمھارے لیے زندگی بخش ہو۔ اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور تم اسی کے حضور جمع کیے جاؤ گے'' کی تفسیر

﴿اسْتَجِيبُوا﴾: أَجِيبُوا. ﴿لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾: لِمَا يُصْلِحُكُمْ.

اِسْتَجِیْبُوْا کے معنی أَجِیبُوا ہیں، یعنی قبول کرو اور لِمَا یُحْیِیْکُمْ، یعنی اس چیز کے لیے جو تمھاری اصلاح کرتی ہے۔

٤٦٤٧ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَدَعَانِي، فَلَمْ آتِهِ حَتَّى صَلَّيْتُ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ، فَقَالَ: «مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَ؟ أَلَمْ يَقُلِ اللهُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ﴾» ثُمَّ قَالَ: «لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ»، فَذَهَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيَخْرُجَ فَذَكَرْتُ لَهُ.

[4647] حضرت ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور آپ نے مجھے آواز دی۔ میں آپ کی خدمت میں نہ پہنچ سکا بلکہ فراغت نماز کے بعد حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: ''تجھے میرے پاس آنے میں کیا رکاوٹ تھی؟ کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا: ''ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی آواز پر لبیک کہو جب وہ تمھیں بلائیں۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''مسجد سے نکلنے سے پہلے پہلے میں تمھیں قرآن کی ایک عظیم ترین سورت کی تعلیم دوں گا۔'' تھوڑی دیر بعد جب رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے جانے لگے تو میں نے آپ کو یاد دلایا۔

وَقَالَ مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: سَمِعَ حَفْصًا: سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، بِهٰذَا وَقَالَ: «هِيَ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾، السَّبْعُ الْمَثَانِي». [راجع: ٤٤٧٤]

معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے بیان کیا، انھوں نے حفص سے سنا، انھوں نے ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا جو نبی ﷺ کے صحابی تھے، انھوں نے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ''وہ سورت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ہے جس میں سات آیات ہیں جو بار بار پڑھی

جاتی ہیں۔"

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِن كَانَ هَٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِندِكَ فَأَمْطِرْ﴾ الْآيَةَ: [٣٢]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: "اور جب کفار نے کہا: اے اللہ! اگر یہی دین واقعی تیری طرف سے ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا (یا ہم پر کوئی دردناک عذاب لے آ)" کی تفسیر

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: مَا سَمَّى اللهُ مَطَرًا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا عَذَابًا وَتُسَمِّيهِ الْعَرَبُ الْغَيْثَ، وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا﴾ [الشورى: ٢٨].

ابن عیینہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں لفظ مطر کا استعمال عذاب کے لیے کیا ہے اور عرب بارش کے لیے الغیث کا لفظ استعمال کرتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وہی ان کے ناامید ہونے کے بعد بارش نازل فرماتا ہے۔"

٤٦٤٨ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ: سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ أَبُو جَهْلٍ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ، أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ. فَنَزَلَتْ: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ الْآيَةَ [٣٣-٣٤]. [انظر: ٤٦٤٩]

[4648] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ابوجہل نے کہا تھا: اے اللہ! اگر یہی دین تیری طرف سے واقعی حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے یا ہم پر کوئی اور دردناک عذاب لے آ۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: "اللہ تعالیٰ انھیں عذاب نہیں دے گا جبکہ آپ ان میں موجود ہوں اور نہ اللہ انھیں عذاب سے دوچار کرے گا جبکہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ عذاب کیوں نہ دے جن کا حال یہ ہے کہ وہ دوسروں کو مسجد حرام سے روکتے ہیں۔"

(٤) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ [٣٣]

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: "اللہ تعالیٰ کے شایان شان نہیں کہ وہ انھیں عذاب دے جبکہ آپ ان میں موجود ہوں اور نہ یہ ہی مناسب ہے کہ وہ انھیں عذاب سے دوچار کرے جبکہ وہ استغفار کرتے ہوں" کا بیان

٤٦٤٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ: سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: قَالَ أَبُو جَهْلٍ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ، فَنَزَلَتْ: ﴿وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ ٱللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ ٱللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ﴾ [٣٣-٣٤] الْآيَةَ. [راجع: ٤٦٤٨]

[4649] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ابوجہل نے دعا کی: اے اللہ! اگر یہی دین تیری طرف سے واقعی برحق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسا، یا ہمیں کسی اور دردناک عذاب سے دوچار کر دے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''اللہ انھیں عذاب نہیں دے گا جبکہ آپ ان میں موجود ہوں اور نہ اللہ انھیں عذاب سے دوچار کرے گا جبکہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ عذاب کیوں نہ دے جن کا حال یہ ہے کہ وہ دوسروں کو مسجد حرام سے روکتے ہیں۔''

(٥) بَابٌ: ﴿وَقَٰتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ ٱلدِّينُ كُلُّهُۥ لِلَّهِ﴾ [٣٩]

باب: 5- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''تم ان (کفار) سے قتال کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین پورے کا پورا اللہ کے لیے ہو جائے'' کا بیان

٤٦٥٠ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! أَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللهُ فِي كِتَابِهِ؟ ﴿وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ٱقْتَتَلُوا﴾ [الحجرات: ٩] إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ لَا تُقَاتِلَ كَمَا ذَكَرَ اللهُ فِي كِتَابِهِ؟ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! أُعَيَّرُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ وَلَا أُقَاتِلُ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعَيَّرَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ الَّتِي يَقُولُ اللهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا﴾ [النساء: ٩٣] إِلٰى آخِرِهَا، قَالَ: فَإِنَّ اللهَ يَقُولُ: ﴿وَقَٰتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ﴾، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَدْ فَعَلْنَا

[4650] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا آپ نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کیا فرمایا ہے؟ ''اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں لڑ پڑیں (تو ان میں مصالحت کرا دیا کرو۔ پھر اگر ان دونوں میں سے ایک جماعت دوسری پر زیادتی کرے تو تم سب اس گروہ سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے)۔''

ان حالات میں آپ کو لڑائی کرنے سے کس نے روکا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''اے میرے بھتیجے! میں اس آیت کی تاویل کر کے مسلمانوں سے نہ لڑوں تو یہ مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے بہ نسبت اس کے کہ اس آیت کی تاویل کروں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور جو کوئی کسی مومن کو

عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ كَانَ الْإِسْلَامُ قَلِيلًا، فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِي دِينِهِ: إِمَّا يَقْتُلُوهُ وَإِمَّا يُوثِقُوهُ، حَتَّى كَثُرَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ، فَلَمَّا رَأَى أَنَّهُ لَا يُوَافِقُهُ فِيمَا يُرِيدُ قَالَ: فَمَا قَوْلُكَ فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا قَوْلِي فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ؟ أَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللهُ قَدْ عَفَا عَنْهُ فَكَرِهْتُمْ أَنْ تَعْفُوا عَنْهُ، وَأَمَّا عَلِيٌّ فَابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَخَتَنُهُ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ - وَهٰذِهِ ابْنَتُهُ، أَوْ بِنْتُهُ حَيْثُ تَرَوْنَ. [راجع: ٣١٣٠]

دانستہ قتل کر دے (اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا......) پھر اس آدمی نے کہا: اچھا اس آیت کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے: ''ان سے قتال کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے۔'' حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے فرمایا: ہم یہ کام رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کر چکے ہیں جبکہ اس وقت اہل اسلام تھوڑے تھے اور مسلمانوں کو اسلام اختیار کرنے پر اذیت دی جاتی تھی۔ وہ لوگ اہل ایمان کو قتل کر دیتے تھے یا رسیوں میں جکڑ دیتے تھے، یہاں تک کہ اسلام پھیل گیا اور فتنوں کا خاتمہ ہو گیا۔ جب اس آدمی نے دیکھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ اس کے ہمنوا نہیں ہو رہے ہے تو کہنے لگا: اچھا یہ بتاؤ کہ تمھارا حضرت علی اور حضرت عثمان ؓ کے متعلق کیا خیال ہے؟ حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا: حضرت علی اور حضرت عثمان ؓ کے متعلق میرا کیا خیال ہو سکتا ہے؟ حضرت عثمان ؓ کو تو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا ہے مگر تم لوگوں کو یہ معافی پسند نہیں ہے اور حضرت علی ؓ تو رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد اور آپ کے داماد ہیں اور ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا یہ ان کی لخت جگر (کا گھر) ہے جسے تم دیکھ رہے ہو۔

٤٦٥١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا بَيَانٌ: أَنَّ وَبَرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا أَوْ إِلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ: كَيْفَ تَرَى فِي قِتَالِ الْفِتْنَةِ؟ فَقَالَ: وَهَلْ تَدْرِي مَا الْفِتْنَةُ؟ كَانَ مُحَمَّدٌ ﷺ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ، وَكَانَ الدُّخُولُ عَلَيْهِمْ فِتْنَةً، وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمُلْكِ. [راجع: ٣١٣٠]

[4651] حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابن عمر ؓ ہمارے پاس تشریف لائے تو ایک صاحب نے ان سے دریافت کیا: فتنے کی لڑائی کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ انھوں نے فرمایا: کیا تجھے فتنے کے متعلق علم ہے کہ وہ کیا ہے؟ حضرت محمد ﷺ مشرکین سے جنگ کرتے تھے جبکہ ان میں ٹھہر جانا ہی فتنہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی جنگ تمھاری ملک و سلطنت کی خاطر جنگ کی طرح نہیں تھی۔

(٦) **بَابٌ**: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ حَرِّضِ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَى ٱلْقِتَالِ﴾ الْآيَةَ [٦٥]

باب:6-(ارشاد باری تعالیٰ:) "اے نبی! اہل ایمان کو جہاد پر ابھاریں" کا بیان

٤٦٥٢ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَٰبِرُونَ يَغْلِبُوا۟ مِائَتَيْنِ﴾ فَكُتِبَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشَرَةٍ، فَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ: أَنْ لَا يَفِرَّ عِشْرُونَ مِنْ مِائَتَيْنِ، ثُمَّ نَزَلَتْ: ﴿ٱلْـَٰٔنَ خَفَّفَ ٱللَّهُ عَنكُمْ﴾ الْآيَةَ. فَكَتَبَ أَنْ لَا يَفِرَّ مِائَةٌ مِنْ مِائَتَيْنِ.

[4652] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: "اگر تم میں سے بیس آدمی بھی صبر کرنے والے ہوں تو وہ دو سو کافروں پر غالب آئیں گے۔" اس آیت کے پیش نظر مسلمانوں کے لیے فرض قرار دے دیا گیا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلے میں راہ فرار اختیار نہ کرے۔ کئی مرتبہ (راویٔ حدیث) سفیان نے یہ بھی کہا: بیس مسلمان دو سو کافروں کے مقابلے میں نہ بھاگیں۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: "اب اللہ تعالیٰ نے تم پر تخفیف کر دی ہے۔" اس کے بعد یہ فرض قرار دیا کہ ایک سو، دو سو کے مقابلے سے نہ بھاگیں۔

وَزَادَ سُفْيَانُ مَرَّةً نَزَلَتْ: ﴿حَرِّضِ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَى ٱلْقِتَالِ إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَٰبِرُونَ﴾.

(راویٔ حدیث) سفیان نے ایک مرتبہ اس اضافے کے ساتھ اسے بیان کیا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: "اے نبی! اہل ایمان کو قتال پر آمادہ کریں، اگر تم میں سے بیس صبر کرنے والے ہوں گے......"

قَالَ سُفْيَانُ: وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ: وَأُرَى الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ مِثْلَ هٰذَا.

[انظر: ٤٦٥٣]

سفیان نے کہا: ابن شبرمہ نے کہا ہے: میرا خیال ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں بھی یہی حکم ہے۔

(٧) **بَابٌ**: ﴿ٱلْـَٰٔنَ خَفَّفَ ٱللَّهُ عَنكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا﴾ الْآيَةَ [٦٦]

باب:7-(ارشاد باری تعالیٰ:) "اب اللہ تعالیٰ نے تم سے تخفیف کر دی اور اس نے جان لیا کہ تم میں کچھ کمزوری ہے" کا بیان

٤٦٥٣ - **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ السُّلَمِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ

[4653] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب یہ آیت اتری: "اگر تم میں سے بیس آدمی

حَازِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيتِ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَٰبِرُونَ يَغْلِبُوا۟ مِا۟ئَتَيْنِ﴾ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حِينَ فُرِضَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشَرَةٍ، فَجَاءَ التَّخْفِيفُ فَقَالَ: ﴿ٱلْـَٔنَ خَفَّفَ ٱللَّهُ عَنكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا ۚ فَإِن يَكُن مِّنكُم مِّا۟ئَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا۟ مِا۟ئَتَيْنِ﴾ قَالَ: فَلَمَّا خَفَّفَ اللهُ عَنْهُمْ مِنَ الْعِدَّةِ نَقَصَ مِنَ الصَّبْرِ بِقَدْرِ مَا خُفِّفَ عَنْهُمْ.

[راجع: ٤٦٥٢]

صبر کرنے والے ہوں تو وہ دو سو پر غالب آ جائیں گے۔'' تو یہ مسلمانوں پر گراں گزری کیونکہ اس میں مسلمانوں پر یہ فرض کر دیا گیا تھا کہ ایک مسلمان دس کفار کے مقابلے سے راہ فرار اختیار نہ کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تخفیف فرما دی اور فرمایا: ''اب اللہ تعالیٰ نے تم سے تخفیف کر دی ہے اور اس نے معلوم کر لیا کہ تم میں کچھ کمزوری ہے، اس لیے اب اگر تم میں سے سو صبر کرنے والے ہوں تو وہ دو سو پر غالب آ جائیں گے۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے ان سے تعداد میں تخفیف کر دی تو تعداد کی کمی سے اتنی ہی مسلمانوں کے صبر میں بھی کمی کر دی گئی۔

(٩) سُورَةُ بَرَاءَةَ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — 9- تفسیر سورۂ براءۃ

﴿مَرْصَدٍ﴾: طَرِيقٌ ﴿إِلًّا﴾ [التوبة: ١٠]: اَلْإِلُّ: اَلْقَرَابَةُ وَالذِّمَّةُ وَالْعَهْدُ. ﴿وَلِيجَةً﴾ [١٦]: كُلُّ شَيْءٍ أَدْخَلْتَهُ فِي شَيْءٍ. ﴿الشُّقَّةُ﴾ [٤٢]: اَلسَّفَرُ. اَلْخَبَالُ: اَلْفَسَادُ، وَالْخَبَالُ الْمَوْتُ. ﴿وَلَا تَفْتِنِّي﴾ [٤٩]: لَا تُوَبِّخْنِي. ﴿كَرْهًا﴾ [٥٣]: وَكُرْهًا وَاحِدٌ. ﴿مُدَّخَلًا﴾ [٥٧]: يُدْخَلُونَ فِيهِ. ﴿يَجْمَحُونَ﴾ [٧٠]: يُسْرِعُونَ. ﴿وَالْمُؤْتَفِكَٰتِ﴾ [٧٠]: اِئْتَفَكَتْ: اِنْقَلَبَتْ بِهَا الْأَرْضُ. ﴿أَهْوَىٰ﴾ [٥٣]: أَلْقَاهُ فِي هُوَّةٍ. ﴿عَدْنٍ﴾ [٧٢]: خُلْدٍ، عَدَنْتُ بِأَرْضٍ: أَيْ أَقَمْتُ، وَمِنْهُ مَعْدِنٌ، وَيُقَالُ: فِي مَعْدِنِ صِدْقٍ: فِي مَنْبَتِ صِدْقٍ. ﴿الْخَوَالِفِ﴾ [٩٣]: اَلْخَالِفُ الَّذِي خَلَفَنِي فَقَعَدَ بَعْدِي، وَمِنْهُ: يَخْلُفُهُ فِي الْغَابِرِينَ. وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النِّسَاءُ،

مَرْصَدٍ کے معنی ہیں: راستہ۔ اِلًّا سے مراد قرابت، ذمہ داری اور عہد و پیمان ہے۔ وَلِيجَةً ہر وہ چیز جسے کسی دوسری چیز میں داخل کریں۔ اَلشُّقَّةُ کے معنی سفر ہیں۔ اَلْخَبَالُ کے معنی ہیں: فساد اور الخبال موت کو بھی کہتے ہیں۔ وَلَا تَفْتِنِّي کے معنی ہیں: مجھے ڈانٹ ڈپٹ نہ کر۔ كَرْهًا وَكُرْهًا دونوں کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی ناخوش۔ مُدَّخَلًا: گھس بیٹھنے کی جگہ جس میں وہ داخل ہوتے ہیں۔ يَجْمَحُونَ: بھاگتے ہوئے۔ وَالْمُؤْتَفِكَٰتِ یہ لفظ اِئْتَفَكَتْ سے ماخوذ ہے، یعنی اس کی زمین الٹ دی گئی۔ أَهْوٰى: اسے گڑھے میں دھکیل دیا۔ عَدْنٍ، یعنی ہمیشہ رہنا، اہل عرب کہتے ہیں: عَدَنْتُ بِأَرْضٍ: میں نے ہمیشہ کے لیے اقامت اختیار کی۔ اسی سے معدن کا لفظ نکلا ہے جس کے معنی کان کے ہیں۔ کہا جاتا ہے: فِيْ مَعْدِنِ صِدْقٍ، وہ سچائی کی کان میں ہے۔ اس کے معنی فِيْ مَنْبَتِ صِدْقٍ ہیں، یعنی وہ اس سرزمین میں

مِنَ الْخَالِفَةِ، وَإِنْ كَانَ جَمْعَ الذُّكُورِ، فَإِنَّهُ لَمْ يُوجَدْ عَلَى تَقْدِيرِ جَمْعِهِ إِلَّا حَرْفَانِ: فَارِسٌ وَفَوَارِسُ، وَهَالِكٌ وَهَوَالِكُ. ﴿ٱلْخَيْرَٰتِ﴾ [٨٨]: وَاحِدُهَا خَيْرَةٌ، وَهِيَ: الْفَوَاضِلُ. ﴿مُرْجَوْنَ﴾ [١٠٦]: مُؤَخَّرُونَ. اَلشَّفَا: شَفِيرٌ وَهُوَ حَدُّهُ. وَالْجُرُفُ: مَا تَجَرَّفَ مِنَ السُّيُولِ وَالْأَوْدِيَةِ. ﴿هَارٍ﴾ [١٠٩]: هَائِرٍ. ﴿لَأَوَّٰهٌ﴾ [١١٤]: شَفَقًا وَفَرَقًا، وَقَالَ الشَّاعِرُ:

إِذَا قُمْتُ أَرْحَلُهَا بِلَيْلٍ
تَأَوَّهُ آهَةَ الرَّجُلِ الْحَزِينِ

يُقَالُ: تَهَوَّرَتِ الْبِئْرُ إِذَا انْهَدَمَتْ وَانْهَارَ مِثْلُهُ.

ہے جہاں سچائی اُگتی ہے۔ اَلْخَوَالِف یہ اَلْخَالِفُ کی جمع ہے۔ وہ شخص جو میرے پیچھے رہ گیا اور میرے بعد بیٹھا رہا اور اسی سے یہ دعائیہ کلمہ ہے: مرنے والے کے باقی ماندہ لوگوں میں جانشین بنے، یعنی خَوالِف سے مراد مُتَخَلِّفِین ہیں جو غزوۂ تبوک میں مجاہدین کے پیچھے رہ گئے تھے۔ یہ بھی درست ہے کہ خوالف سے مراد عورتیں ہوں اور یہ خالفة کی جمع ہو (جیسے فاعلة جمع فواعل آتی ہے) اگر یہ مذکر کی جمع ہو تو اس صورت میں یہ شاذ ہوگی کیونکہ اس وزن پر اہل عرب کے ہاں صرف دو لفظ پائے گئے ہیں: ایک فارس جس کی جمع فوارس اور ھَالِك جس کی جمع ھَوَالِك. اَلْخَيْرَاتِ اس کا مفرد خَيْرَةٌ ہے۔ اس سے مراد فضائل اور خوبیاں ہیں۔ مُرْجَوْنَ جن کا معاملہ ملتوی کر دیا گیا۔ اَلشَّفَا کے معنی ہیں: شَفِير، یعنی کنارہ۔ اَلْجُرُف سے مراد نہر کا وہ کنارہ جو پانی کے بہاؤ کی وجہ سے کٹ گیا ہو۔ ھَارٍ دراصل ھائر ہے۔ کہا جاتا ہے: تَهَوَّرَتِ الْبِئْرُ، یعنی کنواں گر گیا۔ اِنْهَارَ کے بھی یہی معنی ہیں۔ لَاَوَّاهٌ کے معنی ہیں: اللہ کے خوف سے بہت آہ و زاری کرنے والا جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے: جب میں رات کو اونٹنی کا پالان کسنے کے لیے اٹھتا ہوں تو وہ کسی غمزدہ شخص کی طرح آہیں بھرتی ہے۔

وضاحت: سورۂ براءة کا دوسرا نام سورۂ توبہ ہے۔ اس سورت کے آغاز میں بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھی گئی۔ اس کی متعدد وجوہات کتب تفسیر میں لکھی گئی ہیں۔ ہمارے رجحان کے مطابق سورۂ انفال اور سورۂ توبہ کے مضامین میں بڑی حد تک یکسانیت پائی جاتی ہے۔ یہ سورت گویا سورۂ انفال کا تتمہ یا بقیہ ہے، اس لیے اس کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھی گئی۔ واللہ أعلم۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿بَرَآءَةٌ مِّنَ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦٓ إِلَى ٱلَّذِينَ عَٰهَدتُّم مِّنَ ٱلْمُشْرِكِينَ﴾ [١]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ’’اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بیزاری کا اعلان ہے ان مشرکین کے بارے میں جن سے تم نے عہد و پیمان کر رکھا تھا‘‘ کا بیان

﴿أَذَانٌ﴾ [٣]: إِعْلَامٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿أُذُنٌ﴾ [٦١]: يُصَدِّقُ ﴿تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا﴾ [١٠٣]: وَنَحْوُهَا كَثِيرٌ، وَالزَّكَاةُ: الطَّاعَةُ وَالْإِخْلَاصُ. ﴿لَا يُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ﴾ [فصلت: ٧]: لَا يَشْهَدُونَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، ﴿يُضَٰهِـُٔونَ﴾ [٣٠]: يُشَبِّهُونَ.

أَذَانٌ کے معنی مطلع کرنا ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اُذُنٌ اس شخص کو کہتے ہیں جو ہر بات سن کر اس پر یقین کر لے۔ تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔ ایسے مترادف الفاظ قرآن مجید میں بہت ہیں۔ اَلزَّكَاة کے معنی بندگی اور اخلاص کے ہیں۔ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوة کے معنی ہیں کہ وہ کلمہ 'لا الہ الا اللہ کی شہادت نہیں دیتے۔ يُضَاهِئُوْنَ، یعنی پہلے کافروں جیسی باتیں کرتے ہیں۔

٤٦٥٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ ٱللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِى ٱلْكَلَٰلَةِ﴾ [النساء: ١٧٦] وَآخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ بَرَاءَةٌ. [راجع: ٤٣٦٤]

[4654] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: سب سے آخر میں جو آیت نازل ہوئی وہ: ﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ﴾ تھی اور سب سے آخر میں جو سورت اتری وہ سورۂ براءۃ تھی۔

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿فَسِيحُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى ٱللَّهِ ۙ وَأَنَّ ٱللَّهَ مُخْزِى ٱلْكَٰفِرِينَ﴾ [٢]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''(اے مشرکین مکہ!) تم زمین میں چار ماہ چل پھر لو اور یہ جان لو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور یقیناً اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے'' کا بیان

سِيحُوا: سِيرُوا.

فَسِيْحُوْا کے معنی ہیں: سِيْرُوْا، یعنی چلو پھرو۔

٤٦٥٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ، فِي مُؤَذِّنِينَ، بَعَثَهُمْ يَوْمَ النَّحْرِ، يُؤَذِّنُونَ بِمِنًى: أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

[4655] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس حج میں (جس میں وہ امیر حج تھے) نحر کے دن اعلان کرنے والوں میں بھیجا کہ وہ منیٰ میں اعلان کریں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی شخص برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے۔

قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: ثُمَّ أَرْدَفَ

حمید بن عبدالرحمٰن کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ پھر

رَسُولُ اللهِ ﷺ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ بِبَرَاءَةَ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ يَوْمَ النَّحْرِ فِي أَهْلِ مِنًى بِبَرَاءَةَ، وَأَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

[راجع: ٣٦٩]

رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ؓ کو پیچھے سے بھیجا اور انھیں حکم دیا کہ وہ اعلان براءت کریں۔ حضرت ابوہریرہ ؓ نے کہا کہ حضرت علی ؓ نے بھی ہمارے ساتھ نحر کے دن منیٰ میں موجود لوگوں میں اعلان براءت کیا، نیز یہ کہ آئندہ سال کوئی مشرک بیت اللہ کا حج نہ کرے اور نہ کوئی شخص برہنہ ہو کر اس کا طواف ہی کرے۔

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَأَذَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿الْمُشْرِكِينَ﴾ [٣]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ''یہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے (حج اکبر کے دن تمام لوگوں کے لیے) اعلان کیا جاتا ہے (کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکین سے بری الذمہ ہیں) کا بیان

آذَنَهُمْ: أَعْلَمَهُمْ.

آذَنَهُمْ کے معنی أَعْلَمَهُمْ ہیں، یعنی ان کو معلوم کرا دیا گیا۔

٤٦٥٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي الْمُؤَذِّنِينَ، بَعَثَهُمْ يَوْمَ النَّحْرِ يُؤَذِّنُونَ بِمِنًى: أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ. قَالَ حُمَيْدٌ: ثُمَّ أَرْدَفَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ بِبَرَاءَةَ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِي أَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ بِبَرَاءَةَ، وَأَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

[راجع: ٣٦٩]

[4656] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابوبکر ؓ نے حج کے موقع پر مجھے ان اعلان کرنے والوں میں رکھا تھا جنھیں آپ نے نحر کے دن منیٰ میں یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کرنے کے لیے نہ آئے اور نہ کوئی شخص بیت اللہ کا برہنہ ہو کر طواف کرے۔ حمید نے کہا: پھر نبی ﷺ نے پیچھے سے حضرت علی ؓ کو روانہ کیا اور انھیں حکم دیا کہ سورۂ براءۃ کا اعلان کریں۔ حضرت ابوہریرہ ؓ نے فرمایا: پھر حضرت علی ؓ نے ہمارے ساتھ میدان منیٰ میں دسویں تاریخ کو اعلان براءت کیا، نیز یہ بھی کہ کوئی مشرک آئندہ سال سے حج کرنے نہ آئے اور نہ کوئی بیت اللہ کا طواف ننگا ہو کر کرے۔

(٤) [بَابٌ]: ﴿إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ [٤]

باب: 4- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''ہاں جن مشرکین سے تم نے معاہدہ کر رکھا ہو'' کا بیان

٤٦٥٧ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْهَا، قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ أَنْ لَا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

[4657] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جس حج میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حجۃ الوداع سے پہلے امیر حج بنا کر بھیجا تھا، اس میں انھوں (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے مجھے چند لوگوں میں روانہ کیا کہ وہ لوگوں میں اعلان کریں: اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی برہنہ شخص بیت اللہ کا طواف ہی کرے۔"

فَكَانَ حُمَيْدٌ يَقُولُ: يَوْمُ النَّحْرِ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ، مِنْ أَجْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ. [راجع: ٣٦٩]

(راویٔ حدیث) حضرت حمید، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث کی بنا پر کہا کرتے تھے کہ نحر کا دن حج اکبر کا دن ہے۔

(٥) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَقَٰتِلُوٓا۟ أَئِمَّةَ ٱلْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَآ أَيْمَٰنَ لَهُمْ﴾ [١٢]

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: "تم کفر کے علمبرداروں سے جنگ کرو، ان کی قسموں کا کچھ اعتبار نہیں" کا بیان

٤٦٥٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَقَالَ: مَا بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ هٰذِهِ الْآيَةِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ، وَلَا مِنَ الْمُنَافِقِينَ إِلَّا أَرْبَعَةٌ. فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: إِنَّكُمْ - أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ - تُخْبِرُونَنَا، فَلَا نَدْرِي فَمَا بَالُ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَبْقُرُونَ بُيُوتَنَا وَيَسْرِقُونَ أَعْلَاقَنَا؟ قَالَ: أُولٰئِكَ الْفُسَّاقُ، أَجَلْ، لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا أَرْبَعَةٌ، أَحَدُهُمْ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَوْ شَرِبَ الْمَاءَ الْبَارِدَ لَمَا وَجَدَ بَرْدَهُ.

[4658] حضرت زید بن وہب سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا: ہم حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے، انھوں نے فرمایا: یہ آیت جن لوگوں کے متعلق نازل ہوئی تھی ان میں سے اب صرف تین شخص باقی ہیں۔ اسی طرح منافقین میں سے بھی اب چار شخص زندہ ہیں۔ اس پر ایک دیہاتی کہنے لگا: آپ حضرات تو حضرت محمد ﷺ کے صحابۂ کرام ہیں، ہمیں ان لوگوں کے متعلق بتائیں کہ ان کا حشر کیا ہوگا جو ہمارے گھروں میں نقب زنی کر کے اچھی چیزیں چرا کر لے جاتے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: یہ لوگ فاسق و بدکردار ہیں، ہاں ان منافقین میں سے چار کے علاوہ اور کوئی باقی نہیں ہے۔ ایک تو اتنا بوڑھا ہو چکا ہے کہ اگر وہ ٹھنڈا پانی پیے تو اسے پانی کی ٹھنڈک بھی محسوس نہ ہو۔

(٦) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَٱلَّذِينَ يَكْنِزُونَ ٱلذَّهَبَ وَٱلْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ﴾ [٣٤]

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: ''جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انھیں آپ دردناک عذاب کی خوشخبری دے دیں'' کا بیان

٤٦٥٩ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ».

[راجع: ١٤٠٣]

[4659] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''تمھارا خزانہ قیامت کے دن گنجے سانپ کی شکل اختیار کرے گا۔''

٤٦٦٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى أَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ فَقُلْتُ: مَا أَنْزَلَكَ بِهٰذِهِ الْأَرْضِ؟ قَالَ: كُنَّا بِالشَّامِ فَقَرَأْتُ: ﴿وَٱلَّذِينَ يَكْنِزُونَ ٱلذَّهَبَ وَٱلْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ﴾، قَالَ مُعَاوِيَةُ: مَا هٰذِهِ فِينَا، مَا هٰذِهِ إِلَّا فِي أَهْلِ الْكِتَابِ، قَالَ: قُلْتُ: إِنَّهَا لَفِينَا وَفِيهِمْ.

[راجع: ١٤٠٦]

[4660] حضرت زید بن وہب سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں مقام ربذہ میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا تو (ان سے) عرض کی: اس جنگل میں آپ نے قیام کیوں پسند کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: ہم شام میں تھے تو میں نے یہ آیت پڑھی: ''جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے آپ انھیں دردناک عذاب کی خبر سنا دیں۔'' اس پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ آیت ہم مسلمانوں کے بارے میں نہیں بلکہ اہل کتاب کے متعلق ہے۔ میں نے کہا: نہیں، بلکہ یہ ہمارے اور اہل کتاب دونوں کے بارے میں ہے۔

فائدہ: جمہور اہل علم کا موقف ہے کہ اگر مال سے زکاۃ ادا کر دی جائے تو وہ خزانہ نہیں رہتا جس پر سخت وعید آئی ہے۔ واللہ أعلم.

(٧) بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا﴾ الْآيَةَ [٣٥]

باب: 7- ارشاد باری تعالیٰ: ''جس دن اس سونے اور چاندی کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اس سے داغا جائے گا'' کا بیان

٤٦٦١ - وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ: هٰذَا قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ الزَّكَاةُ، فَلَمَّا أُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللهُ طُهْرًا لِلْأَمْوَالِ. [راجع: ١٤٠٤]

[4661] حضرت خالد بن اسلم سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نکلے تو انھوں نے (اس آیت کے متعلق) فرمایا: یہ حکم زکاۃ کے فرض ہونے سے پہلے کا ہے۔ پھر جب زکاۃ کے احکام نازل ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے زکاۃ کو اموال کی پاکیزگی کا ذریعہ بنا دیا۔

(٨) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ عِدَّةَ ٱلشُّهُورِ عِندَ ٱللَّهِ ٱثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِى كِتَـٰبِ ٱللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ مِنْهَآ أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوا۟ فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ﴾ [٣٦]

باب: 8- ارشاد باری تعالیٰ: ''جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اس دن سے نوشتۂ الٰہی کے مطابق اللہ کے ہاں مہینوں کی تعداد بارہ ہی ہے۔ ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔ یہی سیدھا دین ہے، چنانچہ تم ان (مہینوں) میں اپنے آپ پر ظلم نہ کرو۔'' کا بیان

﴿ٱلْقَيِّمُ﴾: هُوَ الْقَائِمُ.

اَلْقَيِّمُ کے معنی قائم، یعنی درست اور سیدھا کے ہیں۔

٤٦٦٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ. اَلسَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ». [راجع: ٦٧]

[4662] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''زمانہ گھوم گھما کر پھر اسی حالت پر آ گیا ہے جس حالت پر اس وقت تھا جب اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق فرمائی تھی۔ سال بارہ ماہ کا ہوتا ہے۔ اس میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں۔ تین تو لگا تار ہیں، یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور چوتھا رجب مضر جو جمادی الاخری اور شعبان کے درمیان ہے۔

(٩) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿ثَانِىَ ٱثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِى ٱلْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَـٰحِبِهِۦ لَا تَحْزَنْ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَنَا﴾ [٤٠]

باب: 9- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور وہ دو میں سے دوسرا تھا جبکہ وہ دونوں غار میں تھے اور وہ (دوسرا) اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا: غم نہ کر۔ بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔'' کی تفسیر

[﴿مَعَنَا﴾]: نَاصِرُنَا. ﴿ٱلسَّكِينَةَ﴾: فَعِيلَةٌ مِنَ السُّكُونِ.

مَعَنَا کے معنی ہیں: ہمارا محافظ و مددگار ہے۔ اور اَلسَّکِیْنَۃَ کا لفظ فَعِیلَۃٌ کے وزن پر سکون سے ماخوذ ہے۔

٤٦٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَارِ فَرَأَيْتُ آثَارَ الْمُشْرِكِينَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ رَفَعَ قَدَمَهُ رَآنَا، قَالَ: «مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا». [راجع: ٣٦٥٣]

[4663] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بتایا، وہ کہتے ہیں کہ میں غار میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا۔ میں نے کافروں کے پاؤں دیکھ کر عرض کی: اللہ کے رسول! اگر ان میں سے کسی نے ذرا بھی قدم اٹھائے تو وہ ہمیں دیکھ لے گا۔ آپ نے فرمایا: ''ان دو کے متعلق تیرا کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ تعالیٰ ہو۔''

٤٦٦٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَالَ حِينَ وَقَعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، قُلْتُ: أَبُوهُ الزُّبَيْرُ، وَأُمُّهُ أَسْمَاءُ، وَخَالَتُهُ عَائِشَةُ، وَجَدُّهُ أَبُو بَكْرٍ، وَجَدَّتُهُ صَفِيَّةُ.

[4664] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب میرا حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے اختلاف ہوا تو میں نے کہا تھا: ان کے والد زبیر رضی اللہ عنہ، ان کی والدہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا، ان کی خالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ان کے نانا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کی دادی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

فَقُلْتُ لِسُفْيَانَ: إِسْنَادُهُ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنَا - فَشَغَلَهُ إِنْسَانٌ - وَلَمْ يَقُلْ: ابْنُ جُرَيْجٍ. [انظر: ٤٦٦٥، ٤٦٦٦]

راویٔ حدیث نے سفیان بن عیینہ سے پوچھا: اس حدیث کی سند کیا ہے؟ تو انھوں نے کہنا شروع کیا ''حدثنا'' ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ انھیں کسی دوسرے شخص نے مصروف کر دیا اور وہ آگے ''ابن جریج'' کے الفاظ نہ کہہ سکے۔

٤٦٦٥ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: وَكَانَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ فَغَدَوْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ: أَتُرِيدُ أَنْ تُقَاتِلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَتُحِلَّ مَا حَرَّمَ اللهُ؟ فَقَالَ: مَعَاذَ اللهِ، إِنَّ اللهَ كَتَبَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَبَنِي أُمَيَّةَ مُحِلِّينَ، وَإِنِّي وَاللهِ لَا أُحِلُّهُ أَبَدًا، قَالَ: قَالَ

[4665] حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے درمیان کسی معاملے میں کچھ اختلاف تھا۔ میں صبح صبح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں حاضر ہوا اور عرض کی: آپ ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے جنگ کرنا چاہتے ہیں، اس طرح آپ اللہ کے حرم کو حلال خیال کریں گے؟ تو انھوں نے فرمایا: معاذ اللہ! یہ تو اللہ تعالیٰ نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما اور بنوامیہ

النَّاسُ: بَايِعْ لِابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقُلْتُ: وَأَيْنَ بِهٰذَا الْأَمْرِ عَنْهُ؟ أَمَّا أَبُوهُ فَحَوَارِيُّ النَّبِيِّ ﷺ - يُرِيدُ الزُّبَيْرَ - وَأَمَّا جَدُّهُ فَصَاحِبُ الْغَارِ - يُرِيدُ أَبَا بَكْرٍ - وَأَمَّا أُمُّهُ فَذَاتُ النِّطَاقِ - يُرِيدُ أَسْمَاءَ - وَأَمَّا خَالَتُهُ فَأُمُّ الْمُؤْمِنِينَ - يُرِيدُ عَائِشَةَ - وَأَمَّا عَمَّتُهُ، فَزَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ - يُرِيدُ خَدِيجَةَ - وَأَمَّا عَمَّةُ النَّبِيِّ ﷺ فَجَدَّتُهُ - يُرِيدُ صَفِيَّةَ - ثُمَّ عَفِيفٌ فِي الْإِسْلَامِ، قَارِئٌ لِلْقُرْآنِ، وَاللهِ إِنْ وَصَلُونِي وَصَلُونِي مِنْ قَرِيبٍ، وَإِنْ رَبُّونِي رَبُّونِي أَكْفَاءٌ كِرَامٌ، فَآثَرَ عَلَيَّ التُّوَيْتَاتِ وَالْأُسَامَاتِ وَالْحُمَيْدَاتِ - يُرِيدُ أَبْطُنًا مِنْ بَنِي أَسَدٍ: ابْنَ تُوَيْتٍ، وَبَنِي أُسَامَةَ، وَبَنِي أَسَدٍ - إِنَّ ابْنَ أَبِي الْعَاصِ بَرَزَ يَمْشِي الْقُدَمِيَّةَ - يَعْنِي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ - وَإِنَّهُ لَوَّى ذَنَبَهُ - يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ -. [راجع: ٤٦٦٤]

ہی کے مقدر میں لکھ دیا ہے کہ حرم پاک کی بے حرمتی کریں۔ اللہ کی قسم! میں تو کسی صورت میں اس بے حرمتی کے لیے تیار نہیں ہوں۔ حضرت ابن عباس ؓ نے بیان کیا کہ لوگوں نے مجھے ابن زبیر ؓ کی بیعت کے متعلق کہا تھا۔ میں نے ان سے کہا: مجھے ان کی خلافت تسلیم کرنے میں کیا تامل ہو سکتا ہے؟ ان کے والد نبی ﷺ کے حواری تھے۔ آپ کی مراد زبیر بن عوام ؓ سے تھی، ان کے نانا رسول اللہ ﷺ کے یار غار تھے۔ ان کا اشارہ حضرت ابوبکر ؓ کی طرف تھا، ان کی والدہ، یعنی حضرت اسماء ؓ ذات نطاقین تھیں۔ ان کی خالہ حضرت عائشہ ؓ ام المومنین تھیں۔ ان کی پھوپھی حضرت خدیجہ ؓ رسول اللہ ﷺ کی زوجۂ محترمہ تھیں، نیز نبی ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ ؓ ان کی دادی ہیں، پھر وہ خود بھی اسلام میں ہمیشہ صاف کردار اور پاک دامن رہے اور قرآن مجید کے عالم ہیں۔ اللہ کی قسم! اگر بنوامیہ میرے ساتھ صلہ رحمی کریں گے تو وہ قرابت اور رشتے داری کی وجہ سے میرے ساتھ صلہ رحمی کریں گے اور اگر وہ مجھ پر حکومت کریں تو حکومت کریں کیونکہ وہ ہمارے ہم پلہ اور عزت والے ہیں لیکن عبداللہ بن زبیر ؓ نے تو ابن تویت، بنو اسامہ اور بنوحمید کو ہم پر ترجیح دی ہے۔ ان کی مراد بنو اسد کے مختلف قبائل، یعنی ابن تویت، بنواسد اور بنواسامہ سے تھی۔ دوسری طرف ابن ابی العاص (یعنی عبدالملک بن مروان) بڑی عمدگی سے پیش قدمی کر رہا ہے اور اس کے برعکس ابن زبیر ؓ نے تو دم دبالی ہے۔

٤٦٦٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: أَلَا تَعْجَبُونَ لِابْنِ الزُّبَيْرِ قَامَ فِي

[4666] حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت ابن عباس ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انھوں نے فرمایا: ابن زبیر ؓ کے معاملے میں تم لوگوں کو حیرت نہیں ہوتی، اب وہ خلافت کے لیے کھڑے

أَمْرِهِ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: لَأُحَاسِبَنَّ نَفْسِي لَهُ، مَا حَاسَبْتُهَا لِأَبِي بَكْرٍ وَلَا لِعُمَرَ، وَلَهُمَا كَانَا أَوْلَى بِكُلِّ خَيْرٍ مِنْهُ. وَقُلْتُ: ابْنُ عَمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ، وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَابْنُ أَخِي خَدِيجَةَ، وَابْنُ أُخْتِ عَائِشَةَ، فَإِذَا هُوَ يَتَعَلَّى عَنِّي وَلَا يُرِيدُ ذٰلِكَ، فَقُلْتُ: مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنِّي أَعْرِضُ هٰذَا مِنْ نَفْسِي فَيَدَعُهُ، وَمَا أُرَاهُ يُرِيدُ خَيْرًا وَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ، لَأَنْ يَرُبَّنِي بَنُو عَمِّي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَرُبَّنِي غَيْرُهُمْ. [راجع: ٤٦٦٤]

ہو گئے ہیں؟ میں نے دل میں ارادہ کر لیا ہے کہ اب میں ان کے لیے محنت و مشقت کروں گا۔ ایسی محنت تو میں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے لیے بھی نہیں کی، حالانکہ یہ دونوں حضرات ان سے ہر اعتبار سے بہتر تھے۔ میں نے (لوگوں سے) کہا: وہ نبی ﷺ کی پھوپھی کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے بیٹے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نواسے، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے ہیں۔ لیکن انھوں نے کیا کیا ہے کہ وہ مجھ سے بڑا بننے کی کوشش میں ہیں۔ وہ مجھے کسی خاطر میں نہیں لائے۔ میں نے (دل میں) کہا: مجھے ہرگز یہ گمان نہ تھا کہ میں تو ان سے ایسی عاجزی کروں اور وہ اس پر بھی مجھ سے راضی نہ ہوں۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ میرے معاملے میں اب کسی قسم کی بھلائی اور خیر چاہتے ہیں۔ اب جو ہونا تھا وہ ہو چکا، لہٰذا بنوامیہ جو میرے چچازاد بھائی ہیں اگر مجھ پر حکومت کریں تو یہ مجھے دوسروں کی حکومت سے زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔

فائدہ: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آسمان کے درخشاں ستارے ہیں اور وحی کے چشم دید گواہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ لیکن وہ انسان تھے، فرشتے یا انبیاء علیہم السلام نہیں تھے، خواہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہوں یا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما، دونوں ہمارے لیے قابل احترام ہیں۔ ان کے باہمی مشاجرات کے متعلق خاموشی اختیار کرنے میں عافیت ہے۔ اس سلسلے میں ہمارے لیے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ بہترین نمونہ ہیں۔ ان سے اہل صفین کے بارے میں سوال ہوا تو انھوں نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ان کے خون سے میرے ہاتھوں کو محفوظ رکھا، اب میں نہیں چاہتا کہ اپنی زبان کو اس میں ملوث کروں۔''[1] اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان حضرات کے لیے بایں الفاظ دعا کرنے کا حکم دیا ہے: ''اے ہمارے پروردگار! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ایمان داروں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ نہ ڈال۔ اے ہمارے پروردگار! بے شک تو شفقت کرنے والا نہایت مہربان ہے۔''[2]

(١٠) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ﴾ [٦٠]

باب: 10- ارشاد باری تعالیٰ: ''(صدقات) تالیف قلب اور غلام آزاد کرانے (پر خرچ کرنے) کے لیے ہیں'' کا بیان

1 موافقات للشاطبي: 320/4. 2 الحشر 10:59.

قَالَ مُجَاهِدٌ: يَتَأَلَّفُهُمْ بِالْعَطِيَّةِ.

امام مجاہد بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ ان نومسلم لوگوں کو کچھ دے دلا کر ان کی دلجوئی فرمایا کرتے تھے۔

٤٦٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ [ابْنِ] أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِشَيْءٍ فَقَسَمَهُ بَيْنَ أَرْبَعَةٍ وَقَالَ: «أَتَأَلَّفُهُمْ»، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا عَدَلْتَ، فَقَالَ: «يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ». [راجع: ٣٣٤٤]

[4667] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس کچھ مال آیا تو آپ نے اسے چار آدمیوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور فرمایا: ''میں یہ مال دے کر ان کی دلجوئی کرنا چاہتا ہوں۔'' اس پر ایک شخص بولا: آپ نے انصاف سے کام نہیں لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دین سے باہر ہو جائیں گے۔''

(١١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿ٱلَّذِينَ يَلْمِزُونَ ٱلْمُطَّوِّعِينَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ فِى ٱلصَّدَقَـٰتِ﴾[٧٩]

باب: 11- ارشاد باری تعالیٰ: ''(کچھ منافقین ایسے ہیں) جو خوشی سے صدقہ کرنے والے اہل ایمان پر طعنہ زنی کرتے ہیں'' کا بیان

﴿يَلْمِزُونَ﴾: يَعِيبُونَ. وَ﴿جُهْدَهُمْ﴾ وَجَهْدَهُمْ: طَاقَتَهُمْ.

یَلْمِزُوْنَ کے معنی ہیں: عیب لگاتے اور طعنہ مارتے ہیں۔ جُهْدَهُمْ اور جَهْدَهُمْ، یعنی جیم کے ضمہ اور فتحہ کے ساتھ۔ دونوں کے معنی ہیں: اپنی ہمت اور طاقت کے مطابق۔

٤٦٦٨ - حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: لَمَّا أُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ كُنَّا نَتَحَامَلُ فَجَاءَ أَبُو عَقِيلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ، وَجَاءَ إِنْسَانٌ بِأَكْثَرَ مِنْهُ، فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ: إِنَّ اللهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هٰذَا، وَمَا فَعَلَ هٰذَا الْآخَرُ إِلَّا رِيَاءً، فَنَزَلَتْ: ﴿ٱلَّذِينَ يَلْمِزُونَ ٱلْمُطَّوِّعِينَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ فِى ٱلصَّدَقَـٰتِ وَٱلَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ﴾ الْآيَةَ. [راجع: ١٤١٥]

[4668] حضرت ابومسعود انصاری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب ہمیں صدقہ دینے کا حکم دیا گیا تو اس وقت ہم مزدوری پر بوجھ اٹھایا کرتے تھے، چنانچہ حضرت ابوعقیل ؓ (اسی مزدوری سے) آدھا صاع کھجور لے کر آئے۔ ایک دوسرے صحابی اس سے زیادہ لائے تو منافقین کہنے لگے: اللہ تعالیٰ کو اس (عقیل ؓ کے) صدقے کی کوئی ضرورت نہ تھی اور دوسرے نے تو محض ریاکاری کے لیے اتنا مال دیا ہے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: ''یہ ایسے لوگ ہیں کہ خوشی سے صدقہ دینے والے اہل اسلام پر طعن کرتے ہیں، خاص طور پر ان لوگوں کو ہدف تنقید بناتے ہیں جو محنت و مزدوری کے علاوہ اور کچھ نہیں رکھتے۔''

٤٦٦٩ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ: أَحَدَّثَكُمْ زَائِدَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ، فَيَحْتَالُ أَحَدُنَا حَتَّى يَجِيءَ بِالْمُدِّ، وَإِنَّ لِأَحَدِهِمُ الْيَوْمَ مِائَةَ أَلْفٍ، كَأَنَّهُ يُعَرِّضُ بِنَفْسِهِ. [راجع: ١٤١٥]

[4669] حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب ہمیں صدقہ کی ترغیب دیتے تو ہم میں کوئی محنت و مزدوری کر کے لاتا اور بڑی مشکل سے ایک مد (کھجوریں) صدقہ کرتا لیکن آج ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جن کے پاس لاکھوں درہم ہیں۔ گویا ان کا اشارہ خود اپنی طرف تھا۔

(١٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿ٱسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِن تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَن يَغْفِرَ ٱللَّهُ لَهُمْ﴾ [٨٠]

باب: 12- ارشاد باری تعالیٰ: ''آپ ان کے لیے مغفرت کی دعا کریں یا نہ کریں، اگر آپ ان کے لیے ستر مرتبہ بھی بخشش کی دعا کریں تو بھی اللہ انھیں معاف نہیں کرے گا'' کا بیان

٤٦٧٠ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ يُكَفِّنُ فِيهِ أَبَاهُ، فَأَعْطَاهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقَامَ عُمَرُ، فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتُصَلِّي عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ رَبُّكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللهُ فَقَالَ: ﴿ٱسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِن تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً﴾ وَسَأَزِيدُهُ عَلَى السَّبْعِينَ». قَالَ: إِنَّهُ مُنَافِقٌ، قَالَ: فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِۦٓ﴾ [٨٤]. [راجع: ١٢٦٩]

[4670] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب عبداللہ بن ابی مر گیا تو اس کے بیٹے حضرت عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ اپنا کرتا عنایت فرمائیں تاکہ وہ اپنے باپ کو اس میں کفن دیں۔ آپ نے اسے اپنا کرتا دے دیا۔ پھر اس نے درخواست کی کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ اس کا جنازہ پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا دامن تھام لیا اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ اس پر نماز جنازہ پڑھتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسے لوگوں کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے اور فرمایا ہے: ''تو ان کے لیے دعائے مغفرت کرے یا نہ کرے، اگر تو ستر مرتبہ بھی ان کے لیے استغفار کرے تو بھی اللہ انھیں معاف نہیں کرے گا۔'' میں ایسا کروں گا کہ ستر مرتبہ سے زیادہ اس

کے لیے دعائے مغفرت کروں گا۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یہ تو منافق ہے لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''ان میں سے کوئی مر جائے تو آپ کبھی بھی اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر ہی پر کھڑے ہوں۔''

٤٦٧١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ - وَقَالَ غَيْرُهُ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ - عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَثَبْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتُصَلِّي عَلَى ابْنِ أُبَيٍّ وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا، كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: أُعَدِّدُ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: «أَخِّرْ عَنِّي يَا عُمَرُ»، فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ: «إِنِّي خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ، لَوْ أَعْلَمُ أَنِّي إِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ يُغْفَرْ لَهُ، لَزِدْتُ عَلَيْهَا»، قَالَ: فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ انْصَرَفَ، فَلَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَتَانِ مِنْ بَرَاءَةَ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَهُمْ فَٰسِقُونَ﴾ قَالَ: فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْأَتِي عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَاللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

[راجع: ١٣٦٦]

[4671] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب عبداللہ بن ابی ابن سلول مرا تو اس کا جنازہ پڑھانے کے لیے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی گئی۔ جب رسول اللہ ﷺ اس کا جنازہ پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں جلدی سے آپ کی خدمت میں پہنچا اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ ابن ابی (منافق) کی نماز جنازہ پڑھانے لگے ہیں، حالانکہ اس نے فلاں دن، اس، اس طرح کی باتیں کی تھیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کی بکواسات ایک ایک کر کے آپ کے سامنے بیان کرنے لگا لیکن رسول اللہ ﷺ نے مسکرا کر فرمایا: ''عمر! میرے پاس سے ایک طرف ہٹ جاؤ۔'' میں نے جب اصرار کیا تو آپ نے فرمایا: ''مجھے اختیار دیا گیا ہے، اس لیے میں اپنے اختیار کو استعمال کرنے لگا ہوں۔ اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کرنے سے اس کی مغفرت ہو جائے گی تو میں ستر مرتبہ سے زیادہ مغفرت طلب کروں گا۔'' فرمایا: بالآخر رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور واپس تشریف لائے۔ ابھی تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ سورۂ براءۃ کی یہ دو آیات نازل ہوئیں: ''ان میں سے کوئی مر جائے تو آپ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں (اور نہ اس کی قبر ہی پر کھڑے ہوں، یہ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہیں اور مرتے دم تک) یہ بدکار بے اطاعت ہی رہے ہیں۔'' (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) بیان کرتے

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے حضور اپنی اس درجہ جسارت پر بعد میں مجھے خود بھی حیرت ہوئی، بہر حال اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

(١٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِۦٓ﴾ [٨٤]

باب: 13- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور اگر ان منافقین میں سے کوئی مر جائے تو کبھی بھی اس کی نماز جنازہ نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر ہی پر کھڑے ہونا'' کا بیان

٤٦٧٢ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ، وَأَمَرَهُ أَنْ يُكَفِّنَهُ فِيهِ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي عَلَيْهِ، فَأَخَذَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِثَوْبِهِ فَقَالَ: تُصَلِّي عَلَيْهِ وَهُوَ مُنَافِقٌ، وَقَدْ نَهَاكَ اللهُ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لَهُمْ؟ قَالَ: «إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللهُ، - أَوْ أَخْبَرَنِي اللهُ - فَقَالَ: ﴿ٱسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِن تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَن يَغْفِرَ ٱللَّهُ لَهُمْ﴾ فَقَالَ: سَأَزِيدُهُ عَلَى سَبْعِينَ». قَالَ: فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ ثُمَّ أَنْزَلَ اللهُ عَلَيْهِ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِۦٓ إِنَّهُمْ كَفَرُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَمَاتُوا۟ وَهُمْ فَٰسِقُونَ﴾.

[راجع: ١٢٦٩]

[4672] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب عبداللہ بن ابی مر گیا تو اس کا بیٹا حضرت عبداللہ بن عبداللہ ؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس کو اپنی قمیص دی اور فرمایا کہ اسے اس قمیص میں کفن دیا جائے۔ پھر آپ اس کی نماز جنازہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو حضرت عمر ؓ نے آپ ﷺ کا دامن پکڑ کر عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھنے لگے ہیں جبکہ یہ شخص منافق ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین کے لیے طلب مغفرت سے منع بھی فرمایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے یا مجھے خبر دی ہے کہ ان کے لیے استغفار کریں یا نہ کریں، اگر ان کے لیے ستر بار استغفار کریں اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز نہیں بخشے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کروں گا۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ اس کا جنازہ پڑھا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ آیت نازل فرمائی: ''اگر ان منافقین میں سے کوئی مر جائے تو آپ ان کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ ان کی قبر پر کھڑے ہوں کیونکہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور اسی نافرمانی کی حالت میں ان پر

موت آئی ہے۔''

(١٤) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ﴾ الْآيَةَ [٩٥]

باب: 14- ارشاد باری تعالیٰ: ''جب تم ان کے پاس لوٹ کر آؤ گے تو وہ تمھارے سامنے اللہ کی قسمیں اٹھائیں گے تاکہ تم ان سے اعراض (درگزر) کرو'' کی تفسیر

٤٦٧٣ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ: وَاللهِ! مَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ بَعْدَ إِذْ هَدَانِي، أَعْظَمَ مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ لَا أَكُونَ كَذَبْتُهُ، فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا، حِينَ أُنْزِلَ الْوَحْيُ: ﴿سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿الْفَاسِقِينَ﴾. [راجع: ٢٧٥٧]

[4673] عبداللہ بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ جب وہ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تو میں نے ان سے سنا: اللہ کی قسم! ہدایت کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اتنا بڑا اور کوئی انعام نہیں کیا جتنا رسول اللہ ﷺ کے سامنے سچ بولنے کا کیا کہ میں نے آپ سے جھوٹ نہ بولا، بصورت دیگر میں بھی اسی طرح ہلاک ہوجاتا جس طرح دوسرے جھوٹی معذرتیں بیان کرنے والے لوگ ہلاک ہوئے تھے جب ان کے بارے میں یہ وحی نازل کی گئی: ''جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے تو وہ لوگ تمھارے سامنے قسمیں اٹھائیں گے..... جو نافرمان ہوں۔''

بَابُ قَوْلِهِ: ﴿يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِن تَرْضَوْا عَنْهُمْ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿الْفَاسِقِينَ﴾ [٩٦]

باب: - ارشاد باری تعالیٰ: ''وہ تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ اگر تم ان سے راضی ہو جاؤ تو بھی اللہ ایسے بدکردار لوگوں سے راضی نہیں ہوگا'' کا بیان

وضاحت: اس عنوان کے تحت امام بخاری رحمہ اللہ نے کوئی حدیث ذکر نہیں کی، البتہ ابن ابی حاتم نے امام مجاہد سے یہ روایت نقل کی ہے کہ مذکورہ آیت منافقین کے متعلق نازل ہوئی تھی۔[1] لیکن یہ روایت مرسل ہے۔ غالباً امام بخاری رحمہ اللہ نے اس علت کی وجہ سے اسے بیان نہیں کیا۔ واللہ أعلم.

1 فتح الباري: 431/8.

(١٥) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَءَاخَرُونَ ٱعْتَرَفُوا۟ بِذُنُوبِهِمْ﴾ الْآيَةَ [١٠٢]

باب: 15- ارشاد باری تعالیٰ: ''(ان کے علاوہ) کچھ اور لوگ بھی ہیں جنھوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کرلیا.....'' کا بیان

٤٦٧٤ - حَدَّثَنِي مُؤَمَّلٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَنَا: «أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ فَابْتَعَثَانِي فَانْتَهَيَا [بِي] إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَتَلَقَّانَا رِجَالٌ، شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ، وَشَطْرٌ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ، قَالَا لَهُمْ: اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذٰلِكَ النَّهْرِ، فَوَقَعُوا فِيهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، قَالَا لِي: هٰذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَهٰذَاكَ مَنْزِلُكَ، قَالَا: أَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيحٌ فَإِنَّهُمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، تَجَاوَزَ اللهُ عَنْهُمْ».

[راجع: ٨٤٥]

[4674] حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''آج رات میرے پاس دو آنے والے آئے اور مجھے اٹھا کر ایک ایسے شہر کی طرف لے گئے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنایا گیا تھا۔ وہاں ہمیں ایسے لوگ ملے جن کا آدھا بدن انتہائی خوبصورت کہ تو نے ایسا حسن کبھی نہ دیکھا ہوگا اور آدھا بدن نہایت بدصورت جو تو نے کبھی نہ دیکھا ہوگا۔ ان دونوں نے ان سے کہا: جاؤ اور اس نہر میں غوطہ لگاؤ۔ وہ نہر میں گھس گئے۔ پھر جب وہ ہمارے پاس آئے تو ان کی بدصورتی جاتی رہی اور وہ انتہائی خوبصورت ہو گئے تھے۔ پھر ان دونوں نے مجھ سے کہا: یہ ''جنت عدن'' ہے اور آپ کا مکان یہیں ہے اور جن لوگوں کو ابھی آپ نے دیکھا تھا کہ ان کا آدھا جسم انتہائی خوبصورت تھا اور آدھا نہایت بدصورت تو یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے اچھے برے ملے جلے عمل کیے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر فرمایا اور انھیں معاف کر دیا۔''

(١٦) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِىِّ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَن يَسْتَغْفِرُوا۟ لِلْمُشْرِكِينَ﴾ [١١٣]

باب: 16- ارشاد باری تعالیٰ: ''نبی اور اہل ایمان کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ مشرکین کے لیے مغفرت طلب کریں.....'' کا بیان

٤٦٧٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ

[4675] مسیّب بن حزن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب ابوطالب کی وفات کا وقت آیا تو نبی ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے۔ اس وقت ان کے پاس ابوجہل

أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَيْ عَمِّ! قُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ»، فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ»، فَنَزَلَتْ: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَن يَسْتَغْفِرُوا۟ لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوٓا۟ أُو۟لِى قُرْبَىٰ مِنۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَـٰبُ ٱلْجَحِيمِ﴾ [١١٣]. [راجع: ١٣٦٠]

اور عبداللہ بن امیہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے چچا! لا الہ الا اللہ پڑھ لو، میں اللہ کے ہاں تیری مغفرت کے لیے اسے بطور دلیل پیش کروں گا۔“ ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ دونوں کہنے لگے: اے ابو طالب! کیا تم عبدالمطلب کا دین چھوڑ دو گے؟ اس وقت نبی ﷺ نے فرمایا: میں تمھارے لیے ضرور بخشش کی دعا کرتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے منع نہ کر دیا جائے۔“ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: ”نبی اور اہل ایمان کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ مشرکین کے لیے بخشش طلب کریں، خواہ وہ ان کے قریبی رشتے دار ہی کیوں نہ ہوں جبکہ ان پر یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ مشرکین یقیناً دوزخی ہیں۔“

(١٧) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿لَقَد تَّابَ ٱللَّهُ عَلَى ٱلنَّبِىِّ وَٱلْمُهَـٰجِرِينَ وَٱلْأَنصَارِ﴾ الْآيَةَ [١١٧]

باب: 17- ارشاد باری تعالیٰ: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے نبی پر مہربانی کے ساتھ توجہ فرمائی اور مہاجرین و انصار پر بھی ......“ کا بیان

٤٦٧٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ. قَالَ أَحْمَدُ: وَحَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَعْبٍ - وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ - قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فِي حَدِيثِهِ: ﴿وَعَلَى ٱلثَّلَـٰثَةِ ٱلَّذِينَ خُلِّفُوا۟﴾ [١١٨] قَالَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ: إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ». [راجع: ٢٧٥٧]

[4676] حضرت عبداللہ بن کعب سے روایت ہے...... جب کعب رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے تو ان کے بیٹوں میں سے یہی ان کو راستے میں ساتھ لے کر چلتے تھے...... انھوں نے بتایا کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان کے اس واقعے کے سلسلے میں سنا جس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی: ”اور ان تین آدمیوں پر بھی (مہربانی کے ساتھ توجہ فرمائی) جن کا معاملہ ملتوی رکھا گیا تھا۔“ آپ نے آخر میں کہا تھا کہ میں اپنی توبہ کے قبول ہونے کی خوشی میں اپنا تمام مال اللہ اور اس کے رسول کے راستے میں صدقہ کرتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”نہیں کچھ مال اپنے لیے بھی رکھ لو یہ تمھارے حق میں بہتر ہے۔“

(١٨) [بَابٌ]: ﴿وَعَلَى ٱلثَّلَٰثَةِ ٱلَّذِينَ خُلِّفُواْ حَتَّىٰٓ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ ٱلْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ﴾ الْآيَةَ [١١٨]

باب: 18- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور ان تین آدمیوں پر بھی (مہربانی کے ساتھ توجہ فرمائی) جن کا معاملہ ملتوی رکھا گیا تھا حتی کہ زمین اپنی فراخی کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی'' کا بیان

٤٦٧٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ: أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ - وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ - أَنَّهُ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ: غَزْوَةِ الْعُسْرَةِ، وَغَزْوَةِ بَدْرٍ، قَالَ: فَأَجْمَعْتُ صِدْقَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ضُحًى وَكَانَ قَلَّمَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ سَافَرَهُ إِلَّا ضُحًى، وَكَانَ يَبْدَأُ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ وَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ كَلَامِي وَكَلَامِ صَاحِبَيَّ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ كَلَامِ أَحَدٍ مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ غَيْرِنَا، فَاجْتَنَبَ النَّاسُ كَلَامَنَا فَلَبِثْتُ كَذٰلِكَ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ الْأَمْرُ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمُوتَ فَلَا يُصَلِّيَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ، أَوْ يَمُوتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَكُونَ مِنَ النَّاسِ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ فَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ مِنْهُمْ وَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَوْبَتَنَا عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ حِينَ بَقِيَ الثُّلُثُ الْآخِرُ مِنَ اللَّيْلِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ، وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مُحْسِنَةً فِي شَأْنِي، مَعْنِيَّةً فِي

[4677] حضرت عبداللہ بن کعب سے روایت ہے، وہ اپنے باپ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، ان کے باپ ان تین صحابہ میں سے تھے جن کی توبہ قبول کی گئی تھی، انھوں نے کہا: وہ دو غزووں: غزوۂ عسرت، یعنی غزوۂ تبوک اور غزوۂ بدر کے علاوہ اور کسی غزوے میں کبھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جانے سے پیچھے نہیں رہے تھے۔ انھوں نے کہا: (غزوۂ تبوک سے واپسی پر) چاشت کے وقت جب رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے تو میں نے سچ بولنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ آپ کا سفر سے واپس آنے کا معمول یہ تھا کہ چاشت کے وقت آپ پہنچتے تھے۔ سب سے پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے، وہاں دو رکعت نماز پڑھتے۔ الغرض نبی ﷺ نے مجھ سے اور میری طرح کے دو اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے دوسرے لوگوں کو بات چیت کرنے سے منع کر دیا تھا۔ ہمارے علاوہ اور بہت سے لوگ تھے جو اس غزوے میں شریک نہیں ہوئے تھے لیکن آپ نے ان سے بائیکاٹ کا حکم نہیں دیا تھا، چنانچہ لوگوں نے ہم سے بات چیت کرنا چھوڑ دی۔ میں اسی حالت میں ٹھہرا رہا یہاں تک کہ معاملہ بہت طویل ہو گیا۔ ادھر میری نظر میں سب سے اہم معاملہ یہ تھا کہ اگر اسی حالت میں موت آ گئی تو نبی ﷺ میری نماز جنازہ نہیں پڑھائیں گے یا اس دوران میں رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی تو لوگوں کا یہی طرز عمل

أَمْرِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أُمَّ سَلَمَةَ! تِيبَ عَلَى كَعْبٍ» قَالَتْ: أَفَلَا أُرْسِلُ إِلَيْهِ فَأُبَشِّرُهُ؟ قَالَ: «إِذًا يَحْطِمَكُمُ النَّاسُ فَيَمْنَعُونَكُمُ النَّوْمَ سَائِرَ اللَّيْلَةِ»، حَتَّى إِذَا صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْفَجْرِ آذَنَ بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيْنَا، وَكَانَ إِذَا اسْتَبْشَرَ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةٌ مِنَ الْقَمَرِ، وَكُنَّا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ الَّذِينَ خُلِّفُوا عَنِ الْأَمْرِ الَّذِي قُبِلَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ اعْتَذَرُوا حِينَ أَنْزَلَ اللهُ لَنَا التَّوْبَةَ، فَلَمَّا ذُكِرَ الَّذِينَ كَذَبُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ وَاعْتَذَرُوا بِالْبَاطِلِ ذُكِرُوا بِشَرٍّ مَا ذُكِرَ بِهِ أَحَدٌ، قَالَ اللهُ سُبْحَانَهُ: ﴿يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ قُل لَّا تَعْتَذِرُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا اللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ﴾ الْآيَةَ

[٩٤]. [راجع: ٢٧٥٧]

میرے ساتھ ہمیشہ رہے گا، نہ مجھ سے کوئی گفتگو کرے گا اور نہ کوئی میری نماز جنازہ پڑھے گا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ کی بشارت اپنے نبی ﷺ پر اس وقت نازل فرمائی جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ گیا تھا، جبکہ رسول اللہ ﷺ اس وقت حضرت ام سلمہ ؓ کے گھر تشریف فرما تھے۔ حضرت ام سلمہ ؓ کا مجھ پر بڑا احسان تھا کہ وہ اس سلسلے میں میرا بہت خیال رکھتی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ام سلمہ! کعب کی توبہ قبول ہوگئی ہے۔“ انھوں نے عرض کی: تو کیا میں ان کے ہاں کسی کو بھیج کر اس امر کی خوشخبری نہ سنا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ خبر سنتے ہی لوگ جمع ہو جائیں گے، پھر ساری رات تمھیں سونے نہیں دیں گے۔“ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر پڑھنے کے بعد اعلان فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کر لی ہے۔“ آپ ﷺ جب خوش ہوتے تھے تو آپ کا چہرۂ انور روشن ہو جاتا گویا وہ چودھویں رات کے چاند کا ٹکڑا ہے۔ (غزوہ میں شریک نہ ہونے والوں میں سے) ہم ہی تین آدمی تھے جو مؤخر کر دیے گئے تھے۔ ہمارا معاملہ ان لوگوں سے مؤخر کر دیا گیا تھا جن لوگوں نے معذرت کی تھی اور ان کی معذرت قبول بھی ہوگئی تھی۔ جس وقت اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول ہونے کے متعلق وحی نازل فرمائی اور ان لوگوں کا تذکرہ ہوا جو غزوۂ تبوک میں شریک نہیں ہوئے تھے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے کذب بیانی کی اور بے بنیاد معذرت سے کام لیا، ان لوگوں کا ذکر اس درجہ برائی کے ساتھ کیا گیا کہ کسی کا بھی اتنی برائی کے ساتھ ذکر نہیں کیا گیا ہوگا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”یہ لوگ تمھارے سامنے عذر پیش کریں گے جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے۔ آپ کہہ دیں: تم یہ عذر پیش مت کرو۔ ہم کبھی تمھارا اعتبار نہیں کریں

گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تمھاری خبر دے چکا ہے اور آئندہ بھی اللہ اور اس کا رسول تمھاری کارگزاری دیکھ لیں گے......"

(١٩) بَابٌ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ [١١٩]

باب: 19- (ارشاد باری تعالیٰ): "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور راست باز لوگوں کا ساتھ دو" کا بیان

٤٦٧٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ: فَوَاللهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَبْلَاهُ اللهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي، مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى يَوْمِي هٰذَا كَذِبًا، وَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ: ﴿لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ [١١٧-١١٩]. [راجع: ٢٧٥٧]

[4678] حضرت عبداللہ بن کعب سے روایت ہے، جو حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر انھیں چلایا کرتے تھے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، جب آپ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے تو اپنا قصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے تھے: "اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کو سچ کہنے کی توفیق دے کر اس پر اتنا بڑا احسان کیا ہو جتنا کہ مجھ پر کیا۔ میں نے اس وقت سے لے کر آج تک قصداً کبھی جھوٹ نہیں بولا اور اللہ تعالیٰ نے اسی باب میں یہ آیات نازل فرمائیں: لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ ...... وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ.

(٢٠) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ﴾ الْآيَةَ [١٢٩]

باب: 20- ارشاد باری تعالیٰ: "تمھارے پاس ایک ایسے رسول تشریف لائے ہیں جو تمھاری جنس سے ہیں، تمھاری تکلیف ان پر بہت گراں گزرتی ہے......" کا بیان

مِنَ الرَّأْفَةِ.

لفظ رَءُوْفٌ، رَأْفَةٌ سے ماخوذ ہے۔

٤٦٧٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ السَّبَّاقِ: أَنَّ

[4679] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ وحی لکھا کرتے تھے، انھوں نے فرمایا: جنگ یمامہ میں بہت

زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ مِمَّنْ يَكْتُبُ الْوَحْيَ قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَعِنْدَهُ عُمَرُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ: إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِالنَّاسِ، وَإِنِّي أَخْشٰى أَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ فِي الْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيرٌ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا أَنْ تَجْمَعُوهُ، وَإِنِّي لَأَرٰى أَنْ تَجْمَعَ الْقُرْآنَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قُلْتُ لِعُمَرَ: كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ عُمَرُ: هُوَ وَاللهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي فِيهِ حَتّٰى شَرَحَ اللهُ لِذٰلِكَ صَدْرِي وَرَأَيْتُ الَّذِي رَأٰى عُمَرُ.

سے صحابہ شہید ہو گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا۔ آپ کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (مجھ سے) فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور کہا: جنگ یمامہ میں بہت زیادہ مسلمان شہید ہو گئے ہیں اور مجھے خطرہ ہے کہ اگر مختلف مقامات پر اسی طرح قراء صحابہ شہید ہوتے رہے تو قرآن مجید کا بہت حصہ ضائع ہو جائے گا۔ اب تو ایک ہی صورت ہے کہ آپ قرآن مجید کو ایک جگہ جمع کرا دیں اور میری رائے تو یہ ہے کہ آپ قرآن کریم کو جمع کرنے کا کام ضرور کر دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: میں ایسا کام کیونکر کر سکتا ہوں جو خود رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! یہ تو محض ایک نیک کام ہے۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے اس معاملے میں بات کرتے رہے، آخر کار اللہ تعالیٰ نے اس خدمت کے لیے میرا بھی سینہ کھول دیا اور میری بھی رائے وہی ہو گئی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تھی۔

قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: وَعُمَرُ عِنْدَهُ جَالِسٌ لَا يَتَكَلَّمُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ وَلَا نَتَّهِمُكَ، كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ، فَوَاللهِ لَوْ كَلَّفَنِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ، قُلْتُ: كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ النَّبِيُّ ﷺ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: هُوَ وَاللهِ خَيْرٌ، فَلَمْ أَزَلْ أُرَاجِعُهُ حَتّٰى شَرَحَ اللهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ اللهُ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَقُمْتُ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الرِّقَاعِ وَالْأَكْتَافِ وَالْعُسُبِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ حَتّٰى

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہیں خاموش بیٹھے ہوئے تھے، تاہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: تم جوان ہمت اور سمجھ دار ہو، ہمیں تم پر کسی قسم کا شبہ بھی نہیں اور تم رسول اللہ ﷺ کی وحی بھی لکھا کرتے تھے، اس لیے تم ہی قرآن مجید کو جا بجا تلاش کر کے اسے جمع کر دو۔ اللہ کی قسم! اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھے کوئی پہاڑ اٹھا لانے کو کہتے تو یہ میرے لیے اتنا گراں نہ ہوتا جتنا قرآن مجید کی جمع و ترتیب کا حکم مشکل تھا۔ میں نے عرض کی: آپ دونوں حضرات ایک ایسا کام کرنے پر کس طرح آمادہ ہو گئے ہیں جسے خود نبی ﷺ نے نہیں کیا تھا؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ ایک نیک کام ہے۔ پھر میں ان سے اس مسئلے

وَجَدْتُ مِنْ سُورَةِ التَّوْبَةِ آيَتَيْنِ مَعَ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهُمَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ: ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم﴾ إِلَى آخِرِهَا. وَكَانَتِ الصُّحُفُ الَّتِي جُمِعَ فِيهَا الْقُرْآنُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ، ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ.

کے متعلق بحث وتکرار کرتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس خدمت کے لیے میرا سینہ بھی کھول دیا جس طرح حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو شرح صدر فرمایا تھا، چنانچہ میں اٹھا اور کھال، ہڈی اور کھجور کی شاخوں سے قرآن مجید جمع کرنا شروع کر دیا اور لوگوں کے حافظے سے بھی مدد لی، حتی کہ سورۂ توبہ کی دو آیات حضرت خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پائیں۔ وہ ان کے علاوہ اور کسی کے پاس (لکھی ہوئی) نہ تھیں اور وہ یہ ہیں: ﴿لَقَدْ جَاءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ...... وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ﴾ وہ اوراق جن میں قرآن جمع کیا گیا تھا وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو وفات دی، پھر عمر فاروق کے پاس رہے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو فوت کر لیا۔ پھر وہ ام المومنین حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے پاس رہے۔

تَابَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، وَاللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.

عثمان بن عمر اور لیث نے یونس کے ذریعے سے ابن شہاب سے روایت کرنے میں شعیب کی متابعت کی ہے۔

وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ: مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ.

لیث نے کہا: مجھے عبدالرحمٰن بن خالد نے، ابن شہاب سے خبر دی اور کہا: ابوخزیمہ انصاری کے پاس وہ آیات تھیں۔

وَقَالَ مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ: مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ.

موسیٰ نے ابراہیم سے بیان کیا، انھوں نے ابن شہاب سے خبر دی اور کہا کہ ابوخزیمہ کے پاس تھیں۔

وَتَابَعَهُ يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ.

یعقوب بن ابراہیم نے اپنے باپ سے بیان کرنے میں موسیٰ کی متابعت کی ہے۔

وَقَالَ أَبُو ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، وَقَالَ: مَعَ خُزَيْمَةَ، أَوْ أَبِي خُزَيْمَةَ. [راجع: ٢٨٠٧]

ابو ثابت نے کہا: ہمیں ابراہیم نے خبر دی اور کہا: وہ آیات خزیمہ یا ابوخزیمہ کے پاس تھیں۔

(١٠) سُورَةُ يُونُس بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 10- تفسیر سورہ یونس

(١) [بَابٌ]:

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿فَٱخْتَلَطَ﴾ [٢٤]: فَنَبَتَ بِالْمَاءِ مِنْ كُلِّ لَوْنٍ. وَ﴿قَالُوا۟ ٱتَّخَذَ ٱللَّهُ وَلَدًا ۗ سُبْحَٰنَهُۥ ۖ هُوَ ٱلْغَنِىُّ﴾ [٦٨]. وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ: ﴿أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ﴾ [٢]: مُحَمَّدٌ ﷺ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: خَيْرٌ. يُقَالُ: ﴿تِلْكَ ءَايَٰتُ﴾ [١]، يَعْنِي: هٰذِهِ أَعْلَامُ الْقُرْآنِ، وَمِثْلُهُ: ﴿حَتَّىٰٓ إِذَا كُنتُمْ فِى ٱلْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِم﴾ [٢٢] اَلْمَعْنَى: بِكُمْ. ﴿دَعْوَىٰهُمْ﴾ [١٠]: دُعَاؤُهُمْ. ﴿أُحِيطَ بِهِمْ﴾ [٢٢]: دَنَوْا مِنَ الْهَلَكَةِ: ﴿وَأَحَٰطَتْ بِهِۦ خَطِيٓـَٔتُهُۥ﴾ [البقرة: ٨١]. فَاتَّبَعَهُمْ وَأَتْبَعَهُمْ وَاحِدٌ. ﴿عَدْوًا﴾ [٩٠]: مِنَ الْعُدْوَانِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿وَلَوْ يُعَجِّلُ ٱللَّهُ لِلنَّاسِ ٱلشَّرَّ ٱسْتِعْجَالَهُم بِٱلْخَيْرِ﴾ [١١]: قَوْلُ الْإِنْسَانِ لِوَلَدِهِ وَمَالِهِ إِذَا غَضِبَ: اَللّٰهُمَّ لَا تُبَارِكْ فِيهِ وَالْعَنْهُ. ﴿لَقُضِىَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ﴾ لَأَهْلَكَ مَنْ دُعِيَ عَلَيْهِ وَلَأَمَاتَهُ. ﴿لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا۟ ٱلْحُسْنَىٰ﴾ [٢٦] بِهِ مِثْلُهَا حُسْنٰى. ﴿وَزِيَادَةٌ﴾ [٢٦]: مَغْفِرَةٌ وَرِضْوَانٌ وَقَالَ غَيْرُهُ: اَلنَّظَرُ إِلٰى وَجْهِهِ. ﴿ٱلْكِبْرِيَآءُ﴾ [٧٨]: الْمُلْكُ.

باب:1- بلاعنوان

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: فَاخْتَلَطَ: اللہ تعالیٰ نے پانی کے ذریعے سے مختلف قسم کی نباتات پیدا فرمائیں۔ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهُ هُوَ الْغَنِيُّ: لوگوں نے کہا کہ اللہ نے بیٹا بنا لیا ہے۔ وہ تو پاک ہے اور بے نیاز ہے۔ زید بن اسلم نے کہا: اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ: ان کے پروردگار کے ہاں ان کے لیے حقیقی مقام و مرتبہ ہے۔ قَدَمَ صِدْقٍ سے مراد حضرت محمد ﷺ کی ذات گرامی ہے جبکہ امام مجاہد کہتے ہیں کہ اس سے مراد مطلق خیر ہے۔ تِلْكَ آيَاتُ کے معنی ہیں: یہ قرآن کی نشانیاں ہیں۔ اسی طرح حَتّٰى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَ جَرَيْنَ بِهِمْ میں بِهِمْ سے مراد بِكُمْ ہے، یعنی غائب سے حاضر مراد ہے۔ دَعْوَاهُمْ سے مراد ان کی دعا ہے۔ اُحِيْطَ بِهِمْ، یعنی وہ ہلاکت و بربادی کے قریب آ گئے۔ وَاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ، یعنی گناہوں نے اس کو ہر طرف سے گھیر لیا۔ فَاتَّبَعَهُمْ اور اَتْبَعَهُمْ کے ایک ہی معنی ہیں۔ عَدْوًا یہ عدوان سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں: سرکشی کرتے ہوئے۔ امام مجاہد فرماتے ہیں: وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ سے مراد یہ ہے کہ غصے کے وقت آدمی اپنی اولاد اور اپنے مال کے بارے میں کہتا ہے کہ اے اللہ! اس میں برکت نہ دے اور اسے اپنی رحمت سے دور رکھ۔ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ، تو وہ اسے ہلاک کر دیتا جس پر بددعا کی تھی اور اسے موت دے دیتا۔ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى: جن لوگوں نے اچھے کام کیے ان

کے لیے ویسا ہی اچھا بدلہ ہوگا۔ وَ زِيَادَةٌ سے مراد اللہ کی بخشش اور اس کی رضامندی ہے۔ امام مجاہد کے علاوہ دوسروں نے اس (زِيَادَةٌ) سے مراد اللہ کا دیدار لیا ہے۔ اَلْكِبْرِيَآءُ سے مراد اللہ کی سلطنت اور بادشاہی ہے۔

(٢) بَابٌ: ﴿وَجَاوَزْنَا بِبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ٱلْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُۥ بَغْيًا وَعَدْوًا ۖ حَتَّىٰٓ إِذَآ أَدْرَكَهُ ٱلْغَرَقُ قَالَ ءَامَنتُ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱلَّذِىٓ ءَامَنَتْ بِهِۦ بَنُوٓا۟ إِسْرَٰٓءِيلَ وَأَنَا۠ مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ﴾ [٩٠]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر سے پار گزار دیا تو فرعون اور اس کے لشکروں نے از راہ ظلم و سرکشی ان کا تعاقب کیا حتی کہ جب فرعون ڈوبنے لگا تو بولا: میں اس بات پر ایمان لاتا ہوں کہ الہ وہی ہے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں اس کا فرمانبردار ہوں'' کا بیان

﴿نُنَجِّيكَ﴾ [٩٢]: نُلْقِيكَ عَلَى نَجْوَةٍ مِنَ الْأَرْضِ، وَهُوَ النَّشَزُ: اَلْمَكَانُ الْمُرْتَفِعُ.

نُنَجِّيْكَ کے معنی ہیں: ہم تیری لاش کو اونچی جگہ پر ڈال دیں گے۔ نَجْوَةٍ کے معنی ہیں: اَلنَّشَزُ، یعنی بلند مقام۔

٤٦٨٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فَقَالُوا: هٰذَا يَوْمٌ ظَهَرَ فِيهِ مُوسٰى عَلٰى فِرْعَوْنَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: «أَنْتُمْ أَحَقُّ بِمُوسٰى مِنْهُمْ فَصُومُوا». [راجع: ٢٠٠٤]

[4680] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہود مدینہ عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے۔ انھوں نے بتایا کہ یہ وہ دن ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر فتح ملی تھی۔ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: ''تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ان کی نسبت زیادہ تعلق دار ہو، اس لیے تم بھی روزہ رکھو۔''

فائدہ: جدید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ اس کی لاش آج تک محفوظ ہے اور قاہرہ کے عجائب خانہ میں پڑی ہے، جس پر سمندری نمک کی تہہ جمی ہوئی ہے جو اسے بوسیدہ ہونے اور گلنے سڑنے سے محفوظ رکھتی ہے، تاہم الفاظ قرآنی کی صحت اس امر پر موقوف نہیں کہ اس کی لاش قیامت تک محفوظ رہے۔

(١١) سُورَةُ هُودٍ عَلَيْهِ الصَّلاةُ وَالسَّلَامُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 11- تفسیر سورۂ ہود

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : ﴿عَصِيبٌ﴾ [٧٧] شَدِيدٌ ﴿لَا جَرَمَ﴾ [٢٢]: بَلٰى . وَقَالَ غَيْرُهُ : ﴿وَحَاقَ﴾ نَزَلَ ﴿يَحِيقُ﴾ [فاطر:٤٣] يَنْزِلُ . يَؤُوسٌ : فَعُولٌ مِنْ يَئِسْتُ . وَقَالَ مُجَاهِدٌ : ﴿تَبْتَئِسْ﴾ [٣٦] تَحْزَنْ ﴿يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ﴾ [٥] شَكٌّ وَامْتِرَاءٌ فِي الْحَقِّ . ﴿لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ﴾ مِنَ اللهِ إِنِ اسْتَطَاعُوا .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عَصِيْبٌ کے معنی ہیں: شدید، یعنی سخت۔ لَا جَرَمَ کے معنی ہیں: کیوں نہیں؟ یعنی ضرور ہے۔ ان کے علاوہ دوسروں نے کہا: حَاقَ کے معنی ہیں: نَزَلَ، یعنی اتر پڑا۔ يَحِيْقُ بھی اس سے ہے، یعنی اترتا ہے۔ يَؤُوْسٌ فَعُول کے وزن پر يَئِسْتُ سے ماخوذ ہے، یعنی ناامید ہونا۔ مجاہد نے کہا: تَبْتَئِسْ، یعنی غم نہ کر۔ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ حق بات میں شک وشبہ کرتے ہیں۔ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ اگر ہو سکے تو خود کو اللہ سے چھپالیں۔

وَقَالَ أَبُو مَيْسَرَةَ: اَلْأَوَّاهُ: اَلرَّحِيمُ بِالْحَبَشِيَّةِ . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : ﴿بَادِيَ الرَّأْيِ﴾ [٢٧]: مَا ظَهَرَ لَنَا . وَقَالَ مُجَاهِدٌ : ﴿الْجُودِيِّ﴾ [٤٤]: جَبَلٌ بِالْجَزِيرَةِ . وَقَالَ الْحَسَنُ ﴿إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ﴾ [٨٧]: يَسْتَهْزِئُونَ بِهِ . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : ﴿أَقْلِعِي﴾ [٤٤]: أَمْسِكِي . ﴿عَصِيبٌ﴾ [٧٧]: شَدِيدٌ . ﴿لَا جَرَمَ﴾ [٢٢]: بَلٰى . ﴿وَفَارَ التَّنُّورُ﴾ [٤٠]: نَبَعَ الْمَاءُ؛ وَقَالَ عِكْرِمَةُ : وَجْهُ الْأَرْضِ .

ابو میسرہ نے کہا: اَلْأَوَّاہُ حبشی زبان میں مہربان کو کہتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: بَادِيَ الرَّأْيِ کے معنی ہیں: سرسری نظر سے جو ہمیں معلوم ہوا۔ مجاہد نے کہا: اَلْجُوْدِيّ جزیرہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔ حضرت حسن نے کہا: اِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيْمُ واقعی تو ہی باوقار (نیک چلن) ہے۔ کفار بطور استہزاء اور مذاق کہتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اَقْلِعِیْ کے معنی ہیں: تھم جا۔ عَصِيْبٌ کے معنی ہیں: شدید، سخت۔ لَاجَرَمَ: کیوں نہیں، ضرور۔ وَفَارَ التَّنُّوْرُ: پانی پھوٹ پڑا۔ حضرت عکرمہ نے کہا: تَنُّور سے مراد روئے زمین ہے۔

(١) بَابٌ : ﴿أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ﴾ [٥]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''دیکھو، جب یہ لوگ اپنے سینوں کو موڑتے ہیں تاکہ اللہ سے چھپے رہیں اور جب یہ اپنے آپ کو کپڑوں سے ڈھانپتے ہیں، وہ سب کچھ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں کیونکہ وہ سینوں کے راز تک جاننے والا ہے'' کا بیان

٤٦٨١ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ: (أَلَا إِنَّهُمْ تَثْنَوْنِي صُدُورُهُمْ) قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ: أُنَاسٌ كَانُوا يَسْتَخْفُونَ أَنْ يَتَخَلَّوْا فَيُفْضُوا إِلَى السَّمَاءِ، وَأَنْ يُجَامِعُوا نِسَاءَهُمْ فَيُفْضُوا إِلَى السَّمَاءِ، فَنَزَلَ ذٰلِكَ فِيهِمْ.

[4681] محمد بن عباد بن جعفر سے روایت ہے، انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ کو سنا: وہ آیت کی قراءت اس طرح کرتے تھے: أَلَآ اِنَّهُمْ تَثْنَوْنِي صُدُورُهُمْ. میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا: کچھ لوگ اس میں شرم کرنے لگے کہ آسمان کی طرف اپنا ستر کھول کر قضائے حاجت کریں اور شرماتے تھے کہ ستر کھول کر اپنی بیویوں سے جماع کریں تو ایسے لوگوں کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

٤٦٨٢ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَرَأَ: (أَلَا إِنَّهُمْ تَثْنَوْنِي صُدُورُهُمْ)، قُلْتُ: يَا أَبَا الْعَبَّاسِ! مَا تَثْنَوْنِي صُدُورُهُمْ؟ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يُجَامِعُ امْرَأَتَهُ فَيَسْتَحِي أَوْ يَتَخَلّٰى فَيَسْتَحِي، فَنَزَلَتْ: ﴿أَلَآ إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ﴾.

[4682] محمد بن عباد ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابن عباس ؓ اس طرح قراءت کرتے تھے: أَلَآ اِنَّهُمْ تَثْنَوْنِي صُدُوْرُهُمْ. محمد بن عباد نے پوچھا: اے ابوالعباس! تَثْنَوْنِي صُدُوْرُهُمْ کا کیا مطلب ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: کچھ لوگ اپنی بیویوں سے ہم بستری کرنے میں حیا اور قضائے حاجت کرتے وقت بھی شرم کرتے تھے۔ ان لوگوں کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: أَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ.

٤٦٨٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ: قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿أَلَآ إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ﴾. وَقَالَ غَيْرُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿يَسْتَغْشُونَ﴾: يُغَطُّونَ رُؤُوسَهُمْ. ﴿سِيءَ بِهِمْ﴾: سَاءَ ظَنُّهُ بِقَوْمِهِ. ﴿وَضَاقَ بِهِمْ﴾ [٧٧]: بِأَضْيَافِهِ. ﴿بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ﴾ [٨١]: بِسَوَادٍ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿أُنِيبُ﴾ [٨٨]: أَرْجِعُ.

[4683] حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس ؓ نے اس آیت کی قراءت اس طرح کی تھی: أَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ أَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ. عمرو بن دینار کے علاوہ دوسروں نے حضرت ابن عباس ؓ سے بیان کیا کہ يَسْتَغْشُوْنَ کے معنی ہیں: وہ اپنے سروں کو چھپا لیتے ہیں: سِيْءَ بِهِمْ: وہ اپنی قوم سے بدگمان ہوئے۔ وَضَاقَ بِهِمْ: اور وہ اپنے مہمانوں کی وجہ سے بہت پریشان اور دل گرفتہ ہوئے۔ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ کے معنی ہیں: رات کی سیاہی میں۔ مجاہد نے کہا: أُنِيْبُ کے معنی ہیں: میں رجوع کرتا ہوں۔

فائدہ: ان احادیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر تمھیں بوقت ضرورت بدن کھولنے میں اللہ تعالیٰ سے شرم آتی ہے اور اس طرح

جھکے جاتے ہو تو کیا جس وقت تم کپڑے اتارتے اور پہنتے ہو اس وقت تمھارا ظاہر و باطن اللہ تعالیٰ کے سامنے نہیں ہوتا؟ جب انسان اللہ تعالیٰ سے کسی وقت بھی چھپ نہیں سکتا تو پھر انسانی ضروریات سے متعلق اس قدر تشدد سے کام لینا درست نہیں۔ تمھارا شرم و حیا کا جذبہ اپنی جگہ بہت اچھا ہے لیکن اس میں غلو اور افراط بھی صحیح نہیں، اس لیے کہ جس ذات کی خاطر تم ایسا کرتے ہو اس سے تو پھر بھی تم نہیں چھپ سکتے تو پھر اس طرح کے تکلفات کا کیا فائدہ؟ واضح رہے کہ مشہور قراءت يَثْنُونَ صُدُوْرَهُمْ ہے لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اسے تَثْنَوْنِي صُدُوْرُهُمْ پڑھا ہے۔ اسے علم قراءت میں ''قراءۃ شاذۃ'' کا نام دیا جاتا ہے۔

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَكَانَ عَرْشُهُۥ عَلَى ٱلْمَآءِ﴾ [٧]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور اس کا عرش پانی پر تھا'' کا بیان

٤٦٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ، وَقَالَ: يَدُ اللهِ مَلْأَى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ، سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ». وَقَالَ: «أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، وَبِيَدِهِ الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ». [انظر: ٥٣٥٢، ٧٤٩٦]

[4684] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (آدم کے بیٹے!) تو خرچ کر، میں بھی تجھ پر خرچ کروں گا۔ مزید فرمایا: اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ رات اور دن مسلسل خرچ کرنے سے بھی اس میں کوئی کمی نہیں آتی۔'' فرمایا: ''تم نے دیکھا نہیں کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے مسلسل خرچ کیے جا رہا ہے اس کے باوجود جو کچھ اس کے ہاتھ میں ہے اس میں کمی نہیں آئی۔ اس کا عرش پانی پر تھا۔ اس کے ہاتھ میں میزان عدل ہے جسے وہ جھکاتا اور اٹھاتا ہے۔''

﴿ٱعْتَرَىٰكَ﴾ [٥٤]: اِفْتَعَلَكَ، مِنْ عَرَوْتُهُ أَيْ: أَصَبْتُهُ، وَمِنْهُ يَعْرُوهُ وَاعْتَرَانِي. ﴿ءَاخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَآ﴾ [٥٦]: أَيْ: فِي مُلْكِهِ وَسُلْطَانِهِ. ﴿عَنِيدٍ﴾ [٥٩]: وَعَنُودٌ وَعَانِدٌ وَاحِدٌ، هُوَ تَأْكِيدُ التَّجَبُّرِ. ﴿وَيَقُولُ ٱلْأَشْهَٰدُ﴾ [١٨]: وَاحِدُهُ شَاهِدٌ، مِثْلُ: صَاحِبٍ وَأَصْحَابٍ. ﴿ٱسْتَعْمَرَكُمْ﴾ [٦١]: جَعَلَكُمْ عُمَّارًا؛ أَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِيَ عُمْرَى: جَعَلْتُهَا لَهُ. ﴿نَكِرَهُمْ﴾ [٧٠]: وَأَنْكَرَهُمْ وَاسْتَنْكَرَهُمْ وَاحِدٌ. ﴿حَمِيدٌ﴾

اِعْتَرَاكَ باب افتعال ہے۔ عَرَوْتُهُ سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں: میں نے اس کو مبتلائے مصیبت کیا۔ يَعْرُوْهُ اور اِعْتَرَانِيْ بھی اسی سے ہے۔ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا: تمام چلنے والوں کی چوٹی اس کے ہاتھ میں ہے، یعنی سب اس کے قبضے اور اس کی حکومت میں ہیں۔ عَنِيْد، عَنُود اور عَانِد سب کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی سرکش اور مخالف۔ یہ جَبَّار کی تاکید ہے۔ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ اور گواہ (فرشتے) کہیں گے۔ اشھاد کی واحد شاھد ہے جس طرح اصحاب کی واحد صاحب ہے۔ اِسْتَعْمَرَكُمْ: تمھیں آباد کیا۔ عرب کہتے ہیں:

مَجِيدٌ﴾ [٧٣]: كَأَنَّهُ فَعِيلٌ مِنْ مَاجِدٍ - مَحْمُودٌ: مِنْ حَمِدَ - ﴿سِجِّيلٍ﴾ [٨٢]: اَلشَّدِيدِ الْكَبِيرِ، سِجِّيلٌ وَسِجِّينٌ وَاحِدٌ، وَاللَّامُ وَالنُّونُ أُخْتَانِ؛ وَقَالَ تَمِيمُ بْنُ مُقْبِلٍ:

وَرَجْلَةٍ يَضْرِبُونَ الْبَيْضَ ضَاحِيَةً
ضَرْبًا تَوَاصَى بِهِ الْأَبْطَالُ سِجِّينَا

أَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِيَ عُمْرٰى، یعنی میں نے یہ گھر اس کو عمر بھر کے لیے دے دیا، یہ عمریٰ ہے، یعنی اس کے لیے ہبہ ہے۔ نَكِرَهُمْ، اَنْكَرَهُمْ اور اِسْتَنْكَرَهُمْ کے معنی ایک ہی ہیں، یعنی حضرت ابراہیم نے ان فرشتوں کو اجنبی خیال کیا۔ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، حَمِيد فَعِيل کے وزن پر ہے، بمعنی محمود۔ یہ حَمِدَ سے ماخوذ ہے اور مَجِيد فَعِيل بمعنی فاعل ہے، اس کے معنی ہیں مَاجِد، یعنی کرم کرنے والا۔ سِجِّيْل اور سِجِّيْن دونوں کے معنی ایک ہیں، یعنی بڑا اور سخت۔ لام اور نون دونوں بہنیں ہیں، (ایک دوسرے سے بدل جاتی ہیں) جیسا کہ تمیم بن مقبل شاعر نے کہا ہے: ''بہت سے پیدل چلنے والے چاشت کے وقت سروں پر ایسی مار مارتے ہیں کہ بہادر اور سخت آدمی اس کی وصیت کرتا ہے۔

(٣) [بَابٌ]:

باب:3- بلاعنوان

﴿وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا﴾: أَيْ: إِلَى أَهْلِ مَدْيَنَ لِأَنَّ مَدْيَنَ بَلَدٌ؛ وَمِثْلُهُ: ﴿وَسْئَلِ الْقَرْيَةَ﴾ [يوسف:٨٢]، وَاسْأَلِ الْعِيرَ يَعْنِي أَهْلَ الْقَرْيَةِ وَالْعِيرِ. ﴿وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا﴾ [٩٢]: يَقُولُ: لَمْ تَلْتَفِتُوا إِلَيْهِ، وَيُقَالُ - إِذَا لَمْ يَقْضِ الرَّجُلُ حَاجَتَهُ -: ظَهَرْتَ لِحَاجَتِي وَجَعَلْتَنِي ظِهْرِيًّا؛ وَالظِّهْرِيُّ هَاهُنَا: أَنْ تَأْخُذَ مَعَكَ دَابَّةً أَوْ وِعَاءً تَسْتَظْهِرُ بِهِ. ﴿أَرَاذِلُنَا﴾ [٢٧]: سُقَاطُنَا. ﴿إِجْرَامِي﴾[٣٥]: هُوَ مَصْدَرٌ مِنْ أَجْرَمْتُ، وَبَعْضُهُمْ يَقُولُ: جَرَمْتُ. ﴿الْفُلْكَ﴾ [٣٧]: وَالْفُلْكُ وَاحِدٌ وَهِيَ: السَّفِينَةُ وَالسُّفُنُ. (مُجْرَاهَا) مَدْفَعُهَا، وَهُوَ مَصْدَرُ أَجْرَيْتُ. وَأَرْسَيْتُ: حَبَسْتُ. وَيُقْرَأُ: (وَمَجْرَاهَا): مِنْ

وَإِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا میں مدین سے مراد اہل مدین ہیں کیونکہ مدین تو ایک شہر کا نام ہے اور اسی طرح وَسْئَلِ الْقَرْيَةَ اور وَسْئَلِ الْعِيْرَ ہے، یعنی اس سے مراد اہل قریہ اور اہل عیر ہیں، یعنی ان دونوں مثالوں میں بھی مضاف محذوف ہے۔ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا: تم نے پس پشت ڈال دیا، یعنی اس کی طرف التفات نہیں کیا۔ جب کوئی کسی کی ضرورت کو پورا نہ کرے تو عرب لوگ کہتے ہیں: ظَهَرْتَ لِحَاجَتِيْ وَجَعَلْتَنِيْ ظِهْرِيًّا، یعنی میری ضرورت کو پس پشت ڈال دیا اور مجھے پیٹھ پیچھے کر دیا اور ظِهْرِيّ یہاں اس مفہوم کے لیے آیا ہے کہ کوئی اپنے ساتھ جانور یا برتن لے تا کہ ضرورت کے وقت اس سے مدد حاصل کرے۔ اَرَاذِلُنَا سے مراد گرے پڑے لوگ ہیں۔ اِجْرَامِيْ یہ اَجْرَمْتُ، یعنی باب افعال کا مصدر ہے۔ بعض حضرات کا کہنا ہے: یہ

جَرَتْ هِيَ. وَمَرْسَاهَا، مِنْ رَسَتْ [هِيَ]، وَ(مُجْرِيهَا ومُرْسِيهَا)، مِنْ فُعِلَ بِهَا. الرَّاسِيَاتُ: ثَابِتَاتٌ.

جَرَتْ، یعنی ثلاثی مجرد سے ہے۔ الْفُلْكَ، فلك جمع اور مفرد دونوں کے لیے آتا ہے، یعنی ایک کشتی اور کئی کشتیوں کو فلک ہی کہا جاتا ہے۔ مُجْرَاهَا بمعنی مَدْفَعُهَا ہے: اس کا چلانا۔ یہ أَجْرَيْتُ کا مصدر (میمی) ہے۔ أَرْسَيْتُ بمعنی حَبَسْتُ ہے، اس کی دوسری قراءت مَجْرَاهَا ہے اور یہ جَرَتْ سے مصدر (میمی) ہے۔ وَمَرْسَاهَا یہ رَسَتْ کا مصدر (میمی) ہے، یعنی اس کا چلنا اور لنگر انداز ہونا۔ تیسری قراءت مُجْرِيْهَا وَمُرْسِيْهَا ہے۔ اسم فاعل، یعنی اسے چلانے والا اور لنگر انداز کرنے والا۔ الرَّاسِيَاتُ اس کے معنی ثَابِتَاتٌ ہیں، یعنی ایک جگہ قائم اور ثابت رہنے والی دیگیں۔

(٤) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَيَقُولُ ٱلْأَشْهَـٰدُ هَـٰٓؤُلَآءِ ٱلَّذِينَ كَذَبُوا۟﴾ الْآيَةَ [١٨]

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور گواہ کہیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے (اپنے رب پر) جھوٹ بولا'' کا بیان

وَاحِدُ الْأَشْهَادِ شَاهِدٌ، مِثْلُ: صَاحِبٍ وَأَصْحَابٍ.

أَشْهَاد، شَاهِدٌ کی جمع ہے جیسا کہ صاحب کی جمع اصحاب آتی ہے۔

٤٦٨٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَهِشَامٌ قَالَا: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ: بَيْنَا ابْنُ عُمَرَ يَطُوفُ إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! أَوْ قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ! هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ فِي النَّجْوٰى؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يُدْنَى الْمُؤْمِنُ مِنْ رَبِّهِ». وَقَالَ هِشَامٌ: «يَدْنُو الْمُؤْمِنُ حَتّٰى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ فَيُقَرِّرُهُ بِذُنُوبِهِ، تَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ يَقُولُ: أَعْرِفُ رَبِّ، يَقُولُ: أَعْرِفُ - مَرَّتَيْنِ - فَيَقُولُ: سَتَرْتُهَا فِي الدُّنْيَا

[4685] صفوان بن محرز سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ طواف کر رہے تھے کہ اچانک ایک آدمی سامنے آیا اور ان سے پوچھا: اے ابن عمر! آپ نے سرگوشی کے متعلق نبی ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''مومن کو اپنے پروردگار کے قریب لایا جائے گا۔ راویٔ حدیث حضرت ہشام نے کہا: مومن قریب ہو گا، یہاں تک کہ پروردگار اس پر اپنا بازو رکھ لے گا، پھر اس سے اس کے گناہوں کا اقرار و اعتراف کرائے گا (اور فرمائے گا:) فلاں گناہ تجھے معلوم ہے؟ مومن کہے گا: اے میرے رب! مجھے معلوم ہے۔ دوبارہ یہی سوال

وَأَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، ثُمَّ تُطْوٰى صَحِيفَةُ حَسَنَاتِهِ، وَأَمَّا الْآخَرُونَ أَوِ الْكُفَّارُ فَيُنَادٰى عَلٰى رُؤُسِ الْأَشْهَادِ: هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلٰى رَبِّهِمْ».

جواب ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے دنیا میں تیرا گناہ چھپائے رکھا اور آج تجھے معاف کرتا ہوں۔ پھر اس کی نیکیوں کا دفتر لپیٹ دیا جائے گا (اس کو دے دیا جائے گا۔) رہے دوسرے لوگ یا کفار! تو ان کے متعلق بھرے مجمع میں اعلان کر دیا جائے گا: یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا تھا۔

وَقَالَ شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ. [راجع: ٢٤٤١]

شیبان نے اس حدیث کو قتادہ سے نقل کیا ہے، انھوں نے صفوان سے بیان کیا ہے۔

(٥) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَآ أَخَذَ ٱلْقُرَىٰ وَهِىَ ظَـٰلِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُۥٓ أَلِيمٌ شَدِيدٌ﴾ [١٠٢]

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور اسی طرح جب بھی آپ کا رب کسی ظالم بستی کو پکڑتا ہے تو اس کی گرفت ایسی ہی ہوتی ہے، بلاشبہ اس کی گرفت دُکھ دینے والی اور سخت ہوتی ہے'' کا بیان

﴿ٱلرِّفْدُ ٱلْمَرْفُودُ﴾ [٩٩]: اَلْعَوْنُ الْمُعِينُ، رَفَدْتُهُ: أَعَنْتُهُ. ﴿تَرْكَنُوٓاْ﴾ [١١٣]: تَمِيلُوا. ﴿فَلَوْلَا كَانَ﴾ [١١٦]: فَهَلَّا كَانَ. ﴿أُتْرِفُواْ﴾ [١١٦]: أُهْلِكُوا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ﴾ [١٠٦]: شَدِيدٌ وَصَوْتٌ ضَعِيفٌ.

اَلرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ کے معنی ہیں: وہ مدد جو بوقت ضرورت کی جائے۔ عرب لوگ کہتے ہیں: رَفَدْتُهٗ، یعنی میں نے اس کی مدد کی۔ تَرْكَنُوْا، یعنی مائل ہو یا جھکو۔ فَلَوْلَا كَانَ کے معنی فَهَلَّا كَانَ ہیں، یعنی: پھر کیوں نہ ہوئے۔ اُتْرِفُوْا کے معنی ہیں: أُهْلِكُوْا، یعنی ہلاک کیے گئے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا: زَفِيْرٌ وَّ شَهِيْقٌ، زَفِيْر زوردار آواز اور شَهِيْق کے معنی ہیں: پست آواز۔

٤٦٨٦ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتّٰى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ»، قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَآ أَخَذَ ٱلْقُرَىٰ وَهِىَ ظَـٰلِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُۥٓ أَلِيمٌ شَدِيدٌ﴾.

[4686] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے لیکن جب پکڑ لیتا ہے تو پھر اسے نہیں چھوڑتا۔'' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اور اسی طرح جب بھی آپ کا رب کسی ظالم بستی کو پکڑتا ہے تو اس کی گرفت ایسی ہی ہوتی ہے۔ بلاشبہ اس کی گرفت بہت تکلیف دہ اور سخت ہوتی ہے۔''

(٦) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ طَرَفَيِ ٱلنَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ ٱلَّيْلِ إِنَّ ٱلْحَسَنَٰتِ يُذْهِبْنَ ٱلسَّيِّـَٔاتِ﴾ الْآيَةَ [١١٤]

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور آپ دن کے دونوں اطراف میں اور کچھ رات گئے نماز پڑھیں۔ بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں'' کا بیان

﴿وَزُلَفًا﴾: سَاعَاتٍ بَعْدَ سَاعَاتٍ، وَمِنْهُ سُمِّيَتِ الْمُزْدَلِفَةُ؛ الزُّلَفُ: مَنْزِلَةٌ بَعْدَ مَنْزِلَةٍ؛ وَأَمَّا ﴿زُلْفَىٰٓ﴾ [الزمر: ٣] فَمَصْدَرٌ مِنَ الْقُرْبٰى؛ اِزْدَلَفُوا: اِجْتَمَعُوا؛ ﴿أَزْلَفْنَا﴾ [الشعراء: ٦٤]: جَمَعْنَا.

وَزُلَفًا کے معنی ہیں: یکے بعد دیگرے آنے والی گھڑیاں۔ اور اسی سے مزدلفہ کا نام رکھا گیا ہے کیونکہ یہاں یکے بعد دیگرے لوگ پہنچتے رہتے ہیں۔ اور زلف منزل بعد منزل کو کہتے ہیں۔ اور زُلْفٰی، قُرْبٰی کے معنی میں مصدر ہے۔ اِزْدَلَفُوا کے معنی ہیں: وہ جمع ہو گئے۔ اَزْلَفْنَا کے معنی ہیں: ہم نے جمع کیا۔

٤٦٨٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ: ﴿وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ طَرَفَيِ ٱلنَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ ٱلَّيْلِ إِنَّ ٱلْحَسَنَٰتِ يُذْهِبْنَ ٱلسَّيِّـَٔاتِ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّٰكِرِينَ﴾، قَالَ الرَّجُلُ: أَلِي هٰذِهِ؟ قَالَ: «لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي». [راجع: ٥٢٦]

[4687] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کسی اجنبی عورت کا بوسہ لے لیا۔ اس کے بعد وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا گناہ بیان کیا تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: ''آپ دن کے دونوں اطراف میں اور کچھ رات گئے نماز پڑھیں۔ بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ ایک یاد دہانی ہے یاد کرنے والوں کے لیے۔'' اس شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: آیا یہ امر خاص میرے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ میری امت میں سے جو بھی اس پر عمل کرے یہ سب کے لیے ہے۔''

(١٢) سُورَةُ يُوسُفَ -عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ-

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

12- تفسیر سورۂ یوسف

وَقَالَ فُضَيْلٌ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: (مُتْكًا): اَلْأُتْرُجُّ. قَالَ فُضَيْلٌ: اَلْأُتْرُجُّ: بِالْحَبَشِيَّةِ مُتْكًا؛ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ رَجُلٍ،

فضیل نے حصین کے ذریعے سے مجاہد سے بیان کیا ہے کہ مُتْكًا کے معنی نارنگی ہیں۔ فضیل نے کہا: حبشی زبان میں نارنگی کو مُتْكًا کہتے ہیں۔ ابن عیینہ نے ایک آدمی کے

عَنْ مُجَاهِدٍ: (مُتْكًا): كُلُّ شَيْءٍ قُطِعَ بِالسِّكِّينِ. وَقَالَ قَتَادَةُ: ﴿لَذُو عِلْمٍ﴾ [٦٨]: عَامِلٌ بِمَا عَلِمَ. وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: (صُوَاعٌ) مَكُّوكُ الْفَارِسِيِّ الَّذِي يَلْتَقِي طَرَفَاهُ، كَانَتْ تَشْرَبُ بِهِ الْأَعَاجِمُ.

ذریعے سے حضرت مجاہد سے نقل کیا ہے کہ ہر وہ چیز جسے چھری سے کاٹا جائے وہ مُتْكاً ہے، حضرت قتادہ نے لَذُو عِلْمٍ کی تفسیر علم کے مطابق عامل سے کی ہے۔ حضرت سعید بن جبیر نے کہا: صُوَاع اہل فارس کا ایک پیالہ ہے جس کے دونوں کنارے ملے ہوتے ہیں۔ اس میں عجمی لوگ پانی پیتے ہیں۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿تُفَنِّدُونِ﴾ [٩٤]: تُجَهِّلُونِ؛ وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿غَيَٰبَتِ ٱلْجُبِّ﴾ [١٠]: كُلُّ شَيْءٍ غَيَّبَ عَنْكَ شَيْئًا فَهُوَ غَيَابَةٌ؛ وَالْجُبُّ: اَلرَّكِيَّةُ الَّتِي لَمْ تُطْوَ. ﴿بِمُؤْمِنٍ لَّنَا﴾ [١٧]: بِمُصَدِّقٍ. ﴿أَشُدَّهُۥ﴾ [٢٢]: قَبْلَ أَنْ يَأْخُذَ فِي النُّقْصَانِ يُقَالُ: بَلَغَ أَشُدَّهُ، وَبَلَغُوا أَشُدَّهُمْ؛ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَاحِدُهَا شَدٌّ. وَالْمُتَّكَأُ: مَا اتَّكَأْتَ عَلَيْهِ لِشَرَابٍ أَوْ لِحَدِيثٍ أَوْ لِطَعَامٍ، وَأَبْطَلَ الَّذِي قَالَ: اَلْأُتْرُجُّ، وَلَيْسَ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ الْأُتْرُجُّ، فَلَمَّا احْتُجَّ عَلَيْهِمْ بِأَنَّهُ الْمُتَّكَأُ مِنْ نَمَارِقَ، فَرُّوا إِلَى شَرٍّ مِنْهُ فَقَالُوا: إِنَّمَا هُوَ الْمُتْكُ سَاكِنَةُ التَّاءِ، وَإِنَّمَا الْمُتْكُ طَرَفُ الْبَظْرِ. وَمِنْ ذٰلِكَ قِيلَ لَهَا: مَتْكَاءُ، وَابْنُ الْمَتْكَاءِ؛ فَإِنْ كَانَ ثَمَّ أُتْرُجٌّ فَإِنَّهُ بَعْدَ الْمُتَّكَإِ.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: تُفَنِّدُوْنِ کے معنی ہیں: اگر تم مجھے بے خبر نہ کہو۔ غَيٰبَتِ الْجُبِّ کے متعلق ابن عباس کے علاوہ دوسرے نے کہا: ہر وہ چیز جو تجھ سے غائب رہے وہ غیابة ہے۔ اور اَلْجُبّ وہ کنواں ہے جس کے کنارے نہ بنائے گئے ہوں۔ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا کے معنی ہیں: یقین کرنے والا۔ اَشُدَّهٗ سے مراد وہ عمر ہے جو نقصان وزوال سے پہلے ہو۔ اس وقت بَلَغَ اَشُدَّهٗ اور بَلَغُوا أَشُدَّهُمْ کہا جاتا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے: اس کا مفرد شَدٌّ ہے۔ اَلْمُتَّكَأُ اس چیز کو کہتے ہیں جس پر پیتے وقت، بات کرتے وقت یا کھاتے وقت ٹیک لگائی جائے۔ جس نے اس کے معنی نارنگی کیے ہیں وہ غلط ہے کیونکہ عربی زبان میں مُتَّكَأً نارنگی کے معنی میں نہیں آتا۔ پھر جب اس کے خلاف دلیل پیش کی گئی کہ مُتَّكَأٌ کے معنی مسند اور تکیہ کے ہیں تو نارنگی معنی کرنے والے نے اس سے بدتر کی طرف فرار کیا اور کہا کہ یہ لفظ مُتْكٌ، یعنی تا کے سکون کے ساتھ ہے، حالانکہ مُتْكٌ کے معنی عورت کی شرمگاہ کا کنارہ ہے۔ اسی لیے ختنہ والی عورت کو مَتْكَاء اور اس کے بیٹے کو ابن مَتْكَاء کہتے ہیں۔ پھر اگر وہاں نارنگیاں تھیں تو وہ مَسند اور تکیہ کے بعد ہی لائی گئی ہوں گی۔

﴿شَغَفَهَا﴾ [٣٠]: يُقَالُ: بَلَغَ إِلٰى شِغَافِهَا، وَهُوَ غِلَافُ قَلْبِهَا؛ وَأَمَّا شَعَفَهَا: فَمِنَ

شَغَفَهَا، کہا جاتا ہے کہ محبت اس کے دل کے پردے تک پہنچ چکی تھی۔ شغاف دل کے کنارے کو کہتے ہیں۔ ایک

الْمَشْغُوفِ. ﴿أَصْبُ إِلَيْهِنَّ﴾ [٣٣]: أَمِيلُ إِلَيْهِنَّ حُبًّا. ﴿أَضْغَٰثُ أَحْلَٰمٍ﴾ [٤٤]: مَا لَا تَأْوِيلَ لَهُ؛ وَالضِّغْثُ مِلْءُ الْيَدِ مِنْ حَشِيشٍ وَمَا أَشْبَهَهُ؛ وَمِنْهُ: ﴿وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا﴾ [ص:٤٤]، لَا مِنْ قَوْلِهِ: ﴿أَضْغَٰثُ أَحْلَٰمٍ﴾؛ وَاحِدُهَا ضِغْثٌ. ﴿نَمِيرُ﴾ [٦٥]: مِنَ الْمِيرَةِ. ﴿وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ﴾: مَا يَحْمِلُ بَعِيرٌ. ﴿ءَاوَىٰٓ إِلَيْهِ﴾ [٦٩]: ضَمَّ إِلَيْهِ. ﴿ٱلسِّقَايَةَ﴾ [٧٠]: مِكْيَالٌ. ﴿ٱسْتَيْـَٔسُوا۟﴾ [٨٠]: يَئِسُوا ﴿وَلَا تَا۟يْـَٔسُوا۟ مِن رَّوْحِ ٱللَّهِ﴾ [٨٧]: مَعْنَاهُ: الرَّجَاءُ. ﴿خَلَصُوا۟ نَجِيًّا﴾ [٨٠]: [اعْتَزَلُوا] نَجِيًّا؛ وَالْجَمْعُ أَنْجِيَةٌ: يَتَنَاجَوْنَ، الْوَاحِدُ نَجِيٌّ، وَالِاثْنَانِ وَالْجَمْعُ: نَجِيٌّ وَأَنْجِيَةٌ. ﴿تَفْتَؤُا۟﴾ [٨٥]: لَا تَزَالُ. ﴿حَرَضًا﴾: مُحْرَضًا يُذِيبُكَ الْهَمُّ. تَحَسَّسُوا: تَخَبَّرُوا. ﴿مُّزْجَىٰةٍ﴾ [٨٨]: قَلِيلَةٍ. ﴿غَٰشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ ٱللَّهِ﴾ [١٠٧]: عَامَّةٌ مُجَلِّلَةٌ.

قراءت شَعَفَهَا بھی ہے۔ یہ مشغوف سے ہے اور اس سے مراد وہ آدمی ہے جس کا دل محبت کی وجہ سے جل گیا ہو۔ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ کے معنی اَمِيلُ اِلَيْهِنَّ حُبًّا ہیں، یعنی میں ان کی طرف محبت کی وجہ سے مائل ہو جاؤں گا۔ اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ سے مراد وہ خواب جن کی کوئی تعبیر نہ ہو اور ضِغْثٌ سے مراد تنکوں کا وہ گٹھا وغیرہ ہے جو ہاتھ میں آ جائے اور آیت کریمہ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا میں یہی معنی مراد ہیں لیکن اس سورت میں یہ معنی مراد نہیں۔ اَضْغَاث کا مفرد ضِغْثٌ ہے۔ نَمِيْرُ، مِيْرَةٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی طعام اور غلہ کے ہیں۔ وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ اس سے مراد اتنا غلہ جسے ایک اونٹ اٹھا سکتا ہو۔ اٰوٰى اِلَيْهِ کے معنی ہیں: اپنے ساتھ ملا لیا، اپنے پاس جگہ دی۔ اَلسِّقَايَةَ کے معنی پیمانہ کے ہیں۔ اِسْتَيْئَسُوْا کے معنی ہیں: وہ ناامید ہو گئے۔ وَلَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ کے معنی امید کے ہیں۔ خَلَصُوْا نَجِيًّا کے معنی: وہ الگ جا کر مشورہ کرنے لگے۔ نَجِيًّا کی جمع اَنْجِيَة آتی ہے اور یہ يَتَنَاجَوْنَ سے ماخوذ ہے جس کے معنی سرگوشی کرنا ہیں۔ اس کا واحد نَجِيٌّ جبکہ تثنیہ اور جمع کے لیے نَجِيّ اور اَنْجِيَة استعمال ہوتا ہے۔ تَفْتَؤُا کے معنی ہیں: لاتزال، یعنی ہمیشہ۔ حَرَضًا یہ مُحْرَضًا اسم مفعول کے معنی میں ہے۔ يُذِيبُكَ الْهَمُّ اس کی تفسیر ہے، یعنی تجھے غم و حزن ہلاک کر دے گا۔ تَحَسَّسُوْا کے معنی ہیں: خبر لاؤ اور سراغ لگاؤ۔ مُزْجٰةٍ کے معنی ہیں: قليلة، یعنی ہم تھوڑی سی پونجی لائے ہیں۔ غٰشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ، یعنی اللہ کا عام عذاب جو سب کو گھیر لے۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُۥ عَلَيْكَ وَعَلَىٰٓ ءَالِ يَعْقُوبَ﴾ الْآيَةَ [٦]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور تم پر اور آل یعقوب پر اپنی نعمت پوری کرے......'' کا بیان

٤٦٨٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ». [راجع: ٣٣٨٢]

[4688] حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کریم بن کریم بن کریم بن کریم، حضرت یوسف بن حضرت یعقوب بن حضرت اسحاق بن حضرت ابراہیم ؊ ہیں۔''

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِۦٓ ءَايَٰتٌ لِّلسَّآئِلِينَ﴾ [٧]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''بلاشبہ یقیناً حضرت یوسف اور اس کے بھائیوں (کے واقعے) میں سوال کرنے والوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں'' کا بیان

٤٦٨٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ؟ قَالَ: «أَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاهُمْ»، قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: «فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللهِ ابْنُ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ خَلِيلِ اللهِ». قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: «فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي؟» قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: «فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا».

[4689] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں میں کون سب سے زیادہ باعزت اور معزز ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ باعزت اور معزز وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والا ہو۔'' لوگوں نے کہا: ہم نے آپ سے اس کے متعلق سوال نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا: ''پھر سب سے زیادہ معزز اور بزرگ حضرت یوسف ؈ جو اللہ کے نبی ہیں اور اللہ کے نبی کے بیٹے، اللہ کے نبی کے پوتے اور خلیل اللہ کے پڑپوتے ہیں۔'' لوگوں نے کہا: ہمارے سوال کا مقصد یہ بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اچھا تم لوگ عرب کے خانوادوں کے متعلق مجھ سے پوچھتے ہو؟'' لوگوں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''جو لوگ زمانۂ جاہلیت میں معزز اور بزرگ خیال کیے جاتے تھے اسلام لانے کے بعد بھی وہ معزز ہیں، بشرطیکہ دین میں سمجھ حاصل کر لیں۔''

تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ. [راجع: ٣٣٥٣]

ابو اسامہ نے عبیداللہ سے روایت کرنے میں عبدۃ کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی رو سے خاندانی عزت اور شرافت کی بنیاد دین داری اور دین میں سمجھ بوجھ ہے، اس کے بغیر شرافت کا دعویٰ غلط ہے، خواہ کوئی سید ہی کیوں نہ ہو۔ دینی فقاہت شرافت کی اوّلین بنیاد ہے، محض علم کوئی چیز نہیں جب تک اسے صحیح طور پر سمجھا نہ جائے، اسی کا نام فقاہت ہے۔ واللہ أعلم.

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ﴾ [١٨]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ''یعقوب علیہ السلام نے کہا: بلکہ تمھارے دلوں نے تمھارے لیے ایک بری بات آراستہ کردی ہے، لہٰذا صبر ہی بہتر ہے'' کا بیان

سَوَّلَتْ: زَيَّنَتْ.

سَوَّلَتْ کے معنی ہیں: مزین کرلی ہے۔

وضاحت: صبر جمیل ایسا صبر ہے کہ مصیبت پڑنے پر انسان اسے ٹھنڈے دل سے برداشت کر جائے، جزع فزع کا اظہار نہ ہو، نہ کسی دوسرے سے اس کا شکوہ شکایت ہی کرے۔

٤٦٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. قَالَ: وَحَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللهُ، كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللهُ، وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ». قُلْتُ: إِنِّي وَاللهِ لَا أَجِدُ مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ: ﴿فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ﴾ وَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ﴾ [النور: ١١] الْعَشْرَ الْآيَاتِ. [راجع: ٢٥٩٣]

[4690] حضرت زہری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ سے نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے متعلق سنا، جبکہ ان کے بارے میں بہتان لگانے والوں نے جو کہنا تھا کہا اور اللہ تعالیٰ نے صدیقۂ کائنات کو مبرا اور پاک صاف قرار دیا، ہر ایک نے مجھ سے حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے) نبی ﷺ نے فرمایا: ''(اے عائشہ!) اگر تم بہتان سے مبرا اور پاک صاف ہو تو عن قریب اللہ تعالیٰ تمھیں مبرا اور پاک صاف قرار دے گا اور اگر تم نے گناہ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور اس کے حضور اپنی توبہ کا نذرانہ پیش کرو۔'' (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی کہ) میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں تو ابو یوسف (حضرت یعقوب علیہ السلام) کے علاوہ اور کوئی مثال نہیں پاتی۔ ''اب صبر ہی بہتر ہے اور جو کچھ تم بیان کرتے ہو، اس کے متعلق اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتی ہوں۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے اس آیت: ﴿إِنَّ الَّذِينَ

جَآءُوْ بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ...... ﴾ سے لے کر (بیسویں آیت، یعنی 11 تا 20 تک) دس آیات نازل فرمائیں۔

٤٦٩١ - حَدَّثَنَا مُوسٰى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ: حَدَّثَنِي مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ رُومَانَ، وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ قَالَتْ: بَيْنَا أَنَا وَعَائِشَةُ أَخَذَتْهَا الْحُمّٰى، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَعَلَّ فِي حَدِيثٍ تُحُدِّثَ»، قَالَتْ: نَعَمْ، وَقَعَدَتْ عَائِشَةُ، قَالَتْ: مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَيَعْقُوبَ وَبَنِيهِ: ﴿بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَٱللَّهُ ٱلْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ﴾. [راجع: ٣٣٨٨]

[4691] حضرت مسروق بن اجدع سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے ام المومنین حضرت عائشہ ؓ کی والدہ حضرت ام رومان ؓ نے بیان کیا کہ میں اور عائشہ ؓ بیٹھے ہوئے تھے، اس دوران میں عائشہ ؓ کو بخار چڑھ گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”غالباً یہ بخار ان باتوں کی وجہ سے ہے جن کا چرچا ہو رہا ہے۔“ حضرت ام رومان نے کہا: جی ہاں۔ اس کے بعد حضرت عائشہ ؓ اٹھ کر بیٹھ گئیں اور کہا: میری اور آپ لوگوں کی مثال حضرت یعقوب ؑ اور ان کے بیٹوں جیسی ہے ”بلکہ تم لوگوں نے ایک بری بات کو بنا سنوار لیا ہے، خیر اب صبر ہی بہتر ہے اور جو کچھ تم بیان کرتے ہو، اس کے متعلق میں اللہ ہی سے مدد چاہتی ہوں۔“

(٤) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَرَٰوَدَتْهُ ٱلَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَن نَّفْسِهِۦ وَغَلَّقَتِ ٱلْأَبْوَٰبَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ﴾ [٢٣]

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: ”اور جس عورت کے گھر میں وہ رہتے تھے، اس نے حضرت یوسف کو اپنی طرف ورغلانا چاہا، اس نے دروازے بند کر لیے اور یوسف سے کہنے لگی: جلدی آ جاؤ“ کا بیان

وَقَالَ عِكْرِمَةُ: ﴿هَيْتَ لَكَ﴾ بِالْحَوْرَانِيَّةِ: هَلُمَّ؛ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ: تَعَالَهْ.

حضرت عکرمہ نے کہا: هَيْتَ لَكَ حورانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ”آ جا“ ہیں۔ حضرت سعید بن جبیر نے بھی یہی معنی کیے ہیں۔

٤٦٩٢ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ: قَالَتْ هَيْتُ لَكَ، قَالَ: وَإِنَّمَا نَقْرَؤُهَا كَمَا عُلِّمْنَاهَا.

[4692] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے هيت لك (تا کے ضمہ کے ساتھ) پڑھا اور فرمایا: ہم تو اس لفظ کو اسی طرح پڑھیں گے جس طرح ہمیں تعلیم دی گئی ہے۔

﴿مَثْوَىٰهُ﴾ [٢١]: مُقَامُهُ. ﴿وَأَلْفَيَا﴾ [٢٥]:

مَثْوٰىهُ کے معنی ہیں: اس کا مقام اور ٹھکانا۔ اَلْفَيَا کے

وَجَدَا، ﴿أَلْفَوْاْ ءَابَآءَهُمْ﴾ [الصافات: ٦٩]، ﴿أَلْفَيْنَا﴾ [البقرة: ١٧٠].

معنی ہیں: ان دونوں نے پایا جیسا کہ اَلْفَوْا اٰبَآءَ هُمْ اور اَلْفَيْنَا میں یہی معنی ہیں۔

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ: «بَلْ عَجِبْتُ وَيَسْخَرُونَ». [الصافات: ١٢].

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بَلْ عَجِبْتُ وَ يَسْخَرُوْنَ منقول ہے۔

فائدہ: هَيْتُ لَكَ کے معنی ہیں: میں نے خود کو تیرے لیے تیار کرلیا ہے۔ یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت ہے جیسا کہ بَلْ عَجِبْتُ میں انھوں نے متکلم کا صیغہ اختیار کیا ہے۔ علامہ کرمانی لکھتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کلمے کو یہاں بیان کیا ہے اگرچہ یہ سورۂ صافات میں ہے، اس سے یہ اشارہ مقصود ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسے تا کے ضمہ کے ساتھ پڑھا ہے جیسا کہ هيتُ کو تا کے ضمہ کے ساتھ پڑھا ہے۔[1] حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی اس توجیہ کو موزوں قرار دیا ہے۔[2]

٤٦٩٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا أَبْطَؤُوا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْإِسْلَامِ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ»، فَأَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ، حَتّٰى أَكَلُوا الْعِظَامَ، حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ، فَيَرٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا مِثْلَ الدُّخَانِ، قَالَ اللهُ: ﴿فَٱرْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي ٱلسَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ﴾ [الدخان: ١٠]، قَالَ اللهُ: ﴿إِنَّا كَاشِفُواْ ٱلْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَآئِدُونَ﴾ [الدخان: ١٥]، أَفَيُكْشَفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ وَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَمَضَتِ الْبَطْشَةُ. [راجع: ١٠٠٧]

[4693] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قریش نے نبی ﷺ پر ایمان لانے میں تاخیر کی تو آپ نے ان کے خلاف بددعا کی: ''اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کا سا قحط نازل فرما۔'' چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ ہر چیز ملیامیٹ ہوگئی، کوئی چیز نہیں ملتی تھی اور اہل مکہ ہڈیاں کھانے پر مجبور ہوگئے تھے، حتی کہ ان کی یہ کیفیت ہو گئی کہ کوئی شخص آسمان کی طرف نظر اٹھاتا تو اسے اپنے اور آسمان کے درمیان دھواں سا نظر آتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''آپ اس دن کے منتظر رہیں جبکہ آسمان ظاہر دھواں لائے گا۔'' اور فرمایا: ''بے شک ہم عذاب کو تھوڑا سا دور کر دیں گے تو تم پھر اپنی اسی حالت پر آ جاؤ گے۔'' حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں: عذاب سے یہی قحط کا عذاب مراد ہے کیونکہ قیامت کے دن کا عذاب تو ٹلنے والا نہیں۔ الغرض دخان اور بطشہ جن کا ذکر سورۂ دخان میں ہے، وہ آ چکا ہے۔

(٥) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿فَلَمَّا جَآءَهُ ٱلرَّسُولُ قَالَ ٱرْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿قُلْنَ حَٰشَ لِلَّهِ﴾ [٥٠، ٥١]

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: ''جب قاصد یوسف (علیہ السلام) کے پاس پہنچا تو انھوں نے کہا: اپنے آقا کے پاس واپس چلے جاؤ...... وہ بول اٹھیں حاشا للہ!'' کا بیان

1 شرح الكرماني: 163/17. 2 فتح الباري: 464/8.

حَاشَ وَحَاشَا: تَنْزِيهٌ وَاسْتِثْنَاءٌ. ﴿حَصْحَصَ﴾ [٥١]: وَضَحَ.

حاش اور حاشا کے معنی ہیں: پاکی بیان کرنا اور استثنا کرنا اور حَصْحَصَ کے معنی ''کھل گیا اور واضح ہو گیا'' ہیں۔

٤٦٩٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَرْحَمُ اللهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ، وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ، وَنَحْنُ أَحَقُّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لَهُ: ﴿أَوَلَمْ تُؤْمِن قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي﴾ [البقرة: ٢٦٠]». [راجع: ٣٣٧٢]

[4694] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر اپنی رحمت نازل فرمائے بے شک وہ ایک زبردست اور محکم سہارے کی پناہ لیتے تھے۔ اور اگر میں اتنے دنوں تک قید خانے میں رہا ہوتا جتنے دن حضرت یوسف علیہ السلام رہے تھے تو بلانے والے کی بات رد نہ کرتا۔ اور ہمیں تو ابراہیم علیہ السلام کی بہ نسبت شک ہونا زیادہ سزاوار ہے جب اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: ''کیا تجھے یقین نہیں؟ تو انھوں نے کہا تھا: کیوں نہیں؟ یقین تو ہے لیکن چاہتا ہوں کہ مزید اطمینان قلب حاصل ہو جائے۔''

(٦) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿حَتَّىٰ إِذَا ٱسْتَيْـَٔسَ ٱلرُّسُلُ﴾ [١١٠]

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: ''یہاں تک کہ جب رسول ناامید ہونے لگے'' کا بیان

٤٦٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَهُ وَهُوَ يَسْأَلُهَا عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿حَتَّىٰ إِذَا ٱسْتَيْـَٔسَ ٱلرُّسُلُ﴾ قَالَ: قُلْتُ: أَكُذِبُوا أَمْ كُذِّبُوا؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: (كُذِّبُوا). قُلْتُ: فَقَدِ اسْتَيْقَنُوا أَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوهُمْ فَمَا هُوَ بِالظَّنِّ. قَالَتْ: أَجَلْ لَعَمْرِي لَقَدِ اسْتَيْقَنُوا بِذٰلِكَ، فَقُلْتُ لَهَا: ﴿وَظَنُّوٓا۟ أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا۟﴾، قَالَتْ: مَعَاذَ اللهِ، لَمْ تَكُنِ

[4695] حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا جبکہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت کے متعلق پوچھا: ﴿حَتّٰی اِذَا اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ﴾ عروہ کہتے ہیں: میں نے پوچھا تھا کہ آیت میں كُذِبُوْا (تخفیف کے ساتھ) ہے یا كُذِّبُوْا (تشدید کے ساتھ ہے)؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: كُذِّبُوْا (تشدید کے ساتھ) ہے۔ اس پر میں نے کہا: انبیاء تو یقین کے ساتھ جانتے تھے کہ ان کی قوم انھیں جھٹلا رہی ہے، پھر ظَنُّوْا سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں، زندگی کی قسم! بلاشبہ پیغمبروں کو اس امر کا یقین تھا۔ میں نے کہا: وَظَنُّوْا

الرُّسُلُ تَظُنُّ ذٰلِكَ بِرَبِّهَا، قُلْتُ: فَمَا هٰذِهِ الْآيَةُ؟ قَالَتْ: هُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِينَ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوهُمْ، فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَاسْتَأْخَرَ عَنْهُمُ النَّصْرُ، حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ مِمَّنْ كَذَّبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ، وَظَنَّتِ الرُّسُلُ أَنَّ أَتْبَاعَهُمْ قَدْ كَذَّبُوهُمْ جَاءَهُمْ نَصْرُ اللهِ عِنْدَ ذٰلِكَ. [راجع: ٣٣٨٩]

أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوْا میں اگر كُذِبُوا (تخفیف کے ساتھ) پڑھیں تو کیا قباحت ہے؟ انھوں نے فرمایا: معاذ اللہ! پیغمبر اپنے رب کے متعلق ایسا گمان کیونکر کر سکتے ہیں؟ میں نے عرض کی: پھر اس آیت کا مطلب کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: پیغمبروں کو جن لوگوں نے مانا اور ان کی تصدیق کی اور اپنے رب پر ایمان لائے، جب ان پر مدت دراز تک آفت اور مصیبت آتی رہی اور اللہ کی مدد آنے میں تاخیر ہوئی اور پیغمبر ان لوگوں کے ایمان لانے سے مایوس ہو گئے جنھوں نے ان کی تکذیب کی تھی اور وہ گمان کرنے لگے کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اب وہ بھی ہمیں جھوٹا خیال کرنے لگیں گے، اس وقت اللہ کی مدد آ پہنچی۔

٤٦٩٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، فَقُلْتُ: لَعَلَّهَا: (كُذِبُوا)، مُخَفَّفَةً، قَالَتْ: مَعَاذَ اللهِ!. نَحْوَهُ. [راجع: ٣٣٨٩]

[4696] حضرت عروہ بن زبیر ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ ؓ سے عرض کی: ہو سکتا ہے كُذِبُوا (تخفیف کے ساتھ) ہو، تو انھوں نے فرمایا: معاذ اللہ! پھر وہی حدیث بیان کی۔

فائدہ: مشہور قراءت كُذِبُوا (تخفیف کے ساتھ) ہے۔ ممکن ہے حضرت عائشہ ؓ کو یہ قراءت نہ پہنچی ہو اور انھوں نے ظن بمعنی یقین خیال کر کے اس قراءت کا انکار کر دیا۔ ان کے نزدیک اس قراءت کے یہ معنی بنتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پیغمبروں سے جو وعدے کیے تھے وہ جھوٹ پر مبنی تھے، اس لیے انھوں نے انکار کر دیا، حالانکہ تخفیف کی صورت میں مطلب یہ ہے کہ کافروں کو یہ گمان ہوا کہ پیغمبروں نے عذاب آنے کے جو وعدے ان سے کیے تھے وہ سب غلط اور جھوٹ ثابت ہوئے۔ ایسے حالات میں اللہ کی نصرت ان کے ہاں آ پہنچی۔

(١٣) سُورَةُ الرَّعْدِ — بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — 13- تفسیر سورۂ رعد

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿كَبَٰسِطِ كَفَّيْهِ﴾ [١٤]: مَثَلُ الْمُشْرِكِ الَّذِي عَبَدَ مَعَ اللهِ إِلٰهًا غَيْرَهُ كَمَثَلِ الْعَطْشَانِ الَّذِي يَنْظُرُ إِلٰى ظِلِّ خَيَالِهِ فِي الْمَاءِ

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: كَبَٰسِطِ كَفَّيْهِ یہ مشرک کی مثال ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے معبودوں کی بھی عبادت کرتا ہے۔ اس کی مثال اس پیاسے جیسی ہے

مِنْ بَعِيدٍ، وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَتَنَاوَلَهُ وَلَا يَقْدِرُ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿مُّتَجَٰوِرَٰتٌ﴾ [٤]: مُتَدَانِيَاتٌ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿ٱلْمَثُلَٰتُ﴾ [٦]: وَاحِدُهَا مَثُلَةٌ، وَهِيَ: الْأَشْبَاهُ وَالْأَمْثَالُ؛ وَقَالَ: ﴿إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ ٱلَّذِينَ خَلَوْا﴾ [يونس: ١٠٢]. ﴿بِمِقْدَارٍ﴾ [٨]: بِقَدَرٍ. يُقَالُ: ﴿مُعَقِّبَٰتٌ﴾ [١١]: مَلَائِكَةٌ حَفَظَةٌ تُعَقِّبُ الْأُولَى مِنْهَا الْأُخْرَى؛ وَمِنْهُ قِيلَ: الْعَقِيبُ، أَيْ: عَقَّبْتُ فِي أَثَرِهِ. ﴿ٱلْمِحَالِ﴾ [١٣]: الْعُقُوبَةِ. ﴿كَبَٰسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى ٱلْمَآءِ﴾ [١٤] لِيَقْبِضَ عَلَى الْمَاءِ. ﴿رَّابِيًا﴾: مِنْ رَبَا يَرْبُو. ﴿أَوْ مَتَٰعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهُۥ﴾ [١٧]: الْمَتَاعُ: مَا تَمَتَّعْتَ بِهِ. ﴿جُفَآءً﴾: يُقَالُ: أَجْفَأَتِ الْقِدْرُ: إِذَا غَلَتْ؛ فَعَلَاهَا الزَّبَدُ، ثُمَّ تَسْكُنُ فَيَذْهَبُ الزَّبَدُ بِلَا مَنْفَعَةٍ، فَكَذٰلِكَ يُمَيِّزُ الْحَقُّ مِنَ الْبَاطِلِ.

جو پانی کا تصور کر کے دور سے اپنے ہاتھ پھیلائے اور چاہتا ہے کہ اسے حاصل کر لے لیکن اسے لینے کی قدرت نہیں ہوتی۔ حضرت ابن عباس ﷺ کے علاوہ دوسروں نے کہا: مُتَجٰوِرَاتٌ کے معنی ہیں: قریب قریب آپس میں ملے ہوئے۔ اَلْمَثُلٰتُ کا واحد مَثُلَةٌ ہے۔ اس کے معنی مشابہ اور مماثل کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: یہ لوگ ان لوگوں کے مشابہ واقعات کا انتظار کر رہے ہیں جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں۔ بمقدار کے معنی ہیں: قدر، یعنی مقررہ اندازہ۔ مُعَقِّبٰتٌ سے مراد وہ نگہبان فرشتے جو ایک دوسرے کے بعد باری باری آتے ہیں۔ اس سے عقیب ماخوذ ہے۔ عرب کہتے ہیں: عَقَّبْتُ فِي أَثَرِهٖ: میں اس کے نقش قدم پر پیچھے پیچھے چلا۔ اَلْمِحَال کے معنی ہیں: سزا۔ كَبٰسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ: پانی کی طرف ہاتھ بڑھائے تاکہ اس پر قبضہ کرے۔ رَابِيًا یہ لفظ رَبَا يَرْبُو سے ماخوذ ہے جس کے معنی پھلنا پھولنا ہیں۔ اَوْمَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ متاع سے مراد وہ جس چیز سے تو فائدہ اٹھائے۔ جُفَآءً، اَجْفَأَتِ الْقِدْرُ سے ماخوذ ہے۔ جب ہنڈیا جوش مارتی ہے تو جھاگ اوپر آ جاتا ہے۔ پھر جب ہنڈیا ٹھنڈی ہوتی ہے تو بے فائدہ جھاگ ختم ہو جاتا ہے، اسی طرح حق باطل سے جدا ہو جاتا ہے۔

﴿ٱلْمِهَادُ﴾ [١٨]: الْفِرَاشُ. ﴿يَدْرَءُونَ﴾ [٢٢]: يَدْفَعُونَ، دَرَأْتُهُ عَنِّي: دَفَعْتُهُ. ﴿سَلَٰمٌ عَلَيْكُم﴾ [٢٤]: أَيْ يَقُولُونَ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ، وَالْمَتَابِ: إِلَيْهِ تَوْبَتِي. ﴿أَفَلَمْ يَاْيْـَٔسِ﴾ [٣١]: أَفَلَمْ يَتَبَيَّنْ. ﴿قَارِعَةٌ﴾ [٣١]: دَاهِيَةٌ. ﴿فَأَمْلَيْتُ﴾ [٣٢]: أَطَلْتُ، مِنَ الْمَلِيِّ وَالْمِلَاوَةِ؛ وَمِنْهُ ﴿مَلِيًّا﴾ [مريم: ٤٦]. وَيُقَالُ لِلْوَاسِعِ الطَّوِيلِ مِنَ الْأَرْضِ: مَلًى، ﴿أَشَقُّ﴾ [٣٤]: أَشَدُّ، مِنَ

اَلْمِهَادُ کے معنی ہیں: فِرَاش، یعنی بچھونا اور آرام گاہ۔ يَدْرَءُوْنَ کے معنی ہیں: يَدْفَعُوْنَ اور یہ دَرَأْتُهٗ عَنِّي سے ماخوذ ہے، یعنی میں نے اس کو اپنے سے دور کر دیا۔ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ اس مقام پر يَقُولُونَ کا لفظ محذوف ہے، یعنی وہ سلام علیکم کہیں گے۔ اَلْمَتَابِ کے معنی ہیں: (اس کی طرف) میرا رجوع کرنا ہے۔ اَفَلَمْ يَايْئَسِ: کیا ان پر یہ بات واضح نہیں ہوئی۔ قَارِعَةٌ کے معنی مہلک آفت کے ہیں۔ فَاَمْلَيْتُ: میں نے مہلت دراز کر دی یہ اَلْمَلِيّ اور اَلْمِلَاوَة سے ماخوذ

الْمَشَقَّةِ. ﴿مُعَقِّبَ﴾ [٤١]: مُغَيِّرٌ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿مُتَجَاوِرَاتٌ﴾ [٤]: طَيِّبُهَا عَذْبُهَا وَخَبِيثُهَا السِّبَاخُ. ﴿صِنْوَانٌ﴾: اَلنَّخْلَتَانِ أَوْ أَكْثَرُ فِي أَصْلٍ وَاحِدٍ؛ ﴿وَغَيْرُ صِنْوَانٍ﴾: وَحْدَهَا. ﴿بِمَاءٍ وَاحِدٍ﴾: كَصَالِحِ بَنِي آدَمَ وَخَبِيثِهِمْ أَبُوهُمْ وَاحِدٌ. ﴿ٱلسَّحَابَ ٱلثِّقَالَ﴾ [١٢]: اَلَّذِي فِيهِ الْمَاءُ. ﴿كَبَٰسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى ٱلْمَآءِ﴾ [١٤]: يَدْعُو الْمَاءَ بِلِسَانِهِ وَيُشِيرُ إِلَيْهِ بِيَدِهِ، فَلَا يَأْتِيهِ أَبَدًا. ﴿فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا﴾ [١٧]: تَمْلَأُ بَطْنَ كُلِّ وَادٍ. ﴿زَبَدًا رَّابِيًا﴾: اَلزَّبَدُ: اَلسَّيْلُ؛ ﴿زَبَدٌ مِّثْلُهُۥ﴾ [١٧]: خَبَثُ الْحَدِيدِ وَالْحِلْيَةِ.

ہے۔ اسی سے مَلِیًّا بنا ہے۔ کشادہ اور طویل میدان کو مَلٰی کہا جاتا ہے اَشَقُّ کے معنی ہیں: اشد اور یہ مَشَقَّةٌ سے ماخوذ ہے، یعنی بہت سخت۔ مُعَقِّبَ کے معنی ہیں: تبدیل کرنے والا۔ امام مجاہد نے کہا: مُتَجٰوِرَاتٌ سے مراد ہے: عمدہ زمین اور شور یلی زمین ملی جلی۔ صِنْوَانٌ سے مراد کھجور کے دو یا اس سے زیادہ درخت جن کی جڑ ایک ہو۔ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ سے مراد وہ درخت جو تنہا ہو۔ بِمَاءٍ وَاحِدٍ یہ مثال ہے بنو آدم کی کہ صالح اور خبیث ایک اصل سے ہیں۔ اَلسَّحَابَ الثِّقَالَ سے مراد وہ بادل ہے جس میں پانی ہو۔ كَبٰسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَاءِ: اس شخص کی طرح جو دور سے ہاتھ پھیلا کر زبان سے پانی طلب کرے اور ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کرے۔ اس کی طرف پانی کبھی نہیں آئے گا۔ فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا کا مفہوم یہ ہے کہ ہر نالے کا اندرونی حصہ بھر جاتا ہے۔ زَبَدًا رَّابِيًا: ابھرا ہوا جھاگ۔ اس سے مراد بہتے پانی کا جھاگ ہے۔ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ سے مراد لوہے اور زیور کی میل ہے۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿ٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنثَىٰ وَمَا تَغِيضُ ٱلْأَرْحَامُ﴾ [٨]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ جانتا ہے ہر مادہ جو کچھ پیٹ میں اٹھائے پھرتی ہے اور ارحام کی کمی بیشی بھی'' کا بیان

﴿وَغِيضَ﴾ [هود: ٤٤]: نُقِصَ.

غِيضَ کے معنی ہیں: نُقِصَ، یعنی کم کیا گیا۔

٤٦٩٧ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللهُ: لَا يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ إِلَّا اللهُ، وَلَا يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ إِلَّا اللهُ، وَلَا يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي الْمَطَرُ أَحَدٌ إِلَّا اللهُ، وَلَا تَدْرِي نَفْسٌ

[4697] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خزانۂ غیب کی چابیاں پانچ ہیں جنھیں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہو گا۔ اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ عورتوں کے رحم میں کیا کمی بیشی ہوتی ہے۔ اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب برسے گی۔ اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کی موت کہاں واقع ہو گی۔ اور

بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ، وَلَا يَعْلَمُ مَتٰى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللهُ». [راجع: ١٠٣٩]

اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب قائم ہوگی۔"

فائدہ: اس کا یہ مطلب نہیں کہ باقی امور غیب اللہ کے سوا بھی کوئی جانتا ہے بلکہ ذات باری تعالیٰ علم غیب کے متعلق یکتا ہے۔

(١٤) سُورَةُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

14- تفسیر سورۂ ابراہیم

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿هَادٍ﴾ [الرعد: ٨]: دَاعٍ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿صَدِيدٍ﴾ [١٦]: قَيْحٌ وَدَمٌ. وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: ﴿اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ﴾ أَيَادِيَ اللهِ عِنْدَكُمْ وَأَيَّامَهُ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿مِن كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ﴾ [٣٤]: رَغِبْتُمْ إِلَيْهِ فِيهِ. ﴿تَبْغُونَهَا عِوَجًا﴾ [٣]: تَلْتَمِسُونَ لَهَا عِوَجًا. ﴿وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ﴾ [٧]: أَعْلَمَكُمْ، آذَنَكُمْ. رَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ: هٰذَا مَثَلٌ: كَفُّوا عَمَّا أُمِرُوا بِهِ. ﴿مَقَامِي﴾ [١٤]: حَيْثُ يُقِيمُهُ اللهُ بَيْنَ يَدَيْهِ. ﴿مِن وَرَائِهِ﴾ [١٦]: قُدَّامَهُ ﴿جَهَنَّمُ﴾ [١٦] ﴿لَكُمْ تَبَعًا﴾ [٢١]: وَاحِدُهَا تَابِعٌ، مِثْلُ: غَيَبٍ وَغَائِبٍ. ﴿بِمُصْرِخِكُمْ﴾ [٢٢]: اسْتَصْرَخَنِي: اسْتَغَاثَنِي؛ ﴿يَسْتَصْرِخُهُ﴾ [القصص: ١٨]: مِنَ الصُّرَاخِ. ﴿وَلَا خِلَالٌ﴾ [٣١]: مَصْدَرُ خَالَلْتُهُ خِلَالًا، وَيَجُوزُ أَيْضًا جَمْعُ خُلَّةٍ وَخِلَالٍ. ﴿اجْتُثَّتْ﴾ [٢٦]: اُسْتُؤْصِلَتْ.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: هَادٍ کے معنی ہیں: دَاعٍ، یعنی دعوت دینے والا۔ امام مجاہد نے کہا: صَدِيدٍ کے معنی ہیں: خون اور پیپ۔ ابن عیینہ نے کہا: اُذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ میں نِعْمَتَ اللّٰه سے مراد اللہ کی وہ نعمتیں ہیں جو تمھارے پاس ہیں اور وہ واقعات جو تمھاری نجات کا ذریعہ ہیں۔ امام مجاہد نے کہا: مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوْهُ کا مفہوم یہ ہے کہ جن جن چیزوں کی طرف تمھیں رغبت ہے۔ تَبْغُوْنَهَا عِوَجاً: دین میں کجی تلاش کرتے ہو۔ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ کے معنی ہیں: جب تمھارے رب نے اطلاع دی۔ رَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ عرب کی مثل ہے جس کے معنی ہیں: اس (حق) سے باز رہے جس کا انھیں حکم دیا گیا تھا۔ مَقَامِيْ سے مراد وہ مقام ہے جہاں اللہ اپنے سامنے کھڑا کرے گا۔ مِنْ وَّرَائِهٖ کا مفہوم ہے: اس کے آگے دوزخ ہو گی۔ لَكُمْ تَبَعًا یہ جمع ہے۔ اس کا مفرد تابع ہے جیسا کہ غَيَبٌ کا مفرد غائب ہے۔ بِمُصْرِخِكُمْ فریاد رس۔ یہ اِسْتَصْرَخَنِي سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں: اِسْتَغَاثَنِي، یعنی اس نے میری فریاد رسی کی۔ يَسْتَصْرِخُهٗ بھی صُرَاخ سے بنا ہے۔ اس کے معنی بھی فریاد اور چیخ کے ہیں۔ وَلَا خِلٰلٌ یہ خَالَلْتُهٗ خِلَالًا سے مصدر ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ خُلَّة اور خِلَال کی جمع ہو۔ اجْتُثَّتْ کے معنی ہیں: جڑ سے اکھاڑ دیا گیا۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ﴾ الْآيَةَ [٢٤].

٤٦٩٨ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ تُشْبِهُ - أَوْ: كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا وَلَا... وَلَا... وَلَا...، تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ»، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ. فَلَمَّا لَمْ يَقُولُوا شَيْئًا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هِيَ النَّخْلَةُ». فَلَمَّا قُمْنَا قُلْتُ لِعُمَرَ: يَا أَبَتَاهُ، وَاللهِ لَقَدْ كَانَ وَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكَلَّمَ؟ قَالَ: لَمْ أَرَكُمْ تَكَلَّمُونَ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ أَوْ أَقُولَ شَيْئًا. قَالَ عُمَرُ: لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا.

[راجع: ٦١]

باب:1- ارشاد باری تعالیٰ: ''ایک پاکیزہ درخت کی طرح جس کی جڑ مضبوط ہے'' کی تفسیر

[4698] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تھے کہ آپ نے صحابہ سے پوچھا: ''مجھے اس درخت کے متعلق بتاؤ جو بندۂ مسلم سے مشابہ ہے یا مردِ مسلم کی مانند ہے جس کے پتے نہیں گرتے اور نہ یہ ہوتا ہے، نہ یہ ہوتا ہے اور نہ یہ ہوتا ہے۔ وہ اپنا پھل ہر موسم میں دیتا ہے۔'' حضرت ابن عمر کہتے ہیں: میرے دل میں خیال آیا وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر و عمر ؓ جیسے بزرگ خاموش بیٹھے ہیں تو میں نے بھی جواب دینا مناسب نہ خیال کیا۔ جب انھوں نے کوئی جواب نہ دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کھجور کا درخت ہے۔'' جب ہم اس مجلس سے اٹھ آئے تو میں نے حضرت عمر ؓ سے کہا: ابا جان، اللہ کی قسم! میرے دل میں یہ بات آئی تھی کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ انھوں نے فرمایا: تمھیں جواب دینے سے کس چیز نے روکا تھا؟ ابن عمر ؓ نے کہا: میں نے دیکھا کہ آپ حضرات خاموش ہیں تو میں نے مناسب نہ سمجھا کہ آگے بڑھ کر کچھ بات کروں۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اگر تم کہہ دیتے تو مجھے اتنا اتنا مال ملنے سے زیادہ خوشی ہوتی۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اس درخت کی تین صفات بیان کیں، راوی نے انھیں تین دفعہ لا۔ ولا۔ ولا کہہ کر بیان کر دیا، یعنی نہ تو اس کا پھل ختم ہوتا ہے اور نہ اس کا سایہ معدوم ہوتا ہے اور نہ اس کا نفع ختم ہوتا ہے۔ کھجور کا کوئی جز بے کار نہیں جاتا۔

(٢) بَابٌ: ﴿يُثَبِّتُ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱلْقَوْلِ ٱلثَّابِتِ﴾ [٢٧]

باب:2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جو لوگ ایمان لائے اللہ تعالیٰ انھیں کلمۂ طیبہ کے ساتھ (دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں) ثابت قدم رکھتا ہے'' کا بیان

٤٦٩٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْمُسْلِمُ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: ﴿يُثَبِّتُ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱلْقَوْلِ ٱلثَّابِتِ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ﴾». [راجع: ١٣٦٩]

[4699] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان سے جب قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ کا بھی یہی مفہوم ہے: ''جو لوگ ایمان لائے اللہ تعالیٰ انھیں کلمۂ طیبہ سے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے۔''

(٣) بَابٌ: ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ بَدَّلُوا۟ نِعْمَتَ ٱللَّهِ كُفْرًا﴾ [٢٨]

باب: 3- (ارشاد باری تعالیٰ): ''کیا آپ نے ان لوگوں کی حالت پر غور نہیں کیا جنھوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل ڈالا'' کا بیان

﴿أَلَمْ تَرَ﴾: أَلَمْ تَعْلَمْ؛ كَقَوْلِهِ: ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ خَرَجُوا۟﴾. ﴿ٱلْبَوَارِ﴾ [٢٨]: اَلْهَلَاكُ. بَارَ يَبُورُ بَوْرًا؛ ﴿قَوْمًۢا بُورًا﴾ [الفرقان: ١٨]: هَالِكِينَ.

اَلَمْ تَرَ کے معنی اَلَمْ تَعْلَمْ ہیں جیسا کہ: اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا میں ہے۔ اَلْبَوَارِ کے معنی ہیں: ہلاکت۔ اور یہ بَارَ، يَبُوْرُ، بَوْرًا سے ماخوذ ہے۔ قَوْمًا بُوْرًا کے معنی ہیں: ہلاک ہونے والی قوم۔

٤٧٠٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ بَدَّلُوا۟ نِعْمَتَ ٱللَّهِ كُفْرًا﴾ قَالَ: هُمْ كُفَّارُ أَهْلِ مَكَّةَ. [راجع: ٣٩٧٧]

[4700] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: درج ذیل آیت کریمہ سے مراد کفار مکہ ہیں: ''کیا آپ نے ان کی طرف نظر نہیں ڈالی جنھوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل ڈالا......

(١٥) تَفْسِيرُ سُورَةِ الْحِجْرِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 15- تفسیر سورۂ حجر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿صِرَٰطٌ عَلَىَّ مُسْتَقِيمٌ﴾ [٤١]: الْحَقُّ يَرْجِعُ إِلَى اللهِ، وَعَلَيْهِ طَرِيقُهُ. ﴿لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ﴾ [٧٩]: عَلَى الطَّرِيقِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:

امام مجاہد نے فرمایا: صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ کے معنی ہیں: حق اللہ کی طرف لوٹتا ہے اور اس کی رہنمائی بھی وہی فرماتا ہے۔ لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ کے معنی ہیں: کھلے راستے پر۔

﴿لَعَمْرُكَ﴾ [٧٢]: لَعَيْشُكَ. ﴿قَوْمٌ مُّنكَرُونَ﴾ [٦٢]: أَنْكَرَهُمْ لُوطٌ. ﴿كِتَابٌ مَّعْلُومٌ﴾ [٤]: أَجَلٌ. ﴿لَّوْ مَا﴾ [٧]: هَلَّا تَأْتِينَا. ﴿شِيَعِ﴾ [١٠]: أُمَمٍ وَلِلْأَوْلِيَاءِ أَيْضًا شِيَعٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿يُهْرَعُونَ﴾ [هود: ٧٨]: مُسْرِعِينَ. ﴿لِلْمُتَوَسِّمِينَ﴾ [٧٥]: لِلنَّاظِرِينَ. ﴿سُكِّرَتْ﴾ [١٥]: غُشِّيَتْ. ﴿بُرُوجًا﴾ [١٦]: مَنَازِلَ لِلشَّمْسِ وَالْقَمَرِ. ﴿لَوَاقِحَ﴾ [٢٢]: مَلَاقِحَ مُلْقِحَةً. ﴿حَمَإٍ﴾ [٢٦]: جَمَاعَةُ حَمْأَةٍ، وَهُوَ الطِّينُ الْمُتَغَيِّرُ، وَالْمَسْنُونُ: الْمَصْبُوبُ. ﴿تَوْجَلْ﴾ [٥٣]: تَخَفْ. ﴿دَابِرَ﴾ [٦٦]: آخِرَ. ﴿لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ﴾: الْإِمَامُ كُلُّ مَا ائْتَمَمْتَ وَاهْتَدَيْتَ بِهِ. ﴿الصَّيْحَةُ﴾ [٨٣]: الْهَلَكَةُ.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: لَعَمْرُكَ بمعنی لَعَيْشُكَ ہے، یعنی تیری زندگی کی قسم۔ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ: حضرت لوط ؑ نے ان فرشتوں کو اجنبی خیال کیا۔ كِتَابٌ مَعْلُوْمٌ، یعنی مقررہ مدت۔ لَوْمَا (تَأْتِيْنَا) کے معنی: هَلَّا تَأْتِينَا ہیں کہ تو (فرشتے) کیوں نہیں لے کر آتا۔ شِيَع کے معنی امتیں اور قومیں، نیز اولیاء پر بھی شِيَعٌ کا اطلاق ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: يُهْرَعُوْنَ کے معنی تیز دوڑتے ہوئے آئے۔ لِلْمُتَوَسِّمِيْنَ کے معنی ہیں: لِلنَّاظِرِيْنَ، دیکھنے والوں کے لیے۔ سُكِّرَتْ کے معنی ہیں: ہماری نظر بندی کردی گئی ہے۔ بُرُوْجًا سے مراد سورج اور چاند کی منزلیں ہیں۔ لَوَاقِحَ کے معنی مَلَاقِحَ ہیں جو مُلْقِحَةٌ کی جمع ہے، پانی کا بوجھ اٹھانے والی ہوائیں۔ حَمَإٍ یہ حَمْأَةٍ کی جمع ہے جس کے معنی بدبودار مٹی۔ اور مَسْنُوْن کے معنی ہیں: قالب میں ڈھالی گئی۔ لَا تَوْجَلْ: تو مت ڈر۔ دَابِرَ کے معنی ہیں: جڑ اور بنیاد۔ لَبِإِمَامٍ مُّبِيْنٍ: الْإِمَامُ سے مراد ہر وہ چیز جس کی تو پیروی کرے اور جس کے ذریعے سے تو راہ پائے۔ الصَّيْحَةُ کے معنی ہیں: ہلاکت اور چنگھاڑ۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِينٌ﴾ [١٨]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ”ہاں، اگر شیطان چوری چھپے سننا چاہے تو چمکتا ہوا ایک شعلہ اس کے پیچھے لگ جاتا ہے“ کا بیان

٤٧٠١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَضَى اللهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَالسِّلْسِلَةِ عَلَى صَفْوَانٍ - قَالَ عَلِيٌّ: وَقَالَ غَيْرُهُ: - صَفْوَانٍ يَنْفُذُهُمْ ذٰلِكَ - فَإِذَا

[4701] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ کسی حکم کا فیصلہ کرتا ہے تو فرشتے اس کا حکم بجا لانے کے لیے نہایت عاجزی کے ساتھ اپنے پر پھڑ پھڑاتے ہیں اور ایسی آواز پیدا ہوتی ہے جیسے کسی صاف پتھر پر زنجیر کھینچی جا رہی ہو۔ (سفیان بن عیینہ کے علاوہ) دوسرے راویوں

فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُم؟ قَالُوا لِلَّذِي قَالَ: الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ، فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُو السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُو السَّمْعِ هٰكَذَا، وَاحِدٌ فَوْقَ آخَرَ. - وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدِهِ الْيُمْنٰى، نَصَبَهَا بَعْضَهَا فَوْقَ بَعْضٍ فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ الْمُسْتَمِعَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ بِهَا إِلٰى صَاحِبِهِ فَيُحْرِقَهُ، وَرُبَّمَا لَمْ يُدْرِكْهُ حَتّٰى يَرْمِيَ بِهَا إِلَى الَّذِي يَلِيهِ، إِلَى الَّذِي هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ حَتّٰى يُلْقُوهَا إِلَى الْأَرْضِ - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: - حَتّٰى تَنْتَهِيَ إِلَى الْأَرْضِ، فَتُلْقٰى عَلٰى فَمِ السَّاحِرِ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ، فَيُصَدَّقُ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ يُخْبِرْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا يَكُونُ كَذَا وَكَذَا؟ فَوَجَدْنَاهُ حَقًّا - لِلْكَلِمَةِ الَّتِي سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ -».

نے صفوان کے بعد يَنْفُذُهُمْ ذٰلِكَ کے الفاظ ذکر کیے ہیں، اس طرح اللہ تعالیٰ فرشتوں تک اپنا پیغام پہنچا دیتا ہے۔ پھر جب ان کے دلوں سے خوف زائل ہو جاتا ہے تو ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے؟ تو ایک دوسرے کو وہ بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حق فرمایا ہے اور وہ برتر و بزرگ ہے۔ (فرشتوں کی) یہ باتیں چوری سے بات اڑانے والے شیطان پا لیتے ہیں اور وہ اس طرح ایک دوسرے کے اوپر ہوتے ہیں۔ راوئ حدیث سفیان نے اپنے ہاتھ سے ان کی حالت بیان کی، انھوں نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیاں کشادہ کیں اور ان کو ایک دوسرے پر رکھا۔ پھر کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بات سننے والے کو آگ کا شعلہ لگتا ہے جو اسے اپنے نیچے والے کو بات پہنچانے سے پہلے پہلے بھسم کر دیتا ہے۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ شعلہ اس تک نہیں پہنچتا اور وہ اپنے نیچے والے شیطان کو بات پہنچا دیتا ہے، وہ اس سے نیچے والے کو، اس طرح وہ بات زمین تک پہنچا دیتے ہیں— اور کبھی سفیان نے کہا: وہ بات زمین تک پہنچ جاتی ہے— پھر وہ بات کاہن کے منہ میں ڈال دی جاتی ہے اور وہ اس بات کے ساتھ سو جھوٹ ملا دیتا ہے۔ پھر جب کوئی بات سچی نکل آتی ہے تو لوگ کہنے لگتے ہیں: دیکھو اس (نجومی) نے فلاں فلاں دن ہمیں یہ خبر نہ دی تھی کہ آئندہ ایسا ایسا ہو گا اور ویسا ہی ہوا ہے؟ اس کی بات سچی نکلی، حالانکہ وہ، وہ بات ہوتی ہے جو آسمان سے چرائی گئی تھی۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: «إِذَا قَضَى اللهُ الْأَمْرَ»، وَزَادَ: وَ«الْكَاهِنِ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کی ایک دوسری روایت میں ہے: ''جب اللہ تعالیٰ کسی معاملے کا فیصلہ کرتا ہے۔'' اس میں جادوگر کے ساتھ کاہن کا اضافہ ہے۔

وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ فَقَالَ: قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ

انھی کی ایک اور روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''جب اللہ تعالیٰ

عِكْرِمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: «إِذَا قَضَى اللهُ الْأَمْرَ» وَقَالَ: «عَلَى فَمِ السَّاحِرِ»، قُلْتُ لِسُفْيَانَ: أَأَنْتَ سَمِعْتَ عَمْرًا؟ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ لِسُفْيَانَ: إِنَّ إِنْسَانًا رَوَى عَنْكَ: عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَيَرْفَعُهُ: أَنَّهُ قَرَأَ: [فُرِّغَ]، قَالَ سُفْيَانُ: هٰكَذَا قَرَأَ عَمْرٌو فَلَا أَدْرِي سَمِعَهُ هٰكَذَا أَمْ لَا. قَالَ سُفْيَانُ: وَهِيَ قِرَاءَتُنَا. [انظر: ٤٨٠٠، ٧٤٨١]

کسی امر کا فیصلہ کرتا ہے۔'' اور اس میں ہے: ''وہ بات جادو گر کے منہ میں ڈال دی جاتی ہے۔'' علی بن عبداللہ نے کہا: میں نے سفیان بن عیینہ سے پوچھا: تم نے عمرو بن دینار سے خود سنا ہے کہ وہ کہتے تھے: میں نے عکرمہ سے سنا، وہ کہتے تھے: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا؟ انھوں نے ہاں میں جواب دیا۔ میں نے سفیان سے کہا: ایک آدمی نے تم سے یوں روایت کی کہ تم نے عمرو سے، انھوں نے عکرمہ سے انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے اس حدیث کو مرفوع بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فُرِّغ پڑھا تھا۔ سفیان نے کہا: عمرو نے اس قراءت کو اسی طرح پڑھا، اب میں نہیں جانتا کہ انھوں نے عکرمہ سے اس طرح سنا یا نہیں سنا۔ سفیان نے کہا: ہماری قراءت بھی یہی ہے۔

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَٰبُ ٱلْحِجْرِ ٱلْمُرْسَلِينَ﴾ [٨٠]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور بلاشبہ یقیناً ''حجر'' والوں نے رسولوں کو جھٹلایا تھا'' کا بیان

وضاحت: قوم ثمود کی بستی کا نام حجر تھا، اس لیے انھیں اصحاب الحجر کہا گیا ہے، یہ بستی مدینہ اور تبوک کے درمیان تھی۔ انھوں نے اپنے پیغمبر حضرت صالح علیہ السلام کو جھٹلایا۔ یہ لوگ بڑے طویل القامت، دیوہیکل اور لمبی عمروں والے تھے، سنگ تراش اور انجینئر قسم کے لوگ تھے۔

٤٧٠٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ: «لَا تَدْخُلُوا عَلَى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، فَإِنْ لَّمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ». [راجع: ٤٣٣]

[4702] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اصحاب الحجر کے متعلق فرمایا تھا: ''اس قوم کی بستی سے جب گزرنا پڑے تو روتے ہوئے گزرو اور اگر روتے ہوئے نہیں گزر سکتے تو پھر وہاں نہ جاؤ، مبادا تم پر وہی عذاب آ جائے جو ان پر آیا تھا۔''

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَلَقَدْ ءَاتَيْنَٰكَ سَبْعًا مِّنَ ٱلْمَثَانِي وَٱلْقُرْءَانَ ٱلْعَظِيمَ﴾ [٨٧]

٤٧٠٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ: مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أُصَلِّي، فَدَعَانِي فَلَمْ آتِهِ حَتَّى صَلَّيْتُ، ثُمَّ أَتَيْتُ فَقَالَ: «مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَ؟» فَقُلْتُ: كُنْتُ أُصَلِّي، فَقَالَ: «أَلَمْ يَقُلِ اللهُ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱسْتَجِيبُوا۟ لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ﴾؟» ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟» فَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ لِيَخْرُجَ فَذَكَّرْتُهُ فَقَالَ: «﴿ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ». [راجع: ٤٤٧٤]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ''ہم نے آپ کو سات ایسی آیات دی ہیں جو بار بار دہرائی جاتی ہیں اور قرآن عظیم بھی دیا ہے'' کا بیان

[4703] حضرت ابوسعید بن معلیٰ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میرے پاس سے نبی ﷺ گزرے جبکہ میں اس وقت نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے مجھے آواز دی تو میں حاضر نہ ہو سکا حتی کہ میں نے نماز مکمل کی۔ نماز سے فراغت کے بعد میں حاضر خدمت ہوا تو آپ نے فرمایا: ''تم اس وقت کیوں نہ آئے؟'' میں نے عرض کی: میں اس وقت نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا اللہ تعالیٰ کا درج ذیل ارشاد نہیں ہے: ''اے ایمان والو! جب اللہ اور اس کا رسول تمھیں بلائے تو فوراً حاضر ہو جاؤ؟'' پھر آپ نے فرمایا: ''مسجد سے نکلنے سے پہلے پہلے میں تجھے قرآن کریم کی ایک عظیم سورت کی تعلیم نہ دوں؟'' اس کے بعد آپ مسجد سے جانے کے لیے اٹھے تو میں نے آپ کو وہ بات یاد دلائی۔ آپ نے فرمایا: ﴿الحمدللہ رب العالمین﴾ یہی سورت سبع مثانی ہے اور یہی قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

٤٧٠٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُمُّ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ».

[4704] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ام القرآن، یعنی سورۃ الفاتحہ ہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے۔''

(٤) بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ٱلَّذِينَ جَعَلُوا۟ ٱلْقُرْءَانَ عِضِينَ﴾ [٩١]

﴿ٱلْمُقْتَسِمِينَ﴾ [٩٠]: الَّذِينَ حَلَفُوا، وَمِنْهُ ﴿لَآ

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: ''جنھوں نے قرآن مجید کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا'' کی وضاحت

اَلْمُقْتَسِمِيْنَ سے وہ کافر مراد ہیں جنھوں نے قسم اٹھائی

أُقْسِمُ﴾ [البلد: ١]: أَيْ: أُقْسِمُ، وَتُقْرَأُ: (لَأُقْسِمُ)؛ ﴿قَاسَمَهُمَا﴾ [الأعراف: ٢١]: حَلَفَ لَهُمَا وَلَمْ يَحْلِفَا لَهُ؛ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿تَقَاسَمُوا﴾ [النمل: ٤٩]: تَحَالَفُوا.

تھی۔ اسی سے لَا اُقْسِمُ ماخوذ ہے کہ میں قسم اٹھاتا ہوں۔ بعض حضرات نے اس لفظ کو لَأُقْسِمُ (لام تاکید کے ساتھ) پڑھا ہے۔ قَاسَمَهُمَا بھی اسی سے ہے، یعنی ابلیس نے آدم اور حوا دونوں کے سامنے قسم اٹھائی لیکن آدم اور حوا نے قسم نہیں اٹھائی تھی۔ امام مجاہد نے کہا ہے: تَقَاسَمُوْا کے معنی ہیں: تَحَالَفُوا، یعنی حضرت صالح کو مار دینے کی انھوں نے قسم اٹھائی تھی۔

٤٧٠٥ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ﴿ٱلَّذِينَ جَعَلُوا۟ ٱلْقُرْءَانَ عِضِينَ﴾ قَالَ: هُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ جَزَّؤُهُ أَجْزَاءً فَآمَنُوا بِبَعْضِهِ وَكَفَرُوا بِبَعْضِهِ. [راجع: ٣٩٤٥]

[4705] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کریمہ کے متعلق فرمایا: ''جنھوں نے قرآن کریم کے ٹکڑے ٹکڑے کر رکھے ہیں۔'' اس سے مراد اہل کتاب ہیں جنھوں نے قرآن کریم کو ٹکڑے ٹکڑے کر رکھا تھا۔ انھوں نے اس کے کچھ حصے کو مانا اور کچھ کو مسترد کر دیا۔

٤٧٠٦ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا: ﴿كَمَآ أَنزَلْنَا عَلَى ٱلْمُقْتَسِمِينَ﴾ قَالَ: آمَنُوا بِبَعْضٍ وَكَفَرُوا بِبَعْضٍ، الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى. [راجع: ٣٩٤٥]

[4706] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ آیت کریمہ: كَمَا اَنْزَلْنَا عَلَى...... سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں جنھوں نے کچھ قرآن کو تسلیم کیا اور کچھ کا انکار کر دیا۔

(٥) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَٱعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ ٱلْيَقِينُ﴾ [٩٩]

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: ''آپ اپنے رب کی عبادت کریں حتی کہ آپ پر موت آ جائے'' کا بیان

قَالَ سَالِمٌ: ﴿ٱلْيَقِينُ﴾: اَلْمَوْتُ.

حضرت سالم نے کہا: ''یقین'' سے مراد موت ہے۔

وضاحت: حضرت سالم نے کہا ہے کہ یقین سے مراد موت ہے۔ اس کی تائید مرفوع احادیث سے بھی ہوتی ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا: [أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ] ''اب اس کو تو موت آ چکی ہے۔''[1]

1 صحيح البخاري، الجنائز، حديث: 1243.

(١٦) سُورَةُ النَّحْلِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

16- تفسیر سورۂ نحل

﴿رُوحُ ٱلْقُدُسِ﴾ [١٠٢]: جِبْرِيلُ، ﴿نَزَلَ بِهِ ٱلرُّوحُ ٱلْأَمِينُ﴾ [الشعراء:١٩٣]. ﴿فِى ضَيْقٍ﴾ [١٢٧]: يُقَالُ: أَمْرٌ ضَيْقٌ وَضَيِّقٌ مِثْلُ: هَيْنٍ وَهَيِّنٍ، وَلَيْنٍ وَلَيِّنٍ، وَمَيْتٍ وَمَيِّتٍ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (تَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ) تَتَهَيَّأُ. ﴿سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا﴾ [٦٩]: لَا يَتَوَعَّرُ عَلَيْهَا مَكَانٌ سَلَكَتْهُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿فِى تَقَلُّبِهِمْ﴾ [٤٦]: اخْتِلَافِهِمْ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿تَمِيدَ﴾ [١٥]: تَكَفَّأُ. ﴿مُفْرَطُونَ﴾ [٦٢]: مَنْسِيُّونَ.

رُوْحُ الْقُدُسِ سے مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں جیسا کہ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ میں ہے، یعنی اس قرآن کو روح الامین (جبرئیل) لے کر اترے۔ ضَيْقٍ اس میں دو لغتیں ہیں۔ کہا جاتا ہے أَمْرٌ ضَيْقٌ (تخفیف) اور أَمْرٌ ضَيِّقٌ (تشدید) جیسے هَيْنٍ اور هَيِّنٍ لَيْنٍ و لَيِّنٍ اور مَيْتٍ و مَيِّتٍ ہے۔ ضیق کے معنی تنگ دل ہونا ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: يَتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ کے معنی ہیں تَتَهَيَّأُ، یعنی ڈھلتا رہتا ہے۔ ﴿سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا﴾ اس مکھی کا کسی بھی جگہ جانا مشکل نہیں ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ﴿فِيْ تَقَلُّبِهِمْ﴾ کے معنی آنا جانا ہیں۔ مجاہد نے کہا: ﴿تَمِيْدَ﴾ کے معنی ہیں: جھکاؤ۔ مُفْرَطُوْنَ کے معنی ہیں: بھلا دیے جائیں گے۔

وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿فَإِذَا قَرَأْتَ ٱلْقُرْءَانَ فَٱسْتَعِذْ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ﴾ [٩٨]: هٰذَا مُقَدَّمٌ وَمُؤَخَّرٌ، وَذٰلِكَ أَنَّ الْاِسْتِعَاذَةَ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَمَعْنَاهَا: الْاِعْتِصَامُ بِاللهِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿تُسِيمُونَ﴾ [١٠]: تَرْعَوْنَ. ﴿شَاكِلَتِهِۦ﴾ [الإسراء:٨٤]: نَاحِيَتِهِ ﴿قَصْدُ ٱلسَّبِيلِ﴾ [٩]: الْبَيَانُ. الدِّفْءُ: مَا اسْتَدْفَأْتَ بِهِ. ﴿تُرِيحُونَ﴾ [٦]: بِالْعَشِيِّ. ﴿تَسْرَحُونَ﴾: بِالْغَدَاةِ. ﴿بِشِقِّ﴾ [٧]: يَعْنِي الْمَشَقَّةَ. ﴿عَلَىٰ تَخَوُّفٍ﴾ [٤٧]: تَنَقُّصٍ. ﴿ٱلْأَنْعَٰمِ لَعِبْرَةً﴾ [٦٦]: وَهِيَ تُؤَنَّثُ وَتُذَكَّرُ، وَكَذٰلِكَ: النَّعَمُ؛ ﴿ٱلْأَنْعَٰمِ﴾ جَمَاعَةُ النَّعَمِ. ﴿أَكْنَٰنًا﴾ [٨١]: وَاحِدُهَا كِنٌّ مِثْلُ حِمْلٍ

مجاہد کے علاوہ نے کہا: ﴿فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾ اس میں تقدیم و تاخیر ہے کیونکہ استعاذہ قراءت سے پہلے ہوتا ہے۔ اس کے معنی اللہ کی پناہ لینا ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تُسِيْمُوْنَ کے معنی ہیں: تم چراتے ہو۔ شَاكِلَتِهٖ سے مراد ہے: اپنے اپنے طریق پر ہے۔ قَصْدُ السَّبِيْلِ: سچے راستے کا بیان کرنا۔ اَلدِّفْءُ: ہر وہ چیز جس سے تو گرمی حاصل کرے۔ تُرِيْحُوْنَ: شام کو چرا کر لاتے ہو۔ تَسْرَحُوْنَ: صبح کو چرانے لے جاتے ہو۔ بِشِقِّ: مشقت سے۔ تَخَوُّفٍ: آہستہ آہستہ کم کرنا۔ اَلْاَنْعٰمِ لَعِبْرَةً، انعام، نَعَم کی جمع ہے، مذکر، مؤنث دونوں کو انعام اور نعم کہا جاتا ہے۔ اَكْنَانًا اس کی واحد كِنٌّ ہے جیسے حِمْلٌ ہے اور اَحْمَالٌ ہے۔ اس کے معنی

وَأَحْمَالٍ. ﴿سَرَابِيلَ﴾: قُمُصٌ ﴿تَقِيكُمُ الْحَرَّ﴾. وَأَمَّا ﴿سَرَابِيلَ تَقِيكُم بَأْسَكُمْ﴾ فَإِنَّهَا الدُّرُوعُ. ﴿دَخَلًا بَيْنَكُمْ﴾ [٩٢، ٩٤]: كُلُّ شَيْءٍ لَمْ يَصِحَّ فَهُوَ دَخَلٌ.

ہیں: چھپنے کے مقامات۔ سَرَابِیْلَ اس کے معنی قمیصیں ہیں۔ تَقِیْکُمُ الْحَرَّ: جو تمھیں گرمی سے بچاتے ہیں اور سَرَابِیْلَ تَقِیْکُمْ بَأْسَکُمْ میں سرابیل سے مراد وہ زرہیں ہیں جو لڑائی میں کام آتی ہیں۔ دَخَلًا بَیْنَکُمْ: ہر وہ چیز جو درست نہ ہو اسے دخل کہا جاتا ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿حَفَدَةً﴾ [٧٢] مِنْ وَلَدِ الرَّجُلِ. اَلسَّكَرُ: مَا حُرِّمَ مِنْ ثَمَرَتِهَا، وَالرِّزْقُ الْحَسَنُ: مَا أُحِلَّ. وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَدَقَةَ: ﴿أَنكَاثًا﴾ [٩٢]: هِيَ خَرْقَاءُ، كَانَتْ إِذَا أَبْرَمَتْ غَزْلَهَا نَقَضَتْهُ. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: (الْأُمَّةُ) مُعَلِّمُ الْخَيْرِ. وَالْقَانِتُ: الْمُطِيعُ.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: حَفَدَةً سے مراد آدمی کی اولاد ہے۔ اَلسَّکَرُ: ہر نشہ آور چیز جو ان پھلوں سے تیار کی جائے اور وہ حرام ہو اور رزق حسن وہ ہے جسے اللہ نے حلال کیا ہو۔ ابن عیینہ نے صدقہ سے: اَنْکَاثًا کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ ایک پاگل عورت جس کا نام خرقاء تھا وہ دن بھر سوت کاتتی، پھر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی۔ حضرت ابن مسعود ؓ نے کہا کہ اُمَّةٌ کے معنی خیر کی تعلیم دینے والا اور قَانِتٌ کے معنی مطیع اور فرمانبردار کے ہیں۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ﴾ [٧٠]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور کچھ تم میں سے ناکارہ عمر تک پہنچ جاتے ہیں'' کی تفسیر

٤٧٠٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى أَبُو عَبْدِ اللهِ الْأَعْوَرُ عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو: «أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ، وَأَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ».

[راجع: ٢٨٢٣]

[4707] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں بخل سے، سستی سے، نکمی عمر سے، عذاب قبر سے اور فتنۂ دجال سے، نیز زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

فائدہ: نکمی عمر سے مراد زندگی کا وہ حصہ ہے جس میں انسان بوڑھا ہو کر بے عقل ہو جاتا ہے۔ اس کے لیے کوئی خاص میعاد مقرر نہیں بلکہ ہر آدمی کی طاقت اور قوت پر منحصر ہے۔

(١٧) سُورَةُ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 17- تفسیر سورۂ بنی اسرائیل

(١) [بَابٌ]:

باب:1- بلاعنوان

٤٧٠٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالْكَهْفِ وَمَرْيَمَ: إِنَّهُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْأُوَلِ، وَهُنَّ مِنْ تِلَادِي. [انظر: ٤٧٣٩، ٤٩٩٤]

[4708] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے سورۂ بنی اسرائیل، سورۂ کہف اور سورۂ مریم کے متعلق فرمایا کہ یہ اول درجے کی عمدہ سورتوں میں سے ہیں اور یہ میری پرانی یاد کی ہوئی ہیں۔

﴿فَسَيُنْغِضُونَ إِلَيْكَ رُءُوسَهُمْ﴾ [٥١]: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَهُزُّونَ، وَقَالَ غَيْرُهُ: نَغَضَتْ سِنُّكَ أَيْ: تَحَرَّكَتْ.

فَسَيُنْغِضُونَ اِلَيْكَ رُءُوسَهُمْ کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فَسَيُنْغِضُونَ کے معنی ہیں: وہ اپنا سر ہلائیں گے۔ اور ان کے علاوہ دوسروں نے کہا ہے کہ یہ لفظ نَغَضَتْ سِنُّكَ سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں: تیرا دانت ہل گیا ہے۔

(٢) [بَابٌ]:

باب:2- بلاعنوان

﴿وَقَضَيْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ﴾ [٤]: أَخْبَرْنَاهُمْ أَنَّهُمْ سَيُفْسِدُونَ؛ وَالْقَضَاءُ عَلَى وُجُوهٍ: ﴿وَقَضَىٰ رَبُّكَ﴾ [٢٣]: أَمَرَ، وَمِنْهُ الْحُكْمُ: ﴿إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ﴾ [يونس: ٩٣ والنحل: ٧٨ والجاثية: ١٧] وَمِنْهُ الْخَلْقُ: ﴿فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ﴾ [فصلت: ١٢] خَلَقَهُنَّ. ﴿نَفِيرًا﴾ [٦] مَنْ يَنْفِرُ مَعَهُ. ﴿وَلِيُتَبِّرُوا﴾ [٧]: يُدَمِّرُوا ﴿مَا عَلَوْا﴾. ﴿حَصِيرًا﴾ [٨]: مَحْبِسًا، مَحْصَرًا. ﴿حَقَّ﴾

وَقَضَيْنَا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ کے معنی ہیں: ہم نے بنی اسرائیل کو مطلع کر دیا تھا کہ آئندہ وہ فساد کریں گے۔ اور لفظ قضا کئی معنوں میں مستعمل ہے: حکم دینا جیسا کہ قَضٰى رَبُّكَ میں ہے، یعنی تیرے رب نے حکم دیا۔ اس کے معنی فیصلہ کرنا بھی ہیں، جیسے اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ: یقیناً تیرا رب ان کے درمیان فیصلہ کرے گا۔ اور اس کے معنی پیدا کرنے کے بھی ہیں، جیسے: فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ: اس نے سات آسمان پیدا کیے۔ نَفِيْرًا سے مراد وہ لوگ ہیں جو کسی کے

[١٦]: وَجَبَ. ﴿مَيْسُورًا﴾ [٢٨]: لَيِّنًا. ﴿خِطْئًا﴾ [٣١]: إِثْمًا، وَهُوَ اسْمٌ مِنْ خَطِئْتُ وَالْخَطَأُ - مَفْتُوحٌ - مَصْدَرُهُ، مِنَ الْإِثْمِ، خَطِئْتُ بِمَعْنَى أَخْطَأْتُ. ﴿تَخْرِقَ﴾ [٣٧]: تَقْطَعَ. ﴿وَإِذْ هُمْ نَجْوَىٰٓ﴾ [٤٧]: مَصْدَرٌ مِنْ نَاجَيْتُ فَوَصَفَهُمْ بِهَا، وَالْمَعْنَى: يَتَنَاجَوْنَ.

ساتھ کوچ کریں یا آدمی کے ہمراہ لڑائی کے لیے نکلیں۔ وَلِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا سے مراد جہاں غلبہ پائیں اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں۔ حَصِيْرًا: قید کرنے یا روکنے کی جگہ۔ مَحْصَرًا قید خانہ اور جیل کو کہتے ہیں۔ حَقَّ کے معنی ہیں وَجَبَ، یعنی ثابت ہوا۔ مَيْسُوْرًا کے معنی نرم اور ملائم کے ہیں۔ خِطْأً ''خا'' کے کسرہ کے ساتھ خَطِئْتُ سے ماخوذ ہے جس کے معنی گناہ کے ہیں اور خَطَأً ''خا'' کے فتحہ کے ساتھ، یہ مصدر ہے، یعنی گناہ کرنا۔ خَطِئْتُ اور أَخْطَأْتُ ثلاثی مجرد اور مزید فیہ دونوں ہم معنی ہیں۔ تَخْرِقَ کے معنی تَقْطَعَ ہیں، یعنی تو (زمین کو) منقطع (نہیں) کر سکے گا۔ وَإِذْ هُمْ نَجْوَىٰ، نَجْوَىٰ، نَاجَيْتُ سے مصدر ہے۔ اس میں ان مشرکین کی سرگوشی کا وصف بیان کیا گیا ہے۔ اس کے معنی ہیں: وہ سرگوشی کرتے ہیں۔

﴿وَرُفَٰتًا﴾ [٤٩، ٩٨]: حُطَامًا. ﴿وَٱسْتَفْزِزْ﴾ [٦٤]: اسْتَخِفَّ. ﴿بِخَيْلِكَ﴾ الْفُرْسَانِ. وَالرَّجْلُ وَالرِّجَالُ وَالرَّجَّالَةُ وَاحِدُهَا رَاجِلٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَحْبٍ وَتَاجِرٍ وَتَجْرٍ. ﴿حَاصِبًا﴾ [٦٨]: اَلرِّيحُ الْعَاصِفُ، وَالْحَاصِبُ أَيْضًا: مَا تَرْمِي بِهِ الرِّيحُ، وَمِنْهُ: ﴿حَصَبُ جَهَنَّمَ﴾ [الأنبياء:٩٨]: يُرْمَى بِهِ فِي جَهَنَّمَ، وَهُمْ حَصَبُهَا؛ وَيُقَالُ: حَصَبَ فِي الْأَرْضِ: ذَهَبَ؛ وَالْحَاصِبُ مُشْتَقٌّ مِنَ الْحَصْبَاءِ: اَلْحِجَارَةِ. ﴿تَارَةً﴾ [٦٩]: مَرَّةً، وَجَمَاعَتُهُ تِيَرٌ وَتَارَاتٌ. ﴿لَأَحْتَنِكَنَّ﴾ [٦٢]: لَأَسْتَأْصِلَنَّهُمْ؛ يُقَالُ: اِحْتَنَكَ فُلَانٌ مَا عِنْدَ فُلَانٍ مِنْ عِلْمٍ: اسْتَقْصَاهُ. ﴿طَٰٓئِرَهُۥ﴾ [١٣]: حَظُّهُ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُلُّ سُلْطَانٍ فِي الْقُرْآنِ فَهُوَ حُجَّةٌ.

وَرُفَاتًا کے معنی ٹکڑے ٹکڑے کے ہیں۔ وَاسْتَفْزِزْ، یعنی ہلکا کر دے۔ بِخَيْلِكَ کے معنی ہیں: فرسان، یعنی سوار۔ اَلرَّجْلُ وَالرِّجَالُ اور اَلرَّجَّالَةُ کا واحد رَاجِلٌ ہے جیسا کہ صَاحِبٍ کی جمع صَحْبٍ اور تَاجِرٍ کی جمع تَجْرٍ ہے۔ حَاصِبًا: تیز آندھی اور حَاصِبٌ اس کو بھی کہتے ہیں جسے ہوا اڑا لائے۔ اسی سے حَصَبُ جَهَنَّمَ ہے، یعنی جو جہنم میں ڈالا جائے وہی جہنم کا حصب ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں: حَصَبَ فِي الْأَرْضِ: وہ زمین میں گھس گیا اور حَاصِبٌ، حَصْبَاء سے مشتق ہے اور حَصْبَاء پتھروں اور سنگریزوں کو کہتے ہیں۔ تَارَةً: ایک بار۔ اس کی جمع تِيَرٌ اور تَارَاتٌ آتی ہے۔ لَأَحْتَنِكَنَّ کے معنی ہیں: میں ان کو تباہ کر دوں گا۔ عرب کہتے ہیں: اِحْتَنَكَ فُلَانٌ مَا عِنْدَ فُلَانٍ مِنْ عِلْمٍ، یعنی فلاں کے پاس جو کچھ معلومات تھیں وہ سب دوسرے نے حاصل کر لیں، اب کوئی باقی نہیں رہی۔ طَائِرَهُ کے معنی

﴿وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ﴾ [١١١]: لَمْ يُحَالِفْ أَحَدًا.

ہیں: اس کا حصہ، قسمت ونصیب۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قرآن کریم میں جہاں جہاں سلطان کا لفظ آیا ہے اس کے معنی ہیں: دلیل اور حجت۔ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ: اس نے کسی سے اس لیے دوستی نہیں لگائی کہ وہ اس کو ذلت سے بچا لے، یعنی اللہ کو کسی کی مدد کی قطعاً ضرورت نہیں۔

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِۦ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ [١]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ''پاک ہے وہ ذات جس نے رات کے ایک حصے میں اپنے بندے کو مسجد حرام سے (مسجد اقصیٰ تک) سیر کرائی'' کا بیان

٤٧٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ، قَالَ جِبْرِيلُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ، لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ. [راجع: ٣٣٩٤]

[4709] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: معراج کی رات رسول اللہ ﷺ کو بیت المقدس میں دو پیالے پیش کیے گئے: ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ تھا۔ آپ ﷺ نے ان دونوں کو دیکھا پھر دودھ کا پیالہ اٹھا لیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: تمام تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے آپ کو فطرت کی طرف رہنمائی فرمائی۔ اگر آپ شراب کا پیالہ اٹھا لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

فائدہ: حقیقت یہ ہے کہ واقعۂ معراج کے وقت آپ کو تین پیالے پیش کیے گئے تھے۔ ایک میں دودھ، دوسرے میں شہد اور تیسرے میں شراب لیکن ہر راوی نے اپنی معلومات کے مطابق اس واقعے کو بیان کیا ہے، پھر یہ مشروبات رسول اللہ ﷺ کو دو مرتبہ پیش کیے گئے: ایک مرتبہ تو معراج سے پہلے بیت المقدس میں، دوسری مرتبہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں اس کی صراحت ہے۔[1]

٤٧١٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَمَّا

[4710] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''جب قریش نے مجھے جھوٹا قرار دیا تو میں حطیم میں کھڑا ہوا۔ میرے سامنے پورا بیت المقدس کر دیا گیا۔ میں اسے

1 صحيح البخاري، مناقب الأنصار، حديث: 3887.

كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ».

دیکھ دیکھ کر انھیں اس کی ایک ایک علامت بیان کرنے لگا۔"

زَادَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ: «لَمَّا كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ حِينَ أُسْرِيَ بِي إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ». نَحْوَهُ.

[راجع: ٣٨٨٦]

ابن شہاب زہری ہی کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: "جب قریش نے واقعۂ معراج کے متعلق میری تکذیب کی۔" پھر پہلی حدیث کی طرح اسے بیان کیا۔

﴿قَاصِفًا﴾: رِيحٌ تَقْصِفُ كُلَّ شَيْءٍ.

قَاصِفًا سے مراد وہ آندھی جو ہر چیز کو تباہ کر دے۔

(٤) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ ءَادَمَ﴾ [٧٠].

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: "بلاشبہ ہم نے آدم کی اولاد کو بہت بزرگی عطا فرمائی" کا بیان

كَرَّمْنَا وَأَكْرَمْنَا وَاحِدٌ. ﴿ضِعْفَ ٱلْحَيَوٰةِ وَضِعْفَ ٱلْمَمَاتِ﴾ [٧٥]: عَذَابَ الْحَيَاةِ وَعَذَابَ الْمَمَاتِ. ﴿خِلَٰفَكَ﴾ [٧٦]: وَخَلْفَكَ سَوَاءٌ. ﴿وَنَـَٔا﴾ [٨٣]: تَبَاعَدَ. ﴿شَاكِلَتِهِۦ﴾ [٨٤]: نَاحِيَتِهِ. وَهِيَ: مِنْ شَكْلِهِ. ﴿صَرَّفْنَا﴾ [٨٩،٤١]: وَجَّهْنَا. ﴿قَبِيلًا﴾ [٩٢]: مُعَايَنَةً وَمُقَابَلَةً. وَقِيلَ: الْقَابِلَةُ لِأَنَّهَا مُقَابِلَتُهَا، وَتَقْبَلُ وَلَدَهَا. ﴿خَشْيَةَ ٱلْإِنفَاقِ﴾ [١٠٠]. يُقَالُ: أَنْفَقَ الرَّجُلُ: أَمْلَقَ؛ وَنَفِقَ الشَّيْءُ: ذَهَبَ. ﴿قَتُورًا﴾: مُقَتِّرًا. ﴿لِلْأَذْقَانِ﴾ [١٠٧، ١٠٩]: مُجْتَمَعُ اللَّحْيَيْنِ، الْوَاحِدُ ذَقَنٌ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿مَّوْفُورًا﴾ [٦٣]: وَافِرًا. ﴿تَبِيعًا﴾ [٦٩]: ثَائِرًا؛ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَصِيرًا. ﴿خَبَتْ﴾ [٩٧]: طَفِئَتْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿وَلَا تُبَذِّرْ﴾ [٢٦]: لَا تُنْفِقْ فِي الْبَاطِلِ. ﴿ٱبْتِغَآءَ رَحْمَةٍ﴾ [٢٨]:

كَرَّمْنَا اور أَكْرَمْنَا کے معنی ایک ہی ہیں۔ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ سے مراد زندگی اور موت کا عذاب ہے۔ خِلَافَكَ (خا، کے کسرہ کے ساتھ) اور خَلْفَكَ (خا، کے فتحہ کے ساتھ) دونوں برابر ہیں، یعنی دو قراءتیں ہیں اور دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔ وَنَا کے معنی تَبَاعَدَ ہیں، یعنی وہ دور ہوا۔ شَاكِلَتِهٖ کے معنی ہیں: راستہ اور طریقہ۔ اور یہ شَكْلِهٖ سے ماخوذ ہے۔ صَرَّفْنَا کے معنی ہیں: ہم اسے سامنے لائے، یعنی بیان کیا۔ قَبِيْلًا کے معنی ہیں: آنکھوں کے سامنے، روبرو۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ قَابِلَةٌ سے بنا ہے جس کے معنی دائی، یعنی بچہ جننے والی ہے کیونکہ وہ اس موقع پر عورت کے سامنے ہوتی ہے اور بچہ قبول کرتی ہے۔ خَشْيَةَ الْإِنْفَاقِ، أَنْفَقَ الرَّجُلُ کے معنی آدمی کا مفلس ہو جانا ہیں، جب کوئی چیز ختم ہو جائے تو نَفِقَ الشَّيْءُ کہا جاتا ہے۔ قَتُوْرًا: اخراجات میں کمی کرنا اور بخل سے کام لینا۔ یہ مُقَتِّر کے معنی میں ہے، یعنی بخیل اور کنجوس۔ لِلْأَذْقَانِ:

رِزْقٍ. ﴿مَثْبُورًا﴾ [١٠٢]: مَلْعُونًا. ﴿وَلَا تَقْفُ﴾ [٣٦]: لَا تَقُلْ. ﴿فَجَاسُوا﴾ [٥]: تَيَمَّمُوا. يُزْجِي الْفُلْكَ: يُجْرِي الْفُلْكَ. ﴿يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ﴾ [١٠٩]: لِلْوُجُوهِ.

اذقان دونوں جبڑوں کے ملنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ اس کا مفرد ذَقَنْ ہے جس کے معنی ہیں: ٹھوڑی۔ امام مجاہد نے کہا: مَوْفُوْرًا کے معنی وافرًا ہیں، یعنی پورا پورا گویا کہ اسم مفعول، اسم فاعل کے معنی میں ہے۔ تَبِیْعًا کے معنی ہیں: بدلہ لینے والا۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کے معنی مدد کرنے والا ہیں۔ خَبَتْ کے معنی بجھنا اور دھیما ہونا ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لَا تُبَذِّر کے معنی ہیں: بے ہودہ کاموں میں خرچ نہ کرو۔ اِبْتِغَاءَ رَحْمَۃٍ: روزی کی تلاش میں۔ مَثْبُوْرًا کے معنی ہیں: ملعون، یعنی فرعون شامت زدہ ہے۔ وَلَا تَقْفُ کے معنی ہیں: تم اٹکل سے مت کہو۔ فَجَاسُوْا: انھوں نے قصد کیا۔ یُزْجِی الْفُلْکَ کے معنی ہیں: چلانا اور جاری کرنا۔ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ کا مطلب ہے: چہروں کے بل گرتے ہیں۔

بَابٌ: ﴿وَإِذَآ أَرَدْنَآ أَن نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا﴾ الْآيَةَ [١٦]

باب: (ارشاد باری تعالیٰ:) ”جب ہم کسی بستی کی ہلاکت کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے خوشحال لوگوں کو حکم دیتے ہیں“ کا بیان

وضاحت: جمہور کی قراءت اَمَرْنَا ہے، یعنی اَمَرَ یَاْمُرُ جس کے معنی حکم دینا ہیں۔ اس امر سے مراد امر تکوینی ہے، یعنی جس بستی کے لیے ہلاکت مقدر ہو چکی ہو، اس میں ہوتا یہ ہے کہ خوشحال لوگ عیاشیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اللہ کی نافرمانی پر اتر آتے ہیں، بالآخر انھیں صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جاتا ہے۔ دوسری قراءت میم کے کسرہ کے ساتھ ہے جس کے معنی پھلنا پھولنا اور مقدار میں زیادہ ہو جانا ہیں جیسا کہ درج ذیل حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔

٤٧١١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا نَقُولُ لِلْحَيِّ إِذَا كَثُرُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ: أَمِرَ بَنُو فُلَانٍ.

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَقَالَ: أَمَرَ.

[4711] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب کسی قبیلے کے لوگ زیادہ ہو جاتے تو زمانۂ جاہلیت میں ہم ان کے متعلق کہا کرتے تھے: اَمِرَ بنو فلاں، فلاں کا خاندان بہت بڑھ گیا ہے۔

ایک دوسری روایت میں سفیان بن عیینہ نے بھی اس لفظ اَمَرَ کا ذکر کیا ہے۔

(٥) بَابٌ: ﴿ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا﴾ [٣]

باب: 5- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اے ان لوگوں کی اولاد! جنھیں ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا، وہ (ہمارا) بہت ہی شکر گزار بندہ تھا'' کا بیان

٤٧١٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ: «أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهَلْ تَدْرُونَ مِمَّ ذٰلِكَ؟ يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ وَلَا يَحْتَمِلُونَ. فَيَقُولُ النَّاسُ: أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ؟ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلٰى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: عَلَيْكُمْ بِآدَمَ، فَيَأْتُونَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُونَ لَهُ: أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ، خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، اِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ آدَمُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اِذْهَبُوا إِلٰى غَيْرِي، اِذْهَبُوا إِلٰى نُوحٍ.

[4712] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور دستی کا حصہ آپ کو پیش کیا گیا۔ چونکہ آپ کو دستی کا گوشت بہت پسند تھا، اس لیے آپ نے اسے دانتوں سے نوچ نوچ کر کھایا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن میں لوگوں کا سردار ہوں گا۔ کیا تمھیں علم ہے کہ یہ کس وجہ سے ہو گا؟ اللہ تعالیٰ تمام اگلے پچھلے لوگوں کو ایک چٹیل میدان میں جمع کر دے گا۔ اس دوران میں پکارنے والا سب کو اپنی آواز سنائے گا اور ان سب پر اس کی نظر پہنچے گی۔ سورج بالکل قریب آ جائے گا، چنانچہ لوگوں کو غم اور تکلیف اس قدر ہو گی جو ان کی طاقت سے باہر اور ناقابل برداشت ہو گی۔ لوگ آپس میں کہیں گے: تم دیکھتے نہیں کہ ہماری کیا حالت ہو گئی ہے؟ کیا کوئی ایسا مقبول بندہ نہیں جو اللہ کے حضور تمھاری سفارش کرے؟ پھر وہ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جانا چاہیے، چنانچہ سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: آپ سب انسانوں کے باپ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھوں سے بنایا اور اپنی طرف سے خصوصیت کے ساتھ آپ میں روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا تو انھوں نے آپ کو سجدہ کیا، اس لیے آپ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کریں۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے: بلاشبہ آج کے دن میرا

رب انتہائی غیظ وغضب میں ہے۔ اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک نہیں ہوا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ میرے پروردگار نے مجھے درخت سے روکا تھا لیکن میں نے اس کی نافرمانی کی، اس لیے مجھے تو اپنی فکر ہے۔ میں اپنی جان کی حفاظت چاہتا ہوں، لہٰذا تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ تم نوح کے پاس جاؤ۔

فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ: يَا نُوحُ! إِنَّكَ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ، وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُورًا، اِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ: إِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلٰى قَوْمِي، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اِذْهَبُوا إِلٰى غَيْرِي، اِذْهَبُوا إِلٰى إِبْرَاهِيمَ. فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ: يَا إِبْرَاهِيمُ! أَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، اِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ لَهُمْ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَدْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ - فَذَكَرَهُنَّ أَبُو حَيَّانَ فِي الْحَدِيثِ - نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اِذْهَبُوا إِلٰى غَيْرِي، اِذْهَبُوا إِلٰى مُوسٰى. فَيَأْتُونَ مُوسٰى، فَيَقُولُونَ: يَا مُوسٰى! أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ، فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ عَلَى النَّاسِ، اِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اِذْهَبُوا

چنانچہ سب لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے نوح! آپ سب سے پہلے پیغمبر ہیں جو اہل زمین کی طرف مبعوث ہوئے اور اللہ نے آپ کو ''شکر گزار بندے'' کا لقب دیا۔ آپ ہی ہمارے لیے اپنے رب کے حضور سفارش کر دیں۔ کیا آپ دیکھ نہیں رہے کہ ہم کس حالت میں پہنچ چکے ہیں؟ (حضرت نوح علیہ السلام) فرمائیں گے: بلاشبہ میرا رب آج بہت غضب ناک ہے۔ اس سے پہلے وہ کبھی ایسا غضبناک نہیں ہوا اور نہ اس کے بعد ہی اس طرح غضب ناک ہوگا۔ اللہ نے مجھے ایک دعا کی قبولیت کا یقین دلایا تھا جو میں نے اپنی قوم کے خلاف کر لی تھی۔ نفسی، نفسی، نفسی۔ آج مجھے اپنی ہی فکر ہے، لہٰذا تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ، ہاں حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ، چنانچہ سب لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے ابراہیم! آپ اللہ کے نبی اور اس کے خلیل ہیں اور اہل زمین میں منتخب شدہ ہیں، لہٰذا آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری سفارش کریں۔ کیا آپ دیکھ نہیں رہے کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے: آج میرا رب بہت غضب ناک ہے۔ اتنا غضب ناک نہ وہ پہلے ہوا تھا اور نہ آج کے بعد ہوگا۔ میں نے تین خلاف واقعہ باتیں کی تھیں...... راویٔ حدیث ابوحیان نے اپنی روایت میں ان تین باتوں کا ذکر کیا ہے...... نفسی، نفسی، نفسی۔ مجھے تو اپنی فکر

إِلٰى غَيْرِي، اِذْهَبُوا إِلٰى عِيسٰى. فَيَأْتُونَ عِيسٰى فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَسُولُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا، اِشْفَعْ لَنَا، أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ عِيسٰى: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ - وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا - نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اِذْهَبُوا إِلٰى غَيْرِي، اِذْهَبُوا إِلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ، فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا ﷺ فَيَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ! أَنْتَ رَسُولُ اللهِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، اِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ، فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ يَفْتَحُ اللهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى أَحَدٍ قَبْلِي، ثُمَّ يُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ: أُمَّتِي يَا رَبِّ، أُمَّتِي يَا رَبِّ. فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ». ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحِمْيَرَ، أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى». [راجع: ٣٣٤٠]

ہے۔تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ، ہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، چنانچہ سب لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی طرف سے رسالت اور آپ سے گفتگو کرنے کی فضیلت دی۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کر دیں۔ کیا آپ دیکھ نہیں رہے کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام کہیں گے: آج اللہ تعالیٰ بہت غضبناک ہے۔ اتنا غضبناک تو وہ نہ پہلے کبھی ہوا تھا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ میں نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا جس کے قتل کا مجھے حکم نہیں دیا گیا تھا۔ نفسی، نفسی، نفسی۔ بس مجھے آج اپنی فکر ہے۔ میرے علاوہ تم اور کسی کے پاس چلے جاؤ، ہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، چنانچہ سب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر عرض کریں گے: اے عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم علیہا السلام پر ڈالا تھا اور آپ اللہ کی طرف سے روح ہیں۔ آپ نے بحالت بچپن گود میں رہتے ہوئے لوگوں سے باتیں کی تھیں۔ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کریں۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: آج میرا رب بہت غصے میں ہے۔ وہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضب ناک ہوا نہ آئندہ اس جیسا غضب ناک ہوگا۔ آپ اپنی کسی لغزش کا ذکر نہیں کریں گے۔ صرف یہ کہیں گے: میں اپنی جان کی حفاظت چاہتا ہوں۔ میرے علاوہ تم اور کسی کے پاس جاؤ، ہاں تم حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ، چنانچہ سب لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے محمد (ﷺ)! آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ

معاف کر دیئے ہیں۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کر دیں۔ آپ خود ملاحظہ کر سکتے ہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں؟ آخر کار میں خود آگے بڑھوں گا اور عرش کے نیچے پہنچ کر اپنے رب کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنے تعریفی کلمات اور حسن ثنا کے دروازے کھول دے گا جو اس نے مجھ سے پہلے اور کسی پر ظاہر نہیں کیے تھے۔ پھر کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھائیں اور سوال کریں آپ کو عطا کیا جائے گا۔ آپ سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی، چنانچہ میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت کو معاف کر دے۔ اے پروردگار! میری امت پر رحم کر۔ کہا جائے گا: اے محمد! اپنی امت کے ان لوگوں کو جن پر کوئی حساب نہیں، جنت کے دائیں دروازے سے داخل کریں۔ ویسے انھیں اختیار ہے دوسرے لوگوں کے ساتھ جس دروازے سے چاہیں داخل ہو سکتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جنت کے دروازے کے دونوں کناروں کا اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور حمیر یا مکہ اور بُصریٰ میں ہے۔"

(٦) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَءَاتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا﴾ [٥٥]

باب:6- ارشاد باری تعالیٰ: "اور ہم نے داود کو زبور عطا کی" کا بیان

٤٧١٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ الْقُرْآنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَابَّتِهِ لِتُسْرَجَ، فَكَانَ يَقْرَأُ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ» - يَعْنِي الْقُرْآنَ. [راجع: ٢٠٧٣]

[4713] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "حضرت داود علیہ السلام پر قرآن (زبور) کی تلاوت آسان کر دی گئی تھی۔ وہ گھوڑے پر زین رکھنے کا حکم دیتے، پھر زین کسے جانے سے پہلے ہی اسے پڑھ لیتے تھے۔" یعنی اللہ کی کتاب کو مکمل پڑھ لیتے تھے۔

(٧) بَابٌ: ﴿قُلِ ٱدْعُواْ ٱلَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِهِۦ﴾ الْآيَةَ [٥٦]

باب: 7- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''آپ ان سے کہہ دیں، اللہ کے سوا جنھیں تم (معبود) خیال کرتے ہو انھیں پکارو'' کا بیان

٤٧١٤ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ﴿إِلَىٰ رَبِّهِمُ ٱلْوَسِيلَةَ﴾ قَالَ: كَانَ نَاسٌ مِنَ الْإِنْسِ يَعْبُدُونَ نَاسًا مِنَ الْجِنِّ، فَأَسْلَمَ الْجِنُّ وَتَمَسَّكَ هٰؤُلَاءِ بِدِينِهِمْ.

زَادَ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ ﴿قُلِ ٱدْعُواْ ٱلَّذِينَ زَعَمْتُم﴾. [انظر: ٤٧١٥]

[4714] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ کے متعلق فرمایا: اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ ''(وہ تو خود) اپنے رب کی طرف وسیلہ (تلاش کرتے ہیں)۔'' لوگوں کا ایک گروہ جنوں کے ایک گروہ کی عبادت کرتا تھا۔ جن تو مسلمان ہو گئے لیکن ان آدمیوں نے ان کے دین کو مضبوطی سے تھامے رکھا۔

اشجعی (عبیداللہ) نے اس حدیث کو سفیان ثوری سے روایت کیا ہے اور انھیں اعمش نے بیان کیا ہے، اس میں یوں ہے: قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ کا شان نزول یہ ہے۔

(٨) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ ٱلْوَسِيلَةَ﴾ الْآيَةَ [٥٧]

باب: 8- ارشاد باری تعالیٰ: ''جنھیں یہ لوگ پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں'' کا بیان

وضاحت: يَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ یعنی اپنے رب کے تقرب کی جستجو میں رہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اعمال صالحہ کے ذریعے سے اللہ کا تقرب ڈھونڈتے ہیں۔ یہی وسیلہ ہے جسے قرآن نے بیان کیا ہے وہ وسیلہ مراد نہیں جسے قبر پرست بیان کرتے ہیں کہ فوت شدہ اشخاص کے نام کی نذرونیاز دو، ان کی قبروں پر غلاف چڑھاؤ۔ یہ وسیلہ نہیں۔ یہ تو ان کی عبادت ہے جو شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سے محفوظ رکھے۔ درج ذیل حدیث میں اسی مشروع وسیلے کو بیان کیا گیا ہے۔

٤٧١٥ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ ٱلْوَسِيلَةَ﴾ قَالَ: نَاسٌ مِنَ الْجِنِّ

[4715] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کی تفسیر میں فرمایا: اَلَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ کچھ ایسے جن تھے جن کی پوجا کی جاتی تھی۔ (آدمی ان کی پرستش کیا کرتے تھے۔) پھر وہ جن مسلمان ہو گئے۔''

يُعْبَدُونَ فَأَسْلَمُوا . [راجع: ٤٧١٤]

(٩) بَابٌ: ﴿وَمَا جَعَلْنَا ٱلرُّءْيَا ٱلَّتِىٓ أَرَيْنَٰكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ﴾ [٦٠]

باب: 9- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''ہم نے جو مناظر آپ کو دکھائے تھے وہ تو لوگوں کے لیے صاف آزمائش ہی تھے.....'' کا بیان

٤٧١٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ﴿وَمَا جَعَلْنَا ٱلرُّءْيَا ٱلَّتِىٓ أَرَيْنَٰكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ﴾ قَالَ: هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ، ﴿وَٱلشَّجَرَةَ ٱلْمَلْعُونَةَ فِى ٱلْقُرْءَانِ﴾ قَالَ: شَجَرَةُ الزَّقُّومِ. [راجع: ٣٨٨٨]

[4716] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کے متعلق فرمایا: ''اور وہ مناظر جو ہم نے آپ کو دکھائے تھے وہ لوگوں کے لیے صاف آزمائش ہی تھے'' اس رویا سے مراد آنکھ کا دیکھنا ہے جو رسول اللہ ﷺ کو شب معراج میں دکھایا گیا۔ ''اور وہ درخت جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے'' اس سے مراد تھوہر کا درخت ہے۔

(١٠) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ قُرْءَانَ ٱلْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾ [٧٨]

باب: 10- ارشاد باری تعالیٰ: ''یقیناً فجر کے وقت قرآن کا پڑھنا حاضر کیا گیا ہے'' کا بیان

قَالَ مُجَاهِدٌ: صَلَاةَ الْفَجْرِ.

امام مجاہد نے فرمایا: قرآن فجر سے مراد نماز فجر ہے۔

٤٧١٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «فَضْلُ صَلَاةِ الْجَمِيعِ عَلَى صَلَاةِ الْوَاحِدِ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ دَرَجَةً، وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ». يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: اقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَقُرْءَانَ ٱلْفَجْرِ إِنَّ قُرْءَانَ ٱلْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾. [راجع: ١٧٦]

[4717] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''نماز باجماعت اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ اور صبح کی نماز کے وقت رات اور دن کے فرشتے اکٹھے ہو جاتے ہیں۔'' حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے تھے: اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ''اور فجر کا قرآن پڑھنا، یقیناً فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے۔''

(١١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿عَسَىٰٓ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾ [٧٩]

باب: 11- ارشاد باری تعالیٰ: ''قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں کھڑا کرے'' کا بیان

٤٧١٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: إِنَّ النَّاسَ يَصِيرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُثًا، كُلُّ أُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا، يَقُولُونَ: يَا فُلَانُ! اِشْفَعْ، حَتَّى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذٰلِكَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ. [راجع: ١٤٧٥]

[4718] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن لوگ گروہوں کی شکل میں بٹ جائیں گے اور ہر گروہ اپنے نبی کے پیچھے لگ جائے گا اور سب کہیں گے: اے فلاں! آپ ہماری سفارش کریں یہاں تک کہ یہ معاملہ نبی ﷺ تک پہنچے گا، لہٰذا یہی وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر فائز کرے گا۔

٤٧١٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ ابْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ، حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[4719] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ ...... ''اے اس مکمل پکار کے مالک اور قائم ہونے والی نماز کے رب! تو محمد ﷺ کو مقام وسیلہ عطا فرما اور خاص فضیلت دے اور انھیں مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔'' تو اسے قیامت کے دن میری سفارش نصیب ہوگی۔''

رَوَاهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٦١٤]

اس حدیث کو حمزہ بن عبداللہ نے بھی اپنے والد سے روایت کیا ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسے بیان کیا ہے۔

(١٢) [بَابٌ]: ﴿وَقُلْ جَآءَ ٱلْحَقُّ وَزَهَقَ ٱلْبَٰطِلُ﴾ الْآيَةَ [٨١].

باب: 12- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''کہہ دیجیے! حق آ گیا اور باطل بھاگ کھڑا ہوا'' کی تفسیر

يَزْهَقُ: يَهْلِكُ.

يَزْهَقُ کے معنی ہیں: يَهْلِكُ، ہلاک ہونے والا۔

٤٧٢٠ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ،

[4720] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو اس

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّونَ وَثَلَاثُمِائَةِ نُصُبٍ، فَجَعَلَ يَطْعَنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ، وَيَقُولُ: «﴿جَآءَ ٱلْحَقُّ وَزَهَقَ ٱلْبَٰطِلُۚ إِنَّ ٱلْبَٰطِلَ كَانَ زَهُوقًا﴾ [٨١]. ﴿جَآءَ ٱلْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ ٱلْبَٰطِلُ وَمَا يُعِيدُ﴾» [سبأ: ٤٩]. [راجع: ٢٤٧٨]

وقت بیت اللہ کے چاروں طرف تین سو ساٹھ بت نصب تھے۔ آپ ﷺ اپنے دست مبارک میں پکڑی ہوئی ایک چھڑی انھیں مارتے جاتے اور یہ آیات پڑھ رہے تھے۔ ''حق آ گیا اور باطل نابود ہو گیا۔ بے شک باطل تو ہے ہی نیست و نابود ہونے والا۔'' ''حق آ گیا اور باطل نہ تو کسی چیز کو شروع کر سکتا ہے اور نہ کسی چیز کو لوٹا سکتا ہے۔''

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو اس وقت آپ نے یہ کام کیا۔[1]

(١٣) بَابٌ: ﴿وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلرُّوحِ﴾ [٨٥]

باب: 13- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''لوگ آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں'' کا بیان

وضاحت: روح وہ لطیف شے ہے جو کسی کو نظر تو نہیں آتی لیکن ہر جاندار کی قوت و توانائی اسی میں مضمر ہے۔ اس کی حقیقت و ماہیت کیا ہے؟ یہ کوئی نہیں جانتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی شان میں سے ہے۔ اس کا علم اللہ تعالیٰ نے انبیاء ﷺ سمیت کسی کو بھی نہیں دیا۔ اس کی حقیقت کو صرف وہی جانتا ہے۔

٤٧٢١ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرْثٍ وَهُوَ يَتَّكِئُ عَلَى عَسِيبٍ، إِذْ مَرَّ الْيَهُودُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، فَقَالَ: مَا رَابَكُمْ إِلَيْهِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ، فَقَالُوا: سَلُوهُ، فَسَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، فَأَمْسَكَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ شَيْئًا، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ، فَقُمْتُ مَقَامِي، فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ: «﴿وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلرُّوحِۖ قُلِ ٱلرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَآ أُوتِيتُم مِّنَ ٱلْعِلْمِ إِلَّا

[4721] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک دفعہ نبی ﷺ کے ہمراہ ایک کھیت میں جا رہا تھا جبکہ آپ کھجور کی ایک چھڑی پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ اتنے میں چند یہودی سامنے سے گزرے اور آپس میں کہنے لگے: اس سے روح کے متعلق سوال کرو۔ کسی نے کہا: کیوں، آخر ایسی کیا ضرورت ہے؟ اور کسی نے کہا: ممکن ہے وہ تمھیں ایسی بات کہہ دے جو تمھیں ناگوار گزرے۔ آخر یہی طے ہوا کہ پوچھو تو سہی، چنانچہ انھوں نے آپ سے پوچھا: روح کیا چیز ہے؟ نبی ﷺ خاموش رہے اور انھیں کوئی جواب نہ دیا۔ میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی آنے لگی ہے۔ میں اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ جب وحی ختم ہوئی تو آپ نے یہ آیت پڑھی: ''اور وہ آپ سے روح کے متعلق

1 صحيح البخاري، المغازي، حديث: 4287.

قَلِيلًا﴾». [راجع: ١٢٥]

سوال کرتے ہیں۔ آپ ان سے کہہ دیں کہ روح میرے رب کا امر ہے اور تمھیں تو بس تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔"

(١٤) بَابٌ: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ [١١٠]

باب: 14- ارشاد باری تعالیٰ: "آپ اپنی نماز نہ تو زیادہ بلند آواز سے پڑھیں اور نہ بالکل پست آواز سے" کا بیان

٤٧٢٢ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ قَالَ: نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ، كَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ، فَإِذَا سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ، فَقَالَ اللهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ ﷺ: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ﴾ أَيْ: بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ، ﴿وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ ﴿وَٱبْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا﴾. [انظر: ٧٤٩٠، ٧٥٢٥، ٧٥٤٧]

[4722] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کریمہ کے متعلق فرمایا: وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں چھپے ہوئے تھے۔ آپ جب اپنے صحابۂ کرام ؓ کو نماز پڑھاتے تو بآواز بلند قرآن پڑھتے۔ مشرکین مکہ جب قرآن سنتے تو قرآن کو گالیاں دیتے، اس کے نازل کرنے والے اور قرآن لانے والے کو بھی (سب وشتم کرتے)۔ ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ سے فرمایا: وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ، یعنی قرآن اس قدر بآواز بلند نہ پڑھیں کہ مشرکین سنیں اور اسے برا بھلا کہیں اور نہ اتنا آہستہ پڑھیں کے اپنے اصحاب کو نہ سنا سکیں بلکہ درمیانی راہ اختیار کریں۔

٤٧٢٣ - حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أُنْزِلَ ذٰلِكَ فِي الدُّعَاءِ. [انظر: ٦٣٢٧، ٧٥٢٦]

[4723] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کریمہ کے متعلق فرمایا: وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا یہ آیت دعا کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

فائدہ: ظاہری طور پر ان دو احادیث میں تعارض ہے: پہلی حدیث میں ہے کہ یہ آیت نماز میں قراءت کے متعلق نازل ہوئی جبکہ دوسری حدیث میں ہے کہ یہ آیت دعا کے متعلق اتری۔ ان کی تطبیق حسب ذیل انداز سے کی گئی ہے: * ہر راوی نے اپنے علم کے مطابق اس کی شان نزول بیان کی ہے، لہٰذا ان میں کوئی تعارض نہیں۔ ممکن ہے کہ اس آیت کا نزول دو مرتبہ ہوا ہو: ایک دفعہ نماز کے متعلق اور دوسری مرتبہ دعا کے بارے میں۔ * یہ آیت بنیادی طور پر نماز کے متعلق ہے اور جس روایت میں

اس کی شان نزول دعا بیان کی گئی ہے اس میں جز بول کر کل مراد لیا گیا ہے کیونکہ دعا، نماز کا جز ہے۔

(١٨) سُورَةُ الْكَهْفِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ 18- تفسیر سورۂ کہف

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿تَقْرِضُهُمْ﴾ [١٧]: تَتْرُكُهُمْ. (وَكَانَ لَهُ ثُمُرٌ): ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ؛ وَقَالَ غَيْرُهُ: جَمَاعَةُ الثَّمَرِ. ﴿بَخِعٌ﴾ [٦]: مُهْلِكٌ. ﴿أَسَفًا﴾: نَدَمًا. ﴿الْكَهْفِ﴾ [٩]: الْفَتْحُ فِي الْجَبَلِ. ﴿وَالرَّقِيمِ﴾: الْكِتَابُ. ﴿مَرْقُومٌ﴾ [المطففين: ٢٠]: مَكْتُوبٌ مِنَ الرَّقْمِ. ﴿رَبَطْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ﴾ [١٤]: أَلْهَمْنَاهُمْ صَبْرًا؛ ﴿لَوْلَا أَن رَّبَطْنَا عَلَىٰ قَلْبِهَا﴾ [القصص: ١٠]. ﴿شَطَطًا﴾ [١٤]: إِفْرَاطًا. الْوَصِيدُ: الْفِنَاءُ، جَمْعُهُ وَصَائِدُ وَوُصُدٌ؛ وَيُقَالُ: الْوَصِيدُ: الْبَابُ؛ ﴿مُؤْصَدَةٌ﴾ [البلد: ٢٠ والهمزة: ٨] مُطْبَقَةٌ؛ آصَدَ الْبَابَ وَأَوْصَدَ. ﴿بَعَثْنَاهُمْ﴾ [١٩]: أَحْيَيْنَاهُمْ. ﴿أَزْكَىٰ﴾: أَكْثَرُ؛ وَيُقَالُ: أَحَلُّ؛ وَيُقَالُ: أَكْثَرُ رَيْعًا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِم﴾ [٣٣]: لَمْ تَنْقُصْ. وَقَالَ سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿الرَّقِيمُ﴾: اَللَّوْحُ مِنْ رَصَاصٍ، كَتَبَ عَامِلُهُمْ أَسْمَاءَهُمْ ثُمَّ طَرَحَهُ فِي خِزَانَتِهِ، فَضَرَبَ اللهُ عَلَى آذَانِهِمْ فَنَامُوا. وَقَالَ غَيْرُهُ: وَأَلَتْ تَئِلُ: تَنْجُو؛ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿مَوْئِلًا﴾ [٥٨]: مَحْرِزًا. ﴿لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا﴾ [١٠١]: لَا يَعْقِلُونَ.

مجاہد نے کہا: تَقْرِضُهُمْ کے معنی سورج ان کو چھوڑ دیتا ہے، ان سے کترا جاتا ہے۔ وَكَانَ لَهُ ثُمُرٌ سے مراد سونا چاندی، یعنی روپیہ پیسہ ہے۔ دوسروں نے کہا کہ ثُمر ثا کے ضمہ کے ساتھ یہ ثمر کی جمع ہے۔ بَاخِعٌ کے معنی ہیں: ہلاک کرنے والا۔ اَسَفًا سے مراد ندامت اور رنج ہے۔ اَلْكَهْفِ کے معنی پہاڑ کی غار، اَلرَّقِيْم لکھا ہوا، یعنی مَرْقُوْم، اسم مفعول کے معنی میں ہے جو رقم سے ماخوذ ہے۔ رَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ: ہم نے ان کے دلوں پر صبر کا الہام کیا، یعنی ان کے دلوں کو مضبوط کیا۔ لَوْلَا اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا میں بھی یہی معنی ہیں۔ شَطَطًا: حد سے بڑھ جانا۔ اَلْوَصِيْدُ کے معنی ہیں: گھر کا صحن۔ اس کی جمع وَصَائِد اور وُصُد ہے۔ دروازے کو بھی وَصِيْد کہا جاتا ہے۔ مُؤْصَدَةٌ کے معنی ہیں: بند کی ہوئی۔ آصَدَ الْبَاب اور أَوْصَدَ الباب کے معنی ہیں: اس نے دروازہ بند کر دیا۔ بَعَثْنَاهُمْ: ہم نے انھیں زندہ کیا۔ اَزْكٰى کے معنی ہیں: اکثر، یعنی جو شہر والوں کی اکثر خوراک ہے۔ بعض نے حلال تر معنی کیے ہیں۔ بعض نے کہا: اس کے معنی زیادہ برکت والا ہیں۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ: دونوں باغوں نے پورا پھل دیا اور کچھ کمی نہ کی۔ سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس ؓ سے یہ تفسیر نقل کی ہے کہ اَلرَّقِيْم تانبے کی ایک تختی تھی جس پر حاکم وقت نے اصحاب کہف کے نام لکھ کر اسے اپنے خزانے میں محفوظ کر لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے کانوں پر پردہ ڈال دیا، چنانچہ وہ سو گئے۔ (پوری طرح محو استراحت ہو گئے۔)

ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ دوسروں نے کہا: مَوْئِلًا وَأَلَ يَئِلُ سے نکلا ہے اور اس کے معنی نجات پانا ہیں۔ مجاہد نے کہا: مَوْئِلًا کے معنی ہیں: محفوظ مقام۔ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعاً کے معنی ہیں: وہ عقل نہیں رکھتے۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَكَانَ ٱلْإِنسَـٰنُ أَكْثَرَ شَىْءٍ جَدَلًا﴾ [٥٤]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے'' کا بیان

٤٧٢٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ: أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ، قَالَ: «أَلَا تُصَلِّيَانِ؟». [راجع: ١١٢٧]

[4724] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت ان کے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور فرمایا: ''تم لوگ نماز (تہجد) کیوں نہیں پڑھتے؟''

﴿رَجْمًا بِٱلْغَيْبِ﴾ [٢٢]: لَمْ يَسْتَبِنْ. يُقَالُ: ﴿فُرُطًا﴾ [٢٨]: نَدَمًا. ﴿سُرَادِقُهَا﴾ [٢٩] مِثْلُ السُّرَادِقِ وَالْحُجْرَةِ الَّتِي تُطِيفُ بِالْفَسَاطِيطِ. ﴿يُحَاوِرُهُۥ﴾ [٣٤، ٣٧] مِنَ الْمُحَاوَرَةِ. ﴿لَّـٰكِنَّا۠ هُوَ ٱللَّهُ رَبِّى﴾ [٣٨] أَيْ: لٰكِنْ أَنَا هُوَ اللهُ رَبِّي، ثُمَّ حَذَفَ الْأَلِفَ وَأَدْغَمَ إِحْدَى النُّونَيْنِ فِي الْأُخْرٰى. ﴿وَفَجَّرْنَا خِلَـٰلَهُمَا نَهَرًا﴾ [٣٣] تَقُولُ بَيْنَهُمَا نَهَرًا ﴿زَلَقًا﴾ [٤٠]: لَا يَثْبُتُ فِيهِ قَدَمٌ. ﴿هُنَالِكَ ٱلْوَلَـٰيَةُ﴾ [٤٤]: مَصْدَرُ وَلِيَ الْوَلِيُّ وَلَاءً. ﴿عُقْبًا﴾: عَاقِبَةٌ، وَعُقْبٰى وَعُقْبَةٌ وَّاحِدٌ وَهِيَ الْآخِرَةُ. ﴿قُبُلًا﴾ [٥٥]: قَبَلًا وَّقَبْلًا: اسْتِئْنَافًا. ﴿لِيُدْحِضُوا۟﴾ [٥٦]: لِيُزِيلُوا، اَلدَّحْضُ: اَلزَّلَقُ.

رَجْمًا بِالْغَيْبِ کے معنی ہیں: خود انھیں کچھ معلوم نہیں، یعنی بغیر علم کے رائے زنی کرنا۔ فُرُطاً کے معنی ہیں: ندامت اور شرمندگی۔ سُرَادِقُهَا کا مطلب ہے کہ قناتوں کی طرح ہر طرف سے انھیں آگ گھیر لے گی جس طرح کوٹھڑی اور حجرے کو ہر طرف سے خیمے گھیر لیتے ہیں۔ يُحَاوِرُهُ، مُحَاوَرَة سے نکلا ہے، یعنی گفتگو کرنا۔ لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ رَبِّي دراصل یہ تھا: لٰكِنْ أَنَا هُوَ اللّٰهُ رَبِّي، پھر ''أنا'' کا الف حذف کر کے نون کو نون میں ادغام کر دیا گیا، لہٰذا یہ لٰكِنَّا ہو گیا۔ وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا نَهَرًا کے معنی ہیں: ہم نے ان دونوں (باغوں) کے درمیان ایک نہر جاری کر دی۔ زَلَقًا کے معنی ہیں: ایسا چکنا چپڑا (میدان) جس میں پاؤں پھسل جائیں، جم نہ سکیں۔ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ میں الْوَلَايَةُ وَلِيَ کا مصدر ہے۔ عُقْبًا کے معنی ہیں: عاقبت، یعنی انجام۔ عَاقِبَة، عُقْبٰى اور عُقْبة سب کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی

آخرت۔ قُبُلًا، قَبَلًا اور قِبَلًا اس لفظ کو تین طرح پڑھا گیا ہے۔ اس کے معنی ہیں: سامنے سے آنا۔ لِیُدْحِضُوا، دَحْضٌ سے نکلا ہے اور اس کے معنی ہیں: پھسلا دینا اور زائل کر دینا۔

(۲) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَىٰهُ لَآ أَبْرَحُ حَتَّىٰٓ أَبْلُغَ مَجْمَعَ ٱلْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِىَ حُقُبًا﴾ [٦٠]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا: میں چلتا رہوں گا یہاں تک کہ دو دریاؤں کے سنگم پر پہنچ جاؤں یا پھر میں مدتوں چلتا ہی رہوں گا'' کا بیان

زَمَانًا وَجَمْعُهُ أَحْقَابٌ.

حُقُبٌ کی جمع احقاب ہے۔ اس کے معنی ہیں: زمانہ دراز۔

٤٧٢٥ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ هُوَ مُوسَى صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَذَبَ عَدُوُّ اللهِ، حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ مُوسَى قَامَ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَسُئِلَ: أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ فَقَالَ: أَنَا، فَعَتَبَ اللهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: إِنَّ لِي عَبْدًا بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ، قَالَ مُوسَى: يَا رَبِّ فَكَيْفَ لِي بِهِ؟ قَالَ: تَأْخُذُ مَعَكَ حُوتًا فَتَجْعَلُهُ فِي مِكْتَلٍ، فَحَيْثُمَا فَقَدْتَّ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ، فَأَخَذَ حُوتًا، فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ، ثُمَّ انْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ بِفَتَاهُ يُوشَعَ بْنِ نُونٍ، حَتَّى إِذَا أَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُءُوسَهُمَا

[4725] حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نوف بکالی کہتا ہے: خضر کے ساتھی حضرت موسیٰ وہ بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ اللہ کا دشمن غلط کہتا ہے۔ مجھے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا، انھوں نے رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ اس دوران میں آپ سے پوچھا گیا: لوگوں میں زیادہ عالم کون ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں سب سے بڑا عالم ہوں۔ اس بات پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوئے کیونکہ انھوں نے علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ دو دریاؤں کے سنگم پر میرا ایک بندہ ہے جو تم سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے رب! میں اس سے ملاقات کس طرح کر سکتا ہوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے ساتھ ایک مچھلی لے لو اور اسے زنبیل میں رکھ لو۔ جہاں

فَنَامَا، وَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ، فَخَرَجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ ﴿فَٱتَّخَذَ سَبِيلَهُۥ فِى ٱلْبَحْرِ سَرَبًا﴾ [٦١] وَأَمْسَكَ اللهُ عَنِ الْحُوتِ جِرْيَةَ الْمَاءِ فَصَارَ عَلَيْهِ مِثْلَ الطَّاقِ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ نَسِيَ صَاحِبُهُ أَنْ يُخْبِرَهُ بِالْحُوتِ، فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتَهُمَا، حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ مُوسٰى لِفَتَاهُ: ﴿ءَاتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِن سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا﴾ [٦٢] - قَالَ: وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَا الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَ اللهُ بِهِ - فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ: ﴿أَرَءَيْتَ إِذْ أَوَيْنَآ إِلَى ٱلصَّخْرَةِ فَإِنِّى نَسِيتُ ٱلْحُوتَ وَمَآ أَنسَىٰنِيهُ إِلَّا ٱلشَّيْطَٰنُ أَنْ أَذْكُرَهُۥ وَٱتَّخَذَ سَبِيلَهُۥ فِى ٱلْبَحْرِ عَجَبًا﴾ [٦٣] قَالَ: فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَلِمُوسٰى وَلِفَتَاهُ عَجَبًا. فَقَالَ مُوسٰى: ﴿ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَٱرْتَدَّا عَلَىٰٓ ءَاثَارِهِمَا قَصَصًا﴾ [٦٤] قَالَ: رَجَعَا يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى ثَوْبًا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسٰى فَقَالَ الْخَضِرُ: وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ؟ قَالَ: أَنَا مُوسٰى، قَالَ: مُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ أَتَيْتُكَ، لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا، قَالَ: ﴿إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِىَ صَبْرًا﴾ [٦٧] يَا مُوسٰى! إِنِّي عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ أَنْتَ، وَأَنْتَ عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللهِ عَلَّمَكَ اللهُ لَا أَعْلَمُهُ، فَقَالَ مُوسٰى: ﴿سَتَجِدُنِىٓ إِن شَآءَ ٱللَّهُ صَابِرًا وَلَآ أَعْصِى لَكَ أَمْرًا﴾ [٦٩] فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ: ﴿فَإِنِ ٱتَّبَعْتَنِى فَلَا تَسْـَٔلْنِى عَن شَىْءٍ حَتَّىٰٓ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا﴾ [٧٠]. فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ

وہ گم ہو جائے، میرا وہ بندہ وہیں آپ سے ملے گا، چنانچہ انھوں نے ایک مچھلی لی اور اسے زنبیل میں رکھا، پھر عازم سفر ہوئے۔ ان کے ساتھ ان کے خادم یوشع بن نون بھی تھے۔ جب یہ دونوں چٹان کے پاس آئے تو وہاں سر رکھ کر سو گئے۔ اتنے میں مچھلی زنبیل میں حرکت کرنے لگی، پھر باہر کود کر اس نے دریا میں اپنا راستہ سرنگ کی صورت میں بنا لیا۔ مچھلی جہاں گری تھی اللہ تعالیٰ نے پانی کے بہاؤ کو روک لیا اور مچھلی کے لیے ایک طاق کی طرح راستہ بن گیا۔ جب موسیٰ علیہ السلام بیدار ہوئے تو ان کے خادم انھیں مچھلی کا واقعہ بتانا بھول گئے۔ وہ دونوں باقی دن رات چلتے رہے حتی کہ دوسرے دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا: ''اب ہمارا ناشتہ لاؤ، ہمیں تو اس سفر نے بہت تھکا دیا ہے۔'' موسیٰ علیہ السلام نے تھکان اس وقت محسوس کی جب اس جگہ سے آگے گزر گئے جس کا اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم دیا تھا۔ اب ان کے خادم نے ان سے کہا: ''بھلا آپ نے دیکھا جب ہم اس چٹان کے پاس جا کر ٹھہرے تھے تو میں (تمھیں) مچھلی (کا واقعہ) بتانا بھول گیا اور وہ مجھے صرف شیطان نے بھلوایا کہ میں (آپ سے) اس کا ذکر کروں۔ اس نے تو عجیب طریقے سے دریا میں اپنا راستہ بنا لیا تھا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مچھلی نے تو دریا میں اپنا راستہ لیا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خادم کو راستہ کے نشانات دیکھ کر تعجب ہوا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''یہی تو وہ جگہ تھی جس کی ہمیں تلاش تھی، چنانچہ وہ دونوں اپنے نقش قدم پر چلتے چلتے آخر اس چٹان تک پہنچ گئے۔'' وہاں انھوں نے دیکھا کہ ایک صاحب کپڑا لپیٹے (لیٹے) ہوئے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انھیں سلام کیا۔ حضرت خضر نے کہا: تمھاری اس سرزمین میں سلام کیسے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا تعارف کرایا کہ میں موسیٰ

الْبَحْرِ ، فَمَرَّتْ سَفِينَةٌ فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمْ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُ بِغَيْرِ نَوْلٍ ، فَلَمَّا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ لَمْ يَفْجَأْ إِلَّا وَالْخَضِرُ قَدْ قَلَعَ لَوْحًا مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ بِالْقَدُومِ، فَقَالَ لَهُ مُوسٰى : قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلٰى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا ﴿لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا﴾ [٧١]. قَالَ : ﴿أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا﴾ [٧٢] قَالَ : ﴿لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا﴾ [٧٣] - قَالَ : وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : - وَكَانَتِ الْأُولٰى مِنْ مُوسٰى نِسْيَانًا ، - قَالَ : - وَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً، فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ : مَا عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللهِ إِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُورُ مِنْ هٰذَا الْبَحْرِ، ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ. فَبَيْنَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذْ بَصُرَ الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ، فَأَخَذَ الْخَضِرُ رَأْسَهُ بِيَدِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ لَهُ مُوسٰى : ﴿أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَّقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا﴾ [٧٤] قَالَ : ﴿أَلَمْ أَقُل لَّكَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا﴾ [٧٥] قَالَ : وَهٰذَا أَشَدُّ مِنَ الْأُولٰى قَالَ : ﴿إِن سَأَلْتُكَ عَن شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِن لَّدُنِّي عُذْرًا﴾ [٧٦] ﴿فَانطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَن يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَن يَنقَضَّ﴾ - قَالَ : مَائِلٌ - فَقَامَ الْخَضِرُ ﴿فَأَقَامَهُ﴾ بِيَدِهِ، فَقَالَ مُوسٰى : قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُضَيِّفُونَا ، ﴿لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا﴾ [٧٧]،

ہوں۔ انھوں نے فرمایا: موسیٰ، جو بنی اسرائیل کے ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں، میں تمھارے پاس اس لیے آیا ہوں تاکہ آپ مجھے وہ رشد وہدایت کی تعلیم دیں جس کی آپ کو تعلیم دی گئی ہے۔ حضرت خضر نے کہا: ''اے موسیٰ! آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔'' اللہ تعالیٰ نے مجھے جو علم دیا ہے وہ آپ نہیں جانتے اور جو علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے وہ میں نہیں جانتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے۔ اور میں کسی معاملے میں آپ کے خلاف نہیں کروں گا۔'' حضرت خضر نے کہا: ''اگر آپ میرے ساتھ چلنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو مجھ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہ کرنا حتی کہ میں خود اس کا حال بیان کرنا شروع کروں۔'' اب یہ دونوں سمندر کے کنارے کنارے روانہ ہوئے، اتنے میں ایک کشتی گزری، انھوں نے کشتی والوں سے بات کی کہ انھیں بھی اس پر سوار کرلیں۔ انھوں نے حضرت خضر کو پہچان لیا اور کسی کرائے کے بغیر انھیں سوار کرلیا۔ جب یہ دونوں کشتی میں بیٹھ گئے تو حضرت خضر نے تیشے سے کشتی کے تختوں سے ایک تختہ باہر نکال دیا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دیکھا تو حضرت خضر سے فرمایا کہ ان لوگوں نے ہمیں کرائے کے بغیر کشتی میں سوار کیا اور تم نے قصداً اس کا تختہ توڑ ڈالا'' تاکہ کشتی میں سوار لوگوں کو غرق کردو، بلاشبہ آپ نے بہت ہولناک اور ناگوار کام کیا ہے۔'' حضرت خضر نے کہا: ''میں نے تمھیں پہلے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کرسکو گے۔'' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''جو بات میں بھول گیا تھا، اس پر آپ مجھے معاف کردیں اور میرے معاملے میں مجھ پر تنگی نہ کریں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: واقعی پہلی دفعہ موسیٰ علیہ السلام نے بھول کر انھیں ٹوکا تھا۔ اس دوران میں ایک چڑیا آئی

قَالَ : ﴿هَٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿ذَٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا﴾ [٧٨-٨٢] - فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ -: وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى كَانَ صَبَرَ حَتَّى يَقُصَّ اللهُ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا».

اور اس نے کشتی کے کنارے بیٹھ کر دریا میں ایک مرتبہ اپنی چونچ ماری۔ حضرت خضر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا: میرے اور آپ کے علم کی حیثیت اللہ کے علم کے مقابلے میں اس سے زیادہ نہیں جتنا اس چڑیا نے سمندر سے پانی کم کیا ہے۔ پھر وہ دونوں کشتی سے اتر گئے۔ ابھی وہ سمندر کے کنارے کنارے جا رہے تھے کہ حضرت خضر نے ایک بچے کو دیکھا جو دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ حضرت خضر نے اپنے ہاتھ سے اس کا سر پکڑا اور اس کے تن سے جدا کر دیا اور اسے مار دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے فرمایا: ''آپ نے ایک بے گناہ اور معصوم جان کو بغیر کسی جان کے بدلے مار دیا ہے، یقیناً آپ نے انتہائی ناپسندیدہ کام کیا ہے۔'' حضرت خضر نے کہا: ''میں نے تمھیں نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے۔'' راوی نے کہا: یہ کام تو پہلے سے بھی زیادہ سخت تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آخر اس مرتبہ بھی معذرت کر لی کہ ''اگر میں نے اس کے بعد پھر آپ سے کوئی سوال کیا تو آپ مجھے ساتھ نہ رکھیے گا، آپ میرا بار بار عذر سن چکے ہیں۔ پھر دونوں روانہ ہوئے یہاں تک کہ ایک بستی میں پہنچے اور بستی والوں سے کہا: ہمیں اپنا مہمان بنا لو، لیکن انھوں نے میزبانی سے انکار کر دیا۔ پھر انھیں بستی میں ایک دیوار دکھائی دی جو بس گرنے ہی والی تھی، یعنی وہ جھک رہی تھی۔'' حضرت خضر کھڑے ہوئے اور اپنے ہاتھ سے دیوار کو سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ہم ان لوگوں کے پاس آئے اور ان سے مہمانی کا مطالبہ کیا لیکن انھوں نے ہماری میزبانی سے صاف انکار کر دیا ''اگر آپ چاہتے تو دیوار سیدھی کرنے پر اجرت لے سکتے تھے۔'' حضرت خضر نے کہا: ''یہ میری اور آپ کی جدائی کا وقت ہے...... اب یہ حقیقت ہے ان معاملات کی جن پر

آپ صبر نہیں کر سکے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہماری یہ خواہش تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام صبر سے کام لیتے تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے مزید واقعات ہم سے بیان کرتا۔

قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ (وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا) وَكَانَ يَقْرَأُ (وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَّكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ). [راجع: ٧٤]

سعید بن جبیر نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس طرح آیت کی تلاوت کرتے تھے: ''کشتی والوں کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر اچھی کشتی چھین لیتا تھا۔'' اور اس آیت کی بھی یوں تلاوت کرتے تھے: ''اور وہ بچہ تو کافر تھا جبکہ اس کے والدین مومن تھے۔''

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا﴾ [٦١]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ''جب وہ دونوں دریاؤں کے سنگم پر پہنچے تو اپنی مچھلی بھول گئے، پھر اس مچھلی نے دریا میں کود کر اپنا راستہ بنالیا'' کا بیان

مَذْهَبًا، يَسْرُبُ: يَسْلُكُ، وَمِنْهُ: ﴿وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ﴾ [الرعد: ١٠].

سربًا کے معنی ہیں: جانے کا راستہ، يَسْرُبُ بمعنی يَسْلُكُ ہے۔ اسی سے سَارِبٌ بِالنَّهَارِ ماخوذ ہے، یعنی دن میں راستہ چلنے والا۔

٤٧٢٦ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ - يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدٍ - قَالَ: إِنَّا لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي بَيْتِهِ. إِذْ قَالَ: سَلُونِي، قُلْتُ: أَيْ أَبَا عَبَّاسٍ! جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاءَكَ إِنَّ بِالْكُوفَةِ رَجُلًا قَاصًّا يُقَالُ لَهُ: نَوْفٌ، يَزْعُمُ أَنَّهُ لَيْسَ بِمُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ - أَمَّا عَمْرٌو فَقَالَ لِي: قَالَ: قَدْ كَذَبَ عَدُوُّ اللهِ، وَأَمَّا يَعْلَى فَقَالَ لِي: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ - حَدَّثَنِي

[4726] حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے گھر ان کی خدمت میں حاضر تھے، انھوں نے فرمایا: مجھ سے کوئی سوال کرو۔ میں نے عرض کی: ابو عباس! اللہ تعالیٰ آپ پر مجھے قربان کرے! کوفہ میں ایک آدمی واعظ ہے، جسے نوف کہا جاتا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کرنے والے موسیٰ بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں تھے۔ یہ سن کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کا دشمن غلط کہتا ہے کیونکہ مجھ سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت موسیٰ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن لوگوں کو ایسا وعظ کیا کہ لوگوں کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور

أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مُوسٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَ: ذَكَّرَ النَّاسَ يَوْمًا حَتّٰى إِذَا فَاضَتِ الْعُيُونُ وَرَقَّتِ الْقُلُوبُ، وَلّٰى فَأَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيْ رَسُولَ اللهِ! هَلْ فِي الْأَرْضِ أَحَدٌ أَعْلَمُ مِنْكَ؟ قَالَ: لَا، فَعُتِبَ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَى اللهِ، قِيلَ: بَلٰى، قَالَ: أَيْ رَبِّ، فَأَيْنَ؟ قَالَ: بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ، قَالَ: أَيْ رَبِّ اجْعَلْ لِّي عَلَمًا أَعْلَمُ ذٰلِكَ مِنْهُ - فَقَالَ لِي عَمْرٌو: قَالَ: «حَيْثُ يُفَارِقُكَ الْحُوتُ»، وَقَالَ لِي يَعْلٰى: «قَالَ: خُذْ حُوتًا مَّيِّتًا حَيْثُ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ - فَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ فَقَالَ لِفَتَاهُ: لَا أُكَلِّفُكَ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنِي بِحَيْثُ يُفَارِقُكَ الْحُوتُ، قَالَ: مَا كَلَّفْتَ كَثِيرًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَىٰهُ﴾ [٦٠]، يُوشَعَ بْنِ نُونٍ - لَيْسَتْ عَنْ سَعِيدٍ - قَالَ: فَبَيْنَمَا هُوَ فِي ظِلِّ صَخْرَةٍ فِي مَكَانٍ ثَرْيَانَ، إِذْ تَضَرَّبَ الْحُوتُ وَمُوسٰى نَائِمٌ، فَقَالَ فَتَاهُ: لَا أُوقِظُهُ حَتّٰى إِذَا اسْتَيْقَظَ، فَنَسِيَ أَنْ يُخْبِرَهُ، وَتَضَرَّبَ الْحُوتُ حَتّٰى دَخَلَ الْبَحْرَ، فَأَمْسَكَ اللهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْبَحْرِ حَتّٰى كَأَنَّ أَثَرَهُ فِي حَجَرٍ - قَالَ لِي عَمْرٌو هٰكَذَا كَانَ أَثَرُهُ فِي حَجَرٍ وَحَلَّقَ بَيْنَ إِبْهَامَيْهِ وَالَّتِي تَلِيَانِهِمَا - ﴿لَقَدْ لَقِينَا مِن سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا﴾ [٦٢] قَالَ: قَدْ قَطَعَ اللهُ عَنْكَ النَّصَبَ - لَيْسَتْ هٰذِهِ عَنْ سَعِيدٍ أُخْرَهُ - فَرَجَعَا فَوَجَدَا خَضِرًا - قَالَ لِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَلٰى طِنْفِسَةٍ

دل پسیج گئے۔ جب آپ واپس جانے لگے تو ایک شخص نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! کیا دنیا میں آپ سے بڑا کوئی عالم ہے؟ انھوں نے فرمایا: نہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق اظہار خفگی فرمایا کیونکہ انھوں نے علم کی نسبت اللہ کی طرف نہیں کی تھی۔ ان سے کہا گیا: کیوں نہیں؟ بلکہ آپ سے بڑھ کر ایک عالم ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے رب! وہ کہاں ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دو دریاؤں کے سنگم پر۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے پروردگار! میرے لیے کوئی نشانی مقرر فرما دے جس کے ذریعے سے میں اسے معلوم کر سکوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جہاں تم سے مچھلی جدا ہو جائے، یعنی ایک مردہ مچھلی لو، جہاں اس مچھلی میں جان پڑ جائے وہ اس جگہ ہوں گے، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے ایک مچھلی ساتھ لے لی اور اسے اپنی زنبیل میں رکھ لیا۔ آپ نے اپنے خادم (یوشع) سے فرمایا: میں تمھیں بس اتنی تکلیف دیتا ہوں کہ جب یہ مچھلی زنبیل سے نکل کر چل دے تو مجھے مطلع کرنا۔ خادم نے کہا: یہ کون سی بڑی تکلیف ہے، اللہ تعالیٰ کے ارشاد: وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ. میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے...... یہ خادم رفیق سفر حضرت یوشع بن نون تھے۔ سعید بن جبیر نے اس کا نام نہیں لیا...... پھر موسیٰ علیہ السلام ایک چٹان کے سائے میں ٹھہر گئے جہاں نمی اور ٹھنڈک تھی۔ اس وقت مچھلی نے حرکت کی اور دریا میں کود گئی جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس وقت سو رہے تھے۔ خادم نے کہا: اس وقت آپ کو جگانا مناسب نہیں لیکن جب موسیٰ علیہ السلام بیدار ہوئے تو وہ انھیں مچھلی کا حال کہنا بھول گئے۔ اس دوران میں مچھلی حرکت کر کے دریا میں کود گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مچھلی کے کودنے کی جگہ پانی کا بہاؤ روک دیا اور مچھلی کا نشان اس پتھر پر بن گیا جس کے اوپر سے گزر کر گئی

خَضْرَاءَ عَلٰى كَبِدِ الْبَحْرِ، قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: مُسَجًّى بِثَوْبِهِ: قَدْ جَعَلَ طَرَفَهُ تَحْتَ رِجْلَيْهِ وَطَرَفَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ - فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسٰى، فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ: هَلْ بِأَرْضِي مِنْ سَلَامٍ؟ مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا مُوسٰى، قَالَ: مُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا، قَالَ: أَمَا يَكْفِيكَ أَنَّ التَّوْرَاةَ بِيَدَيْكَ وَأَنَّ الْوَحْيَ يَأْتِيكَ يَا مُوسٰى؟ إِنَّ لِي عِلْمًا لَا يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَعْلَمَهُ وَإِنَّ لَكَ عِلْمًا لَا يَنْبَغِي لِي أَنْ أَعْلَمَهُ، فَأَخَذَ طَائِرٌ بِمِنْقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ، وَقَالَ: وَاللهِ مَا عِلْمِي وَمَا عِلْمُكَ فِي جَنْبِ عِلْمِ اللهِ إِلَّا كَمَا أَخَذَ هٰذَا الطَّائِرُ بِمِنْقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ، حَتّٰى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ وَجَدَا مَعَابِرَ صِغَارًا تَحْمِلُ أَهْلَ هٰذَا السَّاحِلِ إِلٰى أَهْلِ هٰذَا السَّاحِلِ الْآخَرِ عَرَفُوهُ، فَقَالُوا: عَبْدُ اللهِ الصَّالِحُ - قَالَ: قُلْنَا لِسَعِيدٍ: خَضِرٌ؟ قَالَ: نَعَمْ - لَا نَحْمِلُهُ بِأَجْرٍ فَخَرَقَهَا وَوَتَدَ فِيهَا وَتِدًا، قَالَ مُوسٰى: ﴿أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا﴾ [٧١] - قَالَ مُجَاهِدٌ: مُنْكَرًا - قَالَ: ﴿أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا﴾ [٧٢] كَانَتِ الْأُولٰى نِسْيَانًا، وَالْوُسْطٰى شَرْطًا، وَالثَّالِثَةُ عَمْدًا. قَالَ: ﴿لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا﴾ [٧٣] ﴿لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهُ﴾ [٧٤]

تھی..... عمرو بن دینار نے مجھ (ابن جریج) سے بیان کیا کہ اس کا نشان پتھر پہ بن گیا۔ اور انھوں نے دونوں انگوٹھوں اور شہادت کی انگلیوں کو جوڑ کر ایک حلقے کی طرح پتھر پر پڑے ہوئے نشان کو نمایاں کیا..... (بیدار ہونے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام باقی دن اور باقی رات چلتے رہے۔) آخر کہنے لگے: ''ہمیں اس سفر میں تھکن ہو رہی ہے۔'' ان کے خادم نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کی تھکن کو دور کر دیا ہے..... یہ الفاظ سعید بن جبیر کی روایت میں نہیں ہیں..... اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خادم دونوں واپس لوٹے اور وہاں حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوگئی جو دریا کے درمیان میں ایک چھوٹے سے سبز زین پوش پر تشریف رکھتے تھے۔ حضرت سعید بن جبیر نے اپنی روایت میں یوں بیان کیا کہ وہ اپنے کپڑے سے تمام جسم لپیٹے ہوئے تھے۔ کپڑے کا ایک کنارہ ان کے پاؤں کے نیچے تھا اور دوسرا سر کے تلے تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہاں پہنچ کر سلام کیا تو حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے چہرے سے کپڑا اٹھایا اور فرمایا: میری اس سرزمین میں سلام کا رواج کہاں سے آگیا؟ آپ کون ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں موسیٰ ہوں۔ انھوں نے پوچھا: بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ انھوں نے پوچھا: آپ یہاں کیوں آئے ہیں؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میرے آنے کا مقصد یہ ہے کہ جو ہدایت کا علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے وہ مجھے بھی سکھا دیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: کیا آپ کو یہ کافی نہیں کہ تورات آپ کے پاس ہے اور آپ کے پاس وحی آتی ہے؟ اے موسیٰ! میرے پاس علم ہے، آپ کے لیے اس کو پورا جاننا مناسب نہیں اور آپ کے پاس علم ہے، میرے لیے مناسب نہیں کہ میں وہ سارا سیکھوں۔ اس دوران میں ایک چڑیا نے اپنی چونچ سے دریا کا پانی لیا

تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی قسم! میرا اور آپ کا علم اللہ کے علم کے مقابلے میں اس سے زیادہ نہیں جتنا اس چڑیا نے دریا کا پانی اپنی چونچ میں لیا ہے۔ بہرحال کشتی پر چڑھتے وقت انھوں نے چھوٹی چھوٹی کشتیاں دیکھیں جو ایک کنارے والوں کو دوسرے کنارے پر لے جا کر چھوڑ آتی تھیں۔ ملاحوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان لیا اور کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہیں۔ ہم نے سعید بن جبیر سے کہا: انھوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچانا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں، کشتی والوں نے کہا: ہم ان سے کرایہ نہیں لیں گے لیکن حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی کا تختہ توڑ دیا اور اس کی جگہ میخیں گاڑ دیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: آپ نے کشتی کا تختہ اس لیے نکالا ہے تاکہ کشتی میں سوار لوگوں کو غرق کر دیں۔ بلاشبہ آپ نے بڑا ناگوار کام کیا ہے۔'' مجاہد نے کہا: اِمْرًا کے معنی ہیں: مُنْكَرًا۔ یہ سن کر حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: ''میں نے پہلے ہی نہ کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔'' موسیٰ کا پہلا سوال بھولنے کی وجہ سے تھا لیکن دوسرا بطور شرط اور تیسرا قصداً بطور اعتراض تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''جو میں بھول گیا ہوں اس کے بارے میں مجھ سے مؤاخذہ نہ کریں اور میرے معاملے میں مجھے تنگی میں نہ ڈالیں۔ پھر انھیں ایک بچہ ملا تو (حضرت خضر علیہ السلام نے) اسے قتل کر دیا۔''

- قَالَ يَعْلَى: قَالَ سَعِيدٌ -: وَجَدَ غِلْمَانًا يَلْعَبُونَ فَأَخَذَ غُلَامًا كَافِرًا ظَرِيفًا، فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ بِالسِّكِّينِ قَالَ: ﴿أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ﴾: لَمْ تَعْمَلْ بِالْحِنْثِ - وَابْنُ عَبَّاسٍ قَرَأَهَا: ﴿زَكِيَّةً﴾، (زَاكِيَةً) زَاكِيَةً: مُسْلِمَةً، كَقَوْلِكَ: غُلَامًا زَكِيًّا - فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا

حضرت سعید بن جبیر نے اس کی تفصیل بیان کی کہ حضرت خضر علیہ السلام کو چند بچے ملے جو کھیل رہے تھے۔ انھوں نے ان بچوں میں سے ایک بچے کو پکڑا جو کافر اور چالاک تھا اور اسے لٹا کر چھری سے ذبح کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''آپ نے بلاوجہ ایک بے گناہ بچے کو قتل کر دیا'' حالانکہ اس نے کوئی برا کام نہیں کیا تھا۔ حضرت ابن عباس

﴿يُرِيدُ أَن يَنقَضَّ فَأَقَامَهُۥ﴾ [٧٧] - قَالَ سَعِيدٌ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَهُ فَاسْتَقَامَ قَالَ يَعْلَى: حَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدًا قَالَ: فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ فَاسْتَقَامَ - ﴿لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا﴾ - قَالَ سَعِيدٌ: أَجْرًا نَأْكُلُهُ - ﴿وَكَانَ وَرَآءَهُم مَّلِكٌ﴾ [٧٩]: وَكَانَ أَمَامَهُمْ، قَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ: (أَمَامَهُمْ مَلِكٌ). يَزْعُمُونَ عَنْ غَيْرِ سَعِيدٍ: أَنَّهُ هُدَدُ بْنُ بُدَدَ، [وَ]الْغُلَامُ الْمَقْتُولُ، يَزْعُمُونَ: اسْمُهُ حَيْسُورُ - ﴿مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا﴾ فَأَرَدْتُ إِذَا هِيَ مَرَّتْ بِهِ أَنْ يَدَعَهَا لِعَيْبِهَا، فَإِذَا جَاوَزُوا أَصْلَحُوهَا فَانْتَفَعُوا بِهَا - وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: سَدُّوهَا بِقَارُورَةٍ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: بِالْقَارِ - ﴿كَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ﴾ [٨٠]: وَكَانَ كَافِرًا. ﴿فَخَشِينَآ أَن يُرْهِقَهُمَا طُغْيَٰنًا وَكُفْرًا﴾ أَنْ يَحْمِلَهُمَا حُبُّهُ عَلَى أَنْ يُتَابِعَاهُ عَلَى دِينِهِ، ﴿فَأَرَدْنَآ أَن يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكَوٰةً﴾ [٨١]: لِقَوْلِهِ: ﴿أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً﴾ [٧٤] ﴿وَأَقْرَبَ رُحْمًا﴾ [٨١]: هُمَا بِهِ أَرْحَمُ مِنْهُمَا بِالْأَوَّلِ الَّذِي قَتَلَ خَضِرٌ». وَزَعَمَ غَيْرُ سَعِيدٍ أَنَّهُمَا أُبْدِلَا جَارِيَةً. وَأَمَّا دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ فَقَالَ: عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ: إِنَّهَا جَارِيَةٌ. [راجع: ٧٤]

ؓ اس مقام پر لفظ زَکِیَّۃً کو زَاکِیَۃ پڑھا کرتے تھے۔ اس کے معنی مسلمان کے ہیں جیسا کہ غُلَامًا زَکِیًّا کو نفس زکیہ کہا جاتا ہے۔ پھر وہ دونوں بزرگ آگے بڑھے تو ایک دیوار پر نظر پڑی ''جو بس گرنے ہی والی تھی۔ خضر (علیہ السلام) نے اسے درست کر دیا۔'' حضرت سعید بن جبیر نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا ''اس طرح'' یعنی حضرت خضر علیہ السلام نے دیوار پر ہاتھ پھیر کر اسے ٹھیک کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''اگر آپ چاہتے تو اس پر اجرت لے سکتے تھے۔'' سعید بن جبیر نے اس کی تشریح کی کہ اجرت جسے ہم کھا سکتے تھے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے وَکَانَ وَرَاءَ ھُمْ مَّلِکٌ کو وَکَانَ اَمَامَھُمْ...... پڑھا ہے، یعنی ان کے آگے ایک بادشاہ تھا۔ سعید بن جبیر کے علاوہ دوسروں کی روایت میں اس بادشاہ کا نام ہدد بن بدد ہے اور جس بچے کو حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا اس کا نام لوگ حَیْسُور بیان کرتے ہیں۔ ''وہ بادشاہ ہر (نئی) کشتی کو زبردستی چھین لیا کرتا تھا'' اس لیے میں نے چاہا کہ جب یہ کشتی اس کے سامنے سے گزرے تو اس کے اس عیب کی وجہ سے اسے نہ چھینے۔ پھر جب کشتی والے اس بادشاہ کی سلطنت سے گزر جائیں گے تو وہ خود اسے ٹھیک کر لیں گے اور اسے کام میں لاتے رہیں گے۔ بعض نے کہا: انھوں نے کشتی کو پھر سیسہ پگھلا کر جوڑ لیا تھا اور کچھ کہتے ہیں کہ تارکول سے سوراخ بند کر لیا تھا۔ (اور جس بچے کو قتل کر دیا تھا تو) ''اس کے والدین مومن تھے'' جبکہ بچہ کافر تھا، اس لیے ہمیں ڈر تھا کہ کہیں وہ انھیں بھی کفر میں مبتلا نہ کر دے، اس طرح کہ وہ لڑکے کی محبت میں گرفتار ہو کر اس کے دین کی پیروی کر لیں گے'' اس لیے ہم نے یہ ارادہ کیا کہ ان کا رب اس سے بہتر بچہ ان کو عنایت کر دے جو پاکباز (اور صلہ رحمی کرنے والا ہو)۔ (یہ جواب

ہے اس کا کہ) ''تو نے ایک بے قصور جان کو قتل کر دیا۔'' وَأَقْرَبَ رُحْمًا کے معنی ہیں کہ اس کے والدین اس بچے پر جواب اللہ انھیں دے گا پہلے بچے سے زیادہ مہربان ہوں گے جسے حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کر دیا تھا'' حضرت سعید بن جبیر نے کہا کہ اس کے والدین کو اس بچے کے بدلے ایک لڑکی دی گئی تھی۔ داود بن عاصم، کئی ایک راویوں سے نقل کرتے ہیں کہ وہ لڑکی ہی تھی۔

(٤) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَىٰهُ ءَاتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِن سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿قَصَصًا﴾ [٦٢-٦٤]

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: ''جب یہ دونوں وہاں سے آگے بڑھے تو موسیٰ نے اپنے نوجوان (خادم) سے کہا: لاؤ ہمارا دن کا کھانا، ہمیں تو اپنے اس سفر میں سخت تکلیف اٹھانا پڑی ہے......'' کا بیان

﴿صُنْعًا﴾ [١٠٤]: عَمَلًا. ﴿حِوَلًا﴾ [١٠٨]: تَحَوُّلًا. ﴿قَالَ ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَىٰٓ ءَاثَارِهِمَا قَصَصًا﴾ [٦٤]. ﴿نُكْرًا﴾ [٧٤]: دَاهِيَةً. ﴿يَنْقَضَّ﴾ [٧٧]: يَنْقَاضُ كَمَا يَنْقَاضُ السِّنُّ. لَتَخِذْتَ وَاتَّخَذْتَ وَاحِدٌ. ﴿رُحْمًا﴾ [٨١]: مِنَ الرُّحْمِ، وَهِيَ أَشَدُّ مُبَالَغَةً مِنَ الرَّحْمَةِ، وَيُظَنُّ أَنَّهُ مِنَ الرَّحِيمِ، وَتُدْعَى مَكَّةُ أُمَّ رُحْمٍ أَيْ: الرَّحْمَةُ تَنْزِلُ بِهَا.

صُنْعًا عمل کے معنی میں ہے۔ حِوَلًا کے معنی پھر جانا ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''یہی تو وہ چیز تھی جس کی ہمیں تلاش تھی، چنانچہ وہ دونوں الٹے پاؤں لوٹے۔'' نُكْرًا کے معنی ہیں: عجیب بات۔ يَنْقَضَّ اور يَنْقَاضُ دونوں کے ایک ہی معنی ہیں، جیسے کہا جاتا ہے: يَنْقَاضُ السِّنُّ، یعنی دانت گر رہا ہے۔ لَتَخِذْتَ اور اِتَّخَذْتَ دو روایات ہیں اور دونوں کے معنی ایک ہیں۔ رُحْمًا رُحم سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں: بہت رحمت، گویا یہ مبالغہ ہے رحمت سے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ لفظ رحیم سے نکلا ہے، اس لیے مکہ کو اُم رُحم کہا جاتا ہے کیونکہ وہاں پروردگار کی بہت رحمت اترتی ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿قَالَ أَرَءَيْتَ إِذْ أَوَيْنَآ إِلَى ٱلصَّخْرَةِ﴾ إِلَى آخِرِهِ [٦٣-٨٢].

باب: ارشاد باری تعالیٰ: ''نوجوان (خادم) نے جواب دیا: کیا آپ نے دیکھا تھا جب ہم چٹان سے ٹیک لگا کر آرام کر رہے تھے......''

٤٧٢٧ - حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي

[4727] حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے،

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ نَوْفًا الْبَكَالِيَّ يَزْعُمُ: أَنَّ مُوسٰى نَبِيَّ اللهِ لَيْسَ بِمُوسَى الْخَضِرِ، فَقَالَ: كَذَبَ عَدُوُّ اللهِ، حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَامَ مُوسٰى خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقِيلَ لَهُ: أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ قَالَ: أَنَا، فَعَتَبَ اللهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ، وَأَوْحٰى إِلَيْهِ: بَلٰى عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ، قَالَ: أَيْ رَبِّ! كَيْفَ السَّبِيلُ إِلَيْهِ؟ قَالَ: تَأْخُذُ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُمَا فَقَدْتَّ الْحُوتَ فَاتَّبِعْهُ. قَالَ: فَخَرَجَ مُوسٰى وَمَعَهُ فَتَاهُ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ، وَمَعَهُمَا الْحُوتُ، حَتّٰى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَنَزَلَا عِنْدَهَا. قَالَ: فَوَضَعَ مُوسٰى رَأْسَهُ فَنَامَ، - قَالَ سُفْيَانُ: وَفِي حَدِيثِ غَيْرِ عَمْرٍو قَالَ: وَفِي أَصْلِ الصَّخْرَةِ عَيْنٌ يُقَالُ لَهَا: الْحَيَاةُ، لَا يُصِيبُ مِنْ مَائِهَا شَيْءٌ إِلَّا حَيِيَ، فَأَصَابَ الْحُوتَ مِنْ مَاءِ تِلْكَ الْعَيْنِ - قَالَ: فَتَحَرَّكَ وَانْسَلَّ مِنَ الْمِكْتَلِ فَدَخَلَ الْبَحْرَ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ مُوسٰى ﴿قَالَ لِفَتَىٰهُ ءَاتِنَا غَدَآءَنَا﴾ الْآيَةَ [٦٢]، قَالَ: وَلَمْ يَجِدِ النَّصَبَ حَتّٰى جَاوَزَ مَا أُمِرَ بِهِ، قَالَ لَهُ فَتَاهُ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ: ﴿أَرَءَيْتَ إِذْ أَوَيْنَآ إِلَى ٱلصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ ٱلْحُوتَ﴾ الْآيَةَ [٦٣]. قَالَ: فَرَجَعَا يَقُصَّانِ فِي آثَارِهِمَا فَوَجَدَا فِي الْبَحْرِ كَالطَّاقِ - مَمَرَّ الْحُوتِ -، فَكَانَ لِفَتَاهُ عَجَبًا وَلِلْحُوتِ سَرَبًا.

انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کی: نوف بکالی کہتا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کے رسول تھے وہ موسیٰ نہیں تھے جو حضرت خضر علیہ السلام سے ملے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کے دشمن نے غلط بات کہی ہے۔ ہم سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو وعظ کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا: سب سے بڑا عالم کون ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر عتاب کیا کیونکہ انھوں نے علم کی نسبت اللہ کی طرف نہیں کی تھی۔ اور اللہ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ دو دریاؤں کے سنگم پر رہتا ہے وہ تم سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے رب! ان تک پہنچنے کا کیا طریقہ ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایک مچھلی زنبیل میں ساتھ لے لو، پھر وہ مچھلی جہاں گم ہو جائے وہیں انھیں تلاش کرو۔ الغرض موسیٰ علیہ السلام نکل پڑے اور آپ کے ساتھ آپ کے رفیق سفر یوشع بن نون بھی تھے۔ مچھلی ان کے پاس تھی۔ جب وہ دونوں چٹان تک پہنچے تو وہاں ٹھہر گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنا سر وہیں رکھ کر سو گئے...... سفیان نے عمرو کی روایت کے علاوہ دوسری روایت کے حوالے سے بیان کیا کہ اس چٹان کی جڑ میں ایک چشمہ تھا جسے ”حیات“ کہا جاتا تھا، جس چیز پر بھی اس کا پانی پڑتا وہ زندہ ہو جاتی تھی...... اس مچھلی پر اس کا پانی پڑا تو اس کے اندر حرکت پیدا ہوگئی اور وہ زنبیل سے نکل کر دریا میں چلی گئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب بیدار ہوئے تو ”انھوں نے اپنے ساتھی سے فرمایا ہمارا ناشتہ لاؤ......“ اس سفر کے دوران میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سفر کی تھکاوٹ کا کوئی احساس نہ ہوا۔ جب مقررہ جگہ

سے آگے بڑھے تو تھکاوٹ محسوس کی، تاہم ان کے رفیق سفر یوشع بن نون نے عرض کی: ''آپ نے دیکھا جب ہم چٹان کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے تو میں مچھلی کے متعلق آپ کو آگاہ کرنا بھول گیا......'' پھر وہ دونوں الٹے پاؤں واپس آئے، دیکھا کہ جہاں مچھلی پانی میں گری تھی وہاں اس کے گزرنے کی جگہ پر طاق کی سی صورت بنی ہوئی تھی۔ مچھلی تو پانی میں چلی گئی تھی لیکن یوشع بن نون کو اس طرح پانی کے رک جانے پر تعجب تھا۔

قَالَ: فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ، إِذَا هُمَا بِرَجُلٍ مُسَجًّى بِثَوْبٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسٰى، قَالَ: وَأَنّٰى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ!؟ فَقَالَ: أَنَا مُوسٰى، قَالَ: مُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلٰى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا؟ قَالَ لَهُ الْخَضِرُ: يَا مُوسٰى إِنَّكَ عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللهِ عَلَّمَكَهُ اللهُ لَا أَعْلَمُهُ، وَأَنَا عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللهِ عَلَّمَنِيهِ اللهُ لَا تَعْلَمُهُ، قَالَ: بَلْ أَتَّبِعُكَ، قَالَ: ﴿فَإِنِ اتَّبَعْتَنِى فَلَا تَسْـَٔلْنِى عَن شَىْءٍ حَتّٰىٓ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا﴾ [٧٠]. فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ، فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ فَعُرِفَ الْخَضِرُ، فَحَمَلُوهُمْ فِي سَفِينَتِهِمْ بِغَيْرِ نَوْلٍ - يَقُولُ: بِغَيْرِ أَجْرٍ - فَرَكِبَا السَّفِينَةَ.

جب وہ چٹان کے پاس پہنچے تو وہاں ایک بزرگ کو کپڑے میں لپٹا ہوا پایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے سلام کیا تو انھوں نے فرمایا: تمھاری زمین میں سلام کہاں سے آ گیا؟ فرمایا: میں موسیٰ ہوں۔ انھوں نے دریافت کیا: بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ فرمایا: جی ہاں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے مزید کہا: کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں تاکہ علم ہدایت جو آپ کو دیا گیا ہے وہ آپ مجھے بھی سکھا دیں؟ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: اے موسیٰ! آپ کو اللہ کی طرف سے ایسا علم حاصل ہے جو میں نہیں جانتا اور اسی طرح اللہ کی طرف سے مجھے ایسا علم حاصل ہے جو آپ نہیں جانتے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں آپ کے ساتھ رہوں گا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: ''اگر آپ نے میرے ساتھ رہنا ہی ہے تو پھر مجھ سے کسی چیز کے متعلق مت پوچھیں حتی کہ میں خود آپ کو بتانا شروع کروں۔'' چنانچہ دونوں حضرات دریا کے کنارے کنارے روانہ ہوئے۔ ان کے قریب سے ایک کشتی گزری تو حضرت خضر علیہ السلام کو کشتی والوں نے پہچان لیا اور اپنی کشتی میں انھیں بغیر کرائے کے سوار کر لیا۔ وہ دونوں کشتی میں سوار ہو گئے۔

قَالَ: وَوَقَعَ عُصْفُورٌ عَلٰى حَرْفِ السَّفِينَةِ

اس دوران میں ایک چڑیا کشتی کے کنارے پر آ بیٹھی اور

فَغَمَسَ مِنْقَارَهُ فِي الْبَحْرِ، فَقَالَ الْخَضِرُ لِمُوسَى: مَا عِلْمُكَ وَعِلْمِي وَعِلْمُ الْخَلَائِقِ فِي عِلْمِ اللهِ إِلَّا مِقْدَارُ مَا غَمَسَ هٰذَا الْعُصْفُورُ مِنْقَارَهُ.

قَالَ: فَلَمْ يَفْجَأْ مُوسَى إِذْ عَمَدَ الْخَضِرُ إِلَى قَدُومٍ فَخَرَقَ السَّفِينَةَ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَّ إِلَى سَفِينَتِهِمْ (فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ) الْآيَةَ [٧١]. فَانْطَلَقَا إِذَا هُمَا بِغُلَامٍ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ، فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَقَطَعَهُ، قَالَ لَهُ مُوسَى: ﴿أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَّقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا نُّكْرًا ○ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَأَبَوْا أَن يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَن يَنقَضَّ﴾ [٧٤-٧٧] فَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا، فَأَقَامَهُ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: إِنَّا دَخَلْنَا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَلَمْ يُضَيِّفُونَا وَلَمْ يُطْعِمُونَا ﴿لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا ○ قَالَ هَٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا﴾» [٧٧، ٧٨] فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى صَبَرَ حَتَّى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا». قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ: (وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا. وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا). [راجع: ٧٤]

اس نے اپنی چونچ کو دریا میں ڈالا تو حضرت خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: میرا، تمھارا اور دیگر تمام مخلوق کا علم اللہ کے علم کے مقابلے میں اس سے زیادہ نہیں جتنا اس چڑیا نے اپنی چونچ میں دریا کا پانی لیا ہے۔

پھر یکدم حضرت خضر علیہ السلام نے تیشہ اٹھایا اور کشتی کو توڑ دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ان لوگوں نے کرائے کے بغیر ہمیں اپنی کشتی میں سوار کیا اور آپ نے بدلے میں یہ دیا کہ ان کی کشتی کو توڑ ڈالا تاکہ اس میں سوار تمام مسافر پانی میں ڈوب مریں۔ یقیناً آپ نے انتہائی (نامناسب) کام کیا ہے۔ پھر وہ دونوں آگے بڑھے تو دیکھا کہ ایک بچہ جو دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، حضرت خضر علیہ السلام نے اس کا سر پکڑا اور اسے جسم سے الگ کر دیا۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام بول پڑے: ”آپ نے بلا کسی خون و بدلہ کے ایک معصوم بچے کی جان لے لی۔ یہ تو بہت نازیبا حرکت ہے۔ خضر نے کہا: میں نے آپ سے پہلے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکیں گے ...... ”اس بستی والوں نے ان کی میزبانی سے انکار کر دیا۔ پھر اس بستی میں انھیں ایک دیوار دکھائی دی جو بس گرنے ہی والی تھی۔“ حضرت خضر علیہ السلام نے اس پر اپنا ہاتھ پھیرا اور اسے سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ہم اس بستی میں آئے تو انھوں نے ہماری میزبانی سے انکار کر دیا اور ہمیں کھانا بھی نہیں دیا ”اگر آپ چاہتے تو اس کے بدلے میں اجرت لے سکتے تھے۔ حضرت خضر نے فرمایا: یہ میرے اور آپ کے درمیان جدائی کا وقت ہے۔ میں عنقریب آپ کو ان کاموں کی وجہ سے آگاہ کروں گا جن پر آپ نے صبر نہیں کیا۔“ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کاش! موسیٰ علیہ السلام نے صبر کیا ہوتا تو ہمیں اس سلسلے

سے متعلق مزید واقعات بیان کیے جاتے۔" راوی نے کہا: حضرت ابن عباس ؓ یوں پڑھا کرتے تھے: وَكَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْباً۔ اور یہ بھی پڑھا کرتے تھے: وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا......

(٥) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا﴾ [١٠٣]

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: "آپ کہہ دیں: کیا ہم تمھیں بتائیں کہ لوگوں میں اعمال کے لحاظ سے زیادہ نقصان اٹھانے والے کون ہیں؟" کا بیان

٤٧٢٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُصْعَبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبِي: ﴿قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا﴾ هُمُ الْحَرُورِيَّةُ؟ قَالَ: لَا، هُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى، أَمَّا الْيَهُودُ فَكَذَّبُوا مُحَمَّدًا ﷺ، وَأَمَّا النَّصَارَى كَفَرُوا بِالْجَنَّةِ وَقَالُوا: لَا طَعَامَ فِيهَا وَلَا شَرَابَ، وَالْحَرُورِيَّةُ الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ، وَكَانَ سَعْدٌ يُسَمِّيهِمُ الْفَاسِقِينَ.

[4728] حضرت مصعب بن سعد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے اپنے باپ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے اس آیت: قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا کے متعلق سوال کیا کہ ان سے کون لوگ مراد ہیں؟ کیا ان سے مراد خوارج ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ نہیں، بلکہ ان سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ یہود نے حضرت محمد ﷺ کی تکذیب کی اور نصاریٰ نے جنت کا انکار کیا اور کہا کہ اس میں کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں ملے گی۔ خوارج تو وہ ہیں جنھوں نے اللہ کے عہد و میثاق کو توڑا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ انھیں فاسق کہا کرتے تھے۔

(٦) بَابٌ: ﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ﴾ الْآيَةَ [١٠٥]

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: "یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب کی آیات اور اس کی ملاقات کا انکار کیا، لہٰذا ان کے سب اعمال برباد ہو گئے" کا بیان

٤٧٢٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ

[4729] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "قیامت کے دن ایک آدمی قدآور اور موٹا تازہ آئے گا جس کا اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے برابر بھی وزن نہ ہوگا۔ اگر

ﷺ قَالَ: «إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ - وَقَالَ -: اقْرَؤُا: ﴿فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَٰمَةِ وَزْنًا﴾».

اس کی تصدیق کرنا چاہو تو اس آیت کی تلاوت کرو: ''قیامت کے دن ہم ان کا کوئی وزن قائم نہ کریں گے۔''

وَعَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، مِثْلَهُ.

اس حدیث کو محمد بن عبداللہ نے یحیٰی بن بکیر سے، انھوں نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے ابوالزناد سے ویسا ہی بیان کیا ہے۔

(١٩) سُورَةُ كٓهٰيٰعٓصٓ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 19- تفسیر سورۂ مریم

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ﴾ [٣٨]: اَللهُ يَقُولُهُ - وَهُمُ الْيَوْمَ لَا يَسْمَعُونَ وَلَا يُبْصِرُونَ - ﴿فِي ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ﴾: يَعْنِي قَوْلَهُ: ﴿أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ﴾: اَلْكُفَّارُ يَوْمَئِذٍ أَسْمَعُ شَيْءٍ وَأَبْصَرُهُ. ﴿لَأَرْجُمَنَّكَ﴾ [٤٦]: لَأَشْتُمَنَّكَ. ﴿وَرِءْيًا﴾ [٧٤]: مَنْظَرًا. وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ: عَلِمَتْ مَرْيَمُ أَنَّ التَّقِيَّ ذُو نُهْيَةٍ حَتَّى قَالَتْ: ﴿إِنِّي أَعُوذُ بِٱلرَّحْمَٰنِ مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا﴾ [١٨]. وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: ﴿تَؤُزُّهُمْ أَزًّا﴾ [٨٣]: تُزْعِجُهُمْ إِلَى الْمَعَاصِي إِزْعَاجًا. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿إِدًّا﴾ [٩٧]: عِوَجًا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿وِرْدًا﴾ [٨٦]: عِطَاشًا. ﴿أَثَٰثًا﴾ [٧٤]: مَالًا. ﴿إِدًّا﴾ [٨٩]: قَوْلًا عَظِيمًا. ﴿رِكْزًا﴾ [٩٨]: صَوْتًا. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿غَيًّا﴾ [٥٩]: خُسْرَانًا. ﴿وَبُكِيًّا﴾ [٥٨]: جَمَاعَةُ بَاكٍ. ﴿صِلِيًّا﴾ [٧٠]: صَلِيَ يَصْلَى. ﴿نَدِيًّا﴾ [٧٣] - وَالنَّادِي وَاحِدٌ -: مَجْلِسًا.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آج کے دن کافر نہ سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں بلکہ ''کھلی گمراہی میں ہیں'' مطلب یہ ہے کہ کافر قیامت کے دن خوب سنتے اور خوب دیکھتے ہوں گے (مگر اس وقت ان کا سننا اور دیکھنا کوئی فائدہ نہ دے گا)۔ لَاَرْجُمَنَّكَ: میں تجھ پر گالیوں کا پتھراؤ کروں گا۔ وَرِءْيًا کے معنی ہیں: منظر اور ظاہری خوبی۔ ابو وائل نے کہا: حضرت مریم ؑ جانتی تھیں کہ جو پرہیز گار ہوتا ہے وہ صاحب عقل ہوتا ہے اسی لیے انھوں نے کہا تھا: ''اگر تو پرہیز گار ہے تو میں تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں۔'' سفیان بن عیینہ نے کہا: تَؤُزُّهُمْ اَزًّا کے معنی ہیں: شیاطین ان کو گناہوں پر خوب ابھارتے ہیں۔ امام مجاہد نے کہا: اِدًّا کے معنی ہیں: کج روی اور ٹیڑھی بات۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: وِرْدًا کے معنی ہیں: پیاسے۔ اَثَاثًا سے مراد مال و اسباب ہے۔ اِدًّا کے معنی ہیں: بڑی بات۔ رِكْزًا کے معنی ہیں: بھنک یا آہستہ آواز۔ غَيًّا کے معنی ہیں: نقصان اور خسارہ۔ بُكِيًّا یہ بَاكٍ کی جمع ہے، یعنی رونے والے۔ صِلِيًّا یہ صَلِيَ يَصْلَى سے مصدر ہے،

یعنی داخل ہونا۔ نَدِیًّا اور نَادِی دونوں کے معنی "مجلس" ہیں۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ ٱلْحَسْرَةِ﴾ [٣٩]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: "انھیں رنج وافسوس (پچھتاوے) کے دن سے خبردار کریں" کا بیان

٤٧٣٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُؤْتَى بِالْمَوْتِ كَهَيْئَةِ كَبْشٍ أَمْلَحَ فَيُنَادِي مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ فَيَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُونَ هٰذَا؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، هٰذَا الْمَوْتُ، وَكُلُّهُمْ قَدْ رَآهُ، ثُمَّ يُنَادِي: يَا أَهْلَ النَّارِ! فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ فَيَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُونَ هٰذَا؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، هٰذَا الْمَوْتُ، وَكُلُّهُمْ قَدْ رَآهُ، فَيُذْبَحُ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ، وَيَا أَهْلَ النَّارِ! خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ ٱلْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ ٱلْأَمْرُ وَهُمْ فِى غَفْلَةٍ﴾ - وَهٰؤُلَاءِ فِي غَفْلَةٍ أَهْلُ الدُّنْيَا، - وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ».

[4730] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "موت کو ایک ایسے مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا جو سفید اور سیاہ ہوگا۔ پھر ایک آواز دینے والا آواز دے گا: اے اہل جنت! وہ گردنیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھیں گے۔ وہ کہے گا: کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ جواب دیں گے: جی ہاں، یہ موت ہے۔ ان میں سے ہر شخص اسے دیکھ چکا ہوگا۔ پھر وہ منادی کرنے والا آواز دے گا: اے اہل دوزخ! وہ گردنیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھیں گے۔ وہ کہے گا: تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ اس کو پہچانتے ہوئے جواب دیں گے: جی ہاں، یہ موت ہے۔ ان میں سے ہر شخص اسے دیکھ چکا ہوگا۔ پھر اس (مینڈھے) کو ذبح کیا جائے گا اور اعلان کرنے والا آواز دے گا: اے اہل جنت! ہمیشہ جنت میں رہو، تمھارے لیے موت نہیں۔ اور اے اہل دوزخ! تم ہمیشہ دوزخ میں رہو، اب تمھارے لیے موت نہیں۔ آپ نے اس آیت کو پڑھا: ﴿وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِیَ الْاَمْرُ وَهُمْ فِی غَفْلَةٍ﴾ یعنی دنیا دار غفلت میں پڑے ہیں اور وہ ایمان نہیں لا رہے۔"

فائدہ: واضح رہے کہ یہ اعلان اس وقت کیا جائے گا جب شفاعت کی وجہ سے نجات پانے والے جنت میں جا چکے ہوں گے اور جہنم میں صرف وہی باقی رہ جائیں گے جن کے لیے وہاں ہمیشہ رہنے کا فیصلہ ہو چکا ہوگا، وہ وہاں سے بھاگ نکلنے کی کوشش بھی کریں گے لیکن اللہ تعالیٰ کے تعینات کردہ فرشتے انھیں وہاں سے نکلنے نہیں دیں گے اور انھیں جسمانی سزا اور ذہنی کوفت پہنچانے کے لیے نت نئے تجربے کریں گے۔

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَلِكَ﴾ [٦٤]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''ہم (فرشتے) نہیں اترتے مگر تیرے رب کے حکم سے۔ جو کچھ ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو ان کے درمیان ہے سب اسی کا ہے'' کا بیان

٤٧٣١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِجِبْرِيلَ: «مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا؟» فَنَزَلَتْ: ﴿وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا﴾. [راجع: ٣٢١٨]

[4731] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا: ''آپ جتنا ہماری ملاقات کو آیا کرتے ہیں، اس سے زیادہ ملنے کے لیے کیوں نہیں آتے؟ آپ کے لیے کیا چیز باعث رکاوٹ ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''اور ہم تیرے رب کے حکم کے بغیر نہیں اتر سکتے۔ ہمارے آگے اور پیچھے کی کل چیزیں اسی کی ملکیت ہیں۔''

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿أَفَرَءَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا﴾ [٧٧]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ''کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہا کہ مجھے تو مال و اولاد ضرور ہی دیا جائے گا'' کی تفسیر

٤٧٣٢ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: سَمِعْتُ خَبَّابًا قَالَ: جِئْتُ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ السَّهْمِيَّ أَتَقَاضَاهُ حَقًّا لِي عِنْدَهُ فَقَالَ: لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ، فَقُلْتُ: لَا، حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ، قَالَ: وَإِنِّي لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوثٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: إِنَّ لِي هُنَاكَ مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيكَ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿أَفَرَءَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا﴾.

[راجع: ٢٠٩١]

[4732] حضرت خباب بن ارت ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں عاص بن وائل سہمی کے پاس اپنا حق لینے کے لیے گیا جو اس کے ذمے تھا تو اس نے کہا: جب تک تم محمد ﷺ سے کفر نہیں کرو گے میں تجھے تیرا حق نہیں دوں گا۔ میں نے کہا: تو مر کر دوبارہ زندہ ہو جائے تب بھی یہ نہیں ہو سکتا۔ اس نے کہا: کیا مرنے کے بعد مجھے دوبارہ زندہ کیا جائے گا؟ میں نے کہا: ہاں ضرور۔ اس نے کہا: میرے لیے وہاں مال و اولاد ہو گی اور میں تمھارا حق بھی وہیں ادا کردوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو ہماری آیت کا انکار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ مجھے مال و اولاد مل کر رہے گا۔''

رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَحَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ.

اس حدیث کو سفیان ثوری، شعبہ، حفص، ابو معاویہ اور وکیع نے بھی حضرت اعمش سے بیان کیا ہے۔

(٤) بَابٌ: ﴿أَطَّلَعَ ٱلْغَيْبَ أَمِ ٱتَّخَذَ عِندَ ٱلرَّحْمَٰنِ عَهْدًا﴾ [٧٨]

باب: 4- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''کیا وہ غیب پر مطلع ہے یا وہ رحمٰن کا کوئی وعدہ لے چکا ہے'' کا بیان

قَالَ: مَوْثِقًا.

عَهْدًا کے معنی ہیں: مضبوط اقرار۔

٤٧٣٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: كُنْتُ قَيْنًا بِمَكَّةَ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ سَيْفًا، فَجِئْتُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ: لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ، قُلْتُ: لَا أَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ ﷺ حَتَّى يُمِيتَكَ اللهُ ثُمَّ يُحْيِيكَ، قَالَ: إِذَا أَمَاتَنِيَ اللهُ ثُمَّ بَعَثَنِي وَلِيَ مَالٌ وَوَلَدٌ، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿أَفَرَءَيْتَ ٱلَّذِى كَفَرَ بِـَٔايَٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ۝ أَطَّلَعَ ٱلْغَيْبَ أَمِ ٱتَّخَذَ عِندَ ٱلرَّحْمَٰنِ عَهْدًا﴾ قَالَ: مَوْثِقًا. [راجع: ٢٠٩١]

[4733] حضرت خباب بن ارت ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں مکہ مکرمہ میں آہن گری (لوہار) کا پیشہ کرتا تھا۔ میں نے عاص بن وائل سہمی کی ایک تلوار بنائی۔ میں اس کی اجرت کا تقاضا کرنے کے لیے اس کے پاس آیا تو وہ کہنے لگا: میں اس وقت تک اس کی اجرت نہیں دوں تا آنکہ تم محمد ﷺ کا انکار کردو۔ میں نے کہا: میں تو حضرت محمد ﷺ (کی نبوت) کا انکار نہیں کروں گا یہاں تک اللہ تعالیٰ تجھے مار دے پھر زندہ کر دے۔ وہ کہنے لگا: جب اللہ مجھے مار کر دوبارہ زندہ کرے گا تو میرے پاس اس وقت مال و اولاد ہوگی، یعنی اس وقت اجرت ادا کروں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''بھلا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو ہماری آیات کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے آخرت میں مال و اولاد ملے گی۔ کیا یہ غیب پر مطلع ہو گیا ہے یا اس نے اللہ تعالیٰ سے کوئی وعدہ لے رکھا ہے؟'' عَهْدًا کے معنی ہیں: مضبوط اقرار۔

لَمْ يَقُلِ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ: سَيْفًا، وَلَا مَوْثِقًا.

اشجعی نے بھی اس حدیث کو سفیان ثوری سے بیان کیا ہے لیکن اس میں تلوار بنانے کا ذکر نہیں اور نہ عہد کی تفسیر ہی مذکور ہے۔

(٥) بَابٌ: ﴿كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُۥ مِنَ ٱلْعَذَابِ مَدًّا﴾ [٧٩]

باب: 5- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''ہرگز نہیں، یہ جو بھی کہہ رہا ہے ہم اسے ضرور لکھ لیں گے اور اس کے لیے عذاب بڑھاتے چلے جائیں گے'' کا بیان

٤٧٣٤ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ: سَمِعْتُ أَبَا الضُّحٰى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ لِي دَيْنٌ عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ، قَالَ: فَأَتَاهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ: لَا أُعْطِيكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ: وَاللهِ لَا أَكْفُرُ حَتّٰى يُمِيتَكَ اللهُ ثُمَّ تُبْعَثَ، قَالَ: فَذَرْنِي حَتّٰى أَمُوتَ ثُمَّ أُبْعَثَ، فَسَوْفَ أُوتٰى مَالًا وَّوَلَدًا فَأَقْضِيَكَ. فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿أَفَرَءَيْتَ ٱلَّذِى كَفَرَ بِـَٔايَـٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا﴾. [راجع: ٢٠٩١]

[4734] حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں زمانۂ جاہلیت میں لوہار کا کام کرتا تھا اور عاص بن وائل کے ذمے میرا کچھ قرض تھا۔ میں اس کے پاس اپنا قرض لینے گیا تو وہ کہنے لگا: جب تک تو محمد ﷺ کا انکار نہیں کرے گا، میں تیری اجرت تجھے نہیں دوں گا۔ میں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! میں حضرت محمد ﷺ کا انکار نہیں کر سکتا تا آنکہ اللہ تعالیٰ تجھے مار دے اور پھر تجھے دوبارہ زندہ کر دے۔ عاص نے کہا: پھر مرنے تک میرا پیچھا چھوڑ دو۔ مرنے کے بعد جب میں دوبارہ زندہ ہوں گا تو مجھے وہاں مال و اولاد ملے گی پھر میں اس وقت تیرا قرض واپس کردوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿أَفَرَءَيْتَ ٱلَّذِى كَفَرَ بِـَٔايَـٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ......﴾

(٦) بَابٌ: ﴿وَنَرِثُهُۥ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا﴾ [٨٠]

باب: 6- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”اور جن باتوں (مال و اولاد) کے متعلق یہ کہہ رہا ہے، ان کے وارث تو ہم ہوں گے اور یہ اکیلا ہی ہمارے پاس آئے گا۔“ کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿ٱلْجِبَالُ هَدًّا﴾ [٩٠]: هَدْمًا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اَلْجِبَالُ هَدًّا کے معنی ہیں: پہاڑ ریزہ ریزہ ہوکر گر جائیں گے۔

٤٧٣٥ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا قَيْنًا وَّكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ، فَقَالَ لِي: لَا أَقْضِيكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ، قَالَ: قُلْتُ: لَنْ أَكْفُرَ بِهِ حَتّٰى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ. قَالَ: وَإِنِّي لَمَبْعُوثٌ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ؟ فَسَوْفَ أَقْضِيكَ إِذَا رَجَعْتُ إِلٰى مَالٍ وَّوَلَدٍ،

[4735] حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں پہلے لوہار تھا اور عاص بن وائل کے ذمے میرا کچھ قرض تھا۔ میں اس کا تقاضا کرنے کے لیے اس کے پاس گیا تو وہ کہنے لگا: جب تک تم محمد ﷺ سے کفر نہیں کرتے میں تمھارا قرض ادا نہیں کروں گا۔ میں نے کہا: میں تو کسی صورت میں ان کا انکار نہیں کروں گا تا آنکہ اللہ تعالیٰ تجھے مار دے، پھر زندہ کر دے۔ اس نے کہا: کیا میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا؟ پھر تو مجھے وہاں

قَالَ: فَنَزَلَتْ: ﴿أَفَرَءَيْتَ ٱلَّذِى كَفَرَ بِـَٔايَـٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ۝ أَطَّلَعَ ٱلْغَيْبَ أَمِ ٱتَّخَذَ عِندَ ٱلرَّحْمَـٰنِ عَهْدًا ۝ كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُۥ مِنَ ٱلْعَذَابِ مَدًّا ۝ وَنَرِثُهُۥ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا﴾.

[راجع: ٢٠٩١]

مال و اولاد بھی ملے گا، اس وقت میں تمھارا قرض بھی ادا کروں گا۔ تب یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿افرء یت الَّذِیْ کفر بِاٰیٰتِنَا وَ قَال لَاُوْتَینَّ مالًا وَّ وَلَدًا. اَطَّلَع الْغَیْبَ امِ اتَّخذَ عِنْدَالرَّحْمٰنِ عَھْدًا. کَلَّا سَنَکْتُبُ مَا یَقُوْلُ وَ نَمُدُّلَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا. وَ نَرِثُهٗ مَا یَقُوْلُ وَیَاْتِیْنَا فَرْدًا﴾

فائدہ: عاص بن وائل کافر تھا، قیامت، حشر و نشر اور جزا و سزا کا منکر تھا اور اس نے بطور مذاق حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے یہ گفتگو کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس پس منظر میں ان آیات کا نزول فرمایا۔

(٢٠) سُورَةُ طٰهٰ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ 20- تفسیر سورۂ طٰہٰ

قَالَ عِكْرِمَةُ وَالضَّحَّاكُ: بِالنَّبَطِيَّةِ - أَيْ: ﴿طه﴾ [١] -: يَا رَجُلُ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿أَلْقَى﴾ [٦٥]: صَنَعَ. ﴿أَزْرِى﴾ [٣١]: ظَهْرِي. ﴿فَيُسْحِتَكُم﴾ [٦١]: يُهْلِكَكُمْ. ﴿ٱلْمُثْلَىٰ﴾ [٦٣]: تَأْنِيثُ الْأَمْثَلِ يَقُولُ: بِدِينِكُمْ؛ يُقَالُ: خُذِ الْمُثْلَى خُذِ الْأَمْثَلَ. ﴿ثُمَّ ٱئْتُوا۟ صَفًّا﴾ [٦٤]: يُقَالُ: هَلْ أَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ؟ يَعْنِي الْمُصَلَّى الَّذِي يُصَلَّى فِيهِ. ﴿فَأَوْجَسَ﴾ [٦٧]: أَضْمَرَ خَوْفًا، فَذَهَبَتِ الْوَاوُ مِنْ ﴿خِيفَةً﴾ لِكَسْرَةِ الْخَاءِ. ﴿فِى جُذُوعِ﴾ [٧١]: أَيْ: عَلَى جُذُوعِ النَّخْلِ. ﴿خَطْبُكَ﴾ [٩٥]: بَالُكَ. ﴿مِسَاسَ﴾ [٩٧]: مَصْدَرُ مَاسَّهُ مِسَاسًا. ﴿لَنَنسِفَنَّهُۥ﴾ [٩٧]: لَنَذْرِيَنَّهُ. ﴿قَاعًا﴾ [١٠٦]: يَعْلُوهُ الْمَاءُ - وَالصَّفْصَفُ: الْمُسْتَوِي مِنَ الْأَرْضِ - وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿أَوْزَارًا﴾ [٨٧]: أَثْقَالًا. ﴿مِّن زِينَةِ ٱلْقَوْمِ﴾: الْحُلِيُّ الَّذِي اسْتَعَارُوا مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ. فَقَذَفْتُهَا: فَأَلْقَيْتُهَا. ﴿أَلْقَى﴾: صَنَعَ

حضرت عکرمہ اور امام ضحاک نے کہا: نبطی زبان میں طٰہٰ کے معنی یَا رَجُلُ ہیں، یعنی اے آدمی! امام مجاہد نے کہا: اَلْقٰی کے معنی ہیں: اس نے بنایا۔ اَزْرِی کے معنی ہیں: میری کمر۔ فَیُسْحِتَکُمْ کے معنی یُھْلِکَکُمْ ہیں، یعنی تمھیں ہلاک کر دے۔ اَلْمُثْلٰی یہ اَلْاَمْثَل کی تانیث ہے۔ اس سے مراد تمھارا دین ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں: اچھی بات لے لو اور اچھی بات پر مضبوط رہو۔ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا، کہا جاتا ہے: کیا تو آج صف میں آیا؟ یعنی اس مُصَلّٰی میں جہاں نماز پڑھی جاتی ہے۔ اس جگہ صف سے مراد عیدگاہ ہے۔ فَاَوْجَسَ کے معنی ہیں: دل میں سہم گیا۔ خِیْفَةً اصل میں خوفة تھا، واو ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے یا ہوگئی۔ فِیْ جُذُوْعِ میں فی بمعنی علٰی ہے، یعنی کھجور کے تنوں پر پھانسی دوں گا۔ خَطْبُکَ: تیرا حال۔ مِسَاس مصدر ہے باب مفاعلہ سے، یعنی چھونا۔ لَنَنْسِفَنَّهٗ: یقیناً ہم اسے ضرور بکھیر دیں گے۔ قَاعًا: وہ زمین جس پر پانی چڑھ آئے اور اَلصَّفْصَفُ برابر اور ہموار زمین کو کہتے ہیں۔ امام مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: اَوْزَارًا کے معنی ہیں: بوجھ۔ مِنْ زِیْنَةِ الْقَوْمِ اس سے وہ زیور مراد

﴿فَنَسِيَ﴾ [٨٨] مُوسَاهُمْ؛ يَقُولُونَهُ: أَخْطَأَ الرَّبَّ. لَا ﴿يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا﴾ [٨٩]: اَلْعِجْلُ. ﴿هَمْسًا﴾ [١٠٨]: حِسُّ الْأَقْدَامِ. ﴿حَشَرْتَنِيٓ أَعْمَىٰ﴾ [١٢٥] عَنْ حُجَّتِي. ﴿وَقَدْ كُنتُ بَصِيرًا﴾: فِي الدُّنْيَا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿بِقَبَسٍ﴾ [١٠]: ضَلُّوا الطَّرِيقَ وَكَانُوا شَاتِينَ، فَقَالَ: إِنْ لَّمْ أَجِدْ عَلَيْهَا مَنْ يَّهْدِي الطَّرِيقَ آتِكُمْ بِنَارٍ تُوقِدُونَ. وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: ﴿أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً﴾ [١٠٤]: أَعْدَلُهُمْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿هَضْمًا﴾ [١١٢]: لَا يُظْلَمُ فَيُهْضَمُ مِنْ حَسَنَاتِهِ. ﴿عِوَجًا﴾ [١٠٧]: وَادِيًا. ﴿وَلَآ أَمْتًا﴾: رَابِيَةً. ﴿سِيرَتَهَا﴾ [٢١]: حَالَتَهَا ﴿ٱلْأُولَىٰ﴾. ﴿ٱلنُّهَىٰ﴾ [٥٤]: اَلتُّقَى. ﴿ضَنكًا﴾ [١٢٤]: اَلشَّقَاءُ. ﴿هَوَىٰ﴾ [٨١]: شَقِيَ. ﴿بِٱلْوَادِ ٱلْمُقَدَّسِ﴾ [١٢]: الْمُبَارَكِ. ﴿طُوًى﴾: اِسْمُ الْوَادِي. ﴿بِمَلْكِنَا﴾ [٧٨]: بِأَمْرِنَا. ﴿مَكَانًا سُوًى﴾ [٥٨]: مَنْصَفٌ بَيْنَهُمْ. ﴿يَبَسًا﴾ [٧٧]: يَابِسًا، ﴿عَلَىٰ قَدَرٍ﴾: مَوْعِدٍ. ﴿لَا تَنِيَا﴾ [٤٢]: لَا تَضْعُفَا. ﴿يَفْرُطَ﴾ [٤٥]: عُقُوبَةً.

ہے جو بنی اسرائیل نے قوم فرعون سے مانگ کر لیے تھے۔ فَقَذَفْنٰهَا: میں نے اس کو ڈال دیا۔ اَلْقٰی کے معنی ہیں: بنایا۔ فَنَسِیَ، یعنی وہ (موسیٰ) اپنے رب، یعنی بچھڑے سے چوک گئے ہیں۔ لَا یَرْجِعُ اِلَیْهِمْ قَوْلًا: یہ نہیں دیکھتے کہ بچھڑا ان کی بات کا جواب نہیں دے رہا۔ هَمْسًا کے معنی ہیں: قدموں کی نہایت ہلکی آواز (آہٹ)۔ حَشَرْتَنِیْ اَعْمٰی وَقَدْ كُنْتُ بَصِیْرًا، یعنی دنیا میں مجھے دلیل اور حجت معلوم ہوتی تھی یہاں تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: بِقَبَسٍ کے معنی ہیں: وہ راستہ بھول گئے تھے، دوسری طرف سردی کا موسم تھا، کہنے لگے: اگر کوئی راستہ بتانے والا مل گیا تو بہتر ورنہ تھوڑی سی آگ تمھارے گرمی حاصل کرنے کے لیے لے آؤں گا۔ امام ابن عیینہ نے کہا: اَمْثَلُهُمْ طَرِیْقَةً کے معنی ہیں: ان میں سے افضل اور عقل مند آدمی۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: هَضْمًا کے معنی ہیں: اس پر بایں طور ظلم نہیں ہوگا کہ اس کی نیکیاں دبالی جائیں۔ عِوَجًا کے معنی ہیں: نشیبی علاقہ۔ اَمْتًا کے معنی ہیں: بلندی۔ سِیْرَتَهَا الْاُوْلٰی: پہلی حالت پر۔ اَلنُّهٰی کے معنی ہیں: پرہیز گاری اور عقل۔ ضَنْكًا کے معنی بدبختی کے ہیں۔ هَوٰی کے معنی ہیں: وہ بدبخت ہوا۔ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ: برکت والی وادی۔ طُوًی: ایک وادی کا نام ہے۔ بِمَلْكِنَا: اپنے حکم اور اپنے اختیار سے۔ مَكَانًا سُوًی: ایسی جگہ جو فریقین کے لیے برابر کے فاصلہ پر ہو۔ یَبَسًا کے معنی ہیں: خشک۔ عَلٰی قَدَرٍ: اپنے معین وقت پر۔ لَا تَنِیَا: سست یا کمزور نہ ہونا۔ یَفْرُطَ: سزا دینے میں حد سے تجاوز کرے گا۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَٱصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِى﴾ [٤١]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''(اے موسیٰ!) میں نے تجھے خاص اپنے لیے بنایا ہے'' کا بیان

٤٧٣٦ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ قَالَ: «اِلْتَقَى آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى لِآدَمَ: أَنْتَ الَّذِي أَشْقَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ؟ قَالَ لَهُ آدَمُ: أَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللهُ بِرِسَالَتِهِ، وَاصْطَفَاكَ لِنَفْسِهِ، وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ التَّوْرَاةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَوَجَدْتَّهَا كُتِبَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَنِي؟ قَالَ: نَعَمْ، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى». [راجع: ٣٤٠٩]
﴿ٱلْيَمِّ﴾ [طٰه: ٩٧]: اَلْبَحْرِ.

[4736] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''حضرت آدم اور حضرت موسیٰ ؑ کی ملاقات ہوئی تو حضرت موسیٰ ؑ نے حضرت آدم ؑ سے کہا: آپ ہی نے لوگوں کو پریشانی میں ڈالا اور انھیں جنت سے نکالا؟ حضرت آدم ؑ نے انھیں جواب دیا: تو وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے لیے منتخب کیا اور تجھے خود اپنے لیے پسند کیا، نیز آپ پر تورات نازل فرمائی؟ حضرت موسیٰ ؑ نے جواب دیا: ہاں۔ (میں وہی ہوں۔) حضرت آدم ؑ نے فرمایا: آپ نے تو (تورات میں لکھا) دیکھا ہی ہوگا کہ میری پیدائش سے پہلے ہی یہ سب کچھ میرے لیے لکھ دیا گیا تھا؟ حضرت موسیٰ ؑ نے جواب دیا: جی ہاں (معلوم ہے)، چنانچہ حضرت آدم ؑ اس طرح موسیٰ ؑ پر غالب آ گئے۔

[اَلْيَمّ] سے مراد دریا ہے۔

فائدہ: ''تقدیر'' یعنی اللہ تعالیٰ کا ازلی اور ابدی علم عین برحق ہے، کہیں بھی اس سے ذرہ برابر کچھ مختلف نہیں ہوسکتا، مگر یہ علم بندوں کو مجبور نہیں کرتا، لہٰذا انسانوں کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے آئندہ کے امور میں تقدیر کو بطور عذر اور بہانہ پیش کریں کیونکہ ہر شخص کو صحیح راہ اختیار کرنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کا مکلّف بنایا گیا ہے لیکن ماضی کے حقائق میں تقدیر کا بیان بطور عذر مباح ہے جیسا کہ حضرت آدم ؑ نے اس تقدیر کو بطور عذر پیش کیا تھا۔

(٢) بَابٌ: ﴿وَلَقَدْ أَوْحَيْنَآ إِلَىٰ مُوسَىٰٓ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِى فَٱضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِى ٱلْبَحْرِ يَبَسًا لَّا تَخَٰفُ دَرَكًا وَلَا تَخْشَىٰ ○ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِۦ فَغَشِيَهُم مِّنَ ٱلْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ○ وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُۥ وَمَا هَدَىٰ﴾ [٧٧-٧٩]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ میرے بندوں کو راتوں رات (نکال) لے جا، پھر ان کے لیے سمندر میں خشک راستہ بناؤ، تمھیں نہ تو تعاقب کا خوف ہوگا اور نہ تو (ڈوب جانے سے) ڈرے گا۔ پھر فرعون نے اپنے لاؤ لشکر سمیت ان کا پیچھا کیا تو سمندر نے انھیں یوں ڈھانپ لیا جیسے ڈھانپنے کا حق تھا۔ فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ ہی کیا اور سیدھی راہ نہ دکھائی'' کا بیان

٤٧٣٧ - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا: هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي ظَهَرَ فِيهِ مُوسٰى عَلٰى فِرْعَوْنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «نَحْنُ أَوْلٰى بِمُوسٰى مِنْهُمْ فَصُومُوهُ». [راجع: ٢٠٠٤]

[4737] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہودی عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے بتایا کہ اس دن حضرت موسیٰ ؑ نے فرعون پر غلبہ پایا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہم ان کے مقابلے میں حضرت موسیٰ ؑ کے زیادہ حق دار ہیں۔ مسلمانو! تم بھی اس دن کا روزہ رکھا کرو۔''

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ ٱلْجَنَّةِ فَتَشْقَىٰٓ﴾ [١١٧]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ''یہ خیال رکھنا کہ وہ (شیطان) کہیں تم دونوں کو جنت سے نہ نکلوا دے، پھر تو مصیبت میں پڑ جائے گا'' کا بیان

٤٧٣٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ابْنُ النَّجَّارِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «حَاجَّ مُوسٰى آدَمَ فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ الَّذِي أَخْرَجْتَ النَّاسَ مِنَ الْجَنَّةِ بِذَنْبِكَ فَأَشْقَيْتَهُمْ. قَالَ: قَالَ آدَمُ: يَا مُوسٰى! أَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللهُ بِرِسَالَاتِهِ وَبِكَلَامِهِ، أَتَلُومُنِي عَلٰى أَمْرٍ كَتَبَهُ اللهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي؟ أَوْ قَدَّرَهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي؟» قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى». [راجع: ٣٤٠٩]

[4738] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: حضرت موسیٰ ؑ نے سیدنا آدم ؑ سے بحث کی اور ان سے کہا: آپ ہی نے اپنی غلطی کی وجہ سے لوگوں کو جنت سے نکالا اور مشقت میں ڈالا؟ حضرت آدم ؑ نے فرمایا: اے موسیٰ! آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے لیے پسند فرمایا اور ہم کلامی کا شرف بخشا، کیا آپ مجھے ایک ایسی بات پر ملامت کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے بھی پہلے میرے لیے مقدر کر دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت آدم ؑ حضرت موسیٰ ؑ پر بحث میں غالب آ گئے۔''

(٢١) سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 21- تفسیر سورۂ انبیاء

٤٧٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا

[4739] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے،

غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَالْكَهْفُ، وَمَرْيَمُ، وَطٰهٰ، وَالْأَنْبِيَاءُ: هُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْأُوَلِ، وَهُنَّ مِنْ تِلَادِي. [راجع: ٤٧٠٨]

انھوں نے فرمایا: سورۂ بنی اسرائیل، سورۂ کہف، سورۂ مریم، سورۂ طٰہ اور سورۂ انبیاء اول درجے کی عمدہ سورتوں میں سے ہیں اور یہ سورتیں میری پرانی یاد کی ہوئی ہیں۔

وَقَالَ قَتَادَةُ: ﴿جُذَٰذًا﴾ [٥٨]: قَطَّعَهُنَّ. وَقَالَ الْحَسَنُ: ﴿فِي فَلَكٍ﴾ [٣٣]: مِثْلِ فَلْكَةِ الْمِغْزَلِ. ﴿يَسْبَحُونَ﴾: يَدُورُونَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿نَفَشَتْ﴾ [٧٨]: رَعَتْ لَيْلًا. ﴿يُصْحَبُونَ﴾ [٤٣]: يُمْنَعُونَ. ﴿أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَٰحِدَةً﴾ [٩٢] قَالَ: دِينُكُمْ دِينٌ وَّاحِدٌ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ: ﴿حَصَبُ جَهَنَّمَ﴾ [٩٨]: حَطَبُ - بِالْحَبَشِيَّةِ - وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿أَحَسُّوا﴾ [١٢]: تَوَقَّعُوا، مِنْ أَحْسَسْتُ. ﴿خَٰمِدِينَ﴾ [١٥]: هَامِدِينَ. وَالْحَصِيدُ: مُسْتَأْصَلٌ، يَقَعُ عَلَى الْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْجَمِيعِ. ﴿لَا يَسْتَحْسِرُونَ﴾ [١٩]: لَا يَعْيَوْنَ؛ وَمِنْهُ: ﴿حَسِيرٌ﴾ [الملك: ٤]؛ وَحَسَرْتُ بَعِيرِي. ﴿عَمِيقٍ﴾ [٢٧]: بَعِيدٍ. ﴿نُكِسُوا﴾ [٦٥]: رُدُّوا. ﴿صَنْعَةَ لَبُوسٍ﴾ [٨٠]: الدُّرُوعُ. ﴿تَقَطَّعُوا أَمْرَهُم﴾ [٩٣]: اِخْتَلَفُوا. - اَلْحَسِيسُ وَالْحِسُّ وَالْجَرْسُ وَالْهَمْسُ وَاحِدٌ وَّهُوَ مِنَ الصَّوْتِ الْخَفِيِّ - ﴿ءَاذَنَّٰكَ﴾ [فصلت: ٤٧]: أَعْلَمْنَاكَ. ﴿ءَاذَنتُكُمْ﴾ [١٠٩] إِذَا أَعْلَمْتَهُ فَأَنْتَ وَهُوَ ﴿عَلَىٰ سَوَآءٍ﴾ لَمْ تَغْدِرْ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُونَ﴾ [١٣]: تُفْهَمُونَ. ﴿ٱرْتَضَىٰ﴾ [٢٨]: رَضِيَ. ﴿ٱلتَّمَاثِيلُ﴾ [٥٢]:

حضرت قتادہ نے کہا: جُذَاذًا کے معنی ہیں: اس نے بتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔ امام حسن بصری نے فِي فَلَكٍ کے متعلق فرمایا: وہ چرخے کے تکلے کی طرح ہیں۔ يَسْبَحُوْنَ کے معنی ہیں: گھومتے ہیں، یعنی ہر ایک چرخے کے تکلے کی طرح اپنے دائرے میں گھومتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نَفَشَتْ کے معنی ہیں: وہ بکریاں رات کے وقت چر گئیں۔ يُصْحَبُوْنَ کے معنی ہیں: روکے جائیں گے، یعنی انھیں کوئی بھی ہمارے عذاب سے نہیں بچائے گا۔ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً میں امت کے معنی ”دین“ ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم سب کا دین ایک ہے، یعنی ہر وہ جماعت جو ایک دین پر ہو، اسے امت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ حضرت عکرمہ نے کہا: حبشی زبان میں حَصَبُ جَهَنَّمَ کے معنی ہیں: جہنم کا ایندھن۔ عکرمہ کے علاوہ کسی نے کہا: اَحَسُّوْا کے معنی ہیں: توقع کرنا، محسوس اور مشاہدہ کرنا۔ یہ اَحْسَسْتُ سے ماخوذ ہے۔ خَامِدِيْنَ کے معنی ہیں: مرا ہوا، بجھا ہوا۔ حَصِيْدًا کے معنی ہیں: جڑ سے کٹا ہوا، یہ لفظ واحد، تثنیہ اور جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ لَا يَسْتَحْسِرُوْنَ کے معنی ہیں: وہ تھکتے نہیں ہیں۔ لفظ حَسِير بھی اسی سے ہے، یعنی تھکا ماندہ، اسی طرح حَسَرْتُ بَعِيرِي ہے، یعنی: میں نے اپنے اونٹ کو تھکا دیا۔ عَمِيْقٍ کے معنی ”بعید“ ہیں، یعنی وہ ہر دور کے راستے سے آئیں گے۔ نُكِسُوْا کے معنی ہیں: لوٹا

الْأَصْنَامُ. ﴿ٱلسِّجِلِّ﴾ [١٠٤]: اَلصَّحِيفَةِ.

دیے گئے، یعنی شرمندگی سے اپنے سر نیچے کر لیے۔ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ سے مراد زرہیں بنانا ہے۔ تَقَطَّعُوْا اَمْرَهُمْ سے مراد ہے: انھوں نے دین میں اختلاف کیا، جدا جدا طریقہ اختیار کیا۔ اَلْحَسِيْسُ کے معنی ہلکی سی آواز کے ہیں، حسیس، حِسّ، جَرْس اور هَمْس ان سب کے ایک ہی معنی ہیں۔ أٰذَنَّاكَ کے معنی ہیں: ہم نے تجھ کو اطلاع دی۔ أٰذَنْتُكُمْ: میں نے تمھیں مطلع کر دیا، یعنی تو اور مخاطب دونوں برابر ہو گئے تاکہ کسی کو دھوکا نہ دیا جا سکے۔ امام مجاہد نے کہا: لَعَلَّكُمْ تُسْئَلُوْنَ کے معنی ہیں: شاید تم سمجھ جاؤ۔ اِرْتَضٰى کے معنی ہیں: وہ راضی ہوا اور اس نے پسند کیا۔ اَلتَّمَاثِيْلُ کے معنی ''بت اور مورتیاں'' ہیں۔ اَلسِّجِلِّ سے مراد صحیفہ یا نوشتہ ہے۔

(١) [بَابٌ: ﴿كَمَا بَدَأْنَآ أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُۥ وَعْدًا عَلَيْنَآ﴾] [١٠٤]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جیسے ہم نے پہلی پیدائش کی ابتدا کی تھی (اسی طرح) دوبارہ لوٹائیں گے، یہ ہمارے ذمے ایک وعدہ ہے'' کا بیان

٤٧٤٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ - شَيْخٍ مِّنَ النَّخَعِ - عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ﴿كَمَا بَدَأْنَآ أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُۥ وَعْدًا عَلَيْنَآ إِنَّا كُنَّا فَٰعِلِينَ﴾، ثُمَّ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ، أَلَا إِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِّنْ أُمَّتِي، فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أُصَيْحَابِي، فَيُقَالُ: لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ. فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ:

[4740] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ایک دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''تم سب اللہ کے حضور اس حالت میں اٹھائے جاؤ گے کہ تمھارے پاؤں اور بدن ننگے ہوں گے اور تمھارا ختنہ بھی نہیں کیا ہو گا'' جیسے ہم نے پہلی پیدائش کی ابتدا کی تھی (اسی طرح) ہم اسے دوبارہ لوٹائیں گے، یہ ہمارا وعدہ ہے، ہم اسے ضرور پورا کریں گے۔'' پھر قیامت کے دن سب سے پہلے جس کو لباس پہنایا جائے گا وہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام ہوں گے، آگاہ رہو! میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے اور ان کو بائیں جانب سے پکڑا جائے گا تو اس وقت میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ میرے ساتھی ہیں۔ مجھ سے کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد

﴿شَهِيدٌ﴾ فَيُقَالُ : إِنَّ هٰؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ». [راجع: ٣٣٤٩]

کیا گیا تھا۔ اس وقت میں وہی کہوں گا جو اللہ تعالیٰ کے ایک نیک بندے نے کہا تھا: ''جب تک میں ان میں موجود رہا ان کے حالات سے آگاہ رہا اور جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو اس وقت تو ہی ان کے حالات سے آگاہ تھا اور تو ہی ہر چیز کی پوری خبر رکھنے والا ہے۔'' اس وقت کہا جائے گا: جب آپ ان سے جدا ہوئے تھے تو بلاشبہ یہ لوگ اپنی ایڑیوں کے بل اسلام سے پھر گئے تھے۔''

فائدہ: جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے بعد مرتد ہو گئے تھے وہ دور دراز کے رہنے والے بدو لوگ تھے جو ذاتی مفادات اور قتل و غارت کے ڈر سے مسلمان ہوئے تھے، اس لیے لفظ ''رجال'' کا اطلاق ہوا ہے جو ان کی تذلیل و تحقیر کی طرف اشارہ ہے۔ اس سے قطعاً وہ لوگ مراد نہیں جو ہر وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتے تھے اور آپ کے وفادار اور سچے جاں نثار تھے۔ ان کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے خوش ہوئے۔''

(٢٢) سُورَةُ الْحَجِّ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — 22- تفسیر سورۂ حج

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: ﴿الْمُخْبِتِينَ﴾ [٣٤]: الْمُطْمَئِنِّينَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي ﴿إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ﴾ [٥٢]: إِذَا حَدَّثَ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي حَدِيثِهِ، فَيُبْطِلُ اللهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ وَيُحْكِمُ آيَاتِهِ، وَيُقَالُ أُمْنِيَّتُهُ قِرَاءَتُهُ؛ . ﴿إِلَّا أَمَانِيَّ﴾ [البقرة: ٧٨]: يَقْرَءُونَ وَلَا يَكْتُبُونَ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿مَشِيدٍ﴾ [٤٥]: بِالْقَصَّةِ - جِصٌّ - وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿يَسْطُونَ﴾ [٧٢]: يَفْرُطُونَ، مِنَ السَّطْوَةِ؛ وَيُقَالُ: يَسْطُونَ: يَبْطُشُونَ. ﴿وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ﴾ [٢٤]: أُلْهِمُوا إِلَى الْقُرْآنِ. ﴿وَهُدُوا إِلَىٰ صِرَاطِ الْحَمِيدِ﴾: الْإِسْلَامِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿بِسَبَبٍ﴾ [١٥]: بِحَبْلٍ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ. ﴿ثَانِيَ

ابن عیینہ نے فرمایا: اَلْمُخْبِتِیْنَ کے معنی ہیں: ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر راضی اور مطمئن رہنے والے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: اِذَا تَمَنّٰٓی اَلْقَی الشَّیْطٰنُ فِیْٓ اُمْنِیَّتِهٖ: جب آپ ﷺ کوئی بات کرتے ہیں تو نقل کرتے وقت شیطان اس میں اپنی بات ملا دیتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ شیطان کی ڈالی ہوئی بات کو مٹا دیتا ہے اور اپنی آیات کو ثابت رکھتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے: اُمْنِیَّتُهٗ کے معنی قراءت کے بھی ہیں۔ اِلَّآ اَمَانِیَّ کے معنی ہیں: وہ پڑھتے ہیں لیکن لکھتے نہیں۔ امام مجاہد نے کہا: مَشِیْدٍ کے معنی ہیں: سیمنٹ اور پلستر کیا ہوا۔ مجاہد کے علاوہ نے کہا: یَسْطُوْنَ، اَلسَّطْوَة سے ماخوذ ہے، یعنی حملہ کے وقت زیادتی کرتے۔ کہا جاتا ہے: یَسْطُوْنَ کے معنی ہیں: وہ سختی سے پکڑتے ہیں۔ وَهُدُوْٓا اِلَی الطَّیِّبِ مِنَ الْقَوْلِ کے معنی ہیں: ان کی قرآن کی طرف

عِطْفِهِ﴾ [٩]: مُسْتَكْبِرٌ ﴿تَذْهَلُ﴾ [٢]: تُشْغَلُ.

رہنمائی کی گئی۔ وَهُدُوٓا اِلٰی صِرَاطِ الْحَمِیْدِ کے معنی ہیں: اسلام کی طرف ان کی رہنمائی کی گئی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بِسَبَبٍ کے معنی ہیں: وہ رسی جو گھر کی چھت تک لگی ہوئی ہو۔ ثَانِیَ عِطْفِهٖ کے معنی ہیں: تکبر کرتے ہوئے۔ تَذْهَلُ کے معنی ہیں: غافل ہو جائے گی۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَتَرَى ٱلنَّاسَ سُكَـٰرَىٰ﴾ [٢]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور تو لوگوں کو نشے میں (بے ہوش) دیکھے گا'' کا بیان

٤٧٤١ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا آدَمُ! فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ. فَيُنَادَى بِصَوْتٍ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا إِلَى النَّارِ. قَالَ: يَا رَبِّ! وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ - أُرَاهُ قَالَ - تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِينَ، فَحِينَئِذٍ تَضَعُ الْحَامِلُ حَمْلَهَا وَيَشِيبُ الْوَلِيدُ ﴿وَتَرَى ٱلنَّاسَ سُكَـٰرَىٰ وَمَا هُم بِسُكَـٰرَىٰ وَلَـٰكِنَّ عَذَابَ ٱللَّهِ شَدِيدٌ﴾» فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى تَغَيَّرَتْ وُجُوهُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مِنْ يَّأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِينَ وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ. ثُمَّ أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ» فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: «ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ» فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: «شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ» فَكَبَّرْنَا.

[4741] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائے گا: اے آدم! وہ جواب دیں گے: جی پروردگار! میں حاضر ہوں جو ارشاد ہو۔ پھر انھیں ایک آواز آئے گی: اللہ تعالیٰ تمھیں حکم دیتا ہے کہ اپنی اولاد میں سے دوزخ میں جانے والوں کا گروہ نکالو۔ وہ عرض کریں گے: پروردگار! دوزخ کے لیے کتنا حصہ نکالوں؟ حکم ہوگا: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ یہ ایسا سخت وقت ہوگا کہ حمل والی کا حمل گر جائے گا اور بچہ (مارے فکر کے) بوڑھا ہو جائے گا ''اور تو لوگوں کو نشے میں (مدہوش) دیکھے گا، حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب ہی شدید ہوگا'' یہ حدیث لوگوں پر بہت گراں گزری۔ ان کے چہرے بدل گئے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''یاجوج ماجوج میں سے نو صد ننانوے اور تم میں سے ایک جہنم کے لیے لیا جائے گا۔ تم، لوگوں کی نسبت ایسے ہو جیسے سفید بیل کے جسم پر ایک سیاہ بال ہو یا جیسے کالے بیل کے جسم پر ایک بال سفید ہوتا ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ تم لوگ اہل جنت کا چوتھا حصہ ہو گے۔'' یہ سن کر ہم نے نعرۂ تکبیر بلند کیا، پھر آپ نے فرمایا: ''تم جنت کا تیسرا حصہ ہو گے۔'' ہم نے پھر اللہ

اکبر پکارا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''تم اہل جنت کا آدھا حصہ ہو گے۔'' ہم نے پھر اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔

وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ ﴿وَتَرَى ٱلنَّاسَ سُكَـٰرَىٰ وَمَا هُم بِسُكَـٰرَىٰ﴾ قَالَ: «مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةٌ وَّتِسْعِينَ». وَقَالَ جَرِيرٌ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ: (سَكْرٰى وَمَا هُمْ بِسَكْرٰى). [راجع: ٣٣٤٨]

ابو اسامہ نے حضرت اعمش سے یوں روایت کیا: وَتَرَى النَّاسَ سُكْرٰى وَمَاهُمْ بِسُكْرٰى، نیز فرمایا: ہر ہزار میں سے نو صد ننانوے نکالو، لیکن جریر، عیسیٰ بن یونس اور ابو معاویہ نے یوں نقل کیا: وَتَرَى النَّاسَ سَكْرٰى وَمَاهُمْ بِسَكْرٰى.

فائدہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ سو میں سے ایک جنت کے لیے اور ننانوے جہنم کے لیے الگ کر دیے جائیں۔ [1] ان مختلف روایات میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ جب یاجوج و ماجوج کو اس امت کے ساتھ ملایا جائے گا تو ہزار میں سے ایک جنتی اور باقی نو صد ننانوے جہنمی ہوں گے اور جب ان کے بغیر تقابل ہوگا تو سو میں سے ایک جنتی اور باقی جہنمی ہوں گے۔ اس کا قرینہ یہ ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں یاجوج و ماجوج کا ذکر ہے اور اس میں ہزار میں سے ایک کے جنتی ہونے کا بیان ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یاجوج ماجوج کا ذکر نہیں اور اس میں ایک فی صد کے جنتی ہونے کا ذکر ہے۔ واللہ أعلم.

(٢) بَابٌ: ﴿وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَعْبُدُ ٱللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ﴾ [١١]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کنارے (شک) پر اللہ کی عبادت کرتے ہیں'' کا بیان

شَكٌّ. ﴿وَأَتْرَفْنَـٰهُمْ﴾: وَسَّعْنَاهُمْ.

حَرْفٍ کے معنی ہیں: شک۔ وَاَتْرَفْنٰهُمْ کے معنی ہیں: ہم نے انھیں وسعت عطا کی۔

٤٧٤٢ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: ﴿وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَعْبُدُ ٱللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ﴾ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْمَدِينَةَ، فَيُسْلِمُ، فَإِنْ وَلَدَتِ امْرَأَتُهُ غُلَامًا وَّنُتِجَتْ خَيْلُهُ

[4742] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کے متعلق فرمایا: ''بعض لوگ ایسے ہیں جو کنارے (شک) پر عبادت کرتے ہیں۔'' کوئی آدمی مدینہ طیبہ آتا، اگر اس کی بیوی بچہ جنم دیتی یا اس کی گھوڑی کا بچہ پیدا ہوتا تو کہتا: یہ دین ٹھیک ہے اور اگر بیوی بچہ نہ جنتی اور نہ گھوڑی ہی کو کچھ پیدا ہوتا تو کہتا: یہ دین برا ہے۔

[1] صحيح البخاري، الرقاق، حديث: 6529.

قَالَ: هٰذَا دِينٌ صَالِحٌ، وَإِنْ لَّمْ تَلِدِ امْرَأَتُهُ وَلَمْ تُنْتِجْ خَيْلُهُ قَالَ: هٰذَا دِينُ سُوءٍ.

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿هَٰذَانِ خَصْمَانِ ٱخْتَصَمُوا۟ فِى رَبِّهِمْ﴾ [١٩]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ''یہ دو فریق ہیں جنھوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا'' کا بیان

٤٧٤٣ - **حَدَّثَنَا** حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُقْسِمُ قَسَمًا: إِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿هَٰذَانِ خَصْمَانِ ٱخْتَصَمُوا۟ فِى رَبِّهِمْ﴾ نَزَلَتْ فِي حَمْزَةَ وَصَاحِبَيْهِ، وَعُتْبَةَ وَصَاحِبَيْهِ يَوْمَ بَرَزُوا فِي يَوْمِ بَدْرٍ.

[4743] حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے، وہ قسم اٹھا کر بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت: ''یہ دو فریق ہیں جنھوں نے اپنے رب کے متعلق جھگڑا کیا'' حضرت حمزہ ؓ اور آپ کے دونوں ساتھیوں (حضرت عبیدہ بن حارث اور حضرت علی ؓ)، نیز عتبہ اور اس کے دونوں ساتھیوں (شیبہ اور ولید) کے متعلق نازل ہوئی تھی جب انھوں نے بدر کے دن میدان میں آ کر مقابلے کی دعوت دی تھی۔

رَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ. وَقَالَ عُثْمَانُ عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، قَوْلَهُ. [راجع: ٣٩٦٦]

اس روایت کو سفیان نے بھی ابو ہاشم سے بیان کیا ہے۔ اور عثمان نے جریر سے، انھوں نے منصور سے، انھوں نے ابو ہاشم سے، انھوں نے ابو مجلز سے اسی طرح بیان کی ہے۔

٤٧٤٤ - **حَدَّثَنَا** حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَّجْثُو بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ لِلْخُصُومَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ قَيْسٌ: وَفِيهِمْ نَزَلَتْ: ﴿هَٰذَانِ خَصْمَانِ ٱخْتَصَمُوا۟ فِى رَبِّهِمْ﴾ قَالَ: هُمُ الَّذِينَ بَارَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ: عَلِيٌّ وَّحَمْزَةُ وَعُبَيْدَةُ، وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ. [راجع: ٣٩٦٥]

[4744] حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں پہلا شخص ہوں گا جو رحمٰن کے حضور اپنا دعویٰ پیش کرنے کے لیے قیامت کے دن چہار زانو بیٹھوں گا۔ حضرت قیس نے کہا: آپ ہی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی تھی: ''یہ دو فریق ہیں جنھوں نے اپنے رب کے متعلق جھگڑا کیا۔'' یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے بدر کی لڑائی میں دعوت مقابلہ دی تھی، یعنی حضرت علی، حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ ؓ ایک طرف، اور شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ دوسری طرف تھے۔

(٢٣) سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 23- تفسیر سورۂ مومنون

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: ﴿سَبْعَ طَرَآئِقَ﴾ [٧]: سَبْعَ سَمٰوَاتٍ. ﴿لَهَا سَٰبِقُونَ﴾ [٦١]: سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ. ﴿وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ [٦٠]: خَائِفِينَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ﴾ [٣٦]: بَعِيدٌ بَعِيدٌ. ﴿فَسْئَلِ الْعَآدِّينَ﴾ [١١٣]: اَلْمَلَائِكَةَ. ﴿لَنَٰكِبُونَ﴾ [٧٤]: لَعَادِلُونَ. ﴿كَٰلِحُونَ﴾ [١٠٤]: عَابِسُونَ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿مِن سُلَٰلَةٍ﴾ [١٢]: اَلْوَلَدُ. وَالنُّطْفَةُ: اَلسُّلَالَةُ. وَالْجِنَّةُ وَالْجُنُونُ وَاحِدٌ. وَالْغُثَاءُ: اَلزَّبَدُ وَمَا ارْتَفَعَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا لَا يُنْتَفَعُ بِهِ. ﴿يَجْـَٔرُونَ﴾ [٦٤]: يَرْفَعُونَ أَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَجْأَرُ الْبَقَرَةُ. ﴿عَلَىٰٓ أَعْقَٰبِكُمْ﴾ [٦٦]: رَجَعَ عَلٰى عَقِبَيْهِ ﴿سَٰمِرًا﴾ [٦٧]: مِنَ السَّمَرِ، وَالْجَمْعُ السُّمَّارُ، وَالسَّامِرُ هَاهُنَا فِي مَوْضِعِ الْجَمْعِ. ﴿تُسْحَرُونَ﴾ [٨٩] تَعْمَوْنَ، مِنَ السِّحْرِ.

حضرت سفیان بن عیینہ نے کہا: سَبْعَ طَرَآئِقَ سے مراد سات آسمان ہیں۔ لَهَا سَابِقُوْنَ ان کے لیے سعادت سبقت کر گئی ہے جس کی وجہ سے وہ نیکیوں کی طرف دوڑتے ہیں۔ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ کے معنی ہیں: ان کے دل خوفزدہ اور ڈرنے والے ہیں۔ حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں: هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ کے معنی ہیں: بعید اور بہت ہی بعید۔ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ میں العادین سے مراد فرشتے ہیں۔ لَنٰكِبُوْنَ کے معنی ہیں: راستے سے پھرنے والے، اعراض کرنے والے۔ كٰلِحُوْنَ کے معنی ہیں: ترش رو اور بدشکل۔ ان کے علاوہ نے کہا: مِنْ سُلٰلَةٍ سے مراد بچہ ہے اور نطفہ سلالہ ہوتا ہے، یعنی خلاصہ اور نچوڑا ہوا۔ جِنَّةٌ اور جُنُون دونوں کے معنی ایک ہیں۔ غُثَاء کے معنی ہیں: جھاگ، یعنی ہر وہ چیز جو پانی کے اوپر اٹھے اور جس سے کوئی فائدہ نہ ہو۔ يَجْئَرُوْنَ: اپنی آوازوں کو بلند کریں گے جیسا کہ گائے آواز نکالتی ہے۔ عَلٰى اَعْقٰبِكُمْ: وہ اپنی ایڑیوں کے بل واپس لوٹے۔ سٰمِرًا کا لفظ السمر سے ماخوذ ہے، اس کی جمع اَلسُّمَّار آتی ہے۔ اس مقام پر سَامِرًا جمع کے معنی دیتا ہے۔ اس کے معنی رات کو گپ شپ کرنا ہیں۔ تُسْحَرُوْنَ: تم جادو کی وجہ سے اندھے ہو چکے ہو۔

(٢٤) سُورَةُ النُّورِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 24- تفسیر سورۂ نور

﴿مِنْ خِلَٰلِهِۦ﴾ [٤٣]: مِنْ بَيْنِ أَضْعَافِ

مِنْ خِلٰلِهٖ کے معنی ہیں: بادل کے پردوں کے درمیان

السَّحَابِ. ﴿سَنَا بَرْقِهٖ﴾ وَهُوَ الضِّيَاءُ. ﴿مُذْعِنِينَ﴾ [٤٩]: يُقَالُ لِلْمُسْتَخْذِي: مُذْعِنٌ. ﴿أَشْتَاتًا﴾ [٦١] وَشَتّٰى وَشَتَاتٌ وَشَتٌّ وَّاحِدٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿سُورَةٌ أَنزَلْنَاهَا﴾ [١]: بَيَّنَّاهَا. وَقَالَ غَيْرُهُ: سُمِّيَ الْقُرْآنُ لِجَمَاعَةِ السُّوَرِ، وَسُمِّيَتِ السُّورَةُ لِأَنَّهَا مَقْطُوعَةٌ مِّنَ الْأُخْرٰى، فَلَمَّا قُرِنَ بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ سُمِّيَ قُرْآنًا - وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عِيَاضٍ الثُّمَالِيُّ: اَلْمِشْكَاةُ: اَلْكُوَّةُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ - وَقَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْءَانَهُ﴾: [القيامة: ١٧] تَأْلِيفَ بَعْضِهِ إِلٰى بَعْضٍ. ﴿فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْءَانَهُ﴾ [القيامة: ١٨]: فَإِذَا جَمَعْنَاهُ وَأَلَّفْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ، أَيْ: مَا جُمِعَ فِيهِ فَاعْمَلْ بِمَا أَمَرَكَ وَانْتَهِ عَمَّا نَهَاكَ؛ وَيُقَالُ: لَيْسَ لِشِعْرِهِ قُرْآنٌ أَيْ: تَأْلِيفٌ؛ وَسُمِّيَ الْفُرْقَانَ، لِأَنَّهُ يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ. وَيُقَالُ لِلْمَرْأَةِ: مَا قَرَأَتْ بِسَلًا قَطُّ، أَيْ: لَمْ تَجْمَعْ فِي بَطْنِهَا وَلَدًا. وَقَالَ: (فَرَّضْنَاهَا): أَنْزَلْنَا فِيهَا فَرَائِضَ مُخْتَلِفَةً، وَمَنْ قَرَأَ: ﴿فَرَضْنَاهَا﴾ يَقُولُ: فَرَضْنَا عَلَيْكُمْ وَعَلٰى مَنْ بَعْدَكُمْ.

سے۔ سَنَا بَرْقِهٖ سے مراد ضیاء، یعنی روشنی ہے۔ مُذْعِنِيْنَ: اطاعت گزار کو مذعن کہا جاتا ہے۔ اَشْتَاتاً، شَتّٰی، شَتَاتٌ اور شَتٌّ چاروں کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی متفرق۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا کے معنی ہیں: ہم نے سورت کو کھول کر بیان کر دیا ہے۔ ابن عباس کے علاوہ نے کہا: قرآن کا نام قرآن اس لیے ہے کہ یہ سورتوں کا مجموعہ ہے اور سورت کو اس لیے سورت کہا جاتا ہے کہ وہ دوسری سورت سے علیحدہ ہوتی ہے۔ جب ایک سورت کو دوسری سورت کے ساتھ ملا دیا جائے تو اس کا نام قرآن ہو جاتا ہے۔ حضرت سعد بن عیاض ثمالی نے کہا: اَلْمِشْكَاة کے معنی ہیں: روشندان، حبشی زبان میں اسے طاق کہتے ہیں جس میں چراغ رکھا جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور ہمارے ذمے اس کا جمع کرنا اور اس کا ایک دوسرے سے جوڑنا ہے۔ پھر جب ہم اس کو جوڑ دیں اور ملا دیں تو آپ اس مجموعے کی پیروی کریں''، یعنی جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اسے عمل میں لائیں اور جس سے منع کیا ہے اس سے باز رہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں: اس کے شعروں کا کوئی مجموعہ نہیں ہے۔ قرآن کو فرقان بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ حق و باطل کے درمیان فرق کرتا ہے۔ اور عورت کے متعلق کہا جاتا ہے: مَا قَرَأَتْ بِسَلًا قَطُّ ''اس نے اپنے پیٹ میں کبھی بچہ نہیں رکھا۔'' فَرَّضْنَاهَا (را کی تشدید کے ساتھ) کے معنی ہیں: ہم نے اس سورت میں مختلف احکام ومسائل نازل کیے ہیں۔ اور جس نے فَرَضْنَاهَا (را کی تخفیف کے ساتھ) پڑھا ہے اس کے نزدیک یہ معنی ہیں: ہم نے تم پر اور جو لوگ تمھارے بعد آئیں گے ان سب پر فرض کیا ہے۔

قَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا﴾ [٣١]: لَمْ يَدْرُوا لِمَا بِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ.

امام مجاہد نے کہا: أَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا ''یا ایسے بچے جو کم سنی کی وجہ سے عورتوں کے پردہ کی چیزوں کو نہیں

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: ﴿أُوْلِي ٱلْإِرْبَةِ﴾ مَنْ لَيْسَ لَهُ أَرَبٌ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَا يُهِمُّهُ إِلَّا بَطْنُهُ، وَلَا يُخَافُ عَلَى النِّسَاءِ. وَقَالَ طَاوُسٌ: هُوَ الْأَحْمَقُ الَّذِي لَا حَاجَةَ لَهُ فِي النِّسَاءِ.

سمجھتے۔" امام شعبی نے کہا: أُولِي الْإِرْبَةِ سے مراد وہ مرد ہیں جن کو عورتوں کی ضرورت نہ ہو۔ امام مجاہد نے فرمایا: اس سے مراد وہ ہے جسے صرف اپنے پیٹ بھرنے کی دھن ہو، اور یہ خطرہ نہ ہو کہ یہ عورتوں کو ہاتھ لگائے گا۔ امام طاوس نے کہا: اس سے مراد وہ بدھو ہے جسے عورتوں سے کوئی سروکار نہ ہو۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَٱلَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَٰجَهُمْ وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ شُهَدَآءُ﴾ اَلْآيَةَ [٦]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: "اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور ان کے پاس گواہ بھی نہ ہوں" کا بیان

٤٧٤٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ عُوَيْمِرًا أَتَى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ - وَكَانَ سَيِّدَ بَنِي عَجْلَانَ - فَقَالَ: كَيْفَ تَقُولُونَ فِي رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا؟ أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ؟ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ سَلْ لِي رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ، فَأَتَى عَاصِمٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسَائِلَ فَسَأَلَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَرِهَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا، قَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللهِ لَا أَنْتَهِي حَتّٰى أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ، فَجَاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! رَجُلٌ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ؟ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ أَنْزَلَ اللهُ الْقُرْآنَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ»، فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْمُلَاعَنَةِ، بِمَا سَمَّى اللهُ فِي كِتَابِهِ، فَلَاعَنَهَا، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنْ حَبَسْتُهَا فَقَدْ

[4745] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عویمر بن حارث رضی اللہ عنہ حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جو (عویمر کے) قبیلۂ بنو عجلان کے سردار تھے اور ان سے پوچھا: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو کسی غیر مرد کے ساتھ دیکھے تو تم اس بارے میں کیا کہتے ہو؟ اگر وہ اس کو مار ڈالے تو تم لوگ بھی اسے مار ڈالو گے؟ پھر وہ کیا کرے؟ آپ میرے لیے رسول اللہ ﷺ سے اس مسئلے کا حل دریافت کریں، چنانچہ حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! (اس مسئلے کا حل کیا ہے؟) رسول اللہ ﷺ نے اس قسم کے سوالات کو برا خیال کیا۔ پھر جب حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سے اپنے مسئلے کا جواب پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس قسم کے مسائل پوچھنے کو ناپسند کیا اور معیوب قرار دیا ہے۔ حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں تو رسول اللہ ﷺ سے اس مسئلے کا حل پوچھ کر رہوں گا، چنانچہ حضرت عویمر رضی اللہ عنہ خود رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو کسی غیر مرد کے ساتھ دیکھے تو کیا کرے؟ اگر اس کو مار

ظَلَمْتُهَا، فَطَلَّقَهَا.

ڈالے تو آپ بھی اس کو مار ڈالیں گے؟ پھر آخر کیا کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تیرے اور تیری بیوی کے متعلق قرآن نازل کر دیا ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے دونوں میاں بیوی کو لعان کا حکم دیا جیسا کہ قرآن مجید میں حکم نازل ہوا تھا، چنانچہ حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے لعان کیا اور کہا: اللہ کے رسول! اگر اب میں اس عورت کو رکھوں تو میں نے اس پر ظلم کیا۔ اس کے بعد حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے اسے طلاق دے دی۔

فَكَانَتْ سُنَّةً لِّمَنْ كَانَ بَعْدَهُمَا فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اُنْظُرُوا، فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ، عَظِيمَ الْأَلْيَتَيْنِ، خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ، فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُحَيْمِرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ، فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا». فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ تَصْدِيقِ عُوَيْمِرٍ، فَكَانَ - بَعْدُ - يُنْسَبُ إِلٰى أُمِّهِ. [راجع: ٤٢٣]

پھر لعان کرنے والوں میں یہی طریقہ جاری ہو گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دیکھتے رہو۔ اس عورت کو جو بچہ پیدا ہوا اگر وہ سانولا، کالی آنکھوں، بڑے سرین اور موٹی پنڈلیوں والا ہوا تو میں سمجھوں گا کہ عویمر نے اپنی بیوی کے متعلق سچ کہا تھا اور اگر بچہ گرگٹ کی طرح سرخ رنگ کا پیدا ہو تو میرے خیال کے مطابق عویمر نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی ہے۔'' پھر جب بچہ پیدا ہوا تو رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی علامات کے مطابق عویمر سچا نکلا۔ اس کے بعد وہ بچہ اپنی ماں کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔

فائدہ: اگر کوئی شخص کسی غیر عورت پر تہمت لگائے تو اس کا فیصلہ شہادتوں کی بنا پر ہو گا اور اگر اپنی بیوی پر الزام لگائے تو اس کا فیصلہ لعان کی صورت میں ہو گا جس کی صورت حسب ذیل ہے: پہلے خاوند عدالت میں یا حاکم مجاز کے سامنے چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر یہ کہے گا کہ وہ اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگانے میں سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے گا: اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ پھر بیوی خاوند کے جواب میں چار مرتبہ اللہ کی قسم اٹھا کر یہ کہہ دے کہ میرا خاوند جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے: اگر اس کا خاوند سچا ہے تو مجھ پر اللہ کا غضب نازل ہو۔ اس صورت میں وہ زنا کی سزا سے بچ جائے گی۔ اس کے بعد میاں بیوی کے درمیان ہمیشہ کے لیے جدائی ہو جائے گی اور وہ دونوں زندگی میں کبھی میاں بیوی کی زندگی نہیں گزار سکیں گے۔ قسم کھانے کے دوران میں قاضی فریقین کو اللہ سے ڈرنے اور صحیح بات کرنے کی تلقین کرتا رہے۔ اگر خاوند اپنے دعویٰ سے رک جائے تو اس پر حد قذف لگے گی اور اگر مرد کی طرف سے قسمیں اٹھانے کے بعد عورت رک جائے تو اس نے گویا اپنے جرم کا اعتراف کر لیا۔ اس صورت میں اسے رجم کیا جائے گا۔ لعان کے بعد مرد طلاق دے یا نہ دے، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ دونوں میاں بیوی میں ہمیشہ کے لیے

جدائی از خود واقع ہو جاتی ہے۔

(٢) بَابٌ: ﴿وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِن كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ﴾ [٧]

باب:2- (ارشاد باری تعالیٰ:) "خاوند، پانچویں دفعہ یوں کہے گا: اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہو" کا بیان

٤٧٤٦ - حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ رَجُلًا رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ؟ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَأَنْزَلَ اللهُ فِيهِمَا مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ مِنَ التَّلَاعُنِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ قُضِيَ فِيكَ وَفِي امْرَأَتِكَ»، قَالَ: فَتَلَاعَنَا وَأَنَا شَاهِدٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَفَارَقَهَا، فَكَانَتْ سُنَّةً أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ، وَكَانَتْ حَامِلًا فَأَنْكَرَ حَمْلَهَا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَيْهَا. ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمِيرَاثِ أَنْ يَرِثَهَا وَتَرِثَ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللهُ لَهَا.

[راجع: ٤٢٣]

[4746] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! بتائیں اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو اپنی بیوی کے ہمراہ مصروف کار دیکھے تو کیا وہ اسے قتل کر دے؟ اس صورت میں آپ اسے بھی (قصاص میں) قتل کر دیں گے؟ یا پھر وہ کیا کرے؟ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق لعان کا حکم نازل فرمایا جو قرآن میں ذکر کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: "تمھارے اور تمھاری بیوی کے متعلق فیصلہ ہو چکا ہے۔" چنانچہ ان دونوں نے لعان کیا۔ میں اس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا۔ آپ نے اس عورت کو اس سے علیحدہ کر دیا۔ اب یہی طریقہ رائج ہو گیا کہ لعان کرنے والوں کے درمیان علیحدگی کر دی جائے۔ وہ عورت حاملہ تھی۔ مرد نے اس حمل کا انکار کر دیا تو اس کا بیٹا ماں کی طرف منسوب ہو کر پکارا جاتا تھا۔ پھر وارثت کے متعلق یہ طریقہ جاری ہوا کہ وہ لڑکا اپنی ماں کا وارث بنے گا اور ماں اس کی وارث بنے گی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مقرر فرمایا ہے۔

فائدہ: لعان کے بعد مرد، عورت سے حق مہر یا دیگر اخراجات کی واپسی کا مطالبہ نہیں کر سکتا، نیز دوران عدت میں عورت کا نان ونفقہ یا رہائش وغیرہ مرد کے ذمہ نہ ہوگی۔ پیدا ہونے والا بچہ ماں کی طرف منسوب ہوگا، زانی یا خاوند کی طرف اسے منسوب نہیں کیا جائے گا۔

(٣) بَابٌ: ﴿وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ﴾ الْآيَةَ [٨]

باب:3- (ارشاد باری تعالیٰ:) "اور اس عورت سے یہ بات سزا دور کر دے گی......" کا بیان

٤٧٤٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْبَيِّنَةَ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ»، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ؟ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «اَلْبَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ»، فَقَالَ هِلَالٌ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ اللهُ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ. فَنَزَلَ جِبْرِيلُ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ ﴿وَٱلَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَٰجَهُمْ﴾ فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ ﴿إِن كَانَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ﴾ [٦] فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا، فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟» ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ، فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَّفُوهَا وَقَالُوا: إِنَّهَا مُوجِبَةٌ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ: لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَبْصِرُوهَا، فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ، سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ، خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ، فَهُوَ لِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ». فَجَاءَتْ بِهِ كَذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ».

[راجع: ٢٦٧١]

[4747] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ ؓ نے نبی ﷺ کے سامنے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ بدکاری کی تہمت لگائی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس پر گواہ لاؤ بصورت دیگر تمھاری پشت پر حد قذف پڑے گی۔'' حضرت ہلال ؓ نے جواب دیا: اللہ کے رسول! اگر ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو کسی دوسرے کے ساتھ بدکاری کرتے دیکھے تو کیا وہ گواہ ڈھونڈتا پھرے؟ لیکن نبی ﷺ یہی فرماتے رہے: ''گواہ لاؤ ورنہ حد قذف پڑے گی۔'' حضرت ہلال ؓ نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! میں اس معاملے میں حق بجانب ہوں اور اللہ تعالیٰ اس کے متعلق ضرور کوئی ایسا حکم نازل کرے گا جس سے میری پشت سزا سے بری ہو جائے گی۔ اس دوران میں حضرت جبرئیل ؑ اترے اور یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ ..... اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ﴾۔ جب وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو نبی ﷺ نے حضرت ہلال ؓ کی بیوی کو بلا بھیجا۔ حضرت ہلال ؓ آئے اور پہلے انھوں نے گواہی دی جبکہ نبی ﷺ ساتھ ساتھ فرما رہے تھے: ''دیکھو، تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے تو کیا وہ توبہ کرنے پر تیار نہیں ہے؟'' اس کے بعد ان کی بیوی کھڑی ہوئی، اس نے بھی چار گواہیاں دے دیں۔ جب پانچویں گواہی کا وقت آیا تو لوگوں نے اسے ٹھہرایا اور سمجھایا کہ پانچویں گواہی تمھیں سزا میں مبتلا کر دے گی۔ حضرت ابن عباس ؓ کہتے ہیں کہ عورت یہ بات سن کر ذرا جھجکی اور رکی۔ ہم سمجھے کہ وہ اپنا بیان واپس لے لے گی مگر وہ کہنے لگی کہ میں اپنی قوم کو تمام عمر کے لیے رسوا نہیں کرنا چاہتی، پھر اس نے پانچویں گواہی بھی دے دی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دیکھتے رہو اگر اس عورت

کے ہاں کالی آنکھوں، موٹے سرین اور فربہ پنڈلیوں والا بچہ پیدا ہوا تو وہ شریک بن سحماء کے نطفہ ہی سے ہوگا۔" چنانچہ اس عورت کے ہاں اسی صورت کا بچہ پیدا ہوا۔ اس وقت نبی ﷺ نے فرمایا: "اگر اللہ کا حکم (لعان) نازل نہ ہوا ہوتا تو میں اس عورت کو ٹھیک ٹھیک سزا دیتا۔"

(٤) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَٱلْخَٰمِسَةَ أَنَّ غَضَبَ ٱللَّهِ عَلَيْهَآ إِن كَانَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ﴾ [٩]

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: "عورت پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ مجھ پر اللہ کا غضب نازل ہو اگر وہ مرد سچا ہے" کا بیان

٤٧٤٨ - حَدَّثَنِي مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عَمِّي الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ - وَقَدْ سَمِعَ مِنْهُ - عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا رَمٰى امْرَأَتَهُ فَانْتَفٰى مِنْ وَلَدِهَا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَتَلَاعَنَا كَمَا قَالَ اللهُ، ثُمَّ قَضٰى بِالْوَلَدِ لِلْمَرْأَةِ وَفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ.

[انظر: ٥٣٠٦، ٥٣١٣، ٥٣١٤، ٥٣١٥، ٦٧٤٨]

[4748] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اپنی بیوی پر تہمت لگائی اور کہا کہ عورت کا حمل میرا نہیں ہے تو رسول اللہ ﷺ نے دونوں میاں بیوی کو لعان کرنے کا حکم دیا، چنانچہ انھوں نے اللہ کے حکم کے مطابق لعان کیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے بچے کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ وہ عورت ہی کا ہو گا اور لعان کرنے والے دونوں میاں بیوی میں علیحدگی کروا دی۔

(٥) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ جَآءُو بِٱلْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ﴾ الْآيَةَ [١١]

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: "بے شک جو لوگ جھوٹ (بہتان) گھڑ لائے وہ تمھی میں سے ایک ٹولہ ہے" کا بیان

﴿أَفَّاكٍ﴾: كَذَّابٌ.

اَفّاك: بہت بڑے جھوٹے کو کہتے ہیں۔

٤٧٤٩ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ﴿وَٱلَّذِى تَوَلَّىٰ كِبْرَهُۥ﴾ قَالَتْ: عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ. [راجع: ٢٥٩٣]

[4749] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ کے متعلق فرمایا: اس سے مراد عبداللہ بن ابی ابن سلول ہے (جس نے اس بہتان طرازی میں سب سے بڑھ کر حصہ لیا تھا)۔

(٦) بَابٌ: ﴿لَوْلَآ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ ٱلْمُؤْمِنُونَ وَٱلْمُؤْمِنَـٰتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿ٱلْكَـٰذِبُونَ﴾ [١٢، ١٣]

باب:6- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جب تم نے یہ (بری بات) سنی تو اہل ایمان مرد اور اہل ایمان خواتین نے اپنے دل میں اچھی بات کیوں نہ سوچی..... جھوٹے ہیں'' کا بیان

٤٧٥٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَّعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا، فَبَرَّأَهَا اللهُ مِمَّا قَالُوا، وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيثِ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا، وَّإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعٰى لَهُ مِنْ بَعْضٍ، اَلَّذِي حَدَّثَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّخْرُجَ أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَهُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِي، فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ، فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيهِ، فَسِرْنَا حَتّٰى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَافِلِينَ، آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ، فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتّٰى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ، فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِي، فَإِذَا عِقْدٌ لِّي مِنْ جَزْعِ أَظْفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ، فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي

[4750] حضرت ابن شہاب سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھ سے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیّب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کا واقعہ بیان کیا جبکہ تہمت لگانے والوں نے ان کے متعلق افواہ اڑائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس تہمت سے پاک قرار دیا تھا۔ ان تمام حضرات نے حدیث کا ایک ایک ٹکڑا مجھ سے بیان کیا اور ان حضرات میں سے ایک کا بیان دوسرے کے بیان کی تصدیق کرتا ہے۔ اگرچہ ان میں سے کچھ حضرات کو دوسروں کے مقابلے میں حدیث زیادہ بہتر طریقے سے یاد تھی۔ حضرت عروہ بن زبیر نے مجھے حضرت عائشہ ؓ کے حوالے سے اس طرح بیان کیا کہ نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کسی سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کو اپنے ساتھ لے جانے کے لیے قرعہ اندازی کرتے۔ جس کا نام نکل آتا رسول اللہ ﷺ اسے اپنے ساتھ لے جاتے، چنانچہ آپ ﷺ نے ایک غزوے میں جانے کے لیے قرعہ اندازی کی تو قرعہ میرے نام نکل آیا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوگئی اور یہ واقعہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے۔ میں ایک ہودج میں سوار ہوتی اور جب اترتی تو ہودج سمیت اتاری جاتی۔ ہم اس طرح سفر کرتے رہے حتی کہ رسول اللہ ﷺ اس غزوے سے فارغ ہوکر

وَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ، وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يَرْحَلُونَ لِي، فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلٰى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ رَكِبْتُ، وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنِّي فِيهِ، وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَّمْ يُثْقِلْهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ، فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَفَعُوهُ، وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ، فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا، فَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا داعٍ وَّلَا مُجِيبٌ فَأَمَمْتُ مَنْزِلِيَ الَّذِي كُنْتُ بِهِ، وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ، وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْجَيْشِ، فَأَدْلَجَ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأٰى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَّائِمٍ، فَأَتَانِي فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي، وَكَانَ يَرَانِي قَبْلَ الْحِجَابِ، فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي، وَاللّٰهِ مَا كَلَّمَنِي كَلِمَةً وَّلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ، حَتّٰى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلٰى يَدَيْهَا فَرَكِبْتُهَا، فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِيَ الرَّاحِلَةَ حَتّٰى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَمَا نَزَلُوا مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ، وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى الْإِفْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُولَ، فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْتُ شَهْرًا، وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ وَلَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ، وَهُوَ يَرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ

لوٹے تو ہم لوگ مدینہ طیبہ کے نزدیک آ پہنچے۔ ایک رات (پڑاؤ کے بعد) جب کوچ کا حکم ہوا تو میں اٹھی اور پیدل چل کر لشکر سے پار نکل گئی۔ جب حاجت سے فارغ ہو کر لشکر کی طرف آنے لگی تو مجھے معلوم ہوا کہ میرا اظفار کے نگینوں کا ہار ٹوٹ کر کہیں گر گیا ہے۔ میں اسے ڈھونڈنے لگی اور اسے ڈھونڈنے میں دیر لگ گئی۔ اتنے میں وہ لوگ جو میرا ہودج اٹھا کر اونٹ پر لادا کرتے تھے انھوں نے ہودج اٹھایا اور اونٹ پر رکھ دیا۔ انھوں نے یہ سمجھا کہ میں ہودج میں ہوں کیونکہ اس وقت عورتیں ہلکی پھلکی ہوتی تھیں، پُر گوشت اور بھاری بھرکم نہ ہوتی تھیں، اس لیے کہ وہ کھانا تھوڑا کھایا کرتی تھیں، لہٰذا ان لوگوں نے جب ہودج (کجاوہ) اٹھایا تو ہلکے پن میں انھیں کوئی اجنبیت محسوس نہ ہوئی۔ اس کے علاوہ میں اس وقت یوں بھی کم عمر لڑکی تھی۔ خیر وہ ہودج اونٹ پر لاد کر چل دیے۔ لشکر کے روانہ ہونے کے بعد میرا ہار مجھے مل گیا تو میں اس ٹھکانے کی طرف چلی گئی جہاں رات کے وقت اترے تھے، دیکھا تو وہاں نہ کوئی پکارنے والا تھا اور نہ کوئی جواب دینے والا، یعنی سب جا چکے تھے۔ میں نے اپنی اسی جگہ کا ارادہ کیا جہاں میں پہلے تھی۔ مجھے یقین تھا کہ جب وہ لوگ مجھے نہ پائیں گے تو اسی جگہ تلاش کرنے آئیں گے۔ میں وہاں بیٹھی رہی۔ نیند نے غلبہ کیا تو میں سو گئی۔ لشکر کے پیچھے پیچھے حضرت صفوان بن معطل سلمی ذکوانی ؓ مقرر تھے۔ وہ پچھلی رات چلے اور صبح کے وقت میرے ٹھکانے کے قریب پہنچے۔ انھوں نے دور سے کسی انسان کو سوتے ہوئے دیکھا۔ پھر جب میرے قریب آئے تو مجھے پہچان لیا کیونکہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے انھوں نے مجھے دیکھا تھا۔ جب انھوں نے مجھے پہچان کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ پڑھا

أَرٰى مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي، إِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ: «كَيْفَ تِيكُمْ؟» ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَذَاكَ الَّذِي يَرِيبُنِي وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتّٰى خَرَجْتُ بَعْدَمَا نَقَهْتُ، فَخَرَجَتْ مَعِيَ أُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ - وَهُوَ مُتَبَرَّزُنَا - وَكُنَّا لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلٰى لَيْلٍ وَّذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ تُتَّخَذَ الْكُنُفُ قَرِيبًا مِّنْ بُيُوتِنَا، وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي التَّبَرُّزِ قِبَلَ الْغَائِطِ، فَكُنَّا نَتَأَذّٰى بِالْكُنُفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوتِنَا، فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ، - وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي رُهْمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَّأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ - فَأَقْبَلْتُ، أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَيْتِي، وَقَدْ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا فَعَثُرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ لَهَا: بِئْسَ مَا قُلْتِ، أَتَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا؟ قَالَتْ: أَيْ هَنْتَاهُ! أَوَ لَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: وَمَا قَالَ؟ قَالَتْ فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ فَازْدَدْتُّ مَرَضًا عَلٰى مَرَضِي، قَالَتْ: فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلٰى بَيْتِي وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ - تَعْنِي سَلَّمَ - ثُمَّ قَالَ: «كَيْفَ تِيكُمْ؟» فَقُلْتُ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ؟ قَالَتْ: وَأَنَا حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا، قَالَتْ: فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجِئْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِأُمِّي: يَا أُمَّتَاهْ! مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ؟ قَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ! هَوِّنِي عَلَيْكِ، فَوَاللهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا أَكْثَرْنَ عَلَيْهَا، قَالَتْ:

تو میں بیدار ہو گئی اور اپنی چادر سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا۔ اللہ کی قسم! انھوں نے نہ مجھ سے کوئی بات کی اور نہ میں نے اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ کے علاوہ کوئی اور بات سنی۔ انھوں نے اپنی سواری بٹھائی اور اس کا پاؤں اپنے پاؤں سے دبائے رکھا تو میں اس پر سوار ہو گئی۔ وہ پیدل چلتے رہے اور اپنی اونٹنی کو چلاتے رہے یہاں تک کہ ہم لشکر سے اس وقت جا ملے جب وہ عین دوپہر کے وقت گرمی کی شدت کی وجہ سے اترے ہوئے تھے، چنانچہ جن لوگوں کی قسمت میں تباہی لکھی تھی وہ تباہ ہوئے۔ اس تہمت کو سب سے زیادہ پھیلانے والا عبداللہ بن ابی ابن سلول تھا۔ خیر ہم لوگ مدینہ طیبہ پہنچے تو وہاں پہنچ کر میں بیمار ہو گئی اور مہینہ بھر بیمار رہی۔ اس عرصے میں لوگ تہمت لگانے والوں کی باتوں کا چرچا کرتے رہے لیکن مجھے اس تہمت کے متعلق کوئی خبر نہ ہوئی، البتہ ایک معاملے سے مجھے شبہ سا ہوتا تھا کہ میں اس بیماری میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اس لطف و محبت کا اظہار نہیں دیکھتی تھی جو سابقہ علالت کے دنوں میں دیکھ چکی تھی۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لاتے، سلام کرتے اور صرف اتنا پوچھ لیتے کہ ''تم کیسی ہو؟'' پھر واپس چلے جاتے۔ اس رویے سے مجھے کچھ شک تو پڑتا مگر کسی بری بات کی خبر نہ تھی۔ ایک دن بیماری سے افاقہ کے بعد میں باہر نکلی جبکہ نقاہت بدستور باقی تھی۔ میرے ہمراہ حضرت ام مسطح بھی نکلیں۔ ہم مناصع کی طرف گئے۔ ہم لوگ قضائے حاجت کے لیے وہیں جایا کرتے تھے۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب ہم نے اپنے گھروں کے نزدیک بیت الخلاء نہیں بنائے تھے بلکہ اگلے زمانے کے عربوں کی طرح رفع حاجت کے لیے جنگل جایا کرتے تھے کیونکہ گھروں کے نزدیک بیت الخلاء بنانے سے ان کی بدبو ہمیں تکلیف

فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللهِ، أَوَلَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهٰذَا؟ قَالَتْ: فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَّلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، حَتّٰى أَصْبَحْتُ أَبْكِي، فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَّأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَأْمِرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ، قَالَتْ: فَأَمَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَشَارَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ، وَبِالَّذِي يَعْلَمُ لَهُمْ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَهْلَكَ وَمَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا، وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَمْ يُضَيِّقِ اللهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ، وَّإِنْ تَسْأَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ، قَالَتْ: فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بَرِيرَةَ: فَقَالَ: «أَيْ بَرِيرَةُ! هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَّرِيبُكِ؟» قَالَتْ بَرِيرَةُ: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا سِوٰى أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا، فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ.

دیتی۔ خیر میں اور ام مسطح قضائے حاجت کے لیے روانہ ہو گئیں، وہ ابورہم بن عبد مناف کی صاحبزادی تھیں اور اس کی ماں صخر بن عامر کی دختر تھیں جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں۔ حضرت مسطح بن اثاثہ اس کا بیٹا تھا۔ پھر میں اور ام مسطح دونوں قضائے حاجت کے بعد جب گھر واپس آنے لگیں تو ام مسطح کا پاؤں ان کی چادر میں الجھ کر پھسل گیا۔ اس پر ان کی زبان سے یہ الفاظ نکلے: مسطح ہلاک ہوا۔ میں نے انھیں کہا: آپ نے بری بات کہی ہے۔ کیا تم ایسے شخص کو کوستی ہو جو غزوۂ بدر میں شریک تھا؟ وہ کہنے لگی: اے بھولی لڑکی! کیا تم نے وہ کچھ بھی سنا ہے جو اس نے کہا ہے؟ میں نے کہا: اس نے کیا کہا ہے؟ تب انھوں نے تہمت لگانے والوں کی باتیں مجھ سے بیان کیں۔ یہ سننے کے بعد میری بیماری میں مزید اضافہ ہو گیا۔ جب میں گھر گئی تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور سلام کر کے پوچھا: ''اب کیسی ہو؟'' میں نے عرض کی: آپ مجھے میرے والدین کے ہاں جانے کی اجازت دیتے ہیں؟ میرا مقصد صرف یہ تھا کہ والدین سے اس خبر کی تصدیق کروں۔ الغرض رسول اللہ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی تو میں اپنے والدین کے پاس آ گئی۔ میں نے اپنی ماں سے کہا: امی! یہ لوگ کس طرح کی باتیں کر رہے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: بیٹی، صبر کرو، اللہ کی قسم! اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب کسی مرد کے پاس کوئی خوبصورت عورت ہوتی ہے اور وہ اس سے محبت کرتا ہے اور اس کی سوکنیں بھی ہوں تو سوکنیں بہت کچھ کرتی رہتی ہیں۔ میں نے کہا: سبحان اللہ! لوگوں نے اس کا چرچا بھی کر دیا ہے؟ چنانچہ میں ساری رات روتی رہی، صبح ہو گئی مگر نہ میرے آنسو تھمتے تھے اور نہ مجھے نیند آتی تھی، صبح تک میں روتی ہی رہی۔ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلایا کیونکہ اس معاملے میں آپ پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی اور آپ اس سلسلے میں ان سے مشورہ لینا چاہتے تھے کہ میں اپنی اہلیہ کو ساتھ رکھوں یا طلاق دے دوں، چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہی مشورہ دیا جو وہ جانتے تھے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایسی ناپاک باتوں سے پاک ہے۔ اس کے علاوہ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے کس قدر تعلق خاطر ہے۔ انھوں نے صاف صاف کہا: اللہ کے رسول! ہمیں آپ کی اہلیہ کے بارے میں خیر و بھلائی کے علاوہ کسی چیز کا علم نہیں۔ البتہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپ پر کوئی تنگی نہیں کی۔ عورتیں ان کے علاوہ اور بہت ہیں۔ اگر آپ اس سلسلے میں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سے پوچھیں تو وہ آپ کو ٹھیک ٹھیک بتا دے گی، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور اس سے پوچھا: ''بریرہ! کیا تم نے کوئی ایسی بات دیکھی ہے جس سے تمھیں کوئی شبہ گزرا ہو؟'' حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا: نہیں، مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! میں نے ان میں کوئی ایسی بات نہیں پائی جس کی بنیاد پر میں کوئی عیب لگا سکوں۔ ہاں ایک بات ضرور ہے کہ وہ کم عمر لڑکی ہے، اپنے گھر والوں کے لیے آٹا گوندھ کر سو جاتی ہے اتنے میں گھر کی بکری آتی ہے اور آٹا کھا جاتی ہے۔

فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاسْتَعْذَرَ يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيِّ ابْنِ سَلُولَ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: "يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ! مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي؟ فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا، وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن ابی کے خلاف آپ نے مدد چاہتے ہوئے فرمایا: ''مسلمانو! ایک ایسے شخص کے خلاف میری کون مدد کرتا ہے جس کی اذیت رسانی اب میرے اہل خانہ تک پہنچ گئی ہے؟ اللہ کی قسم! میں اپنی اہلیہ کے بارے میں خیر کے علاوہ کچھ نہیں جانتا اور یہ لوگ جس شخص کا نام لے رہے ہیں، اس

إِلَّا خَيْرًا، وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي». فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَا أَعْذِرُكَ مِنْهُ، إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ، وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ، قَالَتْ: فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ، وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَّلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدٍ: كَذَبْتَ، لَعَمْرُ اللهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلٰى قَتْلِهِ. فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ - وَّهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ - فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللهِ لَنَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ، فَتَثَاوَرَ الْحَيَّانِ: الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ، حَتّٰى هَمُّوا أَنْ يَّقْتَتِلُوا، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوا وَسَكَتَ، قَالَتْ: فَمَكَثْتُ يَوْمِي ذٰلِكَ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَّلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، قَالَتْ: فَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا، لَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ وَّلَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ، يَظُنَّانِ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي، قَالَتْ: فَبَيْنَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَأَذِنْتُ لَهَا، فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي، قَالَتْ: فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ، قَالَتْ: وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ مَا قِيلَ قَبْلَهَا، وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَّا يُوحٰى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي، قَالَتْ: فَتَشَهَّدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ جَلَسَ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، يَا عَائِشَةُ! فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا، فَإِنْ

کے متعلق بھی میں خیر کے علاوہ کچھ نہیں جانتا۔ وہ جب بھی میرے گھر گئے ہیں تو میرے ساتھ ہی گئے ہیں۔" یہ سن کر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: میں اس کے خلاف آپ کی مدد کرتا ہوں۔ اگر یہ اوس قبیلے کا ہے تو میں ابھی اس کی گردن اڑا دیتا ہوں اور اگر وہ ہمارے بھائیوں، یعنی قبیلۂ خزرج کا ہے تو آپ ہمیں جو حکم دیں گے ہم اس کی تعمیل کریں گے۔ اس کے بعد حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ وہ قبیلہ خزرج کے سردار تھے۔ وہ ایک نیک سیرت آدمی تھے مگر آج ان پر قومی حمیت غالب آ گئی۔ کہنے لگے: اے سعد بن معاذ! اللہ کی قسم! تم نے غلط کہا ہے۔ تم اسے قتل نہیں کر سکتے اور نہ تجھ میں اسے قتل کرنے کی ہمت ہے۔ اس دوران میں حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے جو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی تھے، وہ حضرت سعد بن عبادہ سے کہنے لگے: اللہ کی قسم! تجھے غلط فہمی ہوئی ہے، ہم اسے ضرور قتل کریں گے۔ کیا تو بھی منافق ہو گیا ہے جو منافقین کی طرف داری کرتا ہے۔ اتنے میں دونوں قبیلے اٹھ کھڑے ہوئے اور نوبت آپس میں قتل و قتال تک پہنچ گئی۔ رسول اللہ ﷺ ابھی منبر ہی پر تھے، آپ لوگوں کو خاموش کراتے رہے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے۔ جب وہ خاموش ہوئے تو آپ بھی خاموش ہو گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرا وہ دن بھی رونے میں گزرا اور میں مسلسل دو دن سے رو رہی تھی، نہ میرے آنسو تھمتے تھے اور نہ نیند ہی آتی تھی۔ میرے والدین سوچنے لگے کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا۔ پھر ایسا ہوا کہ میرے والدین میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے جبکہ میں روئے جا رہی تھی کہ اس دوران میں قبیلۂ انصار کی ایک عورت نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ میں نے اسے اجازت دے دی

كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللهُ، وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ، فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ثُمَّ تَابَ إِلَى اللهِ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ».

تو وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگی۔ اسی حالت میں رسول اللہ ﷺ اندر تشریف لائے۔ آپ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ قبل ازیں جب سے مجھ پر تہمت لگی تھی، آپ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے۔ آپ نے مہینہ بھر اس معاملے کے متعلق انتظار کیا، آپ پر میرے متعلق کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے میرے پاس بیٹھنے کے بعد خطبہ پڑھا، پھر فرمایا: ''عائشہ! تیرے متعلق مجھے اس طرح کی خبریں ملی ہیں، اگر تم بے گناہ ہو تو اللہ تعالیٰ تمھاری براءت (اور پاک دامنی) خود بیان فرما دے گا لیکن اگر تم سے غلطی کی بنا پر کوئی گناہ ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرو کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اقرار کر لیتا ہے، پھر اللہ سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔''

قَالَتْ: فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً، فَقُلْتُ لِأَبِي: أَجِبْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِيمَا قَالَ، قَالَ: وَاللهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ لِأُمِّي: أَجِيبِي رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَتْ: مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَتْ: قُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِّنَ الْقُرْآنِ: إِنِّي وَاللهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَقَدْ سَمِعْتُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ، فَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ: إِنِّي بَرِيئَةٌ، وَّاللهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ، لَّا تُصَدِّقُونَنِي بِذٰلِكَ، وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَاللهُ يَعْلَمُ أَنِّي مِنْهُ بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّي، وَاللهِ مَا أَجِدُ لَكُمْ مَثَلًا إِلَّا قَوْلَ أَبِي يُوسُفَ قَالَ: ﴿فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا

وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی گفتگو ختم کر چکے تو یکبارگی میرے آنسو تھم گئے یہاں تک کہ ایک قطرہ بھی میری آنکھوں میں باقی نہ رہا۔ میں نے اپنے والد گرامی سے عرض کی: آپ رسول اللہ ﷺ کو ان کی بات کا جواب دیں۔ انھوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میں آپ کو اس سلسلے میں کیا کہوں؟ پھر میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے عرض کی: آپ رسول اللہ ﷺ کو (میری طرف سے) جواب دیں تو انھوں نے بھی یہی کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو کیا عرض کروں۔ آخر کار میں خود ہی بول اٹھی، میں اس وقت ایک نوعمر لڑکی تھی، میں نے بہت زیادہ قرآن بھی نہیں پڑھا تھا، میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں اس قدر تو جانتی ہوں کہ میرے متعلق آپ حضرات نے جو کچھ سنا ہے وہ آپ کے دل و دماغ پر جم گیا ہے اور آپ لوگ اسے صحیح سمجھنے لگے ہیں۔ اب اگر میں یہ

تَصِفُونَ﴾ [يوسف:١٨] قَالَتْ: ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ عَلٰى فِرَاشِي، قَالَتْ: وَأَنَا حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ، وَأَنَّ اللهَ مُبَرِّئِي بِبَرَاءَتِي، وَلٰكِنْ وَاللهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللهَ مُنْزِلٌ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلٰى، وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلٰى، وَلٰكِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللهُ بِهِ، . قَالَتْ: فَوَاللهِ مَا رَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتّٰى أُنْزِلَ عَلَيْهِ، فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ، حَتّٰى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ، وَهُوَ فِي يَوْمٍ شَاتٍ، مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي يُنْزَلُ عَلَيْهِ، قَالَتْ: فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ سُرِّيَ عَنْهُ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَكَانَ أَوَّلُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا: «يَا عَائِشَةُ! أَمَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ بَرَّأَكِ». فَقَالَتْ أُمِّي: قُومِي إِلَيْهِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَاللهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ جَآءُو بِٱلْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ﴾ اَلْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا [١١-٢٠]. فَلَمَّا أَنْزَلَ اللهُ فِي بَرَاءَتِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ - وَاللهِ لَا أُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿وَلَا يَأْتَلِ أُوْلُوا ٱلْفَضْلِ مِنكُمْ وَٱلسَّعَةِ أَن يُؤْتُوٓا۟ أُوْلِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينَ وَٱلْمُهَٰجِرِينَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُوا۟ وَلْيَصْفَحُوٓا۟ ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ ٱللَّهُ لَكُمْ ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [٢٢]

کہوں کہ میں بے گناہ ہوں......اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں......تو بھی آپ لوگ مجھے سچا نہیں سمجھیں گے اور اگر میں گناہ کا اقرار کرلوں...... اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے پاک ہوں......تو آپ لوگ گناہ کے اقرار میں مجھے سچا خیال کریں گے۔ اللہ کی قسم! میں اپنی اور تمھاری مثال ایسی ہی سمجھتی ہوں جیسے سیدنا یوسف علیہ السلام کے والد کی تھی، انھوں نے جو کچھ کہا تھا میں بھی وہی کچھ کہتی ہوں: ''اب صبر کرنا ہی بہتر ہے اور تمھاری باتوں پر اللہ میری مدد کرنے والا ہے۔'' پھر میں نے اپنا رخ دوسری طرف کرلیا اور اپنے بستر پر لیٹ گئی۔ مجھے پورا یقین تھا کہ میں بے گناہ ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور میری براءت کرے گا، لیکن اللہ کی قسم! مجھے اس بات کا وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں ایسی آیات نازل فرمائے گا جو ہمیشہ پڑھی جائیں گی۔ میں اپنی شان اس سے بہت کم تر سمجھتی تھی۔ ہاں، مجھے یہ امید ضرور تھی کہ رسول اللہ ﷺ کوئی ایسا خواب دیکھیں گے جس سے آپ پر میری بے گناہی واضح ہوجائے گی۔ پھر اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ ابھی اپنی مجلس میں تشریف فرما تھے اور گھر والوں میں سے بھی کوئی باہر نہیں نکلا تھا کہ آپ پر وحی کا نزول شروع ہوا اور وہی کیفیت طاری ہوئی جو نزول کے وقت آپ پر طاری ہوتی تھی، یعنی آپ پسینے سے شرابور ہو گئے اور پسینہ موتیوں کی طرح آپ کے بدن سے ٹپکنے لگا، حالانکہ وہ دن سخت سردی کا تھا۔ یہ کیفیت آپ پر وحی کی شدت کی بنا پر طاری ہوتی تھی۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ سے وحی ختم ہوئی تو آپ خوشی کی وجہ سے مسکرا رہے تھے۔ سب سے پہلا کلمہ جو آپ کی زبان سے نکلا: وہ یہ تھا: ''عائشہ! اللہ تعالیٰ نے تمھیں بری کردیا ہے۔'' میری والدہ نے کہا: اٹھو اور رسول اللہ ﷺ کا شکریہ ادا کرو۔ میں نے

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: بَلَى وَاللهِ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللهُ لِي، فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: وَاللهِ لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا. قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْأَلُ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي، فَقَالَ: «يَا زَيْنَبُ! مَاذَا عَلِمْتِ أَوْ رَأَيْتِ؟» فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي، مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا. قَالَتْ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَعَصَمَهَا اللهُ بِالْوَرَعِ، وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا، فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْإِفْكِ. [راجع: ٢٥٩٣]

کہا: اللہ کی قسم! میں نہیں اٹھوں گی۔ میں تو صرف اللہ عزوجل کا شکریہ ادا کروں گی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ﴾ آخر تک دس آیتیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے میری براءت میں یہ آیات نازل کر دیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے، جو محتاجی اور رشتے داری کی وجہ سے حضرت مسطح کی مدد کیا کرتے تھے اور اس کے اخراجات برداشت کرتے تھے، ان کے متعلق فرمایا: اللہ کی قسم! اب میں مسطح پر کبھی کچھ بھی خرچ نہیں کروں گا جبکہ اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق ایسی ایسی باتیں کی ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ''تم میں سے جو بزرگی اور کشادگی والے ہیں انھیں اپنے قرابت داروں، مساکین اور مہاجرین کو فی سبیل اللہ دینے سے قسم نہیں کھا لینی چاہیے بلکہ انھیں معاف کر دینا چاہیے اور ان سے درگزر کر لینا چاہیے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمھارے قصور معاف فرما دے؟ اور اللہ غفور رحیم ہے۔'' یہ آیت سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! مجھے یہ پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے۔ پھر وہ حضرت مسطح رضی اللہ عنہ پر اسی طرح خرچ فرمانے لگے جس طرح پہلے خرچ کیا کرتے تھے۔ (ان سے پہلے والا حسن سلوک کرنے لگے) اور فرمایا: اللہ کی قسم! جب تک مسطح زندہ رہا میں یہ معمول بند نہیں کروں گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس زمانۂ تہمت میں رسول اللہ ﷺ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے میرا حال پوچھتے: ''زینب تم عائشہ کو کیسی سمجھتی ہو اور تم نے کیا دیکھا ہے؟'' انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں اپنے کان اور آنکھ کی خوب احتیاط رکھتی ہوں، میں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اچھا ہی خیال کرتی ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

ازواج مطہرات میں سے وہی ایک تھیں جو میرا مقابلہ کرتی تھیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی پرہیز گاری کی وجہ سے انھیں تہمت لگانے سے محفوظ رکھا لیکن ان کی بہن حضرت حمنہ بنت جحش ان کے لیے جوش میں آئیں اور تہمت لگانے والوں کے ساتھ وہ بھی ہلاک ہوئیں۔

(٧) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُۥ فِي ٱلدُّنْيَا وَٱلْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَآ أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ [١٤]

باب: 7- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور اگر تم پر دنیا و آخرت میں اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو جن باتوں میں تم پڑ گئے تھے اس کی پاداش میں تمھیں بہت بڑا عذاب آلیتا'' کا بیان

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿تَلَقَّوْنَهُ﴾ [١٥]: يَرْوِيهِ بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ. ﴿تُفِيضُونَ﴾ [يونس: ٦١ والأحقاف: ٨] تَقُولُونَ.

امام مجاہد نے کہا: تَلَقَّوْنَهٗ کے معنی ہیں: تم ایک دوسرے سے اس بات کو نقل کرنے لگے۔ تُفِيضُوْنَ کے معنی ہیں: تَقُوْلُوْنَ، یعنی باتیں کرنے لگے۔

٤٧٥١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ أُمِّ رُومَانَ أُمِّ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا رُمِيَتْ عَائِشَةُ خَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا. [راجع: ٣٣٨٨]

[4751] حضرت ام رومان ؓ جو حضرت عائشہ ؓ کی والدہ ماجدہ ہیں، بیان کرتی ہیں کہ جب سیدہ عائشہ ؓ پر تہمت لگائی گئی تو وہ بے ہوش ہو کر گر پڑی تھیں۔

(٨) بَابٌ: ﴿إِذْ تَلَقَّوْنَهُۥ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُم مَّا لَيْسَ لَكُم بِهِۦ عِلْمٌ﴾ اَلْآيَةَ [١٥]

باب: 8- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جب تم اپنی زبانوں سے اس واقعے کا ایک دوسرے سے ذکر کرتے تھے اور تم اپنے منہ سے وہ کچھ کہہ رہے تھے جس کے متعلق تمھیں کچھ علم نہ تھا'' کا بیان

٤٧٥٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ: قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقْرَأُ: (إِذْ تَلِقُونَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ). [راجع: ٤١٤٤]

[4752] حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ ؓ سے سنا، وہ مذکورہ بالا آیت اس طرح پڑھ رہی تھیں: (اِذْ تَلِقُوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ)

فائدہ: حضرت عائشہ ؓ سے وَلَقَ يَلِقُ باب سے لام کے کسرہ اور قاف کی (تشدید کے بجائے) تخفیف کے ساتھ منقول ہے جس کے معنی جھوٹ بولنا ہیں، جب کہ مشہور قراءت لام کے فتحہ اور قاف مشدد کے ساتھ ہے۔ اس کے معنی ہیں: منہ در منہ بات نقل کرنا۔

بَابٌ: ﴿وَلَوْلَآ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَّا يَكُونُ لَنَآ أَن نَّتَكَلَّمَ بِهَٰذَا﴾ الْآيَةَ [١٦]

باب: (ارشاد باری تعالیٰ:) ”جب تم نے یہ (بری بات) سنی تھی تو یوں کیوں نہ کہہ دیا: ہمیں یہ مناسب نہیں کہ ایسی بات کریں۔“ کا بیان

٤٧٥٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: اِسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَبْلَ مَوْتِهَا عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ مَغْلُوبَةٌ، قَالَتْ: أَخْشَى أَنْ يُثْنِيَ عَلَيَّ، فَقِيلَ: اِبْنُ عَمِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمِنْ وُجُوهِ الْمُسْلِمِينَ! قَالَتْ: اِئْذَنُوا لَهُ، فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدِينَكِ؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ إِنِ اتَّقَيْتُ، قَالَ: فَأَنْتِ بِخَيْرٍ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى، زَوْجَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَنْكِحْ بِكْرًا غَيْرَكِ، وَنَزَلَ عُذْرُكِ مِنَ السَّمَاءِ، وَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلَافَهُ فَقَالَتْ: دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَثْنَى عَلَيَّ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا. [راجع: ٣٧٧١]

[4753] حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عائشہ ؓ کی وفات سے تھوڑی دیر پہلے جبکہ وہ نزع کی حالت میں تھیں، حضرت ابن عباس ؓ نے ان کے پاس آنے کی اجازت طلب کی۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ مبادا میری تعریف کرنے لگیں۔ کسی نے عرض کی: وہ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد اور عزت دار انسان ہیں! انھوں نے اندر آنے کی اجازت دے دی۔ حضرت ابن عباس ؓ نے ان سے پوچھا: آپ کس حال میں ہیں؟ انھوں نے فرمایا: اگر میں اللہ کے ہاں اچھی ہوں تو سب اچھا ہی ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: ان شاء اللہ آپ اچھی ہی رہیں گی۔ آپ رسول اللہ ﷺ کی زوجۂ مطہرہ ہیں۔ آپ کے علاوہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا۔ آپ کی براءت آسمان سے نازل ہوئی۔ حضرت ابن عباس ؓ کے بعد آپ کی خدمت میں حضرت ابن زبیر ؓ حاضر ہوئے تو محترمہ صدیقۂ کائنات ؓ نے ان سے فرمایا: ابھی حضرت ابن عباس ؓ آئے تھے، انھوں نے میری تعریف کی۔ میں تو چاہتی ہوں کاش میں بھولی بسری گمنام ہوتی۔

٤٧٥٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ

[4754] حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابن عباس ؓ نے حضرت عائشہ ؓ کے

الْقَاسِمِ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اسْتَأْذَنَ عَلٰى عَائِشَةَ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ: نَسْيًا مَّنْسِيًّا. [راجع: ٣٧٧١]

پاس آنے کی اجازت چاہی۔ پھر راوی نے مذکورہ بالا حدیث کی طرح واقعہ بیان کیا لیکن اس روایت میں راوی نے نَسْيًا مَنْسِيًّا کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

(٩) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿يَعِظُكُمُ ٱللَّهُ أَن تَعُودُواْ لِمِثْلِهِۦٓ أَبَدًا﴾ الْآيَةَ [١٧]

باب: 9- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ تمھیں نصیحت کرتا ہے کہ (اگر تم مومن ہو تو) آئندہ کبھی ایسی حرکت نہ کرنا'' کا بیان

٤٧٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يَّسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا، قُلْتُ: أَتَأْذَنِينَ لِهٰذَا؟ قَالَتْ: أَوَ لَيْسَ قَدْ أَصَابَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ؟ - قَالَ سُفْيَانُ: تَعْنِي ذَهَابَ بَصَرِهِ - فَقَالَ:

حَصَانٌ رَّزَانٌ مَّا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُّحُومِ الْغَوَافِلِ

قَالَتْ: لٰكِنْ أَنْتَ!. [راجع: ٤١٤٦]

[4755] حضرت مسروق سے روایت ہے، وہ حضرت عائشہ ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت ؓ نے حضرت عائشہ سے ملاقات کرنے کی اجازت طلب کی تو میں نے کہا: آپ انھیں بھی اجازت دیتی ہیں؟ اس پر انھوں نے فرمایا: کیا انھیں بہتان لگانے کی بڑی سزا نہیں ملی؟ ان کا اشارہ ان کے نابینا ہونے کی طرف تھا، پھر حضرت حسان ؓ نے یہ شعر پڑھا:

''عفیفہ اور بڑی زیرک ہیں۔ ان کے متعلق کسی کو شبہ بھی نہیں گزر سکتا۔ وہ غافل اور پاکدامن عورتوں کا گوشت کھانے سے مکمل پرہیز کرتی ہیں۔''

حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: لیکن تم!

فائدہ: حضرت عائشہ ؓ نے حضرت حسان بن ثابت ؓ کو تنبیہ فرمائی کہ تم تہمت لگانے والوں کے ساتھ شریک ہو کر خود کو محفوظ نہ رکھ سکے، لیکن وہ حضرت حسان ؓ کا دفاع بھی کرتی تھیں۔ آپ ؓ نے فرمایا کہ حضرت حسان ؓ رسول اللہ ﷺ کی حمایت کیا کرتے تھے۔[1] حضرت حسان ؓ سے تہمت لگانے کی غلطی ضرور ہوئی تھی لیکن آپ نے اس جرم سے توبہ کر لی تھی، بہر حال حضرت عائشہ ؓ کا دل غلطی کی وجہ سے تہمت لگانے والے صحابۂ کرام ؓ کے متعلق صاف ہو گیا تھا لیکن جب کبھی اس طرح کا ذکر آ جاتا تو دل کا رنجیدہ ہونا ایک فطری امر تھا، اس مقام پر بھی حضرت عائشہ ؓ نے حضرت حسان بن ثابت ؓ کے متعلق چبھتا ہوا جملہ اس تاثر کے پیش نظر کہا تھا۔ واللّٰہ أعلم.

1 صحيح البخاري، المغازي، حديث: 4146.

(۱۰) بَابٌ: ﴿وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾ [۱۸]

باب: 10- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور اللہ تمھیں واضح ہدایات دیتا ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا کمال حکمت والا ہے'' کا بیان

٤٧٥٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ عَلٰى عَائِشَةَ فَشَبَّبَ وَقَالَ:

حَصَانٌ رَزَانٌ مَّا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

قَالَتْ عَائِشَةُ: لَسْتَ كَذَاكَ، قُلْتُ: تَدَعِينَ مِثْلَ هٰذَا يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ﴾ [۱۱] فَقَالَتْ: وَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمٰى، وَقَالَتْ: وَقَدْ كَانَ يَرُدُّ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ. [راجع: ٤١٤٦]

[4756] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت حسان بن ثابت ؓ، حضرت عائشہ ؓ کے ہاں حاضر ہو کر اس طرح تعریفی اشعار پڑھنے لگے: وہ پاکدامن اور زیرک و دانا ہیں۔ کبھی کسی شک و شبہ سے متہم نہیں ہوئیں۔ آپ بے خبر اور پاکباز عورتوں کا گوشت کھانے سے مکمل پرہیز کرتی ہیں۔ اس پر حضرت عائشہ ؓ نے ان سے کہا: لیکن حسان! تم تو ایسے نہیں ہو۔ میں نے عرض کی: آپ بھی تو ایسے آدمی اپنے پاس آنے کے لیے چھوڑ دیتی ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور جس نے اس واقعہ میں سب سے زیادہ حصہ لیا.....'' حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: نابینا ہونے سے بڑھ کر اور کیا عذاب ہوسکتا ہے۔ پھر انھوں نے فرمایا: حضرت حسان ؓ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کفار کو جواب دیا کرتے تھے۔

فائدہ: راجح قول کے مطابق اس آیت کا مصداق عبداللہ بن ابی تھا۔ حضرت حسان ؓ نے حصہ ضرور لیا لیکن حد کے نفاذ اور توبہ کے بعد ان کا معاملہ صاف ہو گیا، البتہ عائشہ ؓ کا یہ کہنا اس لیے تھا تاکہ وہ مزید توبہ و استغفار کریں اور آئندہ کسی کے کے بارے میں ایسا مت کریں۔ واللہ أعلم.

(۱۱) بَابٌ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا﴾ الْآيَةَ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ [۱۹-۲۰]: ﴿تَشِيعَ﴾ تَظْهَرَ ﴿وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [۲۲]

باب: 11- ارشاد باری تعالیٰ: ''جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی کو رواج دینے کے خواہش مند ہیں.....شفقت کرنے والا بہت مہربان ہے۔ تَشِيْعَ کے معنی ہیں: ظاہر اور نمایاں ہونا۔ ''اور نہ قسم کھائیں تم میں سے بزرگی اور کشادگی والے کہ وہ اپنے قرابت داروں، مسکینوں...... اور اللہ تعالیٰ بے حد معاف کرنے والا نہایت مہربان ہے'' کا بیان

٤٧٥٧ - وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ، وَمَا عَلِمْتُ بِهِ، قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيَّ خَطِيبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي أُنَاسٍ أَبَنُوا أَهْلِي، وَايْمُ اللهِ! مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ، وَأَبَنُوهُمْ بِمَنْ وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ، وَلَا يَدْخُلُ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ، وَلَا غِبْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِي». فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ: ائْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ نَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ، وَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الْخَزْرَجِ - وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِّنْ رَهْطِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ - فَقَالَ: كَذَبْتَ، أَمَا وَاللهِ أَنْ لَّوْ كَانُوا مِنَ الْأَوْسِ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ تُضْرَبَ أَعْنَاقُهُمْ، حَتّٰى كَادَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا عَلِمْتُ، فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي وَمَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ وَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ: أَيْ أُمِّ، تَسُبِّينَ ابْنَكِ؟ وَسَكَتَتْ، ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّانِيَةَ فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ لَهَا: تَسُبِّينَ ابْنَكِ؟ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَانْتَهَرْتُهَا، فَقَالَتْ: وَاللهِ مَا أَسُبُّهُ إِلَّا فِيكِ، فَقُلْتُ: فِي أَيِّ شَأْنِي؟ قَالَتْ: فَبَقَرَتْ لِيَ الْحَدِيثَ، فَقُلْتُ: وَقَدْ كَانَ هٰذَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، وَاللهِ.

[4757] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب میرے متعلق ایسی باتیں کہی گئیں جن کا مجھے گمان بھی نہیں تھا تو رسول اللہ ﷺ میرے معاملے میں (لوگوں کو) خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ نے کلمۂ شہادت پڑھنے کے بعد اللہ کی شایان شان حمد و ثنا کی، پھر فرمایا: اما بعد! ''تم لوگ مجھے ایسے لوگوں کے بارے میں مشورہ دو جنھوں نے میری اہلیہ پر تہمت لگائی ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے اپنی اہلیہ میں کوئی برائی نہیں دیکھی۔ اور انھوں نے ایسے شخص کے متعلق تہمت لگائی ہے کہ اللہ کی قسم! اس میں بھی میں نے کوئی برائی نہیں دیکھی۔ وہ میرے گھر میں جب بھی آیا میری اجازت سے داخل ہوا اور اگر میں کبھی سفر کی وجہ سے مدینے میں نہیں ہوتا تو وہ بھی نہیں ہوتا۔ وہ تو میرے ساتھ ہی رہتا ہے۔'' اس کے بعد حضرت سعد بن معاذ ؓ کھڑے ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! ہمیں اجازت دیں، ہم ایسے لوگوں کی گردنیں اڑا دیں۔ اس کے بعد قبیلۂ خزرج کے ایک صاحب کھڑے ہوئے، حضرت حسان بن ثابت ؓ کی والدہ اسی آدمی کے قبیلے سے تھیں، انھوں نے کھڑے ہو کر کہا: تم غلط کہتے ہو۔ اگر وہ لوگ قبیلۂ اوس سے ہوتے تو تم انھیں قتل کرنا کبھی پسند نہ کرتے۔ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ مسجد ہی میں قبیلۂ اوس اور خزرج میں باہم فساد کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ اس فساد کی مجھے کوئی خبر نہ تھی۔ میں اسی دن شام کے وقت قضائے حاجت کے لیے باہر نکلی جبکہ میرے ہمراہ ام مسطح بھی تھیں۔ وہ راستے میں پھسلیں تو ان کی زبان سے نکلا: مسطح کو اللہ غارت کرے۔ میں نے کہا: تم اپنے بیٹے کو کوستی ہو؟ اس پر وہ خاموش ہو گئیں۔ پھر وہ دوبارہ پھسلیں تو ان کی زبان سے وہی الفاظ نکلے کہ مسطح کو اللہ مارے۔ میں نے پھر کہا: تم

اپنے بیٹے کو کوستی ہو؟ پھر وہ تیسری دفعہ پھسلیں تو انھوں نے پھر وہی لفظ کہے: اللہ مسطح کو غارت کرے۔ میں نے پھر انھیں جھڑکا تو انھوں نے بتایا کہ اللہ کی قسم! میں تو آپ ہی کی وجہ سے اسے کوس رہی ہوں۔ میں نے کہا: میری وجہ سے کیسے؟ تب انھوں نے مجھ سے اس طوفان کا سارا واقعہ بیان کیا۔ میں نے پوچھا: کیا واقعی یہ سب کچھ کہا گیا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، اللہ کی قسم!

فَرَجَعْتُ إِلٰى بَيْتِي كَأَنَّ الَّذِي خَرَجْتُ لَهُ لَا أَجِدُ مِنْهُ قَلِيلًا وَّلَا كَثِيرًا، وَوُعِكْتُ فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: أَرْسِلْنِي إِلٰى بَيْتِ أَبِي، فَأَرْسَلَ مَعِيَ الْغُلَامَ فَدَخَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُ أُمَّ رُومَانَ فِي السُّفْلِ وَأَبَا بَكْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ، فَقَالَتْ أُمِّي: مَا جَاءَ بِكِ يَا بُنَيَّةُ؟ فَأَخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ لَهَا الْحَدِيثَ، وَإِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مِثْلَ مَا بَلَغَ مِنِّي، فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ! خَفِّضِي عَلَيْكِ الشَّأْنَ، فَإِنَّهُ وَاللهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ حَسْنَاءُ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا حَسَدْنَهَا وَقِيلَ فِيهَا، وَإِذَا لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّي، قُلْتُ: وَقَدْ عَلِمَ بِهِ أَبِي؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَرَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ.

اس کے بعد میں اپنے گھر واپس آ گئی۔ مجھے کچھ خبر نہ تھی کہ میں کس کام کے لیے باہر گئی تھی اور کہاں سے آئی ہوں۔ ذرہ برابر بھی مجھے اس کا احساس نہیں رہا۔ اس کے بعد مجھے بخار ہو گیا اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: مجھے میرے والدین کے گھر پہنچا دیں۔ آپ نے میرے ساتھ ایک بچہ بھیج دیا۔ میں اپنے (والدین کے) گھر پہنچی تو میں نے دیکھا کہ (میری والدہ) ام رومان رضی اللہ عنہا نچلے حصے میں ہیں اور میرے والد گرامی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بالا خانے میں قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہیں۔ میری والدہ نے پوچھا: پیاری بیٹی! اس وقت کیسے آنا ہوا؟ میں نے وجہ بتائی اور واقعے کی تفصیلات سے آگاہ کر دیا لیکن ان باتوں کا جتنا غم مجھے تھا معلوم ہوتا تھا کہ انھیں اتنی پریشانی نہیں تھی۔ انھوں نے فرمایا: بٹیا! اتنا فکر کیوں کرتی ہو؟ کم ہی کوئی ایسی خوبصورت عورت کسی ایسے مرد کے نکاح میں ہو گی جو اس سے محبت بھی رکھتا ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں اور وہ اس سے حسد نہ کریں اور اس میں سو عیب نہ نکالیں۔ وہ اس تہمت سے اتنا متأثر نہیں تھیں جس قدر میں پریشان تھی۔ میں نے پوچھا: والد گرامی کے علم میں بھی یہ تمام باتیں آ گئی ہیں؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ میں نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ بھی ان سے باخبر ہیں؟ انھوں نے بتایا: رسول اللہ ﷺ بھی (اس سے

وَاسْتَعْبَرْتُ وَبَكَيْتُ فَسَمِعَ أَبُو بَكْرٍ صَوْتِي وَهُوَ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَنَزَلَ فَقَالَ لِأُمِّي: مَا شَأْنُهَا؟ قَالَتْ: بَلَغَهَا الَّذِي ذُكِرَ مِنْ شَأْنِهَا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، قَالَ: أَقْسَمْتُ عَلَيْكِ أَيْ بُنَيَّةُ! إِلَّا رَجَعْتِ إِلٰى بَيْتِكِ، فَرَجَعْتُ، وَلَقَدْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْتِي فَسَأَلَ عَنِّي خَادِمَتِي فَقَالَتْ: لَا وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتّٰى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَأْكُلَ خَمِيرَهَا أَوْ عَجِينَهَا، وَانْتَهَرَهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَصْدُقِي رَسُولَ اللهِ ﷺ، حَتّٰى أَسْقَطُوا لَهَا بِهِ، فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللهِ، وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلٰى تِبْرِ الذَّهَبِ الْأَحْمَرِ، وَبَلَغَ الْأَمْرُ إِلٰى ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي قِيلَ لَهُ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، وَاللهِ مَا كَشَفْتُ كَنَفَ أُنْثٰى قَطُّ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُتِلَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللهِ، قَالَتْ: وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي فَلَمْ يَزَالَا حَتّٰى دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ صَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ دَخَلَ وَقَدِ اكْتَنَفَنِي أَبَوَايَ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، يَا عَائِشَةُ! إِنْ كُنْتِ قَارَفْتِ سُوءًا أَوْ ظَلَمْتِ فَتُوبِي إِلَى اللهِ، فَإِنَّ اللهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ»، قَالَتْ: وَقَدْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَهِيَ جَالِسَةٌ بِالْبَابِ، فَقُلْتُ: أَلَا تَسْتَحْيِي مِنْ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ أَنْ تَذْكُرَ شَيْئًا؟ فَوَعَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَالْتَفَتُّ إِلٰى أَبِي فَقُلْتُ: أَجِبْهُ، قَالَ: فَمَاذَا أَقُولُ؟ فَالْتَفَتُّ إِلٰى أُمِّي فَقُلْتُ: أَجِيبِيهِ،

آگاہ ہیں)۔

میں یہ سن کر رونے لگی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرے رونے کی آواز سن لی، وہ گھر کے بالائی حصے میں قرآن پڑھ رہے تھے، اتر کر نیچے آئے اور والدہ سے پوچھا کہ اسے کیا ہوا ہے؟ انھوں نے بتایا کہ وہ تمام باتیں انھیں بھی معلوم ہو گئی ہیں جو ان کے متعلق کہی جا رہی ہیں۔ ان کی بھی آنکھیں بھر آئیں اور انھوں نے فرمایا: بیٹی! میں تمھیں قسم دیتا ہوں کہ تم اپنے گھر واپس چلی جاؤ، چنانچہ میں واپس چلی آئی۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ میرے حجرے میں تشریف لائے اور آپ نے میرے بارے میں ہماری خادمہ سے دریافت کیا۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں ان کے اندر کوئی عیب نہیں جانتی، البتہ بسا اوقات ایسا ہو جاتا ہے کہ وہ سو جایا کرتی ہیں کہ گھر کی بکری ان کا گوندھا ہوا آٹا کھا جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ نے ڈانٹ کر اس خادمہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو صحیح صحیح بات کیوں نہیں بتا دیتی۔ پھر انھوں نے کھل کر صاف الفاظ میں ان سے اس واقعے کی تصدیق چاہی۔ اس پر وہ گویا ہوئیں: سبحان اللہ! میں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس طرح جانتی ہوں جس طرح زرگر کھرے سونے کو جانتا ہے۔ اس تہمت کی خبر جب اس شخص کو ہوئی جس کے ساتھ مجھے متہم کیا گیا تھا تو اس نے کہا: سبحان اللہ! اللہ کی قسم! میں نے آج تک کسی عورت کا کپڑا نہیں کھولا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اس کے بعد انھوں نے اللہ کے راستے میں شہادت پائی تھی۔ الغرض صبح کے وقت میرے والدین میرے پاس آ گئے اور میرے پاس ہی رہے۔ عصر کی نماز پڑھ کر رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے۔ میرے والدین مجھے دائیں اور بائیں سے پکڑے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا:

فَقَالَتْ: أَقُولُ مَاذَا؟ فَلَمَّا لَمْ يُجِيبَاهُ تَشَهَّدْتُ فَحَمِدْتُ اللهَ تَعَالٰى وَأَثْنَيْتُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قُلْتُ: أَمَّا بَعْدُ، فَوَاللهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ: إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ، وَاللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَشْهَدُ إِنِّي لَصَادِقَةٌ، مَا ذَاكَ بِنَافِعِي عِنْدَكُمْ، لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ بِهِ وَأُشْرِبَتْهُ قُلُوبُكُمْ، وَإِنْ قُلْتُ: إِنِّي فَعَلْتُ، وَاللهُ يَعْلَمُ أَنِّي لَمْ أَفْعَلْ لَتَقُولُنَّ قَدْ بَاءَتْ بِهِ عَلٰى نَفْسِهَا، وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا - وَالْتَمَسْتُ اسْمَ يَعْقُوبَ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ - إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حِينَ قَالَ: ﴿فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ﴾ [يوسف: ١٨]. وَأُنْزِلَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ سَاعَتِهِ فَسَكَتْنَا فَرُفِعَ عَنْهُ وَإِنِّي لَأَتَبَيَّنُ السُّرُورَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ يَمْسَحُ جَبِينَهُ، وَيَقُولُ: «أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ! فَقَدْ أَنْزَلَ اللهُ بَرَاءَتَكِ». قَالَتْ: وَكُنْتُ أَشَدَّ مَا كُنْتُ غَضَبًا، فَقَالَ لِي أَبَوَايَ: قُومِي إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: وَاللهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُهُ وَلَا أَحْمَدُكُمَا، وَلٰكِنْ أَحْمَدُ اللهَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَاءَتِي، لَقَدْ سَمِعْتُمُوهُ فَمَا أَنْكَرْتُمُوهُ وَلَا غَيَّرْتُمُوهُ.

''اے عائشہ! اگر تم نے واقعی کوئی برا کام کیا ہے اور اپنے اوپر ظلم کیا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو کیونکہ اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔'' اس دوران میں ایک انصاری خاتون بھی آ گئیں جو دروازے پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ میں نے کہا: آپ اس خاتون کا لحاظ بھی نہیں کرتے، مبادا وہ باہر جا کر کوئی بات کہہ دے؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے وعظ و نصیحت فرمائی تو میں اپنے والد کی طرف متوجہ ہوئی اور ان سے عرض کی: آپ ﷺ کو آپ ہی اس کا جواب دیں۔ انھوں نے کہا: میں اس کے متعلق کیا کہوں؟ پھر میں اپنی والدہ کی طرف متوجہ ہوئی اور انھیں کہا: آپ میری طرف سے جواب دیں۔ انھوں نے بھی یہی کہا کہ میں کیا کہوں؟ جب کسی نے میری طرف سے کوئی بات نہ کی تو میں نے خطبہ پڑھا اور اللہ کی شایان شان حمد وثنا کی اور کہا: اللہ کی قسم! اگر میں آپ لوگوں سے کہوں کہ میں نے اس طرح کا کوئی کام نہیں کیا اور اللہ گواہ ہے کہ میں اپنے اس دعویٰ میں سچی ہوں، تو بھی تمھارے ہاں میری یہ بات مجھے کوئی فائدہ نہیں دے گی کیونکہ آپ لوگوں نے یہ باتیں کی ہیں اور آپ کے دل ودماغ میں یہ باتیں رچ بس گئیں ہیں۔ اور اگر میں یہ بات کہہ دوں کہ میں نے واقعی یہ کام کیا ہے، حالانکہ اللہ خوب جانتا ہے کہ میں نے ایسا کام نہیں کیا ہے تو آپ لوگ کہیں گے کہ اس نے تو اقرار جرم خود کر لیا ہے۔ اللہ کی قسم! میری اور آپ لوگوں کی مثال حضرت یوسف علیہ السلام کے والد جیسی ہے جب انھوں نے فرمایا تھا: ''صبر ہی اچھا ہے اور تم لوگ جو کچھ بیان کرتے ہو اس پر میری اللہ ہی مدد کرے گا۔'' میں نے ذہن پر بہت زور دیا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا نام یاد آ جائے لیکن اس وقت یاد نہ آیا۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ پر وحی کا نزول شروع ہو گیا اور ہم سب خاموش ہو

گئے۔ پھر آپ سے یہ کیفیت ختم ہوئی تو میں نے دیکھا کہ خوشی آپ کے چہرے سے ظاہر ہو رہی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی پیشانی کو صاف کرتے ہوئے فرمایا: ''عائشہ! تمھیں بشارت ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمھاری پاکدامنی نازل کر دی ہے۔'' اس وقت مجھے بہت غصہ آ رہا تھا۔ میرے والدین نے مجھ سے کہا: تم رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑی ہو جاؤ۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑی نہیں ہوں گی اور نہ میں آپ کا شکریہ ادا کروں گی اور نہ تمھارا شکریہ ادا کروں گی۔ میں تو صرف اپنے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کروں گی جس نے میری براءت نازل کی ہے۔ آپ لوگوں نے تو یہ طوفان بدتمیزی سنا، نہ تو آپ اس کا انکار کر سکے اور نہ اسے ختم کرنے ہی کی کوئی کوشش کی۔

وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ: أَمَّا زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللهُ بِدِينِهَا فَلَمْ تَقُلْ إِلَّا خَيْرًا، وَأَمَّا أُخْتُهَا حَمْنَةُ فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ، وَكَانَ الَّذِي يَتَكَلَّمُ فِيهِ مِسْطَحٌ وَّحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَّالْمُنَافِقُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ وَّهُوَ الَّذِي كَانَ يَسْتَوْشِيهِ وَيَجْمَعُهُ، وَهُوَ الَّذِي تَوَلّٰى كِبْرَهُ مِنْهُمْ هُوَ وَحَمْنَةُ. قَالَتْ: فَحَلَفَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ لَّا يَنْفَعَ مِسْطَحًا بِنَافِعَةٍ أَبَدًا، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا يَأْتَلِ أُوْلُوا الْفَضْلِ مِنكُمْ﴾ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ، يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ ﴿وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُوْلِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ﴾ يَعْنِي مِسْطَحًا، إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ حَتّٰى قَالَ أَبُو بَكْرٍ: بَلٰى وَاللهِ يَا رَبَّنَا إِنَّا لَنُحِبُّ أَنْ تَغْفِرَ لَنَا، وَعَادَ لَهُ بِمَا كَانَ يَصْنَعُ. [راجع:

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ زینب بنت جحش ؓ کو اللہ تعالیٰ نے ان کی دینداری کی وجہ سے اس تہمت میں پڑنے سے بچا لیا۔ میری بابت انھوں نے خیر کے علاوہ اور کوئی بات نہیں کی، البتہ ان کی بہن حمنہ بنت جحش ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاک ہو گئی۔ اس طوفان کو پھیلانے میں مسطح، حسان اور منافق عبداللہ بن ابی نے حصہ لیا تھا۔ عبداللہ بن ابی تو اس کے متعلق بہت کرید کرتا اور اس پر حاشیہ چڑھاتا تھا۔ وہی اس طوفان کا بانی مبانی تھا اور وَالَّذِي تَوَلّٰى كِبْرَهُ سے مراد وہ اور حمنہ ہیں۔ حضرت عائشہ ؓ نے بیان کیا کہ اس کے بعد حضرت ابوبکر ؓ نے قسم کھائی کہ آئندہ وہ مسطح کو کبھی بھی کوئی فائدہ نہیں پہنچائیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اور جو لوگ تم میں سے بزرگی والے اور فراخ دست ہیں۔'' اس سے مراد حضرت ابوبکر ؓ ہیں۔ ''وہ قرابت داروں اور مساکین کو نہ دینے کی قسم نہ

[٢٥٩٣

اٹھائیں۔" اس سے مراد حضرت مسطح ہیں۔ "کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمھارے قصور معاف کر دے؟ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بے حد مغفرت کرنے والا انتہائی مہربان ہے۔" حضرت ابوبکر ؓ نے کہا: ہاں، اللہ کی قسم! ہمارے رب! ہم تو اس بات کے خواہش مند ہیں کہ تو ہماری مغفرت فرما دے۔ پھر انھوں نے مسطح کا وظیفہ پہلے کی طرح جاری کر دیا۔

فائدہ: اس حدیث سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ رسول اللہ ﷺ غیب دان نہیں تھے۔ قرآن کریم میں کئی آیات اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عالم الغیب نہیں تھے۔ جو لوگ آپ کو غیب دان کہتے ہیں وہ آپ پر تہمت لگاتے ہیں۔ اگر آپ کو غیب کا علم ہوتا تو روز اول ہی سے اس جھوٹ کی قلعی کھول دیتے اور دشمنوں کی زبانیں بند کر دیتے۔ لیکن اس سلسلے میں آپ کو کافی دنوں تک انتظار کرنا پڑا۔ آخر سورۂ نور نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے سیدہ عائشہ ؓ کی پاکدامنی کو قیامت تک کے لیے قرآن مجید میں محفوظ کر دیا۔

(١٢) بَابُ: ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ﴾ [٣١]

باب: 12- (ارشاد باری تعالیٰ): "اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رکھیں" کا بیان

٤٧٥٨ - وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: يَرْحَمُ اللهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلَ، لَمَّا أَنْزَلَ اللهُ: ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ﴾ شَقَّقْنَ مُرُوطَهُنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهِ. [انظر: ٤٧٥٩]

[4758] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان عورتوں پر رحم کرے جنھوں نے پہلے پہل ہجرت کی تھی! جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: "اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رکھا کریں۔" تو انھوں نے اپنی چادروں کو پھاڑ کر ان کے دوپٹے بنا لیے تھے۔

٤٧٥٩ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ﴾ أَخَذْنَ أُزْرَهُنَّ فَشَقَّقْنَهَا مِنْ قِبَلِ الْحَوَاشِي، فَاخْتَمَرْنَ بِهَا. [راجع: ٤٧٥٨]

[4759] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، وہ کہا کرتی تھیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: "اور اپنی اوڑھنیوں کو اپنے سینوں پر ڈال لیا کریں" تو عورتوں نے اپنی چادروں کو لیا اور ان کو کناروں کی جانب سے پھاڑ کر ان کی اوڑھنیاں بنا لیں۔

فائدہ: بعض روایات میں انصار کی عورتوں کا ذکر ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس طرح تطبیق دی ہے کہ اس آیت پر فوری عمل کرنے والی انصاری خواتین تھیں، تاہم مہاجر خواتین نے بھی ایسے ہی کیا کہ اپنی چادروں کے دوپٹے بنالیے [1]

(۲۵) سُورَةُ الْفُرْقَانِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ 25- تفسیر سورۂ فرقان

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿هَبَآءً مَّنثُورًا﴾ [٢٣] مَا تَسْفِي بِهِ الرِّيحُ. ﴿مَدَّ الظِّلَّ﴾ [٤٥]: مَا بَيْنَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلٰى طُلُوعِ الشَّمْسِ. ﴿سَاكِنًا﴾: دَائِمًا. ﴿عَلَيْهِ دَلِيلًا﴾: طُلُوعُ الشَّمْسِ. ﴿خِلْفَةً﴾ [٦٢]: مَنْ فَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ عَمَلٌ أَدْرَكَهُ بِالنَّهَارِ، أَوْ فَاتَهُ بِالنَّهَارِ أَدْرَكَهُ بِاللَّيْلِ. وَقَالَ الْحَسَنُ: ﴿هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ﴾ [٧٤]: فِي طَاعَةِ اللهِ. وَمَا شَيْءٌ أَقَرَّ لِعَيْنِ الْمُؤْمِنِ مِنْ أَنْ يَرٰى حَبِيبَهُ فِي طَاعَةِ اللهِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿ثُبُورًا﴾ [١٣]: وَيْلًا. وَقَالَ غَيْرُهُ: اَلسَّعِيرُ - مُذَكَّرٌ - وَالتَّسْعِيرُ وَالْاِضْطِرَامُ: اَلتَّوَقُّدُ الشَّدِيدُ. ﴿تُمْلٰى عَلَيْهِ﴾ [٥]: تُقْرَأُ عَلَيْهِ، مِنْ أَمْلَيْتُ وَأَمْلَلْتُ. ﴿الرَّسِّ﴾ [٣٨]: اَلْمَعْدِنِ، جَمْعُهُ رِسَاسٌ. ﴿مَا يَعْبَؤُا﴾ [٧٧] يُقَالُ: مَا عَبَأْتُ بِهِ شَيْئًا، لَا يُعْتَدُّ بِهِ. ﴿غَرَامًا﴾ [٦٥]: هَلَاكًا. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿وَعَتَوْا﴾ [٢١]: طَغَوْا. وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: ﴿عَاتِيَةٍ﴾ [الحاقة: ٦]: عَتَتْ عَلَى الْخُزَّانِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: هَبَاءً مَّنْثُوْرًا سے مراد وہ چیز جسے ہوا اڑا کر لائے۔ مَدَّ الظِّلَّ سے مراد وہ سایہ ہے جو طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک رہتا ہے۔ سَاكِنًا کے معنی ہیں: دَائِمًا، ہمیشہ رہنے والا۔ عَلَيْهِ دَلِيْلًا سے مراد طلوع آفتاب ہے۔ خِلْفَةً کا مطلب ہے کہ جس سے رات کا عمل فوت ہو جائے وہ اسے دن کے وقت بجا لائے اور جس کا دن میں کوئی عمل رہ جائے وہ اسے رات میں پورا کرے۔ امام حسن بصری نے فرمایا: هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی اطاعت میں دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ مومن کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک اس سے زیادہ کسی بات میں نہیں ہو سکتی کہ وہ اپنے محبوب کو اللہ کی اطاعت میں دیکھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ثُبُوْرًا کے معنی ہیں: موت اور ہلاکت۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ نے کہا: اَلسَّعِيْرُ کا لفظ مذکر ہے اور تسعیر واضطرام کے معنی آگ کا بھڑکنا اور خوب مشتعل ہونا ہیں۔ تُمْلٰى عَلَيْهِ کے معنی ہیں: تُقْرَأُ عَلَيْهِ، یعنی اسے پڑھ کر سناتے جاتے ہیں۔ یہ اَمْلَيْتُ اور اَمْلَلْتُ سے ماخوذ ہے۔ اَلرَّسِّ کے معنی کان کے ہیں۔ اس کی جمع رِسَاس ہے۔ مَا يَعْبَؤُا، عرب لوگ کہتے ہیں: مَا عَبَأْتُ بِهِ شَيْئًا، یعنی میں نے اس کی کچھ پروا نہیں کی، یا وہ کسی گنتی میں نہیں۔ غَرَامًا کے معنی ہیں: ہلاکت و تباہی۔ امام مجاہد نے کہا: وَعَتَوْا کے معنی ہیں:

1 فتح الباري: 8/622.

طَغَوْا، یعنی انھوں نے سرکشی اور سرتابی کی۔ ابن عیینہ نے کہا: عَاتِيَة سے مراد وہ ہوا ہے جس نے اپنے خزانہ دار فرشتوں سے سرکشی کی۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿ٱلَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ﴾ ٱلْآيَةَ [٣٤]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''جو لوگ اپنے منہ کے بل جہنم کی طرف جمع کیے جائیں گے'' کا بیان

٤٧٦٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلٰى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟» قَالَ قَتَادَةُ: بَلٰى وَعِزَّةِ رَبِّنَا. [انظر: ٦٥٢٣]

[4760] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! کافر قیامت کے دن اپنے چہرے کے بل کیسے چلائے جائیں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس (اللہ) نے انسان کو دو پاؤں پر چلایا ہے کیا وہ اسے قیامت کے دن منہ کے بل چلانے پر قادر نہیں ہے؟'' حضرت قتادہ نے کہا: یقیناً ہمارے رب کی عزت کی قسم! (وہ اس پر قادر ہے)۔

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَٱلَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ ٱلنَّفْسَ﴾ ٱلْآيَةَ [٦٨]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو قتل نہیں کرتے ......'' کا بیان

﴿يَلْقَ أَثَامًا﴾: اَلْعُقُوبَةَ.

يَلْقَ أَثَامًا: وہ سزا پائے گا۔

٤٧٦١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ. قَالَ: وَحَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ - أَوْ سُئِلَ - رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَيُّ الذَّنْبِ عِنْدَ اللهِ أَكْبَرُ؟ قَالَ: «أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ». قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟

[4761] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے سوال کیا، یا رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا گناہ اللہ کے ہاں سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ، حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔'' میں نے پوچھا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''تم اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالو کہ تمھارے ساتھ کھائے گی۔'' میں نے پوچھا: اس کے بعد کون سا؟

قَالَ: «ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ». قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ». قَالَ: وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ تَصْدِيقًا لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: ﴿وَٱلَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِي حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ﴾. [راجع: ٤٤٧٧]

آپ نے فرمایا: ”تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔“ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ آیت رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کے لیے نازل ہوئی: ”وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو قتل نہیں کرتے جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہو، ہاں حق کے ساتھ قتل ہو تو اور بات ہے اور وہ زنا بھی نہیں کرتے۔“

فائدہ: اسلامی قانون میں قتل حق کی پانچ صورتیں حسب ذیل ہیں: * قتل عمد کے مجرم کو قصاص میں قتل کر دیا جائے۔ * دین حق کے راستے میں مزاحمت کرنے والوں سے جنگ کی جائے۔ * اسلامی نظام حکومت کو الٹنے کی سعی اور بغاوت کرنے والوں کو کچل دیا جائے۔ * شادی شدہ مرد یا عورت کو ارتکاب زنا کی صورت میں رجم کیا جائے۔ * اسلام کے بعد دوبارہ کفر اختیار کرنے، یعنی ارتداد کی سزا بھی قتل ہے۔

٤٧٦٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَزَّةَ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ: هَلْ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ: ﴿وَلَا يَقْتُلُونَ ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِي حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ﴾ فَقَالَ سَعِيدٌ: قَرَأْتُهَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا قَرَأْتَهَا عَلَيَّ، فَقَالَ هٰذِهِ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا آيَةٌ مَدَنِيَّةٌ الَّتِي فِي سُورَةِ النِّسَاءِ. [راجع: ٣٨٥٥]

[4762] حضرت قاسم بن ابوبزہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے سوال کیا: اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو کیا اس کے لیے توبہ ہے؟ اور میں نے ان کے سامنے یہ آیت بھی پڑھی: ”وہ کسی کو ناحق قتل نہیں کرتے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔“ حضرت سعید بن جبیر نے کہا: میں نے بھی یہ آیت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے اسی طرح پڑھی تھی جیسے تو نے میرے سامنے اسے پڑھا ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت مکی ہے، اس کو سورۂ نساء کی مدنی آیت نے منسوخ کر دیا ہے۔

فائدہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا موقف تھا کہ قاتل کے لیے کوئی توبہ نہیں۔ کیونکہ قاتل کے لیے توبہ کا ذکر سورۂ فرقان کی آیت میں ہے جو کہ مکی ہے، اسے سورۂ نساء کی درج ذیل مدنی آیت نے منسوخ کر دیا ہے: ”اور جو کوئی کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر ڈالے، اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔ اسے اللہ نے لعنت کی ہے اور اس کے لیے بڑا عذاب تیار رکھا ہے۔“[1] بہر حال حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا موقف جمہور اہل علم کے خلاف ہے۔

٤٧٦٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا

[4763] حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، انھوں

1 النسآء 4:93.

غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: اِخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي قَتْلِ الْمُؤْمِنِ، فَدَخَلْتُ فِيهِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: نَزَلَتْ فِي آخِرِ مَا نَزَلَ وَلَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ. [راجع: ٣٨٥٥]

نے کہا: اہل کوفہ کا مومن کو جان بوجھ کر قتل کرنے کے متعلق اختلاف ہوا تو میں سفر کر کے حضرت ابن عباس ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انھوں نے فرمایا: یہ آیت (سورۂ نساء والی) اس سلسلے میں سب سے آخر میں نازل ہوئی ہے اور اس کو کسی آیت نے منسوخ نہیں کیا۔

٤٧٦٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ [قَالَ]: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَجَزَآؤُهُۥ جَهَنَّمُ﴾ [النساء: ٩٣] قَالَ: لَا تَوْبَةَ لَهُ، وَعَنْ قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿لَا يَدْعُونَ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ﴾ قَالَ: كَانَتْ هٰذِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. [راجع: ٣٨٥٥]

[4764] حضرت سعید بن جبیر ؒ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس ؓ سے اس آیت ''(جو کوئی کسی مومن کو قصداً قتل کر ڈالے) اس کی سزا جہنم ہے۔'' کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اس قاتل کی کوئی توبہ نہیں اور دوسری آیت: ''اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے ہیں......'' کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: یہ دور جاہلیت کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿يُضَٰعَفْ لَهُ ٱلْعَذَابُ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِۦ مُهَانًا﴾ [٦٩]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ''اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب دیا جائے گا اور وہ ذلت و خواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہے گا'' کا بیان

٤٧٦٥ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ أَبْزٰى: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُۥ جَهَنَّمُ﴾ وَقَوْلِهِ: ﴿وَلَا يَقْتُلُونَ ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِي حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿إِلَّا مَن تَابَ وَءَامَنَ﴾ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ قَالَ أَهْلُ مَكَّةَ: فَقَدْ عَدَلْنَا بِاللهِ وَقَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ، فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿إِلَّا مَن تَابَ وَءَامَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَٰلِحًا﴾

[4765] حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ عبدالرحمٰن بن ابی ابزیٰ نے فرمایا: حضرت ابن عباس ؓ سے آیت: ''جو کسی مومن کو قصداً قتل کر دے اس کی سزا جہنم ہے۔'' اور آیت: ''اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور نہ کسی جان کو ناحق قتل کرتے ہیں جسے اللہ نے حرام ٹھہرایا ہو مگر حق کے ساتھ۔'' کے متعلق سوال ہوا تو انھوں نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی تو اہل مکہ نے کہا: ہم نے تو اللہ کے ساتھ شریک بھی ٹھہرائے ہیں اور ناحق قتل بھی کیے ہیں جنھیں اللہ نے حرام قرار دیا تھا اور ہم نے بدکاریوں کا ارتکاب بھی کیا ہے۔ اس پر

إِلَى قَوْلِهِ: ﴿غَفُورًا رَّحِيمًا﴾. [راجع: ٣٨٥٥]

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ''ہاں جو شخص توبہ کر لے، ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے (تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور) اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا انتہائی مہربان ہے۔''

(٤) بَابٌ: ﴿إِلَّا مَن تَابَ وَءَامَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَٰلِحًا فَأُوْلَٰٓئِكَ يُبَدِّلُ ٱللَّهُ سَيِّـَٔاتِهِمْ حَسَنَٰتٍ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا﴾ [٧٠]

باب: 4- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں، پھر نیک کام بجا لائیں تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے اور اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان ہے'' کا بیان

٤٧٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزٰى أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ ﴿وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا﴾ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ، وَعَنْ ﴿وَٱلَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ. [راجع: ٣٨٥٥]

[4766] حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے حکم دیا کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے درج ذیل دو آیات کے متعلق سوال کروں: ''جو کسی مومن کو قصداً قتل کرتا ہے تو اس کی سزا جہنم ہے۔'' میں نے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: یہ آیت کسی دوسری آیت سے منسوخ نہیں ہوئی۔ اور دوسری آیت: ''اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے۔'' کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: یہ آیت تو مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

(٥) بَابٌ: ﴿فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا﴾ [٧٧]

باب: 5- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جلد ہی اس کی ایسی سزا پاؤ گے جس سے جان چھڑانا محال ہو گی'' کا بیان

هَلَكَةً.

لِزَامًا سے مراد ہلاکت ہے۔

٤٧٦٧ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ: اَلدُّخَانُ، وَالْقَمَرُ، وَالرُّومُ،

[4767] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت کی یہ پانچوں علامتیں گزر چکی ہیں: دھواں، شق قمر (چاند کا پھٹنا)، روم، بطشہ اور لزام۔

وَالْبَطْشَةُ، وَاللِّزَامُ ﴿فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا﴾.

[راجع: ١٠٠٧]

فائدہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ یہ پانچوں علامات قیامت گزر چکی ہیں۔ وہ کہتے تھے کہ دھویں سے مراد وہ دھواں ہے جو قریش مکہ کو شدت بھوک کی وجہ سے آسمان پر نظر آتا تھا۔ شق قمر کا معجزہ بھی ہجرت سے پہلے رونما ہو چکا تھا۔ غُلِبَتِ الرُّوم کا ظہور بھی ہو چکا ہے۔ اس پر تمام مفسرین کا اتفاق ہے اور بطشہ سے مراد وہ سخت پکڑ ہے جو بدر کے دن کفار قریش کے قتل کی صورت میں ظاہر ہوئی تھی اور لزام سے مراد غزوۂ بدر میں کفار کا قید و گرفتار ہونا ہے جبکہ جمہور اہل علم کے نزدیک بطشہ سے مراد کفار کو جہنم میں پکڑ کر ڈالنا ہے اور کفار مکہ نے چونکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تکذیب کی تھی، اس لیے انھیں اس کی سزا لازمی طور پر بھگتنا ہوگی، چنانچہ دنیا میں غزوۂ بدر کے موقع پر شکست کی صورت میں انھیں یہ سزا ملی اور آخرت میں جہنم کے دائمی عذاب سے بھی انھیں دوچار ہونا پڑے گا۔ واللہ اعلم.

(٢٦) سُورَةُ الشُّعَرَاءِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 26- تفسیر سورۂ شعراء

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿تَعْبَثُونَ﴾ [١٢٨]: تَبْنُونَ. ﴿هَضِيمٌ﴾ [١٤٨]: يَتَفَتَّتُ إِذَا مُسَّ. مُسَحَّرِينَ: مَسْحُورِينَ. اَللَّيْكَةُ وَالْأَيْكَةُ: جَمْعُ أَيْكَةٍ، وَهِيَ جَمْعُ الشَّجَرِ. ﴿يَوْمِ الظُّلَّةِ﴾ [١٨٩]: إِظْلَالُ الْعَذَابِ إِيَّاهُمْ. ﴿مَوْزُونٍ﴾ [الحجر: ١٩]: مَعْلُوم. ﴿كَالطَّوْدِ﴾ [٦٣]: كَالْجَبَلِ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿لَشِرْذِمَةٌ﴾ [٥٤] اَلشِّرْذِمَةُ: طَائِفَةٌ قَلِيلَةٌ. ﴿فِي السَّاجِدِينَ﴾ [٢١٩]: الْمُصَلِّينَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ﴾ [١٢٩] كَأَنَّكُمْ. اَلرِّيعُ: اَلْأَيْفَاعُ مِنَ الْأَرْضِ، وَجَمْعُهُ رِيَعَةٌ وَأَرْيَاعٌ، وَاحِدُهُ الرِّيعَةُ. ﴿مَصَانِعَ﴾ كُلُّ بِنَاءٍ فَهُوَ مَصْنَعَةٌ. (فَرِهِينَ): مَرِحِينَ، ﴿فَرِهِينَ﴾ [١٤٩] بِمَعْنَاهُ؛ وَيُقَالُ: فَارِهِينَ: حَاذِقِينَ. ﴿تَعْثَوْا﴾ [١٨٣]: هُوَ أَشَدُّ الْفَسَادِ، وَعَاثَ

امام مجاہد نے کہا: تَعْبَثُوْنَ بمعنی تَبْنُونَ ہے، یعنی بلا ضرورت اونچے اونچے محلات بناتے ہو۔ هَضِيْمٌ کے معنی ہیں: وہ چیز جو چھونے سے ریزہ ریزہ ہو جائے۔ مُسَحَّرِيْنَ مسحورین کے معنی میں ہے، یعنی جس پر جادو کر دیا گیا ہو اللَّيْكَة اور الْأَيْكَة دونوں اَيْكَه کی جمع ہیں اور ایکہ درختوں کے جھنڈ کو کہتے ہیں۔ يَوْمِ الظُّلَّةِ سے مراد ان لوگوں پر عذاب کا سایہ کرنا ہے۔ مَوْزُوْنٍ، وزن سے اسم مفعول ہے اس کے معنی ہیں: معلوم و معین چیز۔ كَالطَّوْدِ کے معنی پہاڑ کے ہیں، یعنی ہر حصہ پہاڑ کی طرح ہو گیا۔ امام مجاہد کے علاوہ کسی اور نے کہا: لَشِرْذِمَةٌ کے معنی ہیں: چھوٹا گروہ۔ فِي السّٰجِدِيْنَ، مُصَلِّين کے معنی میں ہے، یعنی نماز پڑھنے والے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ کے معنی ہیں: گویا تم ہمیشہ رہو گے۔ اَلرِّيْع کے معنی بلند زمین ہیں۔ اس کی جمع رِيَعَةٌ اور اَرْيَاع آتی ہے، اس کا مفرد

يَعِيثُ عَيْثًا. ﴿وَالْجِبِلَّةَ﴾ [١٨٤]: اَلْخَلْقُ؛ جُبِلَ: خُلِقَ؛ وَمِنْهُ: جُبُلًا وَّجِبِلًا وَّجُبْلاً يَعْنِي الْخَلْقَ، قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ.

اَلرِّيعَةُ ہے۔ مَصَانِعَ: ہر طرح کی عمارت کو مصنع کہتے ہیں، اس کی جمع مَصَانِعَ ہے۔ فَرِهِينَ کے معنی ہیں: مَرِحِين، یعنی اترانے اور غرور کرنے والے اور فَرِهِيْنَ کے معنی بھی یہی ہیں۔ بعض کے نزدیک فَارِهِين کے معنی ماہر تجربہ کار کے ہیں۔ تَعْثَوْا کے معنی ہیں: سخت فساد پھیلانا اور عَاثَ، يَعِيثُ عَيْثًا کے بھی یہی معنی ہیں۔ وَالْجِبِلَّةَ کے معنی خلق، یعنی مخلوق ہیں۔ جُبِلَ کے معنی خُلِقَ ہیں، یعنی پیدا کیا گیا۔ جُبُلًا، جِبِلًا اور جُبْلًا بھی اسی سے ماخوذ ہیں۔ ان کے معنی مخلوق کے ہیں۔ حضرت ابن عباس ؓ نے یہی کہا ہے۔

(١) بَابٌ: ﴿وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ﴾ [٨٧]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”اے اللہ! جس دن لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں گے مجھے اس دن رسوا اور ذلیل نہ کرنا“ کا بیان

٤٧٦٨ - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَرٰى أَبَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ الْغَبَرَةُ وَالْقَتَرَةُ». وَالْغَبَرَةُ: هِيَ الْقَتَرَةُ. [راجع: ٣٣٥٠]

[4768] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”حضرت ابراہیم ؑ قیامت کے دن اپنے والد کو دیکھیں گے کہ اس پر گردوغبار اور سیاہی ہوگی۔“ امام بخاری فرماتے ہیں: غَبَرَةٌ اور قَتَرَةٌ کے ایک ہی معنی ہیں۔

٤٧٦٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا أَخِي عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَلْقٰى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ: ﴿لَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ﴾ فَيَقُولُ اللهُ: إِنِّي حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ». [راجع: ٣٣٥٠]

[4769] حضرت ابو ہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”حضرت ابراہیم ؑ جب قیامت کے دن اپنے باپ سے ملیں گے تو اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے: اے میرے رب! تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ جس دن لوگ اٹھائے جائیں گے اس دن تو مجھے رسوا نہیں کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ انھیں جواب دے گا: میں نے جنت کافروں پر حرام کر دی ہے۔“

(٢) بَابٌ: ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ○ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ﴾ [٢١٤، ٢١٥]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور اپنے خاندان کے سب سے قریبی رشتے داروں کو ڈرائیں اور تواضع سے پیش آئیں.....'' کا بیان

أَلِنْ جَانِبَكَ.

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ کے معنی ہیں: اپنے بازو کو نرم رکھیں۔

٤٧٧٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي عَمْرُو ابْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِي: «يَا بَنِي فِهْرٍ! يَا بَنِي عَدِيٍّ!»، لِبُطُونِ قُرَيْشٍ، حَتَّى اجْتَمَعُوا، فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُولًا لِّيَنْظُرَ مَا هُوَ، فَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَّقُرَيْشٌ فَقَالَ: «أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُّصَدِّقِيَّ؟» قَالُوا: نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا، قَالَ: «فَإِنِّي نَذِيرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ»، فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبًّا لَّكَ سَائِرَ الْيَوْمِ، أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا؟ فَنَزَلَتْ: ﴿تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ○ مَآ أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ﴾. [راجع: ١٣٩٤]

[4770] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''اپنے قریب ترین رشتے داروں کو ڈرائیں۔'' تو نبی ﷺ کوہ صفا پر تشریف لے گئے اور آواز دینے لگے: ''اے بنو فہر! اے بنو عدی!'' اور دیگر قبائل قریش کو پکارنے لگے حتی کہ وہ سب جمع ہو گئے۔ اگر کوئی خود نہیں آ سکتا تھا تو اس نے اپنا نمائندہ بھیج دیا تا کہ وہ معلوم کرے کہ کیا بات ہے؟ ابولہب خود آیا اور قریش کے دوسرے لوگ بھی آئے، پھر آپ نے فرمایا: ''تم لوگوں کا کیا خیال ہے اگر میں تمھیں خبردار کروں کہ اس گھاٹی میں ایک لشکر ہے اور وہ تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری بات کی تصدیق کرو گے؟'' انھوں نے کہا: ہاں، ہم نے آپ کو ہمیشہ سچا پایا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''پھر سنو! میں تمھیں اس سخت عذاب سے ڈراتا ہوں جو تمھارے سامنے ہے۔'' یہ سن کر ابولہب بولا: تجھ پر سارا دن تباہی نازل ہو، کیا تو نے ہمیں اس لیے جمع کیا تھا؟ اس پر یہ سورت نازل ہوئی: ''ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہو جائیں اور وہ خود بھی ہلاک ہو گیا۔ اس کا مال اس کے کام نہ آیا اور نہ اس کی کمائی ہی نے اسے کوئی فائدہ دیا۔''

٤٧٧١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

[4771] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ﴾ تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر فرمانے لگے:

قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ أَنْزَلَ اللهُ: ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ ٱلْأَقْرَبِينَ﴾ قَالَ: «يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! - أَوْ كَلِمَةً نَّحْوَهَا - اِشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ، لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِّنَ اللهِ شَيْئًا. يَا بَنِي عَبْدِ مَنافٍ! لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِّنَ اللهِ شَيْئًا، يَا عَبَّاسُ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا، وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللهِ! لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا. وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ ﷺ، سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي، لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا».

''اے جماعت قریش! -یا اس جیسا کوئی اور کلمہ کہا- تم اپنی جانوں کو (اللہ کے عذاب سے) خرید لو۔ میں اللہ کی بارگاہ میں تمھارے کسی کام نہیں آؤں گا۔ اے بنو عبد مناف! میں اللہ کے ہاں تمھیں کوئی نفع نہیں دوں گا۔ اے عباس بن عبدالمطلب! میں اللہ کی بارگاہ میں تمھارے کچھ کام نہیں آسکوں گا۔ اے صفیہ! جو رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی ہیں، میں اللہ کے ہاں تمھیں کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکوں گا۔ اے فاطمہ بنت محمد! میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے طلب کرلو۔ میں اللہ کے ہاں تمھیں کوئی نفع نہیں دوں گا۔''

تَابَعَهُ أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. [راجع: ٢٧٥٣]

اصبغ نے ابن وہب سے، انھوں نے یونس سے اور انھوں نے ابن شہاب سے روایت کرتے ہوئے ابو یمان کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ اگر خاتمہ کفر پر ہو تو خاندانی تعلق قیامت کے دن کچھ فائدہ نہیں دے گا، یہاں تک کہ پیغمبر کی اولاد اور بیوی بھی اگر مومن نہیں تو بھی رسول انھیں قیامت کے دن کوئی نفع نہیں دے سکے گا جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی اور بیٹے، حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا معاملہ ہے۔ یہاں ایک اشکال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھارے کچھ کام نہیں آؤں گا'' حالانکہ قیامت کے دن آپ کی سفارش سے گناہوں کی معافی اور عذاب سے نجات ملے گی؟ اس کے متعدد جوابات دیے گئے ہیں: * ابھی تک آپ کو اپنی شفاعت کبریٰ اور صغریٰ کا علم نہیں تھا کیونکہ یہ آغاز اسلام کا واقعہ ہے۔ * سفارش کرنے والا فائدہ نہیں دے سکتا وہ تو التجا کر سکتا ہے، اگر قبول ہو جائے تو ٹھیک بصورت دیگر وہ کسی کو مجبور نہیں کر سکتا۔ تو آپ کے ارشاد کا مطلب یہ ہوا کہ میں چھڑا تو نہیں سکتا، البتہ سفارش ضرور کروں گا۔ * رسول اللہ ﷺ کی سفارش بھی اللہ کے اذن سے ہوگی، گویا آپ نے فرمایا ہے: میں ذاتی طور پر کچھ نہیں کر سکوں گا۔ ہاں اللہ کے اذن سے تمھاری سفارش ضرور کروں گا۔ گویا آپ کی سفارش اللہ کی اجازت سے مشروط ہے۔ واللّٰہ أعلم.

(٢٧) سُورَةُ النَّمْلِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 27- تفسیر سورۂ نمل

﴿ٱلْخَبْءَ﴾ [٢٥]: مَا خَبَأْتَ. ﴿لَا قِبَلَ﴾

اَلْخَبْءَ کے معنی ہیں: جسے آپ نے پوشیدہ رکھا ہو۔

[٣٧]: لَا طَاقَةَ. ﴿الصَّرْحَ﴾ [٤٤]: كُلُّ مِلَاطٍ اتُّخِذَ مِنَ الْقَوَارِيرِ. وَ(الصَّرْحُ): الْقَصْرُ، وَجَمَاعَتُهُ صُرُوحٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿وَلَهَا عَرْشٌ﴾ [٢٣]: سَرِيرٌ كَرِيمٌ، حُسْنُ الصَّنْعَةِ وَغَلَاءُ الثَّمَنِ. ﴿يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ﴾ [٣٨]: طَائِعِينَ. ﴿رَدِفَ﴾ [٧٢]: اقْتَرَبَ. ﴿جَامِدَةً﴾ [٨٨]: قَائِمَةً. ﴿أَوْزِعْنِي﴾ [١٩]: اجْعَلْنِي. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿نَكِّرُوا﴾ [٤١]: غَيِّرُوا. وَ (الْقَبَسُ): مَا اقْتَبَسْتَ مِنْهُ النَّارَ. ﴿وَأُوتِينَا الْعِلْمَ﴾ [٤٢]: يَقُولُهُ سُلَيْمَانُ. ﴿الصَّرْحَ﴾ [٤٤]: بِرْكَةُ مَاءٍ ضَرَبَ عَلَيْهَا سُلَيْمَانُ قَوَارِيرَ أَلْبَسَهَا إِيَّاهُ.

لَاقِبَلَ کے معنی ہیں: کوئی طاقت نہیں۔ الصَّرْح: وہ گارا جو شیشے سے بنایا جائے۔ اور صَرْحُ کے معنی "محل" بھی ہیں۔ اس کی جمع صُرُوحٌ آتی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وَلَهَا عَرْشٌ کے معنی ہیں: نہایت عمدہ تخت جس کی بناوٹ اور قیمت گرانقدر تھی۔ يَأْتُونِي مُسْلِمِيْنَ کے معنی ہیں: فرمانبردار ہو کر۔ رَدِفَ کے معنی ہیں: اِقْتَرَبَ، یعنی قریب آپہنچا۔ جَامِدَةً کے معنی ہیں: ہمیشہ قائم رہیں گے۔ اَوْزِعْنِی کے معنی ہیں: مجھے بنادے، کردے۔ امام مجاہد نے کہا: نَكِّرُوْا کے معنی ہیں: اسے تبدیل کر دو۔ قَبس کے معنی ہیں: سلگتی ہوئی لکڑی جس سے آپ آگ حاصل کریں۔ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ کے معنی ہیں: ہمیں پہلے ہی علم تھا۔ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا مقولہ ہے۔ الصَّرْحَ سے مراد پانی کا وہ حوض ہے جسے حضرت سلیمان علیہ السلام نے شیشے سے ڈھانپ دیا تھا، یعنی بلوری شیشہ اتنا صاف کہ نظر نہیں آتا تھا بلکہ پانی ہی پانی معلوم ہوتا تھا۔

(٢٨) سُورَةُ الْقَصَصِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ 28-تفسیر سورۂ قصص

﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ﴾ [٨٨]: إِلَّا مُلْكَهُ؛ وَيُقَالُ: إِلَّا مَا أُرِيدَ بِهِ وَجْهُ اللهِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنْبَاءُ﴾ [٦٦]: الْحُجَجُ.

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ: اس کی ذات کے علاوہ ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وَجْهَهُ سے مراد اس کی سلطنت ہے۔ کچھ لوگوں نے اس سے مراد وہ اعمال لیے ہیں جو اللہ کی رضا جوئی کے لیے کیے گئے ہوں، یعنی ثواب کے اعتبار سے وہ فنا نہیں ہوں گے۔ امام مجاہد نے فرمایا: فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْبَاءُ میں الْاَنْبَاءُ سے مراد دلیلیں اور براہین ہیں۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ﴾ [٥٦]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: "آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے" کا بیان

وضاحت: قرآن کریم میں لفظ ہدایت دو معنوں میں استعمال ہوا ہے: ایک یہ ہے کہ سیدھے راستے کی رہنمائی کرنا۔ اس طرح کی رہنمائی کرنا حضرات انبیاء ﷺ کے فرائض منصبی میں شامل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: یقیناً آپ سیدھی راہ کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔[1] ہدایت کے دوسرے معنی ہیں: سیدھے راستے پر گامزن کرنا۔ یہ کام رسول اللہ ﷺ کا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا ہے جیسا کہ عنوان میں پیش کردہ آیت کریمہ میں ہے: ''آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے۔''[2]

٤٧٧٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، فَقَالَ: «أَيْ عَمِّ! قُلْ: لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ». فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيدَانِهِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ، حَتّٰى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ: عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَأَبٰى أَنْ يَقُولَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَاللهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ»، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَن يَسْتَغْفِرُوا۟ لِلْمُشْرِكِينَ﴾ وَأَنْزَلَ اللهُ فِي أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِى مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَهْدِى مَن يَشَآءُ﴾. [راجع: ١٣٦٠]

[4772] حضرت سعید بن میسب کے والد حضرت میسب بن حزن سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب ابو طالب کی وفات کا وقت آیا تو رسول اللہ ﷺ اس کے ہاں تشریف لے گئے۔ آپ نے دیکھا کہ ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ بھی پہلے ہی وہاں بیٹھے ہیں۔ آپ نے ابوطالب سے فرمایا: ''چچاجان! آپ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں تو میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں اسے بطور دلیل پیش کر سکوں گا۔'' ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگے: ابوطالب کیا عبدالمطلب کا دین چھوڑ دو گے؟ رسول اللہ ﷺ اسے بار بار یہی کہتے رہے اور یہ دونوں بھی بار بار اپنی بات دہراتے رہے اور وہی بات پیش کرتے رہے۔ آخر ابوطالب کی زبان سے جو آخری کلمہ نکلا وہ یہی تھا کہ وہ عبدالمطلب کے مذہب ہی پر قائم ہے اور اس نے لا الہ الا اللہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ راوی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں تمھارے لیے ضرور مغفرت طلب کرتا رہوں گا تا آنکہ مجھے اس سے روک نہ دیا جائے۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''نبی اور اہل ایمان کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ مشرکین کے لیے دعائے مغفرت کریں۔'' اور اللہ تعالیٰ نے ابو طالب کے متعلق یہ آیت نازل کی اور رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: ''آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔''

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿أُوْلِى ٱلْقُوَّةِ﴾ [٧٦]: لَا

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: اُولِي الْقُوَّةِ کا مطلب

1 الشورىٰ 52:42. 2 القصص 56:28.

يَرْفَعُهَا الْعُصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ. ﴿لَتَنُوٓأُ﴾: لَتُثْقِلُ. ﴿فَٰرِغًا﴾ [١٠]: إِلَّا مِنْ ذِكْرِ مُوسَى. ﴿ٱلْفَرِحِينَ﴾ [٧٦]: الْمَرِحِينَ. ﴿قُصِّيهِ﴾ [١١]: اتَّبِعِي أَثَرَهُ، وَقَدْ يَكُونُ: أَنْ يَقُصَّ الْكَلَامَ. ﴿نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ﴾ [يوسف: ٣]. ﴿عَن جُنُبٍ﴾ [١١]: عَنْ بُعْدٍ، وَعَنْ جَنَابَةٍ وَاحِدٌ، وَعَنِ اجْتِنَابٍ أَيْضًا. نَبْطِشُ وَنَبْطُشُ. ﴿يَأْتَمِرُونَ﴾ [٢٠]: يَتَشَاوَرُونَ. الْعُدْوَانُ وَالْعَدَاءُ وَالتَّعَدِّي وَاحِدٌ. ﴿ءَانَسَ﴾ [٢٩]: أَبْصَرَ. الْجِذْوَةَ: قِطْعَةٌ غَلِيظَةٌ مِنَ الْخَشَبِ لَيْسَ فِيهَا لَهَبٌ، وَالشِّهَابُ فِيهِ لَهَبٌ. وَالْحَيَّاتُ أَجْنَاسٌ: الْجَانُّ، وَالْأَفَاعِي، وَالْأَسَاوِدُ. ﴿رِدْءًا﴾ [٣٤]: مُعِينًا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: [لِكَيْ] ﴿يُصَدِّقُنِي﴾. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿سَنَشُدُّ﴾ [٣٥]: سَنُعِينُكَ، كُلَّمَا عَزَّزْتَ شَيْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ لَهُ عَضُدًا. مَقْبُوحِينَ: مُهْلَكِينَ. ﴿وَصَّلْنَا﴾ [٥١]: بَيَّنَّاهُ وَأَتْمَمْنَاهُ. ﴿يُجْبَىٰٓ﴾ [٥٧]: يُجْلَبُ. ﴿بَطِرَتْ﴾ [٥٨]: أَشِرَتْ. ﴿فِىٓ أُمِّهَا رَسُولًا﴾ [٥٩]: أُمُّ الْقُرَى مَكَّةُ وَمَا حَوْلَهَا. ﴿تُكِنُّ﴾ [٦٩]: تُخْفِي، أَكْنَنْتُ الشَّيْءَ: أَخْفَيْتُهُ، وَكَنَنْتُهُ: أَخْفَيْتُهُ وَأَظْهَرْتُهُ. ﴿وَيْكَأَنَّ ٱللَّهَ﴾ [٨٢]: مِثْلُ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللهَ. يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ: يُوَسِّعُ عَلَيْهِ وَيُضَيِّقُ عَلَيْهِ.

ہے کہ قارون کے خزانوں کی چابیوں کو طاقت ور مردوں کی ایک جماعت بھی نہیں اٹھا پاتی تھی۔ لَتَنُوْٓأُ: بوجھل کر دیتی تھی، بوجھ سے جھکا دیتی تھی۔ فَارِغًا کے معنی ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں کے دل میں موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ اور کوئی خیال نہیں رہا تھا۔ اَلْفَرِحِیْنَ: اترانے والے، مارے خوشی کے پھول جانے والے۔ قُصِّیْهِ کے معنی ہیں: اس کے پیچھے پیچھے چلی جا۔ اور کبھی یہ لفظ قصہ اور کلام بیان کرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسا کہ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ میں ہے، یعنی ہم تجھے بیان سناتے ہیں۔ عَنْ جُنُبٍ کے معنی بُعد کے ہیں، یعنی دور سے اور عَنْ جَنَابَةٍ کے بھی یہی معنی ہیں کہ وہ پاکی سے دور ہو گیا، اسی طرح عَنِ اجْتِنَابٍ کے معنی ہیں: وہ پرہیز کر گیا۔ نَبْطِشُ از باب ضرب اور نَبْطُشُ از باب نصر دونوں کے معنی گرفت کرنا ہیں۔ يَأْتَمِرُوْنَ کے معنی ہیں: باہم مشورہ کر رہے ہیں۔ اَلْعُدْوَانُ، اَلْعَدَاءُ اور اَلتَّعَدِّي کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی زیادتی کرنا اور حد سے تجاوز کرنا۔ أٰنَسَ کے معنی ہیں: اس نے دیکھا۔ اَلْجِذْوَة: لکڑی کا وہ موٹا ٹکڑا جس کے سرے پر آگ لگی ہو لیکن اس میں شعلہ نہ ہو اور شہاب شعلے دار کو کہتے ہیں۔ اَلْحَيَّاتُ، یعنی سانپوں کی مختلف اقسام: اَلْجَانّ: چھوٹا اور سفید سانپ۔ اَلْأَفَاعِي: بڑا سانپ اور اَلْأَسَاوِدُ: سیاہ ناگ کو کہتے ہیں۔ رِدْءًا کے معنی ہیں: مددگار اور پشت پناہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے يُصَدِّقُنِي کے معنی کیے ہیں: وہ میری تصدیق کرے، یعنی میری بات کو کھول کر بیان کر دے۔ اس کے غیر نے کہا: سَنَشُدُّ کے معنی ہیں: ہم تیری مدد کریں گے۔ جب تم کسی کی مدد کرتے ہو تو گویا اس کا بازو بن جاتے ہو۔ مَقْبُوْحِیْنَ کے معنی ہیں: ہلاک شدہ۔ وَصَّلْنَا کے معنی ہیں: ہم نے اس کو بیان کیا اور پورا کیا۔ يُجْبٰى کے معنی ہیں: کھچے چلے آتے ہیں۔ بَطِرَتْ کے

معنی ہیں: تکبر کیا اور شرارت کی۔ فِي أُمِّهَا رَسُوْلًا سے مراد ام القریٰ، یعنی مکہ اور اس کے اطراف ہیں۔ تُکِنُّ کے معنی ہیں: تُخْفِي، یعنی پوشیدہ رکھتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں: اَكْنَنْتُ "میں نے اس کو چھپا لیا" اور كَنَنْتُ کے بھی یہی معنی ہیں۔ اس کے معنی ظاہر کرنا بھی ہیں، یعنی یہ لفظ اضداد سے ہے۔ وَيْكَأَنَّ اللّٰهَ بمعنی اَلَمْ تَرَاَنَّ اللّٰهَ ہے۔ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ کے معنی ہیں: جس کو چاہتا ہے فراخ روزی دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے تنگ روزی دیتا ہے۔

(٢) بَابٌ: ﴿إِنَّ ٱلَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ ٱلْقُرْءَانَ﴾ [٨٥]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) "جس اللہ نے آپ پر قرآن فرض، یعنی نازل کیا ہے" کا بیان

٤٧٧٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا يَعْلَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْعُصْفُرِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿لَرَآدُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ﴾ قَالَ: إِلَى مَكَّةَ.

[4773] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ کے بارے میں فرمایا ہے کہ اس سے مراد مکہ مکرمہ کی طرف واپسی ہے۔

(٢٩) سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ 29-تفسیر سورۂ عنکبوت

قَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿مُسْتَبْصِرِينَ﴾ [٣٨]: ضَلَلَةً. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿ٱلْحَيَوَانُ﴾ [٦٤] وَالْحَيُّ وَاحِدٌ. ﴿فَلَيَعْلَمَنَّ ٱللَّهُ﴾ [١١]: عَلِمَ اللهُ ذٰلِكَ، إِنَّمَا هِيَ بِمَنْزِلَةِ فَلِيَمِيزَ اللهُ كَقَوْلِهِ: ﴿لِيَمِيزَ ٱللَّهُ ٱلْخَبِيثَ﴾ [الأنفال: ٣٧]. ﴿وَأَثْقَالًا مَّعَ أَثْقَالِهِمْ﴾ [١٣]: أَوْزَارًا مَّعَ أَوْزَارِهِمْ.

امام مجاہد فرماتے ہیں: مُسْتَبْصِرِيْنَ کے معنی گمراہ کے ہیں، یعنی وہ گمراہ تھے لیکن خود کو ہدایت پر سمجھتے تھے۔ ان کے علاوہ کسی اور کا قول ہے کہ اَلْحَيَوَانُ اور اَلْحَيُّ کے ایک ہی معنی ہیں۔ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ کے معنی عَلِمَ اللّٰهُ ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کو ہر دو فریق کا علم ہے۔ اور یہاں علم سے علم تمیز مراد ہے، یعنی اللہ کھول کر بتا دے گا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ "تاکہ اللہ ناپاک کو (پاک سے) الگ کر دے۔" وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ کے معنی اَوْزَارًا مَّعَ اَوْزَارِهِمْ ہیں، یعنی اپنے گناہ اپنے اوپر لادیں گے اور ان

گناہوں کے ساتھ کچھ گناہ اور بھی ہوں گے۔

وضاحت: ایک بوجھ خود گمراہ ہونے کا اور دوسرا بوجھ دوسروں کو گمراہ کرنے کا، یعنی ایک تو ان کے ذاتی گناہ ہوں گے، دوسرے وہ گناہ جن کے لیے یہ سبب بنے تھے دونوں قسم کے گناہوں کو اٹھائیں گے۔

(٣٠) سُورَةُ الرُّومِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 30-تفسیر سورۂ روم

﴿فَلَا يَرْبُوا﴾ [٣٩] مَنْ أَعْطَى عَطِيَّةً يَبْتَغِي أَفْضَلَ، فَلَا أَجْرَ لَهُ فِيهَا. قَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿يُحْبَرُونَ﴾ [١٥]: يُنَعَّمُونَ. ﴿يَمْهَدُونَ﴾ [٤٤]: يُسَوُّونَ الْمَضَاجِعَ. ﴿الْوَدْقَ﴾ [٤٨]: الْمَطَرَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿هَل لَّكُم مِّن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَـٰنُكُم﴾ [٢٨]: فِي الْآلِهَةِ. وَفِيهِ: ﴿تَخَافُونَهُمْ﴾: أَنْ يَرِثُوكُمْ كَمَا يَرِثُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا. ﴿يَصَّدَّعُونَ﴾ [٤٣]: يَتَفَرَّقُونَ، ﴿فَاصْدَعْ﴾ [الحجر: ٩٤]. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿ضُعْفٌ﴾ وَ (ضَعْفٌ) لُغَتَانِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿السُّوٓأَىٰ﴾ [١٠] الْإِسَاءَةُ، جَزَاءُ الْمُسِيئِينَ.

فَلَا یَرْبُوْا کا مطلب ہے کہ جو شخص زیادہ لینے کی غرض سے کسی کو کچھ دے تو اسے اس کے دینے میں کچھ ثواب نہیں ہو گا۔ امام مجاہد نے فرمایا: یُحْبَرُوْنَ کے معنی ہیں: انھیں نعمتیں دی جائیں گی۔ یَمْهَدُوْنَ کے معنی ہیں: وہ بستر بچھاتے ہیں۔ اَلْوَدْقُ: بارش۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّامَلَكَتْ اَيْمٰنُكُمْ یہ آیت اللہ تعالیٰ اور معبودان باطلہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے: تَخَافُوْنَهُمْ: کیا تمھیں اپنے غلاموں سے اندیشہ ہے کہ وہ تمھارے وارث بن جائیں گے جس طرح تم ایک دوسرے کے وارث بن جاتے ہو۔ یَصَّدَّعُوْنَ کے معنی ہیں: سب متفرق و منتشر ہو جائیں گے جیسا کہ فَاصْدَعْ ہے، یعنی حق کو باطل سے الگ کر کے خوب کھول کر اللہ کا حکم پہنچا دیں۔ ان کے علاوہ دوسرے نے کہا: ضُعْفٍ اور ضَعْفٍ، یعنی ضاد کے ضمہ اور فتحہ کے ساتھ دو لغات ہیں۔ امام مجاہد نے کہا: اَلسُّوْاٰی کے معنی ہیں: برائی، یعنی برا کرنے والوں کو برا ہی بدلہ ملے گا۔

٤٧٧٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَّالْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَّسْرُوقٍ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يُحَدِّثُ فِي كِنْدَةَ فَقَالَ: يَجِيءُ دُخَانٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ بِأَسْمَاعِ الْمُنَافِقِينَ وَأَبْصَارِهِمْ،

[4774] حضرت مسروق سے روایت ہے کہ ایک شخص نے قبیلۂ کندہ میں حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ قیامت کے دن ایک دھواں اٹھے گا جو منافقین کی قوت سماعت و بصارت کو ختم کر دے گا لیکن مومن پر اس کا اثر صرف زکام جیسا ہو گا۔ ہم اس کی بات سن کر بہت گھبرائے۔ میں

يَأْخُذُ الْمُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ، فَفَزِعْنَا، فَأَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ وَّكَانَ مُتَّكِئًا فَغَضِبَ، فَجَلَسَ فَقَالَ: مَنْ عَلِمَ فَلْيَقُلْ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَّقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ: لَا أَعْلَمُ. فَإِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ ﷺ: ﴿قُلْ مَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَآ أَنَا۠ مِنَ ٱلْمُتَكَلِّفِينَ﴾ [ص:٨٦] وَإِنَّ قُرَيْشًا أَبْطَؤُوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ»، فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتّٰى هَلَكُوا فِيهَا وَأَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ، وَيَرَى الرَّجُلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ، فَجَاءَهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! جِئْتَ تَأْمُرُنَا بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللّٰهَ، فَقَرَأَ: ﴿فَٱرْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي ٱلسَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿عَآئِدُونَ﴾ [الدخان:١٠-١٥] أَفَيُكْشَفُ عَنْهُمْ عَذَابُ الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَ، ثُمَّ عَادُوا إِلٰى كُفْرِهِمْ؟ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ ٱلْبَطْشَةَ ٱلْكُبْرَىٰٓ﴾ [١٦] يَوْمَ بَدْرٍ، وَ﴿لِزَامًۢا﴾ [٧٧] يَوْمَ بَدْرٍ، ﴿الٓمٓ ۝ غُلِبَتِ ٱلرُّومُ﴾ إِلٰى ﴿سَيَغْلِبُونَ﴾ [١-٣] وَالرُّومُ قَدْ مَضٰى. [راجع: ١٠٠٧]

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ اس وقت وہ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ (یہ سن کر) وہ بہت ناراض ہوئے اور سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: جو شخص علم رکھتا ہو وہ تو بیان کرے اور جو علم نہیں رکھتا وہ کہے کہ اللہ بہتر جاننے والا ہے۔ اور یہ بھی علم ہے کہ انسان اپنی لاعلمی کا اعتراف کرے اور صاف کہہ دے کہ میں نہیں جانتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا ہے: ''کہہ دیجیے! میں اپنی تبلیغ و دعوت پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں ہی سے ہوں۔'' اصل واقعہ یہ ہے کہ قریش نے جب اسلام لانے میں تاخیر کی تو نبی ﷺ نے ان کے خلاف بددعا فرمائی: ''اے اللہ! ان پر حضرت یوسف ؑ کے دور والے قحط جیسا قحط بھیج کر میری مدد فرما۔'' پھر ایسا قحط پڑا کہ اس میں لوگ تباہ ہوئے اور کچھ مردار اور ہڈیاں کھانے پر مجبور ہوئے۔ اس دوران میں اگر کوئی آسمان اور زمین کے درمیان فضا میں دیکھتا تو اسے دھواں نظر آتا، پھر حضرت ابوسفیان ؓ آپ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے: اے محمد! آپ ہمیں صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں لیکن آپ کی قوم تباہ ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے دعا فرمائیں۔ پھر عبداللہ بن مسعود ؓ نے یہ آیت پڑھی: ''آپ اس دن کا انتظار کریں جب آسمان واضح دھواں لائے گا...... اپنی اسی حالت میں آجاؤ گے۔'' کیا آخرت کا عذاب بھی ان سے ٹل جائے گا جب وہ آجائے گا؟ چنانچہ قحط کے ختم ہونے کے بعد پھر وہ کفر سے باز نہ آئے۔ اللہ کے درج ذیل ارشاد کا بھی یہی مطلب ہے: يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى یہ بطشہ، کفار قریش پر غزوۂ بدر کے دن واقع ہوا۔ اور لِزَامًا میں بھی اشارہ معرکۂ بدر کی طرف ہے۔ اسی طرح الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ سے سَيَغْلِبُوْنَ تک، یہ واقعہ بھی

گزر چکا ہے۔

بَابٌ: ﴿لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ ٱللَّهِ﴾ [٣٠]

باب: - ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ کی خلقت (فطرت) میں کوئی ردوبدل نہیں ہوسکتا'' کا بیان

لِدِينِ اللهِ. ﴿خُلُقُ ٱلْأَوَّلِينَ﴾ [الشعرآء: ١٣٧]: دِينُ الْأَوَّلِينَ، وَالْفِطْرَةُ: اَلْإِسْلَامُ.

خَلْقِ اللّٰه سے مراد اللہ کا دین ہے۔ خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ میں بھی دین ہی مراد ہے، یعنی پہلے لوگوں کا دین۔ آیت کریمہ میں فطرت سے مراد بھی اللہ کا دین ہے۔

٤٧٧٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ مَّوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ، كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ، هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ؟ ثُمَّ يَقُولُ: ﴿فِطْرَتَ ٱللَّهِ ٱلَّتِى فَطَرَ ٱلنَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ ٱللَّهِ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلْقَيِّمُ﴾». [راجع: ١٣٥٨]

[4775] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ جانور کا بچہ صحیح سالم پیدا ہوتا ہے۔ کیا تم نے کبھی پیدائشی طور پر ناک یا کان کٹا ہوا کوئی بچہ دیکھا ہے؟ اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ کی اس فطرت کا اتباع کرو جس پر اس نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی فطرت میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں۔ یہی سیدھا دین ہے۔

(٣١) سُورَةُ لُقْمَانَ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ 31- تفسیر سورۂ لقمان

(١) [بَابٌ]: ﴿لَا تُشْرِكْ بِٱللَّهِ إِنَّ ٱلشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ [١٣]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت کر، بلاشبہ شرک بہت بڑا ظلم ہے'' کا بیان

٤٧٧٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ

[4776] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''وہ لوگ جو

عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَلَمْ يَلْبِسُوٓاْ إِيمَٰنَهُم بِظُلْمٍ﴾ [الأنعام: ٨٢] شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيمَانَهُ بِظُلْمٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّهُ لَيْسَ بِذَاكَ، أَلَا تَسْمَعُ إِلٰى قَوْلِ لُقْمَانَ لِابْنِهِ: ﴿إِنَّ ٱلشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾». [راجع: ٣٢]

ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہ کیا۔" اس آیت سے رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام ؓ بہت گھبرائے اور عرض کرنے لگے: ہم میں سے کون ایسا ہوگا جس نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہیں کیا ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آیت میں ظلم سے مراد وہ نہیں جو تم نے سمجھا ہے۔ کیا تم نے حضرت لقمان کی وہ نصیحت نہیں سنی جو انھوں نے اپنے بیٹے کو کی تھی کہ بلاشبہ شرک کرنا بہت بڑا ظلم ہے۔"

(٢) بَابُ قَوْلِهِ ﴿إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ﴾ [٣٤]

باب:2- ارشاد باری تعالیٰ: "بلاشبہ قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے" کا بیان

٤٧٧٧ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ، إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ يَمْشِي فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: «اَلْإِيمَانُ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ، وَلِقَائِهِ، وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْآخِرِ». قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: «اَلْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ». قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ: «اَلْإِحْسَانُ: أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ». قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: «مَا الْمَسْؤُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ؛ وَلٰكِنْ سَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا وَلَدَتِ الْمَرْأَةُ رَبَّتَهَا، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا: وَإِذَا كَانَ الْحُفَاةُ

[4777] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک دن ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک آدمی پیدل چلتا ہوا آیا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں، اس کے رسولوں اور اس کی ملاقات پر ایمان لاؤ اور قیامت کے دن پر یقین رکھو۔" پھر وہ کہنے لگا: اللہ کے رسول! اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "اسلام یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، فرض زکاۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔" اس نے پوچھا: اللہ کے رسول! احسان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر ایسا نہ کر سکو تو کم از کم یہ خیال کرو کہ وہ تمھیں دیکھ رہا ہے۔" پھر اس نے پوچھا: اللہ کے رسول! قیامت کب قائم ہوگی؟ آپ نے فرمایا: "جس سے تم سوال کر رہے ہو وہ بھی سائل سے زیادہ نہیں جانتا، البتہ میں تمھیں اس کی چند نشانیوں

الْعُرَاةُ رُؤُسَ النَّاسِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، فِي خَمْسٍ لَّا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللهُ: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْأَرْحَامِ﴾ ثُمَّ انْصَرَفَ الرَّجُلُ، فَقَالَ: «رُدُّوا عَلَيَّ»، فَأَخَذُوا لِيَرُدُّوا فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا، فَقَالَ: «هٰذَا جِبْرِيلُ جَاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِينَهُمْ». [راجع: ٥٠]

سے آگاہ کرتا ہوں۔ ایک یہ ہے کہ عورت اپنے آقا کو جنم دے گی، دوسری یہ کہ جب ننگے پاؤں، ننگے جسم والے لوگ دوسروں کے سردار بن جائیں تو یہ بھی قیامت کی نشانی ہے، (آگاہ رہو!) ان پانچ باتوں میں سے ایک قیامت بھی ہے جسے اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ ''وہی جانتا ہے قیامت کب آئے گی اور بارش کب برسے گی اور ماؤں کے پیٹ میں کیا کچھ ہے۔'' پھر وہ شخص اٹھ کر چلا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے میرے پاس واپس لاؤ۔'' لوگ اسے بلانے گئے تو دیکھا کہ وہاں کوئی نہ تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے جو آپ لوگوں کو آپ کا دین سکھانے آئے تھے۔''

٤٧٧٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي [عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ]: أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ»، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ﴾». [راجع: ١٠٣٩]

[4778] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''غیب کی کنجیاں پانچ ہیں، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''بے شک اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے......''

(٣٢) سُورَةُ السَّجْدَةِ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ 32- تفسیر سورۂ سجدہ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿مَهِينٍ﴾ [٨]: ضَعِيفٍ؛ نُطْفَةِ الرَّجُلِ. ﴿ضَلَلْنَا﴾ [١٠]: هَلَكْنَا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿ٱلْجُرُزِ﴾ [٢٧]: الَّتِي لَا تُمْطَرُ إِلَّا مَطَرًا لَّا يُغْنِي عَنْهَا شَيْئًا. ﴿يَهْدِ﴾ [٢٦]: يُبَيِّنْ.

امام مجاہد نے کہا: مَهِيْنٍ سے مراد کمزور و ناتواں ہے اور یہ مرد کے نطفے کی صفت ہے۔ ضَلَلْنَا کے معنی ہیں: ہم تباہ ہوئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اَلْجُرُزِ سے مراد وہ زمین ہے جہاں بارش کم ہوتی ہو جو کوئی فائدہ نہ دے۔ يَهْدِ کے معنی ہیں: وہ بیان کرتے ہیں۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾ [١٧]

باب: 1 - ارشاد باری تعالیٰ: ''کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیا کیا سامان ان کے لیے چھپایا گیا ہے'' کا بیان

٤٧٧٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ». قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: اقْرَؤُا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾.

[4779] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں نے اپنے صالح اور نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جنھیں کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہوگا، نہ کسی کان نے سنا ہوگا بلکہ کسی کے وہم وگمان میں بھی نہ آئی ہوں گی۔'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ''کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیا کیا سامان ان کے لیے چھپا رکھا گیا ہے۔''

وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: «قَالَ اللهُ». مِثْلَهُ. قِيلَ لِسُفْيَانَ: رِوَايَةً؟ قَالَ: فَأَيُّ شَيْءٍ؟ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، قَرَأَ أَبُو هُرَيْرَةَ: (قُرَّاتِ أَعْيُنٍ). [راجع: ٣٢٤٤]

علی بن مدینی نے کہا: ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اوران سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ پھر پہلی حدیث کی طرح بیان کیا۔ سفیان سے پوچھا گیا: (کیا آپ یہ رسول اللہ ﷺ کی) حدیث روایت کر رہے ہیں (یا اپنے اجتہاد سے فرما رہے ہیں؟) انھوں نے کہا: (اگر یہ حدیث نہیں) تو پھر اور کیا ہے؟ ابومعاویہ نے کہا کہ انھیں اعمش نے بتایا، ان سے ابوصالح نے بیان کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (اس آیت میں) قُرَّةَ اَعْيُنٍ کو قُرَّاتِ اَعْيُنْ (جمع کے ساتھ) پڑھا ہے۔

٤٧٨٠ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا

[4780] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنھیں نہ کبھی کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان

عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ. ذُخْرًا مِّنْ بَلْهِ مَا أُطْلِعْتُمْ عَلَيْهِ». ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ﴾. [راجع: ٣٢٤٤]

نے سنا اور نہ کسی کے دل ہی میں ان کا خیال آیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمتیں ذخیرہ کی ہیں اور یہ ان کے علاوہ ہیں جن پر تمھیں اطلاع ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''آنکھوں کی ٹھنڈک کا جو سامان ان کے لیے چھپا رکھا گیا ہے، کسی نفس کو معلوم نہیں، ان اعمال کا بدلہ (دینے کے لیے) جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔''

(٣٣) سُورَةُ الْأَحْزَابِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ 33-تفسیر سورۂ احزاب

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿صَيَاصِيهِمْ﴾ [٢٦]: قُصُورِهِمْ. ﴿مَعْرُوفًا﴾ [٦] فِي الْكِتَابِ.

امام مجاہد نے کہا: صَيَاصِيهِمْ سے مراد بنوقریظہ کے قلعے اور محلات ہیں۔ مَعْرُوفًا: وہ اچھا کام جس کا ذکر کتاب میں موجود ہے۔

(١) [بَابٌ]: ﴿النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ﴾ [٦]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''نبی کریم، اہل ایمان پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں'' کا بیان

٤٧٨١ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اِقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ﴾ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ تَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوا، فَإِنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِي، وَأَنَا مَوْلَاهُ». [راجع: ٢٢٩٨]

[4781] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جتنے بھی مومن ہیں، میں ان سب کا دنیا و آخرت کے کاموں میں سب سے زیادہ خیر خواہ ہوں، اگر تمھارا دل چاہے تو یہ آیت پڑھ لو: ﴿النَّبِيُّ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ﴾ اس لیے جو مومن مرتے وقت مال و دولت چھوڑ جائے تو اس کے وارث اس کے عزیز و اقارب ہوں گے جو بھی ہوں، لیکن اگر کسی مومن نے قرض چھوڑا ہے یا اولاد چھوڑی ہے تو وہ میرے پاس آ جائیں میں ان کا ذمہ دار ہوں۔''

فائدہ: دینی اعتبار سے بھی رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ اہل ایمان کے خیر خواہ ہیں کیونکہ انھیں آپ ہی کے ذریعے سے ہدایت کا راستہ ملا ہے جس میں ہماری دنیوی اور اخروی فلاح ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی اس حد درجہ خیر خواہی کا تقاضا یہ ہے کہ

تمام مسلمان بھی آپ کا دوسرے سب لوگوں سے بڑھ کر احترام کریں اور آپ کی اطاعت بجالائیں۔ یہ بات ہمیشہ یاد رہنی چاہیے کہ جو شخص نبی ﷺ کے ساتھ تمام لوگوں کی نسبت زیادہ محبت نہیں کرتا اور آپ ﷺ کا احترام تمام لوگوں کی نسبت زیادہ نہیں کرتا، وہ مومن ہی نہیں۔

(٢) بَابٌ: ﴿ٱدْعُوهُمْ لِآبَآئِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِندَ ٱللَّهِ﴾ [٥]

باب:2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''منہ بولے بیٹوں کو ان کے باپوں کے نام سے پکارا کرو۔ اللہ کے ہاں یہی انصاف کی بات ہے'' کا بیان

٤٧٨٢ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ - مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ - مَا كُنَّا نَدْعُوهُ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ، حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ: ﴿ٱدْعُوهُمْ لِآبَآئِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِندَ ٱللَّهِ﴾.

[4782] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ (جب آپ نے انھیں متبنیٰ بنا لیا تو) ہم لوگ انھیں زید بن محمد کہہ کر پکارتے تھے حتی کہ یہ آیت نازل ہوئی: ''ان منہ بولے بیٹوں کو ان کے باپوں کے نام سے پکارا کرو۔ اللہ کے ہاں یہی انصاف کی بات ہے۔''

(٣) بَابٌ: ﴿فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُۥ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوا۟ تَبْدِيلًا﴾ [٢٣]

باب:3- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''ان میں سے کوئی تو اپنا عہد اور اپنی نذر پوری کر چکا ہے اور کوئی موقع کا انتظار کر رہا ہے اور انھوں نے (اپنے عہد میں) کوئی تبدیلی نہیں کی'' کا بیان

﴿نَحْبَهُۥ﴾: عَهْدَهُ. ﴿أَقْطَارِهَا﴾ [١٤]: جَوَانِبِهَا. ﴿ٱلْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا﴾: لَأَعْطَوْهَا.

نَحْبَهُ سے مراد اپنا عہد و قرار ہے۔ اَقْطَارِهَا کے معنی ہیں: اس (مدینہ) کے کناروں (اطراف) سے۔ اَلْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا کے معنی ہیں: وہ قبول کرلیں گے اور شریک ہو جائیں گے۔

٤٧٨٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نُرَى هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي أَنَسِ بْنِ

[4783] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میرے خیال کے مطابق درج ذیل آیت حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کے متعلق نازل ہوئی تھی: ''اہل ایمان میں سے کچھ مرد ایسے ہیں کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ سے

النَّصْرِ : ﴿مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا۟ مَا عَـٰهَدُوا۟ ٱللَّهَ عَلَيْهِ﴾ . [راجع: ٢٨٠٥] جو عہد کیا تھا اسے سچا کر دکھایا......''

فائدہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''میرے چچا حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے۔ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں پہلی لڑائی میں غائب رہا جو آپ نے مشرکین کے خلاف لڑی۔ اگر اب اللہ تعالیٰ نے مجھے مشرکین کے خلاف کسی لڑائی میں حاضر ہونے کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ دیکھ لے گا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ پھر جب غزوۂ احد کا موقع آیا اور مسلمان بھاگ نکلے تو حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! جو کچھ مسلمانوں نے کیا میں اس سے معذرت کرتا ہوں اور جو کچھ مشرکین نے کیا میں اس سے بے زار ہوں، پھر وہ آگے بڑھے تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے سامنا ہوا، ان سے حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے سعد بن معاذ! میں تو جنت میں جانا چاہتا ہوں اور نضر کے رب کی قسم! میں جنت کی خوشبو احد پہاڑ کے قریب پاتا ہوں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کے رسول! جو انھوں نے کر دکھایا اس کی مجھ میں ہمت نہ تھی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد جب ہم نے حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کو تلاش کیا تو تلواروں، نیزوں اور تیروں کے تقریباً اسی نشانات ان کے جسم پر تھے۔ جب وہ شہید ہوئے تو مشرکین نے ان کے اعضاء کاٹ دیے تھے۔ کوئی شخص بھی انھیں پہچان نہیں سکتا تھا، صرف ان کی بہن نے انھیں انگلیوں کے پوروں سے پہچانا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہمارے خیال کے مطابق درج بالا آیت کریمہ ان کے اور ان جیسے اہل ایمان کے متعلق نازل ہوئی تھی۔ [1]

٤٧٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: لَمَّا نَسَخْنَا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ فَقَدْتُ آيَةً مِّنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ، كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَؤُهَا لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ إِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ، الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَهَادَتَهُ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ: ﴿مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا۟ مَا عَـٰهَدُوا۟ ٱللَّهَ عَلَيْهِ﴾ . [راجع: ٢٨٠٧]

[4784] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب ہم نے قرآن مجید کو مصحف کی صورت میں جمع کیا تو مجھے سورۂ احزاب کی ایک آیت نہیں مل رہی تھی، حالانکہ میں وہ آیت رسول اللہ ﷺ سے بارہا سن چکا تھا۔ آخر وہ مجھے حضرت خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی، جن کی شہادت کو رسول اللہ ﷺ نے دو مردوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا۔ وہ آیت یہ تھی: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عٰهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ﴾

(٤) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا﴾ [٢٨]

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: ''اے نبی! آپ اپنی بیویوں سے کہہ دیں کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمھیں کچھ دے دلا کر بھلے طریقے سے رخصت کر دوں'' کا بیان

[1] صحيح البخاري، الجهاد، حديث: 2805، و صحيح مسلم، الإمارة، حديث: 4918 (1903).

وَقَالَ مَعْمَرٌ: اَلتَّبَرُّجُ: أَنْ تُخْرِجَ مَحَاسِنَهَا. ﴿سُنَّةَ اللهِ﴾ [٣٨]: اِسْتَنَّهَا: جَعَلَهَا.

حضرت معمر نے کہا: التبرج کے معنی ہیں کہ عورت اپنے حسن کا اظہار کرے۔ سُنَّةَ اللّٰهِ سے مراد اللہ تعالیٰ کا وہ طریقہ ومعمول ہے جو اس نے مقرر کیا ہے۔

٤٧٨٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَاءَهَا، حِينَ أَمَرَ اللهُ أَنْ يُخَيِّرَ أَزْوَاجَهُ، فَبَدَأَ بِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنِّي ذَاكِرٌ لَّكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ تَسْتَعْجِلِي حَتّٰى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ»، وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ، قَالَتْ: ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللهَ قَالَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ﴾» إِلٰى تَمَامِ الْآيَتَيْنِ. فَقُلْتُ لَهُ: فَفِي أَيِّ هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ؟ فَإِنِّي أُرِيدُ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ. [انظر: ٤٧٨٦]

[4785] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا کہ آپ اپنی بیویوں کو اختیار دیں کہ وہ آپ کے پاس رہیں یا علیحدگی کو پسند کریں تو رسول اللہ ﷺ پہلے میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''میں تم سے ایک معاملے کے متعلق کچھ کہنے آیا ہوں۔ ضروری نہیں کہ تم اس میں جلد بازی سے کام لو بلکہ تم اپنے والدین سے مشورہ بھی کر سکتی ہو۔'' آپ ﷺ تو جانتے ہی تھے کہ میرے والدین کبھی آپ سے علیحدگی کا مشورہ نہیں دے سکتے۔ حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اے نبی! تم اپنے بیویوں سے کہہ دو......'' دو آیات کے اختتام تک۔ میں نے آپ ﷺ سے کہا: میں کس چیز کے متعلق اپنے والدین سے مشورہ کروں؟ کھلی بات ہے کہ میں اللہ، اس کے رسول اور عالم آخرت کو چاہتی ہوں۔

(٥) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَإِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَٱلدَّارَ ٱلْءَاخِرَةَ فَإِنَّ ٱللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَٰتِ مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ [٢٩]

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور اگر تم اللہ، اس کا رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیکوکار خواتین کے لیے بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے'' کا بیان

وَقَالَ قَتَادَةُ: ﴿وَٱذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِى بُيُوتِكُنَّ مِنْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ وَٱلْحِكْمَةِ﴾ [٣٤]: اَلْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ.

حضرت قتادہ نے کہا: اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''تم اللہ کی ان آیات اور حکمت بھری باتوں کو یاد رکھو جو تمھارے گھروں میں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔'' میں اٰيٰتِ اللّٰهِ سے مراد قرآن مجید اور الحكمة سے مراد سنت نبوی ہے۔

٤٧٨٦ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَمَّا أُمِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ: «إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتّٰى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ»، قَالَتْ: وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ، قَالَتْ: ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ قَالَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا وَزِينَتَهَا﴾ إِلٰى ﴿أَجْرًا عَظِيمًا﴾» قَالَتْ: فَقُلْتُ: فَفِي أَيِّ هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ؟ فَإِنِّي أُرِيدُ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ، قَالَتْ: ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ.

[4786] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کو حکم ہوا کہ وہ اپنی بیویوں کو اختیار دے دیں تو (سب سے) پہلے آپ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: "میں تم سے ایک معاملے کے متعلق کہنے آیا ہوں، اس معاملے میں جلد بازی نہ کرنا بلکہ اپنے والدین سے مشورہ کر کے جواب دینا۔" اور آپ یہ بات خوب جانتے تھے کہ میرے والدین آپ سے علیحدگی اختیار کرنے کا مشورہ کبھی نہیں دیں گے، چنانچہ آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: "اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیں، اگر تم دنیوی زندگی اور اس کی زیب و زینت چاہتی ہو...... بہت بڑا اجر ہے۔" میں نے کہا: میں اس معاملے میں اپنے والدین سے کیا مشورہ کروں گی؟ میں تو اللہ، اس کے رسول اور عالم آخرت کی خواہاں ہوں۔ (حضرت عائشہ ؓ) فرماتی ہیں کہ پھر نبی ﷺ کی دوسری بیویوں نے بھی وہی جواب دیا جو میں نے دیا تھا۔

تَابَعَهُ مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو سُفْيَانَ الْمَعْمَرِيُّ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ. [راجع: ٤٧٨٥]

اس کی متابعت موسیٰ بن اعین نے معمر سے کی ہے، انھوں نے زہری سے، انھوں نے کہا: مجھے ابوسلمہ نے خبر دی ہے۔ عبدالرزاق اور ابوسفیان معمری نے معمر سے، انھوں نے امام زہری سے، انھوں نے حضرت عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے بیان کیا ہے۔

(٦) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا ٱللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى ٱلنَّاسَ وَٱللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَىٰهُ﴾ [٣٧]

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: "آپ ایک ایسی بات دل میں چھپا رہے تھے جسے اللہ تعالیٰ ظاہر کرنا چاہتا تھا اور آپ لوگوں سے ڈر رہے تھے، حالانکہ اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ آپ اس سے ڈریں" کا بیان

٤٧٨٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا

[4787] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے،

مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا ٱللَّهُ مُبْدِيهِ﴾: نَزَلَتْ فِي شَأْنِ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَّزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ. [انظر: ٧٤٢٠]

انھوں نے فرمایا: بلاشبہ یہ آیت حضرت زینب بنت جحش اور حضرت زید بن حارثہ ؓ کے بارے میں نازل ہوئی تھی: ''آپ ایک ایسی بات دل میں چھپا رہے تھے جسے اللہ تعالیٰ ظاہر کرنا چاہتا تھا......''

فائدہ: حضرت زینب ؓ کی خاندانی حیثیت بہت بلند تھی اور زید بن حارثہ ؓ بظاہر غلامی کا داغ اٹھا کر آزاد ہوئے، اس لیے مزاج کی موافقت نہ ہو سکی اور نہ معاشرتی تفاوت ذہنوں سے اتنی جلدی دور ہو سکا اور سیدہ زینب ؓ اپنے شوہر حضرت زید بن حارثہ ؓ کا وہ احترام نہ کر سکیں جو انھیں کرنا چاہیے تھا۔ جب ان میں ناچاقی کا سلسلہ شروع ہوا تو سیدنا زید اس بات کا شکوہ رسول اللہ ﷺ سے کرتے اور کہتے کہ میں اسے طلاق دے کر فارغ کرنا چاہتا ہوں لیکن رسول اللہ ﷺ انھیں ہر بار یہی سمجھاتے کہ جب اس عورت نے اپنی خواہش قربان کر کے تم سے نکاح کر لیا ہے تو تمھیں کچھ برداشت سے کام لینا چاہیے۔ اب اسے چھوڑ دینے کو وہ اور اس کے عزیز و اقارب اپنی ذلت خیال کریں گے۔ تم اللہ سے ڈرو اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر بگاڑ کی صورت نہ پیدا کرو۔ لیکن جب بار بار شکایات کا سلسلہ شروع ہوا تو ممکن ہے کہ آپ کے دل میں یہ خیال بھی آیا ہو کہ اگر زید نے حضرت زینب کو چھوڑ دیا تو زینب کی دلجوئی نکاح کرنے ہی سے ہو سکے گی لیکن منافقین کی بدگوئی کا بھی اندیشہ تھا کہ بیٹے کی بیوی کو اپنے حرم میں رکھ لیا ہے۔ یہ تھی وہ بات جسے رسول اللہ ﷺ دل میں چھپائے ہوئے تھے جیسا کہ سیدہ عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ اگر حضرت محمد ﷺ قرآن کریم میں سے کوئی چیز چھپانے والے ہوتے تو یہ آیت ضرور چھپاتے۔[1]

(٧) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿تُرْجِي مَن تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيٓ إِلَيْكَ مَن تَشَآءُ ۖ وَمَنِ ٱبْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ﴾ [٥١]

باب: 7- ارشاد باری تعالیٰ: ''آپ جس بیوی کو چاہیں علیحدہ رکھیں اور جسے چاہیں اپنے پاس رکھیں اور علیحدہ رکھنے کے بعد جسے چاہیں اپنے پاس بلالیں، آپ پر کوئی مضائقہ نہیں'' کا بیان

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿تُرْجِي﴾: تُؤَخِّرُ، ﴿أَرْجِهْ﴾ [الأعراف: ١١١، والشعراء: ٣٦]: أَخِّرْهُ.

حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ تُرْجِي کے معنی ہیں: پیچھے ڈال دینا۔ اسی طرح اَرْجِهْ کے معنی ہیں: مؤخر کرنا۔

٤٧٨٨ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: هِشَامٌ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي

[4788] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: مجھے ان عورتوں پر غیرت آتی تھی جو خود کو رسول اللہ ﷺ کے لیے ہبہ کر دیتی تھیں۔ میں کہتی تھی: بھلا یہ کیا بات

1 صحيح مسلم، الإيمان، حديث: 440 (177).

وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَقُولُ: أَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا؟ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿تُرْجِي مَن تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيٓ إِلَيْكَ مَن تَشَآءُ ۖ وَمَنِ ٱبْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ﴾ قُلْتُ: مَا أُرٰى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ. [انظر: ٥١١٣]

ہوئی کہ عورت خود کو کسی کے لیے ہبہ کر دے؟ پھر جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''آپ جس بیوی کو چاہیں علیحدہ رکھیں اور جسے چاہیں اپنے پاس بلا لیں اور علیحدہ رکھنے کے بعد جسے چاہیں اپنے پاس بلا لیں، آپ پر کوئی مضائقہ نہیں۔'' میں نے دل میں کہا: (اللہ کے رسول!) میں تو یہ دیکھ رہی ہوں کہ آپ کی جیسی خواہش ہو، آپ کا رب اسے بلا تاخیر فوراً پوری کر دیتا ہے۔

فائدہ: تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ کی تفسیر میں تین اقوال بیان کیے جاتے ہیں: * آپ جس بیوی کو چاہیں اپنے پاس رکھیں اور جسے چاہیں طلاق دے دیں۔ * آپ جس بیوی کو چاہیں طلاق کے بغیر اسے الگ کر دیں اور اس کی باری کسی دوسری بیوی کو دے دیں۔ * جو عورت خود کو ہبہ کر دے، اس کے متعلق آپ کو اختیار ہے اسے قبول کریں یا اسے رد کر دیں۔ آیت کے الفاظ سے ان تینوں احتمالات کی تائید ہوتی ہے۔

٤٧٨٩ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ مُّعَاذَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَسْتَأْذِنُ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا، بَعْدَ أَنْ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿تُرْجِي مَن تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيٓ إِلَيْكَ مَن تَشَآءُ ۖ وَمَنِ ٱبْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ﴾ فَقُلْتُ لَهَا: مَا كُنْتِ تَقُولِينَ؟ قَالَتْ: كُنْتُ أَقُولُ لَهُ: إِنْ كَانَ ذَاكَ إِلَيَّ فَإِنِّي لَا أُرِيدُ يَا رَسُولَ اللهِ! أَنْ أُوثِرَ عَلَيْكَ أَحَدًا.

[4789] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''ان (بیویوں) میں سے آپ جسے چاہیں دور کر دیں اور جسے چاہیں اپنے پاس رکھ لیں۔ اور اگر آپ ان میں سے بھی کسی کو اپنے پاس بلا لیں جنھیں آپ نے الگ کر دیا ہے تو بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں۔'' اس آیت کے نازل ہونے کے بعد بھی رسول ﷺ اگر ہم میں سے کسی کی باری میں کسی دوسری بیوی کے پاس جانا چاہتے تو جس کی باری ہوتی اس سے اجازت لیتے تھے۔ (راویۂ حدیث حضرت معاذہ کہتی ہیں کہ) میں نے حضرت عائشہ ؓ سے پوچھا: ایسی صورت میں آپ رسول اللہ ﷺ کو کیا کہتی تھیں؟ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: میں تو آپ سے عرض کر دیتی تھی کہ اللہ کے رسول! اگر یہ اجازت آپ مجھ سے لے رہے ہیں تو میں اپنی باری کا ایثار کسی دوسرے پر نہیں کر سکتی۔

تَابَعَهُ عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ: سَمِعَ عَاصِمًا.

اس حدیث کی متابعت عباد بن عباد نے کی، انھوں نے حضرت عاصم سے یہ حدیث سنی۔

(٨) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿لَا تَدْخُلُوا۟ بُيُوتَ ٱلنَّبِىِّ إِلَّآ أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِندَ ٱللَّهِ عَظِيمًا﴾ [٥٣]

باب: 8- ارشاد باری تعالیٰ: ''اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ جایا کرو، الا یہ کہ تمھیں کھانے کے لیے بلایا جائے...... بلاشبہ اللہ کے ہاں یہ بڑے گناہ کی بات ہے'' کا بیان

يُقَالُ: ﴿إِنَاهُ﴾ [٥٣]: إِدْرَاكُهُ، أَنَى يَأْنِي أَنَاةً فَهُوَ آنٍ ﴿لَعَلَّ ٱلسَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا﴾ [٦٣]: إِذَا وَصَفْتَ صِفَةَ الْمُؤَنَّثِ قُلْتَ: قَرِيبَةٌ، وَإِذَا جَعَلْتَهُ ظَرْفًا وَبَدَلًا، وَلَمْ تُرِدِ الصِّفَةَ نَزَعْتَ الْهَاءَ مِنَ الْمُؤَنَّثِ، وَكَذٰلِكَ لَفْظُهَا فِي الْوَاحِدِ وَالِاثْنَيْنِ وَالْجَمْعِ لِلذَّكَرِ وَالْأُنْثَى.

اِنَاہُ کے معنی ہیں: اس کا پکنا اور تیار ہونا۔ یہ لفظ اَنٰی یَأْنِی أَنَاةً سے ماخوذ ہے۔ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا (لفظ ''قریب'') جب مؤنث کی صفت کے طور پر آئے تو قریبۃ (تا کے ساتھ) آتا ہے لیکن جب بدل یا ظرف ہو، صفت مراد نہ ہو تو تائے تانیث کے بغیر قریبًا استعمال کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں جب یہ لفظ صفت نہ ہو تو واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث سب کے لیے یکساں آتا ہے۔

٤٧٩٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ، فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ الْحِجَابِ. [راجع: ٤٠٢]

[4790] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کے ہاں اچھے اور برے ہر طرح کے لوگ آتے رہتے ہیں (کیا اچھا ہو) اگر آپ امہات المومنین کو پردے کا حکم دیں، تب اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب نازل فرمائی۔

٤٧٩١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوا، ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ، وَإِذَا هُوَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا، فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ قَامَ، فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ وَقَعَدَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ

[4791] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو لوگوں کو آپ نے دعوت ولیمہ دی، کھانے کے بعد لوگ بیٹھے باتیں کرتے رہے، رسول اللہ ﷺ نے ایسا کیا گویا آپ اٹھنا چاہتے ہیں لیکن لوگ پھر بھی نہ اٹھے۔ جب آپ نے دیکھا کہ کوئی نہیں اٹھتا تو آپ کھڑے ہو گئے۔ جب آپ اٹھے تو دوسرے لوگ بھی کھڑے ہو گئے لیکن تین آدمی پھر بھی بیٹھے رہے۔ پھر

لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ، ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا، فَانْطَلَقْتُ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا، فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ، فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ، فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَدْخُلُوا۟ بُيُوتَ ٱلنَّبِىِّ﴾ الْآيَةَ. [انظر: ٤٧٩٢، ٤٧٩٣، ٤٧٩٤، ٥١٥٤، ٥١٦٣، ٥١٦٦، ٥١٦٨، ٥١٧٠، ٥١٧١، ٥٤٦٦، ٦٢٣٨، ٦٢٣٩، ٦٢٧١، ٧٤٢١]

نبی ﷺ جب باہر سے اندر جانے کے لیے تشریف لائے تو دیکھا کہ لوگ اب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، پھر وہ لوگ اٹھے اور اٹھ کر چلے گئے۔ میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر بتایا کہ وہ لوگ بھی چلے گئے ہیں تو آپ اندر تشریف لے گئے۔ میں نے بھی اندر داخل ہونا چاہا لیکن آپ ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ گرا لیا۔ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی: ''اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں مت جایا کرو......''

٤٧٩٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِهٰذِهِ الْآيَةِ آيَةِ الْحِجَابِ، لَمَّا أُهْدِيَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانَتْ مَعَهُ فِي الْبَيْتِ، صَنَعَ طَعَامًا وَّدَعَا الْقَوْمَ، فَقَعَدُوا يَتَحَدَّثُونَ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ ثُمَّ يَرْجِعُ وَهُمْ قُعُودٌ يَتَحَدَّثُونَ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَدْخُلُوا۟ بُيُوتَ ٱلنَّبِىِّ إِلَّآ أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَـٰظِرِينَ إِنَىٰهُ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿مِن وَرَآءِ حِجَابٍ﴾ فَضُرِبَ الْحِجَابُ وَقَامَ الْقَوْمُ. [راجع: ٤٧٩١]

[4792] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اس آیت، یعنی آیت حجاب کے متعلق سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں۔ جب حضرت زینب بنت جحش کو دلہن بنا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا گیا اور وہ آپ کے ساتھ آپ کے گھر ہی میں تھیں تو آپ نے کھانا تیار کروایا اور لوگوں کو دعوت (ولیمہ) دی۔ لوگ فراغت کے بعد بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ نبی ﷺ یہ صورت حال دیکھ کر باہر جاتے، پھر اندر آتے لیکن لوگ بیٹھے باتیں کرتے رہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اے ایمان والو! تم نبی کے گھروں میں مت جایا کرو الا یہ کہ تمھیں کھانے کے لیے اجازت دی جائے، اس حال میں کہ اس کے پکنے کا انتظار کرنے والے نہ ہو......'' اس کے بعد پردہ ڈال دیا گیا اور لوگ اٹھ کر چلے گئے۔

٤٧٩٣ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بُنِيَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ بِخُبْزٍ وَّلَحْمٍ، فَأُرْسِلْتُ عَلَى الطَّعَامِ دَاعِيًا فَيَجِيءُ قَوْمٌ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ فَيَأْكُلُونَ

[4793] حضرت انس ؓ سے ایک دوسری روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش ؓ سے نکاح کے بعد گوشت اور روٹی پر مشتمل کھانا تیار کیا تو مجھے لوگوں کو بلانے کے لیے بھیجا گیا۔ لوگ آتے، کھانا کھا کر واپس چلے جاتے، پھر دوسرے لوگ آتے وہ بھی کھا کر واپس چلے جاتے۔ میں نے سب کو بلایا حتی کہ کوئی شخص ایسا

وَيَخْرُجُونَ، فَدَعَوْتُ حَتَّى مَا أَجِدُ أَحَدًا أَدْعُو، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! مَا أَجِدُ أَحَدًا أَدْعُوهُ. قَالَ: «ارْفَعُوا طَعَامَكُمْ» وَبَقِيَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ يَتَحَدَّثُونَ فِي الْبَيْتِ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَانْطَلَقَ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَقَالَ: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللهِ»، فَقَالَتْ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ، كَيْفَ وَجَدْتَّ أَهْلَكَ؟ بَارَكَ اللهُ لَكَ، فَتَقَرَّى حُجَرَ نِسَائِهِ كُلِّهِنَّ، يَقُولُ لَهُنَّ كَمَا يَقُولُ لِعَائِشَةَ، وَيَقُلْنَ لَهُ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ، ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ، فَإِذَا ثَلَاثَةُ رَهْطٍ فِي الْبَيْتِ يَتَحَدَّثُونَ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ شَدِيدَ الْحَيَاءِ، فَخَرَجَ مُنْطَلِقًا نَّحْوَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَمَا أَدْرِي آخْبَرْتُهُ أَوْ أُخْبِرَ أَنَّ الْقَوْمَ خَرَجُوا، فَرَجَعَ حَتَّى إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي أُسْكُفَّةِ الْبَابِ دَاخِلَةً وَّأُخْرٰى خَارِجَةً أَرْخَى السِّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، وَأُنْزِلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ.

[راجع: ٤٧٩١]

نہ رہ گیا جسے میں نے نہ بلایا ہو۔ میں نے عرض کی: اللہ کے نبی! اب کوئی شخص بلانے کے لیے باقی نہیں رہا تو آپ نے فرمایا: ''اب دستر خوان اٹھا لو۔'' تین شخص گھر میں بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ نبی ﷺ گھر سے اٹھ کر سیدہ عائشہ ؓ کے حجرہ کی طرف گئے اور فرمایا: ''گھر والو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' سیدہ عائشہ ؓ نے جواب میں کہا: وعلیک السلام ورحمۃ اللہ! آپ نے اپنے اہل کو کیسے پایا؟ اللہ تعالیٰ آپ کو برکت عطا فرمائے۔ پھر آپ نے تمام ازواج مطہرات کے حجروں کا دورہ فرمایا اور جس طرح حضرت عائشہ ؓ سے فرمایا تھا اسی طرح سب سے فرمایا اور انھوں نے بھی وہی جواب دیا جو حضرت عائشہ ؓ نے دیا تھا۔ اس کے بعد نبی ﷺ واپس تشریف لائے تو وہ تین حضرات ابھی گھر میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ نبی ﷺ کے مزاج میں بہت شرم و حیا تھی، اس لیے پھر سیدہ عائشہ ؓ کے حجرے کی طرف چلے گئے۔ مجھے یاد نہیں کہ خود میں نے آپ ﷺ کو اطلاع دی یا کسی اور نے آپ کو بتایا کہ اب وہ تینوں حضرات چلے گئے ہیں، چنانچہ آپ ﷺ واپس آئے اور دروازے کی چوکھٹ میں آپ کا ایک پاؤں اندر اور ایک باہر تھا کہ آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ گرا لیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے پردے کی آیت نازل فرمائی۔

٤٧٩٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْلَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ بَنٰى بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ، فَأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَّلَحْمًا، ثُمَّ خَرَجَ إِلٰى حُجَرِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، كَمَا كَانَ يَصْنَعُ صَبِيحَةَ بِنَائِهِ، فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِنَّ وَيَدْعُو لَهُنَّ، وَيُسَلِّمْنَ عَلَيْهِ

[4794] حضرت انس ؓ سے ایک مزید روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زینب بنت جحش ؓ سے نکاح پر دعوت ولیمہ کی اور لوگوں کو روٹی اور گوشت کھلایا۔ پھر آپ امہات المومنین ؓ کے حجروں کی طرف گئے جیسا کہ آپ کا معمول تھا کہ نکاح کی صبح آپ جایا کرتے تھے۔ آپ انھیں سلام کرتے اور انھیں دعائیں دیتے۔ امہات المومنین بھی آپ کو سلام کرتیں اور آپ کے لیے دعائیں کرتیں۔ امہات

وَيَدْعُونَ لَهُ، فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ رَأَى رَجُلَيْنِ جَرَى بِهِمَا الْحَدِيثُ، فَلَمَّا رَآهُمَا رَجَعَ عَنْ بَيْتِهِ، فَلَمَّا رَأَى الرَّجُلَانِ نَبِيَّ اللهِ ﷺ رَجَعَ عَنْ بَيْتِهِ وَثَبَا مُسْرِعَيْنِ، فَمَا أَدْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ بِخُرُوجِهِمَا أَمْ أُخْبِرَ، فَرَجَعَ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ، وَأَرْخَى السِّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، وَأُنْزِلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ. [راجع: ٤٧٩١]

المومنین کے حجروں سے جب آپ اپنے حجرے کی طرف تشریف لائے تو دیکھا کہ دو آدمی آپس میں بیٹھے گفتگو کر رہے ہیں۔ جب آپ نے انھیں بیٹھے ہوئے دیکھا تو آپ حجرے سے باہر نکل آئے۔ ان دونوں حضرات نے جب دیکھا کہ اللہ کے نبی ﷺ اپنے حجرے سے واپس تشریف لے گئے ہیں تو وہ بڑی جلدی سے اٹھ کر باہر نکل گئے۔ مجھے یاد نہیں کہ ان کے چلے جانے کی اطلاع میں نے آپ کو دی یا کسی اور نے، پھر آپ ﷺ واپس آئے اور گھر میں آتے ہی دروازے کا پردہ نیچے گرا دیا اور آیت حجاب نازل ہوئی۔

وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ: سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

سعید بن مریم نے بیان کیا، انھیں یحییٰ نے خبر دی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس سے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے نقل کیا۔

٤٧٩٥ - حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجَتْ سَوْدَةُ بَعْدَ مَا ضُرِبَ الْحِجَابُ لِحَاجَتِهَا وَكَانَتِ امْرَأَةً جَسِيمَةً لَا تَخْفَى عَلَى مَنْ يَعْرِفُهَا. فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: يَا سَوْدَةُ! أَمَا وَاللهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَانْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ؟ قَالَتْ: فَانْكَفَأَتْ رَاجِعَةً وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِي، وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى وَفِي يَدِهِ عَرْقٌ، فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي، فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا، قَالَتْ: فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ، ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْعَرْقَ فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ، فَقَالَ: «إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ». [راجع: ١٤٦]

[4795] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ام المومنین حضرت سودہ ؓ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد قضائے حاجت کے لیے باہر نکلیں اور وہ بھاری بھرکم خاتون تھیں جو انھیں پہچانتا تھا اس سے وہ پوشیدہ نہیں رہ سکتی تھیں۔ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے انھیں دیکھ لیا تو کہا: اے سودہ! اللہ کی قسم! آپ ہم سے اپنے آپ کو چھپا نہیں سکتیں۔ دیکھیں آپ کس طرح باہر نکلتی ہیں؟ حضرت سودہ ؓ یہ سن کر الٹے پاؤں وہاں سے چلی آئیں جبکہ رسول اللہ ﷺ اس وقت میرے حجرے میں تشریف فرما رات کا کھانا کھا رہے تھے۔ آپ کے ہاتھ میں اس وقت گوشت کی ایک ہڈی تھی۔ حضرت سودہ ؓ نے داخل ہوتے ہی کہا: اللہ کے رسول! میں قضائے حاجت کے لیے باہر نکلی تھی تو حضرت عمر ؓ نے مجھ سے ایسی ایسی باتیں کی ہیں، چنانچہ (اسی وقت) اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی کا نزول شروع

فرما دیا۔ تھوڑی دیر بعد یہ کیفیت ختم ہوئی تو اس وقت ابھی ہڈی آپ کے ہاتھ میں تھی، اسے آپ نے رکھا نہیں تھا کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمھیں قضائے حاجت کے لیے باہر جانے کی اجازت دے دی گئی ہے۔''

فائدہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت غیرت مند تھے۔ وہ ازواج مطہرات کے متعلق اجنبی لوگوں کے اطلاع پانے کو بہت ناپسند کرتے تھے۔ ان کی شدید خواہش تھی کہ انھیں پردے میں رکھا جائے۔ اسی لیے انھوں نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے متعلق فرمایا کہ سودہ! ہم نے تجھے پہچان لیا ہے! لیکن اس مرتبہ آپ کی یہ خواہش پوری نہ ہوئی بلکہ اللہ کا حکم آیا کہ ازواج مطہرات کو پردے میں رہتے ہوئے قضائے حاجت کے لیے باہر نکلنے کی اجازت ہے تاکہ انھیں مشقت نہ ہو۔ واللہ أعلم.

(٩) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِن تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿شَهِيدًا﴾ [٥٤-٥٥]

باب:9- ارشاد باری تعالیٰ: ''کسی چیز کو ظاہر کرو یا مخفی رکھو، بے شک اللہ ہمیشہ سے ...... پوری طرح شاہد ہے'' کا بیان

٤٧٩٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اِسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ بَعْدَمَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ: لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ فِيهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَإِنَّ أَخَاهُ أَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي، وَلٰكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَمَا مَنَعَكِ أَنْ تَأْذَنِينَ؟ عَمُّكِ». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلٰكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ، فَقَالَ: «اِئْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ، تَرِبَتْ يَمِينُكِ». قَالَ عُرْوَةُ: فَلِذٰلِكَ

[4796] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد ابوقعیس کے بھائی حضرت افلح رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ملنے کی اجازت طلب کی تو میں نے کہا: جب تک میں اس سلسلے میں نبی ﷺ سے اجازت نہ حاصل کرلوں، ان سے نہیں مل سکتی کیونکہ اس کے بھائی ابوقعیس رضی اللہ عنہ نے مجھے کون سا دودھ پلایا ہے۔ مجھے تو ابوقعیس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے۔ پھر نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے عرض کی: اللہ کے رسول! ابوقعیس رضی اللہ عنہ کے بھائی افلح رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ملنے کی اجازت مانگی تھی تو میں نے اسے کہہ دیا کہ جب تک آپ ﷺ سے اجازت نہ لے لوں، ان سے ملاقات نہیں کر سکتی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنے چچا کو ملنے سے تمھیں کیوں انکار ہے؟'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے ابوقعیس نے دودھ نہیں پلایا بلکہ دودھ پلانے والی تو اس کی بیوی ہے۔ آپ ﷺ نے

كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ: حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُونَ مِنَ النَّسَبِ. [راجع: ٢٦٤٤]

فرمایا: ''ایسا نہیں، انھیں اندر آنے کی اجازت دو۔ وہ تمھارے چچا ہیں۔ تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں!'' حضرت عروہ نے بیان کیا کہ اسی وجہ سے حضرت عائشہ ؓ فرماتی تھیں کہ رضاعت سے بھی ان چیزوں کو حرام سمجھو جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں۔

(١٠) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ وَمَلَٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى ٱلنَّبِيِّ﴾ ٱلْآيَةَ [٥٦]

باب: 10- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی (ﷺ) پر رحمت بھیجتے ہیں......'' کا بیان

قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: صَلَاةُ اللهِ ثَنَاؤُهُ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ. وَصَلَاةُ الْمَلَائِكَةِ الدُّعَاءُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿يُصَلُّونَ﴾ [٥٦]: يُبَرِّكُونَ. ﴿لَنُغْرِيَنَّكَ﴾ [٦٠]: لَنُسَلِّطَنَّكَ.

ابو العالیہ نے کہا: صلاۃ کی نسبت اگر اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو فرشتوں کے سامنے اللہ کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کی مدح وثنا ہے۔ اور اگر صلاۃ کی نسبت فرشتوں کی طرف ہو تو اس سے مراد دعا ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: آیت مبارکہ میں يُصَلُّونَ کے معنی ہیں: يُبَرِّكُونَ، یعنی برکت کی دعا کرنا۔ لَنُغْرِيَنَّكَ کے معنی ہیں: ہم ضرور آپ کو ان پر مسلط کر دیں گے۔

٤٧٩٧ - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ، فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: «قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ». [راجع: ٣٣٧٠]

[4797] حضرت کعب بن عجرہ ؓ سے روایت ہے کہ عرض کی گئی: اللہ کے رسول! آپ پر سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا لیکن آپ پر ''صلاۃ'' کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یوں پڑھا کرو: اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر بھی، جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمتیں نازل کی ہیں۔ بے شک تو قابل تعریف ہے، بزرگ ہے۔ اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ پر برکتیں نازل فرما اور حضرت محمد ﷺ کی اولاد پر بھی، جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر نازل فرمائی ہیں۔ بے شک تو قابل تعریف ہے، بزرگ ہے۔''

٤٧٩٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا

[4798] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ

اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا التَّسْلِيمُ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: «قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ».

ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ پر سلام پڑھنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے لیکن صلاۃ بھیجنے کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یوں کہا کرو: ''اے اللہ! تو اپنے بندے اور اپنے رسول حضرت محمد ﷺ پر رحمتیں نازل فرما، جس طرح تو نے حضرت ابراہیم کی آل پر رحمتیں نازل فرمائیں۔ اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی اولاد پر برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکتیں نازل فرمائیں۔''

قَالَ أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ: «عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ».

ابو صالح نے حضرت لیث سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکات نازل فرمائی ہیں۔''

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَّالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ، وَقَالَ: «كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ». [انظر: ٦٣٥٨]

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رحمتیں نازل کی ہیں اور حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر برکتیں نازل فرما، جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر برکات نازل کی ہیں۔''

(١١) بَابُ: ﴿لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ ءَاذَوْا مُوسَىٰ﴾ [٦٩]

باب: 11- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اے ایمان والو! تم ان لوگوں جیسے نہ بن جاؤ جنھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تکلیف دی'' کا بیان

٤٧٩٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَّخِلَاسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مُوسٰى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا. وَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ ءَاذَوْا۟ مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ ٱللَّهُ مِمَّا

[4799] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ موسیٰ علیہ السلام بڑے باحیا انسان تھے۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ''اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایذا پہنچائی تھی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو (باعزت) بری کر دیا اس (الزام) سے جو انھوں نے لگایا

قَالُواْ وَكَانَ عِندَ ٱللَّهِ وَجِيهًا﴾». [راجع: ٢٧٨]

تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ بڑے معزز تھے۔"

(٣٤) سُورَةُ سَبَإٍ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ 34- تفسیر سورۂ سبا

يُقَالُ: ﴿مُعَٰجِزِينَ﴾ [٣٨،٥]: مُسَابِقِينَ؛ ﴿بِمُعْجِزِينَ﴾ [الأنعام:١٣٤]: بِفَائِتِينَ - مُعَاجِزِيَّ: مُسَابِقِيَّ - ﴿سَبَقُوٓاْ﴾ [الأنفال:٥٩]: فَاتُوا؛ ﴿لَا يُعْجِزُونَ﴾: لَا يَفُوتُونَ؛ ﴿يَسْبِقُونَا﴾ [العنكبوت:٤]: يُعْجِزُونَا؛ قَوْلُهُ: ﴿بِمُعْجِزِينَ﴾: بِفَائِتِينَ، وَمَعْنَى ﴿مُعَٰجِزِينَ﴾: مُغَالِبِينَ: يُرِيدُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا أَنْ يُظْهِرَ عَجْزَ صَاحِبِهِ. ﴿مِعْشَارَ﴾ [٤٥]: عُشْرَ. يُقَالُ: اَلْأُكُلُ: اَلثَّمَرُ. ﴿بَٰعِدْ﴾ [١٩] وَبَعِّدْ وَاحِدٌ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿لَا يَعْزُبُ﴾ [٣]: لَا يَغِيبُ. ﴿سَيْلَ ٱلْعَرِمِ﴾ [١٦]: اَلسُّدُّ؛ مَاءٌ أَحْمَرُ أَرْسَلَهُ [اللهُ] فِي السُّدِّ، فَشَقَّهُ وَهَدَمَهُ، وَحَفَرَ الْوَادِيَ، فَارْتَفَعَتَا عَنِ الْجَنْبَتَيْنِ، وَغَابَ عَنْهُمَا الْمَاءُ فَيَبِسَتَا، وَلَمْ يَكُنِ الْمَاءُ الْأَحْمَرُ مِنَ السُّدِّ، وَلٰكِنْ كَانَ عَذَابًا أَرْسَلَهُ اللهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ حَيْثُ شَاءَ، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ: ﴿ٱلْعَرِمِ﴾: اَلْمُسَنَّاةُ بِلَحْنِ أَهْلِ الْيَمَنِ؛ وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿ٱلْعَرِمِ﴾: اَلْوَادِي. (اَلسَّابِغَاتُ) اَلدُّرُوعُ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (يُجَازٰى): يُعَاقَبُ. ﴿أَعِظُكُم بِوَٰحِدَةٍ﴾ [٤٦]: بِطَاعَةِ اللهِ. ﴿مَثْنَىٰ وَفُرَٰدَىٰ﴾: وَاحِدٌ وَّاثْنَيْنِ. ﴿ٱلتَّنَاوُشُ﴾ [٥٢]: اَلرَّدُّ مِنَ الْآخِرَةِ إِلَى الدُّنْيَا. ﴿وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ﴾

کہا جاتا ہے: مُعٰجِزِیْنَ: آگے بڑھنے والے اور مد مقابل کو ہرا دینے والے۔ بِمُعْجِزِیْنَ کے معنی ہیں: ہاتھ سے نکل جانے والے۔ مُعَاجِزِیَّ کے معنی ہیں: مجھ سے آگے بڑھ جائیں اور مجھے عاجز کر دیں۔ سَبَقُوْا کے معنی ہیں: آگے بڑھ گئے اور ہاتھ سے نکل گئے۔ لَا یُعْجِزُوْنَ: وہ عاجز نہیں کر سکیں گے۔ یَسْبِقُوْنَا: وہ ہم سے آگے نکل جائیں گے۔ ہمیں عاجز کر دیں گے۔ بِمُعْجِزِیْنَ کے معنی ہیں: بِفَائِتِیْن۔ اور مُعَاجِزِین کے معنی مُغَالِبِینَ ہیں (یہ مکرر ہے)، یعنی ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ وہ دوسرے کو عاجز کر دے۔ مِعْشَار کے معنی ہیں: عشر، یعنی دسواں حصہ۔ اَلْاُکُلُ: پھل۔ بٰعِدْ اور بَعِّدْ، یعنی باب افعال اور تفعیل دونوں کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی دوری پیدا کرنا۔ امام مجاہد نے کہا: لَا یَعْزُبُ کے معنی ہیں: اس سے غائب نہیں ہوتا۔ سَیْلَ الْعَرِمِ کے معنی بند کے ہیں۔ ایک سرخ پانی تھا جسے بند میں چھوڑ دیا گیا تھا جس نے بند کو پھاڑ کر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور وادی کو کھود کر رکھ دیا، چنانچہ دونوں طرف سے باغ اکھڑ گئے اور پانی غائب ہوا تو سوکھ گئے۔ یہ سرخ پانی ڈیم کا نہیں تھا بلکہ یہ اللہ کا عذاب تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے جہاں سے چاہا بھیج دیا۔ عمرو بن شرحبیل نے کہا: اہل یمن کی زبان میں العرم ہیڈ کو کہتے ہیں۔ اہل یمن کے علاوہ دوسروں نے کہا کہ العرم کے معنی وادی اور نالے کے ہیں۔ سٰبِغٰتٍ کے معنی ہیں: زرہیں۔ امام مجاہد نے کہا: یُجَازٰی کے معنی ہیں: سزا دیے

[٥٤]: مِنْ مَّالٍ أَوْ وَلَدٍ أَوْ زَهْرَةٍ. ﴿بِأَشْيَاعِهِم﴾: بِأَمْثَالِهِمْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (كَالْجَوَابِي): كَالْجَوْبَةِ مِنَ الْأَرْضِ. اَلْخَمْطُ: اَلْأَرَاكُ. وَالْأَثْلُ: اَلطَّرْفَاءُ. ﴿الْعَرِمِ﴾: اَلشَّدِيدُ.

جاتے ہیں۔ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ کے معنی ہیں: میں تمھیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ مَثْنٰی وَ فُرَادٰی کے معنی ہیں: دو دو اور ایک ایک۔ اَلتَّنَاوُشُ کے معنی ہیں: آخرت سے لوٹ کر دنیا میں آنا۔ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ: یعنی جو کچھ وہ مال، اولاد اور زینت چاہیں گے۔ بِاَشْيَاعِهِمْ ان جیسے دوسرے کافر، یعنی ہم مشرب لوگ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: كَالْجَوَابِي، یعنی زمین کے گڑھوں اور بڑے بڑے حوضوں کے برابر پیالے بناتے تھے۔ اَلْخَمْطُ کے معنی ہیں: پیلو کا درخت۔ اَلْاَثْل کے معنی ہیں: جھاؤ کا درخت۔ اَلْعَرِمْ کے لغوی معنی ہیں: سخت اور شدید۔

(١) بَابٌ: ﴿حَتَّىٰٓ إِذَا فُزِّعَ عَن قُلُوبِهِمْ قَالُوا۟ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا۟ ٱلْحَقَّ ۖ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْكَبِيرُ﴾ [٢٣]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''یہاں تک کہ جب گھبراہٹ ان کے دلوں سے دور کر دی جاتی ہے تو پوچھتے ہیں: تمھارے رب نے کیا فرمایا؟ کہتے ہیں: حق فرمایا اور وہی سب سے بلند، بہت بڑا ہے'' کا بیان

٤٨٠٠ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَضَى اللهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ، ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِّقَوْلِهِ، كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ، فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ - قَالُوا لِلَّذِي قَالَ -: الْحَقَّ، وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ، فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُ السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُو السَّمْعِ هٰكَذَا بَعْضُهُ فَوْقَ بَعْضٍ - وَصَفَهُ سُفْيَانُ بِكَفِّهِ فَحَرَّفَهَا وَبَدَّدَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ - فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلٰى مَنْ

[4800] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کسی معاملے کا فیصلہ فرماتا ہے تو فرشتے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے سامنے جھکاؤ کے لیے عاجزی کے طور پر اپنے پروں کو اس طرح مارتے ہیں گویا صاف پتھر پر لوہے کی زنجیر کھینچی جا رہی ہو۔ پھر جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوتی ہے تو ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں: تمھارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ جو کچھ اللہ نے فرمایا ہوتا ہے اس کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ بالکل برحق ہے اور وہی سب سے بلند و برتر ہے، تو سنی ہوئی بات چوری کرنے والے شیاطین بھی اسے سن لیتے ہیں۔ اور چوری کرنے والے شیاطین اس

تَحْتَهُ، ثُمَّ يُلْقِيهَا الْآخَرُ إِلَى مَنْ تَحْتَهُ، حَتَّى يُلْقِيَهَا عَلَى لِسَانِ السَّاحِرِ أَوِ الْكَاهِنِ، فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا، وَرُبَّمَا أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُ، فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَيُقَالُ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا: كَذَا وَكَذَا؟ فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِي سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ». [راجع: ٤٧٠١]

طرح ایک دوسرے کے اوپر چڑھے ہوتے ہیں..... سفیان نے اپنی ہتھیلی سے اس کی کیفیت بیان فرمائی: ہتھیلی کو ایک طرف کیا اور انگلیوں کے درمیان فرق کیا..... بہرحال وہ اس کلمۂ حق کو سن کر اپنے نیچے والے تک پہنچاتا ہے اور وہ دوسرا اپنے نیچے والے تک پہنچاتا ہے یہاں تک کہ وہ کسی جادوگر یا نجومی کے کان میں ڈالتا ہے، پھر کبھی تو اس کے پہنچانے سے پہلے ہی شہاب ثاقب اسے پا لیتا ہے اور کبھی اس کے پانے سے پہلے وہ کلمہ پہنچا لیتا ہے، پھر وہ ساحر یا نجومی اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا لیتا ہے، چنانچہ کہا جاتا ہے: کیا فلاں دن اس نے ہمیں اس اس طرح نہیں کہا تھا؟ تو وہ کلمہ جو آسمان سے سنا گیا تھا اس کی وجہ سے اس کے جھوٹ کو بھی سچا سمجھا جاتا ہے۔''

(٢) بَابٌ: ﴿إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ﴾ [٤٦]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''وہ تو ایک شدید عذاب سے پہلے محض تمھیں ڈرانے والا ہے'' کا بیان

٤٨٠١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ الصَّفَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: «يَا صَبَاحَاهُ»، فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ، قَالُوا: مَا لَكَ؟ قَالَ: «أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ يُصَبِّحُكُمْ أَوْ يُمَسِّيكُمْ أَمَا كُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي؟» قَالُوا: بَلَى، قَالَ: «فَإِنِّي نَذِيرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ». فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبًّا لَّكَ! أَلِهَذَا جَمَعْتَنَا؟ فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ﴾. [راجع: ١٣٩٤]

[4801] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ ایک دن صفا پہاڑی پر چڑھ گئے اور فرمایا: ''یا صباحاہ، یعنی صبح کے وقت تم پر دشمن حملہ آور ہونے والا ہے۔'' یہ سن کر قریش جمع ہو گئے اور آپ سے کہا: تمھیں کیا ہو گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے بتاؤ اگر میں تمھیں بتاؤں کہ دشمن تم پر صبح یا شام کے وقت حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم مجھے سچا خیال کرو گے؟'' انھوں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو پھر سن لو کہ میں شدید عذاب آنے سے پہلے پہلے تمھیں ڈرانے والا ہوں۔'' یہ سن کر ابولہب (تنگ کر) بولا: تیرے لیے ہلاکت ہو! کیا تو نے اسی لیے ہمیں یہاں جمع کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں سورۂ لہب نازل فرمائی۔

(٣٥) سُورَةُ الْمَلَائِكَةِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 35- تفسیر سورۂ ملائکہ (فاطر)

اَلْقِطْمِيرُ: لِفَافَةُ النَّوَاةِ. ﴿مُثْقَلَةٌ﴾ [١٨]: مُثَقَّلَةٌ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿الْحَرُورُ﴾ [٢١] بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَلْحَرُورُ بِاللَّيْلِ، وَالسَّمُومُ بِالنَّهَارِ. ﴿وَغَرَابِيبُ سُودٌ﴾ [٢٧]: أَشَدُّ سَوَادًا، اَلْغِرْبِيبُ: [اَلشَّدِيدُ السَّوَادِ].

امام مجاہد نے کہا: اَلْقِطْمِيرُ کے معنی ہیں: کھجور کی گٹھلی کی جھلی۔ مُثْقَلَةٌ کے معنی ہیں: بوجھ سے لدا ہوا۔ مجاہد کے علاوہ نے کہا: اَلْحَرُوْرُ کے معنی ہیں: دن کے وقت چلنے والی لو، جبکہ سورج نکلا ہوا ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اَلْحَرُوْرُ: وہ لو جو رات کو چلتی ہے اور اَلسَّمُوم اس گرم ہوا کو کہتے ہیں جو دن کے وقت چلے۔ وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ کے معنی ہیں: سخت کالے۔ یہ غِرْبِيْبٌ کی جمع ہے اور اس کے معنی سخت سیاہ کے ہیں۔

(٣٦) سُورَةُ يٰسٓ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 36- تفسیر سورۂ یٰسٓ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿فَعَزَّزْنَا﴾ [١٤]: شَدَّدْنَا. ﴿يَٰحَسْرَةً عَلَى ٱلْعِبَادِ﴾ [٣٠]: وَكَانَ حَسْرَةً عَلَيْهِمُ اسْتِهْزَاؤُهُمْ بِالرُّسُلِ. ﴿أَن تُدْرِكَ ٱلْقَمَرَ﴾ [٤٠]: لَا يَسْتُرُ ضَوْءُ أَحَدِهِمَا ضَوْءَ الْآخَرِ، وَلَا يَنْبَغِي لَهُمَا ذٰلِكَ. ﴿سَابِقُ ٱلنَّهَارِ﴾: يَتَطَالَبَانِ حَثِيثَيْنِ. ﴿نَسْلَخُ﴾ [٣٧]: نُخْرِجُ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ وَيَجْرِي كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا. ﴿مِن مِّثْلِهِۦ﴾ [٤٢]: مِنَ الْأَنْعَامِ. ﴿فَكِهُونَ﴾ [٥٥]: مُعْجَبُونَ. ﴿جُندٌ مُّحْضَرُونَ﴾ [٧٥]: عِنْدَ الْحِسَابِ. وَيُذْكَرُ عَنْ عِكْرِمَةَ: ﴿ٱلْمَشْحُونِ﴾ [٤١]: اَلْمُوقَرُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿طَٰٓئِرُكُم﴾ [١٩]: مَصَائِبُكُمْ. ﴿يَنسِلُونَ﴾ [٥١]: يَخْرُجُونَ. ﴿مَّرْقَدِنَا﴾ [٥٢]:

امام مجاہد نے کہا ہے: فَعَزَّزْنَا کے معنی ہیں: ہم نے اس کی تائید کی اور اسے قوت پہنچائی۔ يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ: قیامت کے دن کفار اپنے آپ پر افسوس کریں گے کہ انھوں نے انبیاء کی ہنسی اڑائی تھی۔ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ کا مطلب یہ ہے کہ ان میں کسی کی روشنی دوسرے کی روشنی کو چھپا نہیں سکتی اور نہ یہ ان کی شان کے لائق ہی ہے۔ سَابِقُ النَّهَارِ: اور نہ رات دن پر غالب آ سکتی ہے بلکہ دونوں چاند اور سورج تیزی کے ساتھ ایک دوسرے کی تلاش میں ہیں۔ نَسْلَخُ: ان میں سے ایک کو دوسرے سے نکالتے ہیں اور دونوں چل رہے ہیں۔ مِنْ مِثْلِهِ سے مراد چوپائے ہیں۔ فَكِهُوْنَ کے معنی ہیں: خوش و خرم ہوں گے۔ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ: وہ اصنام لشکر کی صورت میں حساب کے وقت حاضر کیے جائیں گے۔

مَخْرَجِنَا. ﴿أَحْصَيْنَٰهُ﴾ [١٢]: حَفِظْنَاهُ. ﴿مَكَانَتِهِمْ﴾ [٦٧] وَمَكَانِهِمْ وَاحِدٌ.

حضرت عکرمہ سے بیان کیا جاتا ہے کہ اَلْمَشْحُوْنَ کے معنی ہیں: بھری ہوئی کشتی۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: طٰئِرُكُمْ کے معنی ہیں: تمھاری مصیبتیں۔ يَنْسِلُوْنَ سے مراد ہے: قبروں سے نکل پڑیں گے۔ مَرْقَدِنَا کے معنی ہیں: ہمارے نکلنے کی جگہ، یعنی قبر۔ اَحْصَيْنٰهُ: ہم نے اس کو محفوظ کرلیا ہے۔ مَكَانَتِهِمْ اور مَكَانِهِمْ کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی ان کے گھروں میں انھیں مسخ کر دیں۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَٱلشَّمْسُ تَجْرِى لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَاۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ ٱلْعَزِيزِ ٱلْعَلِيمِ﴾ [٣٨]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور سورج اپنی مقررہ گزرگاہ پر چل رہا ہے۔ یہ سب پر غالب، سب کچھ جاننے والے (اللہ) کا اندازہ ہے'' کا بیان

٤٨٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! أَتَدْرِي أَيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ؟» قُلْتُ: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿وَٱلشَّمْسُ تَجْرِى لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَاۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ ٱلْعَزِيزِ ٱلْعَلِيمِ﴾». [راجع: ٣١٩٩]

[4802] حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں آفتاب غروب ہونے کے وقت مسجد کے اندر نبی ﷺ کی خدمت میں موجود تھا، آپ نے فرمایا: ''اے ابوذر! تمھیں پتہ ہے کہ یہ آفتاب کہاں غروب ہوتا ہے؟'' میں نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول ہی کو زیادہ علم ہے۔ آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ سورج چلتا رہتا ہے حتی کہ عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے۔'' درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ کا یہی مطلب ہے: ''سورج اپنی مقررہ گزرگاہ پر چل رہا ہے۔ اس کا یہ راستہ (اللہ) سب کچھ غالب، سب کچھ جاننے والے کی طرف سے مقرر کردہ ہے۔''

٤٨٠٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَٱلشَّمْسُ تَجْرِى لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا﴾ قَالَ: «مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ». [راجع: ٣١٩٩]

[4803] حضرت ابوذر ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے ارشاد باری تعالیٰ: ''سورج اپنی مقررہ گزرگاہ پر چل رہا ہے۔'' کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''اس کا ٹھکانا عرش کے نیچے ہے۔''

(٣٧) سُورَةُ وَالصَّافَّاتِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 37-تفسیر سورۂ والصافات

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ﴾ [سبأ: ٥٣]: مِنْ كُلِّ مَكَانٍ؛ ﴿وَيُقْذَفُونَ مِن كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُورًا﴾ [٨، ٩] يُرْمَوْنَ. ﴿وَاصِبٌ﴾ [٩]: دَائِمٌ. ﴿لَّازِبٍ﴾ [١١]: لَازِمٌ. ﴿تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ﴾ [٢٨]: يَعْنِي الْحَقَّ؛ اَلْكُفَّارُ تَقُولُهُ لِلشَّيْطَانِ. ﴿غَوْلٌ﴾ [٤٧]: وَجَعُ بَطْنٍ. ﴿يُنزَفُونَ﴾: لَا تَذْهَبُ عُقُولُهُمْ. ﴿قَرِينٌ﴾ [٥١]: شَيْطَانٌ. ﴿يُهْرَعُونَ﴾ [٧٠]: كَهَيْئَةِ الْهَرْوَلَةِ. ﴿يَزِفُّونَ﴾ [٩٤]: اَلنَّسَلَانُ فِي الْمَشْيِ. ﴿وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا﴾ [١٥٨]: قَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ: اَلْمَلَائِكَةُ بَنَاتُ اللهِ، وَأُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ. وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ﴾: سَتُحْضَرُونَ لِلْحِسَابِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَنَحْنُ الصَّافُّونَ﴾ [١٦٥]: اَلْمَلَائِكَةُ. ﴿صِرَاطِ الْجَحِيمِ﴾ [٢٣]، ﴿سَوَاءِ الْجَحِيمِ﴾ [٥٥]: وَوَسَطِ الْجَحِيمِ. ﴿لَشَوْبًا﴾ [٦٧]: يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ، وَيُسَاطُ بِالْحَمِيمِ. ﴿مَّدْحُورًا﴾ [الأعراف: ١٨]: مَطْرُودًا. ﴿بَيْضٌ مَّكْنُونٌ﴾ [٤٩]: اَللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُونُ. ﴿وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ﴾ [٧٨، ١٠٨، ١٢٩]: يُذْكَرُ بِخَيْرٍ. وَيُقَالُ ﴿يَسْتَسْخِرُونَ﴾ [١٤]: يَسْخَرُونَ. ﴿بَعْلًا﴾ [١٢٥]: رَبًّا. ﴿الْأَسْبَابُ﴾ [ص: ١٠]: اَلسَّمَاءُ.

امام مجاہد نے کہا: وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ کے معنی یہ ہیں کہ وہ بے تحقیق ہر جگہ سے تیر پھینکتے رہے، یعنی وہ پیغمبر کو کبھی شاعر، کبھی ساحر اور کبھی کاہن کہتے رہے۔ وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُوْرًا: شیاطین کو ہر طرف سے تیروں سے مارا جاتا ہے۔ انھیں ہر جانب سے مار پڑتی ہے۔ یہ شیاطین کو بھگانے کے لیے کیا جاتا ہے۔ وَاصِبٌ کے معنی ہمیشہ کے ہیں، یعنی آخرت میں ان کے لیے دائمی عذاب ہوگا۔ لَا زِبٍ کے معنی لازم کے ہیں، یعنی چپکتی اور لیس دار تھی۔ تَأْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ میں یمین کے معنی حق کے ہیں، یعنی میدان محشر میں کفار، شیاطین سے کہیں گے: تم ہمارے پاس حق بات کی طرف سے آتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمارا مذہب حق اور رسول کی تعلیم غلط ہے۔ غَوْلٌ کے معنی ہیں: پیٹ کا درد۔ يُنْزَفُوْنَ کے معنی ہیں: ان کی عقلوں میں فتور نہیں آئے گا۔ قَرِيْنٌ کے معنی ہیں: شیطان۔ يُهْرَعُوْنَ سے مراد دوڑنے کی طرح تیز چلتے ہیں۔ يَزِفُّوْنَ کے معنی ہیں: چلنے میں تیزی کرنا، یعنی نزدیک نزدیک قدم رکھ کر دوڑنا۔ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا کا مطلب یہ ہے کہ کفار قریش کہتے تھے: فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں اور ان کی مائیں سردار جنوں کی بیٹیاں ہیں۔ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ: جنوں کو معلوم تھا کہ انھیں قیامت کے دن حساب کے لیے حاضر ہونا پڑے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لَنَحْنُ الصَّافُّوْنَ: یہ فرشتوں کا قول ہے۔ صِرَاطِ الْجَحِيْمِ اور سَوَاءِ الْجَحِيْمِ سے مراد جہنم کا وسط ہے۔ لَشَوْبًا: ان کا کھانا مخلوط ہوگا، یعنی اس میں کھولتا ہوا پانی

ملایا جائے گا۔ مَدْحُوْرًا کے معنی ہیں: نکالا ہوا، دور کیا ہوا۔ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ سے مراد چھپے ہوئے موتی ہیں۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِيْنَ: اس کا ذکر خیر پچھلے لوگوں میں باقی رکھا، یعنی ان کا ذکر خیر ہوتا رہے گا۔ يَسْتَسْخِرُوْنَ کے معنی ہیں: يَسْخَرُوْنَ، یعنی وہ مذاق اڑاتے ہیں۔ بَعْلًا: رب۔ اَلْأَسْبَابُ سے مراد آسمان ہے۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ﴾ [١٣٩]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''بلاشبہ حضرت یونس ؑ بھی پیغمبروں میں سے تھے'' کا بیان

٤٨٠٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَكُونَ خَيْرًا مِّنِ ابْنِ مَتَّى». [راجع: ٣٤١٢]

[4804] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی شخص کے لیے مناسب نہیں کہ وہ ابن متی، یعنی حضرت یونس ؑ سے بہتر ہونے کا دعویٰ کرے۔''

٤٨٠٥ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ [مِّنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ]، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَالَ: أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى؛ فَقَدْ كَذَبَ». [راجع: ٣٤١٥]

[4805] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں وہ جھوٹا ہے۔''

فائدہ: ''میں یونس بن متی سے بہتر ہوں'' اس میں دو احتمال ہیں: ایک یہ کہ اس سے مراد خود رسول اللہ ﷺ ہیں۔ دوسرا یہ کہ اس سے مراد خود متکلم ہے۔ دیگر احادیث سے دوسرے احتمال کی تائید ہوتی ہے، چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں یہ نہیں کہتا کہ کوئی یونس بن متی سے افضل ہے۔''[1] ایک حدیث قدسی کے الفاظ ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میرے کسی بندے کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ یوں کہے: میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔''[2]

1 صحیح مسلم، الفضائل، حدیث: 6151 (2373)۔ 2 صحیح مسلم، الفضائل، حدیث: 6159 (2376)۔

(٣٨) سُورَةُ صٓ — بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — 38-تفسیر سورۂ صٓ

٤٨٠٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ: سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ السَّجْدَةِ فِي صٓ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: ﴿أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ هَدَى ٱللَّهُ فَبِهُدَىٰهُمُ ٱقْتَدِهْ﴾ [الأنعام: ٩٠] وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْجُدُ فِيهَا. [راجع: ٣٤٢١]

[4806] عوام بن حوشب سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت مجاہد سے سورۂ صٓ میں سجدہ کرنے کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے کہا: یہ سوال حضرت ابن عباس ؓ سے بھی کیا گیا تھا، انھوں نے جواب میں یہ آیت تلاوت کی: ''یہی وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تھی، لہٰذا آپ بھی ان کی ہدایت کی اتباع کریں۔'' اور حضرت ابن عباس ؓ اس سورت میں سجدہ کیا کرتے تھے۔

٤٨٠٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ: سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنْ سَجْدَةِ صٓ فَقَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ: مِنْ أَيْنَ سَجَدْتَّ؟ فَقَالَ: أَوَ مَا تَقْرَأُ: ﴿وَمِن ذُرِّيَّتِهِۦ دَاوُۥدَ وَسُلَيْمَٰنَ﴾ ﴿أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ هَدَى ٱللَّهُ فَبِهُدَىٰهُمُ ٱقْتَدِهْ﴾ فَكَانَ دَاوُدُ مِمَّنْ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ ﷺ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِ، فَسَجَدَهَا دَاوُدُ فَسَجَدَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ. [راجع: ٣٤٢١]

[4807] حضرت عوام بن حوشب ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت مجاہد سے سورۂ صٓ میں سجدہ کرنے کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے کہا: میں نے بھی حضرت ابن عباس ؓ سے یہی سوال کیا تھا کہ اس سورت میں سجدہ کرنے کی دلیل کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: آیا تم یہ نہیں پڑھتے: ''ان کی نسل سے داود اور سلمان ہیں...... یہی وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تھی، لہٰذا آپ بھی ان ہی کے طریق پر چلیں۔'' حضرت داود ؑ بھی انھی انبیاء ؑ میں سے ہیں جن کی اتباع کا تمھارے نبی ﷺ کو حکم تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر یہ سجدہ کیا ہے۔

﴿عُجَابٌ﴾ [٥]: عَجِيبٌ. اَلْقِطُّ: اَلصَّحِيفَةُ، هُوَ هَاهُنَا صَحِيفَةُ الْحَسَنَاتِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿فِي عِزَّةٍ﴾ [٢]: مُعَازِّينَ. ﴿ٱلْمِلَّةِ ٱلْآخِرَةِ﴾ [٧]: مِلَّةُ قُرَيْشٍ. اَلْاِخْتِلَاقُ: اَلْكَذِبُ. ﴿ٱلْأَسْبَابُ﴾ [١٠]: طُرُقُ السَّمَاءِ فِي أَبْوَابِهَا. ﴿جُندٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ﴾ [١١]: يَعْنِي قُرَيْشًا.

عُجَابٌ کے معنی ہیں: عجیب۔ اَلْقِطُّ کے معنی ہیں: صحیفہ، یعنی کاغذ کا پرچہ۔ یہاں نیکیوں کا صحیفہ مراد ہے۔ امام مجاہد نے کہا: فِي عِزَّةٍ کے معنی ہیں: تکبر اور سرکشی کرنے والے۔ اَلْمِلَّةِ الْآخِرَةِ سے مراد قریش کا دین ہے۔ اَلْاِخْتِلَاقُ سے مراد جھوٹ ہے۔ اَلْأَسْبَابُ سے مراد آسمان کے دروازوں میں ان کے راستے ہیں۔ جُندٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ -

﴿أُولَٰئِكَ الْأَحْزَابُ﴾ [١٣]: اَلْقُرُونُ الْمَاضِيَةُ. ﴿فَوَاقٍ﴾ [١٥]: رُجُوعٍ. ﴿قِطَّنَا﴾ [١٦]: عَذَابَنَا. ﴿أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا﴾ [٦٣]: أَحَطْنَا بِهِمْ. ﴿أَتْرَابٌ﴾ [٥٢]: أَمْثَالٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿الْأَيْدِ﴾ [١٧]: اَلْقُوَّةِ فِي الْعِبَادَةِ. ﴿الْأَبْصَارِ﴾ [٤٥]: اَلْبَصَرُ فِي أَمْرِ اللهِ. ﴿حُبَّ الْخَيْرِ عَن ذِكْرِ رَبِّي﴾ [٣٢]: مِنْ ذِكْرِ. ﴿فَطَفِقَ مَسْحًا﴾ [٣٣]: يَمْسَحُ أَعْرَافَ الْخَيْلِ وَعَرَاقِيبَهَا. ﴿الْأَصْفَادِ﴾ [٣٨]: اَلْوَثَاقِ.

مھزوم، جند کی صفت ہے۔ اس سے مراد قریش کے لوگ ہیں۔ اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ سے مراد گزشتہ امتیں ہیں جن پر عذاب اترا تھا۔ فَوَاقٍ: پھرنا، لوٹنا۔ قِطَّنَا: ہمارا عذاب۔ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا: ہم نے ان کو ہنسی مذاق میں گھیر لیا تھا۔ اَتْرَابٌ: اَمْثَال، یعنی ہم عمر، جوڑ والے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: الْاَيْدِ سے مراد عبادت کی قوت ہے۔ الْاَبْصَارِ کے معنی ہیں: اللہ کے معاملات میں غور سے دیکھنے والے۔ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ میں عَنْ، مِنْ کے معنی میں ہے، یعنی مِنْ ذِكْرِ رَبِّي۔ فَطَفِقَ مَسْحًا: گھوڑوں کے پاؤں اور پیشانیوں پر محبت سے ہاتھ پھیرنا شروع کیا۔ (کچھ حضرات نے یہ معنی بھی کیے ہیں کہ تلوار سے ان کو ذبح کرنے لگے) الْاَصْفَادِ کے معنی زنجیریں اور بیڑیاں ہیں۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ﴾ [٣٥]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''اے اللہ! مجھے ایسی سلطنت عطا فرما کہ میرے بعد کسی کو میسر نہ ہو، بے شک تو ہی بہت عطا کرنے والا ہے'' کا بیان

٤٨٠٨ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ عِفْرِيتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ - أَوْ كَلِمَةً نَّحْوَهَا - لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ، فَأَمْكَنَنِي اللهُ مِنْهُ وَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوا، وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ، فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ: ﴿رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي﴾ قَالَ رَوْحٌ: فَرَدَّهُ خَاسِئًا. [راجع: ٤٦١]

[4808] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''گزشتہ رات ایک دیو ہیکل جن مجھ سے بھڑ پڑا۔ یا اس طرح کا کوئی اور کلمہ ارشاد فرمایا، تاکہ میری نماز خراب کرے، لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر غالب کر دیا۔ میں نے چاہا کہ مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ اسے باندھ دوں تاکہ صبح کے وقت تم سب اسے دیکھ سکو لیکن مجھے اپنے بھائی حضرت سلیمان ؑ کی دعا یاد آ گئی کہ ''اے میرے رب! مجھے ایسی سلطنت دے کہ میرے بعد کسی کو میسر نہ ہو۔'' روح راوی نے کہا: آپ ﷺ نے اس جن کو ذلیل ورسوا کر کے

بھگا دیا۔

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَمَآ أَنَا۠ مِنَ ٱلْمُتَكَلِّفِينَ﴾ [٨٦]

باب:2- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور نہ میں تکلف کرنے والوں ہی میں سے ہوں'' کا بیان

٤٨٠٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ، وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ: اَللهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَّقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ: اَللهُ أَعْلَمُ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ ﷺ: ﴿قُلْ مَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَآ أَنَا۠ مِنَ ٱلْمُتَكَلِّفِينَ﴾ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنِ الدُّخَانِ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَعَا قُرَيْشًا إِلَى الْإِسْلَامِ فَأَبْطَؤُوا عَلَيْهِ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ»، فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ فَحَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ، حَتّٰى أَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْجُلُودَ، حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ يَرٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ دُخَانًا مِّنَ الْجُوعِ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَٱرْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِى ٱلسَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ۝ يَغْشَى ٱلنَّاسَ ۖ هَـٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ قَالَ: فَدَعَوْا: ﴿رَّبَّنَا ٱكْشِفْ عَنَّا ٱلْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ۝ أَنَّىٰ لَهُمُ ٱلذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ ۝ ثُمَّ تَوَلَّوْا۟ عَنْهُ وَقَالُوا۟ مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ ۝ إِنَّا كَاشِفُوا۟ ٱلْعَذَابِ قَلِيلًا ۚ إِنَّكُمْ عَآئِدُونَ﴾ [الدخان: ١٢-١٥] أَفَيُكْشَفُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: فَكُشِفَ ثُمَّ عَادُوا فِي كُفْرِهِمْ، فَأَخَذَهُمُ اللهُ يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ ٱلْبَطْشَةَ ٱلْكُبْرَىٰٓ إِنَّا مُنتَقِمُونَ﴾ [الدخان: ١٦].

[راجع: ١٠٠٧]

[4809] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، انھوں نے فرمایا: لوگو! جس شخص کو کسی چیز کا علم ہو تو وہ اسے بیان کرے اور جسے علم نہ ہو، اسے اللّٰہ أعلم کہہ دینا چاہیے کیونکہ یہ بھی علم ہی ہے کہ جو چیز نہ جانتا ہو اس کے متعلق کہہ دے کہ اللہ ہی زیادہ جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے بھی کہہ دیا تھا: ''آپ کہہ دیں! میں اس تبلیغ پر کوئی اجرت نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ کرنے والا ہی ہوں۔'' اب میں تمھیں دھوئیں کے متعلق بتاتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے قریش کو اسلام کی دعوت دی تو انھوں نے اسے قبول کرنے میں تاخیر کی۔ تب آپ ﷺ نے ان کے خلاف بددعا کی: ''اے اللہ! تو ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانے کے سات سالوں کی طرح سات سالوں کا قحط بھیج کر میری مدد فرما۔'' چنانچہ قحط نے ان کو پکڑا اور اتنا زبردست پکڑا کہ ہر چیز کو اس نے ختم کر دیا۔ لوگ مردار اور چمڑے تک کھا گئے۔ شدت بھوک کی وجہ سے ان کا یہ حال تھا کہ اگر کوئی آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتا تو اسے دھواں ہی دھواں نظر آتا۔ اس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''آپ انتظار کریں، اس دن کا جب آسمان کھلا ہوا دھواں لائے گا جو لوگوں پر چھا جائے گا، یہ دردناک عذاب ہے۔'' حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا: پھر قریش دعا کرنے لگے: ''اے ہمارے رب! اس عذاب کو ہم سے دور کر دے تو ہم ضرور ایمان لے آئیں گے، لیکن ان لوگوں کو نصیحت کب ہوتی

ہے، حالانکہ ان کے پاس (حق) واضح کرنے والا رسول آ چکا، پھر بھی یہ لوگ سرتابی کرتے رہے اور یہی کہتے رہے کہ یہ سکھایا ہوا اور دیوانہ ہے۔ بے شک ہم تھوڑے دنوں کے لیے ان سے عذاب ہٹا لیں گے۔ بلاشبہ تم دوبارہ وہی کرنے والے ہو۔" حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا قیامت کا عذاب بھی ان سے دور کر دیا جائے گا؟ پھر جب یہ عذاب ان سے دور کر دیا گیا تو وہ دوبارہ کفر میں مزید بڑھ گئے، پھر غزوۂ بدر میں اللہ تعالیٰ نے انھیں پکڑا۔ درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ میں اسی طرف اشارہ ہے: "جس دن ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے۔ یقیناً اس روز ہم پورا پورا بدلہ لے لیں گے۔"

(۳۹) سُورَةُ الزُّمَر بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 39- تفسیر سورۂ زمر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿يَتَّقِي بِوَجْهِهِ﴾ [٢٤] يُجَرُّ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ، وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿أَفَمَن يُلْقَىٰ فِي ٱلنَّارِ خَيْرٌ أَم مَّن يَأْتِيٓ ءَامِنًا يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ﴾. [فصلت: ٤٠] ﴿ذِي عِوَجٍ﴾ [٢٨]: لَبْسٍ. ﴿وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ﴾ [٢٩]: صَالِحًا. ﴿وَيُخَوِّفُونَكَ بِٱلَّذِينَ مِن دُونِهِۦ﴾ [٣٦]: بِالْأَوْثَانِ، ﴿خَوَّلْنَا﴾ [الزمر: ٤٩] أَعْطَيْنَا. ﴿وَٱلَّذِي جَآءَ بِٱلصِّدْقِ﴾ [٣٣]: اَلْقُرْآنِ ﴿وَصَدَّقَ بِهِۦٓ﴾: اَلْمُؤْمِنُ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿مُتَشَـٰكِسُونَ﴾ [٢٩]: اَلرَّجُلُ الشَّكِسُ: اَلْعَسِرُ، لَا يَرْضَى بِالْإِنْصَافِ. ﴿وَرَجُلًا سَلَمًا﴾، وَيُقَالُ: سَالِمًا: صَالِحًا. ﴿ٱشْمَأَزَّتْ﴾ [٤٥]:

امام مجاہد نے کہا: يَتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سے مراد یہ ہے کہ منہ کے بل دوزخ میں گھسیٹا جائے گا جیسا کہ اس آیت میں ہے: "بھلا وہ شخص جو دوزخ میں ڈالا جائے گا بہتر ہے یا وہ جو قیامت کے دن امن و امان سے آئے گا۔" ذِيْ عِوَجٍ کے معنی ہیں: شبہے والا۔ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ: یہ مشرکین کے معبودان باطلہ اور معبود برحق کی مثال ہے۔ يُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ میں دونہ سے مراد بت ہیں، یعنی مشرکین اپنے جھوٹے معبودوں سے تجھے خوفزدہ کرتے ہیں۔ خَوَّلْنَا کے معنی ہیں: ہم نے دیا۔ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ سے مراد قرآن اور صَدَّقَ بِهٖ سے مراد مومن ہے جو قیامت کے دن اللہ کے سامنے آ کر عرض کرے گا کہ یہی وہ قرآن ہے جو دنیا میں تو نے ہمیں دیا تو میں نے اس پر عمل کیا تھا۔ مُتَشٰكِسُوْنَ

نَفَرَتْ. ﴿بِمَفَازَتِهِمْ﴾ [٦١]: مِنَ الْفَوْزِ. ﴿حَآفِّينَ﴾ [٧٥]: أَطَافُوا بِهِ، مُطِيفِينَ بِحَفَافَيْهِ: بِجَوَانِبِهِ. ﴿مُتَشَٰبِهًا﴾ [٢٣]: لَيْسَ مِنَ الْاِشْتِبَاهِ وَلٰكِنْ يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا فِي التَّصْدِيقِ.

شکس سے نکلا ہے۔ شکس اس بدمزاج آدمی کو کہتے ہیں جو انصاف کی بات پسند نہ کرے۔ وَرَجُلًا سَلَمًا: سلمًا اور سالِمًا اچھے آدمی کو کہتے ہیں۔ اِشْمَأَزَّتْ کے معنی ہیں: نفرت کرتے ہیں، چڑتے ہیں۔ بِمَفَازَتِهِمْ فوز سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں: کامیابی۔ حَآفِّيْنَ کے معنی ہیں: اردگرد، یعنی چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ مُتَشٰبِهًا اشتباہ سے نہیں جس کے معنی التباس کے ہیں بلکہ تشابہ سے ہے جس کے معنی ہیں: تصدیق کرنے میں (اس کی آیات) ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿يَٰعِبَادِىَ ٱلَّذِينَ أَسْرَفُوا۟ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا۟ مِن رَّحْمَةِ ٱللَّهِ﴾ الْآيَةَ [٥٣]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: (میری جانب سے) کہہ دو: اے میرے بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ'' کا بیان

٤٨١٠ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ: قَالَ يَعْلَى: إِنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ نَاسًا مِّنْ أَهْلِ الشِّرْكِ كَانُوا قَدْ قَتَلُوا وَأَكْثَرُوا، وَزَنَوْا وَأَكْثَرُوا فَأَتَوْا مُحَمَّدًا ﷺ فَقَالُوا: إِنَّ الَّذِي تَقُولُ وَتَدْعُو إِلَيْهِ لَحَسَنٌ لَّوْ تُخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً، فَنَزَلَ: ﴿وَٱلَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِى حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ﴾ [الفرقان: ٦٨] وَنَزَلَ: ﴿قُلْ يَٰعِبَادِىَ ٱلَّذِينَ أَسْرَفُوا۟ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا۟ مِن رَّحْمَةِ ٱللَّهِ﴾ [الزمر: ٥٣].

[4810] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ مشرکین میں سے کچھ لوگوں نے بہت خون ناحق بہائے تھے اور بکثرت زنا کرتے رہے تھے، وہ حضرت محمد ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ آپ جو کچھ کہتے ہیں اور جس کی دعوت دیتے ہیں وہ یقیناً اچھی چیز ہے لیکن اگر آپ ہمیں اس بات سے آگاہ کر دیں کہ اب تک ہم نے جو گناہ کیے ہیں کیا وہ معافی کے قابل ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ''وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی جان کو ناحق قتل بھی نہیں کرتے، جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ اور نہ وہ زنا کرتے ہیں۔'' اور یہ آیت بھی نازل ہوئی: ''کہہ دیجیے: اے میرے بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے! اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ۔''

فائدہ: اس آیت کا قطعاً یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت کی امید پر خوب گناہ کیے جاؤ، اس کے احکام و فرائض کی مطلق کوئی پروا نہ کرو اور اس کی حدود کو بے دردی سے پامال کرو۔ اس طرح اس کے غضب و انتقام کو دعوت دے کر اس کی رحمت و مغفرت کی امید رکھنا نہایت بے وقوفی اور خام خیالی ہے۔ ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ وہ جہاں اپنے بندوں کے لیے غفور رحیم ہے وہاں وہ نافرمانوں کے لیے عزیز ذوانتقام بھی ہے۔

(۲) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾ [٦٧]

٤٨١١ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ مِّنَ الْأَحْبَارِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّا نَجِدُ أَنَّ اللهَ يَجْعَلُ السَّمٰوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَّالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ، وَّسَائِرَ الْخَلَائِقِ عَلَى إِصْبَعٍ، فَيَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَصْدِيقًا لِّقَوْلِ الْحَبْرِ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾. [انظر: ٧٤١٤، ٧٤١٥، ٧٤٥١، ٧٥١٣]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''ان لوگوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جو اس کی قدر کرنے کا حق ہے'' کا بیان

[4811] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: علمائے یہود میں سے ایک عالم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: اے محمد! ہم (تورات میں) پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھ لے گا، اسی طرح تمام زمینوں کو ایک انگلی پر، درختوں کو ایک انگلی پر، دریاؤں اور سمندروں کو ایک انگلی پر، گیلی مٹی کو ایک انگلی پر اور دیگر تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر، پھر فرمائے گا: میں ہی بادشاہ ہوں۔ نبی ﷺ یہ سن کر ہنس دیے حتی کہ آپ کے سامنے کے دانت دکھائی دینے لگے۔ آپ کا یہ ہنسنا اس یہودی عالم کی تصدیق کے لیے تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ''اور ان لوگوں کو جیسی قدر اللہ تعالیٰ کی کرنی چاہیے تھی نہیں کی۔''

(۳) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ﴾ [٦٧]

٤٨١٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ''ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے۔'' کا بیان

[4812] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو

هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يَقْبِضُ اللهُ الْأَرْضَ وَيَطْوِي السَّمَاوَاتِ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ؟». [انظر: ٦٥١٩، ٧٣٨٢، ٧٤١٣]

اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا: میں ہی بادشاہ ہوں۔ دنیا کے بادشاہ (آج) کہاں ہیں؟''

فائدہ: ایک روایت میں یوم القیامۃ کے الفاظ ہیں، یعنی قیامت کے دن ایسا ہوگا۔ قیامت کے دن کی تخصیص اس لیے ہے کہ جیسے دنیا کی آبادی اور تخلیق کے وقت اس کی ایجاد میں کمال قدرت کا اظہار ہوا تھا اسی طرح اس کے خراب ہونے کے وقت اس کو ختم اور نیست و نابود کرنے میں بھی اس کی قدرت کاملہ کا اظہار ہوگا۔ اس حدیث میں بھی اللہ تعالیٰ کے لیے ''یمین'' کا اثبات ہے۔ اس کے معنی قدرت لینا سلف صالحین کے موقف کے خلاف ہے، لہٰذا اسے اپنے حقیقی معنی میں سمجھنا چاہیے، اس کی تاویل نہ کی جائے بلکہ مبنی برحقیقت معنی پر محمول کیا جائے۔ واللّٰہ أعلم.

(٤) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَنُفِخَ فِي ٱلصُّورِ فَصَعِقَ مَن فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَن فِي ٱلْأَرْضِ إِلَّا مَن شَآءَ ٱللَّهُ﴾ ٱلْآيَةَ [٦٨]

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور جب صور میں پھونکا جائے گا تو جو بھی آسمانوں اور زمین میں موجود مخلوق ہے سب بے ہوش ہو جائیں گے مگر جسے اللہ چاہے......'' کا بیان

٤٨١٣ - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ خَلِيلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنِّي مِنْ أَوَّلِ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ بَعْدَ النَّفْخَةِ الْآخِرَةِ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَكَذٰلِكَ كَانَ، أَمْ بَعْدَ النَّفْخَةِ؟». [راجع: ٢٤١١]

[4813] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''آخری مرتبہ صور پھونکے جانے کے بعد سب سے پہلے اپنا سر اٹھانے والا میں ہوں گا، لیکن اس وقت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ وہ عرش کے ساتھ لپٹے ہوئے ہیں۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ پہلے ہی اس طرح تھے یا آخری نفخے کے بعد (مجھ سے پہلے عرش الٰہی کو تھام لیں گے)؟

فائدہ: بعض روایات میں یہ بھی صراحت ہے کہ ان کے لیے کوہ طور کی بے ہوشی کو کافی سمجھ لیا جائے گا، اس لیے وہ نفخۂ صور کے وقت بے ہوش نہیں ہوں گے۔[1]

٤٨١٤ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قَالَ:

[4814] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''دونوں نفخوں

1 صحيح البخاري، حديث: 2412.

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ». قَالُوا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَرْبَعُونَ يَوْمًا؟ قَالَ: أَبَيْتُ، قَالَ: أَرْبَعُونَ سَنَةً؟ قَالَ: أَبَيْتُ، قَالَ: أَرْبَعُونَ شَهْرًا؟ قَالَ: أَبَيْتُ «وَيَبْلَى كُلُّ شَيْءٍ مِّنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا عَجْبَ ذَنَبِهِ، فِيهِ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ». [انظر: ٤٩٣٥]

میں چالیس کا فاصلہ ہوگا۔'' لوگوں نے پوچھا: ابوہریرہ! کیا چالیس دن کا؟ انھوں نے فرمایا: میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ پھر لوگوں نے پوچھا: چالیس سال کا؟ انھوں نے فرمایا: نہیں، میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ لوگوں نے عرض کی: چالیس ماہ کا؟ فرمایا: میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا، البتہ اتنا کہوں گا کہ انسان کی ہر چیز بوسیدہ ہو جائے گی، سوائے ریڑھ کی ہڈی کے سرے کے، اسی سے ترکیب خلق ہوگی۔

(٤٠) سُورَةُ الْمُؤْمِنِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 40- تفسیر سورۂ مومن

قَالَ مُجَاهِدٌ: [﴿حمٓ﴾] مَجَازُهَا مَجَازُ أَوَائِلِ السُّوَرِ، وَيُقَالُ: بَلْ هُوَ اسْمٌ؛ لِقَوْلِ شُرَيْحِ بْنِ أَبِي أَوْفَى الْعَبْسِيِّ:

امام مجاہد نے کہا: حمٓ اس کا حکم وہی ہے جو سورتوں کے شروع میں آنے والے حروف مقطعات کا حکم ہے، یعنی اللہ ہی اس کی مراد کو جانتا ہے۔ بعض نے کہا: یہ سورتوں کے نام ہیں جیسا کہ شریح بن ابی اوفیٰ عبسی کے اس شعر سے معلوم ہوتا ہے:

يُذَكِّرُنِي حَامِيمَ وَالرُّمْحُ شَاجِرٌ
فَهَلَّا تَلَا حَامِيمَ قَبْلَ التَّقَدُّمِ؟

وہ مجھ کو حامیم یاد دلاتا ہے جبکہ نیزہ چلنے لگا ہے
لڑائی میں آنے سے پہلے ہی اس نے حامیم کیوں نہ پڑھی

﴿ٱلطَّوْلِ﴾ [٣]: اَلتَّفَضُّلِ. ﴿دَاخِرِينَ﴾ [٨٧]: خَاضِعِينَ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿إِلَى ٱلنَّجَوٰةِ﴾ [٤١]: الْإِيمَانِ. ﴿لَيْسَ لَهُۥ دَعْوَةٌ﴾ [٤٣]: يَعْنِي الْوَثَنَ ﴿يُسْجَرُونَ﴾ [٧٢]: تُوقَدُ بِهِمُ النَّارُ. ﴿تَمْرَحُونَ﴾ [٧٥]: تَبْطَرُونَ. وَكَانَ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ يُذَكِّرُ النَّارَ، فَقَالَ رَجُلٌ: لِمَ تُقَنِّطُ النَّاسَ؟ قَالَ: وَأَنَا أَقْدِرُ أَنْ أُقَنِّطَ النَّاسَ! وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: ﴿يَٰعِبَادِيَ ٱلَّذِينَ أَسْرَفُواْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُواْ مِن رَّحْمَةِ ٱللَّهِ﴾ [الزمر: ٥٣] وَيَقُولُ:

اَلطَّوْلِ کے معنی ہیں: احسان کرنا اور انعام دینا۔ دَاخِرِيْنَ سے مراد ذلیل و خوار ہونا ہے۔ مجاہد نے کہا: إِلَى النَّجْوةِ کے معنی إِلَى الْإِيمَان ہیں، یعنی میں تمھیں ایمان کی دعوت دیتا ہوں۔ لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ، یعنی بت کسی کی دعا قبول نہیں کرسکتا۔ يُسْجَرُوْنَ کے معنی ہیں: وہ دوزخ کا ایندھن بنیں گے۔ تَمْرَحُوْنَ کے معنی ہیں: تم اتراتے تھے۔ حضرت علاء بن زیاد لوگوں کو آگ یاد دلاتے تھے تو ایک شخص نے کہا: تم لوگوں کو کیوں مایوس کرتے ہو؟ انھوں نے کہا: میری کیا طاقت ہے کہ میں لوگوں کو مایوس کروں جبکہ ارشاد باری

﴿وَأَنَّ ٱلْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ﴾ [٤٣] وَلٰكِنَّكُمْ تُحِبُّونَ أَنْ تُبَشَّرُوا بِالْجَنَّةِ عَلٰى مَسَاوِي أَعْمَالِكُمْ، وَإِنَّمَا بَعَثَ اللهُ مُحَمَّدًا ﷺ مُبَشِّرًا بِالْجَنَّةِ لِمَنْ أَطَاعَهُ، وَمُنْذِرًا بِالنَّارِ لِمَنْ عَصَاهُ.

تعالیٰ ہے: ''اے میرے بندو جنھوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے! اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔'' اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ یوں بھی فرماتا ہے: ''بلاشبہ حد سے بڑھنے والے دوزخی ہیں۔'' لیکن تم یہ چاہتے ہو کہ برے کام کرتے رہو اور جنت کی خوشخبری بھی تمھیں ملتی رہے، اللہ تعالیٰ نے تو حضرت محمد ﷺ کو اس لیے بھیجا ہے کہ وہ اطاعت گزار کو جنت کی بشارت دیں اور نافرمان کو جہنم سے ڈرائیں۔

٤٨١٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: أَخْبِرْنِي بِأَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَوَى ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيدًا، فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ، فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ، وَدَفَعَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَقَالَ: ﴿أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَن يَقُولَ رَبِّيَ ٱللَّهُ وَقَدْ جَآءَكُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ مِن رَّبِّكُمْ﴾ [٢٨]. [راجع: ٣٦٧٨]

[4815] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ سخت معاملہ مشرکین نے کیا کیا تھا؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کعبے کے پاس نماز پڑھ رہے تھے کہ اس دوران میں عقبہ بن ابی معیط آیا اور اس نے رسول اللہ ﷺ کا شانہ مبارک پکڑ کر آپ کی گردن میں اپنا کپڑا لپیٹ دیا۔ پھر اس کپڑے سے بڑی سختی کے ساتھ آپ کا گلا گھونٹنے لگا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔ انھوں نے عقبہ کا کندھا پکڑ کر رسول اللہ ﷺ سے ہٹایا اور کہا: ''کیا تم ایسے آدمی کو قتل کر دینا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے جبکہ وہ تمھارے رب کے پاس سے اپنی سچائی کے لیے روشن دلائل بھی لے کر آیا ہے۔''

(٤١) سُورَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 3- تفسیر سورۂ حٰم سجدہ

وَقَالَ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿ٱئْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا﴾ [١١]: أَعْطِيَا ﴿قَالَتَآ أَتَيْنَا طَآئِعِينَ﴾: أَعْطَيْنَا.

حضرت طاؤس نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا: اِئْتِيَا طَوْعاً اَوْ كَرْهاً کے معنی ہیں: اَعْطِيَا، یعنی تم دونوں (آسمان وزمین) اطاعت قبول کرلو۔ قَالَتَا اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ

کے معنی ہیں: اَعْطَیْنَا، یعنی ہم نے بخوشی اطاعت قبول کر لی۔

وَقَالَ الْمِنْهَالُ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عَبَّاسٍ: إِنِّي أَجِدُ فِي الْقُرْآنِ أَشْيَاءَ تَخْتَلِفُ عَلَيَّ.

منہال نے سعید بن جبیر سے روایت کیا، انھوں نے کہا: ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کی: میں قرآن میں بہت سی آیات ایک دوسرے کے خلاف پاتا ہوں، یعنی بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے، مثلاً:

قَالَ: ﴿فَلَآ أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَآءَلُونَ﴾ [المؤمنون: ١٠١]، ﴿وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَآءَلُونَ﴾ [الصافات: ٢٧].

ارشاد باری تعالیٰ: "(جب صور میں پھونک دیا جائے گا) تو اس دن نہ تو ان کے درمیان رشتے رہیں گے اور نہ وہ باہم ایک دوسرے سے پوچھیں گے۔" دوسری جگہ پر ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وہ ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے پوچھیں گے۔" (ان دونوں آیات میں بظاہر تعارض ہے کیونکہ پہلی آیت میں سوال نہ کرنے جبکہ دوسری میں باہم سوال کرنے کا ذکر ہے۔)

﴿وَلَا يَكْتُمُونَ ٱللَّهَ حَدِيثًا﴾ [النساء: ٤٢]، ﴿رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ﴾ [الأنعام: ٢٣] فَقَدْ كَتَمُوا فِي هٰذِهِ الْآيَةِ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات نہیں چھپا سکیں گے۔" جبکہ دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے: "ہمیں اپنے رب کی قسم! ہم کبھی مشرک نہ تھے۔" (پہلی آیت میں عدم کتمان کا ذکر ہے جبکہ) دوسری آیت میں کتمان ہے کہ وہ (اپنا مشرک ہونا) چھپائیں گے۔

وَقَالَ: ﴿أَمِ ٱلسَّمَآءُ بَنَىٰهَا﴾ إِلَىٰ قَوْلِهِ: ﴿دَحَىٰهَآ﴾ [النازعات ٢٧-٣٠] فَذَكَرَ خَلْقَ السَّمَاءِ قَبْلَ خَلْقِ الْأَرْضِ، ثُمَّ قَالَ: ﴿أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِٱلَّذِى خَلَقَ ٱلْأَرْضَ فِى يَوْمَيْنِ﴾ إِلَى ﴿طَآئِعِينَ﴾ [٩-١١] فَذَكَرَ فِي هٰذِهِ خَلْقَ الْأَرْضِ قَبْلَ السَّمَاءِ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "(کیا تمھارا پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے) یا آسمان کا؟ اس (اللہ تعالیٰ) نے اسے بنایا (اس کی چھت کو اونچا کیا، پھر اس کی نوک پلک کو درست کیا، اس کی رات کو تاریک بنایا اور اس کے دن کو نکالا اور اس کے بعد) زمین کو بچھا دیا۔" ان آیات میں آسمان کا پیدا کرنا زمین کے پیدا کرنے سے پہلے ذکر فرمایا ہے، پھر (حم سجدہ میں) ارشاد باری تعالیٰ ہے: "کیا تم اس ذات کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا ہے...... (پھر آسمان کی

طرف متوجہ ہوا جبکہ وہ دھواں سا تھا) فرماں بردار بن کر آتے ہیں۔'' ان آیات میں زمین کا پیدا کرنا آسمان کے پیدا کرنے سے پہلے ذکر فرمایا ہے،ان میں بظاہر تعارض ہے۔

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا﴾ [النساء: ٩٦] ﴿عَزِيزًا حَكِيمًا﴾ [٥٦] ﴿سَمِيعًا بَصِيرًا﴾ [٥٨] فَكَأَنَّهُ كَانَ ثُمَّ مَضَى.

ارشاد باری تعالیٰ ہے:''اللہ ہمیشہ سے بے حد بخشنے والا نہایت مہربان تھا'' اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے سب پر غالب،کمال حکمت والا تھا۔'' ''اللہ ہمیشہ سے سب کچھ سننے والا،سب کچھ دیکھنے والا تھا۔'' ان آیات کے مضمون سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ زمانۂ ماضی میں ان صفات سے متصف تھا، اب نہیں ہے۔

فَقَالَ: ﴿فَلَآ أَنسَابَ بَيْنَهُمْ﴾ فِي النَّفْخَةِ الْأُولَى، ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ ﴿فَصَعِقَ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَن فِى ٱلْأَرْضِ إِلَّا مَن شَآءَ ٱللَّهُ﴾ [الزمر: ٦٨] ﴿فَلَآ أَنسَابَ بَيْنَهُمْ﴾ عِنْدَ ذٰلِكَ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ، ثُمَّ فِي النَّفْخَةِ الْآخِرَةِ ﴿وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَآءَلُونَ﴾.

حضرت ابن عباس نے اس کے جواب میں فرمایا:''اس دن کوئی رشتہ ناتا نہیں رہے گا......'' یہ اس وقت کا ذکر ہے جب پہلی دفعہ صور میں پھونکا جائے گا'' تو زمین و آسمان والے سب بے ہوش ہو جائیں گے سوائے اس کے جسے اللہ چاہے گا۔'' ''اس وقت ان میں کوئی رشتہ ناتا باقی نہیں رہے گا'' اور وہ اس وقت ایک دوسرے سے کچھ بھی نہیں پوچھیں گے۔ اور جو دوسری آیت ہے''وہ ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے پوچھیں گے'' یہ دوسری دفعہ صور میں پھونکے جانے کے بعد کا حال ہے (اس لیے ان آیات میں کوئی تعارض نہیں، یعنی باہم پوچھنا،نفخۂ ثانیہ کے بعد اور نہ پوچھنا نفخۂ اول کے بعد ہے۔)

وَأَمَّا قَوْلُهُ: ﴿مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ﴾ ﴿وَلَا يَكْتُمُونَ ٱللَّهَ﴾ فَإِنَّ اللهَ يَغْفِرُ لِأَهْلِ الْإِخْلَاصِ ذُنُوبَهُمْ، وَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: تَعَالَوْا نَقُولُ: لَمْ نَكُنْ مُشْرِكِينَ، فَخُتِمَ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ فَتَنْطِقُ أَيْدِيهِمْ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ عُرِفَ أَنَّ اللهَ لَا يُكْتَمُ حَدِيثًا، وَعِنْدَهُ ﴿يَوَدُّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟﴾ الْآيَةَ [الحجر: ٢].

مشرکین کا یہ کہنا کہ''ہم مشرک نہ تھے'' اور دوسری آیت میں ہے کہ'' وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات نہیں چھپا سکیں گے'' تو بات دراصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن خالص اہل توحید کے گناہ معاف کردے گا تو مشرکین آپس میں کہیں گے: آؤ، ہم بھی دربار الٰہی میں یہ کہیں کہ ہم مشرک نہیں تھے (تاکہ ہمارے گناہ بھی معاف ہو جائیں)۔ پھر اللہ تعالیٰ اس وقت ان کے منہ پر مہر لگا دے گا اور ان کے

ہاتھ پاؤں بولنا شروع کر دیں گے۔اس وقت معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات نہیں چھپائی جا سکتی اور اس وقت کافر تمنا کریں گے (کاش وہ دنیا میں مسلمان ہوتے، یعنی منہ پر مہر لگنے سے پہلے کتمان اور ہاتھ پاؤں کی گواہی کے بعد عدم کتمان، لہٰذا ان آیات میں کوئی تعارض نہیں۔)

وَخَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمَاءَ، ثُمَّ اسْتَوٰى إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ فِي يَوْمَيْنِ آخَرَيْنِ، ثُمَّ دَحَا الْأَرْضَ، وَدَحْوُهَا أَنْ أَخْرَجَ مِنْهَا الْمَاءَ وَالْمَرْعٰى، وَخَلَقَ الْجِبَالَ وَالْجِمَالَ وَالْآكَامَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي يَوْمَيْنِ آخَرَيْنِ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: ﴿دَحٰهَآ﴾.

(ارشاد باری تعالیٰ کہ) اس (اللہ تعالیٰ) نے زمین کو دو دن (کی مقدار) میں پیدا کیا (اس میں صرف پیدائش کا ذکر ہے، اس کے پھیلانے کا ذکر نہیں ہے) پھر آسمان کی طرف توجہ دی اور دوسرے دو دن (کی مقدار) میں اسے درست کیا۔ اس کے بعد زمین کو پھیلایا اور اس کا پھیلانا یہ ہے کہ اس سے پانی اور گھاس نکالا۔ پہاڑوں، اونٹوں اور ٹیلوں کو پیدا کیا، اور جو کچھ زمین و آسمان کے درمیان میں ہے اسے دوسرے دو دنوں میں پیدا کیا۔ زمین کو پھیلانے سے یہی مراد ہے۔

وَقَوْلُهُ: ﴿خَلَقَ ٱلْأَرْضَ فِى يَوْمَيْنِ﴾ فَجُعِلَتِ الْأَرْضُ وَمَا فِيهَا مِنْ شَيْءٍ فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ، وَخُلِقَتِ السَّمٰوَاتُ فِي يَوْمَيْنِ.

اس کا مطلب یہ ہے کہ زمین کو دو دن میں پیدا کیا اور زمین کی دیگر چیزیں اس کے بعد دو دن میں پیدا کی گئیں۔ گویا یہ سب کچھ چار دنوں میں تیار ہوا اور آسمانوں کو دو دنوں میں پیدا کیا۔ نفس زمین کی تخلیق آسمانوں کی تخلیق سے پہلے ہے اور دحوالارض، یعنی زمین کا پھیلانا، آسمان کی پیدائش کے بعد واقع ہوا ہے، لہٰذا ان آیات میں کوئی اشکال نہیں۔

﴿وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا ....﴾ سَمّٰى نَفْسَهُ ذٰلِكَ، وَذٰلِكَ قَوْلُهُ، أَيْ: لَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُرِدْ شَيْئًا إِلَّا أَصَابَ بِهِ الَّذِي أَرَادَ، فَلَا يَخْتَلِفْ عَلَيْكَ الْقُرْآنُ، فَإِنَّ كُلًّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ.

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا...... ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کو بیان کیا ہے اور اللہ کی صفات ازل سے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے اسے حاصل کر لیتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات قدیم ہیں مگر ان کا مخلوق کے ساتھ تعلق حادث ہوتا ہے۔ اس وضاحت کے بعد اب تو قرآن میں کوئی اختلاف نہیں ہے کیونکہ یہ سب آیات اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہیں، ایسے حالات میں اختلاف کیونکر

ہوسکتا ہے۔

حَدَّثَنِيهِ يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنِ الْمِنْهَالِ، بِهٰذَا.

(امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں:) مجھ سے یوسف بن عدی نے بیان کیا، ان سے عبیداللہ بن عمرو نے، ان سے زید بن ابی انیسہ نے، ان سے منہال نے (ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ روایت بیان کی۔)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ ﴿لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ﴾ [٨]: مَحْسُوبٍ. ﴿أَقْوَاتَهَا﴾ [١٠]: أَرْزَاقَهَا. ﴿فِي كُلِّ سَمَآءٍ أَمْرَهَا﴾ [١٢]: مِمَّا أَمَرَ بِهِ. ﴿نَّحِسَاتٍ﴾ [١٦]: مَشَايِيمَ. ﴿وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ﴾ [٢٥]: قَرَنَّاهُمْ بِهِمْ: ﴿تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَٰٓئِكَةُ﴾ [٣٠]: عِنْدَ الْمَوْتِ. ﴿اهْتَزَّتْ﴾ [٣٩]: بِالنَّبَاتِ ﴿وَرَبَتْ﴾: ارْتَفَعَتْ. ﴿مِنْ أَكْمَامِهَا﴾ [٤٧]: حِينَ تَطْلُعُ. ﴿لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي﴾ [٥٠]: أَيْ: بِعَمَلِي أَنَا مَحْقُوقٌ بِهٰذَا. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿سَوَآءً لِّلسَّآئِلِينَ﴾ [١٠]: قَدَّرَهَا سَوَاءً ﴿فَهَدَيْنَٰهُمْ﴾ [١٧]: دَلَلْنَاهُمْ عَلَى الْخَيْرِ وَالشَّرِّ، كَقَوْلِهِ: ﴿وَهَدَيْنَٰهُ النَّجْدَيْنِ﴾ [البلد: ١٠] وَكَقَوْلِهِ: ﴿هَدَيْنَٰهُ السَّبِيلَ﴾ [الإنسان: ٣]، وَالْهُدَى الَّذِي هُوَ الْإِرْشَادُ بِمَنْزِلَةِ أَسْعَدْنَاهُ، مِنْ ذٰلِكَ قَوْلُهُ: ﴿أُوْلَٰٓئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَىٰهُمُ اقْتَدِهْ﴾ [الأنعام: ٩٠]. ﴿يُوزَعُونَ﴾ [١٩]: يُكَفُّونَ، ﴿مِنْ أَكْمَامِهَا﴾ [٤٧]: قِشْرُ الْكُفُرَّى هِيَ الْكُمُّ. وَقَالَ غَيْرُهُ: وَيُقَالُ لِلْعِنَبِ - إِذَا خَرَجَ - أَيْضًا كَافُورٌ وَكُفُرَّى. ﴿وَلِيٌّ حَمِيمٌ﴾ [٣٤]: الْقَرِيبُ. ﴿مِن مَّحِيصٍ﴾ [٤٨]: حَاصَ عَنْهُ: حَادَ عَنْهُ. ﴿مِرْيَةٍ﴾ [٥٤]: وَمُرْيَةٌ وَاحِدٌ: أَيْ: امْتِرَاءٌ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿اعْمَلُوا

امام مجاہد نے کہا: لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ میں ممنون کے معنی محسوب کے ہیں، یعنی بے حساب اجر۔ اَقْوَاتَهَا کے معنی ہیں: اس کی غذائیں۔ فِیْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا میں اَمْرَهَا سے مراد جس چیز کا بھی اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا۔ نَحِسَاتٍ کے معنی ہیں: منحوس اور نامبارک۔ وَقَيَّضْنَالَهُمْ قُرَنَآءَ: ہم نے ان ساتھیوں (شیاطین) کو ان (کفار) کے ساتھ باندھ دیا ہے۔ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ: فرشتوں کا نزول موت کے وقت ہوتا ہے۔ اِهْتَزَّتْ کے معنی ہیں: وہ زمین سبزے سے جھومنے لگتی ہے اور لہلہا اٹھتی ہے۔ وَرَبَتْ کے معنی ہیں: پھول جاتی ہے اور ابھر آتی ہے۔ مِنْ اَكْمَامِهَا: جب پھل شگوفوں سے نکلتے ہیں۔ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِیْ: یعنی میرے نیک کاموں کا بدلہ ہے اور یہ میرا حق ہے۔ مجاہد کے علاوہ نے کہا: سَوَاءً لِّلسَّآئِلِيْنَ اس زمین کو سب مانگنے والوں کے لیے یکساں رکھا ہے، یعنی سب اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں یا سب اس سے عبرت حاصل کر سکتے ہیں۔ فَهَدَيْنٰهُمْ کے معنی ہیں: ہم نے ان کی خیر و شر کے لیے رہنمائی کر دی جیسا کہ دوسری جگہ ہے: وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ، یعنی اس کو خیر اور شر کے دونوں راستے بتا دیے اور جیسا کہ هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ میں ہے "ہم نے اسے خیر و شر کا راستہ بتا دیا" لیکن ہدایت کے وہ معنی جو مطلوب و منزل تک رہنمائی کے لیے ہیں اس کے لیے ارشاد باری تعالیٰ

مَا شِئْتُمْ﴾ [٤٠]: اَلْوَعِيدُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ [٣٤]: اَلصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْإِسَاءَةِ، فَإِذَا فَعَلُوهُ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ: ﴿كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ﴾.

ہے: ''یہ وہ لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے رہنمائی کی، پس آپ بھی ان کی رہنمائی کی اقتدا کریں۔ يُوْزَعُوْنَ کے معنی ہیں: وہ روکے جائیں گے۔ مِنْ اَكْمَامِهَا میں كُمّ کے معنی ہیں: خوشے کا چھلکا۔ انگور جب نکلے تو اس کو بھی کافور اور خوشہ کہتے ہیں۔ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ: قریبی دوست جو اپنے دوست کی حمایت میں گرم ہو جاتا ہے۔ مِنْ مَّحِيْصٍ یہ حَاصَ عَنْهُ سے ماخوذ ہے اور حَاصَ عَنْهُ کے معنی ہیں: جانا، الگ ہونا۔ مِرْيَة (میم کے کسرہ کے ساتھ) اور مُرْيَة (میم کے ضمہ کے ساتھ) دونوں کے ایک ہی معنی ہیں: شک وشبہ میں پڑنا۔ امام مجاہد نے کہا: اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ یہ وعید ہے، یعنی امر تہدید ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ سے مراد یہ ہے کہ غصے کے وقت صبر کرو اور ناگواری کے وقت معاف کر دو۔ جب لوگ صبر وعفو سے کام لیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو محفوظ رکھے گا اور دشمن بھی ان کے ساتھ عاجز ہو کر ان کے دلی دوست بن جائیں گے۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ أَبْصَٰرُكُمْ﴾ اَلْآيَةَ [٢٢]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور تم (اپنی بداعمالیاں) اس وجہ سے پوشیدہ نہیں رکھتے تھے کہ تمھارے خلاف تمھارے کان تمھاری آنکھیں اور تمھارے چمڑے گواہی دیں گے......'' کا بیان

٤٨١٦ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﴿وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ﴾ اَلْآيَةَ، كَانَ رَجُلَانِ مِنْ قُرَيْشٍ وَخَتَنٌ لَهُمَا مِنْ ثَقِيفٍ، أَوْ رَجُلَانِ مِنْ ثَقِيفٍ وَّخَتَنٌ

[4816] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کریمہ: ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ﴾ کی شان نزول کے متعلق فرمایا کہ قریش کے دو آدمی تھے اور قبیلۂ ثقیف سے ان کا برادرِ نسبتی تھا یا دو آدمی قبیلۂ ثقیف کے تھے اور ان کا برادر نسبتی قریش میں سے تھا، یہ سب ایک گھر میں جمع ہوئے اور ایک

لَهُمَا مِنْ قُرَيْشٍ فِي بَيْتٍ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَتَرَوْنَ أَنَّ اللهَ يَسْمَعُ حَدِيثَنَا؟ قَالَ بَعْضُهُمْ: يَسْمَعُ بَعْضَهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَئِنْ كَانَ يَسْمَعُ بَعْضَهُ لَقَدْ يَسْمَعُ كُلَّهُ، فَأُنْزِلَتْ: ﴿وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ أَبْصَـٰرُكُمْ﴾ اَلْآيَةَ. [انظر: ٤٨١٧، ٧٥٢١]

دوسرے سے کہنے لگے: تم کیا خیال کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سنتا ہے؟ ایک نے کہا: وہ ہماری کچھ باتیں سنتا ہے۔ دوسرے نے کہا: اگر کچھ باتیں سن لیتا ہے تو سب کی سب بھی سنتا ہوگا۔ اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصٰرُكُمْ﴾

(٢) بَابٌ: ﴿وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ ٱلَّذِى ظَنَنتُم بِرَبِّكُمْ أَرْدَىٰكُمْ فَأَصْبَحْتُم مِّنَ ٱلْخَـٰسِرِينَ﴾ [٢٣]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور تمھارا یہی گمان جو تم نے اپنے رب کے متعلق رکھا تھا تمھیں لے ڈوبا اور تم خسارہ پانے والوں میں سے ہو گئے'' کا بیان

٤٨١٧ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اِجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ - أَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ - كَثِيرَةٌ شَحْمُ بُطُونِهِمْ، قَلِيلَةٌ فِقْهُ قُلُوبِهِمْ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَتُرَوْنَ أَنَّ اللهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ؟. قَالَ الْآخَرُ: يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا. وَقَالَ الْآخَرُ: إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ أَبْصَـٰرُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ﴾ اَلْآيَةَ.

[4817] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دفعہ حرم کعبہ میں بیت اللہ کے پاس تین آدمی اکٹھے ہوئے۔ ان تینوں میں سے دو تو قریشی تھے اور ایک ثقفی تھا یا ایک قریشی اور دو ثقفی تھے۔ یہ تینوں خوب موٹے تازے اور ان کی توندیں نکلی ہوئی تھیں مگر عقل کے سب ہی پورے تھے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا: تمھارا کیا خیال ہے کہ اللہ ہماری باتیں سن رہا ہے؟ دوسرے نے کہا: اگر ہم زور سے بولیں تو سنتا ہے لیکن آہستہ بولیں تو نہیں سنتا۔ تیسرے نے کہا: اگر اللہ زور سے بولنے پر سن سکتا ہے تو آہستہ بولنے پر بھی ضرور سنتا ہوگا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصٰرُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ﴾

وَكَانَ سُفْيَانُ يُحَدِّثُنَا بِهٰذَا فَيَقُولُ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، أَوِ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، أَوْ حُمَيْدٌ - أَحَدُهُمْ أَوِ اثْنَانِ مِنْهُمْ - ثُمَّ ثَبَتَ عَلَى مَنْصُورٍ وَتَرَكَ ذٰلِكَ مِرَارًا غَيْرَ وَاحِدَةٍ. [راجع: ٤٨١٦]

سفیان نے ہم سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا: ہم سے منصور نے، یا ابن ابی نجیح نے یا حمید نے، ان میں سے کسی ایک نے یا کسی دو نے یہ حدیث بیان کی۔ پھر آپ منصور ہی کا ذکر کرتے تھے، دوسروں کا ذکر ایک سے زیادہ مرتبہ نہیں کیا۔

قَوْلُهُ: ﴿فَإِن يَصْبِرُوا۟ فَٱلنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ﴾ اَلْآيَةَ [٢٤]

باب: ارشاد باری تعالیٰ: ''اب اگر وہ صبر کریں تو ان کا ٹھکانا آگ ہے'' کا بیان

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، بِنَحْوِهِ.

عمرو بن علی نے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی مثل حدیث بیان کی ہے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ مذکورہ تینوں آیات اسی واقعے کے پس منظر میں نازل ہوئی ہیں جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، بہرحال اس واقعے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ انسان جس قسم کی معرفت اپنے پروردگار کی نسبت رکھتا ہے اسی طرز اور اسی سانچے میں اس کی پوری زندگی ڈھل جاتی ہے۔ اگر اللہ کی معرفت درست ہوگی تو اس کا طرز عمل پورے کا پورا درست ہوگا اور اس کے نتائج بھی درست نکلیں گے اور اگر معرفت ہی غلط یا مشکوک ہے تو اس کے دنیاوی اور اخروی نتائج بھی ویسے ہی نکلیں گے۔ اس کی وضاحت ایک حدیث قدسی سے ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میرا بندہ میرے متعلق جیسا گمان رکھتا ہے ویسا ہی اس کا میرے بارے میں معاملہ ہوگا اور میں اسی گمان کے مطابق اس سے سلوک کروں گا۔''[1]

(٤٢) سُورَةُ حمٓ عٓسٓقٓ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 42- تفسیر سورۂ حٰمٓ عٓسٓقٓ

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿عَقِيمًا﴾ [٥٠]: اَلَّتِي لَا تَلِدُ. ﴿رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا﴾ [٥٢]: اَلْقُرْآنَ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ﴾ [١١]: نَسْلٌ بَعْدَ نَسْلٍ. ﴿لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا﴾ [١٥]: لَا خُصُومَةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ. ﴿مِن طَرْفٍ خَفِيٍّ﴾ [٤٥]: ذَلِيلٍ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلَىٰ ظَهْرِهِۦٓ﴾ [٣٣]: يَتَحَرَّكْنَ وَلَا يَجْرِينَ فِي الْبَحْرِ. ﴿شَرَعُوا۟﴾ [٢١]: اِبْتَدَعُوا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ عَقِيْمًا سے مراد وہ عورت ہے جو بچہ جنم نہ دے۔ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا میں روح سے مراد قرآن کریم ہے۔ امام مجاہد نے کہا: يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ کے معنی ہیں کہ وہ ایک نسل کے بعد دوسری نسل پھیلاتا رہے گا۔ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا کے معنی ہیں: اب ہمارے اور تمھارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں رہا۔ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ میں طرف خفی سے مراد ذلت کی وجہ سے نظر چرانا ہے۔ مجاہد کے علاوہ نے کہا: فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ سے مراد یہ ہے کہ وہ کشتیاں (موجوں کے تھپیڑوں سے) سطح سمندر پر حرکت کرتی رہیں لیکن وہ سمندر میں چل نہ سکیں۔ شَرَعُوْا

1 صحيح البخاري، التوحيد، حديث: 7405.

کے معنی ہیں: انھوں نے نیا دین نکالا۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِلَّا ٱلْمَوَدَّةَ فِي ٱلْقُرْبَىٰ﴾ [٢٣]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ”مگر قرابت داری کی وجہ سے محبت“ کا بیان

٤٨١٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ: ﴿إِلَّا ٱلْمَوَدَّةَ فِي ٱلْقُرْبَىٰ﴾ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: قُرْبَى آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: عَجِلْتَ، إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِمْ قَرَابَةٌ، فَقَالَ: «إِلَّا أَنْ تَصِلُوا مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ». [راجع: ٣٤٩٧]

[4818] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، ان سے کسی نے پوچھا کہ اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی کا مطلب کیا ہے؟ حضرت سعید بن جبیر نے (جھٹ سے) کہہ دیا: اس سے آل محمد ﷺ کی قرابت مراد ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: تم جلد بازی کرتے ہو۔ بات یہ ہے کہ قریش کا کوئی قبیلہ ایسا نہ تھا جس سے نبی ﷺ کی کچھ نہ کچھ قرابت نہ ہو۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”میں تم سے صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم اس قرابت داری کی وجہ سے صلہ رحمی کا معاملہ کرو جو میرے اور تمھارے درمیان موجود ہے۔“

(٤٣) سُورَةُ حٰمٓ الزُّخْرُفِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 43- تفسیر سورۂ حم الزخرف

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿عَلَىٰٓ أُمَّةٍ﴾ [٢٢، ٢٣]: عَلَى إِمَامٍ. ﴿وَقِيلِهِۦ يَـٰرَبِّ﴾ [٨٨] تَفْسِيرُهُ: أَيَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَلَا نَسْمَعُ قِيلَهُمْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿وَلَوْلَآ أَن يَكُونَ ٱلنَّاسُ أُمَّةً وَٰحِدَةً﴾ [٣٣]: لَوْلَا أَنْ جَعَلَ النَّاسَ كُلَّهُمْ كُفَّارًا لَجَعَلْتُ لِبُيُوتِ الْكُفَّارِ ﴿سُقُفًا مِّن فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ﴾ مِنْ فِضَّةٍ - وَهِيَ دَرَجٌ - وَسُرُرَ فِضَّةٍ. ﴿مُقْرِنِينَ﴾ [١٣]: مُطِيقِينَ. ﴿ءَاسَفُونَا﴾ [٥٥]: أَسْخَطُونَا. ﴿يَعْشُ﴾ [٣٦]: يَعْمَى. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿أَفَنَضْرِبُ عَنكُمُ ٱلذِّكْرَ﴾ [٥] أَيْ:

امام مجاہد نے کہا: عَلٰی اُمَّةٍ کے معنی ہیں: ایک امام پر۔ وَقِیلِهٖ یٰرَبِّ کے معنی ہیں: کیا وہ (کفار) یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی آہستہ باتیں، سرگوشیاں اور گفتگو نہیں سنتے؟ (یہ معنی قیلہ کو منصوب پڑھنے کی بنا پر ہیں) حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: وَلَوْ لَآ اَنْ یَّکُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً کے معنی ہیں: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگ کافر بن جائیں گے تو میں کافروں کے گھروں کی چھتیں چاندی کی بنا دیتا اور زینے بھی چاندی کے کر دیتا۔ مَعَارِج سے مراد زینے اور سیڑھیاں ہیں۔ اور ان کے تخت بھی چاندی کے ہوتے۔ مُقْرِنِیْنَ کے معنی ہیں: طاقتور، قابو میں لانے والے۔ اٰسَفُوْنَا

تُكَذِّبُونَ بِالْقُرْآنِ ثُمَّ لَا تُعَاقَبُونَ عَلَيْهِ؟! ﴿وَمَضَىٰ مَثَلُ ٱلْأَوَّلِينَ﴾: سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ [٨]. ﴿مُقْرِنِينَ﴾: يَعْنِي الْإِبِلَ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ. ﴿يُنَشَّؤُا فِي ٱلْحِلْيَةِ﴾ [١٨]: اَلْجَوَارِي، جَعَلْتُمُوهُنَّ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا، فَكَيْفَ تَحْكُمُونَ؟. ﴿لَوْ شَآءَ ٱلرَّحْمَٰنُ مَا عَبَدْنَٰهُم﴾ [٢٠]: يَعْنُونَ الْأَوْثَانَ، يَقُولُ اللهُ تَعَالٰى: ﴿مَا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ﴾: اَلْأَوْثَانُ، إِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ. ﴿فِي عَقِبِهِۦ﴾ [٢٨]: وَلَدِهِ. ﴿مُقْتَرِنِينَ﴾ [٥٣]: يَمْشُونَ مَعًا. ﴿سَلَفًا﴾ [٥٦]: قَوْمَ فِرْعَوْنَ سَلَفًا لِكُفَّارِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ. ﴿وَمَثَلًا﴾ [٥٦]: عِبْرَةً. ﴿يَصِدُّونَ﴾ [٥٧]: يَضِجُّونَ. ﴿مُبْرِمُونَ﴾ [٧٩]: مُجْمِعُونَ. ﴿أَوَّلُ ٱلْعَٰبِدِينَ﴾ [٨١]: أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿إِنَّنِي بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُونَ﴾ [٢٦] اَلْعَرَبُ تَقُولُ: نَحْنُ مِنْكَ الْبَرَاءُ وَالْخَلَاءُ، اَلْوَاحِدُ وَالْاِثْنَانِ وَالْجَمِيعُ، مِنَ الْمُذَكَّرِ وَالْمُؤَنَّثِ، يُقَالُ فِيهِ: بَرَاءٌ، لِأَنَّهُ مَصْدَرٌ؛ وَلَوْ قَالَ: بَرِيءٌ، لَقِيلَ فِي الْاِثْنَيْنِ: بَرِيئَانِ، وَفِي الْجَمِيعِ: بَرِيئُونَ؛ وَقَرَأَ عَبْدُ اللهِ: (إِنَّنِي بَرِيءٌ) بِالْيَاءِ. وَالزُّخْرُفُ: اَلذَّهَبُ. ﴿مَّلَٰٓئِكَةً فِي ٱلْأَرْضِ يَخْلُفُونَ﴾ [٦٠]: يَخْلُفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

کے معنی ہیں: انھوں نے ہم کو غصہ دلایا۔ یَعْشُ کے معنی ہیں: اندھا بن جائے اور تغافل برتے۔ امام مجاہد نے کہا: اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ کے معنی ہیں: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم قرآن کو جھٹلاتے رہو گے، پھر بھی تمھیں سزا نہیں دی جائے گی؟! وَمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ کے معنی ہیں: سُنَّةُ الْاَوَّلِينَ، یعنی اگلے لوگوں کا طریقہ گزر چکا ہے۔ مُقْرِنِيْنَ سے مراد اونٹ، گھوڑے، خچر اور گدھے ہیں۔ يُنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ سے مراد لڑکیاں ہیں کہ انھیں تم نے اللہ کی بیٹیاں قرار دیا ہے، تم کس طرح کے فیصلے کرتے ہو؟ لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ میں هُمْ سے مراد اوثان، یعنی بت ہیں کیونکہ آگے فرمایا: ''جن بتوں کو یہ پکارتے ہیں، انھیں کچھ بھی علم نہیں، وہ تو بالکل بے جان ہیں کچھ بھی نہیں جانتے۔ فِيْ عَقِبِهٖ سے مراد اس کی اولاد میں۔ مُقْتَرِنِيْنَ ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ سَلَفًا سے مراد قوم فرعون ہے۔ وہ حضرت محمد ﷺ کی امت سے جو کافر ہیں ان کے لیے نمونہ اور پیشوا ہیں۔ وَمَثَلًا کے معنی ہیں: عبرت۔ يَصِدُّوْنَ کے معنی ہیں: وہ چلّانے لگے۔ مُبْرِمُوْنَ سے مراد پختہ قصد کرنے والے یا متفقہ قرار دینے والے۔ اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ کے معنی ہیں: پہلے پہلے ماننے والے، ایمان لانے والے۔ اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ، براء کے معنی ہیں: بیزار۔ عرب کہتے ہیں: نَحْنُ مِنْكَ الْبَرَآءُ وَالْخَلَاءُ، یعنی ہم آپ سے بے زار اور الگ ہیں۔ یہ لفظ واحد، تثنیہ، جمع، مذکر و مؤنث سب کے لیے بولا جاتا ہے کیونکہ براء مصدر ہے۔ اگر بَرِيءٌ پڑھا جائے جیسا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت ہے تو تثنیہ میں بَرِيئَانِ اور جمع بَرِيئُوْنَ کہا جائے گا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اِنَّنِیْ بَرَآءٌ کی بجائے اِنَّنِیْ بَرِيءٌ پڑھا ہے، یعنی یاء کے ساتھ۔ اَلزُّخْرُفُ کے معنی ہیں: سونا۔ مَلٰٓئِكَةً ... يَخْلُفُوْنَ کے معنی ہیں: فرشتے جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہیں۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَنَادَوْا يَٰمَٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُم مَّٰكِثُونَ﴾ [٧٧]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''(اہل جہنم) پکاریں گے: اے مالک! تمھارا رب ہمارا کام تمام ہی کر دے وہ کہے گا: بے شک تم ہمیشہ (اسی عذاب میں) رہو گے'' کا بیان

٤٨١٩ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ: ﴿وَنَادَوْا يَٰمَٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾. [راجع: ٣٢٣٠]

[4819] حضرت یعلی بن امیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو منبر پر یہ آیت پڑھتے سنا: ''اہل جہنم پکاریں گے: اے مالک! تمھارا رب ہمارا کام ہی تمام کر دے۔''

وَقَالَ قَتَادَةُ: ﴿وَمَثَلًا لِّلْآخِرِينَ﴾ [٥٦]: عِظَةً لِمَنْ بَعْدَهُمْ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿مُقْرِنِينَ﴾ [١٣]: ضَابِطِينَ، يُقَالُ: فُلَانٌ مُقْرِنٌ لِفُلَانٍ ضَابِطٌ لَهُ. وَالْأَكْوَابُ: اَلْأَبَارِيقُ الَّتِي لَا خَرَاطِيمَ لَهَا. وَقَالَ قَتَادَةُ: ﴿فِيٓ أُمِّ ٱلْكِتَٰبِ﴾ [٤] جُمْلَةِ الْكِتَابِ أَصْلِ الْكِتَابِ. ﴿أَوَّلُ ٱلْعَٰبِدِينَ﴾ [٨١]: أَيْ: مَا كَانَ، فَأَنَا أَوَّلُ الْآنِفِينَ وَهُمَا لُغَتَانِ، رَجُلٌ عَابِدٌ وَعَبِدٌ. وَقَرَأَ عَبْدُ اللهِ: (وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ). وَيُقَالُ: ﴿أَوَّلُ ٱلْعَٰبِدِينَ﴾: اَلْجَاحِدِينَ، مِنْ عَبِدَ يَعْبَدُ.

حضرت قتادہ نے کہا: وَمَثَلًا لِّلْآخِرِيْنَ، یعنی بعد میں آنے والوں کے لیے نصیحت۔ قتادہ کے علاوہ نے کہا: مُقْرِنِيْنَ کے معنی ہیں: قابو میں رکھنے والے۔ کہا جاتا ہے: فُلَانٌ مُقْرِنٌ لِفُلَانٍ: وہ دوسرے پر اختیار رکھتا ہے۔ وَالْأَكْوَابُ سے مراد وہ کوزے ہیں جن کی ٹونٹی نہ ہو، یعنی ان کا منہ کھلا ہو۔ قتادہ نے کہا: فِيْ أُمِّ الْكِتَابِ کے معنی ہیں: جملہ کتاب اور اصل کتاب۔ اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ سے مراد یہ ہے کہ جو کچھ بھی ہو سب سے پہلے میں اس سے نفرت کرتا ہوں۔ عابد میں دو لغت ہیں: رَجُلٌ عَابِدٌ اور رَجُلٌ عَبِدٌ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے وَقِيلِهِ يَا رَبِّ کو وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ پڑھا ہے۔ اور کہا جاتا ہے: اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ، یعنی میں سب سے پہلے انکار کرنے والا ہوں، اس صورت میں عابدین کا لفظ عَبِدَ يَعْبَدُ سے آئے گا۔

(٢) [بَابٌ]: ﴿أَفَنَضْرِبُ عَنكُمُ ٱلذِّكْرَ صَفْحًا أَن كُنتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِينَ﴾ [٥]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''کیا پھر ہم تم سے اس بنا پر منہ موڑ کر ذکر و نصیحت روک لیں گے کہ تم حد سے گزرنے والے ہو'' کا بیان

مُشْرِكِينَ .

اس آیت میں مسرفین سے مراد مشرکین ہیں۔

وَاللهِ لَوْ أَنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ رُفِعَ حَيْثُ رَدَّهُ أَوَائِلُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ لَهَلَكُوا . ﴿فَأَهْلَكْنَآ أَشَدَّ مِنْهُم بَطْشًا وَمَضَىٰ مَثَلُ ٱلْأَوَّلِينَ﴾ : عُقُوبَةُ الْأَوَّلِينَ . ﴿جُزْءًا﴾ [١٥] : عِدْلًا .

اللہ کی قسم! اگر یہ قرآن اٹھا لیا جاتا جبکہ شروع ہی میں اس امت کے پہلوں نے اسے رد کر دیا تھا تو سب کے سب ہلاک ہو جاتے۔ فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ میں مثل الاولین سے مراد پہلے لوگوں کی سزا ہے۔ جُزْءًا کے معنی ہیں: عِدْلًا، یعنی شریک۔

(٤٤) سُورَةُ حٰمٓ الدُّخَانِ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ 44-تفسیر سورۂ حم الدخان

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : ﴿رَهْوًا﴾ [٢٤]: طَرِيقًا يَابِسًا ؛ وَيُقَالُ : رَهْوًا سَاكِنًا . ﴿عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى ٱلْعَٰلَمِينَ﴾ [٣٢]: عَلَى مَنْ بَيْنَ ظَهْرَيْهِ . ﴿فَٱعْتِلُوهُ﴾ [٤٧]: اِدْفَعُوهُ . ﴿وَزَوَّجْنَٰهُم بِحُورٍ عِينٍ﴾ [٥٤]: أَنْكَحْنَاهُمْ حُورًا عِينًا يَحَارُ فِيهَا الطَّرْفُ . وَيُقَالُ ﴿أَن تَرْجُمُونِ﴾ [٢٠]: اَلْقَتْلَ . وَ﴿رَهْوًا﴾ [١٤]: سَاكِنًا . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : ﴿كَٱلْمُهْلِ﴾ [٤٥]: أَسْوَدَ كَمُهْلِ الزَّيْتِ . وَقَالَ غَيْرُهُ : ﴿تُبَّعٍ﴾ [٣٧]: مُلُوكِ الْيَمَنِ، كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ يُسَمَّى تُبَّعًا ، لِأَنَّهُ يَتْبَعُ صَاحِبَهُ ؛ وَالظِّلُّ يُسَمَّى تُبَّعًا لِأَنَّهُ يَتْبَعُ الشَّمْسَ .

امام مجاہد نے کہا: رَهْوًا کے معنی ہیں: خشک راستہ۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے معنی ہیں: تھما ہوا راستہ۔ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ سے مراد اس وقت میں موجود لوگ ہیں، یعنی بنی اسرائیل کو ان کے زمانے کے لوگوں پر برتری دی۔ فَاعْتِلُوْهُ کے معنی ہیں: اس کو دھکیل دو۔ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ کے معنی ہیں: ہم ان کا نکاح بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے کر دیں گے جن (کے حسن و جمال) کو دیکھ کر آنکھیں حیرت زدہ رہ جاتی ہوں۔ اَنْ تَرْجُمُوْنِ کے معنی ہیں: مجھے قتل کرو۔ رَهْوًا کے معنی ہیں: تھما ہوا۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: كَالْمُهْلِ کے معنی ہیں: سیاہ تیل کی تلچھٹ کی طرح۔ ابن عباس ؓ کے علاوہ دوسروں نے کہا: تُبَّعٍ سے مراد یمن کے بادشاہ ہیں۔ انھیں تبع اس لیے کہا جاتا تھا کہ ایک کے بعد دوسرا بادشاہ ہوتا تھا۔ اور سائے کو بھی تبع کہتے ہیں کیونکہ وہ سورج کے تابع ہوتا ہے۔

(١) بَابٌ : ﴿فَٱرْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي ٱلسَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ﴾ [١٠]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”آپ اس دن کا انتظار کریں جب آسمان نمایاں دھواں لائے گا“ کا بیان

﴿فَارْتَقِبْ﴾ [١٠]: فَانْتَظِرْ.

فَارْتَقِبْ کے معنی ہیں: آپ انتظار کریں۔

٤٨٢٠ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: مَضَى خَمْسٌ: اَلدُّخَانُ، وَالرُّومُ، وَالْقَمَرُ، وَالْبَطْشَةُ، وَاللِّزَامُ. [راجع: ١٠٠٧]

[4820] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: پانچ واقعات گزر چکے ہیں: دھواں، غلبۂ روم، چاند کا دولخت ہونا، سخت گرفت اور سزا و قید۔

(٢) [بَابٌ]: ﴿يَغْشَى ٱلنَّاسَ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [١١]

باب:2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''وہ (دھواں) لوگوں کو ڈھانپ لے گا، یہ دردناک عذاب ہے'' کا بیان

٤٨٢١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّمَا كَانَ هٰذَا لِأَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ، فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ، فَيَرَى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿فَٱرْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي ٱلسَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ○ يَغْشَى ٱلنَّاسَ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ قَالَ: فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اِسْتَسْقِ اللهَ لِمُضَرَ، فَإِنَّهَا قَدْ هَلَكَتْ، قَالَ: «لِمُضَرَ؟ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ»، فَاسْتَسْقَى فَسُقُوا، فَنَزَلَتْ: ﴿إِنَّكُمْ عَآئِدُونَ﴾ [١٥] فَلَمَّا أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ عَادُوا إِلَى حَالِهِمْ - حِينَ أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ - فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ ٱلْبَطْشَةَ ٱلْكُبْرَىٰٓ إِنَّا مُنتَقِمُونَ﴾ [١٦] قَالَ: يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ. [راجع: ١٠٠٧]

[4821] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے فرمایا: واقعہ یہ ہے کہ جب قریش نے نبی ﷺ کی نافرمانی کی تو آپ نے ان پر قحط سالی کی بد دعا کی، جیسے حضرت یوسف ؑ کے زمانے میں قحط سالی آئی تھی۔ لوگوں کو قحط سالی اور مشقت نے اس طرح پکڑا کہ وہ ہڈیاں کھانے لگے۔ اس دوران میں جب آدمی آسمان کی طرف دیکھتا تو اس مشقت کی وجہ سے اسے اپنے اور آسمان کے درمیان دھواں سا نظر آتا تھا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''آپ اس دن کا انتظار کریں جب آسمان نمایاں دھواں لائے گا۔ وہ دھواں لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔ یہ دردناک عذاب ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک وفد آیا اور انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ سے قبیلۂ مضر کے لیے بارش کی دعا فرمائیں وہ تو ہلاک و برباد ہو چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم بڑے جرأت مند ہو کر مضر قبیلے کے لیے دعا کی سفارش کرتے ہو۔'' بہرحال آپ نے ان کے لیے بارش کی دعا کی تو ان پر خوب مینہ برسا، پھر یہ آیت نازل ہوئی: ''تم تو پھر لوٹنے والے ہو۔'' چنانچہ جب ان کو راحت اور وسعت نصیب ہوئی تو وہ پھر اسی حالت کی طرف لوٹ آئے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''جس دن ہم بڑی سخت پکڑ سے انھیں دوچار کریں گے، یقیناً ہم بدلہ لینے والے ہیں۔'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے مراد بدر کی لڑائی ہے۔

فائدہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا موقف ہے کہ ''دخان'' کا واقعہ گزر چکا ہے، لیکن ہمارے رجحان کے مطابق ''دخان'' دو ہیں: ان میں سے ایک تو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ظاہر ہو چکا ہے اور دوسرا قیامت کے قریب ظاہر ہوگا جیسا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم قیامت کا ذکر کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم کیا گفتگو کر رہے رہو؟'' ہم نے کہا: ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ قیامت ہرگز قائم نہیں ہوگی حتی کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں دیکھ لو۔ آپ نے (ان میں) دھویں اور دجال کا بھی ذکر کیا۔''[1]

(٣) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿رَبَّنَا ٱكْشِفْ عَنَّا ٱلْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ﴾ [١٢]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ''اے ہمارے رب! ہم سے اس عذاب کو دور کر دے، ہم ضرور ایمان لے آئیں گے'' کا بیان

٤٨٢٢ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: إِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ تَقُولَ لِمَا لَا تَعْلَمُ: اَللّٰهُ أَعْلَمُ، إِنَّ اللهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ ﷺ: ﴿قُلْ مَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَآ أَنَا۠ مِنَ ٱلْمُتَكَلِّفِينَ﴾ [ص: ٨٦] إِنَّ قُرَيْشًا لَمَّا غَلَبُوا النَّبِيَّ ﷺ وَاسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ»، فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ أَكَلُوا فِيهَا الْعِظَامَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجَهْدِ، حَتّٰى جَعَلَ أَحَدُهُمْ يَرٰى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجُوعِ، قَالُوا: ﴿رَبَّنَا ٱكْشِفْ عَنَّا ٱلْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ﴾ فَقِيلَ لَهُ: إِنْ كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَادُوا،

[4822] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انھوں نے فرمایا: بلاشبہ یہ بھی علم (دانشمندی) ہے کہ جس چیز کو تو نہ جانتا ہو تو کہہ دے: اللہ ہی جانتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا ہے: ''کہہ دیں! میں تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹی باتیں کرتا ہوں۔'' ہوا یوں کہ جب قریش نے نبی ﷺ پر غلبہ حاصل کر لیا اور آپ کی نافرمانی کی تو آپ نے بددعا کی: ''اے اللہ! ان کے خلاف میری مدد ایسے قحط کے ذریعے سے فرما جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے زمانے میں قحط پڑا تھا۔'' اس بددعا کے نتیجے میں انھیں خشک سالی نے پکڑ لیا اور ایسا قحط پڑا کہ بھوک کی وجہ سے لوگ ہڈیاں اور مردار تک کھانے لگے۔ لوگ آسمان کی طرف

1 صحیح مسلم، الفتن، حدیث: 7285 (2901).

فَدَعَا رَبَّهُ فَكَشَفَ عَنْهُمْ، فَعَادُوا فَانْتَقَمَ اللهُ مِنْهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ. فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: ﴿يَوْمَ تَأْتِي ٱلسَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ - جَلَّ ذِكْرُهُ -: ﴿إِنَّا مُنتَقِمُونَ﴾. [١٠-١٦] [راجع: ١٠٠٧]

دیکھتے تھے تو بھوک اور فاقے کی وجہ سے دھویں کے سوا انھیں اور کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ آخر انھوں نے کہا: ''اے ہمارے رب! ہم سے اس عذاب کو دور کر دے، ہم ضرور ایمان لے آئیں گے۔'' آپ سے کہا گیا: اگر ہم نے یہ عذاب ان سے دور کر دیا تو وہ پھر اپنی پہلی حالت پر لوٹ آئیں گے۔ آپ ﷺ نے ان کے حق میں اپنے رب سے دعا فرمائی تو یہ عذاب ان سے ٹل گیا، لیکن وہ پھر کفر و شرک کرنے لگے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بدر کے دن ان سے انتقام لیا۔ درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ سے یہی مراد ہے: ﴿يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ...... اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ﴾

(٤) بَابٌ: ﴿أَنَّىٰ لَهُمُ ٱلذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ﴾ [١٣]

باب: 4- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اس وقت نصیحت کیونکر کارگر ہوگی، حالانکہ ان کے پاس کھول کر بیان کرنے والا رسول آچکا'' کا بیان

اَلذِّكْرُ وَالذِّكْرٰى وَاحِدٌ.

اَلذِّکْرُ اور اَلذِّکْرٰی دونوں کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی نصیحت اور یاد دہانی وغیرہ۔

٤٨٢٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا دَعَا قُرَيْشًا كَذَّبُوهُ وَاسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ». فَأَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ، حَتّٰى كَانُوا يَأْكُلُونَ الْمَيْتَةَ، وَكَانَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ، فَكَانَ يَرٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ مِثْلَ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ وَالْجُوعِ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَٱرْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي ٱلسَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿إِنَّا كَاشِفُوا ٱلْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَآئِدُونَ﴾

[4823] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے قریش کو اسلام کی دعوت دی تو انھوں نے آپ کو جھٹلایا اور آپ کے ساتھ سرکشی کی روش اختیار کی، آپ نے ان کے لیے بددعا کی: اے اللہ! میری ان کے خلاف یوسف علیہ السلام کے دور جیسے قحط کے ذریعے سے مدد فرما۔'' چنانچہ قحط پڑا اور ہر چیز ختم ہو گئی حتی کہ لوگ مردار کھانے لگے۔ اگر کوئی شخص کھڑا ہو کر آسمان کی طرف دیکھتا تو بھوک اور فاقے کی وجہ سے آسمان اور اس کے درمیان دھواں ہی دھواں نظر آتا، پھر انھوں نے یہ آیت پڑھی: ''آپ اس دن کا انتظار کریں

[۱۰-۱۵].

جب آسمان سے ایک نمایاں دھواں نمودار ہوگا...... بے شک ہم تھوڑی دیر کے لیے عذاب دور کرنے والے ہیں، بلاشبہ تم دوبارہ وہی کرنے والے ہو۔"

قَالَ عَبْدُ اللهِ: أَفَيُكْشَفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: وَ﴿ٱلْبَطْشَةَ ٱلْكُبْرَىٰٓ﴾ [١٦]: يَوْمَ بَدْرٍ. [راجع: ١٠٠٧]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا قیامت کا عذاب بھی ان سے دور کر دیا جائے گا؟ نیز فرمایا: سخت پکڑ (اَلْبَطْشَةُ الْكُبْرٰی) سے مراد بدر کے دن کی لڑائی ہے۔

(٥) بَابٌ: ﴿ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ﴾ [١٤]

باب: 5- (ارشاد باری تعالیٰ:) "پھر لوگوں نے اس (رسول) سے منہ پھیر لیا اور کہنے لگے: یہ تو سکھایا پڑھایا ہوا دیوانہ ہے" کا بیان

٤٨٢٤ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ وَقَالَ: ﴿قُلْ مَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَآ أَنَا۠ مِنَ ٱلْمُتَكَلِّفِينَ﴾ [ص: ٨٦] فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا رَأَى قُرَيْشًا اسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ» فَأَخَذَتْهُمُ السَّنَةُ حَتّٰى حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ، حَتّٰى أَكَلُوا الْعِظَامَ وَالْجُلُودَ - فَقَالَ أَحَدُهُمْ: حَتّٰى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ - وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ، فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ: أَيْ مُحَمَّدُ! إِنَّ قَوْمَكَ [قَدْ] هَلَكُوا، فَادْعُ اللهَ أَنْ يَكْشِفَ عَنْهُمْ، فَدَعَا ثُمَّ قَالَ: «[تَعُودُونَ] بَعْدَ هٰذَا».

[4824] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا ہے اور فرمایا ہے: "آپ کہہ دیں: میں تبلیغ پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا اور نہ میں تکلف سے باتیں بناتا ہوں۔" رسول اللہ ﷺ نے جب قریش کو دیکھا کہ انھوں نے نافرمانی کی ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی: "اے اللہ! ان پر سات برس کا قحط مسلط فرما جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کی قوم پر بھیجا تھا، اس طرح میری ان کے خلاف مدد فرما۔" چنانچہ انھیں ایسی قحط سالی نے پکڑا کہ جس نے ہر چیز ختم کر دی حتی کہ وہ ہڈیاں اور چمڑے کھانے لگے۔ ان (راویانِ حدیث: سلیمان اور منصور) میں سے ایک نے کہا: حتی کہ وہ (مشرکین مکہ) چمڑے اور مردار بھی کھا گئے۔ زمین سے دھوئیں کی طرح کچھ برآمد ہوتا تھا، آپ کے پاس ابوسفیان آئے اور عرض کیا: اے محمد! آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے، اللہ سے دعا کریں کہ وہ لوگوں سے عذاب دور کر دے۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی (تو خشک سالی دور ہو گئی) پھر فرمایا: "تم لوگ اپنی پہلی حالت کی طرف

لوٹ جاؤ گے۔''

فِي حَدِيثِ مَنْصُورٍ: ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَٱرۡتَقِبۡ يَوۡمَ تَأۡتِي ٱلسَّمَآءُ بِدُخَانٖ مُّبِينٖ﴾ إِلَى ﴿عَآئِدُونَ﴾ [١٠-١٥] أَيُكْشَفُ عَذَابُ الْآخِرَةِ؟ فَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ، - وَقَالَ أَحَدُهُمْ: اَلْقَمَرُ. وَقَالَ الْآخَرُ: اَلرُّومُ -. [راجع: ١٠٠٧]

منصور کی بیان کردہ حدیث میں ہے: پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ .... عَائِدُوْنَ﴾ کیا آخرت کا عذاب بھی ان سے دور کر دیا جائے گا؟ اس لیے دھواں، بطشہ اور لزام تو گزر چکے ہیں۔ اس حدیث کے راویوں میں سے ایک نے کہا ہے: شق قمر بھی ہو چکا ہے۔ دوسرے راوی نے کہا: اہل روم کا غلبہ بھی ہو چکا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں ہے کہ دھواں زمین سے نکلتا تھا جبکہ دوسری روایات میں ہے کہ یہ دھواں دیکھنے والے اور آسمان کے درمیان تھا۔ ان روایات میں کوئی تضاد نہیں کیونکہ یہ بھی کفار کا گمان تھا کہ دھواں زمین سے نکلتا ہے جیسے وہ گمان تھا کہ ان کے اور آسمان کے درمیان دھواں نظر آتا تھا، لہٰذا دونوں احادیث میں کوئی منافات نہیں ہے۔ اس کی ایک توجیہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ مسلسل بارش کے بند رہنے کی وجہ سے فضا بالکل گرم ہوگئی تو زمین سے بخارات اوپر کو اٹھنے لگے، پھر فضا میں چھا گئے، اس لیے ان روایات میں کوئی تضاد نہیں۔ شروع میں دھواں زمین سے نکلتا نظر آتا، پھر آخر میں آسمان تک نظر آنے لگا۔ واللہ أعلم.

(٦) [بَابٌ]: ﴿يَوۡمَ نَبۡطِشُ ٱلۡبَطۡشَةَ ٱلۡكُبۡرَىٰٓ إِنَّا مُنتَقِمُونَ﴾ [١٦]

باب: 6- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جس دن ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے، یقیناً ہم بدلہ لینے والے ہیں'' کا بیان

٤٨٢٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ: اَللِّزَامُ، وَالرُّومُ، وَالْبَطْشَةُ، وَالْقَمَرُ، وَالدُّخَانُ. [راجع: ١٠٠٧]

[4825] حضرت مسروق سے روایت ہے، وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: پانچ نشانیاں گزر چکی ہیں: لزام، غلبۂ روم، البطشہ (سخت پکڑ) چاند کا دو ٹکڑے ہونا اور دھواں۔

(٤٥) سُورَةُ [حم] الْجَاثِيَةِ — بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ — 45- تفسیر سورۂ حم الجاثیہ

﴿جَاثِيَةً﴾ [٢٨]: مُسْتَوْفِزِينَ عَلَى الرُّكَبِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿نَسْتَنسِخُ﴾ [٢٩]: نَكْتُبُ.

جَاثِيَة کے معنی ہیں: گھٹنوں کے بل بے اطمینان بیٹھنے والا۔ امام مجاہد کہتے ہیں: نَسْتَنْسِخ کے معنی ہیں: ہم لکھ

﴿نَنسَىٰكُمْ﴾ [٣٤]: نَتْرُكُكُمْ.

لیتے ہیں۔ نَنْسٰکُمْ سے مراد ہم تمھیں (عذاب میں) چھوڑ دیں گے۔

بَابٌ: ﴿وَمَا يُهْلِكُنَآ إِلَّا ٱلدَّهْرُ﴾ ٱلْآيَةَ [٢٤]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''ہمیں تو صرف زمانہ ہی مار ڈالتا ہے'' کا بیان

٤٨٢٦ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ، يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِي الْأَمْرُ، أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ». [انظر: ٦١٨١، ٧٤٩١]

[4826] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے۔ وہ زمانے کو برا بھلا کہتا ہے، حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں۔ میرے ہی ہاتھ میں تمام معاملات ہیں۔ رات اور دن کو میں ہی پھیرتا ہوں۔''

فائدہ: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ لیل ونہار کا مقلب (بکسر لام) اللہ تعالیٰ ہے، اس لیے لیل ونہار جو دہر ہے وہ مقلب (بفتح لام) ہوا۔ ظاہر ہے کہ مقلّب اور مقلَّب ایک نہیں ہو سکتے تو لازمی طور پر أنا الدهر کے معنی یہ ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ دہر کا خالق اور مالک ہے۔ جو لوگ زمانے کو مؤثر حقیقی مانتے ہیں اور خالق دہر پر اعتقاد نہیں رکھتے انھیں دہریہ کہا جاتا ہے۔

(٤٦) سُورَةُ الْأَحْقَافِ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ 46- تفسیر سورۂ احقاف

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿تُفِيضُونَ﴾ [٨]: تَقُولُونَ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَثَرَةٍ وَأُثْرَةٍ وَ﴿أَثَـٰرَةٍ﴾ [٤]: بَقِيَّةُ عِلْمٍ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿بِدْعًا مِّنَ ٱلرُّسُلِ﴾ [٩]: مَاكُنْتُ بِأَوَّلِ الرُّسُلِ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿أَرَءَيْتُمْ﴾ هٰذِهِ الْأَلِفُ إِنَّمَا هِيَ تَوَعُّدٌ: إِنْ صَحَّ مَا تَدَّعُونَ لَا يَسْتَحِقُّ أَنْ يُعْبَدَ؛ وَلَيْسَ قَوْلُهُ: ﴿أَرَءَيْتُمْ﴾ بِرُؤْيَةِ الْعَيْنِ، إِنَّمَا هُوَ: أَتَعْلَمُونَ، أَبَلَغَكُمْ، أَنَّ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللهِ خَلَقُوا شَيْئًا؟

امام مجاہد نے کہا: تُفِيْضُوْنَ کے معنی ہیں: تَقُوْلُوْنَ، یعنی تم کہتے ہو۔ بعض نے کہا: أَثَرَةٍ (ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ) اور أُثْرَةٍ (ہمزہ کے ضمہ کے ساتھ) اور أَثَارَةٍ ان تینوں کے معنی باقی ماندہ علم کے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ کے معنی ہیں: میں کوئی پہلا رسول دنیا میں نہیں آیا ہوں۔ دوسرے اہل علم نے کہا: أَرَءَيْتُمْ میں ہمزہ محض زجر و توبیخ کے لیے ہے، یعنی اگر تمھارا دعویٰ صحیح ہے تو وہ اس قابل نہیں کہ ان کی عبادت کی جائے۔ أَرَءَيْتُمْ میں رؤیت عین (آنکھ سے دیکھنا) مراد نہیں بلکہ رؤیت قلبی

مراد ہے۔ معنی یہ ہیں: کیا تم جانتے ہو یا تمھیں یہ بات پہنچی ہے کہ جن چیزوں کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو انھوں نے کوئی چیز پیدا کی ہے؟

(١) بَابٌ: ﴿وَٱلَّذِى قَالَ لِوَٰلِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَآ أَتَعِدَانِنِىٓ أَنْ أُخْرَجَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿أَسَٰطِيرُ ٱلْأَوَّلِينَ﴾ [١٧]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور جس نے اپنے والدین سے کہا: تف ہو تم پر تم مجھے اس بات سے ڈراتے ہو کہ میں دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا...... پہلے لوگوں کی داستانیں ہیں'' کا بیان

٤٨٢٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ قَالَ: كَانَ مَرْوَانُ عَلَى الْحِجَازِ - اِسْتَعْمَلَهُ مُعَاوِيَةُ - فَخَطَبَ، فَجَعَلَ يَذْكُرُ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ لِكَيْ يُبَايَعَ لَهُ بَعْدَ أَبِيهِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ شَيْئًا، فَقَالَ: خُذُوهُ، فَدَخَلَ بَيْتَ عَائِشَةَ فَلَمْ يَقْدِرُوا، فَقَالَ مَرْوَانُ: إِنَّ هٰذَا الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِ: ﴿وَٱلَّذِى قَالَ لِوَٰلِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَآ أَتَعِدَانِنِىٓ﴾ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ: مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِينَا شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ عُذْرِي.

[4827] حضرت یوسف بن ماھك سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مروان بن حکم کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حجاز کا گورنر بنایا تھا۔ انھوں نے ایک موقع پر خطبہ دیا اور خطبے میں یزید بن معاویہ کا بار بار ذکر کیا تاکہ اس کے والد (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) کے بعد اس کی بیعت کا راستہ ہموار کیا جائے۔ اس پر حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما نے اعتراض کے طور پر کچھ کہا تو مروان نے کہا: اسے پکڑ لو۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما اپنی ہمشیرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں چلے گئے جس کی وجہ سے لوگ انھیں پکڑ نہ سکے۔ مروان نے کہا: یہ وہی شخص ہے جس کے بارے میں قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی تھی: ''اور جس شخص نے اپنے والدین سے کہا: تف ہے تم پر۔ تم مجھے اس بات سے ڈراتے ہو......'' اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پردے کے پیچھے سے فرمایا: ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کوئی آیت نازل نہیں فرمائی، ہاں مجھ پر تہمت سے براءت کی آیات ضرور نازل کی تھیں۔

فائدہ: رافضیوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وضاحت کو غلط معنوں میں استعمال کیا ہے، چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ ثَانِيَ اثْنَيْنِ سے مراد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نہیں ہیں، انھوں نے انتہائی جہالت وحماقت کا ثبوت دیا ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مطلب یہ تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اولاد کے بارے میں میری براءت کے علاوہ اور کوئی آیت نازل نہیں ہوئی، ویسے تو شان صدیق رضی اللہ عنہ کے

متعلق متعدد آیات نازل ہوئی ہیں۔

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ﴾ اَلْآيَةَ [٢٤]

باب:2- ارشاد باری تعالیٰ: ''پھر جب انھوں نے عذاب کو بصورت بادل اپنی وادیوں کی طرف آتے ہوئے دیکھا......'' کا بیان

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: عَارِضٌ: اَلسَّحَابُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آیت میں عارض سے مراد بادل ہے۔

٤٨٢٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو: أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ضَاحِكًا حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ. [انظر: ٦٠٩٢]

[4828] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی اس طرح ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ کے حلق کا سرخ گوشت نظر آ جائے بلکہ آپ تبسم فرمایا کرتے تھے۔

٤٨٢٩ - **قَالَتْ**: وَكَانَ إِذَا رَأٰى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! اَلنَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ، وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ، فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! مَا يُؤْمِنِّي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ، عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ. وَقَدْ رَأٰى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا: هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا». [راجع: ٣٢٠٦]

[4829] ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ جب بادل یا ہوا دیکھتے تو آپ کے چہرۂ انور پر پریشانی کے اثرات نظر آتے۔ انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! لوگ جب بادل دیکھتے ہیں تو اس امید پر خوش ہوتے ہیں کہ اس میں بارش ہو گی لیکن اس کے برعکس میں دیکھتی ہوں کہ جب آپ کو بادل نظر آتے ہیں تو ناگواری کے اثرات آپ کے چہرے پر نمایاں ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! اس امر کی کیا ضمانت ہے کہ ان میں عذاب نہ ہو۔ ایک قوم کو ہوا کا عذاب دیا گیا تھا۔ انھوں نے جب عذاب دیکھا تو کہنے لگے: یہ تو بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔''

(٤٧) سُورَةُ مُحَمَّدٍ ﷺ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 47- تفسیر سورۂ محمد ﷺ

﴿أَوْزَارَهَا﴾ [٤]: آثَامَهَا، حَتَّى لَا يَبْقَى إِلَّا مُسْلِمٌ. ﴿عَرَّفَهَا﴾ [٦]: بَيَّنَهَا. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿مَوْلَى الَّذِينَ ءَامَنُوا﴾ [١١]: وَلِيُّهُمْ. ﴿فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ﴾ [٢١]: أَيْ: جَدَّ الْأَمْرُ. ﴿فَلَا تَهِنُوا﴾ [٣٥]: لَا تَضْعُفُوا.

اَوْزَارَهَا کے معنی ہیں: اپنے گناہ۔ مطلب یہ ہے کہ جب تک لوگ کفر و شرک سے باز نہ آ جائیں اور مسلمانوں کے علاوہ کوئی دوسرا باقی نہ بچے۔ عَرَّفَهَا اس کو بیان کر دے، یعنی ہر بہشتی اپنا گھر پہچان لے گا۔ امام مجاہد نے کہا: مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا میں ولی کے معنی کارساز کے ہیں۔ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ کے معنی ہیں: جَدَّ الْاَمْرُ، یعنی معاملہ پختہ ہو گیا۔ فَلَا تَهِنُوْا کے معنی ہیں: تم کمزور اور سست نہ ہو جاؤ۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿أَضْغَٰنَهُمْ﴾ [٢٩]: حَسَدَهُمْ. ﴿ءَاسِنٍ﴾ [١٥]: مُتَغَيِّرٍ.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: اَضْغَانَهُمْ سے مراد حسد و کینہ ہے۔ اٰسِنٍ یعنی پانی متغیر نہیں ہوگا۔ رنگ، بو اور ذائقہ نہیں بدلے گا۔

(١) بَابٌ: ﴿وَتُقَطِّعُوٓا أَرْحَامَكُمْ﴾ [٢٢]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور تم رشتہ ناتا توڑ ڈالو گے'' کا بیان

٤٨٣٠ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتْ، فَقَالَ لَهُ: مَهْ. قَالَتْ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ، قَالَ: أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلٰى يَا رَبِّ. قَالَ فَذَاكِ»

[4830] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا۔ جب وہ ان کی پیدائش سے فارغ ہوا تو رحم نے کھڑے ہو کر رحم کرنے والے اللہ کے دامن میں پناہ لی تو اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: کیا ہے؟ اس نے عرض کی: یہی تو پناہ لینے کا مقام ہے۔ میں قطع رحمی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ جو تجھ سے جوڑے میں بھی اس سے اپنا تعلق جوڑوں اور جو تجھ سے توڑے میں بھی اس سے توڑ لوں؟ رحم نے عرض کی: اے میرے رب! کیوں نہیں، میں اس پر راضی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر ایسا ہی ہوگا۔''

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: اِقْرَؤُا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ﴾. [انظر: ٤٨٣١، ٤٨٣٢، ٥٩٨٧، ٧٥٠٢]

حضرت ابو ہریرہ ؓ نے کہا: اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ''اور تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تمھیں حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد کرو اور اپنے رشتے ناتے توڑ ڈالو۔''

٤٨٣١ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو الْحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، بِهٰذَا. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِقْرَؤُا إِنْ شِئْتُمْ ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ﴾». [راجع: ٤٨٣٠]

[4831] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے پہلی حدیث کی طرح بیان کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمھارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو: ''اور تم سے یہ بعید نہیں.....''

٤٨٣٢ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي الْمُزَرِّدِ، بِهٰذَا. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِقْرَؤُا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ﴾» ﴿ءَاسِنٍ﴾ [١٥]: مُتَغَيِّرٍ. [راجع: ٤٨٣٠]

[4832] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو اس آیت کو پڑھ لو: ''اور تم سے یہ بعید نہیں.....'' آسِنٍ کے معنی ہیں: مُتَغَيِّرٍ، یعنی بدل جانے والا۔

(٤٨) سُورَةُ الْفَتْحِ — بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ — 48- تفسیر سورۂ فتح

قَالَ مُجَاهِدٌ ﴿بُورًا﴾ [١٢]: هَالِكِينَ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم﴾ [٢٩]: اَلسَّحْنَةُ؛ وَقَالَ مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ: اَلتَّوَاضُعُ. وَقَالَ ﴿شَطْأَهُ﴾: فِرَاخَهُ. ﴿فَاسْتَغْلَظَ﴾: غَلُظَ. ﴿سُوقِهِ﴾: اَلسَّاقُ حَامِلَةُ الشَّجَرَةِ. وَيُقَالُ: ﴿دَائِرَةُ السَّوْءِ﴾ [٦]: كَقَوْلِكَ: رَجُلُ السَّوْءِ، وَدَائِرَةُ السَّوْءِ: اَلْعَذَابُ. يُعَزِّرُوهُ: يَنْصُرُوهُ. ﴿شَطْأَهُ﴾: شَطْءُ السُّنْبُلِ، تُنْبِتُ الْحَبَّةُ عَشْرًا، أَوْ ثَمَانِيًا

امام مجاہد نے کہا: بُورًا کے معنی ہیں: ہلاک ہونے والے، نیز امام مجاہد نے کہا: سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ میں سیما سے مراد چہرے کی نرمی اور تازگی ہے۔ منصور نے امام مجاہد سے اس کے معنی تواضع نقل کیے ہیں، یعنی سجود کے اثر سے ان کے چہروں سے عجز و انکسار اور تواضع نمایاں ہوتی ہے، شَطْئَهٗ سے مراد پودے کی کونپل ہے۔ فَاسْتَغْلَظَ کے معنی ہیں: موٹا ہوا۔ سُوْقِهٖ میں سوق سے مراد وہ تنا ہے جو پودے کو اٹھائے رکھتا ہے۔ دَائِرَةُ السَّوْءِ سے مراد برا وقت ہے، جیسے کہتے ہیں: رَجُلُ السَّوْءِ: برا انسان، آیت میں دَائِرَةُ

وَسَبْعًا فَيَقْوَى بَعْضُهُ بِبَعْضٍ، فَذَاكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿فَآزَرَهُ﴾: قَوَّاهُ، وَلَوْ كَانَتْ وَاحِدَةً لَمْ تَقُمْ عَلَى سَاقٍ؛ وَهُوَ مَثَلٌ ضَرَبَهُ اللهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ، إِذْ خَرَجَ وَحْدَهُ، ثُمَّ قَوَّاهُ بِأَصْحَابِهِ كَمَا قَوَّى الْحَبَّةَ بِمَا يَنْبُتُ مِنْهَا.

السَّوْء سے مراد عذاب ہے۔ يُعَزِّرُوْهُ کے معنی ہیں: وہ اس کی مدد کریں۔ شَطْئَهُ سے مراد بالی کی کونپل ہے۔ ایک دانہ کبھی دس کبھی آٹھ اور کبھی سات بالیاں اور شاخیں اگاتا ہے، پھر ہر ایک سے دوسرے کو تقویت ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد فَاٰزَرَهُ کا یہی مطلب ہے کہ اس کو قوی کیا۔ اگر صرف ایک ہی بالی ہوتی تو وہ تنے پر قائم نہ رہ سکتی۔ یہ ایک مثال ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کے لیے بیان کی ہے۔ آپ تنہا نکلے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے صحابۂ کرام کے ذریعے سے آپ کو مضبوط کیا جیسے دانے کو ان چیزوں سے قوت دی جو اس سے اگتی ہیں۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا﴾ [١]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''یقیناً ہم نے آپ کو فتح مبین دی'' کا بیان

٤٨٣٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا، فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ثَكِلَتْ أُمُّ عُمَرَ، نَزَرْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُجِيبُكَ. قَالَ عُمَرُ: فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمَامَ النَّاسِ، وَخَشِيتُ أَنْ يُنْزَلَ فِيَّ الْقُرْآنُ، فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي، فَقُلْتُ: لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ، فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: «لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ

[4833] حضرت اسلم عدوی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں جا رہے تھے۔ حضرت عمر ؓ بھی رات کے وقت آپ کے ساتھ چل رہے تھے۔ حضرت عمر بن خطاب نے آپ ﷺ سے کچھ پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا، پھر انھوں نے سوال کیا لیکن آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی کوئی جواب نہ دیا۔ (تیسری مرتبہ) پھر انھوں نے پوچھا لیکن آپ نے پھر کوئی جواب نہ دیا۔ تب حضرت عمر فاروق ؓ نے (اپنے دل میں) کہا: عمر کی ماں اسے روئے! رسول اللہ ﷺ سے تم نے تین مرتبہ سوال میں اصرار کیا لیکن آپ ﷺ نے تمھیں کسی مرتبہ بھی جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر ؓ کا بیان ہے کہ پھر میں نے اپنے اونٹ کو حرکت دی اور لوگوں سے آگے بڑھ گیا۔ مجھے ڈر تھا کہ مبادا میرے بارے میں قرآن کی کوئی آیت نازل ہو۔ ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ ایک پکارنے والا مجھے آواز

عَلَيْهِ الشَّمْسُ»، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا﴾. [راجع: ٤١٧٧]

دے رہا تھا۔ میں نے (دل میں) کہا: مجھے تو پہلے ہی خوف تھا مبادا میرے بارے میں کوئی آیت نازل ہو جائے۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے فرمایا: ''مجھ پر آج رات ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے اس تمام کائنات سے زیادہ عزیز ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔'' پھر آپ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا﴾

٤٨٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا﴾ قَالَ: اَلْحُدَيْبِيَةُ. [راجع: ٤١٧٢]

[4834] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ سورۂ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا صلح حدیبیہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

٤٨٣٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ سُورَةَ الْفَتْحِ فَرَجَّعَ فِيهَا، قَالَ مُعَاوِيَةُ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَحْكِيَ لَكُمْ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ ﷺ لَفَعَلْتُ. [راجع: ٤٢٨١]

[4835] حضرت عبداللہ بن مغفل ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دن سورۂ فتح کی تلاوت فرمائی۔ تلاوت کرتے وقت خوش الحانی کو ملحوظ رکھا۔ حضرت معاویہ بن قرہ نے کہا: اگر میں چاہوں کہ تمھارے سامنے نبی ﷺ کی اس موقع پر طرز قراءت کی نقل کروں تو کر سکتا ہوں۔

فائدہ: ترجیع گلے میں آواز پھیرنے کو کہتے ہیں جیسے خوش الحان لوگ کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا اس انداز سے قرآن پڑھنا اونٹنی پر بیٹھنے کی وجہ سے اضطراری نہیں تھا بلکہ آپ نے ارادہ اور اختیار سے خوش الحانی کے طور پر اس انداز کو اختیار کیا تھا کیونکہ ایک روایت میں ہے کہ آپ بڑی نرمی کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے۔[1]

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنۢبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُۥ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَٰطًا مُّسْتَقِيمًا﴾ [٢]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی پچھلی لغزشیں معاف کر دے، آپ پر اپنی نعمت پوری کر دے اور آپ کو سیدھی راہ پر چلائے'' کا بیان

1 صحيح البخاري، فضائل القرآن، حديث :7540.

وضاحت: اس کے بعد تتمہ کے طور پر یہ آیت ہے: ''اور آپ کو زبردست نصرت عطا فرمائے۔''[1] اس فتح مبین کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار چیزیں عطا فرمائیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے: * تدبیری امور میں بعض اجتہادی غلطیوں اور آئندہ لغزشوں کی معافی، دیدہ دانستہ کسی گناہ کا صدور آپ سے ممکن نہیں تھا۔ * اتمام نعمت، اس سے مراد یہ ہے کہ آئندہ اب مسلمانوں پر کسی قسم کی ہنگامی فضا مسلط نہیں رہے گی بلکہ یہ اسلامی قوانین کے مطابق آزادانہ زندگی بسر کر سکیں گے اور اعلائے کلمۃ اللہ کا فریضہ سرانجام دیں گے۔ * سیدھے راستے کی رہنمائی، اس سے مراد فتح و کامرانی کی راہ دکھانا ہے جس کے نتیجے میں تمام اسلام دشمن قوتیں مغلوب ہوتی جائیں گی۔ * نصر عزیز، اس سے مراد ایسی مدد ہے جس میں بظاہر دشمن کو اپنی فتح نظر آ رہی ہو مگر وہی اس کی جڑ کاٹ دینے والی اور مغلوب کر دینے والی ہو۔

٤٨٣٦ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا زِيَادٌ: أَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ: غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ: «أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟». [راجع: ١١٣٠]

[4836] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نماز میں رات بھر کھڑے رہے یہاں تک کہ آپ کے دونوں پاؤں سوج گئے۔ آپ سے عرض کی گئی: اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف کر دی ہیں (تو پھر اس قدر مشقت کیوں؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟''

٤٨٣٧ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ: سَمِعَ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا يَا رَسُولَ اللهِ! وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: «أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا؟» فَلَمَّا كَثُرَ لَحْمُهُ صَلَّى جَالِسًا، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، قَامَ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ. [راجع: ١١١٨]

[4837] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ رات کی نماز میں اتنا طویل قیام کرتے کہ آپ کے پاؤں مبارک پھٹ جاتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (ایک مرتبہ) عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ اتنی زیادہ مشقت کیوں اٹھاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے تو آپ کی اگلی پچھلی تمام لغزشیں معاف کر دی ہیں؟ آپ نے جواب دیا: ''تو کیا پھر میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننا پسند نہ کروں؟'' آخری عمر میں جب آپ کا جسم فربہ ہو گیا تو آپ یہ نماز بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے۔ جب رکوع کا وقت آتا تو کھڑے ہو کر کچھ قراءت فرماتے، پھر رکوع کرتے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کو اس آیت کے نزول سے بہت خوشی ہوئی، چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب آپ حدیبیہ سے واپس مدینے جا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''مجھ پر یہ آیت اتری ہے جو مجھے زمین کی

1 الفتح 3:48.

ساری دولت سے زیادہ پیاری ہے۔“ صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! مبارک ہو، مبارک ہو، اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے تو وضاحت فرما دی جو آپ کے ساتھ وہ معاملہ کرے گا، مگر ہمارے ساتھ کیا معاملہ ہو گا؟ تو اس وقت یہ آیات نازل ہوئیں: ”تاکہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے باغات میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان سے ان کی برائی دور کرے اور یہ اللہ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے۔“ [1]

(٣) بَابٌ: ﴿إِنَّآ أَرْسَلْنَـٰكَ شَـٰهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَـٰذِيرًا﴾ [٨]

باب: 3- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”بلاشبہ ہم نے آپ کو شہادت دینے والا، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے“ کا بیان

٤٨٣٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْقُرْآنِ ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِنَّآ أَرْسَلْنَـٰكَ شَـٰهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَـٰذِيرًا﴾ قَالَ: فِي التَّوْرَاةِ: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ، أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي، سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ بِالْأَسْوَاقِ، وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَةَ بِالسَّيِّئَةِ، وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ، وَلَنْ يَقْبِضَهُ حَتّٰى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا، وَآذَانًا صُمًّا، وَقُلُوبًا غُلْفًا. [راجع: ٢١٢٥]

[4838] حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ سے روایت ہے کہ یہ آیت جو قرآن کریم میں ہے: اے نبی! بے شک ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔“ اللہ تعالیٰ نے تورات میں بھی یہی فرمایا: اے نبی! ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، بشارت دینے والا اور عربوں کی حفاظت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ آپ میرے بندے اور میرے رسول ہیں۔ میں نے آپ کا نام متوکل رکھا ہے۔ آپ نہ تو بدخو اور نہ سنگ دل ہیں، اور نہ بازار میں شور و شغب کرنے والے اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے ہیں بلکہ معافی اور درگزر سے کام لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی روح اس وقت تک قبض نہیں کرے گا جب تک اس ٹیڑھی ملت کو آپ کے ذریعے سے سیدھا نہ کر دیا جائے اس طرح کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیں اور وہ اس کے ذریعے سے اندھی آنکھوں کو، بہرے کانوں کو اور پردے میں پڑے ہوئے دلوں کو کھول دے گا۔

(٤) بَابٌ: ﴿هُوَ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ ٱلسَّكِينَةَ فِى قُلُوبِ ٱلْمُؤْمِنِينَ﴾ [٤]

باب: 4- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”وہی (اللہ) ہے جس نے مومنوں کے دلوں میں سکون و اطمینان ڈال دیا“ کا بیان

1 الفتح 5:48. جامع الترمذي، التفسير: 3263

٤٨٣٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَقْرَأُ وَفَرَسٌ لَهُ مَرْبُوطٌ فِي الدَّارِ فَجَعَلَ يَنْفِرُ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَنَظَرَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا، وَجَعَلَ يَنْفِرُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ». [راجع: ٣٦١٤]

[4839] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کا ایک صحابی قرآن پڑھ رہا تھا جبکہ اس کا گھوڑا بھی وہاں حویلی میں بندھا ہوا تھا۔ اچانک وہ (گھوڑا) بدکنے لگا۔ اس آدمی نے باہر نکل کر دیکھا تو اسے کچھ نظر نہ آیا لیکن گھوڑا مسلسل بدکتا رہا۔ جب صبح ہوئی تو اس نے نبی ﷺ کے سامنے تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا: ''یہ تو سکینت تھی جو قرآن کی بدولت نازل ہوئی تھی۔''

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ قرآن پڑھنے کے دوران میں اس آدمی کو ایک بادل نے ڈھانپ لیا جو اس کے قریب ہوتا گیا۔ اس وقت اس کا گھوڑا بدکنے لگا۔[1] حضرت اسید بن حضیر ؓ سے مروی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس بادل میں جو تجھے چراغ نظر آتے تھے، وہ فرشتوں کی ایک جماعت تھی جو قرآن سننے کے لیے آئے تھے۔ اور اگر تو اپنی تلاوت جاری رکھتا تو وہ صبح کے وقت لوگوں سے چھپ نہ سکتے بلکہ لوگ انھیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے۔''[2]

(٥) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ ٱلشَّجَرَةِ﴾ [١٨]

باب:5- ارشاد باری تعالیٰ: ''جب وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے'' کا بیان

٤٨٤٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَمِائَةٍ. [راجع: ٣٥٧٦]

[4840] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو صحابہ تھے۔

٤٨٤١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ: مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ. [انظر: ٥٤٧٩، ٦٢٢٠]

[4841] حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی ؓ سے روایت ہے، (یہ) ان لوگوں میں سے ہیں جو بیعت شجرہ (بیعتِ رضوان) میں موجود تھے۔ نبی ﷺ نے کنکریاں پھینکنے سے منع فرمایا تھا۔

٤٨٤٢ - وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْمُغَفَّلِ الْمُزَنِيَّ: فِي الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ.

[4842] حضرت عقبہ بن صہبان سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی ؓ سے غسل خانے میں پیشاب کرنے (سے ممانعت) والی روایت سنی۔

1 صحيح البخاري، فضائل القرآن، حديث: 5011. 2 صحيح البخاري، فضائل القرآن، حديث: 5018.

٤٨٤٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ. [راجع: ١٣٦٣]

[4843] حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ اصحابِ شجرہ (درخت کے نیچے بیعت کرنے والے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم) میں سے تھے۔

٤٨٤٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ السُّلَمِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْلَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سِيَاهٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا وَائِلٍ أَسْأَلُهُ فَقَالَ: كُنَّا بِصِفِّينَ، فَقَالَ رَجُلٌ: أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللهِ تَعَالَى؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: نَعَمْ، فَقَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ: اِتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ، فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ - يَعْنِي الصُّلْحَ الَّذِي كَانَ بَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ وَالْمُشْرِكِينَ - وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا، فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ: أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ، وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ؟ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: «بَلَى». قَالَ: فَفِيمَ أُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ، وَلَمَّا يَحْكُمِ اللهُ بَيْنَنَا؟ فَقَالَ: «يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! إِنِّي رَسُولُ اللهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللهُ أَبَدًا». فَرَجَعَ مُتَغَيِّظًا فَلَمْ يَصْبِرْ، حَتَّى جَاءَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ! أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ؟ قَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! إِنَّهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللهُ أَبَدًا، فَنَزَلَتْ سُورَةُ الْفَتْحِ. [راجع: ٣١٨١]

[4844] حضرت حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت ابو وائل کی خدمت میں ایک مسئلہ پوچھنے کے لیے حاضر ہوا، انھوں نے کہا: ہم مقام صفین میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے۔ اس دوران میں ایک شخص نے کہا: آپ کا ان لوگوں کے بارے میں کیا خیال ہے جو کتاب اللہ کی طرف صلح کے لیے بلائے جاتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں ہم قرآنی فیصلے کے لیے تیار ہیں، (لیکن خوارج اس کے خلاف تھے۔) اس پر حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنی رائے پر نظر ثانی کرو۔ ہم لوگ حدیبیہ کے مقام پر تھے...... ان کی مراد صلح حدیبیہ تھی جو نبی ﷺ اور مشرکین کے درمیان طے پائی تھی...... اگر ہم مناسب سمجھتے تو ضرور جنگ کرتے۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ (رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں) حاضر ہوئے اور عرض کی: کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور کیا کفار باطل پر نہیں ہیں؟ کیا ہمارے شہداء جنت میں نہیں جائیں گے اور کیا کفار کے مقتولین جہنم کا ایندھن نہیں بنیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیوں نہیں، یہ سب کچھ صحیح ہے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: پھر میں اپنے دین کے معاملے میں اس قدر ذلت کا مظاہر کیوں کروں اور ہم کیوں واپس جائیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے ابھی ہمارے درمیان کوئی فیصلہ نہیں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابن خطاب! بلاشبہ میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے کبھی ضائع نہیں کرے گا۔'' یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ (رسول اللہ ﷺ کے پاس سے) غصے کی

حالت میں واپس آ گئے اور انھوں نے صبر و ثبات کا مظاہرہ نہ کیا، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: کیا ہم حق پر اور وہ (کفار مکہ) باطل پر نہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے ابن خطاب! یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ انھیں ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ پھر سورۂ فتح نازل ہوئی۔

فائدہ: واقعہ یہ ہے کہ جنگ صفین میں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپاہی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپاہیوں پر غالب ہونے لگے تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا کہ تم قرآن کریم کو بلند کرو اور کہو کہ اس قرآن پر دونوں فیصلہ کرلیں۔ جب قرآن کریم سامنے آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو تم لوگوں سے بڑھ کر اس پر عمل کرنے والا ہوں۔ اتنے میں خوارج درمیان میں بھڑک اٹھے اور کہنے لگے کہ ہمیں یہ فیصلہ منظور نہیں کیونکہ فیصلہ تو اللہ تعالیٰ کا ہونا چاہیے، ہم اس فیصلے کا انتظار نہیں کرتے، ہم تو ضرور جنگ کریں گے۔ اس صورت حال کے پیش نظر حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے تقریر کی جو خوارج کے خلاف تھی۔ آپ نے کہا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر ہمارے سامنے ایسی شرائط آئیں کہ ہم انھیں قبول کرنے کے لیے تیار نہ تھے بلکہ مرنے اور مارنے کے لیے آمادہ تھے لیکن ہم نے اپنے جذبات پر کنٹرول کیا اور اپنی رائے پر نظر ثانی کی تو اس میں اللہ تعالیٰ نے خیر و برکت فرمائی۔

(٤٩) سُورَةُ الْحُجُرَاتِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 49-تفسیر سورۂ حجرات

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿لَا تُقَدِّمُوا﴾ [١]: لَا تَفْتَاتُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى يَقْضِيَ اللهُ عَلَى لِسَانِهِ. ﴿امْتَحَنَ﴾ [٣]: أَخْلَصَ. ﴿وَلَا تَنَابَزُوا﴾ [١١]: يُدْعَى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ. ﴿يَلِتْكُمْ﴾ [١٤]: يَنْقُصْكُمْ. أَلَتْنَا: نَقَصْنَا.

امام مجاہد نے کہا: لَا تُقَدِّمُوا کے معنی ہیں: تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سبقت نہ کیا کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کی زبان پر فیصلہ کر دے۔ اِمْتَحَنَ بمعنی أَخْلَصَ، یعنی خالص کر لیا، چن لیا۔ وَلَا تَنَابَزُوا کا مطلب ہے: مسلمان ہونے کے بعد کفر کے ساتھ پکارنا۔ يَلِتْكُمْ کے معنی ہیں: کمی کرنا اور أَلَتْنَا کے معنی ہیں: ہم نے کمی کی۔

(١) بَابٌ: ﴿لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾ الْآيَةَ [٢]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اپنی آوازیں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آواز پر اونچی نہ کرو'' کا بیان

﴿تَشْعُرُونَ﴾: تَعْلَمُونَ؛ وَمِنْهُ الشَّاعِرُ.

تَشْعُرُوْنَ کے معنی ہیں: تم جانتے ہو۔ اسی سے لفظ شاعر ماخوذ ہے، یعنی جاننے والا۔

٤٨٤٥ - حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: كَادَ الْخَيِّرَانِ أَنْ يَهْلِكَا: أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، رَفَعَا أَصْوَاتَهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَدِمَ عَلَيْهِ رَكْبُ بَنِي تَمِيمٍ، فَأَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ. وَأَشَارَ الْآخَرُ بِرَجُلٍ آخَرَ - قَالَ نَافِعٌ: لَا أَحْفَظُ اسْمَهُ - فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ: مَا أَرَدْتَ إِلَّا خِلَافِي، قَالَ: مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فِي ذٰلِكَ، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَرْفَعُوٓاْ أَصْوَٰتَكُمْ﴾ الْآيَةَ.

[4845] حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے سامنے آوازیں بلند کرنے کی بنا پر دو نیک ترین آدمی تباہ ہونے کو تھے، یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ؓ۔ قصہ یوں ہے کہ بنوتمیم کا ایک وفد آپ ﷺ کے پاس آیا، ان میں سے ایک نے اقرع بن حابس کی سرداری کا مشورہ دیا جو بنومجاشع سے تھا اور دوسرے نے کسی دوسرے کا مشورہ دیا۔ نافع نے کہا کہ ان کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ اس پر حضرت ابوبکر ؓ نے حضرت عمر ؓ سے کہا: تمھارا مقصد صرف میری مخالفت ہے۔ حضرت عمر ؓ نے کہا: میرا ارادہ آپ سے اختلاف کرنا نہیں ہے۔ اس معاملے میں دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ...﴾

قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: فَمَا كَانَ عُمَرُ يُسْمِعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ حَتّٰى يَسْتَفْهِمَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ عَنْ أَبِيهِ - يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ -. [راجع: ٤٣٦٧]

سیدنا عبداللہ بن زبیر ؓ نے فرمایا: اس آیت کے نازل ہونے کے بعد حضرت عمر ؓ اتنی آہستہ بات کرتے کہ رسول اللہ ﷺ کو ان سے پوچھنے کی ضرورت پیش آتی، لیکن انھوں نے یہ بات اپنے نانا، یعنی حضرت ابوبکر ؓ کے متعلق نقل نہیں کی۔

٤٨٤٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ابْنُ سَعْدٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ: أَنْبَأَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ، فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ مُنَكِّسًا رَأْسَهُ، فَقَالَ لَهُ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: شَرٌّ، كَانَ يَرْفَعُ

[4846] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس ؓ کو اپنی مجلس میں گم پایا تو ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں اس کا حال معلوم کر کے آپ کو بتاؤں گا، چنانچہ وہ گیا تو حضرت ثابت بن قیس ؓ کو اپنے گھر میں سر جھکائے بیٹھے دیکھا، پوچھا: کیا حال ہے؟ کہنے لگے: برا حال ہے، میری تو آواز ہی نبی ﷺ کی آواز سے بلند ہوتی تھی، میرے تو اعمال ضائع

صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ مُوسَى: فَرَجَعَ إِلَيْهِ الْمَرَّةَ الْآخِرَةَ، بِبِشَارَةٍ عَظِيمَةٍ، فَقَالَ: «اذْهَبْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ: إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَلَكِنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ». [راجع: ٣٦١٣]

ہو گئے اور میں اہل دوزخ سے قرار دیا گیا ہوں۔ وہ آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو حالات سے آگاہ کیا کہ انھوں نے یہ یہ کہا ہے، چنانچہ وہ دوبارہ ان کے لیے ایک عظیم بشارت لے کر ان کے پاس آیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''ان کے پاس جاؤ اور انھیں بتاؤ کہ تم اہل دوزخ سے نہیں ہو بلکہ تم اہل جنت سے ہو۔''

(٢) بَابٌ: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِن وَرَآءِ ٱلْحُجُرَٰتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ﴾ [٤]

باب:2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''بے شک جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں، ان میں سے اکثر بے عقل ہیں'' کا بیان

وضاحت: مدینہ طیبہ کے آس پاس سے کچھ دیہاتی، غیر مہذب لوگ آتے، جنھیں نہ گھر سے بلانے کا سلیقہ آتا تھا اور نہ وہ آداب گفتگو سے آگاہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی طبعی شرم وحیا کی وجہ سے انھیں کچھ نہیں کہتے تھے۔ ایسے ناشائستہ اور بے وقوف قسم کے لوگوں کو اس آیت کے ذریعے سے تنبیہ کی گئی ہے۔

٤٨٤٧ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدٍ، وَقَالَ عُمَرُ: أَمِّرِ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا أَرَدْتَّ إِلَى - أَوْ: إِلَّا - خِلَافِي، فَقَالَ عُمَرُ: مَا أَرَدْتُّ خِلَافَكَ، فَتَمَارَيَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، فَنَزَلَ فِي ذَٰلِكَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تُقَدِّمُوا۟ بَيْنَ يَدَىِ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ﴾ حَتَّى انْقَضَتِ الْآيَةُ. [راجع: ٤٣٦٧]

[4847] حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ سے روایت ہے کہ قبیلۂ بنوتمیم کا ایک قافلہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت ابوبکر ؓ نے کہا: آپ، قعقاع بن معبد کو ان کا امیر مقرر کر دیں، جبکہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے کہا بلکہ آپ اقرع بن حابس کو ان کا سردار بنا دیں۔ اس پر حضرت ابوبکر ؓ نے کہا: اے عمر! تم نے تو میری مخالفت کا ارادہ کر رکھا ہے۔ حضرت عمر ؓ نے کہا: میں نے آپ کی مخالفت کا ارادہ نہیں کیا۔ بہر حال دونوں حضرات جھگڑ پڑے حتی کہ دونوں کی آوازیں بلند ہوگئیں تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ......﴾

بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ﴾ [٥]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ''اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ (خود ہی) ان کی طرف آتے تو یہ (صبر کرنا) ان کے لیے بہتر ہوتا'' کا بیان

وضاحت: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس آیت کے تحت کوئی حدیث ذکر نہیں کی، تاہم قبیلۂ بنو تمیم کے بعض گنوار قسم کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے آرام کے وقت آئے اور حجرے سے باہر کھڑے ہو کر عام انداز میں آواز دینا شروع کر دی تا کہ آپ باہر تشریف لے آئیں جبکہ آپ اس وقت قیلولہ فرما رہے تھے۔ ان کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی کہ انھیں انتظار کرنا چاہیے تھا اور اس طرح آواز دینے میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے تھا۔[1]

(٥٠) سُورَةُ قٓ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 50- تفسیر سورۂ قٓ

﴿رَجْعٌ بَعِيدٌ﴾ [٣]: رَدٌّ. ﴿فُرُوجٍ﴾ [٦]: فُتُوقٍ، وَاحِدُهَا فَرْجٌ. ﴿مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ﴾ [١١]: وَرِيدَاهُ فِي حَلْقِهِ؛ وَالْحَبْلُ حَبْلُ الْعَاتِقِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿مَا تَنقُصُ الْأَرْضُ﴾ [٤] مِنْ عِظَامِهِمْ. ﴿تَبْصِرَةً﴾ [٨]: بَصِيرَةً. ﴿وَحَبَّ الْحَصِيدِ﴾ [٩]: اَلْحِنْطَةُ. ﴿بَاسِقَاتٍ﴾ [١٠]: اَلطِّوَالُ. ﴿أَفَعَيِينَا﴾ [١٥]: أَفَأَعْيَا عَلَيْنَا [حِينَ أَنْشَأَكُمْ وَأَنْشَأَ خَلْقَكُمْ]. ﴿وَقَالَ قَرِينُهُ﴾ [٢٣]: اَلشَّيْطَانُ الَّذِي قُيِّضَ لَهُ. ﴿فَنَقَّبُوا﴾ [٣٦]: ضَرَبُوا. ﴿أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ﴾ [٣٧]: لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِغَيْرِهِ. ﴿رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ [١٨]: رَصَدٌ. ﴿سَائِقٌ وَشَهِيدٌ﴾ [٢١]: اَلْمَلَكَانِ؛ كَاتِبٌ وَشَهِيدٌ. ﴿شَهِيدٌ﴾: شَاهِدٌ بِالْغَيْبِ. ﴿لُغُوبٍ﴾ [٣٨]: اَلنَّصَبِ، وَقَالَ غَيْرُهُ:

رَجْعٌ بَعِيدٌ کے معنی ہیں: دنیا کی طرف دوبارہ لوٹنا بعید از امکان ہے۔ فُرُوْجٍ کے معنی شگاف کے ہیں۔ اس کا مفرد فرج ہے۔ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ کے معنی ہیں: شہ رگ۔ یہ حلق میں دو ہوتی ہیں اور حبل گردن کی رگ کو کہتے ہیں۔ امام مجاہد نے کہا: مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ سے مراد ہڈیاں ہیں جنھیں زمین کھاتی اور کم کرتی ہے۔ تَبْصِرَةً کے معنی ہیں: بصیرت، یعنی راہ دکھانا۔ وَحَبَّ الْحَصِيْدِ کے معنی ہیں: گیہوں کے دانے۔ بٰسِقٰتٍ کے معنی ہیں: لمبے لمبے۔ اَفَعَيِيْنَا: کیا ہم اس سے عاجز ہو گئے ہیں (جبکہ اس سے پہلے ہم تمھیں وجود بخش چکے)۔ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ میں قرین سے مراد وہ ہمزاد (شیطان) ہے جو ہر آدمی کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ فَنَقَّبُوْا کے معنی ہیں: وہ چلے پھرے۔ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ کا مطلب ہے کہ اپنے دل میں دوسرا کوئی خیال نہ

1 مسند أحمد: 3/488.

﴿نَضِيدٌ﴾ [١٠]: اَلْكُفُرَّى مَا دَامَ فِي أَكْمَامِهِ، وَمَعْنَاهُ: مَنْضُودٌ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ، فَإِذَا خَرَجَ مِنْ أَكْمَامِهِ فَلَيْسَ بِنَضِيدٍ. فِي ﴿وَإِدْبَٰرَ ٱلنُّجُومِ﴾ [الطور: ٤٩] ﴿وَأَدْبَٰرَ ٱلسُّجُودِ﴾ [٤٠] كَانَ عَاصِمٌ يَفْتَحُ الَّتِي فِي قٓ وَيَكْسِرُ الَّتِي فِي الطُّورِ، وَيُكْسَرَانِ جَمِيعًا وَيُنْصَبَانِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿يَوْمُ ٱلْخُرُوجِ﴾ [٤٢]: يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْقُبُورِ.

لائے، یعنی کان لگا کر سنے۔ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ: ایسا نگران جو مستعد اور تیار ہو۔ سَائِقٌ وَ شَهِيْدٌ: اس سے مراد دو فرشتے ہیں: ایک لکھنے والا اور دوسرا گواہ۔ شہید سے مراد جو غیب کی گواہی دینے والا ہو۔ لُغُوْبٍ کے معنی ہیں: تھکاوٹ۔ مجاہد کے علاوہ نے کہا: نَضِيْدٌ سے مراد وہ خوشہ ہے جو پتوں کے غلاف میں چھپا رہے اور تہ بہ تہ ہو۔ جب وہ غلاف سے باہر آ جائے تو اسے نضید نہیں کہتے۔ وَإِدْبَارَ النُّجُوْمِ جو سورۂ طور میں ہے۔ وَأَدْبَارَ السُّجُوْدِ (جو سورۂ قٓ میں ہے) امام عاصم سورۂ قٓ میں فتحہ کے ساتھ اور سورۂ طور میں کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ کچھ حضرات نے دونوں جگہ کسرہ اور کچھ حضرات نے دونوں جگہ فتحہ پڑھا ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: يَوْمُ الْخُرُوْجِ سے مراد وہ دن جب وہ قبروں سے نکلیں گے۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِيدٍ﴾ [٣٠]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور وہ (جہنم) کہے گی: کیا کچھ اور بھی ہے'' کی تفسیر

٤٨٤٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يُلْقَى فِي النَّارِ وَتَقُولُ: هَلْ مِنْ مَزِيدٍ، حَتَّى يَضَعَ قَدَمَهُ فَتَقُولُ: قَطْ قَطْ». [انظر: ٦٦٦١، ٧٣٨٤]

[4848] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جہنمی، دوزخ میں ڈالے جائیں گے تو دوزخ یہی کہتی رہے گی: کچھ اور بھی ہے، یہاں تک کہ اللہ رب العزت اپنا قدم اس پر رکھ دے گا۔ اس وقت وہ کہے گی: بس بس (میں بھر گئی)۔''

٤٨٤٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ الْحِمْيَرِيُّ سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ - وَأَكْثَرُ مَا كَانَ يُوقِفُهُ أَبُو سُفْيَانَ: «يُقَالُ لِجَهَنَّمَ: هَلِ امْتَلَأْتِ، وَتَقُولُ: هَلْ مِنْ

[4849] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ اسے مرفوع (رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے) بیان کرتے تھے۔ راویٔ حدیث ابوسفیان حمیری اسے موقوف، یعنی حضرت ابو ہریرہ ؓ کا قول بیان کرتے ہیں: ''جہنم سے پوچھا جائے گا: کیا تو بھر گئی ہے؟ وہ جواب دے گی: کچھ اور بھی

مَزِيدٍ؟ فَيَضَعُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ: قَطْ قَطْ». [انظر: ٤٨٥٠، ٧٤٤٩]

ہے؟ پھر اللہ تعالیٰ اپنا قدم اس پر رکھ دے گا تو وہ کہے گی: بس بس۔"

٤٨٥٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ: أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: مَا لِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ؟ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لِلْجَنَّةِ: أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي، وَقَالَ لِلنَّارِ: إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابٌ أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مِلْؤُهَا، فَأَمَّا النَّارُ: فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰى يَضَعَ رِجْلَهُ فَتَقُولُ: قَطْ قَطْ، فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ، وَلَا يَظْلِمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا. وَأَمَّا الْجَنَّةُ: فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا». [راجع: ٤٨٤٩]

[4850] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جنت اور دوزخ نے باہمی تکرار کی۔ دوزخ نے کہا: میں تو متکبروں اور ظالموں کے لیے خاص کی گئی ہوں۔ جنت نے کہا: میرے اندر تو صرف کمزور اور ناتواں اور کم مرتبے والے لوگ داخل ہوں گے؟ اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے۔ میں تیرے ذریعے سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا۔ اور دوزخ سے کہا کہ تو میرا عذاب ہے، میں تیرے ذریعے سے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا سزا دوں گا۔ بہرحال ان دونوں کو بھرنا ضرور ہے۔ دوزخ تو اس وقت تک نہیں بھرے گی جب تک اللہ رب العزت اپنا قدم اس پر نہیں رکھے گا۔ جب وہ قدم رکھے گا تو اس وقت دوزخ بولے گی کہ بس، بس اور بس۔ پھر اس وقت یہ بھر جائے گی اور اس کا ایک حصہ دوسرے حصے سے لپٹ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔ لیکن جنت! تو بلاشبہ اس (کو بھرنے) کے لیے اللہ تعالیٰ وہاں ایک مخلوق پیدا کرے گا۔"

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ﴾ [٣٩]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: "اپنے رب کی حمد کے ساتھ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے تسبیح کیجیے" کا بیان

٤٨٥١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ أَرْبَعَ

[4851] حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم ایک رات نبی ﷺ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا تو فرمایا: "یقیناً تم اپنے رب کو دیکھو گے جس طرح تم

عَشْرَةَ فَقَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا، لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَنْ صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا»، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ ٱلشَّمْسِ وَقَبْلَ ٱلْغُرُوبِ﴾. [راجع: ٥٥٤]

اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اسے دیکھنے میں تمھیں دھکم پیل نہیں کرنی پڑے گی، اس لیے اگر تمھارے لیے ممکن ہو تو طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے نماز نہ چھوڑو۔'' پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''آفتاب نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہیں۔''

٤٨٥٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمَرَهُ أَنْ يُسَبِّحَ فِي أَدْبَارِ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا، يَعْنِي قَوْلَهُ: ﴿وَأَدْبَـٰرَ ٱلسُّجُودِ﴾ [٤٠].

[4852] حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ انھیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تمام نمازوں کے بعد تسبیح پڑھنے کا حکم دیا۔ آپ کا مقصد درج ذیل آیت کریمہ کی تشریح کرنا تھا..... ''اور نماز کے بعد بھی۔''

(٥١) سُورَةُ ﴿وَٱلذَّٰرِيَٰتِ﴾ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ 51- تفسیر سورۂ ذاریات

قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلذَّارِيَاتُ: اَلرِّيَاحُ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿تَذْرُوهُ﴾ [الكهف: ٤٥]: تُفَرِّقُهُ. ﴿وَفِىٓ أَنفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ﴾ [٢١]: تَأْكُلُ وَتَشْرَبُ فِي مَدْخَلٍ وَاحِدٍ، وَيَخْرُجُ مِنْ مَوْضِعَيْنِ. ﴿فَرَاغَ﴾ [٢٦]: فَرَجَعَ. ﴿فَصَكَّتْ﴾ [٢٩]: فَجَمَعَتْ أَصَابِعَهَا، فَضَرَبَتْ بِهِ جَبْهَتَهَا. وَالرَّمِيمُ: نَبَاتُ الْأَرْضِ إِذَا يَبِسَ وَدِيسَ. ﴿لَمُوسِعُونَ﴾ [٤٧]: أَيْ: لَذُو سَعَةٍ؛ وَكَذٰلِكَ ﴿عَلَى ٱلْمُوسِعِ قَدَرُهُۥ﴾ [البقرة: ٢٣٦] يَعْنِي: الْقَوِيَّ. ﴿زَوْجَيْنِ﴾ [٤٩]: اَلذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى؛ وَاخْتِلَافَ الْأَلْوَانِ: حُلْوٍ وَحَامِضٍ، فَهُمَا زَوْجَانِ ﴿فَفِرُّوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ﴾ [٥٠]: مِنَ اللهِ إِلَيْهِ. ﴿إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ [٥٦]: مَا خَلَقْتُ أَهْلَ السَّعَادَةِ مِنْ أَهْلِ الْفَرِيقَيْنِ إِلَّا لِيُوَحِّدُونِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: خَلَقَهُمْ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اَلذَّارِیَاتُ سے مراد ہوائیں ہیں۔ ان کے علاوہ نے کہا: تَذْرُوْهُ کے معنی ہیں: اسے بکھیر دے اور منتشر کر دے۔ وَفِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ، یعنی خود تمھاری ذات میں نشانیاں ہیں: تمھارا کھانا، پینا ایک راستے منہ سے ہوتا ہے اور اس کے اخراج کے لیے دو راستے ہیں۔ فَرَاغَ کے معنی ہیں: لوٹ کر آیا۔ فَصَكَّتْ کے معنی ہیں: مٹھی باندھ کر اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا۔ الرَّمِیْم: زمین کی وہ گھاس جو خشک ہو جائے اور اسے روندا جائے۔ لَمُوْسِعُوْنَ کا مطلب ہے کہ ہم یقیناً وسعت والے ہیں۔ اسی طرح عَلَی الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ میں موسع سے صاحب وسعت، قدرت والا مراد ہے۔ زَوْجَیْنِ سے مراد ہیں: نر مادہ، یا الگ الگ رنگ یا الگ الگ ذائقے، مثلاً: میٹھی اور ترش چیزیں، یہ بھی زوجین میں شامل ہیں۔ فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ، یعنی اللہ کی معصیت سے اس کی اطاعت کی طرف

لِيَفْعَلُوا، فَفَعَلَ بَعْضٌ وَتَرَكَ بَعْضٌ وَلَيْسَ فِيهِ حُجَّةٌ لِأَهْلِ الْقَدَرِ. وَالذَّنُوبُ: اَلدَّلْوُ الْعَظِيمُ.

بھاگ آؤ۔ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ کے معنی ہیں کہ جن و انس میں جتنی بھی نیک روحیں ہیں، انھیں میں نے صرف اپنی توحید کے لیے پیدا کیا ہے۔ بعض حضرات نے یہ معنی بھی کیے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جن و انس کو پیدا تو اسی مقصد کے لیے کیا تھا کہ وہ اللہ کی توحید کو اختیار کریں لیکن کچھ نے مانا اور کچھ نے نہیں مانا۔ قدریہ کے لیے اس آیت میں کوئی دلیل نہیں ہے۔ اَلذَّنُوْبُ بڑے ڈول کو کہتے ہیں۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿ذَنُوبًا﴾ [٥٩]: سَبِيلًا. ﴿صَرَّةٍ﴾ [٢٩]: صَيْحَةٍ. ﴿ٱلْعَقِيمَ﴾: اَلَّتِي لَا تَلِدُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَالْحُبُكُ: اِسْتِوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا. ﴿فِي غَمْرَةٍ﴾ [١١]: فِي ضَلَالَتِهِمْ يَتَمَادَوْنَ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿وَتَوَاصَوْا﴾ [٥٣]: تَوَاطَؤُا. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿مُسَوَّمَةً﴾ [٣٤]: مُعَلَّمَةً، مِنَ السِّيمَا. ﴿قُتِلَ ٱلْإِنسَٰنُ﴾ [عبس: ١٧]: لُعِنَ.

امام مجاہد نے کہا: ذَنُوْباً کے معنی ہیں: راستہ۔ صَرَّةٍ کے معنی ہیں: چیخ پکار کرنا۔ اَلْعَقِيم سے مراد وہ عورت ہے جو بچہ نہ جنے، یعنی بانجھ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: والْحُبُك سے مراد آسمان کا خوبصورت اور ہموار ہونا ہے۔ فِيْ غَمْرَةٍ سے مراد وہ گمراہی میں پڑے اپنے اوقات گزارتے ہیں۔ دوسروں نے کہا: تَوَاصَوْا کے معنی ہیں: انھوں نے اتفاق کر لیا۔ مُسَوَّمَةً کا لفظ سِيمَا سے ماخوذ ہے جس کے معنی نشان زدہ کے ہیں۔ قُتِلَ الْاِنْسَانُ سے مراد لعنت زدہ ہیں۔

(٥٢) سُورَةُ ﴿وَٱلطُّورِ﴾ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ 52- تفسیر سورۂ طور

وَقَالَ قَتَادَةُ: ﴿مَّسْطُورٍ﴾ [٢]: مَكْتُوبٍ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: اَلطُّورُ: اَلْجَبَلُ بِالسُّرْيَانِيَّةِ. ﴿رَقٍّ مَّنشُورٍ﴾ [٣]: صَحِيفَةٍ. ﴿وَٱلسَّقْفِ ٱلْمَرْفُوعِ﴾ [٥]: سَمَاءٌ. وَ﴿ٱلْمَسْجُورِ﴾ [٦]: اَلْمُوقَدِ؛ وَقَالَ الْحَسَنُ: تُسْجَرُ حَتَّى يَذْهَبَ مَاؤُهَا، فَلَا يَبْقَى فِيهَا قَطْرَةٌ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿أَلَتْنَٰهُم﴾ [٢١]: نَقَصْنَاهُمْ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿تَمُورُ﴾ [٩]: تَدُورُ.

حضرت قتادہ نے کہا: مَسْطُوْرٍ کے معنی ہیں: مکتوب، یعنی لکھی ہوئی۔ امام مجاہد نے کہا: طور سریانی زبان میں پہاڑ کو کہتے ہیں۔ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ سے مراد کھلا ہوا صحیفہ ہے۔ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ سے مراد آسمان ہے۔ اَلْمَسْجُوْرِ کے معنی ہیں: گرم کیا ہوا۔ امام حسن بصری نے کہا: مسجور سے مراد یہ ہے کہ سمندر اتنا بھڑکایا جائے گا کہ اس کا تمام پانی ختم ہو جائے گا اور اس میں ایک قطرہ بھی باقی نہیں رہے گا۔

﴿أَحْلَامُهُم﴾ [٣٢]: اَلْعُقُولُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿الْبَرُّ﴾ [٢٨]: اَللَّطِيفُ. ﴿كِسْفًا﴾ [٤٤]: قِطْعًا. ﴿الْمَنُونِ﴾ [٣٠] اَلْمَوْتَ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿يَتَنَازَعُونَ﴾ [٢٣]: يَتَعَاطَوْنَ.

امام مجاہد نے کہا: اَلَتْنٰھُمْ سے مراد یہ ہے کہ ہم ان کے اعمال میں کچھ بھی کمی نہیں کریں گے۔ امام مجاہد کے علاوہ دوسروں نے کہا: تَمُوْرُ کے معنی ہیں: آسمان تھرتھرانے لگے گا، لرزے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اَلْبَرُّ کے معنی ہیں: مہربان۔ اَحْلَامُهُمْ کے معنی ہیں: ان کی عقلیں۔ کِسْفًا کے معنی ہیں: ٹکڑا۔ الْمَنُوْنِ سے مراد موت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ دوسروں نے کہا: یَتَنَازَعُوْنَ کے معنی ہیں کہ اہل جنت تفریح طبع کے طور پر چھینا جھپٹی کریں گے۔

(١) [بَابٌ]:

باب: 1- بلاعنوان

٤٨٥٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنِّي أَشْتَكِي، فَقَالَ: «طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ»، فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَّسْطُورٍ.

[راجع: ٤٦٤]

[4853] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: میں بیمار ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم سواری پر بیٹھ کر لوگوں کے پیچھے سے طواف کرلو۔“ چنانچہ میں نے طواف کیا تو رسول اللہ ﷺ اس وقت خانہ کعبہ کے پہلو میں نماز پڑھتے ہوئے سورۂ والطور و کتاب مسطور کی تلاوت کر رہے تھے۔

٤٨٥٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثُونِي عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ، فَلَمَّا بَلَغَ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿أَمْ خُلِقُوا۟ مِنْ غَيْرِ شَىْءٍ أَمْ هُمُ ٱلْخَٰلِقُونَ ۝ أَمْ خَلَقُوا۟ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۚ بَل لَّا يُوقِنُونَ ۝ أَمْ عِندَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ ٱلْمُصَۣيْطِرُونَ﴾ كَادَ قَلْبِي أَنْ يَطِيرَ.

[4854] حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نماز مغرب میں سورۂ والطور پڑھ رہے تھے۔ جب آپ درج ذیل آیات پر پہنچے: ﴿اَمْ خُلِقُوْا مِنْ ...... الْمُصَيْطِرُوْنَ﴾ ”کیا وہ بغیر کسی چیز کے خود ہی پیدا ہو گئے ہیں یا یہ خود اپنے خالق ہیں یا آسمانوں اور زمین کو انھوں نے پیدا کیا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ وہ یقین ہی نہیں رکھتے۔ کیا ان کے پاس آپ کے پروردگار کے خزانے ہیں یا یہ ان خزانوں پر حکم چلانے والے ہیں؟“ تو یہ آیات سن کر میرا دل اڑنے لگا۔

قَالَ سُفْيَانُ: فَأَمَّا أَنَا فَإِنَّمَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ، لَمْ أَسْمَعْهُ زَادَ الَّذِي قَالُوا لِي. [راجع: ٧٦٥]

حضرت سفیان نے بیان کیا: میں نے زہری سے سنا ہے، وہ محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت کرتے تھے، ان سے ان کے والد جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ کو نماز مغرب میں سورۂ والطّور پڑھتے سنا۔ میرے ساتھیوں نے اس کے بعد جو اضافہ کیا وہ میں نے زہری سے نہیں سنا۔

(٥٣) سُورَةُ وَالنَّجْمِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 53- تفسیر سورۂ نجم

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿ذُو مِرَّةٍ﴾ [٦]: ذُو قُوَّةٍ. ﴿قَابَ قَوْسَيْنِ﴾ [٩]: حَيْثُ الْوَتَرُ مِنَ الْقَوْسِ. ﴿ضِيزَىٰ﴾ [٢٢]: عَوْجَاءُ. ﴿وَأَكْدَىٰ﴾ [٣٤]: قَطَعَ عَطَاءَهُ. ﴿رَبُّ الشِّعْرَىٰ﴾ [٤٩]: هُوَ مِرْزَمُ الْجَوْزَاءِ. ﴿الَّذِي وَفَّىٰ﴾ [٣٧]: وَفَّى مَا فُرِضَ عَلَيْهِ. ﴿أَزِفَتِ الْآزِفَةُ﴾ [٥٧]: اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ. ﴿سَامِدُونَ﴾ [٦١]: الْبَرْطَمَةُ؛ وَقَالَ عِكْرِمَةُ: يَتَغَنَّوْنَ بِالْحِمْيَرِيَّةِ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: ﴿أَفَتُمَارُونَهُ﴾ [١٢]: أَفَتُجَادِلُونَهُ: وَمَنْ قَرَأَ: (أَفَتَمْرُونَهُ): يَعْنِي أَفَتَجْحَدُونَهُ. ﴿مَا زَاغَ الْبَصَرُ﴾ [١٧]: بَصَرُ مُحَمَّدٍ ﷺ. ﴿وَمَا طَغَىٰ﴾: وَمَا جَاوَزَ مَا رَأَى. ﴿فَتَمَارَوْا﴾: [القمر: ٣٦]. كَذَّبُوا. وَقَالَ الْحَسَنُ: ﴿إِذَا هَوَىٰ﴾ [١]: غَابَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿أَغْنَىٰ وَأَقْنَىٰ﴾ [٤٨]: أَعْطَى فَأَرْضَى.

امام مجاہد نے کہا: ذُوْمِرَّةٍ کے معنی ہیں: زور آور، زبردست۔ قَابَ قَوْسَيْنِ: جہاں کمان کی تندی ہوتی ہے۔ ضِيْزٰى کے معنی ہیں: ٹیڑھی، غلط۔ وَاَكْدٰى: اس نے عطیہ دینا موقوف کردیا۔ رَبُّ الشِّعْرٰى: ایک ستارہ جسے مرزم الجوزاء بھی کہتے ہیں۔ اَلَّذِيْ وَفّٰى کے معنی ہیں: جوان پر فرض تھا اسے پورا کیا۔ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ: قیامت قریب آ گئی۔ سَامِدُوْنَ سے مراد برطمہ ہے جو ایک قسم کا کھیل ہے۔ حضرت عکرمہ نے کہا: حمیری زبان میں سامدون گانے کو کہتے ہیں۔ ابراہیم نخعی نے کہا: اَفَتُمٰرُوْنَهٗ: کیا تم اس سے جھگڑتے ہو۔ اور جن حضرات نے اسے اَفَتَمْرُوْنَهٗ پڑھا ہے تو اس کے معنی ہیں: کیا تم انکار کرتے ہو۔ مَازَاغَ الْبَصَرُ: اس سے حضرت محمد ﷺ کی چشم مبارک مراد ہے۔ وَمَا طَغٰى: اور تجاوز نہیں کیا، یعنی جتنا حکم تھا اتنا ہی دیکھا۔ فَتَمَارَوْا کے معنی ہیں: انھوں نے تکذیب کی۔ امام حسن بصری نے کہا: اِذَا هَوٰى کے معنی ہیں: غائب ہوا، ڈوب گیا۔ حضرت ابن عباس نے کہا: وَاَغْنٰى وَاَقْنٰى کے معنی ہیں: دیا اور خوش کردیا۔

(١) [بَابٌ]:

باب:1- بلاعنوان

٤٨٥٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: يَا أُمَّتَاهُ! هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ ﷺ رَبَّهُ؟ فَقَالَتْ: لَقَدْ قَفَّ شَعْرِي مِمَّا قُلْتَ، أَيْنَ أَنْتَ مِنْ ثَلَاثٍ، مَنْ حَدَّثَكَهُنَّ فَقَدْ كَذَبَ؟ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ: ﴿لَا تُدْرِكُهُ ٱلْأَبْصَٰرُ وَهُوَ يُدْرِكُ ٱلْأَبْصَٰرَ وَهُوَ ٱللَّطِيفُ ٱلْخَبِيرُ﴾ [الأنعام:١٠٣] ﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ ٱللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَآئِ حِجَابٍ﴾ [الشورى: ٥١]. وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ: ﴿وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا﴾ [لقمان: ٣٤] وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَتَمَ فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ﴾ ٱلْآيَةَ [المائدة:٦٧]، وَلَٰكِنْ رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي صُورَتِهِ مَرَّتَيْنِ.

[راجع: ٣٢٣٤]

[4855] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ ؓ سے عرض کی: اے امی جان! کیا حضرت محمد ﷺ نے (شب معراج میں) اپنے رب کو دیکھا تھا؟ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: تم نے ایسی بات کہہ دی ہے جس سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ کیا تم ان تین باتوں سے بے خبر ہو؟ جو شخص بھی تم سے یہ باتیں بیان کرے وہ جھوٹا ہے؟ جو شخص یہ کہتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے (شب معراج میں) اپنے رب کو دیکھا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''اسے نگاہیں نہیں پا سکتی لیکن وہ نگاہوں کا احاطہ کرتا ہے اور وہ نہایت باریک بین، باخبر ہے۔'' نیز یہ آیت بھی تلاوت کی: ''کسی بشر کے لائق نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام کرے مگر وحی یا پردے کے پیچھے سے.....'' اور جو شخص تم سے یہ بات کہے کہ حضرت محمد ﷺ کل کی بات جانتے تھے، وہ بھی جھوٹا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا۔'' اور جو شخص یہ کہے کہ حضرت محمد ﷺ نے تبلیغ دین میں کوئی بات چھپائی تھی، وہ بھی جھوٹا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اے رسول! آپ کے رب کی طرف سے جو کچھ آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے اسے (آگے) پہنچا دیں۔'' ہاں، آپ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو اپنی اصل شکل میں دو مرتبہ دیکھا تھا۔

فائدہ: حضرت ابن عباس ؓ کا موقف تھا کہ نبی ﷺ نے اپنے اللہ کو دیکھا ہے جبکہ حضرت عائشہ ؓ اس کا انکار کرتی تھیں۔ مسروق ؒ نے جب ابن عباس ؓ کا موقف سنا تو اس بارے میں سیدہ عائشہ ؓ سے استفسار کیا تو انھوں نے یہ جواب دیا۔ صحیح مسلم میں ہے کہ سیدہ عائشہ ؓ نے رسول اکرم ﷺ سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''وہ تو نور ہے میں

اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔"[1] راجح بات یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جس رؤیت کے دعویدار تھے وہ قلبی رؤیت ہے جو کہ بالکل صحیح ہے اور حضرت عائشہ جس رؤیت کا انکار کرتی تھیں وہ رؤیت بصری، یعنی آنکھوں سے دیکھنا ہے۔ ایک روایت میں صراحت ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب کو اپنے دل سے دیکھا تھا۔[2] اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رؤیت بصری کا انکار کرتی ہیں جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اقرار رؤیت قلبی سے متعلق ہے، ان دونوں میں کوئی منافات نہیں ہے۔ یاد رہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس دنیا میں رؤیت باری تعالیٰ کا انکار کرتی ہیں، البتہ آخرت میں اہل ایمان دیدار الٰہی سے ضرور شرف یاب ہوں گے جیسا کہ قرآنی آیات اور احادیث سے ثابت ہے۔ واللہ أعلم.

بَابٌ: ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ﴾ [٩]

باب: (ارشاد باری تعالیٰ:) "پس دو کمانوں کے بقدر فاصلہ رہ گیا تھا بلکہ اس سے بھی کم" کا بیان

حَيْثُ الْوَتَرُ مِنَ الْقَوْسِ.

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اتنا فاصلہ رہ گیا تھا جتنا کمان سے چلہ (تانت) تک ہوتا ہے۔

٤٨٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ زِرًّا، عَنْ عَبْدِ اللهِ ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ۝ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ﴾ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ: أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ. [راجع: ٣٢٣٢]

[4856] حضرت زر بن حبیش سے روایت ہے، وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے درج ذیل آیات کی تفسیر بیان کرتے ہیں: "صرف دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا تھا بلکہ اس سے بھی کم، پھر اس نے وحی پہنچائی اس (اللہ) کے بندے کی طرف جو وحی پہنچائی۔" حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک آپ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو (ان کی اصل شکل میں) دیکھا، ان کے چھ سو پر تھے۔

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَىٰ: ﴿فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ﴾ [١٠]

باب: ارشاد باری تعالیٰ: "چنانچہ اس نے اللہ کے بندے کو وحی پہنچائی جو وحی پہنچائی" کا بیان

٤٨٥٧ - حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ زِرًّا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَىٰ: ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ۝ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ﴾ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَنَّ

[4857] حضرت سلیمان شیبانی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے زر بن حبیش سے ان آیات کے متعلق پوچھا: صرف دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کم، پھر اس نے اس (اللہ) کے بندے کی طرف وحی کی جو وحی کی۔"

1 صحیح مسلم، الإیمان، حدیث: 443 (178). 2 صحیح مسلم، الإیمان، حدیث: 436 (176).

مُحَمَّدًا ﷺ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ. [راجع: ٣٢٣٢]

انھوں نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں خبر دی تھی کہ حضرت محمد ﷺ نے حضرت جبرئیل کو دیکھا تھا جن کے چھ سو پر تھے۔

بَابٌ: ﴿لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ﴾ [١٨]

باب: (ارشاد باری تعالیٰ) ''بلاشبہ اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں'' کا بیان

٤٨٥٨ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ﴿لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ﴾ قَالَ: رَأَى رَفْرَفًا أَخْضَرَ قَدْ سَدَّ الْأُفُقَ. [راجع: ٣٢٣٣]

[4858] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے درج ذیل آیت کے متعلق فرمایا: ''آپ نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں'' آپ نے بتایا کہ آپ ﷺ نے سبز فرش دیکھا جس نے آسمان کے کناروں کو ڈھانپ رکھا تھا۔

فائدہ: پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تھا جبکہ اس حدیث میں ہے کہ آپ نے سبز فرش دیکھا تھا، ان میں تطبیق کی یہ صورت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام ہی کو دیکھا تھا لیکن وہ سبز فرش پر سبز رنگ کا ریشمی لباس پہنے ہوئے تھے جیسا کہ حدیث میں ہے: ''رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا جنھوں نے سبز رنگ کا ریشمی لباس زیب تن کیا ہوا تھا اور زمین و آسمان کا درمیانی حصہ ڈھانپ رکھا تھا۔''[1] حضرت جبرئیل علیہ السلام کے علاوہ رسول اللہ ﷺ کو جنت اور دوزخ کے بعض مناظر بھی دکھائے گئے تھے۔ باقی بڑی بڑی نشانیوں کی تفصیل تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

(٢) بَابٌ: ﴿أَفَرَءَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ﴾ [١٩]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''کیا تم نے لات و عُزّیٰ پر بھی غور کیا ہے'' کا بیان

٤٨٥٩ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ: ﴿اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ﴾ كَانَ اللَّاتُ رَجُلًا يَلُتُّ سَوِيقَ الْحَاجِّ.

[4859] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے لات اور عُزّیٰ کے متعلق فرمایا کہ لات وہ شخص تھا جو حاجیوں کو ستو تیار کر کے پلاتا تھا۔

٤٨٦٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

[4860] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قسم اٹھائے اور

[1] جامع الترمذي، التفسير، حديث: 3283.

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ: وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى، فَلْيَقُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ، فَلْيَتَصَدَّقْ». [انظر: ٦١٠٧، ٦٣٠١، ٦٦٥٠]

اپنی قسم میں لات وعُزّیٰ کا نام لے تو اسے لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہیے اور جو شخص اپنے ساتھی سے کہے آؤ جوا کھیلیں تو اسے صدقہ کرنا چاہیے۔''

فائدہ: اگر کوئی شخص لات ومنات کی قسم اٹھائے اور قسم اٹھانے میں ان کی تعظیم مقصود ہو تو وہ ایمان سے خالی ہو جاتا ہے، اس لیے اسے تجدید ایمان کے لیے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنا چاہیے۔ اگر ان کی قسم اٹھاتے وقت ان کی تعظیم مقصود نہ تھی بلکہ سہواً یا غفلت کے طور پر زبان پر جاری ہو گیا تو بھی چونکہ بت کا نام لیا ہے، اس لیے دل میں کچھ نہ کچھ ظلمت تو ضرور آئے گی، اس کے ازالے کے لیے بھی کلمۂ توحید پڑھ لینا چاہیے، بہر حال معبودان باطلہ کا نام دانستہ یا سہواً زبان پر آ جانا خطرے سے خالی نہیں، اس لیے کلمۂ اخلاص سے اس کی تلافی کر لی جائے۔ واللّٰہ أعلم.

(٣) بَابٌ: ﴿وَمَنَوٰةَ ٱلثَّالِثَةَ ٱلْأُخْرَىٰٓ﴾ [٢٠]

باب:3- (ارشاد باری تعالیٰ) ''اور ایک تیسرے بت منات پر بھی غور کرو'' کا بیان

٤٨٦١ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَقَالَتْ: إِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ﴾ [البقرة: ١٥٨] فَطَافَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ. قَالَ سُفْيَانُ: مَنَاةُ بِالْمُشَلَّلِ مِنْ قُدَيْدٍ.

[4861] حضرت عروہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے سیدہ عائشہ ؓ سے کوئی سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: کچھ منات بت کے نام پر احرام باندھتے تھے۔ وہ بت مقام مشلل میں نصب تھا۔ وہ لوگ صفا اور مروہ کے درمیان سعی بھی نہیں کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔'' چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی اور آپ کے بعد مسلمانوں نے بھی اس عمل کو جاری رکھا۔ سفیان نے کہا کہ منات، مشلل میں مقام قدید پر نصب تھا۔

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: نَزَلَتْ فِي الْأَنْصَارِ، كَانُوا هُمْ وَغَسَّانُ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا

عبدالرحمٰن بن خالد نے بیان کیا، وہ ابن شہاب سے بیان کرتے ہیں، ان سے عروہ نے کہا، ان سے حضرت عائشہ ؓ نے بیان کیا کہ یہ آیت انصار کے بارے میں

يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ، مِثْلَهُ.

نازل ہوئی تھی۔ اسلام لانے سے پہلے انصار اور قبیلۂ غسان کے لوگ منات کے نام پر احرام باندھتے تھے، پھر اسے پہلی حدیث کی طرح بیان کیا۔

وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ لِمَنَاةَ، - وَمَنَاةُ صَنَمٌ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ - قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ! كُنَّا لَا نَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَعْظِيمًا لِمَنَاةَ. نَحْوَهُ. [راجع: ١٦٤٣]

معمر نے زہری سے بیان کیا، انھوں نے حضرت عروہ سے، وہ حضرت عائشہ ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: انصار کے کچھ لوگ منات کے نام پر احرام باندھتے تھے۔ منات ایک بت تھا جو مکے اور مدینے کے درمیان رکھا ہوا تھا۔ (اسلام لانے کے بعد) لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم منات کی تعظیم کے پیش نظر صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہیں کیا کرتے تھے۔

(٤) بَابٌ: ﴿فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا﴾ [٦٢]

باب: 4- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”تم اللہ کے آگے سجدہ کرو اور اسی کی بندگی بجالاؤ“ کا بیان

٤٨٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ. [راجع: ١٠٧١]

[4862] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے سورۂ نجم میں سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور انسانوں سب نے سجدہ کیا۔

تَابَعَهُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ، وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عُلَيَّةَ ابْنَ عَبَّاسٍ.

ابراہیم بن طہمان نے ایوب سے روایت کرتے ہوئے عبدالوارث کی متابعت کی ہے۔ اور ابن علیہ نے اپنی روایت میں حضرت ابن عباس ؓ کا ذکر نہیں کیا۔

٤٨٦٣ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ - يَعْنِي الزُّبَيْرِيَّ -: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَوَّلُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ فِيهَا سَجْدَةٌ ﴿وَالنَّجْمِ﴾. قَالَ فَسَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

[4863] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: سب سے پہلے جو سجدے والی سورت نازل ہوئی وہ سورۂ نجم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس میں سجدہ کیا تو جتنے لوگ آپ کے پیچھے تھے سب نے سجدہ کیا مگر ایک آدمی کو میں نے دیکھا کہ اس نے مٹھی بھر مٹی لی اور اس

وَسَجَدَ مَنْ خَلْفَهُ إِلَّا رَجُلًا رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَسَجَدَ عَلَيْهِ، فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ قُتِلَ كَافِرًا، وَهُوَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ. [راجع: ١٠٦٧]

پر سجدہ کیا۔ اس کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ وہ کفر کی حالت میں قتل ہوا اور وہ شخص امیہ بن خلف تھا۔

(٥٤) سُورَةُ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 54- تفسیر سورۂ اقتربت الساعۃ

قَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿مُسْتَمِرٌّ﴾ [٢]: ذَاهِبٌ. ﴿مُزْدَجَرٌ﴾ [٤]: مُتَنَاهٍ. ﴿وَازْدُجِرَ﴾ [٩]: اُسْتُطِيرَ جُنُونًا. ﴿وَدُسُرٍ﴾ [١٣]: أَضْلَاعُ السَّفِينَةِ. ﴿لِمَن كَانَ كُفِرَ﴾ [١٤]: يَقُولُ: كُفِرَ لَهُ جَزَاءً مِنَ اللهِ. ﴿مُحْتَضَرٌ﴾ [٢٨]: يَحْضُرُونَ الْمَاءَ. وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ: ﴿مُهْطِعِينَ﴾ [٨]: اَلنَّسَلَانُ؛ اَلْخَبَبُ: اَلسِّرَاعُ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿فَتَعَاطَىٰ﴾ [٢٩]: فَعَاطٰى بِيَدِهِ فَعَقَرَهَا. ﴿الْمُحْتَظِرِ﴾ [٣١]: كَحِظَارٍ مِّنَ الشَّجَرِ مُحْتَرِقٍ. ﴿وَازْدُجِرَ﴾ [٩]: اُفْتُعِلَ مِنْ زَجَرْتُ. ﴿كُفِرَ﴾ [١٤]: فَعَلْنَا بِهِ وَبِهِمْ مَا فَعَلْنَا جَزَاءً لِمَا صُنِعَ بِنُوحٍ وَأَصْحَابِهِ. ﴿مُسْتَقِرٌّ﴾ [٣، ٣٨]: عَذَابٌ حَقٌّ. يُقَالُ: اَلْأَشِرُ: اَلْمَرَحُ وَالتَّجَبُّرُ.

امام مجاہد نے کہا: مُسْتَمِرٌّ کے معنی ہیں: جانے والا، ختم ہونے والا۔ مُزْدَجَرٌ: بے انتہا دھمکانے اور جھڑکنے والا، انتہا درجے کی تنبیہ کرنے والا۔ وَازْدُجِرَ: اس کا جنون دراز ہو گیا۔ وَدُسُرٍ: اطراف کشتی۔ لِمَنْ کَانَ کُفِرَ: بدلہ تھا اللہ کی طرف سے اس شخص کا جس کی بے قدری کی گئی۔ مُحْتَضَرٌ: باری والے سب پانی پر حاضر ہوتے۔ حضرت ابن جبیر نے کہا: مُهْطِعِيْنَ: سر جھکائے تیزی سے دوڑنے والے۔ اَلْخَبَبُ کے معنی ہیں: تیز۔ ان کے علاوہ نے کہا: فَتَعَاطٰى: اس (اونٹنی) کو اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا اور مار ڈالا۔ اَلْمُحْتَظِرِ: لکڑیوں کی جلی ہوئی باڑ۔ وَازْدُجِرَ، زَجَرْتُ سے باب افتعال ہے (تائے افتعال کو دال سے بدل دیا) کُفِرَ: ہم نے ان کے ساتھ جو کچھ بھی کیا وہ بدلہ تھا اس مذاق کا جو نوح (علیہ السلام) اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ کیا گیا۔ مُسْتَقِرٌّ: دائمی عذاب۔ کہا جاتا ہے: اَلْأَشِرُ کے معنی ہیں: اترانا، غرور کرنا، یعنی شیخی بگھارنے والا، خود پسند، متکبر۔

(١) بَابٌ: ﴿وَانشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَإِن يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا﴾ [١، ٢]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور چاند پھٹ گیا اور اگر وہ کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں'' کا بیان

٤٨٦٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ

[4864] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک ہی میں

أَبِي مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اِنْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِرْقَتَيْنِ: فِرْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ، وَفِرْقَةٌ دُونَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِشْهَدُوا». [راجع: ٣٦٣٦]

چاند دوٹکڑے ہو گیا تھا: ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر اور دوسرا اس کے پیچھے چلا گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے (اس موقع پر) فرمایا: ''گواہ رہو۔''

٤٨٦٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: اِنْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَصَارَ فِرْقَتَيْنِ، فَقَالَ لَنَا: «اِشْهَدُوا، اِشْهَدُوا». [راجع: ٣٦٣٦]

[4865] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: چاند پھٹ گیا، جبکہ (اس وقت) ہم نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، چنانچہ اس کے دوٹکڑے ہو گئے تو آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''گواہ رہنا، گواہ رہنا۔''

٤٨٦٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنِي بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِنْشَقَّ الْقَمَرُ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٣٦٣٨]

[4866] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے زمانے میں چاند دوٹکڑے ہو گیا تھا۔

٤٨٦٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلَ أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ. [راجع: ٣٦٣٧]

[4867] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اہل مکہ نے آپ ﷺ سے کوئی نشانی دکھانے کی فرمائش کی تو آپ ﷺ نے انھیں چاند کے دوٹکڑے ہو جانے کا معجزہ دکھایا۔

٤٨٦٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: اِنْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَيْنِ. [راجع: ٣٦٣٧]

[4868] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ چاند دوٹکڑوں میں بٹ گیا تھا۔

(٢) بَابٌ: ﴿تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَآءً لِّمَن كَانَ كُفِرَ﴾ [١٤]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''وہ ہماری آنکھوں کے سامنے چلتی تھی اس شخص کے بدلے کی خاطر جس کا انکار کیا گیا تھا'' کا بیان

قَالَ قَتَادَةُ: أَبْقَى اللهُ سَفِينَةَ نُوحٍ حَتَّى أَدْرَكَهَا أَوَائِلُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ.

حضرت قتادہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کو باقی رکھا یہاں تک کہ اس امت کے پہلے بزرگوں نے اسے دیکھا۔

٤٨٦٩ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ: ﴿فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾. [راجع: ٣٣٤١]

[4869] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پڑھا کرتے تھے۔

[بَابٌ]: ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا ٱلْقُرْءَانَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ [١٧]

باب: (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور بلاشبہ یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان بنا دیا ہے تو کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟'' کا بیان

قَالَ مُجَاهِدٌ: يَسَّرْنَا: هَوَّنَّا قِرَاءَتَهُ.

حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ يَسَّرْنَا کے معنی ہیں: ہم نے اس کی قراءت کو آسان کر دیا ہے۔

٤٨٧٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ: ﴿فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾. [راجع: ٣٣٤١]

[4870] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پڑھا کرتے تھے۔

[بَابٌ]: ﴿أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنقَعِرٍ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ﴾ [٢٠، ٢١]

باب: (ارشاد باری تعالیٰ:) ''(جیسے وہ) جڑ سے اکھڑی ہوئی کھجوروں کے تنے ہوں، پھر (دیکھو) کیسا تھا میرا عذاب اور میرا ڈرانا'' کا بیان

وضاحت: اس آیت کا سیاق اس طرح ہے کہ ہم نے قوم عاد پر ایک نحوست کے دن مسلسل سخت طوفانی ہوا بھیج دی جو لوگوں کو اٹھا اٹھا کر اس طرح پھینک رہی تھی گویا وہ جڑ سے اکھڑے ہوئے کھجور کے تنے ہوں۔

٤٨٧١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ: فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ أَوْ مُذَّكِرٍ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ

[4871] حضرت ابواسحاق سے روایت ہے، انھوں نے ایک شخص کو اسود سے پوچھتے ہوئے سنا کہ سورۂ قمر میں آیت فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ہے یا مُذَّكِرٍ ہے؟ انھوں نے کہا: میں

يَقْرَؤُهَا: ﴿فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ قَالَ: وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَؤُهَا ﴿فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ دَالًا. [راجع: ٣٣٤١]

نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پڑھتے تھے۔ انھوں نے بتایا کہ میں نے نبی ﷺ کو فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پڑھتے سنا ہے۔

(٣) بَابٌ: ﴿فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ○ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْءَانَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ [٣١، ٣٢]

باب: 3- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”تو وہ باڑ لگانے والے کی روندی اور کچلی ہوئی باڑ کی طرح ہو گئے، اور بلاشبہ یقیناً ہم نے نصیحت کے لیے قرآن کو آسان بنا دیا ہے تو کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟“ کا بیان

٤٨٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَرَأَ: ﴿فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ اَلْآيَةَ. [راجع: ٣٣٤١]

[4872] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پڑھا تھا۔

(٤) [بَابٌ]: ﴿وَلَقَدْ صَبَّحَهُم بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ○ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ﴾ [٣٨، ٣٩]

باب: 4- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”اور بلاشبہ یقیناً صبح سویرے ہی ان پر ایک دائمی عذاب نے حملہ کر دیا سو تم چکھو میرا عذاب اور میرا ڈرانا“ کا بیان

٤٨٧٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَرَأَ: ﴿فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾. [راجع: ٣٣٤١]

[4873] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پڑھا تھا۔

فائدہ: یہ الفاظ ہر قوم کی سرگزشت کے بعد ٹیپ کے بند کی طرح بار بار آتے ہیں۔ یاد رہے کہ لفظ ذکر ان مقامات پر بڑے وسیع معنوں میں استعمال ہوا ہے، یعنی تعلیم و تذکیر، تنبیہ و نصیحت، حصول عبرت اور اتمام حجت سب اس کے مفہوم میں شامل ہیں۔ موقع و محل کے اعتبار سے اس آیت کا یہ مفہوم ہے کہ ہمارے پیغمبر تمھیں جس عذاب سے ڈرا رہے ہیں وہ ایک اٹل حقیقت ہے، زمین کا چپہ چپہ اس کی صداقت پر گواہ ہے لیکن تم لوگ غفلت میں پڑے ہو۔ جب اس عذاب کی نشانی دیکھ لو گے تب مانو گے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم و تذکیر کے لیے یہ قرآن اتارا ہے جو تمھارے لیے ایک ضابطۂ حیات اور اس کے جملہ لوازمات سے آراستہ ہے۔ آخر تم اس عظیم نعمت سے فائدہ کیوں نہیں اٹھاتے؟ عذاب کے تازیانے کے لیے کیوں بے قرار ہو؟ واللہ

المستعان.

[بَابٌ]: ﴿وَلَقَدْ أَهْلَكْنَآ أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ [٥١]

باب: (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور بلاشبہ یقیناً ہم تمھارے جیسی بہت سی اقوام کو ہلاک کر چکے ہیں، تو کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟'' کا بیان

٤٨٧٤ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ (فَهَلْ مِن مُّذَّكِرٍ) فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «﴿فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾». [راجع: ٣٣٤١]

[4874] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کے سامنے فَهَلْ مِنْ مُّذَّكِرٍ پڑھا تو آپ نے فرمایا: ''فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پڑھو۔''

(٥) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ﴾ الْآيَةَ [٤٥]

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: ''عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی'' کا بیان

٤٨٧٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ [بْنُ عَبْدِاللهِ] بْنِ حَوْشَبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ وُهَيْبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ - وَهُوَ فِي قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ -: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اَللّٰهُمَّ إِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ». فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ: حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللهِ! أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ، وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ: «﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ﴾». [راجع: ٢٩١٥]

[4875] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: بدر کے دن رسول اللہ ﷺ ایک خیمے میں تھے۔ آپ نے یوں دعا فرمائی: ''اے اللہ! میں تجھے تیرے عہد اور تیرے وعدے کی قسم دیتا ہوں، یا اللہ! اگر تو چاہے تو آج کے بعد کوئی تیری عبادت کرنے والا نہیں رہے گا۔'' حضرت ابوبکر ؓ نے آپ کا ہاتھ تھام لیا اور عرض کی: اللہ کے رسول! اب بس کیجیے! آپ نے اپنے رب سے التجا کرنے میں حد کر دی ہے۔ آپ اس دن زرہ پہن کر چل پھر رہے تھے۔ جب آپ (خیمے سے) باہر نکلے تو یہ آیت پڑھ رہے تھے: ''عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور یہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔''

(٦) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿بَلِ ٱلسَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَٱلسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ﴾ [٤٦]

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: ''بلکہ قیامت ان کے وعدے کا وقت ہے اور قیامت بہت بڑی آفت اور انتہائی کڑوی ہے'' کا بیان

يَعْنِي: مِنَ الْمَرَارَةِ.

أَمَرّ کا لفظ مَرَارَة سے ہے جس کے معنی تلخی کے ہیں۔

٤٨٧٦ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكَ قَالَ: إِنِّي عِنْدَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ بِمَكَّةَ، وَإِنِّي لَجَارِيَةٌ أَلْعَبُ: ﴿بَلِ ٱلسَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَٱلسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ﴾. [انظر: ٤٩٩٣]

[4876] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جس وقت یہ آیت نازل ہوئی: ''بلکہ قیامت ان کے وعدے کا وقت ہے اور قیامت بہت بڑی آفت اور انتہائی تلخ چیز ہے۔'' تو حضرت محمد ﷺ مکہ مکرمہ میں تھے جبکہ میں اس وقت بچی تھی اور کھیلا کرتی تھی۔

٤٨٧٧ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ - وَهُوَ فِي قُبَّةٍ لَهُ يَوْمَ بَدْرٍ -: «أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اَللَّهُمَّ، إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ أَبَدًا»، فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ وَقَالَ: حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ، وَهُوَ فِي الدِّرْعِ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ: «﴿سَيُهْزَمُ ٱلْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ ٱلدُّبُرَ ۝ بَلِ ٱلسَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَٱلسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ﴾». [راجع: ٢٩١٥]

[4877] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بدر کے دن ایک خیمے میں تھے۔ آپ نے بایں الفاظ دعا کی: ''اے اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور تیرا وعدہ یاد دلاتا ہوں، اے اللہ! اگر تو چاہے (تو مسلمانوں کو فنا کر دے) تو آج کے بعد پھر کبھی تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔'' اس پر حضرت ابوبکر ؓ نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر عرض کی: اللہ کے رسول! آپ اپنے رب سے خوب گریہ وزاری سے دعا کر چکے ہیں، اب بس کیجیے۔ اس وقت آپ ﷺ زرہ پہنے ہوئے تھے۔ آپ باہر تشریف لائے تو آپ کی زبان پر یہ آیت تھی: ''عنقریب اس جماعت کو شکست دی جائے گی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے گی، بلکہ قیامت ان کے وعدے کا وقت ہے اور قیامت بہت بڑی آفت اور انتہائی کڑوی چیز ہے۔''

(٥٥) سُورَةُ الرَّحْمٰنِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 55- تفسیر سورۃ الرحمٰن

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿بِحُسْبَانٍ﴾ [٥] كَحُسْبَانِ الرَّحَى. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ﴾ [٩] يُرِيدُ لِسَانَ الْمِيزَانِ. وَالْعَصْفُ: بَقْلُ الزَّرْعِ إِذَا قُطِعَ مِنْهُ شَيْءٌ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ فَذٰلِكَ الْعَصْفُ؛ وَالرَّيْحَانُ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ: اَلرِّزْقُ. ﴿وَالرَّيْحَانُ﴾ [١٢] رِزْقُهُ، وَالْحَبُّ الَّذِي يُؤْكَلُ مِنْهُ؛ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَالْعَصْفُ، يُرِيدُ: الْمَأْكُولَ مِنَ الْحَبِّ. ﴿وَالرَّيْحَانُ﴾: اَلنَّضِيجُ الَّذِي لَمْ يُؤْكَلْ، وَقَالَ غَيْرُهُ: اَلْعَصْفُ وَرَقُ الْحِنْطَةِ؛ وَقَالَ الضَّحَّاكُ: اَلْعَصْفُ: اَلتِّبْنُ؛ وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ: اَلْعَصْفُ: أَوَّلُ مَا يَنْبُتُ، تُسَمِّيهِ النَّبَطُ هَبُورًا؛ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: اَلْعَصْفُ وَرَقُ الْحِنْطَةِ، ﴿وَالرَّيْحَانُ﴾: اَلرِّزْقُ. وَالْمَارِجُ: اَللَّهَبُ الْأَصْفَرُ وَالْأَخْضَرُ الَّذِي يَعْلُو النَّارَ إِذَا أُوقِدَتْ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ مُجَاهِدٍ: ﴿رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ﴾ [١٧]: لِلشَّمْسِ فِي الشِّتَاءِ مَشْرِقٌ، وَمَشْرِقٌ فِي الصَّيْفِ. ﴿وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ﴾: مَغْرِبُهَا فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ. ﴿لَا يَبْغِيَانِ﴾ [٢٠]: لَا يَخْتَلِطَانِ. ﴿الْمُنْشَآتُ﴾ [٢٤]: مَا رُفِعَ قِلْعُهُ مِنَ السُّفُنِ، فَأَمَّا مَا لَمْ يُرْفَعْ قِلْعُهُ فَلَيْسَ بِمُنْشَآتٍ.

امام مجاہد نے کہا: بِحُسْبَانٍ، یعنی سورج اور چاند دونوں چکی کی طرح گھوم رہے ہیں۔ ان کے علاوہ نے کہا: وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ کے معنی ہیں: ترازو کی ڈنڈی سیدھی رکھو۔ اور اَلْعَصْف: کھیتی کی وہ پیداوار جسے پکنے سے پہلے کاٹ لیا جائے۔ عربی زبان میں اَلرَّيْحَانُ کے معنی ہیں: روزی اور وہ دانے جو کھائے جاتے ہیں، جیسے گیہوں اور چاول وغیرہ۔ بعض نے کہا ہے: عصف سے مراد وہ دانے جن کو لوگ کھاتے ہیں اور ریحان سے مراد وہ پختہ غلہ جسے کچا استعمال نہیں کیا جاتا۔ دوسروں نے کہا ہے: عصف کے معنی ہیں: گیہوں کے پتے۔ امام ضحاک نے کہا: عصف خشک بھوسے کو کہتے ہیں۔ حضرت ابو مالک نے کہا کہ عصف سے مراد کھیتی کا وہ سبزہ جو پہلے پہل اگتا ہے جسے کسان لوگ ہبور کہتے ہیں۔ امام مجاہد نے کہا: عصف کے معنی ہیں: گندم کے پتے اور ریحان کے معنی ہیں: روزی۔ اَلْمَارِج سے مراد آگ کے وہ زرد اور سبز شعلے ہیں جو آگ سے اس وقت نکلتے ہیں جب اسے جلایا جاتا ہے۔ بعض اہل علم نے امام مجاہد سے نقل کیا ہے کہ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ سے مراد سردی اور گرمی کی مشرق اور رَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ سے مراد سردی اور گرمی کی مغرب ہے۔ لَا يَبْغِيَانِ کے معنی ہیں: دونوں آپس میں ملتے نہیں۔ اَلْمُنْشَئٰتُ سے مراد وہ کشتیاں جن کا بادبان اوپر اٹھایا گیا ہو۔ اور جن کشتیوں کا بادبان اوپر نہ اٹھایا گیا ہو انھیں مُنْشَئٰت نہیں کہتے۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿كَالْفَخَّارِ﴾ [١٤] كَمَا

امام مجاہد نے کہا: كَالْفَخَّارِ: جیسے ٹھیکرے بنائے جاتے

يُصْنَعُ الْفَخَّارُ. اَلشُّوَاظُ: لَهَبٌ مِنْ نَّارٍ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿وَنُحَاسٌ﴾ [٣٥]: اَلنُّحَاسُ: اَلصُّفْرُ يُصَبُّ عَلَى رُؤُسِهِمْ، يُعَذَّبُونَ بِهِ. ﴿خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ﴾ [٤٦]: يَهُمُّ بِالْمَعْصِيَةِ فَيَذْكُرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَيَتْرُكُهَا. ﴿مُدْهَآمَّتَانِ﴾ [٦٤]: سَوْدَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ. ﴿صَلْصَـٰلٍ﴾ [١٤]: طِينٌ خُلِطَ بِرَمْلٍ فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الْفَخَّارُ، وَيُقَالُ: مُنْتِنٌ، يُرِيدُونَ بِهِ: صَلَّ؛ يُقَالُ: صَلْصَالٌ، كَمَا يُقَالُ: صَرَّ الْبَابُ - عِنْدَ الْإِغْلَاقِ - وَصَرْصَرَ، مِثْلُ: كَبْكَبْتُهُ، يَعْنِي: كَبَبْتُهُ. ﴿فِيهِمَا فَـٰكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ﴾ [٦٨]: قَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ الرُّمَّانُ وَالنَّخْلُ بِالْفَاكِهَةِ، وَأَمَّا الْعَرَبُ فَإِنَّهَا تَعُدُّهُمَا فَاكِهَةً كَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿حَـٰفِظُوا۟ عَلَى ٱلصَّلَوَٰتِ وَٱلصَّلَوٰةِ ٱلْوُسْطَىٰ﴾ [البقرة: ٢٣٨] فَأَمَرَهُمْ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى كُلِّ الصَّلَوَاتِ، ثُمَّ أَعَادَ الْعَصْرَ تَشْدِيدًا لَهَا كَمَا أُعِيدَ النَّخْلُ وَالرُّمَّانُ؛ وَمِثْلُهَا: ﴿أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يَسْجُدُ لَهُۥ مَن فِى ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَمَن فِى ٱلْأَرْضِ﴾ ثُمَّ قَالَ: ﴿وَكَثِيرٌ مِّنَ ٱلنَّاسِ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ ٱلْعَذَابُ﴾ [الحج: ١٨] وَقَدْ ذَكَرَهُمْ فِي أَوَّلِ قَوْلِهِ: ﴿مَن فِى ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَمَن فِى ٱلْأَرْضِ﴾.

ہیں۔ اَلشُّوَاظُ سے مراد آگ کا وہ شعلہ جس میں دھواں نہ ہو۔ امام مجاہد نے کہا: وَنُحَاسٌ سے مراد وہ پیتل جو پگھلا کر دوزخیوں کے سروں پر ڈالا جائے گا، ان کو اس سے سزا دی جائے گی۔ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص گناہ کا ارادہ کرے، پھر اپنے اللہ عزوجل کو یاد کر کے اس سے باز آ جائے۔ مُدْهَآمَّتَانِ کے معنی ہیں: زیادہ شادابی کی وجہ سے سیاہ نظر آنے والے ہیں۔ صَلْصَالٍ: وہ گارا جس میں ریت ملائی جائے تو وہ ٹھیکری کی طرح کھنکھنانے لگے۔ بعض اہل علم نے کہا: صلصال سے مراد بدبودار کیچڑ ہے۔ صَلَّ کے معنی بدبودار کے ہیں، یعنی صل اور صَلْصَال کے معنی ہیں: سڑ جانا، جیسے صر الباب دروازہ بند کرنے کی آواز کو کہتے ہیں اور صَرْ صَرْ کے معنی بھی یہی ہیں جیسے کَبْكَبْتُهٗ اور كَبَبْتُهٗ کے معنی ایک ہیں۔ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ: بعض اہل علم نے کہا ہے: کھجور اور انار فاکھہ میں سے نہیں ہیں لیکن عرب لوگ انھیں فاکھہ میں شمار کرتے ہیں جیسا کہ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى میں ہے۔ اس میں پہلے تمام نمازوں کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے، جس میں صلاۃ وسطیٰ بھی شامل ہے، پھر صلاۃ وسطیٰ کو تاکید کے لیے دوبارہ بیان کیا گیا ہے، اسی طرح نخل اور رمان کو دوبارہ بیان کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح قرآن میں ہے: ﴿اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ﴾ پھر فرمایا: ﴿وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ﴾ حالانکہ ان کا ذکر ﴿مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ﴾ میں آ گیا تھا۔

وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿أَفْنَانٍ﴾ [٤٨]: أَغْصَانٍ. ﴿وَجَنَى ٱلْجَنَّتَيْنِ دَانٍ﴾ [٥٤]: مَا يُجْتَنَى قَرِيبٌ. وَقَالَ الْحَسَنُ: ﴿فَبِأَىِّ ءَالَآءِ﴾ [١٣]: نِعَمِهِ. وَقَالَ

امام مجاہد کے علاوہ نے کہا: اَفْنَانٍ سے مراد شاخیں ہیں۔ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ کا مطلب ہے کہ دونوں باغوں کے پھل جو توڑے جائیں گے وہ بہت قریب ہوں گے۔ امام

قَتَادَةُ: ﴿رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾: يَعْنِي الْجِنَّ وَالْإِنْسَ. وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: ﴿كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ﴾ [٢٩]: يَغْفِرُ ذَنْبًا وَيَكْشِفُ كَرْبًا، وَيَرْفَعُ قَوْمًا وَيَضَعُ آخَرِينَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿بَرْزَخٌ﴾ [٢٠]: حَاجِزٌ. اَلْأَنَامُ: اَلْخَلْقُ. ﴿نَضَّاخَتَانِ﴾ [٦٦]: فَيَّاضَتَانِ. ﴿ذُو الْجَلَالِ﴾ [٧٨]: اَلْعَظَمَةِ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿مَارِجٍ﴾ [١٥]: خَالِصٍ مِنَ النَّارِ، يُقَالُ: مَرَجَ الْأَمِيرُ رَعِيَّتَهُ: إِذَا خَلَّاهُمْ يَعْدُو بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ؛ مَرَجَ أَمْرُ النَّاسِ. ﴿مَرِيجٍ﴾ [ق: ٥]: مُلْتَبِسٌ. ﴿مَرَجَ﴾ [١٩]: اِخْتَلَطَ، مِنْ مَرَجْتَ دَابَّتَكَ: تَرَكْتَهَا. ﴿سَنَفْرُغُ لَكُمْ﴾ [٣١]: سَنُحَاسِبُكُمْ، لَا يَشْغَلُهُ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ وَهُوَ مَعْرُوفٌ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ، يُقَالُ: لَأَتَفَرَّغَنَّ لَكَ، وَمَا بِهِ شُغْلٌ، يَقُولُ: لَآخُذَنَّكَ عَلَى غِرَّتِكَ.

حسن بصری نے فرمایا: فَبِاَيِّ اٰلآءِ میں آلاء سے مراد نعمتیں ہیں۔ حضرت قتادہ نے فرمایا: رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ میں خطاب جن وانس سے ہے۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ: وہ ہر وقت کسی نہ کسی کام میں رہتا ہے، یعنی کسی کا گناہ معاف کرتا ہے، کسی کی تکلیف دور کرتا ہے، کسی قوم کو ترقی دیتا ہے تو کسی قوم کو ذلت کی گھاٹی میں پھینک دیتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بَرْزَخٌ کے معنی ہیں: آڑ اور روک۔ الْاَنَام کے معنی ہیں: مخلوق۔ نَضَّاخَتَانِ سے مراد یہ ہے کہ اہل جنت پر وہ دونوں باغ خیروبرکت برسانے والے ہوں گے۔ ذِی الْجَلٰلِ کے معنی ہیں: عزت و بزرگی والا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ دوسروں نے کہا: مَارِجٍ سے مراد خالص آگ جس میں دھواں نہ ہو۔ اہل عرب کہتے ہیں: مَرَجَ الْاَمِيْرُ رَعِيَّتَهٗ، حاکم نے اپنی رعایا کو آزاد چھوڑ دیا، یعنی وہ ایک دوسرے پر ظلم و زیادتی کرتے ہیں، نیز مَرَجَ اَمْرُ النَّاسِ: لوگوں کا معاملہ گڑ بڑ ہو گیا۔ (یعنی مرج کے معنی متعدد آتے ہیں۔) مَرِيْجٍ کے معنی ہیں: گڈمڈ، باہم ملا ہوا۔ مَرَجَ کے معنی ہیں: دونوں (دریا) مل گئے، یہ لفظ مَرَجْتَ دَابَّتَكَ سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں: تو نے اپنا جانور چھوڑ دیا ہے۔ سَنَفْرُغُ لَكُمْ ہم عنقریب تمھارا حساب لیں گے۔ یہاں فراغت اپنے حقیقی معنی میں نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز دوسری چیز سے غافل نہیں کر سکتی۔ عربی زبان میں یہ محاورہ مشہور ہے: لَاَ تَفَرَّغَنَّ لَكَ: میں تیرے لیے فارغ ہوں گا، حالانکہ اسے کوئی مشغولیت نہیں ہوتی۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ میں تیری غفلت پر اچانک تجھے پکڑوں گا۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَمِن دُونِهِمَا جَنَّتَانِ﴾ [٦٢]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''ان دو (باغوں) کے علاوہ اور دو باغ ہیں'' کا بیان

٤٨٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ، آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ، عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ». [انظر: ٤٨٨٠، ٧٤٤٤]

[4878] حضرت عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو باغ چاندی کے ہیں۔ ان دونوں کے برتن اور ان کا دیگر ساز و سامان چاندی کا ہوگا۔ اور دوسرے دو باغ سونے کے ہیں۔ ان کے برتن اور دیگر ساز و سامان بھی سونے کا ہوگا۔ اور جنت عدن میں اہل جنت اور ان کے رب کے دیدار میں کوئی چیز حائل نہیں ہوگی، ہاں! رب کبریاء کے چہرے پر کبریائی کی چادر ضرور ہوگی۔''

(٢) بَابٌ: ﴿حُورٌ مَّقْصُورَٰتٌ فِى ٱلْخِيَامِ﴾ [٧٢]

باب:2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''حوریں خیموں میں محفوظ ہوں گی'' کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿حُورٌ﴾: سُودُ الْحَدَقِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿مَّقْصُورَٰتٌ﴾: مَحْبُوسَاتٌ، قُصِرْنَ طَرْفُهُنَّ وَأَنْفُسُهُنَّ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ. ﴿قَٰصِرَٰتُ﴾ [٥٦]: لَا يَبْغِينَ غَيْرَ أَزْوَاجِهِنَّ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حور کے معنی ہیں: سیاہ پتلی والی۔ امام مجاہد نے کہا: مَقْصُورَاتٌ کے معنی ہیں: ان کی نگاہ اور ذات اپنے شوہروں پر رکی ہوئی ہوگی۔ قاصرات کے معنی ہیں: وہ اپنے خاوندوں کے علاوہ کسی دوسرے کی خواہش مند نہیں ہوں گی۔

٤٨٧٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ، عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ، يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ». [راجع: ٣٢٤٣]

[4879] حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ (ابوموسیٰ اشعری) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک خولدار موتی کا خیمہ ہوگا جس کی چوڑائی ساٹھ میل ہوگی۔ اس کے ہر کونے میں اہل جنت کے اہل خانہ ہوں گے وہ دوسروں کو نہیں دیکھیں گے۔ اہل جنت، ان کے پاس جائیں گے۔''

٤٨٨٠ - «وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ كَذَا آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَمَا بَيْنَ

[4880] ''اس میں دو باغ ہیں: ان کے برتن اور ان کے علاوہ جو کچھ ان میں ہے سب چاندی کا ہے۔ ان کے

الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلٰى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلٰى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ». [راجع: ٤٨٧٨]

علاوہ اور دو باغ ہیں: ان دونوں کے برتن اور ان کے علاوہ جو کچھ ان میں ہو گا وہ سب سونے کا ہے۔ وہاں سدا بہار جنت میں اہل جنت اور ان کے رب کے دیدار کے درمیان صرف کبریائی کی چادر ہے جو اس کے چہرے پر ہے۔''

فائدہ: اس حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل جنت اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں کر پائیں گے کیونکہ اس کے چہرے پر کبریائی کی چادر ہو گی لیکن دیگر احادیث سے اہل جنت کے لیے دیدار باری تعالیٰ کی صراحت آئی ہے، چنانچہ حدیث میں ہے کہ اہل جنت، جنت میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمھیں کسی چیز کی ضرورت ہے تو میں تمھیں مزید عطا فرماؤں؟ وہ عرض کریں گے: کیا تو نے ہمارے چہرے سفید نہیں کر دیے؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کر دیا؟ کیا تو نے ہمیں جہنم کی آگ سے نہیں بچالیا؟ فرمایا: پھر حجاب اٹھا دیا جائے گا تو وہ اللہ کے چہرے کا دیدار کریں گے۔ انھیں جنت میں جو کچھ عطا کیا گیا ہو گا، ان میں سے اپنے رب کا دیدار انہیں سب سے زیادہ محبوب ہو گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''ان لوگوں کے لیے جنھوں نے اچھے اعمال کیے اچھا ثواب ہے اور اس کے علاوہ بھی ہو گا۔''[1]

(٥٦) سُورَةُ الْوَاقِعَةِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 56- تفسیر سورۂ واقعہ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿رُجَّتِ﴾ [٤]: زُلْزِلَتْ. ﴿وَبُسَّتِ﴾ [٥]: فُتَّتْ، وَلُتَّتْ كَمَا يُلَتُّ السَّوِيقُ. اَلْمَخْضُودُ: لَا شَوْكَ لَهُ. ﴿مَنضُودٍ﴾ [٢٩]: اَلْمَوْزُ، وَالْعُرُبُ: اَلْمُحَبَّبَاتُ إِلٰى أَزْوَاجِهِنَّ. ﴿ثُلَّةٌ﴾ [٣٩، ٤٠]: أُمَّةٌ. ﴿يَحْمُومٍ﴾ [٤٣]: دُخَانٌ أَسْوَدُ. ﴿يُصِرُّونَ﴾ [٤٦]: يُدِيمُونَ. ﴿الْهِيمِ﴾ [٥٥]: اَلْإِبِلُ الظِّمَاءُ. ﴿لَمُغْرَمُونَ﴾ [٦٦]: لَمُلْزَمُونَ. رَوْحٌ: جَنَّةٌ وَرَخَاءٌ. ﴿وَرَيْحَانٌ﴾ [٨٩]: اَلرِّزْقُ. ﴿وَنُنشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾ [٦١]: أَيْ فِي أَيِّ خَلْقٍ نَشَاءُ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿تَفَكَّهُونَ﴾ [٦٥]: تَعْجَبُونَ. ﴿عُرُبًا﴾

امام مجاہد نے کہا: رُجَّتِ کے معنی ہیں: جنبش دی جائے گی، یعنی ہلائی جائے گی۔ وَبُسَّتِ کے معنی ہیں: (اور پہاڑ) ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے اور انھیں اس طرح پیس کر باریک کر دیا جائے گا جیسا کہ ستو پیس کر باریک کیے جاتے ہیں۔ اَلْمَخْضُودُ سے مراد وہ بیری کے درخت ہیں جو بے خار ہوں گے، جن کے کانٹے نہیں ہوں گے۔ مَنْضُودٍ سے مراد کیلے ہیں (جو تہ بہ تہ رکھے ہوں گے)۔ اَلْعُرُبُ سے مراد خاوندوں کی پیاری بیویاں اور محبوبائیں، یعنی ناز و ادا میں اپنے شوہر کی محبوبہ اور فراست میں اس کی مزاج شناس ہو۔ ثُلَّةٌ کے معنی ہیں: بڑا گروہ۔ يَحْمُومٍ کے معنی ہیں: سیاہ دھواں۔ يُصِرُّونَ: وہ گناہ ہمیشہ اصرار کے ساتھ کرتے ہیں۔

1 صحيح مسلم، الإيمان، حديث: 449 (181).

[٣٧]: مُثَقَّلَةً وَاحِدُهَا عَرُوبٌ مِثْلُ: صَبُورٍ وَصُبُرٍ، يُسَمِّيهَا أَهْلُ مَكَّةَ: الْعَرِبَةَ، وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ: الْغَنِجَةَ، وَأَهْلُ الْعِرَاقِ: الشَّكِلَةَ، وَقَالَ فِي: ﴿خَافِضَةٌ﴾ [٣]: لِقَوْمٍ إِلَى النَّارِ، وَ﴿رَافِعَةٌ﴾: إِلَى الْجَنَّةِ. ﴿مَوْضُونَةٍ﴾ [١٥]: مَنْسُوجَةٍ؛ وَمِنْهُ: وَضِينُ النَّاقَةِ. وَالْكُوبُ: لَا آذَانَ لَهُ وَلَا عُرْوَةَ. وَالْأَبَارِيقُ: ذَوَاتُ الْآذَانِ وَالْعُرَى. ﴿مَسْكُوبٍ﴾ [٣١]: جَارٍ. ﴿وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ﴾ [٣٤]: بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ. ﴿مُتْرَفِينَ﴾ [٤٥]: مُتَمَتِّعِينَ. ﴿مَدِينِينَ﴾ [٨٦]: مُحَاسَبِينَ ﴿مَا تُمْنُونَ﴾ [٥٨]: هِيَ النُّطْفَةُ فِي أَرْحَامِ النِّسَاءِ. ﴿لِلْمُقْوِينَ﴾ [٧٣]: لِلْمُسَافِرِينَ؛ وَالْقِيُّ: الْقَفْرُ. ﴿بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ﴾ [٧٥]: بِمُحْكَمِ الْقُرْآنِ، وَيُقَالُ: بِمَسْقِطِ النُّجُومِ: إِذَا سَقَطْنَ؛ وَمَوَاقِعُ وَمَوْقِعٌ وَاحِدٌ. ﴿مُدْهِنُونَ﴾ [٨١]: مُكَذِّبُونَ؛ مِثْلُ: ﴿لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ﴾ [القلم: ٩]. ﴿فَسَلَامٌ لَكَ﴾ [٩١]: أَيْ: مُسَلَّمٌ لَكَ إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ، وَأُلْغِيَتْ إِنَّ وَهُوَ مَعْنَاهَا؛ كَمَا تَقُولُ: أَنْتَ مُصَدَّقٌ، مُسَافِرٌ عَنْ قَلِيلٍ، إِذَا كَانَ قَدْ قَالَ: إِنِّي مُسَافِرٌ عَنْ قَلِيلٍ، وَقَدْ يَكُونُ كَالدُّعَاءِ لَهُ كَقَوْلِكَ: فَسَقْيًا مِنَ الرِّجَالِ. إِنْ رَفَعْتَ - السَّلَامُ - فَهُوَ مِنَ الدُّعَاءِ. ﴿تُورُونَ﴾ [٧١]: تَسْتَخْرِجُونَ، أَوْرَيْتُ: أَوْقَدْتُ. ﴿لَغْوًا﴾ [٢٥]: بَاطِلًا. ﴿تَأْثِيمًا﴾: كَذِبًا.

الْهِيْم کے معنی ہیں: پیاسے اونٹ جو پانی سے سیراب نہ ہوں۔ لَمُغْرَمُوْنَ کے معنی ہیں: ہم پر چٹی پڑی ہے۔ رَوْحٌ کے معنی ہیں: جنت اور آرام۔ وَرَیْحَانٌ سے مراد روزی اور رزق ہے۔ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کے معنی ہیں: ہم جس صورت میں چاہیں تمھیں پیدا کر دیں۔ مجاہد کے علاوہ نے کہا: تَفَكَّهُوْنَ کے معنی ہیں: تم تعجب کرتے رہ جاؤ۔ عُرُبًا را کے ضمہ کے ساتھ جو پڑھنے میں ذرا مشکل ہے۔ اس کا واحد عَرُوبٌ ہے، جیسے صَبُورٍ کی جمع صُبُر آتی ہے۔ عروب کے معنی ہیں: خوبصورت محبوبہ۔ اہل مکہ اسے عَرِبَه، اہل مدینہ اسے غَنِجَه اور اہل عراق اسے شَكِلَه کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ نے خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ کے متعلق کہا ہے کہ وہ (قیامت) کچھ لوگوں کو ذلیل کر کے جہنم کی طرف دھکیل دے گی اور کچھ کو اعزاز کے ساتھ جنت کی طرف روانہ کر دے گی۔ مَوْضُوْنَةٍ: سونے کے تاروں سے بنے ہوئے۔ وَضِيْنُ النَّاقَة بھی اسی سے ماخوذ ہے جس کے معنی اونٹنی کا زیر بند ہیں۔ اَلْكُوبُ جس کی جمع اَكْوَاب ہے اس آبخورے کو کہتے ہیں جس کی نہ ٹونٹی ہو اور نہ اس کا دستہ ہو، جبکہ اَلْاَبَارِيْقُ: پانی پینے کے وہ برتن جن کی ٹونٹی اور دستہ ہو۔ مَسْكُوْبٍ کے معنی ہیں: بہتا ہوا پانی۔ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ کے معنی ہیں: اوپر تلے بچھائے گئے بستر تاکہ وہ نرم اور دبیز ہو جائیں۔ مُتْرَفِيْنَ کے معنی ہیں: آسودہ حال اور آرام پرور لوگ، یعنی مزے سے زندگی گزارنے والے۔ مَدِيْنِيْنَ کے معنی ہیں: محاسبہ کیے گئے، کسی کے محکوم۔ مَاتُمْنُوْنَ کے معنی ہیں: وہ نطفہ جو تم عورتوں کے رحم میں ڈالتے ہو۔ لِلْمُقْوِيْنَ: مسافروں (کے فائدے) کے لیے۔ یہ لفظ قِيّ سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں: بے آب و گیاہ میدان۔ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ سے مراد قرآن کریم کی محکم آیات ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ اس

سے مراد ستاروں کے غروب ہونے کی جگہ ہے۔ مَوَاقِع (جمع) اور مَوْقِع (مفرد) مضاف ہونے کی صورت میں دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔ مُدْهِنُوْنَ کے معنی ہیں: تم جھٹلانے والے ہو جیسا کہ اس آیت میں ہے: لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ: یہ لوگ چاہتے ہیں کہ آپ ڈھیلے پڑ جاؤ تو یہ بھی ڈھیلے ہو جائیں گے۔ فَسَلٰمٌ لَّكَ کے معنی ہیں: تیرے لیے یہ بات تسلیم کر لی گئی ہے کہ تو اصحاب الیمین سے ہے۔ اس میں لفظ اِنَّ حذف کر کے اس کے معنی قائم رکھے گئے ہیں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص کہے: میں اب تھوڑی دیر میں سفر کرنے والا ہوں تو تو اس سے کہے: اَنْتَ مُصَدَّقٌ مسافر عن قليلَ یہاں بھی اِنَّ کا لفظ محذوف ہے۔ کبھی سلام کا لفظ بطور دعا بھی استعمال ہوتا ہے اگر مرفوع ہو جیسا کہ فَسَقْيًا مِّنَ الرِّجَالِ نصب کے ساتھ ہو تو دعا کے معنی میں آتا ہے، لوگوں کو پانی ملے، یعنی اللہ تمھیں سیراب کرے۔ تُوْرُوْنَ، یعنی تم نکالتے ہو۔ یہ لفظ أَوْرَيْتُ سے ماخوذ ہے، یعنی میں نے سلگایا۔ لَغْوًا کے معنی ہیں: باطل اور جھوٹ۔ تَاْثِيْمًا کے معنی ہیں: جھوٹ۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ﴾ [٣٠]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور لمبے لمبے سائے'' کا بیان

٤٨٨١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً، يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ، لَا يَقْطَعُهَا، وَاقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ﴾». [راجع: ٣٢٥٢]

[4881] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ تک اس حدیث کو پہنچاتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جنت میں ایک اتنا بڑا درخت ہے جس کے سائے میں اگر سوار سو برس تک چلتا رہے تو بھی اس کا سایہ ختم نہ ہوگا۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ﴿وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ﴾ اور لمبے لمبے سائے۔''

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ بہترین عمدہ، تیار شدہ تیز رفتار گھوڑا بھی سو سال تک اسے طے نہیں کر سکے گا۔[1]

(۵۷) سُورَةُ الْحَدِيدِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 57- تفسیر سورۂ حدید

قَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ﴾ [۷]: مُعَمَّرِينَ فِيهِ. ﴿مِنَ الظُّلُمَٰتِ إِلَى النُّورِ﴾ [۹]: مِنَ الضَّلَالَةِ إِلَى الْهُدٰى. ﴿فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَٰفِعُ لِلنَّاسِ﴾ [۲۵]: جُنَّةٌ وَسِلَاحٌ. ﴿مَوْلَىٰكُمْ﴾ [۱۵]: أَوْلٰى بِكُمْ. ﴿لِئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَٰبِ﴾ [۲۹]: لِيَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ. يُقَالُ: ﴿وَالظَّٰهِرُ﴾ [۳] عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا. ﴿وَالْبَاطِنُ﴾ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا. ﴿أَنظُرُونَا﴾ [۱۳]: اِنْتَظِرُونَا.

امام مجاہد نے کہا: جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ کے معنی ہیں: اس نے تمھیں زمین میں آباد کیا۔ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّورِ کے معنی ہیں: گمراہی سے ہدایت کی طرف۔ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ، یعنی لوگ اس لوہے سے ڈھالیں اور ہتھیار بناتے ہیں۔ مَوْلٰكُمْ کے معنی ہیں: (یہ آگ) تمھارے لیے زیادہ سزاوار ہے۔ لِئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتٰبِ کے معنی ہیں: تاکہ اہل کتاب معلوم کر لیں، یعنی لا زائدہ ہے۔ وَالظَّاهِرُ کے معنی ہیں: ہر چیز پر اس کا ظہور علم کے اعتبار سے ہے۔ وَالْبَاطِنُ کے معنی ہیں: وہ ہر چیز سے مخفی ہے علم کے اعتبار سے، یعنی کسی عقل و خیال کی اس کی ذات تک رسائی نہیں ہے۔ اُنْظُرُونَا کے معنی ہیں: ذرا ہمارا انتظار کر لو۔

وضاحت: امام بخاری رحمہ اللہ نے سورۂ حدید کی تفسیر میں کوئی حدیث بیان نہیں کی، صرف چند الفاظ کی تشریح پر اکتفا کیا ہے ممکن ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث اس کے تحت ذکر کی جا سکے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اسلام لانے اور درج ذیل آیات کے ذریعے سے عتاب کرنے میں صرف چار سال کا وقفہ تھا۔ وہ آیت یہ ہے: ''جو لوگ ایمان لاتے ہیں کیا ان کے لیے ایسا وقت نہیں آیا کہ اللہ کے ذکر اور جو حق نازل ہوا ہے، اس سے ان کے دل پسیج جائیں......''[2]

(۵۸) سُورَةُ الْمُجَادَلَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 58- تفسیر سورۂ مجادلہ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿يُحَادُّونَ﴾ [۲۰]: يُشَاقُّونَ اللهَ. ﴿كُبِتُوا﴾ [۵]: أُخْزُوا مِنَ الْخِزْيِ.

امام مجاہد نے فرمایا: يُحَادُّونَ کے معنی ہیں: اللہ کی مخالفت کرتے ہیں۔ كُبِتُوا کے معنی أُخْزُوا ہیں جو خِزْيٌ

1 صحيح مسلم، الجنة، حديث : 7139 (2828)۔ 2 الحديد 16:57، و صحيح مسلم، التفسير، حديث :7139(7550)

﴿اَسْتَحْوَذَ﴾ [١٩]: غَلَبَ.

سے ماخوذ ہے، یعنی ذلیل ورسوا کیے گئے۔ اِسْتَحْوَذَ کے معنی ہیں: غَلَبَ، یعنی شیطان ان پر غالب آ گیا۔

(٥٩) سُورَةُ الْحَشْرِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 59- تفسیر سورۂ حشر

﴿اَلْجَلَاءَ﴾ [٣] اَلْإِخْرَاجَ مِنْ أَرْضٍ إِلَى أَرْضٍ.

اَلْجَلَاءَ کے معنی ہیں: ایک زمین سے دوسری زمین کی طرف نکالنا جسے جلا وطن کہا جاتا ہے۔

(١) [بَابٌ]:

باب: 1- بلاعنوان

٤٨٨٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: سُورَةُ التَّوْبَةِ؟ قَالَ: اَلتَّوْبَةُ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَا زَالَتْ تَنْزِلُ: ﴿وَمِنْهُمْ﴾ ﴿وَمِنْهُمْ﴾ حَتّٰى ظَنُّوا أَنَّهَا لَمْ تُبْقِ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا ذُكِرَ فِيهَا. قَالَ: قُلْتُ: سُورَةُ الْأَنْفَالِ؟ قَالَ: نَزَلَتْ فِي بَدْرٍ. قَالَ: قُلْتُ: سُورَةُ الْحَشْرِ؟ قَالَ: نَزَلَتْ فِي بَنِي النَّضِيرِ. [راجع: ٤٠٢٩]

[4882] حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ سورۂ توبہ کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: یہ سورۂ توبہ تو رسوا کرنے والی ہے۔ اس سورت میں تو مسلسل یہی نازل ہوتا رہا کہ ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں، ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں حتی کہ لوگوں کو گمان ہوا کہ یہ سورت کسی کا کچھ بھی نہیں چھوڑے گی بلکہ سب کے بھید کھول دے گی۔ میں نے سورۂ انفال کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے بتایا کہ یہ جنگ بدر کے متعلق نازل ہوئی تھی۔ میں نے سورۂ حشر کے متعلق عرض کیا تو انھوں نے فرمایا: یہ یہود کے قبیلۂ بنو نضیر کے متعلق نازل ہوئی تھی۔

٤٨٨٣ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: سُورَةُ الْحَشْرِ؟ قَالَ: قُلْ: سُورَةُ النَّضِيرِ. [راجع: ٤٠٢٩]

[4883] حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سورۂ حشر کے متعلق پوچھا تو انھوں نے کہا کہ اس سورت کو سورۃ النضیر کہا کرو۔

فائدہ: سورۂ توبہ میں منافقین کے رسوا کن کردار کو بڑی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مطلب یہ

ہے کہ اس سورت نے تو بہت سارے بدکردار لوگوں کو ذلیل کیا اور ان کی حقیقت حال سے پردہ اٹھایا ہے۔ صحابۂ کرام ؓ کو انتہائی ورع اور تقویٰ کی وجہ سے خیال گزرا کہ شاید یہ سورت اب کسی کو نہیں چھوڑے گی اور سب کے حالات بیان کر دے گی لیکن اس میں تو منافقین اور اللہ کے حکم پر عمل نہ کرنے والوں کا ذکر شر کیا گیا ہے۔ اسی طرح حضرت ابن عباس ؓ نے سورۂ حشر کو حشر کہنا اس لیے اچھا خیال نہیں کیا کہ شاید لوگوں کا ذہن قیامت کی طرف منتقل ہو جائے، حالانکہ حشر سے مراد قیامت کا حشر نہیں بلکہ اس میں بنونضیر کی جلاوطنی کا ذکر ہے۔ واللّٰه أعلم

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ﴾ [٥]

باب:2- ارشاد باری تعالیٰ: ''جو بھی کھجور کا درخت تم نے کاٹ دیا......'' کا بیان

نَخْلَةٍ مَا لَمْ تَكُنْ عَجْوَةً أَوْ بَرْنِيَّةً

اس آیت کریمہ میں لینة کے معنی نخلة ہیں، یعنی کھجور کا وہ درخت جو عجوہ یا برنی نہ ہو۔

٤٨٨٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰٓ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ ٱللَّهِ وَلِيُخْزِيَ ٱلْفَٰسِقِينَ﴾. [راجع: ٢٣٢٦]

[4884] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنونضیر کی کھجوروں کے درخت جلا دیے تھے اور کچھ کاٹ ڈالے تھے۔ یہ درخت مقام بُویرہ میں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی: ''جو بھی کھجور کا درخت تم نے کاٹ دیا یا اسے اس کی جڑوں پر قائم رہنے دیا یہ دونوں کام اللہ کے حکم کے مطابق تھے تاکہ اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو ذلیل کرے۔''

(٣) بَابٌ: ﴿مَآ أَفَآءَ ٱللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ﴾ [٧]

باب:3- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اللہ تعالیٰ جو مال بھی اپنے رسول کو مفت میں دلا دے'' کا بیان

٤٨٨٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ - غَيْرَ مَرَّةٍ - عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ، فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ خَاصَّةً، يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهَا

[4885] حضرت عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ بنونضیر کے اموال اللہ تعالیٰ نے لڑائی کے بغیر اپنے رسول ﷺ کو عطا فرمائے تھے۔ مسلمانوں نے ان کے لیے اپنے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے۔ ان اموال کا خرچ کرنا خاص طور پر رسول اللہ ﷺ کے صوابدیدی اختیارات پر موقوف تھا، چنانچہ آپ ان میں سے ازواج مطہرات کو سالانہ خرچ دیتے تھے اور جو باقی بچتا اس سے سامان جنگ

نَفَقَةَ سَنَتِهِ، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللهِ. [راجع: ٢٩٠٤]

خریدتے اور گھوڑوں پر خرچ کرتے تھے تاکہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے موقع پر کام آئیں۔

فائدہ: جو مال دوران جنگ میں مسلمانوں کی لڑائی اور محنت و مشقت کے نتیجے میں حاصل ہوا سے مال غنیمت کہا جاتا ہے۔ اس کے متعلق تفصیلی احکام سورۂ انفال میں بیان ہوئے ہیں اور جو مال جنگ کے بغیر ہاتھ آجائے اسے مال فے کہتے ہیں۔

(٤) بَابٌ: ﴿وَمَآ ءَاتَىٰكُمُ ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ﴾ [٧]

باب: 4- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور جو کچھ رسول تمھیں دے وہ لے لو'' کا بیان

٤٨٨٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوتَشِمَاتِ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا: أُمُّ يَعْقُوبَ، فَجَاءَتْ فَقَالَتْ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ، فَقَالَ: وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَنْ هُوَ فِي كِتَابِ اللهِ؟ فَقَالَتْ: لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ مَا تَقُولُ، فَقَالَ: لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ، أَمَا قَرَأْتِ: ﴿وَمَآ ءَاتَىٰكُمُ ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَىٰكُمْ عَنْهُ فَٱنتَهُوا۟﴾ قَالَتْ: بَلَى، قَالَ: فَإِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْهُ، قَالَتْ: فَإِنِّي أَرَى أَهْلَكَ يَفْعَلُونَهُ، قَالَ: فَاذْهَبِي فَانْظُرِي، فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَلَمْ تَرَ مِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا، فَقَالَ: لَوْ كَانَتْ كَذٰلِكَ مَا جَامَعْتُهَا. [انظر: ٤٨٨٧، ٥٩٣١، ٥٩٣٩، ٥٩٤٣، ٥٩٤٨]

[4886] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے گودنے والی، گدوانے والی، خوبصورتی کے لیے چہرے کے بال اکھاڑنے والی اور دانتوں میں کشادگی کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے جو اللہ کی خلقت کو بدلتی ہیں۔ یہ بات بنو اسد کی ایک عورت کو پہنچی جس کی کنیت ام یعقوب تھی، وہ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس) آکر کہنے لگی: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت کی ہے۔ انھوں نے فرمایا: میں ایسی عورتوں پر لعنت کیوں نہ کروں جن پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے اور جو اللہ کی کتاب کے حکم کے مطابق بھی ملعون ہے؟ اس عورت نے کہا: میں نے تو سارا قرآن جو دو تختیوں کے درمیان ہے پڑھ ڈالا ہے، اس میں تو کہیں ان عورتوں پر لعنت نہیں آئی۔ انھوں نے فرمایا: اگر تم نے قرآن کو (بغور) پڑھا ہوتا تو تمھیں یہ مسئلہ ضرور مل جاتا۔ کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی: ''رسول، تمھیں جو کچھ دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔'' اس عورت نے کہا: میں نے یہ آیت تو پڑھی ہے۔ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: آپ ﷺ نے ان تمام کاموں سے منع فرمایا ہے۔ اس عورت نے کہا: میرے خیال کے مطابق آپ کی بیوی بھی یہ کام کرتی ہوگی۔ انھوں نے فرمایا:

جاؤ میرے گھر جا کر دیکھ لو، چنانچہ وہ عورت گئی اور گھر میں دیکھا لیکن اس طرح کی (معیوب) چیز نہ مل سکی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میری بیوی ایسے کام کرتی تو بھلا میرے ساتھ کیسے رہ سکتی تھی۔

٤٨٨٧ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ حَدِيثَ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْوَاصِلَةَ فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا: أُمُّ يَعْقُوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ مِثْلَ حَدِيثِ مَنْصُورٍ. [راجع: ٤٨٨٦]

[4887] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سر کے قدرتی بالوں کے ساتھ مصنوعی بال لگانے والی عورت پر لعنت کی ہے۔ راویٔ حدیث عبدالرحمٰن بن عابس نے کہا: میں نے بھی ام یعقوب نامی ایک عورت سے سنا تھا وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس طرح بیان کرتی تھی جیسا کہ منصور کی حدیث میں ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کو کتاب اللہ ہی کا حصہ شمار کرتے تھے، اس بنا پر جو شخص سنت یا حدیث کی حجیت کا منکر ہے وہ دراصل قرآن کا منکر ہے۔

(٥) بَابٌ: ﴿وَالَّذِينَ تَبَوَّءُو الدَّارَ وَالْإِيمَانَ﴾ [٩]

باب: 5- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”اور (مالِ فے) ان لوگوں کے لیے ہے جنھوں نے (مدینہ کو) گھر بنا لیا تھا اور ایمان (قبول کر لیا تھا)“ کا بیان

٤٨٨٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ - يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ - عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أُوصِي الْخَلِيفَةَ بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ، وَأُوصِي الْخَلِيفَةَ بِالْأَنْصَارِ الَّذِينَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُهَاجِرَ النَّبِيُّ ﷺ: أَنْ يَقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَعْفُوَ عَنْ مُسِيئِهِمْ. [راجع: ١٣٩٢]

[4888] حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہونے والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ اولین مہاجرین کا حق پہچانے اور اس خلیفہ کو انصار کے متعلق بھی وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان کے حق کو پہچانے جنھوں نے نبی ﷺ کی ہجرت سے پہلے مدینہ طیبہ میں جگہ پکڑی اور ایمان کو سنبھالا۔ اس (خلیفہ) پر لازم ہے کہ وہ انصار میں سے جو نیک ہوں ان کی قدر کرے اور جو گناہ گار ہیں ان کی برائی سے درگزر کرے۔

(٦) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ﴾ الْآيَةَ [٩]

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: ''وہ دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں'' کا بیان

اَلْخَصَاصَةُ: فَاقَةٌ. ﴿الْمُفْلِحُونَ﴾: اَلْفَائِزُونَ بِالْخُلُودِ؛ وَالْفَلَاحُ: اَلْبَقَاءُ؛ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ: عَجِّلْ. وَقَالَ الْحَسَنُ: ﴿حَاجَةً﴾: حَسَدًا.

اَلْخَصَاصَةُ کے معنی ہیں: فاقہ۔ اَلْمُفْلِحُوْنَ کے معنی ہیں: ہمیشہ کامیاب رہنے والے۔ اَلْفَلَاح کے معنی ہیں: باقی رہنا۔ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کامیابی کی طرف جلدی آؤ۔ امام حسن بصری نے کہا حَاجَةً سے مراد حسد ہے۔

٤٨٨٩ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَصَابَنِي الْجَهْدُ، فَأَرْسَلَ إِلَى نِسَائِهِ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُنَّ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا رَجُلٌ يُضَيِّفُهُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ، يَرْحَمُهُ اللهُ؟» فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ، فَذَهَبَ إِلَى أَهْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: ضَيْفُ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا تَدَّخِرِيهِ شَيْئًا، قَالَتْ: وَاللهِ مَا عِنْدِي إِلَّا قُوتُ الصِّبْيَةِ، قَالَ: فَإِذَا أَرَادَ الصِّبْيَةُ الْعَشَاءَ فَنَوِّمِيهِمْ وَتَعَالَيْ فَأَطْفِئِي السِّرَاجَ، وَنَطْوِي بُطُونَنَا اللَّيْلَةَ، فَفَعَلَتْ، ثُمَّ غَدَا الرَّجُلُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «لَقَدْ عَجِبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، أَوْ ضَحِكَ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةَ»، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾. [راجع: ٣٧٩٨]

[4889] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! میں فاقہ زدہ ہوں۔ آپ ﷺ نے اسے ازواج مطہرات کے پاس بھیج دیا لیکن ان کے پاس کھانے کی کوئی چیز نہ تھی۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا کوئی شخص ایسا ہے جو آج رات اس مہمان کی میزبانی کرے، اللہ اس پر رحم کرے گا؟'' یہ سن کر ایک انصاری صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! یہ آج میرے مہمان ہیں۔ پھر وہ انھیں اپنے ساتھ گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ کے مہمان ہیں۔ ان سے کوئی چیز بچا اور چھپا کر نہ رکھنا۔ وہ کہنے لگی: میرے پاس تو صرف بچوں کی خوراک پڑی ہے۔ انصاری صحابی نے کہا: جب بچے کھانا مانگنے لگیں تو انھیں (بہلا پھسلا کر) سلا دینا اور چراغ بھی گل کر دینا۔ آج رات ہم بھوکے ہی رہ لیں گے۔ بیوی نے ایسا ہی کیا۔ پھر وہ شخص صبح کے وقت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فلاں مرد اور فلاں عورت پر اللہ بہت خوش ہوا ہے یا ۔ آپ نے فرمایا کہ ۔ اللہ تعالیٰ فلاں فلاں پر مسکرایا ہے۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾

(٦٠) سُورَةُ الْمُمْتَحِنَةِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 60- تفسیر سورۂ ممتحنہ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً﴾ [٥]: لَا تُعَذِّبْنَا بِأَيْدِيهِمْ فَيَقُولُونَ: لَوْ كَانَ هٰؤُلَاءِ عَلَى الْحَقِّ مَا أَصَابَهُمْ هٰذَا. ﴿بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ﴾ [١٠]: أُمِرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ بِفِرَاقِ نِسَائِهِمْ كُنَّ كَوَافِرَ بِمَكَّةَ.

امام مجاہد نے کہا: لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً کے معنی ہیں: (اے اللہ!) ہمیں ان (کافروں) کے ہاتھوں تکلیف نہ پہنچا کہ وہ یوں کہنے لگیں: اگر یہ (مسلمان) حق پر ہوتے تو ہمارے ہاتھوں تکلیف کیوں اٹھاتے۔ بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ سے مراد یہ ہے کہ نبی ﷺ کے اصحاب کو حکم دیا گیا کہ ان کافر عورتوں کو چھوڑ دیں جو مکہ میں بحالت کفر رہ گئیں ہیں۔

(١) بَابٌ: ﴿لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ﴾ [١]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ'' کا بیان

٤٨٩٠ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ: أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ كَاتِبَ عَلِيٍّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ: «اِنْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ، فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا»، فَذَهَبْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا، حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ، فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ، فَقُلْنَا: أَخْرِجِي الْكِتَابَ، فَقَالَتْ: مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ، فَقُلْنَا: لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ، فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَأَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَإِذَا فِيهِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِمَّنْ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ

[4890] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے، حضرت زبیر اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ ﷺ نے روانہ کیا اور فرمایا: ''جاؤ، جب تم روضۂ خاخ پر پہنچو تو وہاں تمھیں ہودج میں سوار ایک عورت ملے گی۔ اس کے پاس ایک خط ہوگا۔ تم نے وہ خط اس سے حاصل کرنا ہے۔'' چنانچہ ہم روانہ ہوئے اور ہمارے گھوڑے تیزی کے ساتھ ہمیں منزل مقصود کی طرف لے جارہے تھے۔ آخر جب ہم روضۂ خاخ پہنچے تو واقعی وہاں ہم نے ہودج میں سوار ایک عورت کو پایا۔ ہم نے اس سے کہا: خط نکال دو۔ اس نے کہا: میرے پاس تو کوئی خط نہیں۔ ہم نے کہا: خط نکال دو بصورت دیگر ہم تیرے کپڑے اتار (کر تیری تلاشی) لیں گے۔ آخر اس نے اپنی چوٹی سے خط نکال کر ہمارے حوالے کر دیا۔ ہم وہ خط لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس خط میں لکھا تھا: حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف

ﷺ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا هٰذَا يَا حَاطِبُ؟» قَالَ: لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِنْ قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، وَكَانَ مَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ، فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَصْطَنِعَ إِلَيْهِمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي، وَمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ»، فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ! فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، فَقَالَ: «إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا، وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اطَّلَعَ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ».

سے مشرکین کے چند افراد کے نام جو مکہ میں تھے۔ اس خط میں انھوں نے نبی ﷺ کی کچھ (جنگی) تیاری کا ذکر کیا تھا۔ نبی ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: ''اے حاطب! یہ کیا ہے؟'' انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے معاملے میں جلدی نہ فرمائیں! اصل بات یہ ہے کہ میں مکہ میں قریش کے ساتھ بطور حلیف رہا کرتا تھا۔ ان کے خاندان اور قبیلے سے میرا کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس کے برعکس آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کی قریش میں رشتے داریاں ہیں، اس وجہ سے قریش، مکہ میں رہ جانے والے ان کے اہل و عیال اوران کے مال ومتاع کی حفاظت کرتے ہیں۔ میں نے چاہا کہ جب میرا ان سے کوئی نسبی تعلق نہیں ہے تو اس موقع پر ان پر ایک احسان کردوں تاکہ اس کی وجہ سے وہ مکہ میں مقیم میرے رشتے داروں کی حفاظت کریں۔ میں نے یہ کام کفریا اپنے دین سے برگشتہ ہوجانے کی وجہ سے نہیں کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اس نے تم سے سچی بات کہہ دی ہے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ مجھے اجازت دیں، میں اس کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ بدر کی جنگ میں ہمارے ساتھ شریک تھے۔ تمھیں کیا معلوم اللہ تعالیٰ تو اہل بدر کے حالات سے مطلع تھا اس کے باوجود اس نے ان کے متعلق فرما دیا: جو جی چاہے کرو میں نے تمھیں معاف کر دیا ہے۔''

قَالَ عَمْرٌو: وَنَزَلَتْ فِيهِ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ عَدُوِّى وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ﴾ قَالَ: لَا أَدْرِي الْآيَةُ فِي الْحَدِيثِ، أَوْ قَوْلُ عَمْرٍو. [راجع: ۳۰۰۷]

(راویٔ حدیث) عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ حاطب بن ابی بلتعہ کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ عَدُوِّى وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ﴾ سفیان بن عیینہ نے کہا: مجھے اس کا علم نہیں کہ اس آیت کا ذکر حدیث کا حصہ ہے یا عمرو بن دینار کا اپنا قول ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: قِيلَ لِسُفْيَانَ فِي هٰذَا،

سفیان بن عیینہ سے پوچھا گیا: کیا ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟

فَنَزَلَتْ: ﴿لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ﴾ الْآيَةَ. قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا فِي حَدِيثِ النَّاسِ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو، مَا تَرَكْتُ مِنْهُ حَرْفًا وَمَا أُرٰى أَحَدًا حَفِظَهُ غَيْرِي.

لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ﴾ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے متعلق نازل ہوئی تھی؟ سفیان نے جواب دیا: لوگوں کی روایت میں تو اسی طرح ہے لیکن میں نے عمرو بن دینار سے جو حدیث یاد کی ہے، اس میں سے ایک حرف بھی میں نے نہیں چھوڑا اور میں نہیں سمجھتا کہ میرے سوا کسی اور نے عمرو کی حدیث کو زیادہ یاد رکھا ہو۔

(٢) بَابٌ: ﴿إِذَا جَآءَكُمُ ٱلْمُؤْمِنَٰتُ مُهَٰجِرَٰتٍ﴾ [١٠]

باب:2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جب تمھارے پاس اہل ایمان خواتین (ہجرت کرکے) آئیں'' کا بیان

٤٨٩١ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَنْبَأَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهٰذِهِ الْآيَةِ، بِقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُؤْمِنَٰتُ يُبَايِعْنَكَ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾، قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَنْ أَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ بَايَعْتُكِ» كَلَامًا، وَلَا وَاللهِ مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ، مَا يُبَايِعُهُنَّ إِلَّا بِقَوْلِهِ: «قَدْ بَايَعْتُكِ عَلٰى ذٰلِكَ».

[4891] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اس آیت کے نزول کے بعد ان مومن خواتین کا امتحان لیا کرتے تھے جو ہجرت کر کے آپ ﷺ کے پاس (مدینہ طیبہ) آتی تھیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے نبی! جب آپ کے پاس مومن خواتین بیعت کرنے کے لیے آئیں...... غفور رحیم تک۔ حضرت عروہ نے کہا: حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: جو مسلمان عورت ان شرائط کا اقرار کر لیتی تو رسول اللہ ﷺ زبانی طور پر اس سے فرماتے: ''میں نے تمھاری بیعت قبول کر لی ہے۔'' اللہ کی قسم! ایسا کبھی نہیں ہوا کہ آپ ﷺ کے ہاتھ نے بیعت لیتے وقت کسی عورت کا ہاتھ چھوا ہو۔ آپ ان سے صرف زبانی بیعت لیتے تھے: ''تم ان مذکورہ باتوں پر قائم رہنا۔''

تَابَعَهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

یونس، معمر اور عبدالرحمٰن بن اسحاق نے زہری سے روایت کرنے میں ان کے بھتیجے کی متابعت کی ہے۔

وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ. [راجع: ٢٧١٣]

اسحاق بن راشد نے کہا: وہ زہری سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے عروہ اور عمرہ دونوں سے روایت کی ہے۔

(٣) بَابٌ: ﴿إِذَا جَاءَكَ ٱلْمُؤْمِنَٰتُ يُبَايِعْنَكَ﴾ [١٢]

باب:3- (ارشاد باری تعالیٰ:''اے نبی!) جب آپ کے پاس مومن خواتین بیعت کرنے کے لیے آئیں'' کا بیان

٤٨٩٢ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَرَأَ عَلَيْنَا: ﴿أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِٱللَّهِ شَيْـًٔا﴾. وَنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ، فَقَبَضَتِ امْرَأَةٌ يَدَهَا فَقَالَتْ: أَسْعَدَتْنِي فُلَانَةُ، فَأُرِيدُ أَنْ أَجْزِيَهَا، فَمَا قَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا، فَانْطَلَقَتْ وَرَجَعَتْ فَبَايَعَهَا. [راجع: ١٣٠٦]

[4892] حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تو آپ نے ہمارے سامنے اس آیت کی تلاوت فرمائی ''کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گی......'' اور ہمیں نوحہ کرنے سے منع فرمایا۔ (آپ کی اس ممانعت پر) ایک عورت نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور کہا کہ فلاں عورت نے (نوحہ کرنے میں) میری مدد کی تھی، اب میں چاہتی ہوں کہ اس کا بدلہ چکا آؤں۔ نبی ﷺ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا، چنانچہ وہ گئی اور پھر واپس لوٹ آئی تو آپ ﷺ نے اسے بیعت کر لیا۔

٤٨٩٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ الزُّبَيْرَ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَلَا يَعْصِينَكَ فِى مَعْرُوفٍ﴾ قَالَ: إِنَّمَا هُوَ شَرْطٌ شَرَطَهُ اللهُ لِلنِّسَاءِ.

[4893] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے آیت کریمہ ''مشروع باتوں میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی۔'' کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ ایک شرط ہے جو اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر عائد کی ہے۔

فائدہ: مذکورہ شرط عورتوں سے خاص نہیں بلکہ مرد حضرات بھی اس شرط میں داخل ہیں جیسا کہ اکثر احکام شریعت مردوں کے اعتبار سے مشروع ہیں لیکن اس میں عورتیں بھی شامل ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ شرط بیعت عقبہ میں انصار پر بھی عائد کی تھی جیسا کہ آئندہ حدیث میں اس کی صراحت ہے۔

٤٨٩٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَاهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ: سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «أَتُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوا وَلَا

[4894] حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا: ''کیا تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرو گے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے، نہ زنا کرو گے، نہ چوری کرو گے؟'' پھر آپ نے عورتوں سے (بیعت

تَسْرِقُوا؟» وَقَرَأَ آيَةَ النِّسَاءِ - وَأَكْثَرُ لَفْظِ سُفْيَانَ قَرَأَ الْآيَةَ - «فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَسَتَرَهُ اللهُ، فَهُوَ إِلَى اللهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ».

کے) متعلق آیت پڑھی..... سفیان اکثر طور پر اس حدیث میں یوں کہا کرتے تھے..... پھر آپ نے آیت پڑھی: ''پھر تم میں سے جو شخص اس شرط کو پورا کرے گا تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے اور جو کوئی ان میں سے کسی شرط کی خلاف ورزی کر بیٹھا اور اس پر اسے سزا مل گئی تو وہ سزا اس کے لیے کفارہ بن جائے گی۔ لیکن اگر کسی نے اس عہد کی خلاف ورزی کی اور اللہ نے اسے چھپا لیا تو یہ معاملہ اللہ کے حوالے ہے، اللہ چاہے تو اسے عذاب دے اور اگر چاہے تو اسے معاف کر دے۔''

تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ. [راجع: ١٨]

(سفیان کے ساتھ) اس حدیث کو عبدالرزاق نے بھی معمر سے روایت کیا ہے۔

فائدہ: بیعت عمل کا سلسلہ چونکہ رسول اللہ ﷺ تک محدود نہیں بلکہ امت کا امیر یا خلیفہ وغیرہ بھی بیعت لے سکتے ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اطاعت کے ساتھ معروف کی شرط لگا دی ہے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ سے یہ بات ناممکن تھی کہ آپ معصیت یا غیر معروف کام پر بیعت لیں۔ اس سلسلے میں آپ نے ایک واضح ہدایت دی ہے ''اطاعت صرف بھلائی کے کاموں میں ہے۔''[1]

٤٨٩٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ - قَالَ: - وَأَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ: أَنَّ الْحَسَنَ ابْنَ مُسْلِمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: شَهِدْتُ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْفِطْرِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ، فَنَزَلَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجَلِّسُ الرِّجَالَ بِيَدِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ مَعَ بِلَالٍ فَقَالَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُؤْمِنَٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰٓ أَن لَّا

[4895] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے عید فطر کی نماز رسول اللہ ﷺ، ابوبکر ؓ، حضرت عمر ؓ اور حضرت عثمان ؓ سب کے ساتھ پڑھی ہے۔ وہ سب خطبہ سے پہلے نماز پڑھاتے، پھر اس کے بعد خطبہ سناتے تھے۔ نبی ﷺ ایک مرتبہ خطبہ کے بعد منبر سے اترے گویا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ ہاتھ کے اشارے سے لوگوں کو بٹھا رہے تھے، پھر ان کی صفیں چیرتے ہوئے آگے بڑھے اور عورتوں کے پاس آئے۔ حضرت بلال ؓ آپ کے ساتھ تھے۔ آپ نے ان کے سامنے یہ آیت پڑھی: ''اے نبی! جب آپ کے پاس اہل ایمان خواتین ان امور پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک

[1] صحيح البخاري، الأحكام، حديث: 7145.

يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ﴾ حَتَّى فَرَغَ مِنَ الْآيَةِ كُلِّهَا، ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَغَ: «أَنْتُنَّ عَلَى ذٰلِكَ؟» وَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ، لَا يَدْرِي الْحَسَنُ مَنْ هِيَ، قَالَ: «فَتَصَدَّقْنَ» وَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ، فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ. [راجع: ٩٨]

نہ بنائیں گی، نہ چوری کریں گی، نہ زنا کریں گی، نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی، اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان کوئی بہتان گھڑ کر نہ لائیں گی ......'' اس آیت سے فراغت کے بعد آپ نے عورتوں سے پوچھا: ''کیا تم ان شرائط پر قائم ہوتی ہو؟'' ایک عورت کے سوا کسی نے بھی جواب نہ دیا۔ اس عورت نے کہا: ہاں اللہ کے رسول! (راویٔ حدیث) حسن کو معلوم نہیں کہ وہ کون تھیں! اس کے بعد آپ نے ان سے فرمایا: ''تم صدقہ کیا کرو۔'' پھر بلال ﷺ نے کپڑا بچھا دیا اور عورتیں اس میں چھلے اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔

(٦١) سُورَةُ الصَّفِّ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 61- تفسیر سورۂ صف

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿مَنْ أَنصَارِيٓ إِلَى ٱللَّهِ﴾ [١٤]: مَنْ يَتَّبِعُنِي إِلَى اللهِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿مَّرْصُوصٌ﴾ [٤]: مُلْصَقٌ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ؛ وَقَالَ يَحْيَى: بِالرَّصَاصِ.

امام مجاہد نے کہا: مَنْ اَنْصَارِی اِلَی اللّٰہِ سے مراد یہ ہے کہ اللہ کے راستے میں کون میری پیروی کرے گا۔ حضرت ابن عباس ﷺ نے فرمایا: مَرْصُوْصٌ کے معنی ہیں کہ اس کا ایک حصہ دوسرے سے جڑا ہوا ہو۔ یحییٰ (بن زیاد) نے کہا کہ سیسہ پلایا ہوا مراد ہے۔

(١) [بَابٌ]: ﴿مِنۢ بَعْدِى ٱسْمُهُۥٓ أَحْمَدُ﴾ [٦]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''میرے بعد (آئے گا) جس کا نام احمد ہو گا'' کا بیان

٤٨٩٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ لِي أَسْمَاءً: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ

[4896] حضرت جبیر بن مطعم ﷺ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بلاشبہ میرے کئی ایک نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں۔ میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا۔ میں حاشر ہوں، سب لوگ میرے قدموں پر جمع کیے جائیں گے اور میں عاقب ہوں۔''

النَّاسُ عَلٰى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ». [راجع: ٣٥٣٢]

(٦٢) سُورَةُ الْجُمُعَةِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 62-تفسیر سورۂ جمعہ

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَءَاخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾ [٣]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور انھی کے کچھ دوسرے لوگوں کی طرف بھی جو ابھی ان سے نہیں ملے'' کا بیان

وَقَرَأَ عُمَرُ: (فَامْضُوا إِلَى ذِكْرِ اللهِ).

حضرت عمر ؓ نے فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ کو فَامْضُوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ پڑھا ہے، یعنی اللہ کے ذکر کی طرف چلے آؤ۔

٤٨٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ: ﴿وَءَاخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾ قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتّٰى سَأَلَ ثَلَاثًا وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، وَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ عَلٰى سَلْمَانَ، ثُمَّ قَالَ: «لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ». [انظر: ٤٨٩٨]

[4897] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: سورۂ جمعہ نازل ہوئی تو ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے یہ آیت پڑھی: ''اور انھی میں سے کچھ دوسرے لوگ ہیں جو ابھی تک ان سے نہیں ملے۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس آیت کا مصداق کون لوگ ہیں؟ آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے تین مرتبہ یہی سوال کیا، اس وقت ہم لوگوں میں حضرت سلمان فارسی ؓ بیٹھے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک ان پر رکھ کر فرمایا: ''اگر ایمان ثریا ستارے کی بلندی پر بھی ہوتا تو (ان میں سے) کئی لوگ وہاں تک پہنچ جاتے اور ایمان کو وہاں سے حاصل کرتے یا (فرمایا:) ان میں سے ایک آدمی وہاں تک پہنچ جاتا۔''

٤٨٩٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ:

[4898] حضرت ابو ہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، وہ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ: أَخْبَرَنِي ثَوْرٌ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ». [راجع: ٤٨٩٧]

نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان لوگوں میں سے کئی آدمی وہاں تک پہنچ کر ایمان کو حاصل کرتے۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے پہلے دوبار سوال کرنے پر اس کا کوئی جواب نہ دیا کیونکہ اس سے مراد کوئی خاص لوگ نہیں تھے، پھر جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے تیسری مرتبہ سوال کیا تو آپ نے اس کا مصداق اہل فارس کو ٹھہرایا کہ یہ لوگ دوسروں سے بڑھ کر دین اسلام کی خدمت کریں گے۔

(٢) بَابٌ: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا﴾ [١١]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''جب انھوں نے دیکھا (سامانِ) تجارت یا کوئی تماشا'' کا بیان

٤٨٩٩ - حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ وَعَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقْبَلَتْ عِيرٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَثَارَ النَّاسُ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا﴾. [راجع: ٩٣٦]

[4899] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جمعہ کے دن ایک تجارتی قافلہ سامان لے کر آیا جبکہ ہم اس وقت نبی ﷺ کے ہمراہ (خطبہ جمعہ میں) تھے۔ انھیں دیکھ کر بارہ آدمیوں کے علاوہ سب لوگ ادھر دوڑ پڑے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''جب لوگوں نے سامان تجارت یا کھیل تماشا دیکھا تو سب اسی طرف دوڑ پڑے۔''

(٦٣) سُورَةُ الْمُنَافِقِينَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 63- تفسیر سورۂ منافقون

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللهِ﴾ الْآيَةَ [١].

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''جب آپ کے پاس منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم گواہی دیتے ہیں کہ بلاشبہ آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں'' کا بیان

٤٩٠٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ

[4900] حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ایک لڑائی کے موقع پر عبداللہ بن

قَالَ: كُنْتُ فِي غَزَاةٍ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ يَقُولُ: لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ، وَلَئِنْ رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِهِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ. فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّي أَوْ لِعُمَرَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَدَعَانِي فَحَدَّثْتُهُ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ وَأَصْحَابِهِ فَحَلَفُوا مَا قَالُوا، فَكَذَّبَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَصَدَّقَهُ، فَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِي مِثْلُهُ قَطُّ، فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِي عَمِّي: مَا أَرَدْتَّ إِلَى أَنْ كَذَّبَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَقَتَكَ؟ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ﴾ فَبَعَثَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَرَأَ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ قَدْ صَدَّقَكَ يَا زَيْدُ». [انظر: ٤٩٠١، ٤٩٠٢، ٤٩٠٣، ٤٩٠٤]

ابی کو یہ کہتے ہوئے سنا: جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہیں، ان پر تم خرچ نہ کرو تا کہ وہ خود ہی آپ ﷺ کو چھوڑ کر تتر بتر ہو جائیں۔ (اس نے یہ بھی کہا کہ) اب ہم جب مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو عزت والا وہاں سے ذلت والوں کو نکال باہر کرے گا۔ میں نے ان باتوں کا ذکر اپنے چچا یا سیدنا عمر ؓ سے کر دیا۔ ان حضرات نے یہ باتیں نبی ﷺ کو بتا دیں۔ آپ نے مجھے بلایا تو میں نے یہ باتیں آپ سے کہہ دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلا بھیجا، انھوں نے قسم اٹھائی کہ ہم نے اس طرح کی کوئی بات نہیں کی تھی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے جھوٹا سمجھا اور اسے سچا خیال کیا۔ مجھے اس بات سے اتنا دکھ ہوا کہ اتنا کسی اور بات سے نہیں ہوا تھا۔ میں اپنے گھر میں بیٹھ گیا۔ مجھے میرے چچا نے کہا: تو نے یہ کیا کیا کہ رسول اللہ ﷺ تجھے جھوٹا کہیں گے اور تم پر ناراض ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی: ”جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں“ تو نبی ﷺ نے مجھے بلایا اور اس سورت کی تلاوت فرمائی اور فرمایا: ”اے زید! اللہ تعالیٰ نے تجھے سچا کر دیا ہے۔“

(٢) بَابٌ: ﴿اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً﴾ [٢]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ”انھوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے“ کا بیان

يَجْتَنُّونَ بِهَا

(یعنی ان کے ذریعے سے وہ اپنے کفر ونفاق کی) پردہ پوشی کرتے ہیں۔

٤٩٠١ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَمِّي فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ ابْنَ سَلُولَ يَقُولُ: لَا تُنْفِقُوا

[4901] حضرت زید بن ارقم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اپنے چچا کے ہمراہ تھا، میں نے رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کو یہ کہتے سنا کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہیں ان پر تم خرچ مت کرو تا کہ وہ ان

عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوا. وَقَالَ أَيْضًا: لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ. فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّي، فَذَكَرَ عَمِّي لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ وَأَصْحَابِهِ فَحَلَفُوا مَا قَالُوا فَصَدَّقَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَذَّبَنِي، فَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِي مِثْلُهُ فَجَلَسْتُ فِي بَيْتِي، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُنَٰفِقُونَ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿هُمُ ٱلَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنفِقُوا۟ عَلَىٰ مَنْ عِندَ رَسُولِ ٱللَّهِ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿لَيُخْرِجَنَّ ٱلْأَعَزُّ مِنْهَا ٱلْأَذَلَّ﴾، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَرَأَهَا عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللهَ قَدْ صَدَّقَكَ». [راجع: ٤٩٠٠]

کے پاس سے بھاگ جائیں۔ اور یہ بھی کہا: یقیناً اگر ہم مدینہ واپس جائیں گے تو عزت والا وہاں سے ذلیل لوگوں کو نکال کر باہر کر دے گا۔ میں نے اپنے چچا سے ان باتوں کا ذکر کیا، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ باتیں کہہ دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلایا تو انھوں نے قسم اٹھا کر کہہ دیا کہ ہم نے کوئی ایسی بات نہیں کی۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں سچا سمجھا اور مجھے جھوٹا خیال کیا۔ مجھے اس کا اتنا صدمہ پہنچا کہ ایسا کبھی نہیں پہنچا ہو گا۔ میں تو اپنے گھر میں بیٹھ گیا، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ﴿اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ .... لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ﴾ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا اور انھیں میرے سامنے تلاوت کیا اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تمھارے بیان کو سچا کر دیا ہے۔''

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ ءَامَنُوا۟ ثُمَّ كَفَرُوا۟ فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ﴾ [٣]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ''یہ اس لیے کہ وہ ایمان لائے، پھر انھوں نے کفر کیا تو ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی۔ اب وہ کچھ نہیں سمجھتے'' کا بیان

٤٩٠٢ - **حَدَّثَنَا** آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ: لَا تُنْفِقُوا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ، وَقَالَ أَيْضًا: لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ، أَخْبَرْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَلَامَنِي الْأَنْصَارُ، وَحَلَفَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ مَا قَالَ ذٰلِكَ، فَرَجَعْتُ إِلَى الْمَنْزِلِ فَنِمْتُ، فَدَعَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ قَدْ

[4902] حضرت زید بن ارقم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب عبداللہ بن ابی نے کہا: جو لوگ اللہ کے رسول کے پاس ہیں، ان پر خرچ نہ کرو۔ اور یہ بھی کہا: اب اگر ہم مدینے واپس گئے (تو ہم میں سے عزت والا ذلیل لوگوں کو نکال باہر کرے گا۔) میں نے یہ باتیں نبی ﷺ کو پہنچا دیں، اس پر انصار نے مجھے ملامت کی اور عبداللہ بن ابی نے تو قسم کھالی کہ اس نے یہ بات نہیں کہی تھی، تاہم میں گھر واپس آ گیا اور سو گیا۔ اس کے بعد مجھے رسول اللہ ﷺ نے طلب فرمایا، میں حاضر خدمت ہوا تو آپ نے فرمایا:

صَدَّقَكَ» وَنَزَلَ: ﴿هُمُ ٱلَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنفِقُوا۟﴾ ٱلْآيَةَ.

''اللہ تعالیٰ نے تمھاری تصدیق کر دی ہے۔'' اور یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا ......﴾

وَقَالَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٤٩٠٠]

ابن ابی زائدہ نے اعمش سے بیان کیا، انھوں نے عمرو سے انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے حضرت زید بن ارقم سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا۔

فائدہ: اس روایت میں ہے کہ انھوں نے خود رسول اللہ ﷺ کو اس واقعے کی اطلاع دی تھی جبکہ پہلی روایات میں ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا کو بتایا انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا۔ ان روایات میں کوئی تضاد نہیں کیونکہ پہلے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا سے واقعہ بیان کیا، پھر جب منافقین نے اس کا انکار کیا تو آپ نے زید بن ارقم سے پوچھا تو انھوں نے آپ کو حقیقت حال سے آگاہ کیا۔

بَابٌ: ﴿وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ ۖ وَإِن يَقُولُوا۟ تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ﴾ ٱلْآيَةَ [٤]

باب: (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور جب آپ انھیں دیکھیں تو ان کے جسم آپ کو خوشنما معلوم ہوں اور اگر وہ بات کرتے ہیں تو آپ ان کی باتوں پر کان لگائیں'' کا بیان

٤٩٠٣ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ ابْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ أَصَابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ لِأَصْحَابِهِ: لَا تُنْفِقُوا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ، وَقَالَ: لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَرْسَلَ إِلٰى عَبْدِ اللهِ ابْنِ أُبَيٍّ فَسَأَلَهُ، فَاجْتَهَدَ يَمِينَهُ مَا فَعَلَ، قَالُوا: كَذَبَ زَيْدٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَوَقَعَ فِي نَفْسِي - مِمَّا قَالُوا - شِدَّةٌ، حَتّٰى أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقِي فِي: ﴿إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُنَـٰفِقُونَ﴾ فَدَعَاهُمُ

[4903] حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھے جس میں لوگوں کو بہت شدت کا سامنا کرنا پڑا۔ اس سفر میں عبداللہ بن ابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا: جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہیں، ان پر خرچ مت کیا کرو تاکہ وہ خود ان کے پاس سے منتشر ہو جائیں اور اس نے یہ بھی کہا: یقیناً اگر ہم مدینے لوٹ کر جائیں گے تو عزت والا ان ذلیل لوگوں کو نکال باہر کرے گا۔ میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اس گفتگو کی اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے عبداللہ بن ابی کو بلا کر پوچھا تو اس نے بڑی بڑی قسمیں کھا کر کہا: میں نے ایسی کوئی بات نہیں کی۔ لوگوں نے کہا: زید بن ارقم نے رسول اللہ ﷺ سے غلط بیانی کی ہے۔ مجھے

النَّبِيُّ ﷺ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ، فَلَوَّوْا رُءُوسَهُمْ.

ان کی اس بات سے بہت تکلیف پہنچی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میری تصدیق اتار دی اور یہ آیات نازل فرمائیں: ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ﴾ آخر تک۔ پھر نبی ﷺ نے انھیں بلایا تاکہ (ان کے اعتراف جرم کے بعد) ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں لیکن انھوں نے اپنے سر پھیر لیے۔

وَقَوْلُهُ: ﴿خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ﴾، قَالَ: كَانُوا رِجَالًا أَجْمَلَ شَيْءٍ. [راجع: ٤٩٠٠]

ارشاد باری تعالیٰ: ''سہارے سے لگائی ہوئی لکڑیاں'' اس کے معنی ہیں: وہ خوبصورت اور اچھے قد و قامت کے تھے۔

(٤) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿مُسْتَكْبِرُونَ﴾ [٥]

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور جب انھیں کہا جائے کہ آؤ! اللہ کے رسول تمھارے لیے مغفرت طلب کریں تو وہ اپنے سر جھٹک دیتے ہیں..... از راہ تکبر'' کا بیان

حَرَّكُوا: اِسْتَهْزَؤُوا بِالنَّبِيِّ ﷺ، وَيُقْرَأُ بِالتَّخْفِيفِ، مِنْ لَوَيْتُ.

اپنے سر ہنسی اور مذاق کے طور پر ہلانے لگتے ہیں، یعنی نبی ﷺ سے استہزا کرتے ہیں۔ لَوَّوْا کو واو کی تخفیف کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے جو لَوَيْتُ سے ماخوذ ہے، یعنی سر جوڑ لیتے ہیں۔

٤٩٠٤ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَمِّي، فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيِّ ابْنَ سَلُولَ يَقُولُ: لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا، وَلَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمِّي فَذَكَرَهُ عَمِّي لِلنَّبِيِّ ﷺ وَصَدَّقَهُمْ، فَدَعَانِي فَحَدَّثْتُهُ فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ وَأَصْحَابِهِ، فَحَلَفُوا مَا قَالُوا، وَكَذَّبَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِي مِثْلُهُ قَطُّ، فَجَلَسْتُ

[4904] حضرت زید بن ارقم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اپنے چچا کے ہمراہ تھا، اچانک میں نے عبداللہ بن ابی کو یہ کہتے ہوئے سنا: ان لوگوں پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہیں حتی کہ وہ آپ سے منتشر ہو جائیں اور یقیناً اگر ہم مدینے لوٹ کر گئے تو جو عزت والا ہو گا وہ ذلیل کو وہاں سے نکال دے گا۔ میں نے اپنے چچا سے اس کا تذکرہ کیا تو انھوں نے نبی ﷺ سے یہ باتیں کہہ دیں۔ آپ ﷺ نے عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلایا اور پوچھا تو انھوں نے حلفاً کہا: ہم نے ایسی باتیں نہیں کہی ہیں، نبی ﷺ نے مجھے جھوٹا خیال کیا اور انھیں

فِي بَيْتِي، وَقَالَ عَمِّي: مَا أَرَدْتَّ إِلَى أَنْ كَذَّبَكَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَقَتَكَ؟ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُنَٰفِقُونَ قَالُوا۟ نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ ٱللَّهِ﴾، وَأَرْسَلَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَرَأَهَا وَقَالَ: «إِنَّ اللهَ قَدْ صَدَّقَكَ». [راجع: ٤٩٠٠]

سچا کہا۔ اس سے مجھے سخت غم لاحق ہوا، اس جیسا غم مجھے پہلے کبھی لاحق نہیں ہوا تھا۔ میں اپنے گھر بیٹھ گیا۔ میرے چچا نے مجھ سے کہا: تو نے کیا کردار انجام دیا ہے کہ نبی ﷺ نے تجھے جھٹلا دیا ہے اور تجھ سے ناراض ہو گئے ہیں؟ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرما دیں: ﴿اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ ......﴾ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تیری تصدیق کر دی ہے۔''

(٥) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ﴾ الْآيَةَ [٦]

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: ''آپ ان کے لیے بخشش کی دعا کریں (یا نہ کریں) ان کے حق میں برابر ہے'' کا بیان

٤٩٠٥ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا فِي غَزَاةٍ - قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: فِي جَيْشٍ - فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ! وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ! فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا بَالُ دَعْوَى جَاهِلِيَّةٍ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: «دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ». فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ فَقَالَ: فَعَلُوهَا؟ أَمَا وَاللهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ. فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «دَعْهُ، لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ»، وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ أَكْثَرَ مِنَ

[4905] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم ایک لڑائی پر گئے ہوئے تھے، وہاں ایک مہاجر نے ایک انصاری کی دبر پر لات ماری ہے، انصاری نے فریاد کی: اے انصار! دوڑو۔ ادھر سے مہاجر نے فریاد کی: اے مہاجرین! تم بھی دوڑو! جب رسول اللہ ﷺ نے یہ آوازیں سنیں تو فرمایا: ''یہ دور جاہلیت کی سی پکار کیسی ہے؟'' لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! ایک مہاجر نے ایک انصاری کے سرین پر لات ماری ہے۔ آپ نے فرمایا: ''ایسی باتیں چھوڑ دو، یہ گندی اور بدبودار ہیں۔'' جب عبداللہ بن ابی نے یہ بات سنی تو کہنے لگا: کیا ان لوگوں نے یہ حرکت کی ہے؟ اللہ کی قسم! یقیناً اگر ہم لوٹ کر مدینے پہنچے تو عزت والا ضرور ذلت والے کو وہاں سے باہر نکال دے گا۔ نبی ﷺ تک یہ بات پہنچی تو حضرت عمر ؓ کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے: اللہ کے رسول! مجھے اس منافق کی گردن اڑانے کی اجازت دیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایسا نہ کرو، لوگ کہیں گے: دیکھو محمد اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کرنے لگے ہیں۔'' مہاجر لوگ

الْمُهَاجِرِينَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ، ثُمَّ إِنَّ الْمُهَاجِرِينَ كَثُرُوا بَعْدُ.

جب ہجرت کر کے مدینے آئے تو اس وقت تعداد میں تھوڑے تھے اور انصار زیادہ تھے، مگر بعد میں مہاجرین بھی بہت ہو گئے۔

قَالَ سُفْيَانُ: فَحَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو، قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرًا: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٣٥١٨]

سفیان نے کہا: میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے یاد کی، حضرت عمرو نے کہا: میں نے حضرت جابر ؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ تھے۔

فائدہ: جاہلیت کے نعروں کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک اپنے اپنے قبیلے، برادری یا علاقے کے نام پر لوگوں کو پکارے۔ اس قسم کی پکار پر لبیک کہنے والا یہ نہیں دیکھتا کہ ظالم کون ہے، مظلوم کون؟ وہ حق و انصاف کی بنا پر مظلوم کی مدد کرنے کے بجائے اپنے گروہ کے افراد کی مدد کرے گا، خواہ وہ ظالم ہی کیوں نہ ہو۔ یہ جاہلیت کا فعل ہے جس سے دنیا میں فساد برپا ہوتا ہے۔ اسے رسول اللہ ﷺ نے گندی اور گھناؤنی چیز قرار دیا ہے۔

(٦) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿هُمُ ٱلَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنفِقُواْ عَلَىٰ مَنْ عِندَ رَسُولِ ٱللَّهِ حَتَّىٰ يَنفَضُّواْ﴾ [٧]

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: ''یہی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں پر خرچ نہ کرو تاکہ یہ منتشر ہو جائیں'' کا بیان

يَنْفَضُّوا: يَتَفَرَّقُوا.

يَنْفَضُّوا کے معنی ہیں: متفرق ہونا۔

[بَابٌ: ﴿وَلِلَّهِ خَزَآئِنُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَلَٰكِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ﴾]

باب: ''اور آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے لیے ہیں لیکن منافق نہیں سمجھتے'' کا بیان

٤٩٠٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْفَضْلِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: حَزِنْتُ عَلَى مَنْ أُصِيبَ بِالْحَرَّةِ، فَكَتَبَ إِلَيَّ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ - وَبَلَغَهُ شِدَّةُ حُزْنِي - يَذْكُرُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ»، وَشَكَّ ابْنُ الْفَضْلِ

[4906] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: حرہ کے روز جو لوگ شہید کر دیے گئے، ان کے متعلق مجھے بہت غم ہوا۔ حضرت زید بن ارقم ؓ کو جب میرے غمزدہ ہونے کی اطلاع پہنچی تو انھوں نے تعزیت و تسلی کے طور پر مجھے ایک خط لکھا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے: ''اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما اور انصار کے بیٹوں کی بھی مغفرت فرما۔'' (راویٔ حدیث) حضرت عبداللہ بن فضل کو شک تھا

فِي أَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، فَسَأَلَ أَنَسًا بَعْضُ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَقَالَ: هُوَ الَّذِي يَقُولُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰذَا الَّذِي أَوْفَى اللهُ لَهُ بِأُذُنِهِ».

کہ آپ ﷺ نے انصار کے پوتوں کا بھی ذکر کیا تھا یا نہیں۔ اس مجلس کے حاضرین میں سے کسی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا (حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کون ہیں؟) تو انھوں نے جواب دیا: یہ وہی ہیں جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ''یہ وہی صاحب ہیں جن کے کان سے سنی ہوئی خبر کی اللہ تعالیٰ نے تصدیق کی ہے۔''

فائدہ: حَرَّہ۔ مدینہ طیبہ کے آس پاس کے ایک علاقے کا نام ہے۔ اس کے میدان میں سیاہ پتھر پڑے ہیں۔ جب اہل مدینہ نے یزید کی بیعت سے انکار کر دیا تو وہاں قتل و غارت کا بازار گرم ہوا۔ یہ تاریخ کا سیاہ ترین واقعہ ہے لیکن اس کے متعلق مؤرخین نے بہت مبالغہ آمیزی سے کام لیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ اس وقت بصرہ میں تھے، انھیں اس واقعے کا بہت دکھ ہوا تو انھیں تسلی دینے کے لیے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کوفہ سے خط لکھا۔

(٧) [بَابٌ]: ﴿يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَآ إِلَى ٱلْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ ٱلْأَعَزُّ مِنْهَا ٱلْأَذَلَّ﴾ اَلْآيَةَ [٨]

باب: 7- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''وہ (منافق) کہتے ہیں: یقیناً اگر ہم مدینے واپس گئے تو وہاں کا عزیز تر آدمی ذلیل تر کو باہر نکال دے گا'' کا بیان

٤٩٠٧ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: كُنَّا فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ، وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ! فَسَمَّعَهَا اللهُ رَسُولَهُ ﷺ، قَالَ: «مَا هٰذَا؟» فَقَالُوا: كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ، وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ»، قَالَ جَابِرٌ: وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ أَكْثَرَ، ثُمَّ كَثُرَ الْمُهَاجِرُونَ بَعْدُ. فَقَالَ

[4907] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم ایک غزوے میں تھے کہ مہاجرین میں سے ایک شخص نے ایک انصاری کی دبر پر لات مار دی۔ انصاری نے کہا: اے انصار! میری مدد کے لیے دوڑو۔ مہاجر نے مہاجرین کو پکارا: اے مہاجرو! میری مدد کے لیے دوڑو۔ اللہ تعالیٰ نے جب اپنے رسول ﷺ کو یہ بات سنائی تو آپ نے فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' لوگوں نے کہا کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کی پیٹھ پر لات ماری ہے تو انصاری نے کہا: اے انصار! میری مدد کے لیے دوڑو اور مہاجر نے کہا: اے مہاجرو! میری مدد کے لیے آؤ۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو، یہ بدبودار نعرہ ہے۔'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے تھے تو انصار کی تعداد

عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ: أَوَ قَدْ فَعَلُوا؟ وَاللهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ! أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «دَعْهُ، لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ». [راجع: ٣٥١٨]

زیادہ تھی، پھر بعد میں مہاجرین زیادہ ہو گئے۔ عبداللہ بن ابی نے کہا: کیا انھوں نے ایسا کیا ہے؟ اللہ کی قسم! اگر ہم مدینے واپس گئے تو عزت والا، ذلیل تر کو باہر نکال دے گا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں، میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو، لوگ چرچا نہ کریں کہ محمد نے اپنے ساتھیوں کو قتل کرنا شروع کر دیا ہے۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے سورۂ منافقون پر آٹھ عنوان قائم کیے ہیں، ہر عنوان کے تحت اسی واقعے کو مختلف انداز سے بیان کیا ہے۔ آپ کا مقصود یہ ہے کہ ان تمام آیات کی شان نزول ایک ہی واقعہ ہے، تاہم اس واقعے کی مناسبت سے دو باتوں کی وضاحت ضروری ہے: پہلی بات یہ ہے کہ ایک شخص کی بری بات دوسرے شخص تک پہنچانا اگر کسی دینی مصلحت کے لیے ہو تو یہ چغلی نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہ جو طرز عمل عبداللہ بن ابی ملعون نے اختیار کیا تھا اگر کوئی شخص مسلم معاشرے میں رہتے ہوئے اس طرح کا رویہ اختیار کرے تو وہ واقعی قابل گرفت ہے لیکن اس قسم کے فیصلے سے پہلے دیکھ لینا چاہیے کہ اس قسم کا قتل کسی عظیم تر فتنے کا باعث نہ بن جائے۔

(٦٤) سُورَةُ التَّغَابُنِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 64- تفسیر سورۂ تغابن

وَقَالَ عَلْقَمَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ: ﴿وَمَن يُؤْمِنۢ بِٱللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُۥ﴾ [١١]: هُوَ الَّذِي إِذَا أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ رَضِيَ بِهَا وَعَرَفَ أَنَّهَا مِنَ اللهِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿ٱلتَّغَابُنِ﴾: غَبْنُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَهْلَ النَّارِ.

حضرت علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر کے متعلق بیان کیا ہے: ''جو شخص اللہ پر ایمان لائے تو اللہ اس کے دل کو ہدایت بخشتا ہے۔'' فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ شخص ہے کہ اگر اس پر کوئی مصیبت آپڑے تو وہ اس پر بھی راضی رہتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ یہ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ امام مجاہد نے فرمایا: اَلتَّغَابُن سے مراد اہل جنت کا اہل نار سے غبن کرنا ہے۔

وضاحت: اس سورت میں اہل جنت اور اہل دوزخ کے تغابن (باہمی غبن) کا ذکر ہے کہ قیامت کے دن اہل جنت اہل دوزخ کا وہ حصہ مار لے جائیں گے جو ان کو جنت میں ملتا اگر وہ اہل جنت کے سے عمل کرتے اور اہل دوزخ اہل جنت کا وہ حصہ لے لیں گے جو انھیں دوزخ میں ملنا تھا اگر وہ اہل دوزخ کے سے عمل کرتے۔ واللّٰہ أعلم. حافظ ابن حجر نے اس بات کی طرف

اشارہ کیا ہے۔[1]

(٦٥) سُورَةُ الطَّلَاقِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 65- تفسیر سورۂ طلاق

﴿إِنِ ٱرْتَبْتُمْ﴾ [٤]: إِنْ لَمْ تَعْلَمُوا أَتَحِيضُ أَمْ لَا تَحِيضُ؛ فَاللَّائِي قَعَدْنَ عَنِ الْمَحِيضِ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ بَعْدُ: فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ.

اِنِ ارْتَبْتُمْ کے معنی ہیں: جو عورتیں حیض سے مایوس ہو چکی ہوں اگر تمھیں ان کے حیض کا علم نہ ہو کہ انھیں حیض آیا ہے یا نہیں، یعنی جو عورتیں حیض سے مایوس ہو چکی ہوں اور جن عورتوں کو ابھی تک حیض آنا شروع نہیں ہوا تو ان کی عدت تین ماہ ہے۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿وَبَالَ أَمْرِهَا﴾ [٩]: جَزَاءَ أَمْرِهَا.

امام مجاہد نے فرمایا: وَبَالَ اَمْرِهَا سے مراد اپنے کام کی سزا ہے۔

وضاحت: عربی نسخوں میں اِنِ ارْتَبْتُمْ کی تفسیر سورۂ تغابن کے تحت ہے لیکن اس کا محل سورۂ طلاق ہے، اس لیے ہم نے اس کی تفسیر اور ترجمہ یہاں بیان کیا ہے۔

(١) [بَابٌ]:

باب: 1 - بلاعنوان

٤٩٠٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَتَغَيَّظَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ فَتَطْهُرَ، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ كَمَا أَمَرَهُ اللهُ». [انظر: ٥٢٥١، ٥٢٥٢، ٥٢٥٣، ٥٢٥٨، ٥٢٦٤، ٥٣٣٢، ٥٣٣٣، ٧١٦٠]

[4908] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ سخت ناراض ہوئے، پھر آپ نے فرمایا: ''اسے چاہیے کہ اپنی بیوی سے رجوع کرے، پھر اسے اپنے پاس روکے رکھے حتی کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے، پھر اسے حیض آئے اور پھر اس سے پاک ہو جائے، پھر اگر طلاق دینا چاہے تو اس سے جماع کیے بغیر اسے طلاق دے دے۔ یہی وہ وقت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔''

[1] فتح الباري: 832/8.

(٢) [بَابٌ]: ﴿وَأُوْلَٰتُ ٱلْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ وَمَن يَتَّقِ ٱللَّهَ يَجْعَل لَّهُۥ مِنْ أَمْرِهِۦ يُسْرًا﴾ [٤]

باب:2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل ہے اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا تو اللہ اس کے کام میں آسانی پیدا کر دے گا'' کا بیان

﴿وَأُوْلَٰتُ ٱلْأَحْمَالِ﴾ وَاحِدُهَا ذَاتُ حَمْلٍ.

أُوْلَاتُ الْأَحْمَالِ کا مفرد ذَاتُ حَمْلٍ ہے، یعنی حمل والی۔

وضاحت: اس آیت میں حاملہ عورتوں کی عدت بیان کی گئی ہے، خواہ انھیں طلاق ملی ہو یا ان کے شوہر فوت ہو چکے ہوں۔ دونوں صورتوں میں ان کی عدت وضع حمل ہے، خواہ ایک ماہ ہو یا آٹھ ماہ کے بعد بچہ جنم دے۔

٤٩٠٩ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ - وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَالِسٌ عِنْدَهُ - فَقَالَ: أَفْتِنِي فِي امْرَأَةٍ وَلَدَتْ بَعْدَ زَوْجِهَا بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: آخِرُ الْأَجَلَيْنِ. قُلْتُ أَنَا: ﴿وَأُوْلَٰتُ ٱلْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي - يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ - فَأَرْسَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ غُلَامَهُ كُرَيْبًا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا فَقَالَتْ: قُتِلَ زَوْجُ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ وَهِيَ حُبْلَى، فَوَضَعَتْ بَعْدَ مَوْتِهِ بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً، فَخُطِبَتْ فَأَنْكَحَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَانَ أَبُو السَّنَابِلِ فِيمَنْ خَطَبَهَا. [انظر: ٥٣١٨]

[4909] حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک شخص حضرت ابن عباس ؓ کے پاس آیا جبکہ اس وقت حضرت ابوہریرہ ؓ بھی ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آنے والے نے مسئلہ پوچھا کہ آپ مجھے اس عورت کے متعلق بتایئے جس نے اپنے شوہر کی وفات کے چالیس راتیں بعد بچہ جنم دیا ہو؟ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: اس کی عدت دونوں عدتوں میں سے دور تر، یعنی طویل تر عدت ہے۔ میں نے کہا: ''حمل والی عورتوں کی عدت ان کے وضع حمل تک ہے۔'' حضرت ابوہریرہ ؓ نے فرمایا: میں اپنے بھتیجے، (ابوسلمہ) کے ساتھ ہوں۔ آخر حضرت ابن عباس ؓ نے اپنے غلام کریب کو ام المومنین حضرت ام سلمہ ؓ کی خدمت میں یہ مسئلہ دریافت کرنے کے لیے بھیجا، ام المومنین نے بتایا کہ سبیعہ اسلمیہ ؓ کے شوہر شہید کر دیے گئے تھے جبکہ وہ اس وقت حاملہ تھیں۔ شوہر کی وفات کے چالیس راتیں بعد اس نے بچہ جنم دیا، پھر ان کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا نکاح کر دیا۔

حضرت ابوسنابل رضی اللہ عنہ بھی انھیں پیغام نکاح بھیجنے والوں میں سے تھے۔

٤٩١٠ - وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي لَيْلٰى - وَكَانَ أَصْحَابُهُ يُعَظِّمُونَهُ - فَذَكَرَ آخِرَ الْأَجَلَيْنِ فَحَدَّثْتُ بِحَدِيثِ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: فَضَمَّزَ لِي بَعْضُ أَصْحَابِهِ، قَالَ مُحَمَّدٌ: فَفَطِنْتُ لَهُ فَقُلْتُ: إِنِّي إِذًا لَجَرِيءٌ إِنْ كَذَبْتُ عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ فِي نَاحِيَةِ الْكُوفَةِ، فَاسْتَحْيَا وَقَالَ: لٰكِنَّ عَمَّهُ لَمْ يَقُلْ ذَاكَ، فَلَقِيتُ أَبَا عَطِيَّةَ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ فَسَأَلْتُهُ فَذَهَبَ يُحَدِّثُنِي حَدِيثَ سُبَيْعَةَ، فَقُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَ عَنْ عَبْدِ اللهِ فِيهَا شَيْئًا؟ فَقَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: أَتَجْعَلُونَ عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ وَلَا تَجْعَلُونَ عَلَيْهَا الرُّخْصَةَ؟ لَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى بَعْدَ الطُّولٰى ﴿وَأُولَٰتُ ٱلْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾. [راجع: ٤٥٣٢]

[4910] حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک ایسی مجلس میں حاضر تھا جہاں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بھی تھے۔ ان کے شاگرد ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ انھوں نے حاملہ کی عدت وفات ابعد الاجلین (طویل تر) بیان کی تو میں نے وہاں سبیعہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی حدیث عبداللہ بن عتبہ کے حوالے سے بیان کردی۔ ان کے شاگردوں میں سے کسی نے مجھے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ میں بات سمجھ گیا اور کہا کہ عبداللہ بن عتبہ ابھی کوفہ میں بقید حیات ہیں۔ اگر میں ان کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرتا ہوں تو بڑی جرأت کی بات ہوگی۔ اس پر مجھے تنبیہ کرنے والے صاحب شرمندہ ہوگئے۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہنے لگے: لیکن ان کے چچا (عبداللہ بن مسعود) نے تو یہ بات نہیں کہی۔ پھر میں ابوعطیہ مالک بن عامر سے ملا اور ان سے میں نے یہی مسئلہ پوچھا تو وہ بھی سبیعہ اسلمیہ والی حدیث بیان کرنے لگے۔ میں نے ان سے کہا: آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس سلسلے میں کچھ سنا ہے؟ انھوں نے کہا: ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے تو انھوں نے فرمایا: تم اس پر سختی کرنا چاہتے ہو اور اسے رخصت وسہولت دینے کے لیے تیار نہیں ہو؟ حالانکہ چھوٹی سورۂ نساء (سورۂ طلاق) بڑی سورۂ نساء (سورۂ بقرہ) کے بعد نازل ہوئی ہے۔ (اس میں ہے کہ) ''اور حمل والی خواتین کی عدت ان کے حمل کا پیدا ہو جانا ہے۔''

(٦٦) سُورَةُ التَّحْرِيمِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 66-تفسیر سورۂ تحریم

(١) بَابٌ: ﴿يٰأَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكَ﴾ الْآيَةَ [١]

٤٩١١ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ فِي الْحَرَامِ: يُكَفِّرُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾. [انظر: ٥٢٦٦]

٤٩١٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَيَمْكُثُ عِنْدَهَا، فَوَاطَأْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ عَنْ: أَيَّتُنَا دَخَلَ عَلَيْهَا فَلْتَقُلْ لَهُ: أَكَلْتَ مَغَافِيرَ، إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ. قَالَ: «لَا، وَلٰكِنِّي كُنْتُ أَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ فَلَنْ أَعُودَ لَهُ، وَقَدْ حَلَفْتُ، لَا تُخْبِرِي بِذٰلِكَ أَحَدًا». [انظر: ٥٢١٦، ٥٢٦٧، ٥٢٦٨، ٥٤٣١، ٥٥٩٩، ٥٦١٤، ٥٦٨٢، ٦٦٩١، ٦٩٧٢]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”اے نبی! جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے، اسے آپ حرام کیوں کرتے ہیں“ کا بیان

[4911] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اگر کسی نے اپنے اوپر کوئی حلال چیز حرام کر لی تو اس کا کفارہ دینا ہوگا۔ پھر انھوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”بے شک تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ میں بہترین نمونہ ہے۔“

[4912] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ حضرت زینب بنت جحش ؓ کے ہاں شہد پیتے اور ان کے پاس ٹھہرتے تھے، چنانچہ میں نے اور حضرت حفصہ ؓ نے باہمی اتفاق سے طے کر لیا کہ رسول اللہ ﷺ ہم میں سے جس کے پاس بھی آئیں تو وہ کہے کہ آپ نے مغافیر کھائی ہے کیونکہ میں آپ سے مغافیر کی بو محسوس کرتی ہوں۔ (چنانچہ جب آپ تشریف لائے تو منصوبے کے مطابق یہی کہا گیا۔) آپ نے فرمایا: ”ایسا نہیں ہے، لیکن میں نے زینب بنت جحش کے ہاں سے شہد پیا تھا، اب نہیں پیوں گا۔ میں نے اس کی قسم اٹھالی ہے لیکن تم نے اس کا کسی سے ذکر نہیں کرنا۔“

فائدہ: رسول اللہ ﷺ بڑے لطیف مزاج اور نفاست پسند تھے۔ آپ کو یہ بات انتہائی ناپسند تھی کہ آپ کے جسم مبارک یا کپڑوں سے کوئی ناگوار بو آئے۔ آپ ہمیشہ خوشبو کو پسند کرتے اور خوشبو لگایا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ ؓ نے یہ پروگرام اس

لیے تشکیل دیا تھا تا کہ آپ حضرت زینب ﷞ کے ہاں جانا اور وہاں قیام کرنا کچھ کم کر دیں۔

(٢) بَابٌ: ﴿تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ﴾ [١] ﴿قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ﴾ [٢]

باب:2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''آپ اپنی بیویوں کی خوشی چاہتے ہیں۔'' ''اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے تمھاری قسموں کا کفارہ مقرر کر دیا ہے'' کا بیان

٤٩١٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ حُنَيْنٍ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّهُ قَالَ: مَكَثْتُ سَنَةً أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ آيَةٍ، فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَسْأَلَهُ هَيْبَةً لَهُ، حَتَّى خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَدَلَ إِلَى الْأَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَهُ، قَالَ: فَوَقَفْتُ لَهُ حَتَّى فَرَغَ، ثُمَّ سِرْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْ أَزْوَاجِهِ؟ فَقَالَ: تِلْكَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ. قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللهِ إِنْ كُنْتُ لَأُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هٰذَا مُنْذُ سَنَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ هَيْبَةً لَكَ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ، مَا ظَنَنْتَ أَنَّ عِنْدِي مِنْ عِلْمٍ فَاسْأَلْنِي، فَإِنْ كَانَ لِي عِلْمٌ خَبَّرْتُكَ بِهِ.

[4913] حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک آیت کے متعلق حضرت عمر ﷜ سے پوچھنے کے لیے ایک سال تک ٹھہرا رہا لیکن ان کی ہیبت کی وجہ سے میری ہمت نہ پڑتی تھی۔ آخر وہ ایک مرتبہ حج کے لیے تشریف لے گئے تو میں بھی ان کے ساتھ گیا۔ واپسی کے وقت جب ہم راستے میں تھے تو آپ رفع حاجت کے لیے ایک پیلو کے درخت کے پاس گئے۔ میں ان کے انتظار میں کھڑا رہا۔ جب آپ فارغ ہو کر آئے تو میں بھی آپ کے ساتھ چلا۔ اس وقت میں نے عرض کی: اے امیر المومنین! امہات المومنین میں سے وہ کون دو عورتیں تھیں جنھوں نے نبی ﷺ کے متعلق ایک منصوبہ تشکیل دیا تھا؟ انھوں نے بتایا کہ وہ سیدہ حفصہ اور حضرت عائشہ ﷠ تھیں۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ سے یہ سوال کرنے کے لیے ایک سال سے ارادہ کر رہا تھا، لیکن آپ کے رعب کی وجہ سے پوچھنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔ حضرت عمر ﷜ نے فرمایا: ایسا نہ کیا کرو، جس مسئلے کی بابت تمھارا خیال ہو کہ میرے پاس اس کے متعلق معلومات ہیں تو وہ پوچھ لیا کرو۔ اگر میرے پاس اس کے متعلق کچھ علم ہوگا تو میں تمھیں ضرور بتا دیا کروں گا۔

قَالَ: ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: وَاللهِ إِنْ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ أَمْرًا حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ فِيهِنَّ مَا أَنْزَلَ، وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا قَسَمَ، قَالَ: فَبَيْنَا

پھر حضرت عمر ﷜ نے فرمایا: اللہ کی قسم! دور جاہلیت کے وقت ہماری نظر میں عورتوں کی کوئی حیثیت نہ تھی حتی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق وہ احکام نازل فرمائے جو نازل

أَنَا فِي أَمْرٍ أَتَأَمَّرُهُ إِذْ قَالَتِ امْرَأَتِي لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَقُلْتُ لَهَا: مَا لَكِ وَلِمَا هَاهُنَا؟ فِيمَا تَكَلُّفُكِ فِي أَمْرٍ أُرِيدُهُ؟ فَقَالَتْ لِي: عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! مَا تُرِيدُ أَنْ تُرَاجَعَ أَنْتَ، وَإِنَّ ابْنَتَكَ لَتُرَاجِعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَتَّى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ. فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ مَكَانَهُ، حَتَّى دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَ لَهَا: يَا بُنَيَّةُ! إِنَّكِ لَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَتَّى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ؟ فَقَالَتْ حَفْصَةُ: وَاللهِ إِنَّا لَنُرَاجِعُهُ، فَقُلْتُ: تَعْلَمِينَ أَنِّي أُحَذِّرُكِ عُقُوبَةَ اللهِ وَغَضَبَ رَسُولِهِ ﷺ، يَا بُنَيَّةُ! لَا يَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِي أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا حُبُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِيَّاهَا - يُرِيدُ عَائِشَةَ - قَالَ: ثُمَّ خَرَجْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ لِقَرَابَتِي مِنْهَا فَكَلَّمْتُهَا، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! دَخَلْتَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَبْتَغِيَ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَزْوَاجِهِ! فَأَخَذَتْنِي وَاللهِ أَخْذًا كَسَرَتْنِي عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ أَجِدُ، فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهَا وَكَانَ لِي صَاحِبٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غِبْتُ أَتَانِي بِالْخَبَرِ، وَإِذَا غَابَ كُنْتُ أَنَا آتِيهِ بِالْخَبَرِ، وَنَحْنُ نَتَخَوَّفُ مَلِكًا مِنْ مُلُوكِ غَسَّانَ ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَسِيرَ إِلَيْنَا فَقَدِ امْتَلَأَتْ صُدُورُنَا مِنْهُ، فَإِذَا صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَدُقُّ الْبَابَ، فَقَالَ: اِفْتَحِ افْتَحْ. فَقُلْتُ: جَاءَ الْغَسَّانِيُّ؟ فَقَالَ: بَلْ أَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ، اِعْتَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَزْوَاجَهُ. فَقُلْتُ: رَغِمَ أَنْفُ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ، فَأَخَذْتُ ثَوْبِي فَأَخْرُجُ حَتَّى جِئْتُ،

کرنے تھے۔ اور ان کے حقوق مقرر کیے جو کرنے تھے۔ ایک دن یوں ہوا کہ میں کچھ سوچ بچار میں تھا کہ میری بیوی نے مجھ سے کہا: بہتر ہے تم یہ معاملہ فلاں فلاں طرح حل کرو۔ میں نے اس سے کہا: تمھارا اس کام میں کیا دخل؟ یہ معاملہ مجھ سے متعلق ہے، تمھیں دخل اندازی کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ میری بیوی نے کہا: اے خطاب کے بیٹے! تمھارے اس طرز عمل پر مجھے حیرت ہے کہ تم اپنی باتوں کا جواب برداشت نہیں کرتے جبکہ تمھاری بیٹی تو رسول اللہ ﷺ کو بھی جواب دے دیتی ہیں، یہاں تک کہ وہ سارا سارا دن اس سے ناراض رہتے ہیں۔ یہ سن کر عمر کھڑا ہو گیا اور اپنی چادر اوڑھ کر حفصہ ؓ کے گھر پہنچا اور کہا: بیٹی! تم رسول اللہ ﷺ سے تکرار کرتی ہو یہاں تک کہ وہ سارا سارا دن تم سے ناراض رہتے ہیں؟ حفصہ ؓ نے جواب دیا: ہاں، اللہ کی قسم! ہم رسول اللہ ﷺ سے بعض اوقات تکرار کرتی ہیں۔ میں نے کہا: تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ میں تمھیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضی سے خبردار کرتا ہوں۔ اے بیٹی! تم اس عورت کی وجہ سے دھوکے میں نہ آ جانا جسے اپنے حسن پر بڑا ناز ہے اور رسول اللہ ﷺ کو بھی وہ پیاری ہے۔ ان کا اشارہ سیدہ عائشہ ؓ کی طرف تھا۔ پھر میں وہاں سے نکل کر ام المومنین سیدہ ام سلمہ ؓ کے پاس آیا جو میری رشتے دار تھیں۔ میں نے اس معاملے میں ان سے بات کی تو سیدہ ام سلمہ ؓ نے جواب دیا: اے ابن خطاب! تم عجیب آدمی ہو! ہر معاملے میں دخل اندازی کرتے ہو، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اور ان کی ازواج مطہرات کے متعلق بھی دخل دینے چلے ہو۔ اللہ کی قسم! ان کی اس بات نے میری ہمت پست کر دی، چنانچہ میں ان کے گھر سے باہر نکل آیا۔ میرے ایک انصاری دوست تھے، جب میں

فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ يَرْقَى عَلَيْهَا بِعَجَلَةٍ، وَغُلَامٌ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَسْوَدُ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ. فَقُلْتُ لَهُ: قُلْ: هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَأَذِنَ لِي - قَالَ عُمَرُ - فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ هٰذَا الْحَدِيثَ، فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ تَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَإِنَّهُ لَعَلَى حَصِيرٍ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ، وَتَحْتَ رَأْسِهِ وِسَادَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، وَإِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَصْبُورًا، وَعِنْدَ رَأْسِهِ أَهَبٌ مُعَلَّقَةٌ، فَرَأَيْتُ أَثَرَ الْحَصِيرِ فِي جَنْبِهِ فَبَكَيْتُ، فَقَالَ: «مَا يُبْكِيكَ؟» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ فِيمَا هُمَا فِيهِ، وَأَنْتَ رَسُولُ اللهِ، فَقَالَ: «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ؟». [راجع: ٨٩]

رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں حاضر نہ ہوتا تو وہ مجلس کی تمام باتیں آ کر مجھے بتاتے اور جب وہ حاضر نہ ہوتے تو میں انھیں مجلس کی باتوں سے آگاہ کرتا تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ ہمیں غسان کے ایک بادشاہ کے حملے کا خطرہ لگا ہوا تھا کیونکہ ہمیں اطلاع ملی تھی کہ وہ مدینہ پر چڑھائی کرنے کا ارادہ رکھے ہوئے ہے۔ اس کے خوف سے ہمارے سینے بھرے ہوئے تھے۔ ایک دن اچانک میرے دوست نے دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا کہ دروازہ کھولو، دروازہ کھولو۔ میں نے کہا: کیا غسانی چڑھ آئے؟ اس نے کہا: اس سے بھی اہم معاملہ پیش آ گیا ہے، وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ میں نے کہا: حفصہ اور عائشہ کی ناک خاک آلود ہو، چنانچہ میں نے اپنا لباس پہنا اور باہر نکل آیا۔ جب میں پہنچا تو رسول اللہ ﷺ اپنے بالا خانہ میں تشریف فرما تھے جس پر آپ سیڑھی سے چڑھتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کا ایک حبشی غلام سیڑھی کے کنارے پر موجود تھا۔ میں نے اسے کہا: رسول اللہ ﷺ سے عرض کرو کہ عمر بن خطاب آیا ہے اور اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے، چنانچہ آپ نے مجھے اجازت دے دی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر سارا واقعہ گوش گزار کیا۔ جب میں ام سلمہ ؓ کی گفتگو پر پہنچا تو آپ مسکرانے لگے۔ اس وقت آپ کھجور کی ایک چٹائی پر تشریف رکھتے تھے۔ آپ کے جسم مبارک اور چٹائی کے درمیان کوئی اور چیز نہ تھی۔ آپ کے سر کے نیچے ایک چمڑے کا تکیہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، پاؤں کی طرف کیکر کے پتوں کا ڈھیر تھا اور سر کی طرف ایک مشکیزہ لٹک رہا تھا۔ میں نے جب آپ کے پہلو پر چٹائی کے نشانات دیکھے تو آبدیدہ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: ''تم کس بات پر رونے لگے ہو؟'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول!

قیصر و کسریٰ کو دنیا کی تمام سہولیات میسر ہیں اور آپ تو اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا: ''کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ ان کے حصے میں دنیا ہے اور ہمارے حصے میں آخرت ہے؟''

(٣) بَابٌ: ﴿وَإِذْ أَسَرَّ ٱلنَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَٰجِهِۦ حَدِيثًا﴾ إِلَى ﴿ٱلْخَبِيرُ﴾ [٣]

باب:3- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور جب نبی نے اپنی کسی بیوی سے پوشیدہ طور پر ایک بات کہی...... ہر چیز سے باخبر نے مجھے بتا دیا ہے'' کا بیان

فِيهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس باب میں حضرت عائشہ ؓ کی نبی ﷺ سے مروی حدیث ہے۔

وضاحت: وہ پوشیدہ بات یہ تھی کہ میں آئندہ زینب ؓ کے گھر سے شہد نہیں پیوں گا اور ساتھ تاکید بھی کر دی تھی کہ آگے کسی کو میری بات نہ بتانا۔ آپ کا مقصد یہ تھا کہ مبادا زینب آزردہ خاطر ہوگی لیکن حضرت حفصہ ؓ نے اس راز داری کے عہد کو پورا نہ کیا۔ انھوں نے زینب ؓ کو تو نہ بتایا لیکن حضرت عائشہ ؓ سے راز افشا کر دیا۔

٤٩١٤ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَنِ الْمَرْأَتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَمَا أَتْمَمْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ: عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ. [راجع: ٨٩]

[4914] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عمر ؓ سے ایک بات پوچھنے کا ارادہ کیا اور عرض کی: اے امیر المومنین! وہ دو عورتیں کون تھیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کو ستانے کے لیے منصوبہ بنایا تھا؟ ابھی میں نے اپنی بات پوری بھی نہیں کی تھی کہ انھوں نے فرمایا: وہ عائشہ اور حفصہ ؓ تھیں۔

(٤) بَابٌ: ﴿إِن تَتُوبَآ إِلَى ٱللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ [٤]

باب: 4- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اگر تم دونوں اللہ کے حضور توبہ کرو تو (یہ بہتر ہے) یقیناً تمھارے دل (حق سے) ہٹ گئے ہیں......'' کا بیان

صَغَوْتُ وَأَصْغَيْتُ: مِلْتُ. ﴿لِتَصْغَىٰ﴾ [الأنعام: ١١٣]: لِتَمِيلَ. ﴿وَإِن تَظَٰهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ

صَغَوْتُ اور أَصْغَيْتُ کے معنی ہیں: مائل ہو گیا۔ لِتَصْغَىٰ کے معنی ہیں: تاکہ جھک جائیں۔ وَإِنْ تَظٰهَرَا

ٱللَّهَ هُوَ مَوْلَىٰهُ وَجِبْرِيلُ وَصَٰلِحُ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ﴾ [٤] عَوْنٌ. تَظَاهَرُونَ: تَعَاوَنُونَ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿قُوٓاْ أَنفُسَكُمْ﴾: أَوْصُوا [أَنْفُسَكُمْ وَ] أَهْلِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَأَدِّبُوهُمْ.

عَلَيْه فَاِنَّ اللّٰهَ ...... بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ میں ظَهِيْرٌ کے معنی ہیں: مددگار۔ تَظٰهَرُوْنَ کے معنی ہیں: تم ایک دوسرے کی مدد کرتے ہو۔ امام مجاہد نے فرمایا: قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ کے معنی ہیں: تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو اللہ کا ڈر اختیار کرنے کی نصیحت کرو اور انھیں ادب سکھاؤ۔

٤٩١٥ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَمَكَثْتُ سَنَةً فَلَمْ أَجِدْ لَهُ مَوْضِعًا حَتَّى خَرَجْتُ مَعَهُ حَاجًّا، فَلَمَّا كُنَّا بِظَهْرَانَ ذَهَبَ عُمَرُ لِحَاجَتِهِ، فَقَالَ: أَدْرِكْنِي بِالْوَضُوءِ، فَأَدْرَكْتُهُ بِالْإِدَاوَةِ، فَجَعَلْتُ أَسْكُبُ عَلَيْهِ، وَرَأَيْتُ مَوْضِعًا فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَنِ الْمَرْأَتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَمَا أَتْمَمْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ: عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ. [راجع: ٨٩]

[4915] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عمر ؓ سے ان دو عورتوں کے متعلق سوال کرنا چاہا جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے خلاف ایکا کیا تھا۔ میں ایک سال اسی فکر میں رہا اور مجھے کوئی موقع نہیں ملتا تھا۔ آخر میں ان کے ساتھ ایک مرتبہ حج کے لیے نکلا، واپسی پر جب ہم مقام ظہران میں تھے تو حضرت عمر ؓ رفع حاجت کے لیے باہر گئے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: میرے لیے وضو کا پانی لاؤ۔ میں ایک برتن میں پانی لایا اور آپ کو وضو کرانے لگا۔ اس وقت مجھے موقع ملا تو میں نے عرض کی: امیر المومنین! وہ عورتیں کون تھیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے خلاف منصوبہ سازی کی تھی؟ ابھی میں نے اپنی بات پوری نہ کی تھی کہ انھوں نے فرمایا: ''وہ عائشہ اور حفصہ ؓ تھیں۔''

(٥) بَابٌ: ﴿عَسَىٰ رَبُّهُۥٓ إِن طَلَّقَكُنَّ أَن يُبْدِلَهُۥٓ أَزْوَٰجًا خَيْرًا مِّنكُنَّ﴾ الْآيَةَ [٥]

باب: 5- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''کچھ بعید نہیں کہ اگر نبی تمھیں طلاق دے دے تو اس کا رب اسے تم سے بہتر بیویاں عطا کر دے'' کا بیان

٤٩١٦ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اِجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ: عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ

[4916] حضرت عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ازواج مطہرات نے نبی ﷺ کے خلاف غیرت کا رعب جمانے کے لیے باہمی اتفاق کر لیا تو میں نے ان سے کہا: اگر نبی تم کو طلاق دے دے تو بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمھارے بدلے میں انھیں تم سے بہتر بیویاں عطا کر دے۔

الْآيَةَ . [راجع: ٤٠٢]

اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (جو باب میں مذکور ہے۔)

(٦٧) سُورَةُ ﴿تَبَٰرَكَ ٱلَّذِي بِيَدِهِ ٱلْمُلْكُ﴾ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 67-تفسیر سورۂ ملک

اَلتَّفَاوُتُ: الْاِخْتِلَافُ. وَالتَّفَاوُتُ وَالتَّفَوُّتُ وَاحِدٌ. ﴿تَمَيَّزُ﴾ [٨]: تَقَطَّعُ. ﴿مَنَاكِبِهَا﴾ [١٥]: جَوَانِبِهَا. ﴿تَدَّعُونَ﴾ [٢٧]، وَتَدْعُونَ وَاحِدٌ، مِثْلُ: تَذَكَّرُونَ وَتَذْكُرُونَ. ﴿وَيَقْبِضْنَ﴾ [١٩]: يَضْرِبْنَ بِأَجْنِحَتِهِنَّ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿صَٰٓفَّٰتٍ﴾: بَسْطُ أَجْنِحَتِهِنَّ. ﴿وَنُفُورٍ﴾ [٢١]: اَلْكُفُورِ.

اَلتَّفَاوُتُ کے معنی ہیں: اختلاف اور فرق۔ تفاوت اور تفوت دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔ تَمَيَّزُ سے مراد ہے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ مَنَاكِبِهَا سے مراد زمین کے اطراف و اکناف ہیں۔ تَدَّعُوْنَ (دال کی شد) اور تَدْعُونَ (دال کی جزم) دونوں کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی جس کا تم مطالبہ کرتے تھے جیسا کہ تَذَكَّرُونَ (ذال کی شد) اور تَذْكُرُونَ (ذال کی جزم) دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔ وَيَقْبِضْنَ کے معنی ہیں: وہ اپنے پروں کو سمیٹ لیتے ہیں۔ امام مجاہد نے کہا: صَٰٓفَّٰتٍ کے معنی ہیں: اپنے پروں کو پھیلا لیتے ہیں۔ وَنُفُوْرٍ سے مراد کفر ہے، یعنی حق سے بھاگنا اور نفرت کرنا۔

وضاحت: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کی تفسیر کے متعلق کوئی مرفوع حدیث ذکر نہیں کی، صرف چند الفاظ کے لغوی معانی بتانے پر اکتفا کیا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن مجید میں ایک ایسی سورت ہے جس کی تیس آیات ہیں۔ وہ اپنے پڑھنے والے کی سفارش کرے گی حتی کہ اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اور وہ سورت تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ہے۔''[1]

(٦٨) سُورَةُ ﴿نٓ وَٱلْقَلَمِ﴾ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 68-تفسیر سورۂ قلم

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿يَتَخَٰفَتُونَ﴾ [٢٣]: يَنْتَجُونَ السِّرَارَ وَالْكَلَامَ الْخَفِيَّ. وَقَالَ قَتَادَةُ: ﴿حَرْدٍ﴾ [٢٥]: جِدٌّ فِي أَنْفُسِهِمْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿إِنَّا لَضَآلُّونَ﴾ [٢٦]: أَضْلَلْنَا مَكَانَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: يَتَخَافَتُوْنَ کے معنی ہیں: وہ آہستہ آہستہ سرگوشیاں کرتے ہوئے چلے۔ حضرت قتادہ نے کہا: حَرْدٍ کے معنی ہیں: دل سے کوشش کرنا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: إِنَّا لَضَالُّوْنَ کے معنی ہیں:

1 سنن أبي داود، الصلاة، حديث: 1400.

جَنَّتَنَا. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿كَالصَّرِيمِ﴾ [٢٠]: كَالصُّبْحِ انْصَرَمَ مِنَ اللَّيْلِ، وَاللَّيْلِ انْصَرَمَ مِنَ النَّهَارِ، وَهُوَ أَيْضًا كُلُّ رَمْلَةٍ انْصَرَمَتْ مِنْ مُعْظَمِ الرَّمْلِ، وَالصَّرِيمُ أَيْضًا اَلْمَصْرُومُ مِثْلُ قَتِيلٍ وَمَقْتُولٍ.

ہم اپنے باغ کا راستہ بھول گئے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ دوسروں نے کہا: کَالصَّرِيْمِ کے معنی ہیں: وہ صبح جو رات سے کٹ کر الگ ہو جاتی ہے یا رات جو دن سے کٹ کر الگ ہو جاتی ہے۔ صریم ریت کے اس چھوٹے ٹیلے کو بھی کہتے ہیں جو بڑے ٹیلے سے کٹ کر الگ ہو جائے۔ صریم کا لفظ مصروم کے معنی میں ہے، یعنی کٹا ہوا جیسا کہ قتیل کا لفظ مقتول کے معنی میں آتا ہے۔

(١) بَابٌ: ﴿عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ﴾ [١٣]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”اکھڑ مزاج، اس کے علاوہ حرام زادہ ہے“ کا بیان

٤٩١٧ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ﴿عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ﴾: قَالَ: رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ لَهُ زَنَمَةٌ مِثْلُ زَنَمَةِ الشَّاةِ.

[4917] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت: ”وہ اکھڑ مزاج ہونے کے ساتھ ساتھ بداصل بھی ہے۔“ کے متعلق فرمایا: یہ قریش کے ایک آدمی کے متعلق نازل ہوئی تھی۔ اس کی گردن پر ایک علامت تھی جس طرح بکری کے نشانی ہوتی ہے۔

٤٩١٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ». [انظر: ٦٠٧١، ٦٦٥٧]

[4918] حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”کیا میں تمھیں اہل جنت کی خبر نہ دوں؟ وہ دیکھنے میں کمزور و ناتواں لیکن اگر کسی بات پر قسم اٹھا لے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور پورا کر دیتا ہے۔ اور کیا میں تمھیں اہل جہنم کی خبر نہ دوں؟ وہ سخت مزاج، بدخو اور تکبر کرنے والا ہے۔“

(٢) بَابٌ: ﴿يَوْمَ يُكْشَفُ عَن سَاقٍ﴾ [٤٢]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی“ کا بیان

٤٩١٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ ابْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ

[4919] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

ابْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ، فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ، وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً، فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ، فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا». [راجع: ٢٢]

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی کو کھولے گا تو ہر مومن مرد اور مومن عورت اس کو سجدہ کریں گے اور جو دنیا میں ریا کاری اور شہرت کے لیے سجدے کرتے تھے وہ باقی رہ جائیں گے۔ یہ (ریا کار) سجدہ کرنے کی کوشش کریں گے تو ان کی کمر ایک تختہ بن جائے گی۔''

فائدہ: اس جگہ پنڈلی کھولنے سے مراد شدت کو دور کرنا نہیں بلکہ اللہ رب العزت کا اپنی پنڈلی کھولنا ہی مراد ہے جیسا کہ حدیث میں اس کی صراحت ہے۔ واللہ أعلم۔

(٦٩) سُورَةُ الحَاقَّةِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 69-تفسیر سورۃ الحاقہ

﴿عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ﴾ [٢١] يُرِيدُ فِيهَا الرِّضَا. ﴿الْقَاضِيَةَ﴾ [٢٧]: الْمَوْتَةَ الْأُولَى الَّتِي مُتُّهَا، لَمْ [أُحْيَا] بَعْدَهَا. ﴿مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ﴾ [٤٧] أَحَدٌ يَكُونُ لِلْجَمِيعِ وَلِلْوَاحِدِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿الْوَتِينَ﴾ [٤٦]: نِيَاطُ الْقَلْبِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿طَغَى﴾ [١١]: كَثُرَ؛ وَيُقَالُ: ﴿بِالطَّاغِيَةِ﴾ [٥] طُغْيَانِهِمْ؛ وَيُقَالُ: طَغَتْ عَلَى الْخَزَّانِ كَمَا طَغَى الْمَاءُ عَلَى قَوْمِ نُوحٍ.

عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ سے مراد رضا ہے، یعنی وہ اس زندگی میں راضی ہوگا۔ اَلْقَاضِيَةَ سے مراد پہلی موت جو آئی تھی، اس کے بعد زندہ نہ ہوا ہوتا۔ مِنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ: احد کا لفظ مفرد اور جمع دونوں کے لیے آتا ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: اَلْوَتِيْنَ سے مراد دل کی (وہ) رگ ہے (جس کے کٹنے سے آدمی مرجاتا ہے)۔ حضرت ابن عباس ؓ ہی نے فرمایا: طَغٰى کے معنی ہیں: پانی بہت چڑھ گیا۔ بِالطَّاغِيَةِ: وہ اپنی سرکشی کی وجہ سے ہلاک کیے گئے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ طاغیہ سے مراد آندھی ہے۔ اس آندھی نے اتنا زور لگایا کہ (فرشتوں کے اختیار سے باہر ہوگئی) جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں پانی نے زور لگایا تھا۔

(٧٠) سُورَةُ ﴿سَأَلَ سَائِلٌ﴾ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 70-تفسیر سورۂ سَأَلَ سَائِلٌ

اَلْفَصِيلَةُ: أَصْغَرُ آبَائِهِ الْقُرْبَى: إِلَيْهِ يَنْتَمِي

اَلْفَصِيلَةُ سے مراد آدمی کے قریبی باپ دادا جن کی

مَنِ انْتَمٰى. ﴿لِلشَّوٰى﴾ [١٦]: اَلْيَدَانِ وَالرِّجْلَانِ وَالْأَطْرَافُ وَجِلْدَةُ الرَّأْسِ يُقَالُ لَهَا: شَوَاةٌ، وَمَا كَانَ غَيْرَ مَقْتَلٍ فَهُوَ شَوًى. ﴿عِزِينَ﴾ [٣٧] وَالْعِزُونَ: اَلْحِلَقُ وَالْجَمَاعَاتُ، وَاحِدُهَا عِزَةٌ.

طرف وہ منسوب ہو۔ للشَّوٰی سے مراد دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں، بدن کے اطراف اور سر کی کھال ہے۔ ان سب کو شواۃ کہتے ہیں۔ اور جس عضو کے کاٹنے سے آدمی مرتا نہیں وہ بھی شوٰی ہے۔ عِزِین اور عِزُون سے مراد حلقے اور جماعتیں ہیں، اس کا مفرد عِزَۃٌ ہے۔

(٧١) سُورَةُ نُوحٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ 71-تفسیر سورۂ نوح

﴿أَطْوَارًا﴾ [١٤]: طَوْرًا كَذَا وَطَوْرًا كَذَا، يُقَالُ: عَدَا طَوْرَهُ، أَيْ: قَدْرَهُ. وَالْكُبَّارُ: أَشَدُّ مِنَ الْكِبَارِ، وَكَذٰلِكَ: جُمَّالٌ وَجَمِيلٌ لِأَنَّهَا أَشَدُّ مُبَالَغَةً، وَكَذٰلِكَ: كُبَّارٌ: اَلْكَبِيرُ، وَكُبَارٌ أَيْضًا بِالتَّخْفِيفِ، وَالْعَرَبُ تَقُولُ: رَجُلٌ حُسَّانٌ وَجُمَّالٌ وَحُسَانٌ مُخَفَّفٌ، وَجُمَالٌ مُخَفَّفٌ. ﴿دَيَّارًا﴾ [٢٦] مِنْ دَوْرٍ وَّلٰكِنَّهُ فَيْعَالٌ مِنَ الدَّوَرَانِ، كَمَا قَرَأَ عُمَرُ: (اَلْحَيُّ الْقَيَّامُ) وَهِيَ: مِنْ قُمْتُ؛ وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿دَيَّارًا﴾ [٢٦]: أَحَدًا. ﴿تَبَارًا﴾ [٢٨]: هَلَاكًا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿مِدْرَارًا﴾ [١١]: يَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا. ﴿وَقَارًا﴾ [١٣]: عَظَمَةً.

اَطْوَارًا یہ طور کی جمع ہے، یعنی تم کو کبھی ایسے طور پر پیدا کیا اور کبھی ایسے طور پر۔ مطلب یہ ہے کہ انسان پہلے نطفے کی شکل میں تھا، پھر وہ خون بنا، پھر دم بستہ ہو گیا، پھر مضغہ ہوا، آخر انسان بن گیا۔ کہا جاتا ہے: عَدَا طَوْرَهٗ: وہ اپنے اندازے سے بڑھ گیا۔ اَلْكُبَّارُ اسے تشدید اور تخفیف سے دونوں طرح پڑھا گیا ہے لیکن تشدید کی صورت میں مبالغہ زیادہ ہے، یعنی بہت ہی بڑا۔ اسی طرح جُمَّال اور جمیل ہیں۔ جمیل کے معنی ہیں: خوبصورت اور جمال بہت ہی خوبصورت، یعنی اس میں مبالغہ زیادہ ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں: رَجُلٌ حُسَّانٌ وَ جُمَّالٌ اور حُسَانٌ وَ جُمَالٌ، یعنی مشدد اور مخفف دونوں طرح ہے۔ دَيَّارًا، دور سے نکلا ہے۔ اس کا وزن فیعال ہے، یعنی اصل میں دَيْوَار تھا جو دوران سے مشتق ہے (اس کا وزن فَعَّال نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں یہ دَوَّار ہوتا) جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ کو اَلْحَيُّ الْقَيَّامُ پڑھا ہے جو اصل میں قَيْوَام تھا۔ ان کے علاوہ نے کہا: دَيَّارًا، اَحَدًا کے معنی میں ہے، یعنی کسی کو نہ چھوڑ۔ تَبَارًا کے معنی ہیں: ہلاکت۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مِدْرَارًا کے معنی ہیں: ایک کے بعد دوسرا، یعنی لگاتار بارش۔ وَقَارًا سے عظمت اور بڑائی مراد ہے۔

(١) بَابٌ: ﴿وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ﴾ [٢٣]

باب:1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''ود، سواع، یغوث، یعوق (اور نسر)'' کا بیان

٤٩٢٠ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: صَارَتِ الْأَوْثَانُ الَّتِي كَانَتْ فِي قَوْمِ نُوحٍ فِي الْعَرَبِ بَعْدُ، أَمَّا وَدٌّ: فَكَانَتْ لِكَلْبٍ بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ، وَأَمَّا سُوَاعٌ: فَكَانَتْ لِهُذَيْلٍ، وَأَمَّا يَغُوثُ: فَكَانَتْ لِمُرَادٍ ثُمَّ لِبَنِي غُطَيْفٍ، بِالْجُرُفِ عِنْدَ سَبَإٍ، وَأَمَّا يَعُوقُ: فَكَانَتْ لِهَمْدَانَ، وَأَمَّا نَسْرٌ: فَكَانَتْ لِحِمْيَرَ، لِآلِ ذِي الْكَلَاعِ، أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِينَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ، فَلَمَّا هَلَكُوا أَوْحَى الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ أَنِ انْصِبُوا إِلَى مَجَالِسِهِمُ الَّتِي كَانُوا يَجْلِسُونَ أَنْصَابًا وَسَمُّوهَا بِأَسْمَائِهِمْ، فَفَعَلُوا، فَلَمْ تُعْبَدْ، حَتَّى إِذَا هَلَكَ أُولٰئِكَ وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ.

[4920] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جو بت حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں پوجے جاتے تھے، بعد میں انھی کی عرب کے ہاں عبادت ہونے لگی، چنانچہ ود، دومۃ الجندل میں بنوکلب کا بت تھا۔ سواع، بنو ہذیل کا اور یغوث مراد قبیلے کی شاخ بنوغطیف کا بت تھا جو وادئ جرف میں قوم سبا کے پاس رہتے تھے۔ یعوق، بنو ہمدان کا بت تھا اور نسر کی قوم حمیر عبادت کرتی تھی جو ذوالکلاع کی اولاد سے تھے۔ یہ پانچوں حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام تھے۔ جب ان پر موت آئی تو شیطان نے ان کے دل میں ڈالا کہ جن مقامات پر یہ بزرگ تشریف فرمایا کرتے تھے وہاں ان کی مورتیاں بنالو اور ان کا نام انھی بزرگوں کے نام پر رکھو، چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا۔ اس وقت ان کی پوجا پاٹ نہیں ہوتی تھی لیکن جب وہ لوگ بھی مر گئے جنھوں نے بت قائم کیے تھے اور لوگوں میں علم نہ رہا تو ان کی پوجا پاٹ ہونے لگی۔

(٧٢) سُورَةُ ﴿قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ﴾ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 72- تفسیر سورۂ جن

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لِبَدًا﴾ [١٩]: أَعْوَانًا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: لِبَدًا کے معنی ہیں: اعوان و مددگار۔

(١) [بَابٌ]:

باب:1- بلاعنوان

٤٩٢١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا

[4921] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں

أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، عَامِدِينَ إِلٰى سُوقِ عُكَاظٍ، وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ، فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ، فَقَالُوا: مَا لَكُمْ؟ فَقَالُوا: حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ. قَالَ: مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا مَا حَدَثَ، فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هٰذَا الْأَمْرُ الَّذِي حَدَثَ، فَانْطَلَقُوا فَضَرَبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَنْظُرُونَ مَا هٰذَا الْأَمْرُ الَّذِي حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ. قَالَ: فَانْطَلَقَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِنَخْلَةَ، وَهُوَ عَامِدٌ إِلٰى سُوقِ عُكَاظٍ، وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ تَسَمَّعُوا لَهُ، فَقَالُوا: هٰذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ. فَهُنَالِكَ رَجَعُوا إِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا: يَا قَوْمَنَا ﴿إِنَّا سَمِعْنَا قُرْءَانًا عَجَبًا ۝ يَهْدِيٓ إِلَى ٱلرُّشْدِ فَـَٔامَنَّا بِهِۦ ۖ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ أَحَدًا﴾ وَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى نَبِيِّهِ ﷺ ﴿قُلْ أُوحِىَ إِلَىَّ أَنَّهُ ٱسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ ٱلْجِنِّ﴾ وَإِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ. [راجع: ٧٧٣]

نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام کے ہمراہ سوق عکاظ کا قصد کیا۔ ان دنوں شیطانوں کو آسمان کی خبریں ملنا بند ہو گئی تھیں اور ان پر آسمان سے آگ کے انگارے چھوڑے جاتے تھے۔ جب شیطان لوٹ کر آئے تو انھوں نے اپنی قوم سے پوچھا کہ کیا بات ہوئی؟ ہمارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان رکاوٹ کھڑی کر دی گئی ہے اور ہم پر آسمان سے انگارے برسائے گئے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ آسمانی خبروں اور تمھارے درمیان رکاوٹ پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کوئی نئی بات واقع ہوئی ہے۔ اب یوں کرو کہ مشرق و مغرب میں ساری زمین پر پھیل جاؤ اور تلاش کرو کہ کون سی بات پیش آ گئی ہے، چنانچہ شیاطین مشرق و مغرب میں پھیل گئے تاکہ اس بات کی ٹوہ لگائیں کہ آسمانی خبروں تک ان کی رسائی کس وجہ سے ناممکن ہو گئی ہے۔ جو شیاطین اس کھوج میں نکلے تھے، ان کا ایک گروہ وادئ تہامہ کی طرف بھی نکلا جہاں رسول اللہ ﷺ منڈی عکاظ جاتے ہوئے کھجور کے ایک باغ میں ٹھہرے ہوئے تھے اور اس وقت آپ اپنے صحابہ کو صبح کی نماز پڑھا رہے تھے۔ جب انھوں نے قرآن سنا تو ادھر کان لگا دیے۔ پھر کہنے لگے: یہی وہ چیز ہے جس کی وجہ سے تمھارے اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ پیدا ہوئی ہے۔ اس کے بعد وہ اپنی قوم کی طرف لوٹ آئے اور ان سے کہا: اے ہماری قوم! ''بلاشبہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو نیکی کی راہ دکھاتا ہے، ہم اس پر ایمان لائے اور اب ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گے۔'' اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر یہ سورت نازل فرمائی: ﴿قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ﴾ حضرت ابن عباس ؓ کہتے ہیں کہ جنوں کی یہ گفتگو آپ کو بذریعۂ وحی معلوم ہوئی تھی۔

(٧٣) سُورَةُ الْمُزَّمِّلِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ 73-تفسیر سورۂ مزمل

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿وَتَبَتَّلْ﴾ [٨]: أَخْلِصْ. وَقَالَ الْحَسَنُ: ﴿أَنكَالًا﴾ [١٢]: قُيُودًا. ﴿مُنفَطِرٌ بِهِۦ﴾ [١٨]: مُثْقَلَةٌ بِهِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿كَثِيبًا مَّهِيلًا﴾ [١٤]: اَلرَّمْلُ السَّائِلُ. ﴿وَبِيلًا﴾ [١٦]: شَدِيدًا.

امام مجاہد نے کہا: وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ کے معنی ہیں: خالص اسی کا ہو جا۔ امام حسن بصری نے کہا: اَنْكَالًا کے معنی ہیں: بیڑیاں۔ مُنْفَطِرٌ بِهٖ: آسمان اس کی وجہ سے بھاری ہو جائے گا۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: كَثِيْبًا مَّهِيْلًا سے مراد یہ ہے کہ پہاڑ بھربھری ریت کے ٹیلے بن جائیں گے۔ وَبِيْلًا کے معنی ہیں: سخت۔

وضاحت: امام بخاری ؒ نے اس سورت کے تحت بھی کوئی مرفوع حدیث بیان نہیں کی ممکن ہے کہ درج ذیل آیت: ''تم اس دن کی سختی سے کیسے بچو گے اگر تم نے اس دن کا انکار کیا جو بچوں کو بوڑھا بنا دے گا'' (مزمل: 17) کے تحت درج ذیل حدیث بیان کردی جائے جسے امام بخاری ؒ نے ہی روایت کیا ہے: ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائے گا: اے آدم! اپنی اولاد میں سے جہنم میں جانے والے الگ کردو۔ حضرت آدم عرض کریں گے: اے اللہ! دوزخ کے لیے کتنا حصہ نکالوں؟ اللہ تعالیٰ حکم دے گا: ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے۔ یہ ایسا سخت وقت ہو گا کہ پیٹ والی اپنا بچہ گرا دے گی اور بچہ بوڑھا ہو جائے گا۔''[1]

(٧٤) سُورَةُ الْمُدَّثِّرِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ 74-تفسیر سورۂ مدثر

(١) [بَابٌ]:

باب: 1- بلاعنوان

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿عَسِيرٌ﴾ [٩]: شَدِيدٌ. ﴿قَسْوَرَةٍ﴾ [٥١]: رِكْزُ النَّاسِ وَأَصْوَاتُهُمْ وَكُلُّ شَدِيدٍ قَسْوَرَةٌ. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: اَلْقَسْوَرَةُ قَسْوَرٌ: اَلْأَسَدُ. اَلرِّكْزُ: الصَّوْتُ ﴿مُّسْتَنفِرَةٌ﴾

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: عَسِيْرٌ کے معنی ہیں: مشکل اور گراں۔ قَسْوَرَةٍ کے معنی ہیں: لوگوں کا شور وغل۔ اور ہر زوردار اور سخت چیز کو بھی قسورہ کہتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ ؓ نے فرمایا: قَسْوَرَہ شیر کو کہتے ہیں۔ اَلرِّكْزُ کے معنی ہیں:

1 صحيح البخاري، التفسير، حديث: 4741.

[٥٠]: نَافِرَةٌ مَذْعُورَةٌ.

آواز مُسْتَنْفِرَةٌ کے معنی ہیں: خوفزدہ ہو کر بھاگنے والے۔

٤٩٢٢ - حَدَّثَنِي يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُدَّثِّرُ﴾ قُلْتُ: يَقُولُونَ ﴿ٱقْرَأْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلَّذِى خَلَقَ﴾ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ الَّذِي قُلْتَ، فَقَالَ جَابِرٌ: لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَ: «جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ، فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي هَبَطْتُ، فَنُودِيتُ، فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا، وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا، وَنَظَرْتُ أَمَامِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا، وَنَظَرْتُ خَلْفِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا. فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ شَيْئًا، فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ: دَثِّرُونِي وَصُبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا. قَالَ: «فَدَثَّرُونِي وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا، فَنَزَلَتْ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَأَنذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ﴾». [راجع: ٤]

[4922] حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی ہے کہ میں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا کہ قرآن مجید کی کون سی آیت سب سے پہلے نازل ہوئی؟ انھوں نے کہا: يَأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ، میں نے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ سب سے پہلے نازل ہوئی۔ حضرت ابوسلمہ نے فرمایا: میں نے حضرت جابر ؓ سے پوچھا تھا اور جو بات ابھی تم نے مجھ سے کہی ہے وہی میں نے ان سے کہی تھی، لیکن حضرت جابر ؓ نے فرمایا: میں تم سے وہی حدیث بیان کرتا ہوں جو ہم سے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا: ”میں غار حراء میں ایک مدت کے لیے خلوت نشین تھا۔ جب میں وہ دن پورے کر کے پہاڑ سے اترا تو مجھے آواز دی گئی۔ میں نے اس آواز پر اپنی دائیں طرف دیکھا تو کوئی چیز دکھائی نہ دی، پھر بائیں طرف دیکھا تو بھی کوئی چیز نظر نہ آئی۔ سامنے دیکھا، ادھر بھی کوئی چیز دکھائی نہ دی۔ پیچھے کی طرف دیکھا تو ادھر بھی کوئی چیز نظر نہ آئی، اب میں نے اپنا سر اوپر کی طرف اٹھایا تو مجھے ایک چیز دکھائی دی، پھر میں خدیجہ ؓ کے پاس آیا تو ان سے کہا: مجھے کپڑا اوڑھا دو اور مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈالو۔ انھوں نے مجھے کپڑا اوڑھا دیا اور مجھ پر ٹھنڈا پانی بہا دیا، پھر یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿يَأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ......﴾

فائدہ: قرآن مجید کی سب سے پہلے کون سی آیات نازل ہوئیں اس کے متعلق دو مشہور قول حسب ذیل ہیں: * جمہور اہل علم کا قول ہے کہ سورۂ علق کی ابتدائی پانچ آیات سب سے پہلے نازل ہوئیں۔ * سب سے پہلے سورۂ مدثر کا نزول ہوا جیسا کہ حضرت جابر ؓ کا موقف ہے۔ ان دونوں اقوال میں تطبیق کی حسب ذیل صورتیں بیان کی گئی ہیں: * علی الاطلاق پہلے سورۂ علق کی آیات نازل ہوئیں لیکن پوری کامل سورت پہلے مدثر نازل ہوئی۔ * زمانۂ فترت سے پہلے سورۂ علق کی آیات نازل ہوئیں اور زمانۂ فترت کے بعد سب سے پہلے سورۂ مدثر نازل ہوئی۔ اس کے علاوہ اقوال بھی ہیں۔ ویسے ترجیح پہلے موقف کو ہے۔ واللہ أعلم.

(٢) [بَابُ] قَوْلِهِ ﴿قُمْ فَأَنذِرْ﴾ [٢]

باب:2-ارشاد باری تعالیٰ: ''اٹھ کھڑے ہوں اور (لوگوں کو برے انجام سے) ڈرائیں'' کا بیان

٤٩٢٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُ قَالَا: حَدَّثَنَا حَرْبُ ابْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ». مِثْلَ حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ.

[راجع: ٤]

[4923] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں غار حرا میں تنہائی اختیار کیے ہوئے تھا۔'' یہ روایت بھی عثمان بن عمر کی حدیث کی طرح ہے جو انھوں نے علی بن مبارک سے بیان کی ہے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے عثمان بن عمر کی حدیث کو صحیح بخاری میں بیان نہیں کیا ہے، البتہ امام مسلم نے اس روایت کو (کتاب الایمان، حدیث:161) ذکر کیا ہے۔

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ﴾ [٣]

باب:3-ارشاد باری تعالیٰ: ''اور اپنے رب کی کبریائی (بزرگی و عظمت) بیان کریں'' کا بیان

٤٩٢٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا حَرْبٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ: أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ أَوَّلُ؟ فَقَالَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُدَّثِّرُ﴾ فَقُلْتُ: أُنْبِئْتُ أَنَّهُ: ﴿ٱقْرَأْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلَّذِى خَلَقَ﴾. فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ: أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ أَوَّلُ؟ فَقَالَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُدَّثِّرُ﴾ فَقُلْتُ: نُبِّئْتُ أَنَّهُ: ﴿ٱقْرَأْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلَّذِى خَلَقَ﴾، فَقَالَ: لَا أُخْبِرُكَ إِلَّا بِمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «جَاوَرْتُ فِي حِرَاءٍ فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي هَبَطْتُ، فَاسْتَبْطَنْتُ الْوَادِيَ، فَنُودِيتُ،

[4924] حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی ہے کہ میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا: قرآن مجید کی کون سی آیت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی؟ انھوں نے فرمایا: يَآيُّهَا الْمُدَّثِّرُ۔ میں نے عرض کی: مجھے بتایا گیا ہے کہ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ، سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ ابوسلمہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا تھا کہ قرآن کی کون سی آیت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی تو انھوں نے فرمایا تھا: يَآيُّهَا الْمُدَّثِّرُ۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ مجھے اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ کے پہلے نازل ہونے کی خبر ملی ہے۔ تو انھوں نے فرمایا: میں تمھیں اس کی خبر دے رہا ہوں جو رسول اللہ

فَنظَرْتُ أمَامِي وَخَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، فَإذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَأتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ: دَثِّرُونِي وَصُبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا. وَأُنْزِلَ عَلَيَّ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَأَنذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ﴾ [١-٣]». [راجع: ٤]

ﷺ نے خود بیان فرمایا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے غار حراء میں خلوت گزینی اختیار کی، جب وہ مدت پوری کر چکا تو نیچے اترا اور وادی کے درمیان میں پہنچا تو مجھے آواز دی گئی۔ میں نے اپنے آگے پیچھے دائیں بائیں دیکھا۔ مجھے دکھائی دیا کہ وہ (فرشتۂ وحی) آسمان اور زمین کے درمیان تخت پر بیٹھا ہوا ہے، پھر میں خدیجہ ؓ کے پاس آیا اور ان سے کہا: مجھے کپڑا اوڑھا دو اور میرے اوپر ٹھنڈا پانی ڈالو، پھر مجھ پر یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿يَاۤ أَيُّهَا الْمُدَّثِّرْ قُمْ فَانْذِرْ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ......﴾

(٤) بَابٌ: ﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ [٤]

باب: 4- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھیں'' کا بیان

٤٩٢٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ - وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ - فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: «فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا، فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي، فَدَثَّرُونِي، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُدَّثِّرُ﴾ إِلَى ﴿وَٱلرُّجْزَ فَٱهْجُرْ﴾» قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ وَهِيَ الْأَوْثَانُ. [راجع: ٤]

[4925] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا...... جبکہ آپ درمیان میں وحی کا سلسلہ رک جانے کا حال بیان فرما رہے تھے...... آپ نے فرمایا: ''میں چل رہا تھا کہ اچانک آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی۔ میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو وہی فرشتہ نظر آیا جو غار حراء میں میرے پاس آیا تھا۔ وہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں اس کے ڈر سے گھبرا گیا۔ پھر میں گھر واپس آیا تو میں نے (خدیجہ ؓ سے) کہا: مجھے کپڑا اوڑھا دو۔ مجھے کپڑا اوڑھا دو۔ انھوں نے مجھے کپڑا اوڑھا دیا، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل کی: ﴿يَاۤ أَيُّهَا الْمُدَّثِّر .... وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾۔'' یہ وحی نماز فرض کیے جانے سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ وَالرُّجْزَ سے مراد بت ہیں۔

(٥) بَابٌ: ﴿وَٱلرُّجْزَ فَٱهْجُرْ﴾ [٥]

باب: 5- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور (بتوں کی) گندگی سے دور رہو'' کا بیان

يُقَالُ: اَلرُّجْزُ وَالرِّجْسُ: اَلْعَذَابُ.

کہا گیا ہے کہ اَلرُّجْزُ اور اَلرِّجْسُ عذاب کے ہم معنی ہیں۔

٤٩٢٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ: فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ بَصَرِي قِبَلَ السَّمَاءِ، فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَجُئِثْتُ مِنْهُ حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ، فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي، فَزَمَّلُونِي، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَأَنْذِرْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَاهْجُرْ﴾ - قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَالرِّجْزَ: اَلْأَوْثَانَ - ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ». [راجع: ٤]

[4926] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ بندش وحی کا تذکرہ فرما رہے تھے، فرمایا: ''ایک دفعہ میں نے چلتے چلتے آسمان سے ایک آواز سنی۔ میں نے اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی تو وہی فرشتہ نظر آیا جو میرے پاس غار حراء میں آیا تھا۔ وہ آسمان و زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا تھا۔ اسے دیکھ کر میں اس قدر خوفزدہ ہوا کہ مارے ڈر کے زمین پر گر پڑا، پھر میں اپنے گھر آیا تو اپنے اہل خانہ سے کہا: مجھے کمبل اوڑھا دو مجھے کمبل اوڑھا دو، چنانچہ انھوں نے مجھے کمبل اوڑھا دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ﴾ سے لے کر ﴿فَاهْجُرْ﴾ تک۔ ابوسلمہ کہتے ہیں کہ اَلرُّجْزَ سے مراد بت ہیں۔ پھر وحی کا سلسلہ تیز ہو گیا اور مسلسل آنا شروع ہو گئی۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے کبھی بت پرستی نہیں کی تھی مگر آپ کی قوم بت پرست تھی۔ یہ حکم دراصل لوگوں کو آپ کے ذریعے سے دیا جا رہا ہے۔ ترجمۃ الباب کے تحت الرجز، عذاب کا ہم معنی بتایا گیا ہے کیونکہ ان کی پوجا کرنے سے انسان عذاب تک پہنچ جاتا ہے۔ گویا یہ عذاب الٰہی کا سبب ہیں، اس لیے انھیں عذاب کے ہم معنی قرار دیا گیا ہے۔ واللّٰه أعلم.

(٧٥) سُورَةُ الْقِيَامَةِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 75- تفسیر سورۂ قیامہ

(١) [بَابٌ]: وَقَوْلُهُ: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ﴾ [١٦]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''آپ قرآن کو جلدی یاد کر لینے کی نیت سے زبان کو حرکت نہ دیں'' کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ﴾ [٥]:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ سے مراد

سَوْفَ أَتُوبُ، سَوْفَ أَعْمَلُ. ﴿لَا وَزَرَ﴾ [١١]: لَا حِصْنَ. ﴿سُدًى﴾ [٣٦]: هَمَلًا.

یہ ہے کہ انسان ہمیشہ گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ عنقریب توبہ کرلوں گا، اب اچھے اعمال کروں گا۔ لَا وَزَرَ کے معنی ہیں: وہاں کوئی پناہ گاہ نہیں ہوگی۔ سُدًی کے معنی ہیں: مہمل (بے کار) اور آزاد۔

٤٩٢٧ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ - وَكَانَ ثِقَةً - عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ حَرَّكَ بِهِ لِسَانَهُ - وَوَصَفَ سُفْيَانُ - يُرِيدُ أَنْ يَحْفَظَهُ فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِۦٓ﴾ [١٦]. [راجع: ٥]

[4927] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ (اس کو یاد کرنے کے لیے) اپنی زبان کو حرکت دیا کرتے تھے۔ سفیان نے بیان کیا کہ آپ کا مقصد اس وحی کو یاد کرنا ہوتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ''آپ قرآن کو جلدی یاد کر لینے کی نیت سے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔''

بَابٌ: ﴿إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُۥ وَقُرْءَانَهُۥ﴾ [١٧]

باب: (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اس وحی کو (آپ کے سینے میں) جمع کرنا اور (زبان سے) پڑھا دینا ہماری ذمہ داری ہے'' کا بیان

٤٩٢٨ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ: أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ﴾ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ، فَقِيلَ لَهُ: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ﴾ - يَخْشَى أَنْ يَتَفَلَّتَ مِنْهُ - ﴿إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُۥ﴾: أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ ﴿وَقُرْءَانَهُۥ﴾ أَنْ تَقْرَأَهُ، ﴿فَإِذَا قَرَأْنَٰهُ﴾ يَقُولُ: أُنْزِلَ عَلَيْهِ ﴿فَٱتَّبِعْ قُرْءَانَهُۥ ۝ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُۥ﴾ [١٦-١٩] أَنْ نُبَيِّنَهُ عَلَى لِسَانِكَ. [راجع: ٥]

[4928] حضرت موسیٰ بن ابو عائشہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت سعید بن جبیر سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ﴾ کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ اپنے ہونٹ ہلایا کرتے تھے، اس لیے آپ سے کہا گیا: اسے یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں...... آپ کسی لفظ کے چھوٹ جانے کے خوف سے ایسا کرتے تھے...... اس کا جمع کر دینا اور پڑھا دینا ہمارے ذمے ہے، یعنی ہم خود آپ کے دل میں اس کو محفوظ کر دیں گے اور آپ کو پڑھا بھی دیں گے، لہٰذا جب ہم اس کو پڑھ چکیں تو آپ اس کے پیچھے پیچھے پڑھیں، پھر اس کا بیان کر دینا بھی ہمارے ذمے ہے، یعنی ہم اسے

آپ کی زبان پر جاری کر دیں گے۔

(۲) بَابٌ: ﴿فَإِذَا قَرَأْنَٰهُ فَٱتَّبِعْ قُرْءَانَهُۥ﴾ [١٨]

باب:2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''ہم جب اسے پڑھ لیں تو آپ اس پڑھنے کی پیروی کریں'' کا بیان

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿قَرَأْنَٰهُ﴾: بَيَّنَّاهُ. ﴿فَٱتَّبِعْ﴾: اِعْمَلْ بِهِ.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: قَرَأْنٰهُ کے معنی ہیں: ہم نے اسے بیان کیا اور فَاتَّبِعْ کے معنی ہیں: آپ اس پر عمل پیرا ہو جائیں۔

٤٩٢٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِۦٓ﴾ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ بِالْوَحْيِ - وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ - فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ الْآيَةَ الَّتِي فِي ﴿لَآ أُقْسِمُ بِيَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ﴾: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِۦٓ ۝ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُۥ وَقُرْءَانَهُۥ﴾ [١٦، ١٧] قَالَ: عَلَيْنَا أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ، ﴿فَإِذَا قَرَأْنَٰهُ فَٱتَّبِعْ قُرْءَانَهُۥ﴾: فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ ﴿ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُۥ﴾ [١٩] عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ. قَالَ: فَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ، فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللهُ.

[4929] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت جبرئیل ؑ جب وحی لے کر آتے تو رسول اللہ ﷺ اسے یاد کرنے کے لیے اپنی زبان اور ہونٹوں کو ہلاتے تھے۔ اس سے آپ کو بڑی دشواری پیش آتی اور یہ دشواری، آپ سے پہچانی جاتی تھی، اس پر اللہ تعالیٰ نے وہ آیت اتاری جو لَاۤ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ میں ہے کہ ''آپ جلدی کرتے ہوئے زبان کو نہ ہلایا کریں۔ اس کا آپ کے سینے میں جما دینا اور اسے پڑھا دینا ہماری ذمہ داری ہے۔ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ کا مطلب ہے کہ جب ہم قرآن کو اتار رہے ہوں تو آپ غور سے سنا کریں۔ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ کا مطلب ہے کہ ہم آپ کی زبان کے ذریعے سے اس کی وضاحت کرا دیں گے۔ اس کے بعد آپ کی عادت مبارک یہ تھی کہ جب بھی حضرت جبرئیل ؑ آپ کے پاس آتے تو آپ سر جھکا کر بیٹھ جاتے۔ جب وہ چلے جاتے تو اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق آپ اس کی قراءت کرتے۔

﴿أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ﴾ [٣٤] تَوَعُّدٌ. [راجع: ٥]

(اس سورت کے آخر میں ہے:) اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى اس سے دھمکی اور ڈرانا مقصود ہے، یعنی تیرے لیے تباہی ہو، پھر تیرے لیے بربادی ہو۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے صرف قرآن کریم کے الفاظ ہی کی حفاظت کا ذمہ نہیں لیا بلکہ قرآن کے بیان کی حفاظت کی ذمہ داری

بھی اٹھائی ہے جیسا کہ اس آیت میں صراحت ہے، اس لیے واجب الاتباع ہونے میں قرآن اور اس کے بیان، یعنی سنت رسول ﷺ میں کوئی فرق نہیں۔

(٧٦) سُوْرَةُ ﴿هَلْ أَتَىٰ عَلَى ٱلْإِنسَانِ﴾ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ 76-تفسیر سورۂ دہر

يُقَالُ: مَعْنَاهُ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ، وَهَلْ: تَكُونُ جَحْدًا وَتَكُونُ خَبَرًا، وَهٰذَا مِنَ الْخَبَرِ، يَقُولُ: كَانَ شَيْئًا فَلَمْ يَكُنْ مَذْكُورًا، وَذٰلِكَ مِنْ حِينَ خَلَقَهُ مِنْ طِينٍ إِلٰى أَنْ يُنْفَخَ فِيهِ الرُّوحُ. ﴿أَمْشَاجٍ﴾ [٢]: اَلْأَخْلَاطُ، مَاءُ الْمَرْأَةِ وَمَاءُ الرَّجُلِ، اَلدَّمُ وَالْعَلَقَةُ؛ وَيُقَالُ إِذَا خُلِطَ: مَشِيجٌ؛ كَقَوْلِكَ: خَلِيطٌ، وَمَمْشُوجٌ مِثْلُ: مَخْلُوطٍ.

هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ کے معنی ہیں کہ انسان پر یہ وقت آ چکا ہے۔ ھَل کا لفظ کبھی تو انکار کے لیے آتا ہے اور کبھی خبر کے معنی دیتا ہے اور یہاں خبر کے معنی دے رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انسان کبھی کوئی چیز تھا لیکن قابل تذکرہ نہیں تھا اور یہ مٹی سے اس کی پیدائش کے بعد اس میں روح پھونکے جانے تک کی مدت ہے۔ اَمْشَاج کے معنی ہیں: اخلاط، یعنی ملا ہوا، مرد کا پانی اور عورت کا پانی مخلوط ہوا، پھر اس سے خون اور علقہ بنا۔ جب کوئی چیز دوسری چیز ملا دی جائے تو اسے مشیج کہا جاتا ہے۔ مشیج فعیل کا وزن مفعول کے معنی دیتا ہے جیسا کہ خلیط بمعنی مخلوط ہے۔

﴿سَلَاسِلَا وَأَغْلَالًا﴾ [٤] وَلَمْ يُجْرِ بَعْضُهُمْ. ﴿مُسْتَطِيرًا﴾ [٧]: مُمْتَدًّا الْبَلَاءُ. وَالْقَمْطَرِيرُ: اَلشَّدِيدُ؛ يُقَالُ: يَوْمٌ قَمْطَرِيرٌ وَيَوْمٌ قُمَاطِرٌ، وَالْعَبُوسُ وَالْقَمْطَرِيرُ وَالْقُمَاطِرُ، وَالْعَصِيبُ أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ الْأَيَّامِ فِي الْبَلَاءِ.

سَلٰسِلَا وَ اَغْلٰلًا بعض حضرات نے سَلٰسِلًا کو تنوین کے ساتھ پڑھا ہے اور کچھ اہل علم اسے ناجائز کہتے ہیں۔ مُسْتَطِيْرًا کے معنی ہیں: اس کی برائی پھیلی ہوئی اور عام ہے۔ قَمْطَرِير کے معنی ہیں: سخت۔ کہا جاتا ہے: یَوْمٌ قَمْطَرِیْرٌ اور یَوْمٌ قُمَاطِرٌ: سخت مصیبت کا دن۔ عَبُوس، قَمْطَرِير قُمَاطِر اور عَصِيب، مصیبت کے تلخ ترین ایام کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

وَقَالَ الْحَسَنُ: اَلنَّضْرَةُ فِي الْوَجْهِ، وَالسُّرُورُ فِي الْقَلْبِ.

امام حسن بصری نے کہا: اَلنَّضْرَۃُ سے مراد وہ تازگی ہے جو چہرے پر ہوتی ہے اور السُّرُور سے مراد وہ فرحت ہے جو دل میں ہوتی ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿الْأَرَائِكِ﴾ [١٣]: اَلسُّرُرِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اَلْاَرَائِكِ سے مراد

تخت ہیں۔

وَقَالَ مُقَاتِلٌ: اَلسُّرُرُ: اَلْحِجَالُ مِنَ الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ.

امام مقاتل نے کہا: سرر سے مراد ہیرے اور جواہرات سے جڑے ہوئے تخت ہیں۔

وَقَالَ الْبَرَاءُ: ﴿وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا﴾ [١٤]: يَقْطِفُونَ كَيْفَ شَاءُوا.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا: وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا سے مراد یہ ہے کہ وہ جس طرح چاہیں گے پھلوں کو توڑیں گے۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿سَلْسَبِيلًا﴾ [١٨]: حَدِيدُ الْجِرْيَةِ. وَقَالَ مَعْمَرٌ: ﴿أَسْرَهُمْ﴾ [٢٨]: شِدَّةُ الْخَلْقِ، وَكُلُّ شَيْءٍ شَدَدْتَّهُ مِنْ قَتَبٍ فَهُوَ مَأْسُورٌ.

امام مجاہد نے فرمایا: سَلْسَبِيْلًا کے معنی ہیں: وہ چشمہ جس کا پانی رواں دواں ہو۔ حضرت معمر نے کہا: اَسْرَهُمْ کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے ان کی خلقت خوب مضبوط کی ہے اور ہر وہ چیز جس کو تو مضبوط باندھے جیسے کجاوہ وغیرہ اسے ماسور کہا جاتا ہے۔

وضاحت: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اس سورت میں بھی امام بخاری رحمہ اللہ نے کوئی مرفوع حدیث پیش نہیں کی صرف چند الفاظ کے لغوی معنی بیان کیے ہیں۔ اس کی تفسیر میں وہ حدیث بیان کی جا سکتی ہے جس کے راوی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن صبح کی نماز میں سورۂ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَان پڑھا کرتے تھے۔[1]

(٧٧) سُورَةُ ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ﴾ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ 77- تفسیر سورۂ مرسلات

﴿جِمَالَتٌ﴾ [٣٣]: حِبَالٌ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿ارْكَعُوا﴾ [٤٨]: صَلُّوا. ﴿لَا يَرْكَعُونَ﴾: لَا يُصَلُّونَ. وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَا يَنْطِقُونَ﴾ [٣٥] ﴿وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ﴾ [الأنعام: ٢٣]، ﴿الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ﴾ [يس: ٦٥] فَقَالَ: إِنَّهُ ذُو أَلْوَانٍ، مَرَّةً يَنْطِقُونَ، وَمَرَّةً يُخْتَمُ عَلَيْهِمْ.

جِمٰلَتٌ بمعنی حبال ہے، مراد ایسی موٹی رسیاں جن سے بڑی بڑی کشتیوں کو باندھا جاتا ہے۔ امام مجاہد نے فرمایا: اِرْكَعُوْا کے معنی ہیں: نماز پڑھو۔ لَا يَرْكَعُوْنَ کے معنی ہیں: وہ نماز نہیں پڑھتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا: قرآن میں آتا ہے: لَا يَنْطِقُوْنَ وہ گفتگو نہیں کریں گے اور دوسرے مقام پر ہے (کہ ان کا قول یہ ہوگا): ''اللہ کی قسم! ہم شرک نہیں کرتے تھے۔'' تیسرے مقام پر ہے: ''ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے'' تو ان کا کیا مفہوم ہے؟ انھوں

1 صحيح البخاري، الجمعة، حديث: 891.

نے فرمایا: قیامت کے دن کافروں کے مختلف حالات ہوں گے: کبھی تو وہ بولیں گے اور کبھی ان کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی۔

(١) [بَابٌ]:

باب: 1- بلاعنوان

٤٩٣٠ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ: ﴿وَٱلْمُرْسَلَٰتِ﴾، وَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ، فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ، فَابْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا». [راجع: ١٨٣٠]

[4930] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ تھے تو آپ پر سورۂ والمرسلات نازل ہوئی اور ہم اسے آپ کے منہ سے سیکھ رہے تھے۔ اتنے میں ایک سانپ نکل آیا۔ ہم لوگ اس کی طرف دوڑے لیکن وہ ہم سے بچ کر نکل دوڑا اور اپنے بل میں گھس گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تمھارے شر سے بچ گیا اور تم اس کے شر سے محفوظ رہے۔''

٤٩٣١ - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، بِهٰذَا. وَعَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، مِثْلَهُ. وَتَابَعَهُ أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ. وَقَالَ حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ. وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ.

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ:

[4931] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی سے ایک دوسری سند سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک غار میں تھے کہ آپ پر سورۂ ''والمرسلات'' نازل ہوئی۔ ہم نے اس کو آپ کے مبارک دہن سے یاد کر لیا۔ ابھی اس کی قراءت سے آپ کے منہ کی تازگی ختم نہیں ہوئی تھی کہ ایک سانپ نکل آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے زندہ نہ چھوڑو۔'' ہم اسے مارنے کے لیے اس کی طرف دوڑے لیکن وہ ہم سے بچ نکلا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تمھارے شر سے بچ گیا جس طرح تم اس کے شر سے محفوظ رہے۔''

بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَارٍ، إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ، فَتَلَقَّيْنَاهَا مِنْ فِيهِ وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا، إِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَلَيْكُمُ اقْتُلُوهَا»، قَالَ: فَابْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقَتْنَا. قَالَ: فَقَالَ: «وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا». [راجع: ١٨٣٠]

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ﴾ [٣٢]

باب:2- ارشاد باری تعالیٰ: ''بلاشبہ وہ جہنم بڑے بڑے محلات جیسے شرارے پھینکے گی'' کا بیان

٤٩٣٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: ﴿إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ﴾، قَالَ: كُنَّا نَرْفَعُ الْخَشَبَ بِقَصَرٍ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ أَوْ أَقَلَّ فَنَرْفَعُهُ لِلشِّتَاءِ فَنُسَمِّيهِ الْقَصَرَ. [انظر: ٤٩٣٣]

[4932] حضرت عبدالرحمٰن بن عابس سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس ؓ کو آیت ﴿إِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے سنا، انھوں نے فرمایا: ہم تین تین ہاتھ یا اس سے بھی کم مقدار کی لکڑیاں سردیوں کے دنوں میں اٹھا کر رکھ لیتے تھے اور ہم ایسی لکڑیوں کو قصر کہتے تھے۔

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿كَأَنَّهُ جِمَٰلَتٌ صُفْرٌ﴾ [٣٣]

باب:3- ارشاد باری تعالیٰ: ''وہ چنگاریاں گویا کہ زرد اونٹ ہیں'' کا بیان

٤٩٣٣ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَابِسٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ﴿تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ﴾ قَالَ: كُنَّا نَعْمِدُ إِلَى الْخَشَبَةِ ثَلَاثَةَ أَذْرُعٍ وَفَوْقَ ذٰلِكَ، فَنَرْفَعُهُ لِلشِّتَاءِ فَنُسَمِّيهِ الْقَصَرَ ﴿كَأَنَّهُ جِمَٰلَتٌ صُفْرٌ﴾: حِبَالُ السُّفُنِ تُجْمَعُ حَتّٰى تَكُونَ كَأَوْسَاطِ الرِّجَالِ. [راجع: ٤٩٣٢]

[4933] حضرت عبدالرحمٰن بن عابس سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس ؓ کو آیت: تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے فرمایا: ہم تین تین ہاتھ یا اس سے بھی زیادہ لمبی لکڑیاں سردی کے موسم کے لیے اٹھا کر رکھ لیتے تھے اور ہم ایسی لکڑیوں کو قصر کہتے تھے۔ كَأَنَّهُ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ سے مراد کشتی کی وہ رسیاں ہیں جنھیں جوڑ جوڑ کر رکھا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ آدمی کی کمر کے برابر ہو جائیں۔

(٤) بَابٌ: ﴿هَذَا يَوْمُ لَا يَنطِقُونَ﴾ [٣٥]

باب: 4- (ارشاد باری تعالیٰ:) "یہ دن ایسا ہوگا جس میں وہ (کفار) کچھ بول نہ سکیں گے" کا بیان

٤٩٣٤ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَارٍ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ ﴿وَالْمُرْسَلَتِ﴾ فَإِنَّهُ لَيَتْلُوهَا وَإِنِّي لَأَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ، وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا، إِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اُقْتُلُوهَا»، فَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا». قَالَ عُمَرُ: حَفِظْتُهُ مِنْ أَبِي فِي غَارٍ بِمِنًى.

[راجع: ١٨٣٠]

[4934] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ ایک غار میں تھے۔ اس دوران میں آپ پر سورۂ "والمرسلات" نازل ہوئی۔ آپ اس کو تلاوت کرتے جاتے تھے اور میں آپ کے منہ سے اس کو سنتا اور اسے یاد کرتا جاتا تھا۔ ابھی آپ کا دہن مبارک اس کی تلاوت سے شاداب ہی تھا کہ اچانک ایک سانپ نکل آیا۔ نبی ﷺ نے ہمیں اس کے قتل کرنے کا حکم دیا۔ ہم اس کی طرف جھپٹے لیکن وہ نکل بھاگا۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: "جس طرح تم اس کے شر سے محفوظ رہے وہ بھی تمھارے شر سے بچ گیا۔" (راویٔ حدیث) عمر بن حفص نے کہا: میں نے اپنے باپ سے یہ حدیث بایں الفاظ یاد کی تھی: وہ غار، منیٰ میں تھا۔"

(٧٨) سُورَةُ ﴿عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ﴾

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

78- تفسیر سورۂ عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ

﴿لَا يَرْجُونَ حِسَابًا﴾ [٢٧]: لَا يَخَافُونَهُ. ﴿لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا﴾ [٣٧]: لَا يُكَلِّمُونَهُ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُمْ. ﴿صَوَابًا﴾ [٣٨]: حَقًّا فِي الدُّنْيَا وَعَمِلَ بِهِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿وَهَّاجًا﴾ [١٣]: مُضِيئًا. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿غَسَّاقًا﴾ [٢٥]: غَسَقَتْ عَيْنُهُ، وَيَغْسِقُ الْجُرْحُ: يَسِيلُ كَأَنَّ الْغَسَاقَ وَالْغَسِيقَ وَاحِدٌ. ﴿عَطَاءً حِسَابًا﴾ [٣٦]: جَزَاءً كَافِيًا. أَعْطَانِي مَا أَحْسَبَنِي: أَيْ: كَفَانِي.

(امام مجاہد نے کہا:) لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا کے معنی ہیں: وہ حساب سے نہیں ڈرتے۔ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا کے معنی ہیں: اللہ تعالیٰ سے بات نہیں کر سکیں گے مگر جب ان کو اس کی اجازت دی جائے۔ صَوَابًا سے مراد جس نے دنیا میں صحیح بات کی اور اس کے مطابق عمل کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وَهَّاجًا کے معنی ہیں: روشن، چمکتا ہوا۔ دوسروں نے کہا: غَسَّاقًا کا لفظ غَسَقَتْ عَيْنُهُ سے ماخوذ ہے، یعنی اس کی آنکھ بہ پڑی، نیز يَغْسِقُ الْجُرْحُ کے معنی ہیں: اس کا

زخم بہنے لگا، گویا غساق اور غسیق کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی دوزخیوں کے زخموں سے بہنے والی پیپ۔ عَطَآءً حِسَابًا کے معنی ہیں: پورا پورا بدلہ۔ عرب کہتے ہیں: أَعْطَانِي مَا أَحْسَبَنِي: اس نے مجھے اتنا دیا جو مجھے کافی ہو گیا۔

(١) بَابٌ: ﴿يَوْمَ يُنفَخُ فِي ٱلصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا﴾ [١٨]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جس دن صور میں پھونکا جائے گا تو تم فوج درفوج آؤ گے'' کا بیان

زُمَرًا.

زُمَرًا کے معنی ہیں: گروہ در گروہ

٤٩٣٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ». قَالَ: أَرْبَعُونَ يَوْمًا؟ قَالَ: أَبَيْتُ، قَالَ: أَرْبَعُونَ شَهْرًا؟ قَالَ: أَبَيْتُ، قَالَ: أَرْبَعُونَ سَنَةً؟ قَالَ: أَبَيْتُ. قَالَ: «ثُمَّ يُنْزِلُ اللهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ، لَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا يَبْلَى، إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ، وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [راجع: ٤٨١٤]

[4935] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دونوں صور پھونکنے کے درمیان چالیس کا وقفہ ہو گا۔'' (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے) کسی نے کہا: کیا چالیس دن مراد ہیں؟ انھوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔ اس نے کہا: چالیس مہینے مراد ہیں؟ آپ نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔ اس نے پوچھا: پھر چالیس سال مراد ہیں؟ انھوں نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برسائے گا جس سے لوگ اس طرح اگیں گے جس طرح سبزہ اگتا ہے۔ انسان کی کوئی چیز باقی نہیں رہے گی، سب گل سڑ جائے گا، سوائے ریڑھ کی ہڈی کے اور اسی سے قیامت کے دن تمام مخلوق دوبارہ بنائی جائے گی۔''

فائدہ: علماء نے کہا ہے کہ حدیث کے عموم سے حضرات انبیاء علیہم السلام کے اجساد مستثنیٰ ہیں کیونکہ ان کے اجسام کو زمین نہیں کھائے گی جیسا کہ حدیث میں اس کی صراحت ہے۔ واللہ أعلم.

(٧٩) سُورَةُ ﴿وَٱلنَّٰزِعَٰتِ﴾ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ 79- تفسیر سورۂ وَالنّٰزِعٰتِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿ٱلْءَايَةَ ٱلْكُبْرَىٰ﴾ [٢٠]: عَصَاهُ

امام مجاہد نے کہا: اَلْاٰیَةَ الْکُبْرٰی سے مراد حضرت موسیٰ

وَيَدُهُ. يُقَالُ: اَلنَّاخِرَةُ وَالنَّخِرَةُ سَوَاءٌ مِثْلُ الطَّامِعِ وَالطَّمِعِ، وَالْبَاخِلِ وَالْبَخِيلِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اَلنَّخِرَةُ الْبَالِيَةُ، وَالنَّاخِرَةُ: اَلْعَظْمُ الْمُجَوَّفُ الَّذِي تَمُرُّ فِيهِ الرِّيحُ فَيَنْخَرُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿الْحَافِرَةِ﴾ [١٠]: إِلَى أَمْرِنَا الْأَوَّلِ: إِلَى الْحَيَاةِ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿أَيَّانَ مُرْسَاهَا﴾ [٤٢]: مَتَى مُنْتَهَاهَا، وَمُرْسَى السَّفِينَةِ حَيْثُ تَنْتَهِي.

علیہ السلام کا عصا اور ان کا ید بیضاء ہے۔ اَلنَّاخِرَةُ اور اَلنَّخِرَةُ کے ایک ہی معنی ہیں، جیسے الطَّامِع اور الطَّمِع، نیز الْبَاخِلُ اور اَلْبَخِيْلُ سے ایک ہی مراد ہے۔ بعض اہل علم نے فرق کیا ہے: اَلنَّخِرَةُ گلی سڑی ہڈی کو کہتے ہیں جبکہ اَلنَّاخِرَةُ وہ کھوکھلی ہڈی جس کے اندر ہوا جائے تو اس سے آواز نکلے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اَلْحَافِرَةِ سے مراد ہماری وہ حالت جو دنیا کی زندگی میں ہے، ان کے علاوہ دوسروں نے کہا: اَيَّانَ مُرْسٰهَا کے معنی ہیں: قیامت کی انتہا کہاں ہے؟ یہ لفظ مُرْسَى السَّفِينَةِ سے نکلا ہے، یعنی جہاں کشتی جا کر رک جاتی ہے۔

(١) [بَابٌ]:

باب: 1 - بلا عنوان

٤٩٣٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ بِإِصْبَعَيْهِ هٰكَذَا بِالْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ: «بُعِثْتُ وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ».

[4936] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اپنی درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے قریب والی انگلی کے اشارے سے فرما رہے تھے: ”میں ایسے وقت میں مبعوث ہوا ہوں کہ میرے اور قیامت کے درمیان صرف ان دو کے فاصلے برابر فاصلہ ہے۔“

﴿الطَّامَّةُ﴾ [٣٤] تَطُمُّ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ. [انظر: ٥٣٠١، ٦٥٠٣]

اَلطَّامَّةُ کے معنی ہیں: جو ہر چیز پر چھا جائے اور غالب آجائے۔

(٨٠) سُورَةُ ﴿عَبَسَ﴾ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 80- تفسیر سورۂ عبس

﴿عَبَسَ وَتَوَلَّى﴾ [١]: كَلَحَ وَأَعْرَضَ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿مُطَهَّرَةٌ﴾ [١٤]: لَا يَمَسُّهَا إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ وَهُمُ الْمَلَائِكَةُ. وَهٰذَا مِثْلُ قَوْلِهِ:

عَبَسَ وَتَوَلّٰى: وہ چیں بہ جبیں ہوئے اور متوجہ نہ ہوئے۔ ان کے علاوہ نے کہا: مُطَهَّرَةٌ کا مطلب ہے کہ انھیں وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں اور اس سے مراد فرشتے ہیں۔

﴿فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا﴾ [النازعات: ٥] جَعَلَ الْمَلَائِكَةَ وَالصُّحُفَ مُطَهَّرَةً، لِأَنَّ الصُّحُفَ يَقَعُ عَلَيْهَا التَّطْهِيرُ فَجُعِلَ التَّطْهِيرُ لِمَنْ حَمَلَهَا أَيْضًا. ﴿سَفَرَةٍ﴾ [١٥]: اَلْمَلَائِكَةِ، وَاحِدُهُمْ سَافِرٌ؛ سَفَرْتُ: أَصْلَحْتُ بَيْنَهُمْ؛ وَجُعِلَتِ الْمَلَائِكَةُ - إِذَا نَزَلَتْ بِوَحْيِ اللهِ وَتَأْدِيَتِهِ - كَالسَّفِيرِ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ الْقَوْمِ. ﴿تَصَدَّىٰ﴾ [٦]: تَغَافَلَ عَنْهُ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿لَمَّا يَقْضِ﴾ [١٣]: لَا [يَقْضِي] أَحَدٌ مَا أُمِرَ بِهِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ﴾ [٤١]: تَغْشَاهَا شِدَّةٌ. ﴿مُّسْفِرَةٌ﴾ [٣٨]: مُشْرِقَةٌ. ﴿بِأَيْدِي سَفَرَةٍ﴾ [١٥]: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَتَبَةٍ، ﴿أَسْفَارًا﴾ [الجمعة: ٥]: كُتُبًا. ﴿تَلَهَّىٰ﴾ [١٠]: تَشَاغَلَ. يُقَالُ: وَاحِدُ الْأَسْفَارِ سِفْرٌ.

یہ بالکل فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا کی طرح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں اور صحیفوں کو مطہر اور پاک فرمایا ہے، اس لیے کہ پاک ہونا دراصل صحیفوں کی صفت ہے تو ان کے حاملین فرشتوں کو بھی مطہر فرمایا ہے۔ سَفَرَةٍ سے مراد بھی فرشتے ہیں۔ یہ سافر کی جمع ہے۔ کہا جاتا ہے: سَفَرْتُ یعنی: میں نے قوم کے درمیان صلح کرا دی۔ وحی الٰہی لانے والے فرشتے چونکہ اللہ کا پیغام انبیاء تک پہنچاتے ہیں تو گویا وہ سفیر ہیں جو لوگوں کے درمیان صلح کراتے ہیں۔ دوسروں نے کہا ہے کہ تَصَدّٰی کے معنی ہیں: اس سے غافل ہوا۔ امام مجاہد نے کہا: لَمَّا يَقْضِ کے معنی یہ ہیں کہ آدمی کو جس بات کا حکم دیا گیا تھا وہ کسی نے پورا ادا نہیں کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ: اس پر سختی برس رہی ہوگی۔ مُسْفِرَةٌ کے معنی روشن اور چمک دار کے ہیں۔ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ: اس کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس سے مراد لکھنے والے ہیں جیسا کہ أَسْفَارًا سے مراد کتابیں ہیں۔ تَلَهّٰى کے معنی ہیں: بے اعتنائی کرنا اور بے رخی برتنا۔ کہا جاتا ہے: الْأَسْفَارِ کا مفرد سِفر ہے۔

٤٩٣٧ - **حَدَّثَنَا** آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَمَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ يَتَعَاهَدُهُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ فَلَهُ أَجْرَانِ».

[4937] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں، آپ نے فرمایا: ''اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس کا حافظ بھی ہے، مکرم اور نیک لکھنے والے (فرشتوں) جیسی ہے اور جو شخص قرآن مجید بار بار پڑھتا ہے اور وہ اس کے لیے دشوار ہے تو اسے دوگنا ثواب ملے گا۔''

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ قرآن مجید کا ماہر قیامت کے دن مکرم، نیک اور لکھنے والے فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔[1]

1 صحیح مسلم، صلاۃ المسافرین، حدیث: 1862 (798).

(۸۱) سُورَةُ
﴿إِذَا ٱلشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

81- تفسیر سورہ
اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

﴿ٱنكَدَرَتْ﴾ [٢]: اِنْتَثَرَتْ. وَقَالَ الْحَسَنُ: ﴿سُجِّرَتْ﴾ [٦]: يَذْهَبُ مَاؤُهَا فَلَا يَبْقَى قَطْرَةٌ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿ٱلْمَسْجُورِ﴾ [الطور: ٦] اَلْمَمْلُوءِ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿سُجِّرَتْ﴾: أَفْضَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ فَصَارَتْ بَحْرًا وَاحِدًا. وَالْخُنَّسُ: تَخْنِسُ فِي مُجْرَاهَا: تَرْجِعُ. وَتَكْنِسُ: تَسْتَتِرُ فِي بُيُوتِهَا كَمَا تَكْنِسُ الظِّبَاءُ. ﴿تَنَفَّسَ﴾ [١٨]: اِرْتَفَعَ النَّهَارُ. وَالظَّنِينُ: اَلْمُتَّهَمُ. وَالضَّنِينُ: يَضَنُّ بِهِ. وَقَالَ عُمَرُ: ﴿ٱلنُّفُوسُ زُوِّجَتْ﴾ [٧]: يُزَوَّجُ نَظِيرُهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، ثُمَّ قَرَأَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ﴿ٱحْشُرُوا۟ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ وَأَزْوَٰجَهُمْ﴾ [الصافات: ٢٢]. ﴿عَسْعَسَ﴾ [١٧]: أَدْبَرَ.

اِنْكَدَرَتْ کے معنی ہیں: ستارے بکھر جائیں گے اور ٹوٹ جائیں گے۔ امام حسن بصری نے کہا: سُجِّرَتْ کے معنی ہیں: پانی ختم ہوجائے گا اور ایک قطرہ بھی باقی نہیں رہے گا۔ امام مجاہد نے کہا: اَلْمَسْجُورِ کے معنی ہیں: بھرا ہوا۔ دوسروں نے کہا ہے کہ سُجِّرَتْ کے معنی ہیں: سمندر ٹوٹ کر ایک دوسرے سے مل جائیں گے، گویا ایک سمندر بن جائیں گے۔ خُنَّس کے معنی یہ ہیں کہ ستارے چلنے کے مقام میں پھر لوٹ آنے والے ہیں۔ تَكْنِسُ کے معنی ہیں: وہ اپنے گھروں میں ہرن کی طرح چھپ جاتے ہیں۔ تَنَفَّسَ کے معنی ہیں: دن چڑھ آئے۔ اَلظَّنِينُ (ظا کے ساتھ) اور اَلضَّنِين (ضاد کے ساتھ) دو قراءتیں ہیں: پہلی کا مطلب یہ ہے کہ وہ رسول ﷺ، اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے میں متہم نہیں ہے اور اَلضَّنِينُ (ضاد کے ساتھ) کی صورت میں معنی ہوں گے: وہ رسول ﷺ، اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے میں بخیل نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اَلنُّفُوْسُ زُوِّجَتْ کے معنی ہیں: ہر آدمی کا جوڑ لگا دیا جائے گا، یعنی جنتی کو جنتی کے ساتھ اور دوزخی کو دوزخی کے ساتھ رکھا جائے گا، پھر انھوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ﴾ عَسْعَسَ کے معنی ہیں: جب وہ پیٹھ پھیر جائے۔

(۸۲) سُورَةُ
﴿إِذَا ٱلسَّمَآءُ ٱنفَطَرَتْ﴾

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

82- تفسیر سورہ
اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ

وَقَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ: ﴿فُجِّرَتْ﴾ [٣]:

ربیع بن خُثیم نے کہا: فُجِّرَتْ کے معنی ہیں: جب سب

فَاضَتْ. وَقَرَأَ الْأَعْمَشُ وَعَاصِمٌ: ﴿فَعَدَلَكَ﴾ [٧] بِالتَّخْفِيفِ، وَقَرَأَهُ أَهْلُ الْحِجَازِ بِالتَّشْدِيدِ، وَأَرَادَ: مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ؛ وَمَنْ خَفَّفَ يَعْنِي: فِي أَيِّ صُورَةٍ شَاءَ: إِمَّا حَسَنٌ، وَإِمَّا قَبِيحٌ، أَوْ طَوِيلٌ أَوْ قَصِيرٌ.

دریا بہ پڑیں گے۔ امام اعمش اور امام عاصم نے فَعَدَلَكَ کو تخفیف سے پڑھا ہے جبکہ اہل حجاز نے اسے تشدید کے ساتھ پڑھا ہے۔ جب تشدید کے ساتھ ہو تو اس کے معنی ہیں کہ اس کی تخلیق بڑی مناسب اور معتدل تھی اور تخفیف کے ساتھ پڑھنے کے یہ معنی ہیں کہ جس صورت میں چاہا بنا دیا، خوبصورت ہو یا بدصورت، طویل قامت ہو یا پست قد۔

(٨٣) سُورَةُ ﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

83- تفسیر سورۂ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿بَلْ رَانَ﴾ [١٤]: ثَبْتُ الْخَطَايَا. ﴿ثُوِّبَ﴾ [٣٦]: جُوزِيَ. اَلرَّحِيقُ: اَلْخَمْرُ. ﴿خِتَٰمُهُۥ مِسْكٌ﴾ [٢٦]: طِينُهُ. اَلتَّسْنِيمُ: يَعْلُو شَرَابَ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَقَالَ غَيْرُهُ: اَلْمُطَفِّفُ لَا يُوَفِّي غَيْرَهُ.

امام مجاہد نے کہا: بَلْ رَانَ کے معنی ہیں: اس کے دل پر گناہ ثبت ہو گئے۔ ثُوِّبَ کے معنی ہیں: بدلہ دیے گئے۔ اَلرَّحِيْقُ کے معنی ہیں: شراب طہور۔ خِتَٰمُهُ مِسْكٌ: اس کے نیچے بیٹھنے والے ذرات کستوری کے ہوں گے۔ تسنیم ایک لطیف عرق جو اہل جنت کی شراب پر ڈالا جائے گا۔ ان کے علاوہ دوسروں نے کہا: اَلْمُطَفِّفُ وہ ہے جو دوسروں کو پورا ماپ تول کر نہ دے۔

[بَابٌ] ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَٰلَمِينَ﴾ [٦]

باب: (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جب سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے'' کا بیان

٤٩٣٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَٰلَمِينَ﴾: حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ». [انظر: ٦٥٣١]

[4938] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس دن لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے تو ان میں سے کئی نصف کانوں تک پسینے میں ڈوب جائیں گے۔''

(٨٤) سُورَةُ ﴿إِذَا ٱلسَّمَآءُ ٱنشَقَّتْ﴾

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

84- تفسیر سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ

قَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿كِتَٰبَهُۥ بِشِمَالِهِۦ﴾ [الحاقة: ٢٥]: يَأْخُذُ كِتَابَهُ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ. ﴿وَسَقَ﴾ [١٧]: جَمَعَ مِنْ دَابَّةٍ. ﴿ظَنَّ أَن لَّن يَحُورَ﴾ [١٤]: لَا يَرْجِعُ إِلَيْنَا.

امام مجاہد نے کہا: کِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنا اعمال نامہ اپنی پیٹھ کے پیچھے سے لے گا، یعنی اس کافر کا بایاں ہاتھ اس کی پشت کی طرف نکال دیا جائے گا۔ وَسَقَ: رات چوپائے وغیرہ کو جمع کر لیتی ہے، یعنی سب کو سمیٹ کر ٹھکانے پر پہنچا دیتی ہے۔ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ کے معنی ہیں: ہماری طرف ہرگز نہیں لوٹے گا۔

(١) بَابٌ: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾ [٨]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اس کا جلد ہی آسان سا حساب لیا جائے گا'' کا بیان

٤٩٣٩ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ.

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي يُونُسَ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلَّا هَلَكَ»، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَكَ، أَلَيْسَ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَٰبَهُۥ بِيَمِينِهِۦ ۝ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا

[4939] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن جس شخص سے حساب لیا گیا وہ تباہ ہوا۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے، کیا باری تعالیٰ یہ نہیں فرماتا: ''جس کو اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا اس سے جلدی آسان سا حساب لیا جائے گا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے مراد یہ ہے کہ صرف اعمال کی پیشی ہوگی، انھیں صرف ان کے اعمال بتا دیے جائیں گے اور جس کے حساب کی تحقیق شروع ہوگئی وہ واقعی تباہ ہوا۔''

يَسِيرًا﴾ [٨،٧] قَالَ: «ذَاكَ الْعَرْضُ يُعْرَضُونَ، وَمَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ». [راجع: ١٠٣]

(٢) بَابٌ: ﴿لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَن طَبَقٍ﴾ [١٩]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''تم کو ضرور درجہ بہ درجہ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف گزرتے چلے جانا ہے'' کا بیان

٤٩٤٠ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ النَّضْرِ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ جَعْفَرُ بْنُ إِيَاسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَن طَبَقٍ﴾: حَالًا بَعْدَ حَالٍ. قَالَ هٰذَا نَبِيُّكُمْ ﷺ.

[4940] حضرت مجاہد سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت: ''یقیناً تم ایک حالت سے دوسری حالت میں پہنچو گے۔'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: تم پر ایک حالت کے بعد دوسری حالت طاری ہوگی۔ یہ بات تمھارے نبی مکرم ﷺ نے فرمائی ہے۔

(٨٥) سُورَةُ الْبُرُوجِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 85- تفسیر سورۂ بروج

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿الْأُخْدُودِ﴾ [٤]: شَقٌّ فِي الْأَرْضِ. ﴿فَتَنُوا﴾ [١٠]: عَذَّبُوا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿الْوَدُودُ﴾ [١٤]: الْحَبِيبُ. ﴿الْمَجِيدُ﴾ [١٥]: الْكَرِيمُ.

امام مجاہد نے کہا: اَلْاُخْدُوْدِ کے معنی ہیں: زمین میں گڑھا کھودنا۔ فَتَنُوْا کے معنی ہیں: انھوں نے (اہل ایمان کو) تکلیف پہنچائی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اَلْوَدُوْدُ کے معنی ہیں: بہت محبت کرنے والا۔ اَلْمَجِیْدُ کے معنی ہیں: اونچی شان والا، انتہائی بزرگی و عظمت والا۔

(٨٦) سُورَةُ الطَّارِقِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 86- تفسیر سورۂ طارق

هُوَ النَّجْمُ، وَمَا أَتَاكَ لَيْلًا فَهُوَ طَارِقٌ. ﴿النَّجْمُ الثَّاقِبُ﴾ [٣]: الْمُضِيءُ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿ذَاتِ الرَّجْعِ﴾ [١١]: سَحَابٌ يَرْجِعُ بِالْمَطَرِ.

طَارِق سے مراد ستارہ ہے اور طارق اس کو بھی کہتے ہیں جو رات کو تیرے پاس آئے۔ اَلنَّجْمُ الثَّاقِبُ کے معنی ہیں: روشن ستارہ۔ امام مجاہد نے کہا: ذَاتِ الرَّجْعِ سے مراد بادل

وَ﴿ذَاتِ ٱلصَّدْعِ﴾ [١٢]: اَلْأَرْضُ تَتَصَدَّعُ بِالنَّبَاتِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَقَوْلٌ فَصْلٌ﴾ [١٣]: لَحَقٌّ. ﴿لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ﴾ [٤]: إِلَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ.

ہے جو بارش کو لوٹاتا رہتا ہے۔ ذَاتِ الصَّدْعِ سے مراد زمین ہے جو بیج اگنے کے وقت پھٹ جاتی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لَقَوْلٌ فَصْلٌ سے مراد حق بات ہے۔ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ میں لَمَّا بمعنی إِلَّا ہے، یعنی کوئی نفس ایسا نہیں ہے جس پر اللہ کی طرف سے کوئی نگہبان مامور نہ ہو۔

(٨٧) سُورَةُ ﴿سَبِّحِ ٱسْمَ رَبِّكَ ٱلْأَعْلَى﴾

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

87- تفسیر سورۂ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿قَدَّرَ فَهَدَىٰ﴾ [٣]: قَدَّرَ لِلْإِنْسَانِ الشَّقَاءَ وَالسَّعَادَةَ، وَهَدَى الْأَنْعَامَ لِمَرَاتِعِهَا.

امام مجاہد نے کہا: قَدَّرَ فَهَدٰى کے معنی ہیں: اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے سعادت و شقاوت کی تقدیر مقدر کر دی اور جانوروں کو ان کی چراگاہوں کا راستہ بتا دیا۔

٤٩٤١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مُصْعَبُ ابْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَجَعَلَا يُقْرِآنِنَا الْقُرْآنَ، ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ وَبِلَالٌ وَسَعْدٌ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ، ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِهِ، حَتَّى رَأَيْتُ الْوَلَائِدَ وَالصِّبْيَانَ يَقُولُونَ: هٰذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ جَاءَ، فَمَا جَاءَ حَتَّى قَرَأْتُ ﴿سَبِّحِ ٱسْمَ رَبِّكَ ٱلْأَعْلَى﴾ فِي سُوَرٍ مِثْلِهَا.

[4941] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے صحابۂ کرام میں سب سے پہلے ہمارے پاس (مدینہ طیبہ میں) حضرت مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما تشریف لائے۔ ان بزرگوں نے مدینہ پہنچ کر ہمیں قرآن پڑھانا شروع کر دیا۔ اس کے بعد حضرت عمار، حضرت بلال اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم تشریف لائے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیس صحابۂ کرام کو اپنے ہمراہ لے کر آئے۔ آخر میں رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری ہوئی۔ میں نے کبھی اہل مدینہ کو اتنا خوش نہیں دیکھا جس قدر وہ آپ ﷺ کی آمد پر خوش ہوئے تھے۔ بچیاں اور بچے خوشی سے کہنے لگے تھے: یہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں جو ہمارے ہاں تشریف لائے ہیں۔ میں نے آپ ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے ہی سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى اور اس طرح کی دیگر سورتیں پڑھ لی تھیں۔

(۸۸) سُورَةُ ﴿هَلْ أَتٰكَ﴾ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ 88- تفسیر سورۂ هَلْ أَتٰكَ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ﴾ [٣]: النَّصَارٰى. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿عَيْنٍ ءَانِيَةٍ﴾ [٥]: بَلَغَ إِنَاهَا وَحَانَ شُرْبُهَا؛ ﴿حَمِيمٍ ءَانٍ﴾ [الرحمن: ٤٤]: بَلَغَ إِنَاهُ. ﴿لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَٰغِيَةً﴾ [١١]: شَتْمًا. وَيُقَالُ: اَلضَّرِيعُ: نَبْتٌ يُقَالُ لَهُ: اَلشِّبْرِقُ، تُسَمِّيهِ أَهْلُ الْحِجَازِ الضَّرِيعَ إِذَا يَبِسَ، وَهُوَ سُمٌّ. ﴿بِمُسَيْطِرٍ﴾ [٢٢] بِمُسَلَّطٍ، وَيُقْرَأُ بِالصَّادِ وَالسِّينِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿إِيَابَهُمْ﴾ [٢٥]: مَرْجِعَهُمْ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ سے مراد عیسائی ہیں۔ امام مجاہد نے کہا: عَيْنٍ اٰنِيَةٍ کے معنی ہیں: اس کی گرمی انتہا کو پہنچ گئی اور اس کے پینے کا وقت آ گیا۔ حَمِيمٍ اٰنٍ کے بھی یہی معنی ہیں کہ اس کی گرمی انتہا کو پہنچ گئی۔ لَا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً: جنت میں کوئی گالی گلوچ نہیں سنیں گے۔ ضَرِيْعٌ ایک گھاس ہے جس کو شبرق کہا جاتا ہے اور جب وہ خشک ہو جاتی ہے تو اہل حجاز اسے ضریع کہتے ہیں اور یہ زہر ہے۔ بِمُسَيْطِرٍ: آپ ان پر مسلط نہیں ہیں۔ اسے صاد اور سین دونوں طرح پڑھا گیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: إِيَابَهُمْ سے مراد ان کی واپسی ہے۔

(۸۹) سُورَةُ ﴿وَالْفَجْرِ﴾ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ 89- تفسیر سورۂ وَالْفَجْرِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ﴾ [٧]: يَعْنِي الْقَدِيمَةَ؛ وَالْعِمَادُ: يَعْنِي أَهْلَ عَمُودٍ لَا يُقِيمُونَ. ﴿سَوْطَ عَذَابٍ﴾ [١٣]: اَلَّذِي عُذِّبُوا بِهِ. ﴿أَكْلًا لَّمًّا﴾ [١٩]: اَلسَّفُّ. وَ﴿جَمًّا﴾ [٢٠]: اَلْكَثِيرُ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ فَهُوَ شَفْعٌ، اَلسَّمَاءُ شَفْعٌ، وَالْوَتْرُ: اَللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿سَوْطَ عَذَابٍ﴾ [١٣]: كَلِمَةٌ تَقُولُهَا الْعَرَبُ لِكُلِّ نَوْعٍ مِنَ الْعَذَابِ يَدْخُلُ فِيهِ السَّوْطُ. ﴿لَبِالْمِرْصَادِ﴾ [١٤]: إِلَيْهِ

امام مجاہد نے کہا: إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ اس سے مراد پرانی قوم عاد ہے۔ العماد سے مراد خیموں والے جو ایک جگہ قیام نہیں کرتے۔ سَوْطَ عَذَابٍ سے مراد وہ چیز ہے جس کے ذریعے سے انھیں عذاب دیا گیا۔ اَكْلًا لَّمًّا کا مطلب ہے: سمیٹ کر کھا جانا۔ جَمًّا کے معنی ہیں: بہت زیادہ۔ امام مجاہد نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو پیدا کیا وہ شَفْعٌ (جوڑا) ہے۔ آسمان جوڑا ہے اور اَلْوَتْرُ سے مراد اللہ تعالیٰ ہے۔ ان کے علاوہ نے کہا: سَوْطَ عَذَابٍ یہ ایک کلمہ ہے جسے اہل عرب ہر قسم کے عذاب کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اس

الْمَصِيرُ. ﴿تَحَٰضُّونَ﴾ [١٨]: تُحَافِظُونَ، وَ(تَحُضُّونَ) تَأْمُرُونَ بِإِطْعَامِهِ. ﴿ٱلْمُطْمَئِنَّةُ﴾ [٢٧]: الْمُصَدِّقَةُ بِالثَّوَابِ.

میں کوڑے کا عذاب بھی شامل ہے۔ لَبِالْمِرْصَادِ کے معنی ہیں: اسی کی طرف سب نے لوٹ جانا ہے۔ تَحَاضُّوْنَ (الف کے ساتھ): تم حقوق کی حفاظت نہیں کرتے اور تَحُضُّونَ (الف کے بغیر) کے معنی ہیں: تم کھلانے کا حکم نہیں دیتے۔ اَلْمُطْمَئِنَّةُ: اللہ کے ثواب پر یقین رکھنے والا۔

وَقَالَ الْحَسَنُ: ﴿يَٰٓأَيَّتُهَا ٱلنَّفْسُ ٱلْمُطْمَئِنَّةُ﴾: إِذَا أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَبْضَهَا اطْمَأَنَّتْ إِلَى اللهِ وَاطْمَأَنَّ اللهُ إِلَيْهِ، وَرَضِيَتْ عَنِ اللهِ وَرَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَأَمَرَ بِقَبْضِ رُوحِهَا وَأَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ، وَجَعَلَهُ مِنْ عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿جَابُوا﴾ [٩]: نَقَبُوا، مِنْ جِيبَ الْقَمِيصُ قُطِعَ لَهُ جَيْبٌ؛ يَجُوبُ الْفَلَاةَ: يَقْطَعُهَا، ﴿لَّمًّا﴾ لَمَمْتُهُ أَجْمَعَ: أَتَيْتُ عَلَى آخِرِهِ.

امام حسن بصری نے کہا: يَاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ سے مراد یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اس کو بلانا چاہے تو وہ اس کی طرف مطمئن ہو اور اللہ اس کی طرف سے مطمئن ہو۔ وہ اللہ سے راضی ہو اور اللہ اس سے خوش ہو اور اللہ اس کی روح قبض کر کے اسے اپنے نیک بندوں میں شامل فرمالے۔ حضرت حسن بصری کے علاوہ نے کہا: جَابُوْا کے معنی ہیں: کرید اور یہ جِيْبَ الْقَمِيصُ سے ماخوذ ہے جب اس کا گریبان کاٹا جائے۔ لوگ کہتے ہیں: يَجُوْبُ الْفَلَاةَ: وہ جنگل قطع کر رہا ہے۔ لَمًّا: میں نے سب ختم کر دیا، یعنی اس کے آخر تک پہنچ گیا۔

(٩٠) سُورَةُ ﴿لَآ أُقْسِمُ﴾ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ 90- تفسیر سورۂ لَآ أُقْسِمُ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿وَأَنتَ حِلٌّۢ بِهَٰذَا ٱلْبَلَدِ﴾ [٢]: مَكَّةَ، لَيْسَ عَلَيْكَ مَا عَلَى النَّاسِ فِيهِ مِنَ الْإِثْمِ. ﴿وَوَالِدٍ﴾ [٣]: آدَمَ، ﴿وَمَا وَلَدَ﴾. ﴿لُّبَدًا﴾ [٦]: كَثِيرًا. وَ﴿ٱلنَّجْدَيْنِ﴾ [١٠]: اَلْخَيْرَ وَالشَّرَّ. ﴿مَسْغَبَةٍ﴾ [١٤]: مَجَاعَةٍ. ﴿مَتْرَبَةٍ﴾ [١٦]: اَلسَّاقِطُ فِي التُّرَابِ. يُقَالُ: ﴿فَلَا ٱقْتَحَمَ ٱلْعَقَبَةَ﴾ فَلَمْ يَقْتَحِمِ الْعَقَبَةَ فِي الدُّنْيَا، ثُمَّ فَسَّرَ الْعَقَبَةَ فَقَالَ: ﴿وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا ٱلْعَقَبَةُ ۞ فَكُّ رَقَبَةٍ ۞ أَوْ

امام مجاہد نے کہا: وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ خاص آپ کے لیے یہ شہر حلال ہوا، دوسروں کو وہاں لڑنا گناہ ہے۔ وَوَالِدٍ سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ وَمَا وَلَدَ سے مراد ان کی تمام اولاد ہے۔ لُبَدًا کے معنی ہیں: بہت زیادہ۔ النَّجْدَيْنِ کے معنی ہیں: اچھے اور برے دو راستے۔ مَسْغَبَةٍ کے معنی ہیں: بھوک۔ مَتْرَبَةٍ سے مراد مٹی میں پڑا رہنا ہے۔ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ: اس نے دنیا میں کوئی گھاٹی عبور نہیں کی، پھر گھاٹی کی

إِطْعَـٰمٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ﴾ [١١-١٤]. ﴿فِي كَبَدٍ﴾ [٤]: [فِي] شِدَّةٍ.

وضاحت کی اور فرمایا: وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ، فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ: غلام آزاد کرنا اور بھوک والے دن غریبوں کو کھانا کھلانا۔ فِيْ كَبَدٍ سے مراد شدت اور تکلیف ہے۔

(٩١) سُورَةُ ﴿وَٱلشَّمْسِ وَضُحَـٰهَا﴾

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

91- تفسیر سورۂ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿ضُحَـٰهَا﴾: ضَوْءُهَا. ﴿إِذَا تَلَـٰهَا﴾ [٢]: تَبِعَهَا. وَ﴿طَحَـٰهَا﴾ [٦]: دَحَاهَا. وَ﴿دَسَّـٰهَا﴾ [١٠]: أَغْوَاهَا. ﴿فَأَلْهَمَهَا﴾ [٨]: عَرَّفَهَا الشَّقَاءَ وَالسَّعَادَةَ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿بِطَغْوَىٰهَآ﴾ [١١]: بِمَعَاصِيهَا. ﴿وَلَا يَخَافُ عُقْبَـٰهَا﴾ [١٥]: عُقْبَى أَحَدٍ.

امام مجاہد نے فرمایا: ضُحٰهَا کے معنی ہیں: اس کی روشنی۔ اِذَا تَلٰهَا کے معنی ہیں: (چاند) اس کے بعد آتا ہے۔ طَحٰهَا سے مراد زمین کو ہموار کرنا ہے۔ دَسّٰهَا سے مراد نفس کو اغوا اور گمراہ کرنا ہے۔ فَاَلْهَمَهَا: نیکی اور بدی کی رہنمائی کی۔ امام مجاہد نے کہا: بِطَغْوٰىهَآ: اپنے گناہوں کی وجہ سے۔ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا کے معنی ہیں: اللہ تعالیٰ کسی کے بدلہ لینے سے نہیں ڈرتا۔

٤٩٤٢ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَمْعَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِي عَقَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «﴿إِذِ ٱنۢبَعَثَ أَشْقَىٰهَا﴾: اِنْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ». وَذَكَرَ النِّسَاءَ فَقَالَ: «يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ يَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ»، ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ، وَقَالَ: «لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ؟».

[4942] حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے اپنے ایک خطبے میں حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا ذکر فرمایا اور اس شخص کا بھی ذکر کیا جس نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰهَا کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ''اس اونٹنی کو مارنے کے لیے ایک بدبخت اور فسادی اٹھا جو اپنی قوم میں ابو زمعہ کی طرح غالب اور طاقتور تھا۔'' پھر آپ ﷺ نے اس مجلس میں عورتوں کا ذکر کیا تو فرمایا: ''تم میں سے کچھ لوگ اپنی بیویوں کو نوکروں اور غلاموں کی طرح پیٹتے ہیں، پھر دن کے اختتام پر اس سے ہم بستری بھی کرتے ہیں۔'' پھر آپ نے پادنے (انسانی ہوا کے خارج ہونے) پر ہنسنے سے منع کیا اور فرمایا: ''تم میں سے کوئی اس فعل پر

کیوں ہنستا ہے جو وہ خود بھی کرتا ہے۔"

وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ عَمِّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ». [راجع: ٣٣٧٧]

ابو معاویہ نے کہا: ہمیں ہشام نے بتایا: وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، وہ عبداللہ بن زمعہ سے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "ابو زمعہ کی طرح جو زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا چچا تھا۔"

(٩٢) سُورَةُ ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

92- تفسیر سورۂ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ﴾ [٩]: بِالْخَلَفِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿تَرَدَّىٰ﴾ [١١]: مَاتَ. وَ﴿تَلَظَّىٰ﴾ [١٤]: تَوَهَّجَ. وَقَرَأَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ: (تَتَلَظَّى).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ میں حسنٰی سے مراد بدلہ ہے۔ جس نے بدلے کی تکذیب کی، یعنی اس کو یقین نہیں کہ وہ اللہ کی راہ میں جو خرچ کرے گا اللہ اس کو اس کا بدلہ دے گا۔ امام مجاہد نے کہا: تَرَدّٰی کے معنی ہیں: جب وہ مر جائے گا۔ اور تَلَظّٰی کے معنی ہیں: وہ آگ بھڑکتی ہے اور شعلہ زن ہوتی ہے۔ عبید بن عمیر نے اس لفظ کو تَتَلَظّٰی، یعنی دو تاء سے پڑھا ہے۔

(١) بَابٌ: ﴿وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ﴾ [٢]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) "دن کی قسم جب وہ روشن ہو" کا بیان

٤٩٤٣ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: دَخَلْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ الشَّامَ فَسَمِعَ بِنَا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَأَتَانَا فَقَالَ: أَفِيكُمْ مَنْ يَقْرَأُ؟ فَقُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: فَأَيُّكُمْ أَقْرَأُ؟ فَأَشَارُوا إِلَيَّ، فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقَرَأْتُ (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى، وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى) قَالَ: آنْتَ سَمِعْتَهَا مِنْ فِي صَاحِبِكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ،

[4943] حضرت علقمہ بن قیس سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے چند تلامذہ کے ہمراہ شام کے علاقے میں گیا۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے جب ہماری آمد کا سنا تو ہماری ملاقات کے لیے تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم میں سے کوئی قرآن مجید کے قاری بھی ہیں؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ پھر فرمایا: تم میں سب سے اچھا قاری کون ہے؟ ساتھیوں نے میری طرف اشارہ کیا تو انھوں نے فرمایا: پڑھو۔ میں نے تلاوت شروع کی: وَاللَّيْلِ

قَالَ: وَأَنَا سَمِعْتُهَا مِنْ فِي النَّبِيِّ ﷺ وَهٰؤُلَاءِ يَأْبَوْنَ عَلَيْنَا. [راجع: ٣٢٨٧]

اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى. حضرت ابوالدرداء ؓ نے پوچھا: کیا تم نے خود اپنے استاد محترم کی زبانی اسی طرح سنا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ انھوں نے فرمایا کہ میں نے بھی نبی ﷺ کی زبانی یہ آیت اسی طرح سنی ہے لیکن یہ شام والے حضرات اس کا انکار کرتے ہیں۔

فائدہ: اہل شام کے ہاں مشہور قراءت اس طرح ہے: وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى، چونکہ حضرت ابوالدرداء اور حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ خود رسول اللہ ﷺ کی زبانی وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى سن چکے تھے، اس لیے یہ دونوں حضرات کسی دوسرے کی قراءت کو تسلیم نہیں کرتے تھے لیکن اس قراءت کو تواتر کا درجہ حاصل نہیں تھا، اس لیے جب حضرت عثمان ؓ نے مصاحف لکھوائے تو آپ نے متواتر قراءت کے علاوہ دیگر قراءات کو حذف کر دیا۔ مصحف عثمانی میں جمہور کی قراءت پر اتفاق ہو گیا، لیکن شاید حضرت ابو درداء ؓ کو جمہور کی قراءت نہیں پہنچی ہو گی، اس لیے انھوں نے دوسری قراءت کو تسلیم نہ کیا۔ واللہ أعلم۔

(٢) بَابٌ: ﴿وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ﴾ [٣]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور قسم ہے اس ذات کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا'' کا بیان

٤٩٤٤ - حَدَّثَنَا عُمَرُ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَدِمَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ عَلٰى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَطَلَبَهُمْ فَوَجَدَهُمْ فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَقْرَأُ: عَلٰى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللهِ؟ قَالَ: كُلُّنَا، قَالَ: فَأَيُّكُمْ يَحْفَظُ؟ وَأَشَارُوا إِلٰى عَلْقَمَةَ، قَالَ: كَيْفَ سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ: ﴿وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ﴾؟ [الليل: ١] قَالَ عَلْقَمَةُ (وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى) قَالَ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ هٰكَذَا، وَهٰؤُلَاءِ يُرِيدُونَنِي عَلٰى أَنْ أَقْرَأَ: ﴿وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ﴾ وَاللهِ لَا أُتَابِعُهُمْ. [راجع: ٣٢٨٧]

[4944] حضرت ابراہیم نخعی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے کچھ تلامذہ حضرت ابو درداء ؓ کے ہاں (شام) آئے۔ حضرت ابو درداء ؓ نے تلاش کے بعد انھیں پا لیا، پھر پوچھا کہ تم میں سے کون حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کی قراءت کے مطابق قراءت کر سکتا ہے؟ انھوں نے کہا: ہم سب کر سکتے ہیں۔ پھر انھوں نے دریافت کیا: تم میں سے کس کو ان کی قراءت زیادہ محفوظ ہے؟ سب نے حضرت علقمہ کی طرف اشارہ کیا۔ حضرت ابوالدرداء ؓ نے پوچھا کہ تم نے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کو سورۂ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى کی قراءت کرتے کس طرح سنا ہے؟ علقمہ نے کہا: وہ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى پڑھتے ہیں۔ حضرت ابوالدرداء ؓ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی نبی ﷺ کو اسی طرح پڑھتے سنا ہے لیکن یہ شام کے لوگ چاہتے ہیں کہ میں وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ

وَالْأُنْثٰى پڑھوں۔ اللہ کی قسم! میں کسی صورت میں ان کی پیروی نہیں کروں گا۔

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ﴾ [٥]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور جس نے اللہ کی راہ میں دیا اور رب سے ڈر گیا'' کا بیان

٤٩٤٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فِي جَنَازَةٍ، فَقَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ». فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا نَتَّكِلُ؟ فَقَالَ: «اِعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ»، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿لِلْعُسْرَىٰ﴾. [راجع: ١٣٦٢]

[4945] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ بقیع غرقد میں ایک جنازے کے ساتھ تھے، تو آپ نے اس موقع پر فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایسا نہیں مگر اس کا ٹھکانا جنت میں اور دوزخ میں رکھ دیا گیا ہے۔ صحابۂ کرام نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا پھر ہم اسی پر بھروسا نہ کرلیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم عمل کرتے رہو۔ ہر انسان جس کے لیے پیدا کیا گیا ہے، اس کے مطابق اسے توفیق دی جائے گی۔'' پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''جس نے مال دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور بھلی باتوں کی تصدیق کی (تو ہم اسے آسان راہ پر چلنے کی سہولت دیں گے اور جس نے بخل کیا اور بے پروا بنا رہا اور بھلائی کو جھٹلایا تو ہم اسے تنگی کے راستے پر چلنے کی سہولت دیں گے)۔''

بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ﴾ [٦]

باب: (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور اچھی بات کی تصدیق کی'' کا بیان

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

حضرت علی ؓ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، پھر راوی نے وہی حدیث بیان کی جو پہلے گزری ہے۔

(٤) بَابٌ: ﴿فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ﴾ [٧]

باب: 4- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''تو ہم اس کو آسان راستے پر چلنے کی سہولت دیں گے'' کا بیان

٤٩٤٦ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ عُودًا يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ، أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا نَتَّكِلُ؟ قَالَ: «اِعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ○ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ﴾» اَلْآيَةَ.

قَالَ شُعْبَةُ: وَحَدَّثَنِي بِهِ مَنْصُورٌ فَلَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ. [راجع: ١٣٦٢]

[4946] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ایک جنازے میں تھے۔ آپ نے ایک لکڑی اٹھائی اور اس سے زمین کریدنے لگے، پھر فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا جنت یا دوزخ میں ٹھکانا نہ لکھا جا چکا ہو۔'' صحابۂ کرام نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا پھر ہم اسی پر بھروسا نہ کر لیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم عمل کرتے رہو ہر شخص کو (جس کے لیے وہ پیدا گیا ہے اس کی) توفیق دی گئی ہے۔ ''جس شخص نے دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کی تصدیق کی تو اسے ہم آسان راستے کی سہولت دیں گے۔''

شعبہ نے کہا: مجھ سے یہ حدیث منصور نے بیان کی، انھوں نے بھی سلیمان اعمش سے مروی حدیث کے کوئی خلاف نہیں کہا۔

(٥) بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ﴾ [٨]

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور جس نے بخل کیا اور بے پروائی برتی'' کا بیان

٤٩٤٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ»، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا نَتَّكِلُ؟ قَالَ: «لَا، اِعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ»، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ○ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ○ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ﴾ إِلَىٰ قَوْلِهِ: ﴿فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ﴾ [٥-١٠]. [راجع: ١٣٦٢]

[4947] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا جہنم میں اور جنت میں ٹھکانا لکھا نہ جا چکا ہو۔'' ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! پھر ہم اسی پر بھروسا کیوں نہ کر لیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، تم عمل کرتے رہو کیونکہ ہر آدمی کو توفیق دی گئی ہے (جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔)'' پھر آپ نے یہ آیات پڑھیں: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ. فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ .... فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ﴾۔

(٦) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ﴾ [٩]

باب:6- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور جس نے اچھی بات کو جھٹلا دیا'' کا بیان

٤٩٤٨ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ، فَأَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ، فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ. ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ، وَمَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَإِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً». قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ؟ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلٰى أَهْلِ السَّعَادَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَسَيَصِيرُ إِلٰى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ. قَالَ: «أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاءِ». ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ○ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ﴾ اَلْآيَةَ. [راجع: ١٣٦٢]

[4948] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم بقیع غرقد میں ایک جنازے کے ساتھ تھے۔ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھ گئے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ آپ نے سر مبارک جھکا لیا، پھر چھڑی سے زمین کریدنے لگے اور فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں بلکہ کوئی پیدا ہونے والی جان ایسی نہیں جس کا جنت میں اور جہنم میں ٹھکانا لکھا نہ جا چکا ہو، یعنی یہ لکھا جا چکا ہے کہ کون نیک بخت ہے اور کون بدبخت ہے۔'' ایک آدمی نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر ہم اس نوشتے (لکھے ہوئے) پر بھروسا کر لیں اور عمل چھوڑ دیں تو اس میں کیا حرج ہے؟ جو ہم میں سے نیک ہوگا وہ نیکوں کے ساتھ جا ملے گا اور جو برا ہوگا وہ بروں کے سے عمل کرے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ نیک ہوتے ہیں انھیں نیکیوں ہی کے عمل کی توفیق ملتی ہے اور جو برے ہوتے ہیں، انھیں بروں کے عمل کرنے کی توفیق ملتی ہے۔'' پھر آپ نے یہ آیات پڑھیں: ''پھر جس نے مال دیا اور پرہیزگاری اختیار کی اور بھلی باتوں کی تصدیق کی......''

(٧) بَابٌ: ﴿فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ﴾ [١٠]

باب:7- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''تو ہم اسے تنگی کے راستے (گناہ) کے لیے سہولت دیں گے'' کا بیان

٤٩٤٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ

[4949] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ ایک جنازے میں تشریف رکھتے تھے۔ پھر آپ نے کوئی چیز پکڑی اور اس سے زمین کریدنے لگے، پھر فرمایا:

اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ شَيْئًا، فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِهِ الْأَرْضَ فَقَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ؟ قَالَ: «اِعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ، أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ». ثُمَّ قَرَأَ ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ○ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ﴾ [٥،٦] الْآيَةَ. [راجع: ١٣٦٢]

”تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا جہنم میں ٹھکانا یا جنت میں ٹھکانا لکھا نہ جا چکا ہو۔“ صحابۂ کرام نے عرض کی: اللہ کے رسول! تو پھر اس نوشتۂ تقدیر (تقدیر کے لکھے) پر بھروسا کر لیں اور عمل کرنا چھوڑ دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم عمل کرتے رہو۔ ہر شخص کو ان اعمال کی توفیق دی جاتی ہے جن کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ جو شخص نیک ہوگا اسے نیکوں کے عمل کی توفیق ملی ہوتی ہے اور جو بد بخت ہوگا، اسے بدبختوں کے عمل کی توفیق ملی ہوتی ہے۔“ پھر آپ نے یہ آیات پڑھیں: ”جس نے دیا اور تقویٰ اختیار کیا، پھر اچھی بات کی تصدیق کی......“

(٩٣) سُورَةُ ﴿وَالضُّحَىٰ﴾ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 93-تفسیر سورۂ والضحیٰ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿إِذَا سَجَىٰ﴾ [٣]: اِسْتَوَى. وَقَالَ غَيْرُهُ: سَجَى: أَظْلَمَ وَسَكَنَ. ﴿عَائِلًا﴾ [٨]: ذُو عِيَالٍ.

امام مجاہد نے کہا: اِذَا سَجٰی کے معنی ہیں: جب برابر ہو جائے، یعنی جب رات دن کے برابر ہو جائے۔ اور مجاہد کے علاوہ دوسروں نے کہا: سَجٰی کے معنی ہیں: جب تاریک ہو جائے اور قرار پکڑ لے۔ عَآئِلًا کے معنی ہیں: عیال دار، بال بچوں والا۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ﴾ [٣]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ”آپ کے رب نے نہ تو آپ کو چھوڑا ہے اور نہ ناراض ہوا ہے“ کا بیان

٤٩٥٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ سُفْيَانَ قَالَ: اِشْتَكَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ

[4950] حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے اور دو یا تین راتیں نہ اٹھ سکے تو ایک عورت آئی اور کہنے لگی: اے محمد! میرا خیال ہے کہ تجھے تیرے شیطان نے چھوڑ دیا ہے، دو یا تین راتوں سے میں اسے نہیں دیکھ سکی ہوں کہ وہ آپ کے

شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ، لَمْ أَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَٱلضُّحَىٰ ○ وَٱلَّيۡلِ إِذَا سَجَىٰ ○ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ﴾. [راجع: ١١٢٤]

پاس آیا ہو۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ''چاشت کے وقت کی قسم! رات کی قسم جب وہ چھا جائے! آپ کو آپ کے رب نے نہ تو چھوڑا ہے اور نہ وہ (آپ سے) ناراض ہی ہوا ہے۔''

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ﴾ [٣]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''نہ تو تیرے رب نے تجھے چھوڑا ہے اور نہ اس نے تجھے ناپسند کیا ہے'' کا بیان

تُقْرَأُ بِالتَّشْدِيدِ وَالتَّخْفِيفِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ: مَا تَرَكَكَ رَبُّكَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا تَرَكَكَ وَمَا أَبْغَضَكَ.

وَدَّعَكَ کو تشدید اور تخفیف دونوں طرح سے پڑھا گیا ہے۔ دونوں کے معنی ایک ہی ہیں: آپ کے رب نے آپ کو چھوڑا نہیں۔ حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہ تو چھوڑا ہے اور نہ وہ آپ سے ناراض ہی ہوا ہے۔''

٤٩٥١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْبَجَلِيَّ: قَالَتِ امْرَأَةٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا أُرَى صَاحِبَكَ إِلَّا أَبْطَأَكَ، فَنَزَلَتْ: ﴿مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ﴾. [راجع: ١١٢٤]

[4951] حضرت جندب بن سفیان بجلی ؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا: اللہ کے رسول! میں سمجھتی ہوں کہ آپ کے دوست نے آپ کے پاس آنے میں دیر لگا دی ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''آپ کے رب نے نہ تو آپ کو چھوڑا ہے اور نہ وہ آپ سے ناراض ہی ہوا ہے۔''

(٩٤) سُورَةُ ﴿أَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَكَ﴾

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

94- تفسیر سورۂ أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿وِزۡرَكَ﴾ [٢] فِي الْجَاهِلِيَّةِ. ﴿أَنقَضَ﴾ [٣]: أَثْقَلَ. ﴿مَعَ ٱلۡعُسۡرِ يُسۡرًا﴾ [٥، ٦]، قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: أَيْ: إِنَّ مَعَ ذٰلِكَ الْعُسْرِ يُسْرًا آخَرَ؛ كَقَوْلِهِ: ﴿هَلۡ تَرَبَّصُونَ بِنَآ إِلَّآ إِحۡدَى ٱلۡحُسۡنَيَيۡنِ﴾ [التوبة: ٥٢] وَلَنْ يَغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ.

امام مجاہد نے کہا: وِزْرَكَ سے مراد وہ امور ہیں جو (رسول اللہ ﷺ سے) زمانۂ جاہلیت میں صادر ہوئے۔ أَنْقَضَ کے معنی ہیں: بوجھل کر دیا۔ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا: ابن عیینہ نے کہا کہ مشکل کے ساتھ ایک اور آسانی ہے، یعنی ایک مصیبت کے ساتھ دو نعمتیں ملتی ہیں جیسا کہ اس آیت

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿فَانصَبْ﴾ [٧] فِي حَاجَتِكَ إِلَى رَبِّكَ. وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾: شَرَحَ اللهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ.

کریمہ: هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ میں مسلمانوں کے لیے دو اچھائیاں مراد ہیں، نیز یہ کہ ایک مصیبت دو آسانیوں پر غالب نہیں آ سکتی۔ امام مجاہد نے کہا ہے: فَانْصَبْ کے معنی ہیں: اپنے رب سے اپنی حاجت طلب کرنے میں محنت کریں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیا۔

(٩٥) سُورَةُ ﴿وَالتِّينِ﴾ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 95-تفسیر سورۂ وَالتِّيْنِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: هُوَ التِّينُ وَالزَّيْتُونُ الَّذِي يَأْكُلُ النَّاسُ، يُقَالُ: ﴿فَمَا يُكَذِّبُكَ﴾ [٧]: فَمَا الَّذِي يُكَذِّبُكَ بِأَنَّ النَّاسَ يُدَانُونَ بِأَعْمَالِهِمْ، كَأَنَّهُ قَالَ: وَمَنْ يَقْدِرُ عَلَى تَكْذِيبِكَ بِالثَّوَابِ وَالْعِقَابِ؟

امام مجاہد نے کہا: التِّيْنُ اور الزَّيْتُوْن سے مراد وہی مشہور میوے ہیں جو لوگ کھاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ فَمَا يُكَذِّبُكَ کے معنی ہیں: پھر وہ کون سی چیز ہے (اے انسان!) جو تجھے اس بات کی تکذیب پر آمادہ کرتی ہے کہ لوگ اپنے اعمال کا بدلہ پائیں گے؟ گویا یوں کہا ہے: ثواب و عقاب کے متعلق آپ کی تکذیب کرنے کی کون قدرت رکھتا ہے؟

(١) [بَابٌ]: باب: 1- بلا عنوان

٤٩٥٢ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ. ﴿تَقْوِيمٍ﴾ [٤]: الْخَلْقِ. [راجع: ٧٦٧]

[4952] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک سفر میں تھے، آپ نے نماز عشاء کی ایک رکعت میں سورۂ والتین تلاوت فرمائی تھی۔ تقویم کے معنی ہیں: پیدائش اور بناوٹ۔

(٩٦) سُورَةُ ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 96-تفسیر سورۂ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ

وَقَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ

امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کے اندر فاتحہ

عَتِيقٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: أُكْتُبْ فِي الْمُصْحَفِ فِي أَوَّلِ الْإِمَامِ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، وَاجْعَلْ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ خَطًّا. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿نَادِيَهُ﴾ [١٧]: عَشِيرَتَهُ. ﴿الزَّبَانِيَةَ﴾ [١٨]: اَلْمَلَائِكَةَ، وَقَالَ مَعْمَرٌ: ﴿الرُّجْعَىٰ﴾ [٨]: اَلْمَرْجِعُ. ﴿لَنَسْفَعًا﴾ [١٥]: لَنَأْخُذَنْ، وَلَنَسْفَعَنْ بِالنُّونِ وَهِيَ الْخَفِيفَةُ. سَفَعْتُ بِيَدِهِ: أَخَذْتُ.

کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھو لیکن آگے دوسری سورتوں کے شروع میں (بسم اللہ کے ساتھ) ایک خط کھینچ دو (تاکہ سورتوں کے درمیان فاصلہ ہو جائے)۔ امام مجاہد نے کہا: نَادِیَهُ کے معنی ہیں: اپنا کنبہ اور قبیلہ۔ اَلزَّبَانِيَةَ سے مراد فرشتے ہیں۔ معمر نے کہا: اَلرُّجْعیٰ سے مراد اَلْمَرْجِعُ ہے۔ اس کے معنی ہیں: لوٹنا۔ لَنَسْفَعًا کے معنی ہیں: ہم ضرور پکڑیں گے۔ اس میں نون خفیفہ ہے۔ سَفَعْتُ بِيَدِهِ کے معنی ہیں: میں نے اسے اپنے ہاتھ سے پکڑا۔

(١) بَابٌ:

باب: 1- بلاعنوان

٤٩٥٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنُ مَرْوَانَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ: أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ سَلْمُويَهْ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ: أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ أَوَّلَ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ فَكَانَ يَلْحَقُ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ - قَالَ: وَالتَّحَنُّثُ التَّعَبُّدُ - اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ، وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ بِمِثْلِهَا، حَتَّى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ: اِقْرَأْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا أَنَا بِقَارِئٍ»، قَالَ: «فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اِقْرَأْ، قُلْتُ:

[4953] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو نبوت سے پہلے سچے خواب دکھائے جاتے تھے، چنانچہ اس دور میں آپ جو خواب بھی دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح بیداری میں نمودار ہو جاتا۔ پھر آپ کو تنہائی بھلی لگنے لگی، چنانچہ آپ غار حرا میں تنہا تشریف لے جاتے اور آپ وہاں تحنث، یعنی عبادت کرتے۔ آپ وہاں کئی کئی راتیں عبادت میں گزارتے، گھر واپس نہ آتے بلکہ اس کے لیے (اپنے گھر سے) توشہ لے جایا کرتے تھے۔ توشہ ختم ہو جاتا تو پھر سیدہ خدیجہ ؓ کے ہاں لوٹ کر تشریف لاتے اور اتنا ہی توشہ پھر لے جاتے۔ اس دوران میں آپ غار ہی میں تھے کہ اچانک آپ پر وحی نازل ہوئی، چنانچہ فرشتہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: پڑھیے! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔'' آپ نے فرمایا: ''پھر اس (فرشتے) نے مجھے پکڑ کر اس طرح بھینچا کہ میں بے طاقت ہو گیا۔ پھر مجھے چھوڑنے کے بعد کہا: پڑھیے! میں نے اس مرتبہ بھی یہی کہا: میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس نے دوسری مرتبہ پھر مجھے اسی

مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اِقْرَأْ، قُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي اَلثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ○ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ○ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ○ عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾ اَلْآيَاتِ

طرح پکڑ کر بھینچا حتی کہ میں بے طاقت ہو گیا۔ پھر مجھے چھوڑنے کے بعد کہا: پڑھیے! میں نے کہا: میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس نے تیسری مرتبہ پھر مجھے اس طرح پکڑ کر بھینچا کہ میں بے طاقت ہو گیا، پھر مجھے چھوڑا اور کہا: ''پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ آپ پڑھیے، آپ کا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے سے تعلیم دی۔ انسان کو ایسی چیزوں کی تعلیم دی جسے وہ نہیں جانتا تھا۔''

فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى خَدِيجَةَ، فَقَالَ: «زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي»، فَزَمَّلُوهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، قَالَ لِخَدِيجَةَ: «أَيْ خَدِيجَةُ، مَا لِي؟ لَقَدْ خَشِيتُ عَلٰى نَفْسِي»، فَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ، قَالَتْ خَدِيجَةُ: كَلَّا أَبْشِرْ، فَوَاللهِ لَا يُخْزِيكَ اللهُ أَبَدًا، فَوَاللهِ إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ، وتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتّٰى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلٍ - وَهُوَ ابنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخِي أَبِيهَا - وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ، وَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعَرَبِيَّةِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ، فَقَالَتْ خَدِيجَةُ: يَا عَمِّ! اسمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ، قَالَ وَرَقَةُ: يَا ابْنَ أَخِي! مَاذَا تَرٰى؟ فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ خَبَرَ مَا رَأٰى، فَقَالَ وَرَقَةُ: هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلٰى مُوسٰى، لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا، لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا - ذَكَرَ حَرْفًا - قَالَ رَسُولُ اللهِ

پھر رسول اللہ ﷺ ان پانچ آیات کو لے کر واپس گھر تشریف لائے اور گھبراہٹ کی وجہ سے آپ کے کندھے اور گردن کا گوشت پھڑک رہا تھا۔ آپ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچ کر فرمایا: ''مجھے چادر اوڑھا دو، مجھے چادر اوڑھا دو۔'' چنانچہ انھوں نے آپ کو چادر اوڑھا دی۔ جب آپ سے گھبراہٹ دور ہوئی تو آپ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''اے خدیجہ! مجھے کیا ہو گیا ہے؟ مجھے تو اپنی جان کا خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔'' پھر آپ نے سارا واقعہ سنایا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ایسا ہرگز نہیں ہو گا! آپ کو خوشخبری ہو۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا، اللہ کی قسم! آپ تو صلہ رحمی کرنے والے ہیں؟ آپ ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔ آپ کمزور و ناتواں کا بوجھ خود اٹھا لیتے ہیں، محروم لوگوں کو اشیاء مہیا کرتے ہیں، مہمان کی ضیافت کرتے ہیں اور حق کے راستے میں پیش آنے والی مصیبتوں پر لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو ساتھ لے کر ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں۔ وہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا اور آپ کے والد کے بھائی تھے۔ وہ زمانۂ جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے اور وہ عربی لکھنا خوب جانتے تھے، جتنا اللہ کو منظور ہوتا انجیل مقدس کا عربی زبان میں ترجمہ لکھا

ﷺ: «أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ؟» قَالَ وَرَقَةُ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا أُوذِيَ، وَ إِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ حَيًّا أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا، ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتَّى حَزِنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

کرتے تھے۔ وہ بہت بوڑھے اور نابینا ہو چکے تھے۔ حضرت خدیجہ ؓ نے ان سے کہا: چچا! اپنے بھتیجے کا حال سنیں۔ ورقہ نے کہا: بھتیجے بتاؤ تم نے کیا دیکھا ہے؟ چنانچہ نبی ﷺ نے جو کچھ دیکھا تھا اسے بیان کر دیا۔ ورقہ کہنے لگے: یہ تو وہی فرشتہ ہے جو موسیٰ ؑ پر اتارا گیا تھا۔ کاش میں اس وقت جوان ہوتا! کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب تمھاری قوم تمھیں یہاں سے نکال دے گی! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''واقعی یہ لوگ مجھے یہاں سے نکال دیں گے؟'' ورقہ نے کہا: ہاں، آپ جو دعوت لے کر آئے ہیں اسے جو بھی لے کر آیا تو اسے اذیت ضرور دی گئی۔ اگر میں آپ کے زمانۂ نبوت تک زندہ رہا تو میں ضرور بھرپور طریقے سے آپ کی مدد کروں گا۔ اس کے تھوڑا عرصہ بعد ہی ورقہ کا انتقال ہو گیا اور کچھ دنوں تک وحی کا آنا بند ہو گیا جس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ غمگین رہنے لگے۔

٤٩٥٤ - قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ - وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ، قَالَ فِي حَدِيثِهِ -: «بَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي، فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَفَرِقْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي»، فَدَثَّرُوهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَأَنذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَٱلرُّجْزَ فَٱهْجُرْ﴾ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَهِيَ الْأَوْثَانُ الَّتِي كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَعْبُدُونَ، قَالَ: ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْيُ. [راجع: ٣]

[4954] حضرت جابر بن عبداللہ انصاری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے وحی کے رک جانے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ''میں چل رہا تھا کہ اچانک آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ جو میرے پاس غار حرا میں آیا تھا آسمان و زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا نظر آیا۔ میں اس سے بہت خوفزدہ ہوا اور گھر واپس آ کر کہا: مجھے چادر اوڑھا دو، مجھے چادر اوڑھا دو۔'' چنانچہ گھر والوں نے آپ کو (یعنی مجھے) چادر اوڑھا دی، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ''اے چادر اوڑھ کر لیٹنے والے! اٹھیں اور لوگوں کو ڈرائیں۔ اپنے رب کی عظمت و بڑائی بیان کریں۔ اپنے کپڑوں کو پاک رکھیں اور بتوں سے الگ رہیں۔'' ابوسلمہ نے کہا: الرجز سے مراد جاہلیت کے وہ بت ہیں جن کی لوگ

پرستش کیا کرتے تھے۔ راوی نے بیان کیا کہ اس کے بعد مسلسل وحی آنے لگی۔

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿خَلَقَ ٱلْإِنسَـٰنَ مِنْ عَلَقٍ﴾ [٢]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''انسان کو (اللہ تعالیٰ نے) جمے ہوئے خون سے پیدا کیا'' کا بیان

٤٩٥٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ، فَجَاءَهُ الْمَلَكُ، فَقَالَ: ﴿ٱقْرَأْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلَّذِى خَلَقَ ۝ خَلَقَ ٱلْإِنسَـٰنَ مِنْ عَلَقٍ ۝ ٱقْرَأْ وَرَبُّكَ ٱلْأَكْرَمُ﴾ [١-٣]. [راجع: ٣]

[4955] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: شروع شروع میں رسول اللہ ﷺ کو سچے خواب دکھائے جانے لگے۔ پھر آپ کے پاس فرشتہ آیا اور آپ سے کہا: آپ پڑھیں اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا۔ اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ آپ پڑھیں، آپ کا رب بڑا کریم ہے۔''

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿ٱقْرَأْ وَرَبُّكَ ٱلْأَكْرَمُ﴾ [٣]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ''آپ پڑھیں، آپ کا رب بڑے کرم والا ہے'' کا بیان

٤٩٥٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ قَالَ: قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ، جَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ: ﴿ٱقْرَأْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلَّذِى خَلَقَ ۝ خَلَقَ ٱلْإِنسَـٰنَ مِنْ عَلَقٍ ۝ ٱقْرَأْ وَرَبُّكَ ٱلْأَكْرَمُ ۝ ٱلَّذِى عَلَّمَ بِٱلْقَلَمِ﴾ [١-٤]. [راجع: ٣]

[4956] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز سچے خوابوں سے ہوا۔ آپ کے پاس فرشتہ آیا اور کہا: ''پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا، پڑھیے، آپ کا رب بہت کریم ہے جس نے بذریعۂ قلم تعلیم دی۔''

بَابٌ: ﴿ٱلَّذِى عَلَّمَ بِٱلْقَلَمِ﴾ [٤]

باب: (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جس نے قلم کے ذریعے سے سکھایا'' کا بیان

٤٩٥٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا

[4957] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَرَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ: «زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي»، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. [راجع: ٣]

ﷺ لوٹ کر حضرت خدیجہ ؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''مجھے کمبل اوڑھا دو، مجھے کمبل اوڑھا دو۔'' اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

(٤) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ○ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ﴾ [١٥، ١٦]

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: ''خبردار! اگر وہ باز نہ آیا تو ہم ضرور (اسے) پیشانی کے بالوں سے (پکڑ کر) گھسیٹیں گے، وہ پیشانی جو جھوٹی اور خطا کار ہے'' کا بیان

وضاحت: اس سورت کی آیت :6 سے آخر سورت تک چودہ آیات اس وقت نازل ہوئیں جب رسول اللہ ﷺ نے دار ارقم سے نکل کر بیت اللہ میں نماز ادا کرنا شروع کر دی تھی۔

٤٩٥٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ أَبُو جَهْلٍ: لَئِنْ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَأَطَأَنَّ عَلَى عُنُقِهِ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «لَوْ فَعَلَهُ لَأَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ».

[4958] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ ابوجہل (ملعون) نے کہا تھا: اگر میں نے محمد (ﷺ) کو کعبہ کے پاس نماز پڑھتے دیکھ لیا تو ضرور اس کی گردن پر پاؤں رکھ کر اسے کچل دوں گا۔ نبی ﷺ کو جب یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''اگر اس نے ایسا کیا ہوتا تو اسے فرشتے پکڑ لیتے۔''

تَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ.

عمرو بن خالد نے عبیداللہ سے روایت کرنے میں عبدالرزاق کی متابعت کی ہے، عبیداللہ نے اس حدیث کو عبدالکریم سے روایت کیا ہے۔

(٩٧) سُورَةُ ﴿إِنَّا أَنزَلْنَهُ﴾ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 97- تفسیر سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ

يُقَالُ: اَلْمَطْلَعُ هُوَ الطُّلُوعُ، وَالْمَطْلِعُ: الْمَوْضِعُ الَّذِي يُطْلَعُ مِنْهُ. ﴿أَنزَلْنَهُ﴾: اَلْهَاءُ

مَطْلَعْ (لام کے فتحہ کے ساتھ) یہ مصدر میمی بمعنی طلوع ہے۔ اور مطلع (لام کے کسرہ کے ساتھ) ظرف مکان، یعنی

كِنايَةٌ عَنِ الْقُرْآنِ. ﴿إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ﴾ خَرَجَ مَخْرَجَ الْجَمِيعِ، وَالْمُنْزِلُ هُوَ اللهُ تَعَالَى، وَالْعَرَبُ تُؤَكِّدُ فِعْلَ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ فَتَجْعَلُهُ بِلَفْظِ الْجَمِيعِ لِيَكُونَ أَثْبَتَ وَأَوْكَدَ.

وہ جگہ جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے۔ اَنْزَلْنَاہُ میں ہا ضمیر قرآن کی طرف راجع ہے۔ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ میں صیغہ جمع کا ہے جبکہ نازل کرنے والا اللہ تعالیٰ ایک ہے، عرب لوگوں کا قاعدہ ہے کہ ایک آدمی کے فعل کی تاکید کے لیے جمع کا صیغہ لاتے ہیں۔ اس سے تاکید واثبات مقصود ہوتا ہے۔

وضاحت: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس سورت کی تفسیر میں کوئی مرفوع حدیث نقل نہیں کی۔ شب قدر کی فضیلت میں درج ذیل حدیث مناسب معلوم ہوتی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے شب قدر کا قیام کیا، اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیتا ہے۔''[1]

(٩٨) سُورَةُ ﴿لَمْ يَكُنْ﴾ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 98-تفسیر سورۂ لَمْ یَکُنْ

﴿مُنفَكِّينَ﴾ [١]: زَائِلِينَ. ﴿قَيِّمَةٌ﴾ [٣]: اَلْقَائِمَةُ، ﴿دِينُ الْقَيِّمَةِ﴾ [٥]. أَضَافَ الدِّينَ إِلَى الْمُؤَنَّثِ.

مُنْفَكِّيْنَ کے معنی ہیں: جدا ہونے والے، باز رہنے والے۔ قَيِّمَةٌ کے معنی ہیں: قَائِمَةٌ، یعنی ٹھیک اور درست۔ دِیْنُ الْقَیِّمَةِ اس میں دین کی اضافت مؤنث کی طرف کی گئی ہے، حالانکہ دین مذکر ہے۔

وضاحت: القيمة صفت ہے اور اس کا موصوف محذوف ہے اور وہ الملة کا لفظ ہے۔ اس صورت میں ترجمہ یہ ہوگا: ''یہ ملت قائمہ کا طریقہ ہے۔'' اصل عبارت یوں ہے: ذلك دين الملة القيمة.

(١) [بَابٌ]: باب: 1- بلاعنوان

٤٩٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأُبَيٍّ: «إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾» قَالَ: وَسَمَّانِي؟ قَالَ: «نَعَمْ»،

[4959] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمھیں سورت لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا پڑھ کر سناؤں۔'' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا تھا؟'' آپ نے فرمایا:

1 صحيح البخاري، فضل ليلة القدر، حديث: 2014.

فَبَكَى. [راجع: ٣٨٠٩]

"ہاں۔" اس پر وہ خوشی سے رونے لگے۔

(٢) [بَابٌ]:

باب:2- بلاعنوان

٤٩٦٠ - حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأُبَيٍّ: «إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ»، قَالَ أُبَيٌّ: آللهُ سَمَّانِي لَكَ؟ قَالَ: «اَللهُ سَمَّاكَ»، فَجَعَلَ أُبَيٌّ يَبْكِي.

[4960] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمھیں قرآن پڑھ کر سناؤں۔" حضرت ابی بن کعب نے عرض کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے تمھارا مجھ سے نام لیا تھا۔" حضرت ابی بن کعب یہ سن کر رونے لگے۔

قَالَ قَتَادَةُ: فَأُنْبِئْتُ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَيْهِ: ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ﴾. [راجع: ٣٨٠٩]

قتادہ نے بیان کیا: مجھے خبر دی گئی کہ آپ ﷺ نے انھیں لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ پڑھ کر سنائی تھی۔

(٣) [بَابٌ]:

باب:3- بلاعنوان

٤٩٦١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ أَبُو جَعْفَرٍ الْمُنَادِي: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: «إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أُقْرِئَكَ الْقُرْآنَ»، قَالَ: آللهُ سَمَّانِي لَكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قَالَ: وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ. [راجع: ٣٨٠٩]

[4961] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمھیں قرآن پاک پڑھ کر سناؤں۔" انھوں نے پوچھا: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے میرا نام لیا تھا؟ آپ نے فرمایا: "ہاں۔" حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کی: میرا ذکر رب العالمین کی بارگاہ میں ہوا؟ آپ نے فرمایا: "ہاں۔" اس پر ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

(٩٩) سُورَةُ ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ﴾ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 99- تفسیر سورۂ اِذَا زُلْزِلَتِ

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ﴾ [٧]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''چنانچہ جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا'' کا بیان

يُقَالُ: ﴿أَوْحَى لَهَا﴾ [٥]. أَوْحَى إِلَيْهَا، وَوَحَى لَهَا، وَوَحَى إِلَيْهَا وَاحِدٌ.

اَوْحٰی لَہَا کے معنی ہیں: اَوْحٰی اِلَیْہَا ''اس کی طرف وحی کی گئی۔'' وَحٰی لَہَا اور وَحٰی اِلَیْہَا سب کے معنی ایک ہیں۔ اس کے معنی اشارہ کرنا، وحی بھیجنا ہیں۔

٤٩٦٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ: لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ، فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ: فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ فِي الْمَرْجِ وَالرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ بِهِ كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ، فَهِيَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ أَجْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا، وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً فَهِيَ عَلَى ذٰلِكَ وِزْرٌ». فَسُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْحُمُرِ، قَالَ: «مَا أَنْزَلَ اللهُ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةَ الْفَاذَّةَ الْجَامِعَةَ ﴿فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۞ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾». [راجع: ٢٣٧١]

[4962] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑا تین طرح کے لوگ پالتے ہیں: ایک شخص کے لیے باعث اجر وثواب ہے، دوسرے کے لیے باعث پردہ ہے اور تیسرے کے لیے وبال جان ہے۔ جس شخص کے لیے وہ باعث اجر وثواب ہے، وہ ہے جس نے اسے اللہ کی راہ میں جہاد کی نیت سے باندھا ہے۔ وہ چراگاہ یا باغ میں اس کی رسی کو دراز کر دیتا ہے، جس قدر وہ چراگاہ یا باغ میں چارا کھائے گا وہ اس کے لیے نیکیاں ہوں گی۔ اور اگر اس کی رسی ٹوٹ جائے اور وہ ایک یا دو بلندیاں (ٹیلے) دوڑ جائے تو اس کے نشانات قدم اور اس کی لید بھی مالک کے لیے ثواب بن جاتی ہے۔ اور اگر وہ کسی نہر کے پاس سے گزرے اور اس سے پانی پیے، حالانکہ اس کا پانی پلانے کا ارادہ نہیں تھا، یہ بھی اس کی نیکیاں ہوں گی۔ یہ گھوڑا اس کے لیے باعث اجر وثواب ہے۔ اور جس شخص نے مالداری اور لوگوں سے سوال کرنے سے بچاؤ کے لیے اسے باندھا اور اس گھوڑے کی گردن پر جو اللہ کا حق ہے اور اس کی پیٹھ کا جو حق ہے اسے بھی وہ ادا کرتا رہا تو یہ گھوڑا اس کے لیے بچاؤ کی صورت ہوگا۔ اور جس نے یہ گھوڑا فخر وریا اور مسلمانوں کی دشمنی کے لیے پالا اور باندھا تو وہ اس کے لیے گناہ کا باعث ہے۔'' رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اس

کے متعلق اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کوئی آیت نازل نہیں کی، ہاں ایک اکیلی اور جامع آیت ضرور نازل ہوئی ہے: ”چنانچہ جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر بدی کی ہوگی وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔“

(٢) بَابٌ: ﴿وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾ [٨]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ”جس نے ذرہ بھر بدی کی ہوگی وہ بھی اسے دیکھ لے گا“ کا بیان

٤٩٦٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ: «لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ ﴿فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾». [راجع: ٢٣٧١]

[4963] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”اس اکیلی اور جامع آیت کے سوا مجھ پر اور کوئی خاص حکم ان کے متعلق نازل نہیں ہوا، وہ آیت یہ ہے: جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر بدی کی ہوگی وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔“

فائدہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص گدھے نیک نیتی سے پالے گا تو اسے ثواب ملے گا اور اگر بدنیتی سے پالے گا تو اسے گناہ ہوگا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس کی وجہ سے وہ عذاب کا حق دار قرار پائے۔

(١٠٠) سُورَةُ ﴿وَالْعَادِيَاتِ﴾ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 100- تفسیر سورۂ وَالْعٰدِيٰتِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: اَلْكَنُودُ: اَلْكَفُورُ، يُقَالُ: ﴿فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا﴾ [٤]: رَفَعْنَ بِهِ غُبَارًا. ﴿لِحُبِّ الْخَيْرِ﴾ [٨]: مِنْ أَجْلِ حُبِّ الْخَيْرِ. ﴿لَشَدِيدٌ﴾: لَبَخِيلٌ؛ وَيُقَالُ لِلْبَخِيلِ: شَدِيدٌ. ﴿حُصِّلَ﴾ [١٠]: مُيِّزَ.

امام مجاہد نے کہا: اَلْكَنُودُ کے معنی ہیں: ناشکرا آدمی۔ فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا: صبح کے وقت گرد و غبار اڑاتے ہیں۔ لِحُبِّ الْخَيْرِ کے معنی ہیں: مال کی محبت کی وجہ سے۔ لَشَدِيدٌ کے معنی ہیں: بخیل۔ اور بخیل کو شدید کہا جاتا ہے۔ حُصِّلَ کے معنی ہیں: جدا کر دیا جائے گا، یعنی جو کچھ سینوں میں ہوگا

اسے ظاہر کر دیا جائے گا۔

(١٠١) سُورَةُ ﴿اَلْقَارِعَةُ﴾ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ 101- تفسیر سورۃ اَلْقَارِعَةُ

﴿كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ﴾ [٤]: كَغَوْغَاءِ الْجَرَادِ يَرْكَبُ بَعْضُهُ بَعْضًا، كَذٰلِكَ النَّاسُ يَجُولُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ. ﴿كَالْعِهْنِ﴾ [٨]: كَأَلْوَانِ الْعِهْنِ، وَقَرَأَ عَبْدُ اللهِ: (كَالصُّوفِ).

كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ کے معنی ہیں: وہ پریشان ٹڈی دل کی طرح ہوں گے۔ جس طرح وہ ایسی حالت میں ایک دوسرے پر چڑھ جاتے ہیں اسی طرح انسان بھی پریشانی کے عالم میں ایک دوسرے پر گر رہے ہوں گے۔ كَالْعِهْنِ: (پہاڑ) رنگی ہوئی اون کی طرح ہوں گے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسے كَالصُّوْفِ پڑھا ہے، یعنی پہاڑ دُھنی ہوئی اون کی طرح اڑتے پھریں گے۔

(١٠٢) سُورَةُ ﴿اَلْهٰكُمُ﴾ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ 102- تفسیر سورۃ اَلْهٰكُمُ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَلتَّكَاثُرُ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اَلتَّكَاثُرُ سے مراد مال اور اولاد کا زیادہ ہونا ہے۔

(١٠٣) سُورَةُ ﴿وَالْعَصْرِ﴾ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ 103- تفسیر سورۃ وَالْعَصْرِ

وَقَالَ يَحْيَى: اَلْعَصْرُ: اَلدَّهْرُ، أَقْسَمَ بِهِ.

حضرت یحییٰ بن زیاد فرماتے ہیں: العصر سے مراد زمانہ ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے قسم اٹھائی ہے۔

(١٠٤) سُورَةُ ﴿وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ﴾ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ 104- تفسیر سورۃ وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ

﴿اَلْحُطَمَةِ﴾ [٤]: اِسْمُ النَّارِ، مِثْلُ ﴿سَقَرَ﴾

اَلْحُطَمَة دوزخ کا ایک نام ہے، جیسے سقر اور لَظٰی

[القمر : ٤٨]، ﴿لَظَىٰ﴾ [المعارج : ١٥]

اس کے نام ہیں۔

(١٠٥) سُورَةُ ﴿أَلَمْ تَرَ﴾ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 105- تفسیر سورۂ اَلَمْ تَرَ

قَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿أَلَمْ تَرَ﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ. قَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿أَبَابِيلَ﴾ [٣]: مُتَتَابِعَةً، مُجْتَمِعَةً. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿مِن سِجِّيلٍ﴾ [٤]: هِيَ سَنْكِ وَكِلْ.

امام مجاہد نے فرمایا: اَلَمْ تَرَ کے معنی ہیں: اَلَمْ تَعْلَمْ، یعنی کیا آپ کو معلوم نہیں ہے، نیز انھوں نے فرمایا: اَبَابِيلَ: مسلسل آنے والے جھنڈ کے جھنڈ پرندے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مِنْ سِجِّيلٍ سے مراد سنگ و گل ہے، یعنی پتھر اور مٹی سے بنی ہوئی کنکریاں۔

وضاحت: اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے وہ تاریخی واقعہ بیان کیا ہے جو یمن کے بادشاہ ابرہہ سے متعلق ہے۔ یہ اللہ کا دشمن بیت اللہ کو مسمار کرنے کے لیے ہاتھیوں سمیت بہت لاؤلشکر لایا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے ایسا تباہ و برباد کیا جو قیامت تک کے لیے نشان عبرت ثابت ہوا۔

(١٠٦) سُورَةُ ﴿لِإِيلَافِ﴾ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 106- تفسیر سورۂ لِاِيْلٰفِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿لِإِيلَافِ﴾: أَلِفُوا ذٰلِكَ فَلَا يَشُقُّ عَلَيْهِمْ فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ. ﴿وَءَامَنَهُم﴾ [٤]: مِنْ كُلِّ عَدُوِّهِمْ فِي حَرَمِهِمْ.

امام مجاہد نے کہا: لِاِيْلٰفِ کا مطلب ہے کہ ان (قریش) کا دل سفر میں لگا دیا تھا۔ گرمی یا سردی کسی بھی موسم میں ان کے لیے سفر کرنا دشوار نہیں ہوتا تھا۔ وَاٰمَنَهُمْ: ان کو حرم میں جگہ دے کر انھیں دشمنوں سے بھی بے فکر کر دیا تھا۔

(١٠٧) سُورَةُ ﴿أَرَءَيْتَ﴾ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 107- تفسیر سورۂ اَرَءَيْتَ

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: ﴿لِإِيلَافِ﴾: لِنِعْمَتِي عَلَى قُرَيْشٍ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿يَدُعُّ﴾ [٢]: يَدْفَعُ عَنْ

ابن عیینہ نے کہا: لِاِيْلٰفِ کے معنی ہیں: قریش پر میرے احسان کی وجہ سے۔ امام مجاہد نے کہا: يَدُعُّ کے معنی ہیں:

حَقِّهِ؛ يُقَالُ: هُوَ مِنْ دَعَعْتُ؛ ﴿يُدَعُّونَ﴾ [الطور:١٣]: يُدْفَعُونَ. ﴿سَاهُونَ﴾ [٥]: لَاهُونَ. وَ﴿ٱلْمَاعُونَ﴾ [٧]: اَلْمَعْرُوفُ كُلُّهُ. وَقَالَ بَعْضُ الْعَرَبِ: اَلْمَاعُونُ: اَلْمَاءُ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ: أَعْلَاهَا الزَّكَاةُ الْمَفْرُوضَةُ، وَأَدْنَاهَا عَارِيَةُ الْمَتَاعِ.

کسی کو حق لینے سے روکتا ہے۔ يَدُعُّ کا لفظ دَعَعْتُ سے ماخوذ ہے۔ يُدَعُّوْنَ بھی اسی سے ہے جس کے معنی ہیں: دھکے دینا۔ سَاهُوْنَ کے معنی ہیں: لَاهُوْنَ، یعنی غافل اور بے خبر۔ اَلْمَاعُوْنَ: ہر اچھے کام کو ماعون کہتے ہیں۔ بعض عرب ماعون، پانی کو کہتے ہیں۔ حضرت عکرمہ نے کہا: ماعون کی اعلیٰ قسم فرض زکاۃ ہے اور ادنیٰ قسم اشیائے خانہ کسی کو عاریتاً دینا ہے۔

وضاحت: صحیح البخاری، فتح الباری اور ارشاد الساری وغیرہ میں لِإِيلَفِ کی بابت امام سفیان بن عیینہ کا قول اسی مقام پر درج ہے، جبکہ اس کا اصل مقام - ہمارے ناقص فہم کے مطابق - سابقہ سورت کے تحت ہونا چاہیے۔ واللّٰہ اعلم.

(١٠٨) سُورَةُ ﴿إِنَّآ أَعْطَيْنَٰكَ ٱلْكَوْثَرَ﴾

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

108- تفسیر سورۂ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿شَانِئَكَ﴾: عَدُوَّكَ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: شَانِئَكَ سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے۔

(١) [بَابٌ]

باب: 1- بلا عنوان

٤٩٦٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا عُرِجَ بِالنَّبِيِّ ﷺ إِلَى السَّمَاءِ قَالَ: «أَتَيْتُ عَلَى نَهْرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ مُجَوَّفٌ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هٰذَا الْكَوْثَرُ». [راجع: ٣٥٧٠]

[4964] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معراج ہوئی تو آپ نے فرمایا: ”میں ایک نہر کے کنارے پر پہنچا جس کے دونوں کناروں پر خولدار موتیوں کے خیمے لگے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ نہر کیسی ہے؟ انھوں نے بتایا: یہ کوثر ہے (جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے)۔“

٤٩٦٥ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْكَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَ: سَأَلْتُهَا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّآ أَعْطَيْنَٰكَ

[4965] حضرت ابو عبیدہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: یہ ایک نہر ہے جو تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی گئی ہے۔ اس کے دونوں کناروں

الْكَوْثَرَ﴾ قَالَتْ: هُوَ نَهَرٌ أُعْطِيَهُ نَبِيُّكُمْ ﷺ، شَاطِئَاهُ عَلَيْهِ دُرٌّ مُجَوَّفٌ، آنِيَتُهُ كَعَدَدِ النُّجُومِ.

رَوَاهُ زَكَرِيَّا وَأَبُو الْأَحْوَصِ وَمُطَرِّفٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ.

٤٩٦٦ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ فِي الْكَوْثَرِ: هُوَ الْخَيْرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللهُ إِيَّاهُ.

قَالَ أَبُو بِشْرٍ: قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: فَإِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ سَعِيدٌ: اَلنَّهَرُ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللهُ إِيَّاهُ. [انظر: ٦٥٧٨]

پر خولدار موتیوں کے خیمے ہیں۔ اس کے آبخورے ستاروں کی طرح ان گنت ہیں۔

اس حدیث کو زکریا، ابوالاحوص اور مطرف نے ابواسحاق سے بیان کیا ہے۔

[4966] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کوثر کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے مراد خیر کثیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دی ہے۔

(راویٔ حدیث) ابو بشر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے کہا: لوگوں کا تو خیال ہے کہ اس سے جنت کی ایک نہر مراد ہے؟ سعید بن جبیر نے جواب دیا کہ جنت کی نہر بھی اس خیر کثیر سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دی ہے۔

(١٠٩) سُورَةُ ﴿قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْكَٰفِرُونَ﴾

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

109- تفسیر سورۂ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ

يُقَالُ: ﴿لَكُمْ دِينُكُمْ﴾ [٦]: اَلْكُفْرُ. ﴿وَلِيَ دِينِ﴾: اَلْإِسْلَامُ. وَلَمْ يَقُلْ: دِينِي، لِأَنَّ الْآيَاتِ بِالنُّونِ فَحُذِفَتِ الْيَاءُ كَمَا قَالَ: ﴿يَهْدِينِ﴾ وَ﴿يَشْفِينِ﴾ [الشعراء: ٧٨ و٨٠]. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿لَآ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ﴾ [٢] الْآنَ وَلَا أُجِيبُكُمْ فِيمَا بَقِيَ مِنْ عُمُرِي ﴿وَلَآ أَنتُمْ عَٰبِدُونَ مَآ أَعْبُدُ﴾ [٣، ٥] وَهُمُ الَّذِينَ قَالَ: ﴿وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَٰنًا وَكُفْرًا﴾ [المائدة: ٦٤].

کہا گیا ہے: لَكُمْ دِينُكُمْ سے مراد کفر ہے۔ وَلِيَ دِيْنِ سے مراد اسلام ہے۔ اس مقام پر دِینی نہیں کہا گیا بلکہ دین کہا گیا ہے کیونکہ دیگر آیات کا اختتام نون پر ہوا ہے، اس لیے آخر سے یا کو حذف کر دیا گیا ہے جیسا کہ يَهْدِيْنِ اور يَشْفِيْنِ میں ہے۔ دوسرے اہل علم نے کہا ہے: لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ...... اب نہ تو میں تمھارے معبودوں کی عبادت کروں گا اور نہ تمھارا دین اپنی باقی زندگی میں قبول کروں گا اور نہ تم میرے معبود کی عبادت کرو گے۔ اس سے مراد وہ کفار ہیں جن کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جو کچھ آپ

کی طرف آپ کے رب کی جانب سے اترا ہے وہ ان میں سے اکثریت کو طغیانی اور انکار میں اور زیادہ کرے گا۔“

(۱۱۰) سُورَةُ ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ ٱللَّهِ﴾

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

110- تفسیر سورۂ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ

(۱) [بَابٌ]:

٤٩٦٧ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةً بَعْدَ أَنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ ٱللَّهِ وَٱلْفَتْحُ﴾ إِلَّا يَقُولُ فِيهَا: «سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي». [راجع: ٧٩٤]

باب:1- بلاعنوان

[4967] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: سورۂ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ کے نازل ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی جس میں آپ یہ دعا نہ پڑھتے ہوں: ”تیری ذات پاک ہے، اے ہمارے رب! اور تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما دے۔“

(۲) [بَابٌ]:

٤٩٦٨ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: «سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي»، يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ. [راجع: ٧٩٤]

باب:2- بلاعنوان

[4968] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجدوں میں بکثرت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ”پاک ہے تیری ذات اے اللہ! اے ہمارے رب! اور تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما دے۔“ اس طرح آپ قرآن کے حکم پر عمل کرتے تھے۔

(۳) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَرَأَيْتَ ٱلنَّاسَ يَدْخُلُونَ فِى دِينِ ٱللَّهِ أَفْوَاجًا﴾ [۲]

٤٩٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا

باب:3- ارشاد باری تعالیٰ: ”اور جب آپ لوگوں کو اللہ کے دین میں جوق در جوق آتا دیکھ لیں“ کا بیان

[4969] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَأَلَهُمْ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ ٱللَّهِ وَٱلْفَتْحُ﴾ قَالُوا: فَتْحُ الْمَدَائِنِ وَالْقُصُورِ. قَالَ: مَا تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ؟ قَالَ: أَجَلٌ أَوْ مَثَلٌ ضُرِبَ لِمُحَمَّدٍ ﷺ، نُعِيَتْ لَهُ نَفْسُهُ. [راجع: ٣٦٢٧]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان (بوڑھے بدری صحابہ) سے سوال کیا کہ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ اس میں شہروں اور ملکوں کے فتح ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن عباس! تمھارا کیا خیال ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: اس میں محمد ﷺ کی وفات کی خبر یا ایک مثال ہے، گویا آپ کو آپ کی وفات کے متعلق آگاہ کیا گیا ہے۔

(٤) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَٱسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُۥ كَانَ تَوَّابًۢا﴾ [٣]

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: ''(اے نبی!) آپ اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کیا کریں اور اس سے بخشش طلب کریں یقیناً وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے'' کا بیان

تَوَّابٌ عَلَى الْعِبَادِ. وَالتَّوَّابُ مِنَ النَّاسِ: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ.

تواب کے معنی ہیں: بندوں کی توبہ قبول کرنے والا۔ اور انسانوں میں تواب اسے کہتے ہیں جو گناہوں سے توبہ کرے۔

٤٩٧٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِي مَعَ أَشْيَاخِ بَدْرٍ فَكَأَنَّ بَعْضَهُمْ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ: لِمَ تُدْخِلُ هٰذَا مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلُهُ؟ فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ عَلِمْتُمْ. فَدَعَا ذَاتَ يَوْمٍ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُمْ، فَمَا رُئِيتُ أَنَّهُ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ، قَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ ٱللَّهِ وَٱلْفَتْحُ﴾؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أُمِرْنَا نَحْمَدُ اللهَ وَنَسْتَغْفِرُهُ إِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا، وَسَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، فَقَالَ

[4970] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے عمر رسیدہ بدری صحابہ کے ساتھ مجلس میں بٹھاتے تھے۔ کچھ حضرات کو اس پر اعتراض ہوا۔ انھوں نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے) کہا: آپ انھیں مجلس میں ہمارے ساتھ کیوں بٹھاتے ہیں جبکہ اس جیسے ہمارے بچے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ تم اس کی حیثیت و مرتبہ جانتے ہو۔ پھر انھوں نے ایک دن مجھے بلایا اور ان (عمر رسیدہ بدری صحابہ) کے ساتھ بٹھایا۔ میں سمجھ گیا کہ آج مجھے آپ نے انھیں دکھانے کے لیے بٹھایا ہے، پھر ان سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ...... کے متعلق تمھارا کیا خیال ہے؟ ان میں سے کچھ نے کہا:

لِي: أَكَذَاكَ تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ؟ فَقُلْتُ: لَا، قَالَ: فَمَا تَقُولُ؟ قُلْتُ: هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَعْلَمَهُ لَهُ، قَالَ: ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ ٱللَّهِ وَٱلْفَتْحُ﴾ وَذٰلِكَ عَلَامَةُ أَجَلِكَ ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَٱسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُۥ كَانَ تَوَّابًۢا﴾ فَقَالَ عُمَرُ: مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَقُولُ. [راجع: ٣٦٢٧]

جب ہمیں مدد اور فتح حاصل ہو تو ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اللہ کی حمد وثنا کریں اور اس سے مغفرت طلب کریں جبکہ کچھ حضرات خاموش رہے اور انھوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر حضرت عمر ؓ نے مجھ سے پوچھا: اے ابن عباس! کیا تم بھی اسی طرح کہتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں۔ (حضرت عمر ؓ نے) فرمایا: پھر تمھاری اس کے متعلق کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کی: اس میں رسول اللہ ﷺ کی وفات کا اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو یہی چیز بتائی ہے اور فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ کی مدد آ پہنچے اور فتح آ جائے۔“ یہ آپ کی وفات کی علامت ہے ”اس لیے آپ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی تسبیح کریں اور اس سے بخشش طلب کریں۔ یقیناً وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔“ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: میں بھی وہی جانتا ہوں جو تم نے کہا ہے۔

(١١١) سُورَةُ ﴿تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ﴾

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

111- تفسیر سورۂ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ

﴿تَبَابٍ﴾ [غافر: ٣٧]: خُسْرَانٌ، ﴿تَتْبِيبٍ﴾ [هود: ١٠١]: تَدْمِيرٌ.

تَبَابٍ کے معنی ہیں: نقصان اور تباہی۔ تَتْبِيبٍ کے معنی بھی تباہ کرنا ہیں۔

(١) [بَابٌ]:

باب: 1- بلاعنوان

٤٩٧١ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ ٱلْأَقْرَبِينَ﴾ (وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ)، خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى صَعِدَ الصَّفَا فَهَتَفَ:

[4971] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی ”اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں۔“ اور ان لوگوں کو بھی خبردار کریں جو آپ کے گروہ میں مخلص ہیں، تو رسول اللہ ﷺ صفا پہاڑی پر چڑھ گئے اور بآواز بلند کہا: ”یا صباحاہ“! قریش نے کہا: یہ کون ہے؟ پھر وہاں سب آ کر جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے

«يَا صَبَاحَاهْ»، فَقَالُوا: مَنْ هٰذَا؟ فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَقَالَ: «أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟» قَالُوا: مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا. قَالَ: «فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ». قَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ، مَا جَمَعْتَنَا إِلَّا لِهٰذَا؟ ثُمَّ قَامَ فَنَزَلَتْ: ﴿تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ﴾ (وَقَدْ تَبَّ)، هٰكَذَا قَرَأَهَا الْأَعْمَشُ يَوْمَئِذٍ. [راجع: ١٣٩٤]

ان سے فرمایا: ''تمھارا کیا خیال ہے اگر میں تمھیں بتاؤں کہ ایک لشکر اس پہاڑ کے پیچھے سے آنے والا ہے تو کیا تم مجھے سچا خیال کرو گے؟'' تمام نے بیک زبان جواب دیا: ہمیں کبھی جھوٹ کا آپ سے تجربہ نہیں ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر میں تمھیں اس عذاب سے ڈراتا ہوں جو تمھارے سامنے آ رہا ہے۔'' اس وقت ابولہب نے کہا: تیری تباہی ہو، کیا تو نے ہمیں یہاں اس لیے جمع کیا تھا؟ پھر آپ ﷺ وہاں سے روانہ ہوئے تو یہ سورت نازل ہوئی: تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ. اعمش نے اس آیت کو یوں پڑھا ہے: وَقَدْ تَبَّ. یعنی وہ یقیناً تباہ ہو چکا ہے۔

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَتَبَّ ○ مَآ أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُۥ وَمَا كَسَبَ﴾ [٢،١]

باب:2- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور وہ تباہ ہوا، نہ اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ وہ جو اس نے کمایا'' کا بیان

٤٩٧٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَصَعِدَ إِلَى الْجَبَلِ فَنَادَى: «يَا صَبَاحَاهْ»، فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ، فَقَالَ: «أَرَأَيْتُمْ إِنْ حَدَّثْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ مُصَبِّحُكُمْ أَوْ مُمَسِّيكُمْ، أَكُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي؟» قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: «فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ». فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ: أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا؟ تَبًّا لَكَ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ﴾ إِلَى آخِرِهَا. [راجع: ١٣٩٤]

[4972] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بطحاء کی طرف تشریف لے گئے اور پہاڑ پر چڑھ کر پکارا: یَا صباحاہ! اس آواز پر قریش کے لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے تو آپ نے پوچھا: ''بتاؤ، اگر میں تمھیں یہ کہوں کہ دشمن تم پر صبح یا شام کے وقت حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟'' سب نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھیں عذاب شدید سے ڈراتا ہوں جو تمھارے سامنے ہے۔'' اس پر ابولہب بولا: تو تباہ ہو جائے، کیا تو نے ہمیں اس لیے جمع کیا تھا؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی: تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ...... آخر تک۔

فائدہ: ابولہب رسول اللہ ﷺ کا حقیقی چچا تھا۔ آپ کے والد تو آپ کی پیدائش سے پہلے ہی فوت ہو گئے تھے، اس لیے اسے باپ کی جگہ اپنے بھتیجے کی کفالت کرنا چاہیے تھی، لیکن یہ انتہائی بخیل تھا۔ جب آپ کے دادا عبدالمطلب فوت ہونے لگے

تو انھوں نے آپ کی کفالت ابولہب کے بجائے ابو طالب کے سپرد کی جو مالی لحاظ سے ابولہب کی نسبت بہت کمزور تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے پیغام الٰہی کا برسرعام اعلان کیا تو ابولہب یکدم بھڑک اٹھا اور اس کی اس بدتمیزی سے یہ اجتماع کچھ نتیجہ خیز ثابت نہ ہوا۔

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ﴾ [٣]

باب:3- ارشاد باری تعالیٰ: ''وہ عنقریب بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا'' کا بیان

٤٩٧٣ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ، أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا؟ فَنَزَلَتْ: ﴿تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ﴾.

[راجع: ١٣٩٤]

[4973] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ ابو لہب نے کہا تھا: تو تباہ ہو جائے۔ کیا تو نے ہمیں اس لیے جمع کیا تھا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ.

(٤) بَابٌ: ﴿وَٱمْرَأَتُهُۥ حَمَّالَةَ ٱلْحَطَبِ﴾ [٤]

باب:4- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور اس کی بیوی جو ایندھن اٹھائے پھرتی ہے'' کا بیان

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: حَمَّالَةَ الْحَطَبِ: تَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ. ﴿فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ﴾ يُقَالُ: مِنْ مَسَدٍ: لِيفِ الْمُقْلِ وَهِيَ السِّلْسِلَةُ الَّتِي فِي النَّارِ.

امام مجاہد نے کہا: حَمَّالَةَ الْحَطَبِ سے مراد یہ ہے کہ وہ چغل خوری کرتی تھی۔ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ کہا جاتا ہے کہ مسد سے مراد کھجور کی چھال سے بنی ہوئی رسی ہے، اور اس سے مراد وہ زنجیر ہے جو دوزخ میں اس کے گلے میں پڑے گی۔

(١١٢) سُورَةُ ﴿قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ﴾

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

112- تفسیر سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

يُقَالُ: لَا يُنَوَّنُ (أَحَدٌ): أَيْ: وَاحِدٌ.

کہا جاتا ہے کہ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ میں اَحَد پر تنوین نہیں پڑھی جائے گی۔ اور اَحَد کا معنی واحد، یعنی ایک ہے۔

(١) [بَابٌ]

باب:1- بلاعنوان

٤٩٧٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «قَالَ اللهُ تَعَالَى: كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ، وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ. فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ: لَنْ يُعِيدَنِي كَمَا بَدَأَنِي، وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ، وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ: اتَّخَذَ اللهُ وَلَدًا، وَأَنَا الْأَحَدُ الصَّمَدُ، لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ». [راجع: ٣١٩٣]

[4974] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے کہا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے ابن آدم نے جھٹلایا، حالانکہ اس کے لیے یہ مناسب نہیں تھا اور مجھے اس نے گالی دی، حالانکہ اس کے لیے یہ مناسب نہیں تھا۔ اس کا مجھے جھٹلانا، اس کا یہ کہنا ہے کہ اللہ اس کو دوبارہ پیدا نہیں کرے گا جس طرح اس نے پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا، حالانکہ میرے لیے دوبارہ پیدا کرنا اس کے پہلی مرتبہ پیدا کرنے سے زیادہ مشکل نہیں۔ اور اس کا مجھے گالی دینا، اس کا یہ کہنا ہے کہ اللہ نے اپنا بیٹا بنایا ہے، حالانکہ میں یکتا ہوں، بے نیاز ہوں، نہ میری کوئی اولاد ہے اور نہ میں کسی کی اولاد ہوں اور نہ کوئی میرا ہمسر ہی ہے۔''

فائدہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مشرکین نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: اپنے رب کا ہم سے نسب نامہ بیان کرو تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی۔[1]

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿اللَّهُ الصَّمَدُ﴾ [٢]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ بے نیاز ہے'' کا بیان

وَالْعَرَبُ تُسَمِّي أَشْرَافَهَا الصَّمَدَ. قَالَ أَبُو وَائِلٍ: هُوَ السَّيِّدُ الَّذِي انْتَهَى سُؤْدَدُهُ.

عرب لوگ اپنے سرداروں کو صمد کہتے ہیں۔ ابو وائل کہتے ہیں کہ صمد وہ سردار ہے جس پر سرداری ختم ہو گئی ہو۔

٤٩٧٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ، وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ، أَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ: أَنْ يَقُولَ: إِنِّي لَنْ أُعِيدَهُ كَمَا بَدَأْتُهُ، وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ: أَنْ يَقُولَ: اتَّخَذَ اللهُ وَلَدًا، وَأَنَا الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ أَلِدْ وَلَمْ

[4975] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا: ''(اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) ابن آدم نے مجھے جھٹلایا، حالانکہ اس کے لیے یہ مناسب نہ تھا اور اس نے مجھے گالی دی، حالانکہ اس کے لیے یہ بھی مناسب نہ تھا۔ اس کا مجھے جھٹلانا، اس کا یہ کہنا ہے کہ میں اسے دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا جیسا کہ میں نے اسے پہلی دفعہ پیدا کیا تھا۔ اور اس کا مجھے گالی دینا یہ کہنا ہے کہ اللہ نے بیٹا بنا لیا ہے،

1 جامع الترمذي، التفسير، حديث: 3364.

أُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ».

حالانکہ میں بے نیاز ہوں، نہ میری کوئی اولاد ہے اور نہ میں کسی کی اولاد ہوں اور نہ میرا کوئی ہمسر ہی ہے۔''

﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۞ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ﴾ [٣، ٤] كُفُوًا وَكَفِيئًا وَكِفَاءً وَاحِدٌ. [راجع: ٣١٩٣]

نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ خود جنا گیا، اس کا کوئی ہمسر ہی نہیں۔ وہ یکتا ہے۔ كُفُوًا، كَفِيئًا اور كِفَاءً سب ہم معنی ہیں۔

(١١٣) سُورَةُ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ﴾

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

113- تفسیر سورۂ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿ٱلْفَلَقِ﴾: اَلصُّبْحُ وَ﴿غَاسِقٍ﴾ [٣]: اَللَّيْلُ. ﴿إِذَا وَقَبَ﴾: غُرُوبُ الشَّمْسِ؛ يُقَالُ: أَبْيَنُ مِنْ فَرَقِ وَفَلَقِ الصُّبْحِ؛ ﴿وَقَبَ﴾: إِذَا دَخَلَ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَأَظْلَمَ.

امام مجاہد نے کہا: الْفَلَق کے معنی ہیں: صبح اور غاسِق سے مراد رات ہے۔ إِذَا وَقَبَ: سورج کا ڈوب جانا مراد ہے۔ فرق اور فلق کے ایک ہی معنی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ بات فرق صبح اور فلق صبح سے زیادہ روشن اور واضح ہے۔ وَقَبَ اس وقت بولا جاتا ہے جب کوئی چیز دوسری میں گھس جائے اور اندھیرا ہو جائے۔

٤٩٧٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ وَعَبْدَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فَقَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «قِيلَ لِي فَقُلْتُ» فَنَحْنُ نَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. [انظر: ٤٩٧٧]

[4976] حضرت زر بن حبیش سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ابی بن کعب ؓ سے معوذتین کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے کہا گیا تو میں نے اس طرح کہہ دیا۔'' چنانچہ ہم بھی اسی طرح کہتے ہیں جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کہا۔

فائدہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے متعلق مختلف آراء ہیں کہ وہ ان دو سورتوں (معوذتین) کو قرآن کا جز مانتے تھے یا نہیں۔ ہمارا ذاتی رجحان یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ اگرچہ پہلے یہ ذہن رکھتے تھے اور انھیں قرآن کا جز نہیں سمجھتے تھے لیکن بعد میں انھوں نے رجوع کر کے جمہور اہل علم کے موقف کو تسلیم کر لیا تھا جیسا کہ امام عاصم، حمزہ اور کسائی کی روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ واللہ أعلم۔

(١١٤) سُورَةُ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

114- تفسیر سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿الْوَسْوَاسِ﴾: إِذَا وُلِدَ خَنَسَهُ الشَّيْطَانُ، فَإِذَا ذُكِرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَهَبَ، وَإِذَا لَمْ يُذْكَرِ اللهُ ثَبَتَ عَلَى قَلْبِهِ.

حضرت ابن عباس ؓ نے الْوَسْوَاس کے متعلق بتایا کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کو چوکا لگاتا ہے۔ اگر وہاں اللہ کا نام لیا جائے تو وہ بھاگ جاتا ہے اور جب اللہ کا نام نہ لیا جائے تو بچے کے دل پر جم جاتا ہے۔

٤٩٧٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ. وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زِرٍّ قَالَ: سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ قُلْتُ: أَبَا الْمُنْذِرِ، إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ أُبَيٌّ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِي: «قِيلَ لِي فَقُلْتُ»، قَالَ: فَنَحْنُ نَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[راجع: ٤٩٧٦]

[4977] حضرت زر بن حبیش سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ابی بن کعب ؓ سے پوچھا: اے ابومنذر! آپ کے بھائی ابن مسعود ؓ تو معوذتین کے متعلق یوں یوں کہتے ہیں۔ حضرت ابی ؓ نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تھا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''مجھے کہا گیا: ایسا کہہ تو میں نے کہہ دیا۔'' حضرت ابی بن کعب ؓ نے کہا: ہم بھی وہی کہتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔

فائدہ: حضرت ابی بن کعب ؓ کی کمال دانائی اور دیانتداری تھی کہ اختلاف سے بچنے کے لیے آپ نے سوال مذکورہ کے جواب میں وہی الفاظ نقل کر دیے جو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنے تھے۔ اس انداز سے یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ ان سورتوں کو قرآن کریم سے جدا مانتے تو فوراً کہہ دیتے کہ یہ قرآن کا حصہ نہیں۔ ان کے طرز گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان سورتوں کو قرآن کا حصہ مانتے تھے۔

